

- قرشیت شرط ہے۔ ۱۷۴
- شرط قرشیت برائے خلافت شرعیہ کا ثبوت احادیث متواترہ سے ہے اور اس پر صحابہ کرام، تابعین اور اہلسنت کا اجماع ہے۔ ۱۷۴
- خارجی اور کچھ معتزلی خلافت شرط کے لئے شرعیہ قرشیت کے مخالف ہیں۔ ۱۷۴
- بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امیر یا ملک غیر کہہ سکتے ہیں شرعاً اس کو خلیفہ یا امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔ ۱۷۵
- ہر بادشاہ قرشی کو بھی خلیفہ یا امیر المومنین کہہ سکتے جب تک شرائط خلافت پائی جائیں۔ ۱۷۵
- شرائط خلافت سات ہیں۔ ۱۷۵
- اجتہالی کلام و واقعات عام و ازالہ اوہام جہاں خاں ۱۷۵
- اس بات پر دلائل کہ اسم خلافت میں قرشیت شرعی اصطلاح ہے جس پر جملہ صدیوں میں مسلمانوں کا اتفاق رہا۔ ۱۷۵
- دلیل نمبر ۱ ۱۷۵
- زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو علیحدہ کرتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے۔ ۱۷۵
- کفار تاتار کے دستِ ظلم سے محرم ۶۵۶ھ میں جامعہ خلافت تار تار ہو گیا تو علماء نے منہ مایا کہ سارے تین برس تک خلافت منقطع رہی حالانکہ اس وقت بھی قاضی سلطانین موجود تھیں۔ ۱۷۵
- مصر کے سلطان بیبرس کا لقب ملک نظام تھا۔ ۱۷۵
- خلیفہ مستعصم باللہ ۱۲ صفر بروز چہار شنبہ ۶۵۶ھ کو شہید ہوئے۔ ۱۷۶
- ۱۳ رجب کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ ۱۷۶
- دلیل نمبر ۲ ۱۷۶
- مصر میں قائم شدہ خلافت جو اڑھائی سو برس تک رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔ ۱۷۶
- مقتدر باللہ کو تیرہ برس کی عمر میں ۶۹۶ھ میں خلافت ملی۔ ۱۷۶
- سلاطین اسلام جانتے تھے کہ غیر قرشی ہونے کے سبب وہ خود خلیفہ نہیں بن سکتے لہذا انھوں نے جیلہ شرعیہ کے لئے عباسی قرشیوں کی خلافت قائم رکھی۔ ۱۷۶
- دلیل نمبر ۳ ۱۷۷
- مملکت ہند کے قشرع سلاطین نے بھی عباسی قرشی خلفائے اپنے نام پر وائے سلطنت طلب کیا۔ ۱۷۷
- بادشاہ ہند غیاث الدین غلام شاہ بن اسکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا۔ ۱۷۷
- خود مسٹر آزاد کی گواہی۔ ۱۷۷
- مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔ ۱۷۷
- سلطان محمد بن تغلق شاہ اور سلطان فیروز شاہ کے خلافت سے بندگی و غلامی رہی۔ ۱۷۷
- مسٹر آزاد کسی نشے کی ترنگ میں اپنے ہی اعتقاد کے خلاف اور متناقض بات کہہ گئے۔ ۱۷۷
- مصر میں خلافت کی بنیاد سلطان بیبرس نے رکھی۔ ۱۷۸

- دلیل نمبر ۱۷۸  
سلاطین اسلام نے خلافت کی سات میں سے  
چھ شرائط پائے جانے کے باوجود صرف ایک  
شرط یعنی قرشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے  
اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج  
دست نہ کر جانا۔
- دلیل نمبر ۱۷۸  
مستنصر باللہ نے سلطان بیبرس کو جب پروانہ  
سلطنت جاری کیا تو اظہار التیاد کے لئے اس کے  
پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈال دیں جن کو پہن کر  
سلطان نے اپنے دار السلطنت قہارہ  
کا گشت کیا۔
- قدرت دوسرے سے مکتسب ہو سکتی ہے مگر  
قرشیت ایسی چیز نہیں جو دوسرے سے  
مکتسب ہو۔
- دلیل نمبر ۱۷۹  
مستنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل  
امام عز الدین بن عبد السلام نے کی پھر سلطان  
بیبرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔
- ابوالعباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری  
مستکفی باللہ کی خلافت کا امضا اور اس کی صحت  
کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن قتیق العبد کے  
فتوے سے ہوا۔
- ابوالعباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر  
امام قاضی العضاۃ عز الدین بن جماعہ نے
- ۱۷۹ شہادت دی۔
- ۱۸۰ کسی عیدی کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجہ۔
- ۱۸۰ خلیفہ مستکفی باللہ کا سن وصال۔
- جو کسی خلیفہ سے بُرائی کرے اس کے لئے دنیا  
میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔
- ۱۸۱ مصر میں برکات خلافت کا ظہور۔
- دلیل نمبر ۱۸۲  
مستزاد کے لئے ایک مہل و بے معنی ہذیان  
کا رد۔
- دلیل نمبر ۱۸۲  
اجمال مفصل کی تفصیل مجمل جو ایک مقدمہ اور  
تین فصلوں پر منقسم ہے۔
- مقدمہ
- خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجہ سے۔
- خلیفہ جہان بانی و عکرائی میں رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور  
تمام اُمت پر ولایت عامہ والا ہوتا ہے۔
- سلطان وہ بادشاہ ہوتا ہے جس کا تسلط قہری  
ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے وایان ملک اس  
کے زیرِ حکم ہوں۔
- سلطان دو قسم کے ہیں: (۱) مؤثی (۲) مقتب۔
- خلیفہ اور سلطان کی اطاعت میں فرق۔
- خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع  
کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔
- امام اعظم ابو حنیفہ کی نظر میں حکم خلیفہ کی اہمیت۔

- آیہ کوہ میں اولی الامر سے مراد کون ہیں۔ ۱۸۵
- خليفة ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ۱۸۵
- ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔ ۱۸۶
- کوئی سلطان اپنے انعام و سلطنت میں دوسرے ۱۸۶
- سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان ۱۸۶
- اذن خلیفہ کا محتاج ہے۔ ۱۸۶
- سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ ۱۸۶
- سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔ ۱۸۶
- سلطنت کے لئے قرشیت تو درکنار حریت بھی ۱۸۶
- شرط نہیں۔ ۱۸۶
- خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبلہ ۱۸۶
- شرط ہے۔ ۱۸۶
- سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے۔ ۱۸۷
- کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان ۱۸۷
- نہیں کہا جاتا۔ ۱۸۷
- کسی کے نام کے ساتھ سلطان لگنا ہی اس ۱۸۷
- کی کافی دلیل ہے کہ وہ خلیفہ نہیں۔ ۱۸۷
- کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شریعہ ۱۸۷
- پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ۱۸۷
- اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء ۱۸۷
- علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم ۱۸۷
- نہیں۔ ۱۸۷
- فصل اول۔ ۱۸۷
- کتاب عقائد سے شرط قرشیت کا ثبوت۔ ۱۸۷
- امام نجم الملہ والدین عمر نسفی جن وانس کے ۱۸۷
- مقتی اور صاحب ہدایہ کے استاذ ہیں۔ ۱۸۷
- خليفة کے لئے شرط قرشیت پر دلیل نبی کریم صلی اللہ ۱۸۷
- تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ "الائمة ۱۸۷
- من قریش۔" ۱۸۷
- حدیث الائمة من قریش "پر محدثانہ گفتگو ۱۸۷
- اور اس کی تخریج۔ ۱۸۷
- امام ابوالفضل حافظ ابن حجر نے حدیث "الائمة ۱۸۷
- من قریش" پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں ۱۸۷
- اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام سے ۱۸۷
- جمع کیں۔ ۱۹۰
- جہاں عہد نہ ہو وہاں جمع پر لام استغراق ۱۹۰
- کے لئے ہوتا ہے۔ ۱۹۱
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اس حدیث ۱۹۱
- مذکور کے مضمون پر عمل کیا اور اس پر اجماع ۱۹۱
- کیا تو یہ دلیل قطعی ہو گئی۔ ۱۹۱
- حدیث مذکور میں امامت نماز باجماعت مراد نہیں ۱۹۱
- توضو و خلافت مراد ہے۔ ۱۹۲
- خليفة مسلمان کے لئے قریشی ہونا شرط ہے ۱۹۲
- ہاشمی ہونا شرط نہیں۔ ۱۹۲
- تمہید امام ابوالشکور سالمی کو سلطان الاولیاء ۱۹۳
- محبوب الہی خواجہ نظام الحق والدین نے ۱۹۳
- درس میں پڑھا۔ ۱۹۳
- کتاب حدیث سے شرط قرشیت کا ثبوت۔ ۱۹۳
- خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دُنیا ۱۹۳
- میں دو آدمی بھی رہیں۔ ۱۹۳

- جَب تک دُنیا میں ایک قرشی بھی باقی ہے  
غیر قرشی کی خلافت منعقد نہ ہوگی۔
- ۱۹۳ مسلمانوں نے ضرار بن عمرو کے اس قول کی طرف  
انتقادات نہیں کیا کہ غیر قرشی کی خلافت  
اولیٰ ہے۔
- ۱۹۴ ہَذَا کی صفت ہمیشہ جنس ہوتی ہے۔  
جنس خلافت قریش میں منحصر ہے۔
- ۱۹۵ حدیث مذکور اگرچہ لفظاً خبر ہے مگر معنی  
امر ہے۔
- ۱۹۵ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت  
عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر  
انکار کیوں کیا۔
- ۱۹۵ خلفاء عبیدہ کی خلافت اس لئے باطل ہے کہ  
وہ قرشی نہ تھے۔
- ۱۹۷ کتب فقہ حنفی سے شرط قرشیت کا ثبوت۔  
فرقہ ضراریہ اور عبیدہ گمراہ ہیں انہوں نے شرط  
قرشیت میں اہلسنت کا خلاف کیا۔
- ۱۹۸ ازالہ وہم میں عبارات کتب عقائد و حدیث۔  
حدیث بخاری "اسمعوا و اطیعوا و اوفوا"  
استعمل علیکم عبد حبشی سے پیدا شدہ  
وہم کا ازالہ۔
- ۱۹۸ حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع  
کے خلاف نہ واقع ہو۔
- ۱۹۹ نوع دیگر از کتب عقائد۔  
شرح عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب
- ۲۰۳ اور مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔  
امامت خلافت سے عام ہے۔
- ۲۰۳ دوکت عباسیہ کے بعد چونکہ امت نصب امام  
پر قادر نہیں لہذا اس ترک واجب کے سبب سے  
گنہگار نہ ہوگی۔
- ۲۰۴ خلیفہ کی ضرورت کیوں ہے۔  
تنبیہ
- ۲۰۵ خلافت عباسیہ اور ظہور امام مہدی کے بارے  
میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
پیشین گوئی۔
- ۲۰۵ امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف  
سے بھر دیں گے۔
- ۲۰۵ فصل دوم  
خطبہ صدارت مولوی فرنگی محلی میں پندرہ سطر  
کارگزاری کی ناز برداری۔
- ۲۰۶ مولوی فرنگی محلی صاحب کے پندرہ سطر  
خطبہ صدارت کا پینتیس<sup>۳۵</sup> وجوہ سے ردِ قاہر۔
- ۲۰۶ خلافت کے لئے شرط قرشیت کو صرف شافعیہ  
کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں سے فقط بعض  
کے قوی کلام سے اس کے سمجھے جانے کا ادعا  
کرنا خلاف دیانت و اغوائے عوام ہے۔
- ۲۰۶ یہ کہنا کہ شرط قرشیت پر دعویٰ اجماع کی ابتداء  
قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مگر ثبوت اجماع  
مشکل ہے ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشارہ ہے۔
- ۲۰۶ جو نقل اجماع میں تتم ہیں وہ نقل اقوال خاصہ میں



- ۲۰۶ کیونکہ معتد ہوں گے۔
- ۲۰۶ میں ابن خلدون کا لہجہ اور تیور خلافتِ ادب ہے۔
- ۲۰۶ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتدار ہیں۔
- ۲۰۷ حضرت سالم حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بی بی شیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ابو حذیفہ نے انھیں متبنی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
- ۲۰۷ کلام ابن خلدون کے پیچ اور کروٹوں کا بدلنا۔
- ۲۰۸ ابن خلدون شرط قریشیت کی نفی میں ضرار معتزلی سے بھی بہت اوجھا اڑا۔
- ۲۰۸ ابن خلدون نے قریشیت کے بجائے عصبیت کو شرط خلافت قرار دیا۔
- ۲۰۸ عصبیت کی ممانعت سے متعلق احادیث۔
- ۲۰۸ مبسوط شائع کو مقصود شائع بنانا شائع علیہ السلام پر افتراء و اجترار ہے۔
- ۲۰۸ امام اجل امام سنت قاضی ابوبکر بافتلانی کا مذہب۔
- ۲۰۸ امام بافتلانی کے ارشاد نے مورخ کا سفید چھوٹا اور سیاہ افتراء ثابت کر دیا۔
- ۲۰۹ لفظ اختیاری سے جہاں کو دھوکا دینا کیدِ عظیم ہے اور اختیاری کا معنی و مطلب۔
- ۲۱۰ ملک پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔
- غیر مقلدین کی تعظیم و تکریم اور جلسوں میں ان کی صدارت و تعظیم کی شامت۔
- شرط قریشیت کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ہو تو اس میں اور اجماع میں تطبیق کیسے ہوگی۔
- قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔
- ائمہ نے الاثمة من قریش سے استدلال فرمایا اور جمع محلی باللام کے افادہ استغراق سے اتمام تقریب فرمادیا۔
- صحابہ کرام کے مقابل اپنی چہ میگوئیاں نکالنا شانِ دین نہیں۔
- محققین اہلسنت اور امام ابوبکر بافتلانی کی طرف قریشیت سے عدول کرنے کی نسبت کو نادر و نادر اکابر ائمہ اہلسنت، ائمہ کلام، اکابر حدیث اور اعظم فقہ کے مقابلے میں متاخر مورخ ابن خلدون کا قول مان لینا درست نہیں۔
- تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دیہی میں ابن خلدون کا نام زبانوں پر نہیں آتا۔
- فرنگی محلی تحریر میں ابن خلدون کی عبارت میں تحریف۔
- ابن خلدون کے ہفوات اور نظریاتِ فاسدہ۔
- ابن خلدون بتدریج، اجماع صحابہ کا خارق اور ضراریہ و معتزلہ کا موافق ہے۔

- جبراً و جب اطاعت اور چہرہ ہے اور اس کا خلیفہ  
شرعی ہونا اور چہرہ ہے۔ ۲۱۸  
اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک دبا بیٹھے  
تو فتنہ بجانے کے لئے اطاعت اس کی بھی  
واجب ہے۔ ۲۱۸  
الضرورات تبیح المحظورات۔ ۲۱۹  
تنبیہ۔ ۲۱۹  
شامی کی عبارت سے دھوکہ دہی کا سبب باب۔ ۲۱۹  
عبارت شامی میں وارد لفظ امامت بمعنی سلطنت  
ہے خواہ صحیح ہو یا باطلہ، نہ کہ بمعنی خلافت شرعیہ  
اگرچہ اپنے محل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث  
”الائمة من قریش“ میں۔ ۲۲۰  
لفظ امیر خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں والی شہر و مزار  
حجاج کو بھی کہتے ہیں مگر ”الائمة من قریش“  
میں قطعاً ائمہ سے مراد خلفاء ہیں۔ ۲۲۰  
تنبیہ: امامت متغلب صحت بالائے طاق  
علم اتباع بھی نہیں لاتی جب تک امارت فتنہ  
یا ضرورت نازی نہ ہو۔ ۲۲۱  
حیف ان پر جو مسلمان کہلا کر امر و نہی میں مشرک  
کے پس رو بننے اور اسے اپنا رہنما بناتے ہیں۔ ۲۲۱  
قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ  
بلایا جائے گا۔ ۲۲۱  
مولانا فرنگی محلی کی عقائد نسفی کی عبارت سمجھنے  
میں غلطی۔ ۲۲۲  
فرنگی محلی صاحب کی شرح مواقف کی عبارت
- میں تحریف۔ ۲۲۲  
دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔ ۲۲۵  
ترکی سلاطین اہلسنت تھے اس لئے انہوں  
نے خود خلافت شرعیہ کا دعویٰ نہیں کیا۔ ۲۲۵  
فصل سوم ۲۲۶  
رسالہ خلافت میں مسٹر ابوالکلام آزاد کی تبلیغات  
ہذیان کی خدمت گزاری۔ ۲۲۶  
ابوالکلام آزاد کی تحریک کا پچیس وجوہ سے ردِ بلیغ۔ ۲۲۶  
مبحث اول: مسٹر کا قیاسی دھوکے سے دین  
کو رد کرنا۔ ۲۲۶  
مسٹر آزاد کا خارجیوں سے یکساں ہوا اعتراض اور  
اس کا جواب۔ ۲۲۶  
فصلت نسب معبر ہے۔ ۲۲۶  
نکاح میں شرعاً کفارت کا اعتبار ہے۔ ۲۲۷  
حدیث ”قد ہوا قریشی لولا تعدد موہا“  
چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔ ۲۲۷  
یہ گمان بد کہ کسی وقت تمام جہان میں سب سادات  
عظام، سب قریش کرام نالائق و نا اہل  
ہو جائیں و سوسہ ابلیس ہے۔ ۲۲۸  
قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی خلافت کا اہل  
ضرور رہے گا۔ ۲۲۸  
حدیث کی پیش گوئی یان کر اس کے خلاف کا ادعا  
جہل صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔ ۲۲۹  
مبحث دوم: ردِ احادیث نبوی میں مسٹر آزاد  
کی بے سود کوشش۔ ۲۳۰

- خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیش گوئی اور  
خبر پر محمول کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔ ۲۳۰
- مسٹر آزاد اپنے نقشے میں اپنے آپ کو تمام ائمہ  
مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ ۲۳۰
- حدیث صحیحین پر مسٹر آزاد کا اسٹد ظلم۔ ۲۳۰
- حدیث کے بارے میں ابوالکلام آزاد کی کمال جبار  
و بیباکی۔ ۲۳۱
- حدیث "لا يزال هذا الامم في قریش ما بقی  
منهم اثنان" سے مسٹر آزاد کے غلط استدلال  
کا آٹھ وجوہ سے رد۔ ۲۳۱
- وجہ اول ۲۳۱
- وجہ ثانی و ثالث ۲۳۲
- کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چیرمین اور حدیث  
فقہ کا سمجھنا اور۔ ۲۳۲
- وجہ رابع ۲۳۲
- وجہ خامس ۲۳۳
- سلطان اورنگ زیب محی الملک والدین محمد عالمگیر  
کا فرکش اور دین پرور بادشاہ تھے۔ ۲۳۳
- اکبر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا۔ ۲۳۳
- وجہ سادس ۲۳۳
- وجہ سابع و ثامن ۲۳۴
- مسٹر آزاد نے حدیث "الاثمۃ من قریش"  
سے تشریح اڑانے اور نری خبر سنانے کے لئے  
کیا کیا ڈوبتے سوار پکڑے ہیں۔ ۲۳۴
- ائمہ کرام کی طرف سے تطبیق احادیث کو غلط  
رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی  
مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار وجوہ  
سے رد۔ ۲۳۵
- یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے  
پھیر دیتے ہیں۔ ۲۳۶
- ابوالکلام آزاد کے اس ادعا کا چار وجوہ  
رد کہ حضرت ابوبکر والی روایت بطریق اتصال  
ثابت ہی نہیں۔ ۲۳۶
- اکراہ شرعی کے بغیر دوسرے کے کفر پر رض  
شدید حرام ہے۔ ۲۳۹
- مسلمانوں کو کفر ارتداد سے بچنا فرض ہے۔ ۲۴۰
- جو مسلمان کسی مسلمان کے مرتد ہونے کی حمایت  
کرے جیسی ہے ایسا شخص فقہاء کے نزدیک  
کافر ہے۔ ۲۴۰
- مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بقدر  
ضرورت ہر مسلمان پر فرض ہے، معذوری کا  
حکم اور ہے۔ ۲۴۰
- چار پیروں کے علاوہ علی العموم سادات گیلانیہ کو  
یہودی نصرانی، خنزیر کھنے پر از سر نو توبہ تجدید اسلام  
تجدید نکاح ضروری ہے۔ ۲۴۱
- سات برس سے کم کا ناسمجھ وال بچہ اسلام و  
کفر میں خیر الابیون کے تابع ہے۔ ۲۴۲
- سات سال سے بڑے بچے کے کفر و اسلام کا  
اعتبار ہے۔ ۲۴۲
- حدیث ما من مولود یولد علی الفطرۃ کی تفسیر۔ ۲۴۲

- انگریزی پڑھنے کا حکم ۲۴۲ خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر
- توہین علماء کفر ہے۔ ۲۴۲ کافر ہے۔ ۲۵۰
- لفظ "مولوی لوگ کیا جانیں" سے توہین نکلتی ہے۔ ۲۴۲ جو رافضی حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے
- ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کفر خالص ہے ۲۴۵ وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ۲۵۰
- صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار ۲۴۵ بھی خالص کفر ہے۔
- ان پچاس کتابوں کے نام جن میں رافضی تہراتی ۲۴۵ ان کی تکفیر منصوص ہے۔
- خارجیوں کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے کہ نکاح ۲۴۵ باطل ہے اور عورت سے قربت زنا۔ ۲۴۵
- شوہر مرتد ہو جائے تو شوہر کو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ۲۴۵
- رسالہ سردار الفضل (تہراتی رافضیوں کا ردِ بلیغ) ۲۴۹ امامتِ صدیق کے منکر کا حکم۔ ۲۵۲
- ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا ۲۴۹ اس کے بعض بنی عم رافضی تہراتی ہیں وہ عصبہ بن کروڑہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے ہاں عصوبت بالکل نہیں، اس صورت میں وہ مستحقِ ارث ہیں یا نہیں۔ ۲۴۹
- روافض کو سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا اور ۲۵۰ ان کی یہ محدود دینی اختلاف کی وجہ سے ہے۔
- موانعِ ارث چار ہیں۔ ۲۵۰ کون سے بدعت کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے
- رافضی تہراتی مطلقاً کافر ہے۔ ۲۵۰ جہمی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز
- اللہ تعالیٰ کے لئے جمیت کا قائل کافر ہے۔ ۲۵۰ ناجائز ہے۔ ۲۵۳
- صحابیتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ۲۵۰ کن اہل ابواء کے پیچھے نماز جائز اور کن کے
- کافر ہے۔ ۲۵۰ پیچھے ناجائز ہے۔ ۲۵۳

- غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔ ۲۵۴ جو شخص قرآن مجید میں نقص یا زیادت یا تبدل  
موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۲۵۴  
یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے  
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
کافرو مرتد ہے۔ ۲۵۹  
عنها پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز  
آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ  
لحافظون" کی تفسیر۔ ۲۵۹  
اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل زیادت  
نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔ ۲۶۰  
آیت کریمہ "لا یاتیہ الباطل من بین  
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم  
حمید" کی تفسیر۔ ۲۶۰  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال  
کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔ ۲۶۱  
وہ شخص کافر ہے جو قرآن مجید یا اس کے کسی حرف  
کا منکر ہو یا اس میں تغیر کرے یا اس میں کمی بیشی  
کا قائل ہو۔ ۲۶۱  
کفر دوم ۲۶۲  
غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمان کافر ہے ۲۶۲  
روافض کا یہ قول کفر ہے کہ انہیوں سے افضل ہیں ۲۶۲  
کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے  
افضل ہو سکتا ہے۔ ۲۶۲  
ولی کو ایک نبی سے افضل ماننا ایسے ہی ہے  
جیسے تمام انبیاء سے افضل ماننا۔ ۲۶۳  
مجتہد ان روافض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔ ۲۶۴  
روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار  
ہوتے ہیں۔ ۲۶۵
- غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔ ۲۵۴  
موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۲۵۴  
یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے  
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
کافرو مرتد ہے۔ ۲۵۹  
عنها پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز  
آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ  
لحافظون" کی تفسیر۔ ۲۵۹  
اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل زیادت  
نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔ ۲۶۰  
آیت کریمہ "لا یاتیہ الباطل من بین  
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم  
حمید" کی تفسیر۔ ۲۶۰  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال  
کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔ ۲۶۱  
وہ شخص کافر ہے جو قرآن مجید یا اس کے کسی حرف  
کا منکر ہو یا اس میں تغیر کرے یا اس میں کمی بیشی  
کا قائل ہو۔ ۲۶۱  
کفر دوم ۲۶۲  
غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمان کافر ہے ۲۶۲  
روافض کا یہ قول کفر ہے کہ انہیوں سے افضل ہیں ۲۶۲  
کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے  
افضل ہو سکتا ہے۔ ۲۶۲  
ولی کو ایک نبی سے افضل ماننا ایسے ہی ہے  
جیسے تمام انبیاء سے افضل ماننا۔ ۲۶۳  
مجتہد ان روافض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔ ۲۶۴  
روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار  
ہوتے ہیں۔ ۲۶۵
- غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔ ۲۵۴  
موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۲۵۴  
یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے  
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
کافرو مرتد ہے۔ ۲۵۹  
عنها پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز  
آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ  
لحافظون" کی تفسیر۔ ۲۵۹  
اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل زیادت  
نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔ ۲۶۰  
آیت کریمہ "لا یاتیہ الباطل من بین  
یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم  
حمید" کی تفسیر۔ ۲۶۰  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال  
کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔ ۲۶۱  
وہ شخص کافر ہے جو قرآن مجید یا اس کے کسی حرف  
کا منکر ہو یا اس میں تغیر کرے یا اس میں کمی بیشی  
کا قائل ہو۔ ۲۶۱  
کفر دوم ۲۶۲  
غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمان کافر ہے ۲۶۲  
روافض کا یہ قول کفر ہے کہ انہیوں سے افضل ہیں ۲۶۲  
کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے  
افضل ہو سکتا ہے۔ ۲۶۲  
ولی کو ایک نبی سے افضل ماننا ایسے ہی ہے  
جیسے تمام انبیاء سے افضل ماننا۔ ۲۶۳  
مجتہد ان روافض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔ ۲۶۴  
روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار  
ہوتے ہیں۔ ۲۶۵



- کافر کو کافرنہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔ ۲۶۵
- تنبیہ جلیل، ضروریات دین کے ثبوت پر اگر بالخصوص نص قطعی نہ بھی ہو تب بھی ان کا منکر کافر ہوگا۔ ۲۶۶
- باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ ۲۶۶
- جمیع ماسوی اللہ کا حدوث ضروریات دین سے ہے ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔ ۲۶۶
- قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصنون و محفوظ ہونا ضروریات دین سے ہے روافض کی طرف سے "انالہ لحافظون" کی غلط تاویل کا رد۔ ۲۶۷
- نچریوں اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً دہم برہم ہو جائیں۔ ۲۶۷
- رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی۔ ۲۶۸
- روافض ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔ ۲۶۸
- علماء کی بدگوئی کرنے والا بحکم حدیث منافق ہے اور بحکم فقہاء کافر ہے۔ ۲۶۹
- تحقیر کی نیت سے عالم کو عیلم و علوی کو علیوی کہنا کفر ہے۔ ۲۶۹
- جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اس نے ٹھیک کہا، جو اس کی تکذیب کرے اس کو تجدید اسلام لازم، اور جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں ہمارے لئے ہیں اس کی مراد بھی صحیح ہے۔ ۲۷۰
- زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذا بر مسلم ۲۷۰
- الحمد للہ میں مسلمان اور سچا مومن ہوں کہنت صحیح ہے۔ ۲۷۰
- میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں کہنے والے پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ ۲۷۰
- ہر مسلمان کی عیب جوئی حرام ہے اور علماء کی امانت کفر ہے۔ ۲۷۱
- فیصلہ شرعی کی تکذیب کفر ہے اور اس سے تجاوز معصیت ہے۔ ۲۷۱
- گنہگاروں کے ساتھ بزرگان دین نے نرمی و سختی و دونوں طرح کے معاملات رکھے ہیں اس لئے ایسوں کے ساتھ نرمی گناہ نہیں ہے۔ ۲۷۲
- علماء کو گوبر میں منہ دینے والا کہنا کفر تو نہیں مگر سخت شنیع کلمہ ہے ایسے شخص کی تکفیر قابل توبہ جرم ہے۔ ۲۷۲
- آبائے کریمین کے کفر و اسلام کی بحث۔ ۲۷۳
- آیت تعلبک فی الساجدین کی تفسیر۔ ۲۷۳
- ایمان ابوین کے موضوع پر اعلیٰ حضرت کا ایک اور امام سیوطی کے چھ رسالے۔ ۲۷۳
- "معتزلہ منکر روایت باری ہیں تو انہیں روایت نہ ہوگی" یہ کلمہ صحیح ہے اس کے کہنے میں کچھ ۲۷۹
- جو یہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں

- ۲۷۴ حرج نہیں۔  
جو نام دنیا میں کسی کا ہو چاہے کسی نے رکھا ہو  
لوح محفوظ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم  
ہے، اور جس نام میں تغیر واقع ہو اور زمانہ کی قید  
کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔
- ۲۷۵ جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا  
اللہ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔
- ۲۷۵ اللہ تعالیٰ کے لئے میاں کا لفظ ممنوع ہے۔  
یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے صحیح ہے  
اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے، اس کو  
جہلا کا قول بتانا قابلِ توبہ جرم ہے۔
- ۲۷۵ اللہ تعالیٰ روزِ عشرِ اولین و آخرین کو جمع کر کے  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور  
اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔
- ۲۷۶ تحویل قبلہ اور روایت بخاری کا ذکر۔  
زنار باندھنے، ہسٹ، کوٹ، پتلون وغیرہ  
لباسِ نصاریٰ پہننے کا حکم۔
- ۲۷۶ جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا کافر  
ہو گیا۔
- ۲۷۷ حب فی اللہ اور بغض اللہ مناطِ ایمان ہے۔  
مولا علی کو خدا کہنے والا کافر ہے، اس سے  
میل جول، سلام کلام، اس کی عیادت،  
مرنے پر غسل و کفن، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ  
اٹھانا اور مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا حرام ہے۔
- ۲۷۸ حاکم الحرمین کے احکام حق و صحیح ہیں۔  
قادیانی کے رد کا طریقہ۔  
قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ برساتی کیردوں  
کی طرح بکھرے ہیں۔
- ۲۷۹ قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔  
قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں۔
- ۲۸۰ صریح کافروں سے فروعات میں بحث نہ کی جائے۔  
حدیث متواتر کا انکار کفر ہے۔
- ۲۸۰ حدیث متواتر کی دو قسمیں۔  
مطلقاً حدیث کا استہزار کفر ہے۔
- ۲۸۰ شیعہ، غیر مقلد وغیرہ بد مذہبوں میں ضروریاتِ دین  
کا منکر کافر ہے۔
- ۲۸۱ غیر مقلدین کے چند غلط عقائد و مسائل۔  
غیر مقلدین گمراہ اور حکم فقہار کافر ہیں۔
- ۲۸۲ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔  
اللہ تعالیٰ کے لئے جہت تسلیم کرنا گمراہی اور بہت  
سے ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔
- ۲۸۳ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، آسمان میں ہے، اس  
سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، اللہ اوپر تم نیچے،  
ان الفاظ کو ائمہ نے کلماتِ کفر میں شمار کیا ہے۔
- ۲۸۴ اللہ نے نیت کی "بولنے کا حکم۔  
امام نووی پر تفضل۔
- ۲۸۵ اللہ تعالیٰ کو کسی شئی سے تشبیہ دینا یا مکان  
جہت کے ساتھ اس کو متصف کرنے کا حکم۔
- ۲۸۵ فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناحق جاننا سخت ضعیف

- ۲۸۵ ملعون ہے۔  
 فقہ حنفی احکام قرآن عظیم اور احکام صحاح  
 ۲۸۹ اجماع امت کی مخالفت کفر ہے۔  
 ۲۸۵ انکار اجماع مطلقاً کفر ہے۔  
 ۲۸۵ قیاس ابوحنیفہ حق نیست“ کہنے کا حکم اور اس  
 مسئلہ میں مصنف کا ایک رسالہ۔  
 ۲۸۵ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جلالت شان  
 پر اُمت اجابت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔  
 ۲۸۵ بدعتی جیسے دیابریہ اور رافضی اُمت اجابت سے  
 نہیں ہیں اس لئے اجماع میں ان کا خلاف  
 معتبر نہیں، البتہ بدعتی اہل قبلہ سے ہیں۔  
 ۲۸۵ امام اعظم کی عظمت کا انکار گمراہی ہے۔  
 ۲۸۶ ائمہ مجتہدین کا مقام باقی اولیاء سے بلند۔  
 ۲۸۶ حدیث مبارک ”من عادلی ولیاً فقد اذنتہ  
 بالحرِب“  
 ۲۸۶ ولی کی عداوت باعثِ ایذائے الہی ہے۔  
 ۲۸۶ مومن عاصی معذّب ہے ملعون نہیں۔  
 ۲۸۶ مومن بالآخر رحمت و نعمت و جنت ابدی پائے  
 مومن عاصی کی نار نارِ تطہیر ہے نہ کہ نارِ ابعاد  
 لعنت و تذلیل۔  
 ۲۸۶ جس شخص پر قرآن میں لعنت آئی اس پر لزوم  
 کفر ہے۔  
 ۲۸۸ حدیث مبارک ”اہل البدع کلاب اہل  
 النار“ کی تفسیر۔  
 ۲۸۸ اجماع امت کی حجیت ضروریات دین سے ہے  
 غیر مقلد اس کے منکر ہیں۔  
 ۲۸۵ سجدہ صنم، قتل نبی، نبی کا استخفاف اور  
 ۲۸۹ عام اناس پر تقلید واجب ہے۔  
 ۲۹۰ گیارہ سو برس سے عام اُمت محمدیہ مقلد ہے  
 عام اُمت کو مشرک کہنا کفر فقہی ہے۔  
 ۲۹۱ اس مسئلہ پر فقہ کی ۱۶ کتابوں کا حوالہ۔  
 ۲۹۲ قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے۔  
 ۲۹۳ رافضی تبرائی پر حکم فقہاء کفر لازم ہے۔  
 ۲۹۴ خلافت صدیقی و عمر رضوان علیہم اجمعین کے منکر  
 پر حکم کفر ہے۔  
 ۲۹۴ بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے  
 باطل ہے۔  
 ۲۹۴ رافضیوں کی تکفیر کے اسباب میں استخفاف بالذین  
 توہینِ علم و علماء، سبِ شیخین وغیرہ امور ہیں۔  
 ۲۹۴ تنقیصِ شانِ رسالت سے متعلق کسی انگریزی  
 کتاب کے ایک اقتباس سے متعلق سوال اور  
 ۲۹۶ اس کا حکم۔  
 ۲۹۷ مسئلہ بالا سے متعلق دیگر علماء کے جواب۔  
 ۲۸۸ توہینِ رسول پر مشتمل پرچہ امتحان مرتب کرنے والا،  
 اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھنے والا، جس کی نگرانی  
 میں ایسا پرچہ تیار ہوا، جس طالب علم نے اس  
 عبارت کا ترجمہ کیا سب ائمہ اسلام سے خارج ہو گئے۔  
 ۲۹۸

مرتبہ کے احکام	۲۹۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر نیوالے کو کوئی اُمّتی معاف نہیں کر سکتا
مرتبہ کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔	۲۹۸	اُمّتی سے معافی مانگنے کے کوئی معنی نہیں۔ ۳۰۵
شاتم رسول کی توبہ کے بعد بھی اس سے ترکِ معاملات جاری رہے تا آنکہ صدق توبہ کے آثار ظاہر ہوں۔	۲۹۸	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کر ان سے استعانت کا انکار و باہیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔ ۳۰۶
شاتم رسول کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔	۲۹۹	کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معاوضہ ہو حد سے بڑھے ہوئے گناہ کا کفارہ نہیں۔ ۳۰۷
حالتِ کفر کی صحبت سے جو بچتہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔	۲۹۹	مرتبہ ہونے کا کفارہ نہیں، ارتداد کے لئے توبہ
اللہ رسول کے حضور حالتِ نشہ میں کلمہ گستاخی بچنے والا معذور نہیں رکھا جائے گا۔	۲۹۹	تجدیدِ اسلام ہے ورنہ قتل اور ابدی جہنم۔ ۳۰۷
توبہ نبی کر کے مکر کے والے کو بھی سزا دی جائے گی۔	۳۰۰	اپنے خاندان کو سادات پر فضیلت دینے والے اولادِ فاطمہ کو حضرت یافرہ کے سبب لونڈی بچہ گئے، ان پر سب و شتم کرنے والے اور ایذا رسانی
قبولِ توبہ مرتبہ کی تفصیل۔	۳۰۰	جائز کہنے والے کا حکم۔ ۳۰۷
ردتِ سکران کا حکم۔	۳۰۱	ایک موضوع روایت اور اس کے بیان کرنے والے کا حکم۔ ۳۰۸
مرتبہ کے احکام متعلقہ موت و حیات	۳۰۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ میں کرنے والے کا حکم، توبہ میں پر مطلع ہو کر جو اس کو کافر نہ جانے اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ ۳۰۹
مرتبہ کی زوجہ کا حکم	۳۰۱	مردوں نے کلمہ کفر بکا تو عورتیں نکاح سے نکل گئیں، اور عورتیں مرتبہ ہو گئیں تو اپنے شوہروں کے نکاح سے خارج نہ ہوئیں البتہ شوہروں کو انھیں ہاتھ لگانا منع ہے۔ ۳۱۰
مرتبہ کے اعمال ضبط ہوتے ہیں	۳۰۲	مسلمان کو کافر کہنے والے پر کفر پلٹ آئے گا۔ ۳۱۰
نبی کی تنقیص کرنے والے کی تکفیر راجع امت ہے	۳۰۳	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ میں کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں۔ ۳۰۳
نبی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں۔	۳۰۳	ہر مرتبہ کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے، ۳۰۴
ہر مرتبہ کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے،	۳۰۴	سببِ نبی کی توبہ قبول نہ ہونے کا مطلب۔ ۳۰۴
سببِ نبی کی توبہ قبول نہ ہونے کا مطلب۔	۳۰۴	استعانتِ غیر اللہ کو حرام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مُردہ کہنے والے کے متعلق سوال۔ ۳۰۵
استعانتِ غیر اللہ کو حرام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مُردہ کہنے والے کے متعلق سوال۔	۳۰۵	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ میں کرنے والا

- کافر کرنے والا اعمال صالحہ کرنے کی وجہ سے  
کفر سے نہ بچے گا۔ ۳۱۵
- ۳۱۰ وقوع نسخ قطعی ہے، اس کا ثبوت ضروریات  
دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ ۳۱۶
- کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے۔ ۳۱۶
- نکاح کے لئے گواہ رشتہ دار مثلاً میا بیٹی  
ہوں وہ بھی کافی ہیں۔ ۳۱۶
- قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا بے گور و کفن پڑا  
رہنا رافضیوں کا افتراء ہے۔ ۳۱۷
- یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کتوں نے ٹانگ چبا  
ڈالی تھی دروغ بے فروغ ہے۔ ۳۱۷
- آیات قرآنی کا انکار کفر ہے۔ ۳۱۸
- نہ ماننے کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ  
آیت سن کر اس کے خلاف عمل کرے انکار  
نہ کرے قویہ کفر نہیں۔ ۳۱۸
- علی الاعلان گناہ کبیرہ کرنے والا فاسق ملعون  
ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ۳۱۸
- بتوں کا جلوس گھولانے پر ان کا شکریہ ادا کرنا  
قشقہ کھنچوانا، معبودانِ باطل کی بے بولنی، او  
جنہوں نے ان کے جلوس کے ساتھ گشت کی  
قریب بہ کفر ہوئے۔ ۳۱۸
- راضی بہ کفر ہونے کی ایک صورت اور اس کا  
شرعی حکم۔ ۳۱۹
- مرتد سے سلام کلام، اس کی شادی غمی میں شرکت  
کافر ہے، اس پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھے وہ  
کافر، ایسے لوگ عزیز ہوں یا غیر سب کے نکاح  
وٹ گئے۔ ۳۱۰
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں  
بے ادبانہ الفاظ بولنے والے، حضرت زینب و  
حضرت زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی  
شان میں بے ادبی کرنے والے کی مجلس میں بیٹھنے  
کا حکم۔ ۳۱۱
- جو ایسے کافروں کے ساتھ اسی عالم استہزاء و  
توہین میں بخوشی بیٹھے انھیں کے جیسا ہو گیا۔ ۳۱۱
- سنت پڑھنے والے کو مشرک کہنے والے، نماز میں  
التحیات و درود کو بے سند بتانے والے،  
نماز جنازہ کو قرآن سے ثابت نہ ماننے والے  
کے بارے میں سوال۔ ۳۱۲
- مطلقاً حدیث شریف کا منکر کافر ہے، اس  
مضمون کی آیات۔ ۳۱۲
- ان احکام مشہورہ متواترہ کا بیان جن کا صریحی  
تذکرہ قرآن میں نہیں ہے۔ ۳۱۳
- قرآن کا منزل من اللہ ہونا بھی حدیث ہی سے  
ثابت ہے۔ ۳۱۳
- عبارت "حفظ الایمان" کی ایک غلط تاویل  
کا رد۔ ۳۱۴
- اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی، دانا کا اطلاق  
شرعاً منع ہے۔ ۳۱۴
- کلام صریح میں تاویل نامقبول ہے۔ ۳۱۵



- اس کی عیادت، اس کی نماز جنازہ، اس کی  
 ۳۲۰ قبر پر جانا حرام۔  
 مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑکی  
 ۳۲۱ دینا زنا پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے۔  
 مرزائی کے کفر پر مطلع ہو کر اسے مسلمان سمجھے تو خود  
 ۳۲۱ کافر ہے۔  
 مرزائی کا لڑکا سن شعور کو نہ پہنچا ہو تو ابوبن کے  
 تابع ہو کر وہ بھی کافر، سن شعور کو پہنچ کر ان کو  
 ۳۲۱ کافر جانا، اسلام لایا تو مسلمان ہے۔  
 مرزائی کی عورت مسلمان ہو تو نابالغ لڑکے اس کے  
 ۳۲۱ تابع ہو کر مسلمان قرار دئے جائیں گے۔  
 معجزات انبیاء علیہم السلام اور عیسیٰ علیہ السلام  
 ۳۲۲ کے احیاء موتی کا انکار کفر ہے۔  
 ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں! ۳۲۳  
 عالمگیری اور دیگر فتاویٰ کا انکار توہین علماء  
 ۳۲۳ قربانی کا انکار گمراہی ہے۔  
 مہمل الفاظ محتاج توجیہ نہیں۔ ۳۲۴  
 کفار کی عبادت میں شرکت کفر ہے اور کفر کو  
 ۳۲۴ ہلکا جانا بھی کفر ہے۔  
 ائمہ مجتہدین پر دست درازی گمراہی ہے۔ ۳۲۴  
 کرامات اولیاء قرآن سے ثابت ہے اس  
 ۳۲۴ کا منکر گمراہ ہے۔  
 غوث پاک کی شان میں زبان درازی رافضی  
 ۳۲۵ تبرائی کرتے ہیں۔  
 برے خیالات دل میں آئیں یا بلا قصد زبان سے
- ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں  
 ۳۲۶ فرق آئے۔  
 ۳۲۶ دوسوہ کا علاج  
 واعظ کا یہ کہنا کہ وعظ قرآن وحدیث سے دیا  
 پھر یہ کہنا کہ نہ معلوم جھوٹ ہے یا سچ، قرآن  
 ۳۲۶ میں شک کرنا ہے۔  
 جو واعظ تقریر میں بہشتی زیور منگوانے کی تاکید  
 ۳۲۶ کرے دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔  
 بہشتی زیور کا مصنف کافر ہے، عام  
 ۳۲۶ مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا حرام ہے۔  
 ۳۲۶ کفار کی تعریف، ان کے اقسام واحکام۔  
 ۳۲۶ کافر دو قسم ہے: اصلی و مرتد۔  
 ۳۲۶ کافر اصلی دو قسم ہے: مجاہر و منافق۔  
 ۳۲۶ منافق تمام کافروں سے بدتر ہے۔  
 ۳۲۸ کافر مجاہر چار قسم پر ہے۔  
 ۳۲۸ آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے۔  
 ۳۲۸ مرتد کی دو قسمیں ہیں: مجاہر و منافق۔  
 ۳۲۸ مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے  
 بدتر ہے۔  
 ۳۲۸ وہابیہ اور دیوبندیہ سب سے بدتر زہر قاتل  
 ہیں۔  
 ۳۲۸ ① رسالہ المبیین ختم النبیین  
 (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم جمیع  
 ۳۳۱ انبیاء اور مرسلین ہونے کا روشن بیان۔  
 ۳۳۱ آیت کریمہ ہا کان محمد ابا احد من

- ۳۳۷ سے معارضہ کہ یہ تاویل دیاں بھی چلی سکتی ہے۔  
 ۳۳۸ قادیانیہ، قاسمیہ، نذیریہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔  
 ۳۳۸ منکرین ختم نبوت کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔  
 ۳۳۸ آیت خاتم النبیین کے استغراق سے انکار مطلقاً کفر ہے۔  
 ۳۳۹ ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماعی ہے۔  
 ۳۳۹ ضروریات دین اپنے ثبوت میں کسی خاص نص کے محتاج نہیں ہوتے۔  
 ۳۳۹ یہ کہنے والا کہ حرمت خمر قرآن سے ثابت نہیں کافر ہے۔  
 ۳۳۹ ختم نبوت زمان کا ثبوت آیہ کریمہ خاتم النبیین پر موقوف نہیں۔  
 ۳۴۰ ختم زمانی کو ماننے والا منکرین ختم نبوت کی تکفیر کے باوجود آیت میں الف لام عہد کی تفسیر و تخصیص کا قائل حکم فقہار کافر ہوگا، آیت میں نفی استغراق کا قائل منکرین ختم نبوت کا معین و مددگار ہے۔  
 ۳۴۱ قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔  
 ۳۴۲ شمول، یوشع اور حضرت خضر علیہم السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔  
 ۳۴۲ قرآن سے ایسی تیس آیتوں کا بیان جن میں رسول کا ذکر بطریق استغراق ہوا۔  
 ۳۴۲ مر جالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام کون سا ہے۔  
 ۳۴۲ کیا یہ آیت کریمہ ثبوت خاتمت کاملہ ہے یا نہیں۔  
 ۳۴۲ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کل انبیاء کا خاتم نہ مانے اس کے پیچھے نماز اور اس کی تعظیم و توقیر کا کیا حکم ہے۔  
 ۳۴۲ دلائل خارجیہ  
 ۳۴۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔  
 ۳۴۲ حدیث لا نبی بعدی متواتر ہے۔  
 ۳۴۲ خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین پر اجماع ہے اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے۔  
 ۳۴۲ آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور ہیں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔  
 ۳۴۲ مضمون بالا پر امام غزالی، امام نابلسی، علامہ شہاب الدین فضل اللہ کے نصوص۔  
 ۳۴۲ عہد مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔  
 ۳۴۲ اس تاویل کا رد کہ آیت میں خاتم النبیین سے مراد شریعت جدیدہ کا ختم ہے۔  
 ۳۴۲ رسالہ جزاء اللہ عدوۃ بابائہ ختم النبوة میں اسی مضمون کا بیان ہے۔  
 ۳۴۲ لفظ خاتم النبیین میں نفی استغراق کے لئے جو تاویل پیش کی جاتی اس پر رب العلین

- ۳۵۱ آخری نبی کی تصریح ہے۔
- ۳۵۲ آیت لام عہد خارجی کے دلائل کا تین طرح سے رد۔
- ۳۵۳ ایک غلط حوالہ کی نشان دہی۔
- ۳۵۴ تلویح کی عبارت مذکورہ عہدوں کو الٹی مضر۔
- ۳۵۵ عہد خارجی کے معنی درست نہ ہوں تو الف لام استغراق مراد لینا واجب ہے۔
- ۳۵۶ آیت مبارکہ میں الف لام عہد خارجی ہوتی بھی استغراق ہی ثابت ہوگا۔
- ۳۵۷ لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے۔
- ۳۵۸ جو کبیر نیچتی نماز روزہ کا انکار کرے، نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے پر طعن و تشنیع کرے، کافر ہے۔
- ۳۵۹ گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کفر ہے۔
- ۳۶۰ قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔
- ۳۶۱ کلمہ پڑھ کر مذکورہ بالا امور کے مرتکب ہوں تو مرتد ہیں۔
- ۳۶۲ (مرتد کفار کی بدترین شکل ہے) ان کے ساتھ مرتدین کے احکام کے موافق عمل درآمد ہو۔
- ۳۶۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبدیت کا منکر کافر ہے۔
- ۳۶۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں صورت ظاہری بشری ہے حقیقت ارفع و اعلیٰ ہے۔
- ۳۶۵ ایسے سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
- ۳۶۶ ایسے چھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً بے قید و شرط و مخصوص کیا گیا۔
- ۳۶۷ ایسے آٹھ مقامات کا ذکر جہاں رسولوں کی خاص جماعت کا ذکر ہے۔
- ۳۶۸ وہ مقامات جہاں بطریق عہد حضوری ذکر ہوا۔
- ۳۶۹ وہ مقامات جہاں بطریق عہد ذکری ذکر ہوا۔
- ۳۷۰ وہ مقامات جہاں بطریق عہد علمی ذکر ہوا۔
- ۳۷۱ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں اگر الف لام عہد خارجی ہو تو عہد خارجی ذکر ہی ہوگا۔
- ۳۷۲ آیت مذکورہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد ہوں تو کلام الہی کا فضول و مہمل ہونا لازم آئے گا۔
- ۳۷۳ آیت خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی مراد لینے کی صورت میں قرآن میں مذکور رسولوں کی متعدد اصناف ہوں گی جو خود عہد خارجی کے خلاف ہے۔
- ۳۷۴ آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لئے نہ ہو بلکہ عہد خارجی ذکر کے لئے ہو تو آیت مبارکہ تشابہات میں سے ہوگی۔
- ۳۷۵ آیت میں استغراق کے علاوہ جو معنی مراد لیا جائے آیت ختم نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔
- ۳۷۶ مبتدعین کے اضلال کی چند ترکیبوں کا ذکر۔
- ۳۷۷ ان احادیث کا بیان جن میں خاتم النبیین معنی

- کتاب ذوالنور الحق المبین کا شرعی حکم۔ ۳۵۸ اور جائز ہے۔ ۳۶۵
- اشرفی تھانوی کو کافر کہنے والوں کو برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہے۔ ۳۵۸
- اشرفی کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر کرنیوالے کو برادری سے خارج کرنے والا خود ہی حصارِ ازایمان ہے۔ ۳۵۹
- لفظ ضلال اور بدعت کے معنی اور اس کی قسمیں۔ ۳۶۰
- لفظ حرام کفر کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ ۳۶۰
- امثالیہ کے مختلف گروہوں کا ذکر۔ ۳۶۱
- حسام الحرمین میں فرقہ امثالیہ کے اس گروہ کا ذکر ہے جو حضور کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے امکان کے قائل ہیں۔ ۳۶۱
- شفا کی غرض سے غیر خدا کی پوجا کرنے والا کافر ہے۔ ۳۶۲
- جو اس کو جائز کہے، مولوی ہی کیوں نہ ہو، کافر ہے۔ ۳۶۲
- غیر خدا کو سجدہ تحیہ کو جائز کرنے والا کافر نہیں، سجدہ تحیہ بلاشبہ حرام ہے۔ ۳۶۲
- فرقہ اہل حدیث کو گمراہ اور اسماعیلی کہنا صحیح ہے۔ ۳۶۲
- دیوبندیہ ان سے بھی گمراہ اور کافر ہیں۔ ۳۶۲
- آج کوئی مجتہد مطلق موجود نہیں۔ ۳۶۲
- تصریحات ائمہ کے خلاف دلیل مسئلہ نکالنا مجتہد مطلق کا کام ہے۔ ۳۶۲
- آیہ کریمہ فلا وربک الا یہ سے تکفیر عام اہل اسلام پر ایک غلط استدلال کا رو۔ ۳۶۵
- کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچھری سے چارہ جوئی یا جوابدہی یا حکم من لہ یحکم بہا انزل اللہ نہیں۔ ۳۶۵
- ناتقی چارہ جوئی یا جوابدہی حرام و گناہ ہے۔ ۳۶۵
- گناہ کو کفر قرار دینا خارجیوں کا مذہب ہے۔ ۳۶۵
- نفسِ آثارہ کی کسرشی سے کسی امر شرعی کی ناگواری اور ہے، دل سے اس کو بُرا جاننا اور ہے، اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے عبادات میں۔ ۳۶۵
- آیہ مبارکہ من لہ یحکم کی نفیس تفسیر۔ ۳۶۶
- جو شخص اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔ ۳۶۶
- اپنے مرشد کے لڑکے کو نبی زادہ کہنے والے کا حکم۔ ۳۶۷
- ایک غیر شرعی ہڑتال میں شریک ہونیوالے مختلف گروہوں کے احکام۔ ۳۶۷
- مشرکوں کے دین کی تائید اور دین اسلام کی پروا نہ کرنیوالے پر حکم کفر لازم ہے۔ ۳۶۸
- نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بت کہنے اور ان کے نام کو گرو گو بند کے نام کے برابر کہنے والے کا حکم۔ ۳۶۸
- غیر مقلیدین کی دشمنی رسول کا بیان۔ ۳۶۹
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ لفظ ”یا“ نہیں ملانا چاہیے بلکہ یا رسول اللہ کہنا اور کہنا چاہئے۔ ۳۶۹
- نام مبارک دیوار پر کندہ کرنے سے افضل آئینہ میں لکھ کر لٹکانا ہے۔ ۳۶۹
- ایک عجیب و غریب قوم کے احکام۔ ۳۶۹
- جس مال کے حرام ہونے کا غالب گمان ہو اس کو

- کار خیر میں صرف کرنا حرام اور شبہ کے مال سے احتراز افضل ہے۔ ۳۷۰
- رسالہ الامداد کی ایک عبارت کے متعلق سوال اور اس کا جواب۔ ۳۷۱
- ایک بے قید گمراہ کی گمراہیوں کے بارے میں سوال۔ ۳۷۲
- فقہ حنفی کی تحقیر گمراہی ہے۔ ۳۷۳
- تفسیر بالرائے حرام ہے۔ ۳۷۴
- امام رازی اور امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے مقابلہ میں الفاظ مخفیہ سے یاد کرنا تکبر ہے۔ ۳۷۵
- صحابہ کو جھوٹا سمجھنا گمراہی اور عموماً سب کو جھوٹا سمجھنا کفر ہے۔ ۳۷۶
- لب بالاکے بال سکھوں کی طرح رکھنا خلاف سنت اور تشبہ بالکفار ہے۔ ۳۷۷
- سردی کے صرف خوف سے تیمم کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہے۔ ۳۷۸
- اسپرٹ حرام و نجس ہے اس کا استعمال اور مسجد کے لوٹوں کو اس سے آلودہ کرنا شریعت پر جرات ہے۔ ۳۷۹
- سود کو حلال جاننا کفر اور حرام جان کر کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کرنے کے برابر ہے۔ ۳۸۰
- بغیر عذر سفر و مرض روزے کے بجائے فدیہ کافی جاننا نئی شریعت کا ایجاد ہے۔ ۳۸۱
- دوسرے کی عورت بے نکاح تصرف میں لانا حرام اور دھوکا دہی کا مسلم نہیں۔ ۳۸۲
- اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث، اور جو رو
- ماں باپ کو گالیاں سن کر خاموش رہنے والا عاق یہ دونوں کام فسق کے ہیں۔ ۳۸۳
- مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے۔ ۳۸۴
- آیہ الکرسی میں کوئی لفظ چھوڑنے سے ایک شبہ پر نماز باطل ہے، رائج یہ ہے کہ بے فساد معنی قاسد نہیں۔ ۳۸۵
- جو کافروں میں ملنے سے راضی ہو کافر ہو گیا۔ ۳۸۶
- جس کے بارے میں معلوم ہو کہ تدبیر سے خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے کوشش کی جائے۔ ۳۸۷
- دو بندیوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر حکم کفر ہے، اور اجمالاً گناہ جان کر بھی پڑھنا سخت گناہ ہے۔ ۳۸۸
- علم الہی اور علم رسالت میں مساوات کا عقیدہ گمراہی ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق مانے تو کافر نہ ہوگا۔ ۳۸۹
- علم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ نسبت نہیں جو بوند کے کروڑویں حصہ کو سمندر سے۔ ۳۹۰
- ایصالِ ثواب جائز، اس کے لئے دن متعین کرنا جائز، لیکن اس کو واجب جاننا یا حضور کی سنت سمجھنا باطل ہے۔ ۳۹۱
- اپنی لڑکی کی حرام کھائی کھانے والا دیوث، سخت فاسق ہے۔ مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔ ۳۹۲



- ۳۸۳ بلاوجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۸۵ جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔
- ۳۸۵ ایک دنیا دار لیڈر کے بارے میں سوال دیوبندیوں کو مسلمان جاننا ان کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔
- ۳۸۵ نیاز کا کھانا کھالینا دلیل اسلام نہیں۔
- ۳۸۶ مسلمانوں کے ایک سیاسی فرقے کے بارے میں سوالات اور اس کے جواب۔
- ۳۸۸ "کم دینکم ولی دین" کا حکم منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے سوالات نہیں برتی۔
- ۳۸۹ مکہ میں بھی کافروں مدہنت تک جائز نہ تھی۔
- ۳۸۹ نبی کی طرف اتیان کبیرہ کی یا تبلیغ رسالت میں مدہنت کی نسبت کرنا نبی کو گالی دینا ہے۔
- ۳۸۹ اپنے ناجائز فعل کی سند میں کسی نبی سے استشہاد سخت مجرومی ہے۔
- ۳۹۰ مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے۔
- ۳۹۰ کفار مسجد نبوی میں اپنی طرح عبادت کرتے تھے یہ محض جھوٹ ہے۔
- ۳۹۰ مسجد رسالت میں وفود کفار مسجد میں بطور استعمار نہیں آتے تھے۔
- ۳۹۱ مشرک کا بطور استعمار مسجد میں آنا حرام ہے
- ۳۹۱ حنفیہ کی کتب معتہ میں مسجد میں داخلہ کفار کی
- ۳۸۸ سود مطلقاً حرام ہے کم ہو یا زیادہ، اس کی حلت پر اصرار کفر ہے ایسے شخص پر توبہ واجب، تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری، نہ مانے تو مسلمان اس کا مقاطعہ کریں۔
- ۳۸۸ طریقہ مداریہ کا مرید اگر تمام عقائد ایمانیہ کا معتقد ہے تو بیشک مسلمان ہے۔
- ۳۸۹ کلمہ شریف کے دونوں اجزاء کا ماننا فرض ہے
- ۳۸۹ کلمہ شریف کے نکات جو شخص فرض واجب کی حقیقت جانے بغیر محمد رسول اللہ کو واجب کہے اس کا حکم تھوڑا ہلکا ہے، مگر جو سمجھ کر کہے وہ کافر ہے۔
- ۳۸۹ ہم کو قرآن وحدیث کی ضرورت نہیں، نماز کی تحقیر کفر ہے۔
- ۳۸۹ چند کلمات کفریہ کا بیان۔
- ۳۸۹ بلاوجہ بدگمانی حرام ہے۔
- ۳۸۹ وہابیہ قیہ کرتے ہیں ان کی تنقیح ضروری ہے۔
- ۳۸۹ بلاوجہ ظاہر علماء سے بعض پر خوف کفر ہے۔
- ۳۸۹ عالم دین کی توہین منافق کا کام ہے۔
- ۳۸۹ کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہ مانے تو خود مسلمان نہیں۔
- ۳۸۳ جس کے نزدیک کفر و اسلام کا معاملہ صرف مولویوں کا جھگڑا ہو وہ بھی مسلمان نہیں۔
- ۳۸۳ وہابیہ اور اہل حدیث کو قرآن و سنت کے ماننے والے کہنا بھی کفر ہے۔
- ۳۸۳ توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا، توبہ کے بعد

- ۳۹۱ جواب میں سائل کی تصویب کہ جو کچھ اقوال و  
افعال ملعونہ نقل کئے سب کا ضلال میں اور  
اکثر کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ ۴۰۰
- ۳۹۱ اختلافِ زمانہ سے احکام بدلتے ہیں۔  
غیر مسلموں کی کثرت کی حالت میں داخلہ کفار  
سببِ پامالیِ اسلام ہے۔ ۴۰۱
- ۳۹۱ حضور کے زمانہ مبارک میں کتنے مسجد میں آتے جاتے  
تھے آج کل ساتھ لانا سخت منہ ہے۔ ۴۰۱
- ۳۹۱ قشتہ شعائر کفر میں سے ہے۔  
زمانہ باندھنا کفر ہے۔ ۴۰۱
- ۳۹۱ مسلم و غیر مسلم میں کفر و اسلام کا امتیاز ہے۔  
وہابیہ کے اقوال و افعال شیعہ کا بیان  
استمعیل دہلوی کی حرکات ۴۰۲
- ۳۹۱ تقویۃ الایمان کتاب التوحید کی توضیح و تشریح ہے  
اسما علیہ تمام مسلمانوں کو مشترک کہتے ہیں، انبیاء  
کی چوبڑے چار سے تشبیہ دیتے ہیں، خدا کا  
کذب ممکن مانتے ہیں وغیرہ خیالاتِ فاسدہ۔ ۴۰۲
- ۳۹۱ استمعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو افغان  
مسلمانوں نے قتل کیا۔ ۴۰۲
- ۳۹۱ سید احمد علیگر ٹھہی کے ہفتوات  
غلام احمد قادیانی کے ہذیان ۴۰۲
- ۳۹۱ نواب صدیق حسن بھوپالی کی بکواسیں  
دیوبندیوں کی گمراہیاں ۴۰۲
- ۳۹۱ اہل قرآن کے مزخرفات  
ملاقصوری اور حافظ شاعر پنجابی کا ذکر۔ ۴۰۲
- ۳۹۱ اہل احوار سے پرہیز کی نصیحت۔ ۴۰۲
- ۳۹۱ مشرک سے اتحاد و وداد حرام ہے۔ ۴۰۵
- ۳۹۸ مشرک کو ضرورتِ دینی میں بادی و پیشوا بنانا  
قرآن کی تکذیب ہے۔ ۴۰۵

- جو مشرک کو پیشوا بنائے قیامت کے دن اسی کے نام سے پکارا جائے۔ ۴۰۶
- کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شہر پاک کرنے کے لئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔ ۴۰۶
- مشرک کو شرعاً کوئی عتہ حاصل نہیں۔ ۴۰۶
- مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سبب بیخ کنی اسلام ہے ۴۰۶
- مشرک تو مشرک ہے فاسق کی بجائے بولنے سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ ۴۰۸
- ہماتما کے معنی روح اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے ۴۰۸
- جب تک عقل و شعور باقی ہے کسی بلند رتبہ آدمی سے بھی احکام شرعیہ موقوف نہیں۔ ۴۰۹
- حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا فرمان۔ ۴۰۹
- روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں، ان سے اہل اسلام جیسا کوئی معاملہ کرنا حلال نہیں۔ ۴۱۰
- حکم شریعت کا استخفاف کفر ہے، اس پر توبہ تجدد اسلام و نجات ضروری ہے۔ ۴۱۱
- تمام گمراہ فرقے جو ضروریات دین کے منکر ہوں مرتد ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے ہیں۔ ۴۱۲
- یہ کہنا کہ جس میں نفاق ہے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے، حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پرافتران ہے۔ ۴۱۲
- کافر اصلی اور مرتد کافرق۔ ۴۱۲
- جو کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہے مسلمان نہیں۔ ۴۱۳
- شارب خمر کو اس کی مبارکباد دینا کفر ہے۔ ۴۱۳
- فریشتہ مرتد ہیں ان کے احکام مرتدین کے ہیں۔ ۴۱۳
- قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور حدیث شریف الاثمة من القریش کی تحقیق سے استفسار۔ ۴۱۴
- الاثمة من القریش حدیث صحیح و متواتر ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے۔ ۴۱۵
- ہر سلطنت اسلام بلکہ ہر فرد مسلمان کی خیر خواہی بقدر طاقت فرض ہے، اگر طاقت کے باوجود کاہلی کے سبب سے مدد نہ کرے مرکب گناہ کبیرہ ہے، اور کفار کی خوشنودی کے لئے ہو تو مستحق لعنت ہے اور دل سے ضرر اسلام کیلئے ہو تو کفر ہے۔ ۴۱۵
- مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے جہاد فرض نہیں۔ ۴۱۶
- ہندوستان دارالاسلام ہے یہاں سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ۴۱۶
- اعانت مالی ممکن ہے لیکن ذریعہ وصول الی المستحقین پر دھون ہو۔ ۴۱۶
- قانون جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔ ۴۱۷
- خلافت کی حمایت کے نام پر خلافت شرع امور کی اجازت نہیں۔ ۴۱۷
- جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک کے زمانہ سے ہے۔ ۴۱۸

شریف مکہ سے بھی اگر بے حرمتی حرم ثابت ہو تو وہ  
سزا کا مستحق ہوگا۔

① المحجة المؤتمنة في آية الممتحنة  
(غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود و  
قیود کا مفصل بیان اور سورۃ الممتحنة کی آیات کرمہ  
کی تفسیر)

۴۱۲ نقل خط مولوی حاکم علی صاحب حنفی نقشبندی  
پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور۔

۴۱۲ جواب خط مولوی صاحب مناجات مفتی اعظم ہند  
حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری (رحمۃ  
اللہ تعالیٰ علیہ)

۴۲۰ موالات و مجرد معاملات میں زمین و آسمان کا  
فرق ہے۔

۴۲۰ دنیوی معاملات اگر مضر دین نہ ہو تو مرتدین کے  
سوا کسی سے ممنوع نہیں۔

۴۲۰ معاملات میں ذمی مثل مسلم ہے۔  
خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و

۴۲۱ استیہاب بشر و طہا غیر ذمی کافر سے بھی جائز ہے۔  
مسلمان کافر کے ہاتھ ایسی چیز فروخت نہ کرے

۴۲۱ جس میں اعانت حرب یا ایمانت اسلام ہو۔  
کافر کو بمصلحت شرعی بدید دینا جس میں کسی ریم کفر کا

اعزاز نہ ہو یا اس کا بدید قبول کرنا جس سے دین  
پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔

۴۲۱ مرتد عورت دائم المجلس کی جائے گی اور اسلام  
لانے تک اس کے ساتھ کھانا دینا اور نشست

برخواست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں  
کیا جائے گا۔

۴۲۱ دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کے لئے  
جانا جائز ہے۔

۴۲۱ مسلمان امان لے کر دار الحرب بغرض تجارت  
جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کیا جائے گا۔

۴۲۱ مسلمان کو تجارت کے لئے کون کون سی چیزیں  
دار الحرب لے جانا جائز اور کون سی ناجائز ہیں۔

۴۲۲ مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو  
سزا نہیں۔

۴۲۲ مجوسی نوکرت گوشت مثل کاکھانے کی گنجائش ہے  
جبکہ وہ کچے میں نے یہودی یا نصرانی سے خریدار۔

۴۲۲ ذمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے کافر کو  
قاضی مقرر کرنا جائز ہے۔

۴۲۳ دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو  
پرہیز بھیجا تو اس کا حکم۔

۴۲۳ کون سی صلح جائز اور کون سی ناجائز ہے۔  
مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کے لئے غیر مسلم

۴۲۴ حکومت سے امداد لینا کب جائز اور کب  
ناجائز ہے۔

۴۲۴ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سر و سرخندہ  
دیر بند ہیں۔

۴۲۵ تھانوی صاحب کو سنی سمجھنے کی غلطی پر مولوی  
حاکم علی صاحب کی توبہ۔

۴۲۵ مولوی حاکم علی صاحب کے سوال کے جواب کے

- بارے میں چودھری عزیز الرحمن کا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے استفسار۔
- ۴۲۶ چنہ طرق باطلہ کا بیان جو معاندین نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روا رکھے، اور مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا فرض ہے۔
- ۴۲۷ پہلا طریقہ، سرے سے بات نہ سننا۔
- ۴۲۸ دوسرا طریقہ، سن کر مکابرانہ تکذیب کا منہ کھول دینا۔
- ۴۲۹ تیسرا طریقہ، ہدایت کو مغلل بالغرض بتانا۔
- ۴۲۹ چوتھا طریقہ: حق کا باطل سے معارضہ کرنا۔
- ۴۲۹ مدارس کے اقسام اور اخذ اداء کے احکام۔
- ۴۳۰ ندرہ کو گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی۔
- ۴۳۱ جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۴۳۱ لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور مغرب دین تعلیمیں نہیں چھوڑتے۔
- ۴۳۲ لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھڑاتے اور مشرکین کی پوری غلامی بناتے ہیں۔
- ۴۳۲ موالات ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۴۳۲ موالات صوریہ کے احکام۔
- ۴۳۲ موالات صوریہ ضرورتاً خصوصاً بصورتِ اکراہ جائز ہے۔
- ۴۳۳ مجرد معاملات کا حکم۔
- ۴۳۳ احکام الہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کی کھینچ تان بلکہ کاپیٹل۔
- تعلیم کے لئے امداد لینا اور لیڈران کی دینی حالت کہ اسلام ان کو نہ جب مد نظر محبت نہ اب ہے۔
- ۴۳۵ جن مدارس کے نصاب میں امور خلاف اسلام اور توہین رسالت داخل ہو ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔
- ۴۳۵ موالات کی بحث۔
- ۴۳۶ ترک معاملات کو ترک موالات بنا کر ترک موالات میں وارد شدہ آیات کریمہ سے استدلال اور ہندوؤں کا اس سے استثناء غلط ہے۔
- ۴۳۶ آیہ متحذہ کا روشن بیان
- ۴۳۶ آیہ کریمہ "لا ینھکم اللہ" بنو خراہ کے بارے میں ہے۔
- ۴۳۶ بنو خراہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔
- ۴۳۶ آیہ کریمہ متحذہ کی مراد کے بارے میں مفسرین کرام کے اقوال۔
- ۴۳۶ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلطان المفسرین ہیں اور امام مجاہد ان کے تلمیذ اکبر ہیں۔
- ۴۳۶ آیہ متحذہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک
- ۴۳۶ کافر ذمی کے لئے وصیت جائز اور حشر بنی کے لئے ناجائز ہے۔
- ۴۳۶ ذمی کو نفلی صدقات دے سکتے ہیں۔
- ۴۳۶ زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔



- کافر حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستامن ہو۔ ۴۳۹
- آیت میں نسخ کے اقوال ۴۴۱
- امام عطاء بن ابی رباح کے فضائل ۴۴۱
- مشرک ماں سے حسن سلوک کا حکم ۴۴۲
- یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی طرف ۴۴۲
- بلا تے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔ ۴۴۶
- خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت ۴۴۶
- اگر غیر محارب کو عام مافی جائے۔ ۴۴۷
- سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ ۴۴۷
- محارب بالفعل نہ ہوں، محارب بالفعل کی تخصیص ۴۴۸
- منسوخ ہوگئی۔ ۴۴۸
- تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب ۴۵۳
- بالفعل کے معنی کی تحقیق۔ ۴۵۳
- ازالہ منکر تین قسم ہے۔ ۴۵۴
- قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد۔ ۴۵۵
- آیہ کریمہ وقاتلو المشرکین كافة كما يقاتلونكم ۴۵۵
- کافۃ میں چار احتمال ہیں۔ ۴۵۵
- مشرک مقاتل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک کے اظہار ۴۵۶
- عداوت فرض اور واد و اتحاد حرام ہے۔ ۴۵۶
- اصح قول اکثر ہے کہ کریمہ مختہ صرف معاہدین کے ۴۵۷
- بارے میں ہے۔ ۴۵۷
- تصریح دلالت پر فائق ہے۔ ۴۵۷
- اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔ ۴۵۷
- نسا و صبیان اگرچہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر ۴۵۷
- حکمت غلظت سے مستثنیٰ نہیں۔ ۴۵۷
- اہل عہد و ذمہ کی عورتیں بچے ان کے حکم میں ۴۵۸
- رہیں گے اور غیر معاہدہ عربوں کے زنانہ اطفال ۴۵۸
- ان کے حکم میں۔ ۴۵۸
- یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیج دینا بھی جائز نہیں ۴۵۸
- حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں۔ ۴۵۸
- حربی کفار کو صدقہ و خیرات دینا ان پر مہربانی اور ۴۵۸
- بہرہ رومی کے مترادف ہے جو قرآن مجید کے خلاف ۴۵۸
- ہے۔ ۴۵۸
- مستامن کے لئے مسئلہ ہیہ و وصیت کی تحقیق۔ ۴۵۸
- حربی مستامن کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ ۴۶۰
- وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تملیک عین مجانا ہے ۴۶۳
- قطب عالمی عظیم میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ ۴۶۳
- علیہ وسلم نے پانچ سو اشرفیاں صفوان اور ۴۶۳
- ابوسفیان کو دیں کہ فقرائے مکہ میں تقسیم کریں۔ ۴۶۳
- واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا۔ ۴۶۳
- ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں ۴۶۳
- مولفۃ القلوب تھے۔ ۴۶۳
- دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام کا ۴۶۳
- سہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ بھیجے تو ۴۶۳
- کوئی حرج نہیں۔ ۴۶۳
- یہ عبارات ائمہ لیڈروں پر سخت اشد ہیں۔ ۴۶۳
- سلوک مالی کی اقسام ۴۶۵
- موالات کی تقسیم اور اس کے احکام کا بیان۔ ۴۶۵
- موالات دو قسم ہے: اول حقیقیہ، دوم صوریہ۔ ۴۶۵

- ۴۶۵ میل طبعی کا حکم  
۴۶۶ شئی مستمر میں بقائے لئے حکم ابتدا ہے۔  
۴۶۶ اعراض ہر آن متحدہ ہیں۔  
۴۶۶ موالات صوریہ کے احکام۔  
۴۶۶ موالات صوریہ کی اعلیٰ قسم مدہنت اور ادنیٰ قسم  
۴۶۶ مدارات۔  
۴۶۸ مدارات کا بیان  
۴۶۸ مدارات و مدہنت کے درمیان موالات صوریہ  
۴۶۸ کی دو قسمیں اور ہیں یعنی برواقساط اور معاشرت  
۴۶۸ معاشرت کے نیچے سلام، کلام، مصافحہ،  
۴۶۸ مجالست، مساکنت اور مواصلت وغیرہ  
۴۶۸ افعال کثیرہ ہیں۔  
۴۶۸ بروصلہ کی تین قسمیں۔  
۴۶۸ میدان جنگ سے بھاگنا کب حرام اور کب  
۴۶۸ پسندیدہ ہے۔  
۴۶۸ حربی غیر معاہدہ سے موالات کی حالی صورت بھی  
۴۶۹ حرام ہے۔  
۴۶۹ آیات مجتہدہ میں برومعاہدات سے کیا  
۴۶۹ مراد ہے۔  
۴۶۹ معنی اقساط کی تحقیق۔  
۴۶۹ آیہ مجتہدہ میں اقساط کے معنی میں مفسرین تین وجہ  
۴۶۹ پر مختلف ہوئے۔  
۴۶۹ برواقساط میں فرق۔  
۴۶۹ لیڈروں کو قیسرا جواب۔  
۴۶۹ لیڈروں کو چوتھا جواب۔  
۴۶۵ آیت کریمہ "لا ینھکھ" میں کفار سے کچھ نیکت تاؤ  
۴۶۶ اور مالی مواسات کی اجازت ہے ذکر ان کو اپنا  
۴۶۶ انصار اور یار غار بنانے کی۔  
۴۶۶ لیڈروں سے ضروری سوال۔  
۴۶۶ ترک موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط۔  
۴۶۶ انگریزوں کو خوش کرنے کے بہتافی الزام کا رد۔  
۴۶۸ رد ندوہ میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔  
۴۶۸ انکھار مسائل سے خادمان شرع کا مقصود کسی  
۴۶۸ مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا  
۴۶۸ اور اس کے بندوں کو اس کے احکام پہنچانا  
۴۶۹ ہوتا ہے۔  
۴۶۸ مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا  
۴۶۸ مرد بلیغ۔  
۴۶۹ لیڈران پر دوسرا رد۔  
۴۸۰ مشرکوں سے اتحاد کا حکم۔  
۴۸۰ لیڈروں کے نزدیک رسول اللہ بھی خلاف خدا  
۴۸۰ حکم فرما سکتے ہیں۔  
۴۸۰ قرآن حکیم کے صفحات مشرکوں سے اتحاد و  
۴۸۰ ودا و حرام کرنے سے گونج رہے ہیں۔  
۴۸۱ لیڈران پر تیسرا رد۔  
۴۸۱ لیڈروں کے نزدیک دشمنان خدا سے اتحاد  
۴۸۱ میں خدا کی محبت ہے۔  
۴۸۱ دشمن تین ہیں، ایک خود اپنا دشمن، دوسرا  
۴۸۱ دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔  
۴۸۲ لیڈران پر چوتھا رد۔

۴۸۲	کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک	۴۸۲	معاہدہ کا رکن اور اسن کی شرط۔
۴۸۲	ہو سکے گا مگر مشرک بڑے ارادے سے کتابی	۴۸۲	لیڈران پر پانچواں رد۔
۴۸۹	نہ ہو جائے گا۔	۴۸۲	معاہدہ شرعیہ ایک قسم امان ہے۔
۴۸۲	اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے امان مقصد	۴۸۲	امان کی شرط۔
۴۹۰	اور ترکوں کا نام نئی ہے۔	۴۸۲	معاہدہ کا حکم۔
۴۹۰	مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔	۴۸۲	کس کو امان دینا صحیح اور کس کو غیر صحیح ہے۔
۴۹۰	حرمت استعانت مشرکین پر آیات قرآنیہ۔	۴۸۵	لیڈران پر چھٹا رد۔
۴۹۰	پہلی آیت	۴۸۵	معاہدہ شرعیہ میں شرط عظم۔
۴۸۶	لیڈروں نے اس آیت قرآنی کو کیسا کیسا رد کیا	۴۸۶	صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے۔
۴۹۱	اور کس کس طرح جھٹلایا۔	۴۸۶	لیڈران پر ساتواں رد۔
۴۹۱	دوسری آیت۔	۴۸۶	مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل غرض۔
۴۹۱	تفسیر آیت کریمہ۔	۴۸۶	مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے۔
۴۹۲	تیسری آیت کریمہ۔	۴۸۶	صرف مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں نہ کہ
۴۸۶	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت	۴۸۶	مومنین اور مشرکین۔
۴۹۳	ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔	۴۸۶	کافروں سے اتحاد کرنے والوں کا قرآنی حکم۔
۴۹۴	چوتھی آیت کریمہ	۴۸۶	کافروں کا حلیف بننا حرام ہے۔
۴۹۴	تفسیر آیت کریمہ	۴۸۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بن منافق
۴۹۶	تحريم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ۔	۴۸۸	کے چچہ سولحیف یہودیوں کو واپس فرما دیا۔
۴۹۶	پہلی حدیث	۴۸۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودیوں کو
۴۹۶	دوسری حدیث	۴۸۸	مشرک کیوں کہا۔
۴۹۶	تیسری حدیث	۴۸۹	الکفر ملہ واحدة۔
۴۹۸	چوتھی حدیث	۴۸۹	مسلمان معاذ اللہ اگر ارادہ کفر کرے تو کافر
۵۰۰	جواز استعانت میں کپش کی جانے والی بعض	۴۸۹	ہو جائے گا۔
۵۰۰	روایات کا حال۔	۴۸۹	کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا
۴۸۹	روایات جواز قوت میں احادیث منع کو نہیں	۴۸۹	جب تک اسلام قبول نہ کرے۔

- ۵۰۱ پنہتی ہیں لہذا ان کے معارض نہیں۔  
 ۵۰۱ کما فر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ  
 ۵۱۰ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو۔  
 ۵۰۱ شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے۔  
 ۵۰۳ کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھالے تو  
 ۵۰۳ شکار حرام ہو جائے گا۔  
 ۵۰۳ ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت جائز ہے  
 ۵۰۳ حسن بن عمارہ مہر وک ہے۔  
 ۵۰۳ مرسل امام شافعی کے نزدیک مہل ہے۔  
 ۵۰۳ حیوۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔  
 ۵۰۳ زہری کے مرسل کو محدثین پابروا کرتے ہیں۔  
 ۵۰۳ صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن  
 ۵۰۴ جوابات۔  
 ۵۱۰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ حنین  
 ۵۱۱ کے دن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور  
 ۵۰۴ صفوان کا خراج تحسین۔  
 ۵۱۱ کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان بن امیہ  
 ۵۰۴ شریک جہاد تھا۔  
 ۵۱۱ صرف ذمی سے استعانت جائز ہے حربی سے  
 ۵۰۴ مطلقاً حرام ہے۔  
 ۵۱۲ ذمی کافر میں بھی صرف کتابی سے استعانت  
 ۵۱۳ جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے۔  
 ۵۰۸ تحقیق مقام، استعانت کی اقسام اور ان  
 ۵۱۲ کے احکام۔  
 ۵۱۳ استعانت کی تین حالتیں ہیں، التجا،  
 ۵۰۸ اعتماد، استخدام۔
- ۵۰۱ کما فر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ  
 ۵۱۰ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو۔  
 ۵۰۱ شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے۔  
 ۵۰۳ کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھالے تو  
 ۵۰۳ شکار حرام ہو جائے گا۔  
 ۵۰۳ ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت جائز ہے  
 ۵۰۳ حسن بن عمارہ مہر وک ہے۔  
 ۵۰۳ مرسل امام شافعی کے نزدیک مہل ہے۔  
 ۵۰۳ حیوۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔  
 ۵۰۳ زہری کے مرسل کو محدثین پابروا کرتے ہیں۔  
 ۵۰۳ صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن  
 ۵۰۴ جوابات۔  
 ۵۱۰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ حنین  
 ۵۱۱ کے دن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور  
 ۵۰۴ صفوان کا خراج تحسین۔  
 ۵۱۱ کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان بن امیہ  
 ۵۰۴ شریک جہاد تھا۔  
 ۵۱۱ صرف ذمی سے استعانت جائز ہے حربی سے  
 ۵۰۴ مطلقاً حرام ہے۔  
 ۵۱۲ ذمی کافر میں بھی صرف کتابی سے استعانت  
 ۵۱۳ جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے۔  
 ۵۰۸ تحقیق مقام، استعانت کی اقسام اور ان  
 ۵۱۲ کے احکام۔  
 ۵۱۳ استعانت کی تین حالتیں ہیں، التجا،  
 ۵۰۸ اعتماد، استخدام۔

- ہوتی ہے۔ ۵۱۶ لیڈران کی بھی خواہی اسلام۔ ۵۲۶
- لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا۔ ۵۱۶ لیڈران کی اسلامی غیرت۔ ۵۲۶
- لیڈروں کی حکم شرع میں سا طرح سے تحریف۔ ۵۱۶ لیڈران محض اغوار کے لئے مسئلہ دخول مسجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالا جماع حرام قطعی ہے۔ ۵۱۸
- کارد۔ ۵۱۸ مشرکین تو محض نجس ہیں۔ ۵۱۸
- مشرک تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ ۵۱۸ تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ ۵۲۶
- مشرکوں پر اعتماد حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الہی ہے۔ ۵۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع دربارہ استعانت فتویٰ میں لیڈروں کی موت ۵۱۹ فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے ۵۲۰ کفار کی قسمیں کچھ نہیں۔ ۵۲۰
- لیڈر مفتیوں کے اپنے ہی شائع کردہ فتوے نے انھیں گھر تک پہنچا دیا۔ ۵۲۰
- مفتیوں کو ہدایت ۵۲۰ مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز نہیں کہ سائل کو اس کے سوال کے موافق فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار نہ ہو۔ ۵۲۱
- اہل باطل کے ہاتھ میں فتویٰ آجانے کی خرابی۔ ۵۲۱
- مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔ ۵۲۱
- مشرکین عرب کو ذمی بنانا ردانہ تھا ان پر صرف دوحکم تھے اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ ۵۲۵
- غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔ ۵۲۶
- لیڈران تو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر فسوفات پر عمل کرتے ہیں اور اس میں اپنا بچاؤ سمجھتے ہیں۔ ۵۲۶
- لیڈران کی بھی خواہی اسلام۔ ۵۲۶
- لیڈران کی اسلامی غیرت۔ ۵۲۶
- لیڈران محض اغوار کے لئے مسئلہ دخول مسجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالا جماع حرام قطعی ہے۔ ۵۲۶
- تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ ۵۲۶
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کفایت سے ذکر کیا جائے یا انھیں آتے وقت مرجھا کہا جائے۔ ۵۲۶
- بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام انہ کو گرام دیکھیں۔ ۵۲۶
- کافر کی تعظیم کفر ہے۔ ۵۲۸
- اگر مجوسی کو بطور تعظیم کہا اے استاذ تو کافر ہو گیا۔ ۵۲۸
- دربارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہانپوری فتویٰ خود انھیں پر رد ہے۔ ۵۲۹
- کافر کو بطور استعلا مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔ ۵۲۹
- مفتی کو ہدایت ۵۲۹
- شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت۔ ۵۳۰
- ضروری عرض واجب اللحاظ۔ ۵۳۰
- جو لوگ دلائل سے عاجز ہوں وہ اپنا عجز چھپانے کے لئے اظہار احکام رب الانام کا نام



- گالیاں رکھتے ہیں تاکہ جواب سے گریز کا حیلہ ہو سکے۔
- ۵۳۰ قتل ناحق اور غارتِ مسلم میں اعانت مطلقاً حرام۔ ۵۳۸
- ۵۳۱ ترکِ معاملات پر ایک نظر۔ ۵۳۸
- ۵۳۱ لیڈروں کی طرف سے مسئلہ موالات میں ایک طرف اتنا افراد کہ نصاریٰ سے نرمی معاملات بھی حرام قطعی اور دوسری طرف اس قدر تفریط کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ ان کی غلامی فرض شرعی۔ ۵۳۱
- ۵۳۱ مباح کو حرام جان کر چھوڑنے میں حرج نہیں۔ ۵۳۹
- ۵۳۱ تحریم مباح کا اعتقاد ضلالت ہے۔ ۵۳۹
- ۵۳۱ حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کیلئے تباہ کن ہے۔ ۵۳۱
- ۵۳۲ اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے۔ ۵۴۰
- ۵۳۲ اوروں کے لئے شور و فغاں اور اپنے لئے نوشجاں۔ ۵۴۰
- ۵۳۲ لیڈران اوروں کو ترکِ تعاون کی طرف بلاتے ہیں اور خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔ ۵۴۰
- ۵۳۲ لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے۔ ۵۴۰
- ۵۳۲ جو خود اپنے کے پر عامل نہ ہو اس کی چیخ و پکار اوروں سے کیا عمل کرائے گی۔ ۵۴۱
- ۵۳۵ ہندوؤں کی دیگ موافقت سے بانگی کا چاول ۵۴۱
- ۵۳۵ ہندو الفت اور گاندھی رغبت کا راز۔ ۵۴۱
- ۵۳۶ دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے ۵۴۲
- ۵۳۶ منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔ ۵۴۲
- ۵۳۸ ناحق قتل یا غارتِ مسلم حرام ہے۔ ۵۴۲
- ۵۳۸ شراب پینا سخت غیث کام ہے۔ ۵۳۸
- ۵۳۸ بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔ ۵۳۸
- ۵۳۸ جب فتنے اور بد مذہبیاں ظاہر ہو جائیں تو کشف کے لئے عالم پر اپنا علم ظاہر کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ ۵۳۹
- ۵۳۸ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔ ۵۴۰
- ۵۴۰ جہاد کے احکام و اقسام۔ ۵۴۰
- ۵۴۰ جہادِ اعظم وجودِ ازلہ منکر ہے۔ ۵۴۰
- ۵۴۲ جہاد کی تین قسمیں ہیں: (۱) جنائی (۲) لسانی (۳) سنی۔ ۵۴۰
- ۵۴۲ واقعہ کربلا سے لیڈروں کا استناد اغوائے مسلمین ہے۔ ۵۴۰
- ۵۴۲ کربلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے نہ تھا۔ ۵۴۱
- ۵۴۱ بعض واقعات و احوال کربلا۔ ۵۴۱
- ۵۴۲ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل فرمایا اور یہی ان کی شانِ رفیع کے شایاں تھی۔ ۵۴۲
- ۵۴۲ دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو اسلام و کفر کیوں ملتے ہو۔ ۵۴۲

- ۵۴۳ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے کسی کتے نے بھی مشرکوں سے مدد نہ مانگی۔
- ۵۴۳ امام پاک نے بہترین سے بیس ہزار فحش رکاب مقابلہ فرمایا۔
- ۵۴۳ امام کا توکل اللہ تعالیٰ پر تھا جبکہ لیڈروں کا اعتماد اعداء اللہ پر ہے۔
- ۵۴۳ لیڈروں کے دل ساختہ احکام پر نہ شرع شائبہ ہے نہ عقل مساعد۔
- انفس الفکر فی قویان البقر (گاؤ کشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ)
- ۵۴۵ مسئلہ عجیبہ کہ گائے کشی واجب یا مباح ہے اور قربانی اونٹ کی یا گائے کی بہتر ہے، جہاں فقہ ہو کیا وہاں گاؤ کشی سے باز رہا جائے؟
- ۵۴۵ صدر الشریعت مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی طرف اہم وصفا (حاشیہ) ۵۴۵ شریعت کے ہر حکم میں دقائق اور مصالح ہیں۔
- ۵۵۰ مصالح عرف سے بدل جاتے ہیں تو حکم بھی بدل جاتا ہے۔
- ۵۵۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمان پرکت نشان میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا عورتیں پنجوقتہ جماعت میں حاضر ہوتی تھیں۔
- ۵۵۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلا تو انھوں نے فرمایا: اگر حضور ہوتے عورتوں کو مسجد سے روک دیتے۔ پھر زمانہ مابعد میں اور حالت خراب ہوئی تو ائمہ نے جو ان عورتوں کو روک دیا، جب اور زمانہ بدلا تو مطلقاً ممانعت ہو گئی۔
- ۵۵۰ درختار اور فتح القدیر سے مسئلہ کا حکم۔
- ۵۵۰ ان حدیثوں کا ذکر جن میں عورتوں کو حضور عجات کی اجازت ہے۔
- ۵۵۱ موجودہ احکام حدیث کے خلاف نہیں بلکہ وہی کہ زمانہ بدلنے کے سبب حکم بدلا۔
- ۵۵۱ ستر و حجاب کے کچھ مسائل۔
- ۵۵۲ واجب و حرام لعینہ وغیرہ کا بیان مع امثلہ۔
- انگریزوں کے کاسید ہا پردہ مسلمانوں کا شعار اور اٹل پردہ کاٹروں کا۔ تو اٹل پردہ کا انگریز کھا لینا حرام ہے۔
- ۵۵۲ گاؤ کشی اپنے اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں، نہ اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اس کا تارک گنہگار، نہ ہماری شریعت میں کسی چیز کا بالیقین کھانا فرض۔
- ۵۵۳ گائے کی قربانی کرنا واجب لعینہ اور ترک حرام لعینہ نہیں، لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے اس کے یک لخت ترک میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین اور ذلت ہے،
- ۵۵۳ اور یہ شرعاً حرام ہے۔
- سائل نے لفظ ترک لکھا ہے حالانکہ ترک اور کف میں فرق ہے۔
- ۵۵۳

- ۵۵۳ ترک کے نقصانات کی تفصیل۔  
گوشت طبعاً اہل اسلام کی غذا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان جتایا ہے۔
- ۵۵۳ کرتے ہیں پھر ہم پر پابندی کیوں؟  
۵۵۴ گوشت کی فضیلت کی احادیث۔  
۵۵۴ بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دوانا میسر نہیں۔
- ۵۵۶ وضاحت۔  
۵۵۶ بیکل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔  
۵۵۴ فطرت کا قانون یہ ہے کہ عناصر نباتات کی غذا، نباتات حیوانات کی غذا اور حیوانات انسان کی غذا۔
- ۵۵۴ مورد آفات بنو۔  
۵۵۴ گوشت میں بدن انسان کے لئے غیر معمولی فوائد و مصالح ہیں۔
- ۵۵۸ خلاصہ حکم۔  
۵۵۴ سائل کا یہ کہنا کہ گاؤ کشی پر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا، غلط ہے۔
- ۵۵۵ کی ہندوستان میں گاؤ کشی کی رسم موقوف کرانے کی ہندو کی کوششوں کے بارے میں مسلم لیگ تبلیغ بریلی کی طرف سے بھیجے گئے استغفار کا جناب فواب مرزا کی طرف سے جواب اور مصنف علیہ الرحمۃ کی اس پر تصدیق۔
- ۵۵۵ ادنٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی وجہ ترجیح۔  
۵۵۵ ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں داخل، اور غیر مسلموں نے یہ پابندی بعد میں اپنے سر ڈال لی ہے۔
- ۵۵۹ محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری۔  
۵۵۹ گائے کو ہندو مذہبی پیشوا خود کھاتے تھے۔
- ۵۶۰ کیا قرآن میں قربانی کا ذکر منع ہے؟  
۵۶۰ گاؤ کشی کی حرمت کی وجہ قرار دی گئیں:
- ۵۶۰ قرآن وحدیث سے قربانی کا ذکر ثابت ہے۔  
۵۶۰ (۱) ہتھیا، تو دوسرے جانوروں کی ہتھیا ان حضرات میں عام ہے۔ اگر اس کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا مارنا بھی حرام ہوگا۔
- ۵۶۰ آیت مبارکہ "والبدن جعلناها" سے گائے کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔
- ۵۶۱ آئمہ ثلاثہ حنفیہ کے اقوال سے استدلال۔  
۵۶۱ آیت مبارکہ "ولکل امة جعلنا منسكاً

- ۵۶۱ سے استدلال۔
- ۵۶۲ سورۃ انعام کی آیت ثلاثہ ازواج الایہ سے بقرہ کے انعام ہونے پر استدلال۔
- ۵۶۲ آیت وَاذْ قَالِ مُوسٰی لِقَوْمِهِ سے استدلال۔
- ۵۶۲ تفسیر قادری سے حکم مذکورہ بالا کی علت۔
- ۵۶۳ بحکم آیات قرآنی عادیث رسول بھی اسی طرح احکام کا اثبات کرتی ہیں جیسے آیات قرآنی۔
- ۵۶۳ اَن اٰیٰتوں کا بیان جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات وحی ہونے، اور ان کی اطاعت فرمانبرداری کا حکم ہے۔
- ۵۶۳ سماح ستہ اور نساتی سے ان حدیثوں کی تخریج جن میں قربانی بقرہ کا ذکر ہے۔
- ۵۶۳ ویدوں سے قربانی گاؤ کی مانعت ثابت نہیں اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری فقہ میں بھی قربانی گاؤ کی تصریح ہے اس کو خلاف مذہب کہنا دھوکا ہے۔
- ۵۶۵ مورتی پوجن، گھنٹا بجانا، سنکھ پھونکنا، مہادیو پر پانی پھینکانا، بھولی، دیوالی وغیرہ باصدا باتیں وید سے ثابت نہیں۔
- ۵۶۵ اخبار پانیہ کے حوالے سے وید سے قربانی گاؤ کا جواز۔
- ۵۶۵ برہمن پران، ستیارتھ پرکاش، ترہنا، منوسمتی سے مسئلہ بالا کا ثبوت۔
- ۵۶۶ فیصلہ ہائی کورٹ سے مسئلہ کا ثبوت۔
- ۵۶۱ غیر مسلموں سے چندہ وصول کرنے کی غرض سے قربانی بند کرنا کیسا ہے۔
- ۵۶۲ دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے چندہ لینا منع ہے۔
- ۵۶۲ کتابی کافر سے مستربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے۔
- ۵۶۳ ایسے کلمہ گو یوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی کے لئے از خود قربانی گاؤ بند کرنے کا اعلان کریں
- ۵۶۳ آیات سورۃ بقرہ، سورۃ انعام، سورۃ حج سے قربانی کا ثبوت۔
- ۵۶۸ جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن اسی کے ساتھ حشر ہو۔
- ۵۶۹ حدیث انت مع من احببت اور ما احب
- ۵۶۹ مراجع الحدیث سے مضمون بالا پر استدلال۔
- ۵۷۰ مطلقاً علماء دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے کے سبب برا کہنا کفر ہے۔
- ۵۷۰ شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔
- ۵۷۰ گائے کی قربانی شعار اسلام ہے، دشمنان دین سے اتحاد منانے کو شعار اسلام پسند کرنا بدخواہی اسلام ہے۔
- ۵۷۱ چندہ جمع کر کے گائے کی قربانی چھڑانا اور بکری کی قربانی میں اس چندہ سے بددینا شیطان کا داؤ ہے، مسلمان آنکھیں کھل رکھیں۔
- ۵۷۲ کفار کبھی دین اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے جس میں وہ ساعی ہوں اس میں مسلمانوں کے

- ۵۷۲ دین کا فرض ہے۔
- ۵۷۲ کافروں کے زبانی اتحاد پر پھوٹا قرآن عظیم کو
- ۵۷۲ کافروں کے زبانی اتحاد کے نتیجے میں گائے کی قربانی کو
- ۵۷۲ چھوڑ دینا ایک طرف تالی ہے۔
- ۵۷۲ مولوی عبدالباری صاحب کے والد مولانا عبدالوہاب
- ۵۷۲ اور دیگر علمائے فرنگی مہلی کا فتویٰ ہے کہ بخاطر
- ۵۷۲ ہنود قربانی گاؤ بند کرنا معصیت ہے، ناجائز
- ۵۷۲ ہے، اس کا باری رکھنا واجب ہے۔ یہ فتویٰ
- ۵۷۲ مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب میں ہے۔
- ۵۷۲ ہنود کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے گاؤ کشی
- ۵۷۲ بند کرانے کے بارے میں بنائی جانے والی کمیٹی
- ۵۷۲ میں شرکت حرام ہے اور اس کے محرکین شیطان
- ۵۷۲ کے فریب میں ہیں دانستہ یا نادانستہ بدخواہی
- ۵۷۲ اسلام کر رہے ہیں۔
- ۵۷۲ گائے بھڑ بکری اونٹ وغیرہ کی قربانی میں مسلمان
- ۵۷۲ منجانب شریعت مختار ہیں مگر مخالفان اسلام کی
- ۵۷۲ خاطر شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں
- ۵۷۲ کو اختیار نہیں۔
- ۵۷۲ ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب
- ۵۷۲ ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصلحت کے لئے
- ۵۷۲ اس کا چھوڑنا حرام ہے۔
- ۵۷۲ شعائر اسلام کو بند کرنے کی کوشش کرنے والا
- ۵۷۲ اسلام کا بدخواہ ہے ایسا شخص عالم نہیں ظالم
- ۵۷۲ ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔
- ۵۷۲ مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع
- ۵۷۲ افعال کی قدرے تشریح۔
- ۵۷۲ گاؤ کشی بند کرنے سے مسلمانوں کو جو معاشی
- ۵۷۲ اور مذہبی زحمات ہوں گی ان کا ذکر اور حکم شرع۔
- ۵۷۲ ایک حدیث مبارک جو اپنی عزت خدا کے پہلے
- ۵۷۲ دیکھنا چاہئے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں
- ۵۷۲ اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔
- ۵۷۲ آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی
- ۵۷۲ معاملہ کے برابر رکھے تو اس کے عمل کے لئے
- ۵۷۲ کافی ہے۔
- ۵۷۲ آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت، اور اللہ تعالیٰ
- ۵۷۲ کے احکام کی بے قدری کرنے والوں کی عذاب
- ۵۷۲ سے تحذیر۔
- ۵۷۲ اسی مسئلہ سے متعلق مسلسل تین سوال و جواب
- ۵۷۲ قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں
- ۵۷۲ کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھیسن سے بدل کر
- ۵۷۲ قربانی کرنا منع ہے۔
- ۵۷۲ اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھرنا معیوب ہے
- ۵۷۲ ہندوؤں سے اتحاد حرام اور اس کی وجہ سے
- ۵۷۲ قربانی گاؤ موقوف کرنا حرام، اور ایسا کر نیوالے
- ۵۷۲ کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔
- ۵۷۲ محض خوشنودی اہل ہنود کے لئے قربانی
- ۵۷۲ بجائے تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔
- ۵۷۲ ہنود کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم
- ۵۷۲ میں شکی کرنا مسلمان کا کام نہیں۔



- عورتوں کو بے پردہ مرید کرنے والا، وارھی خضفی  
رکھنے والا، عالموں کی غیبت کرنے والا پیر نہیں  
مسخرہ شیطان ہے۔ ۵۷۸
- پیر بے واسطہ اللہ تک پہنچا دیتا ہے، اگر  
اس کا مطلب بے واسطہ رسول ہے تو کفر ہے ۵۷۸
- جو یہ کہے کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ  
اسے پڑھا کر سُر کھانے والے کو مسلمان کر لیتے  
ہیں، تو سُر پر کلمہ پڑھ کر اسے کیوں نہیں کھا لیتے،  
یا یہ کہے کہ ہم کو مسلمانوں سے کام نہیں ہندوؤں  
سے کام ہے، ایسا شخص کافر ہے۔ ۵۷۸
- آیت کریمہ من یشفع شفاعۃ حسنۃ  
کی تفسیح۔ ۵۷۸
- اعمال حسنہ کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔ ۵۷۹
- کافر کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔ ۵۷۹
- کسی مشرک کو سفارشی بنانا اور بے اور اس  
کی تعظیم و تکریم امر آخر ہے۔ ۵۷۹
- چند افعال کفریہ کا بیان۔ ۵۸۰
- دین اسلام تمام جہان کے لئے ہدایت ہے۔ ۵۸۰
- اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔ ۵۸۱
- شرعیات کی قطعی حلال کی ہوئی چیز کو جو کوئی حرام  
بتائے یا حرام کو حلال قرار دے وہ خود کافر  
ہو جاتا ہے۔ ۵۸۱
- حلت قربانی کاؤ اور حرمت شرکت اعیاد ہنود  
ضروریات دین میں سے ہے۔ ۵۸۲
- کفار کے میلہ میں شرکت حرام ہے۔ ۵۸۳
- تھوٹی گواہی سب کے لئے حرام اور غیر مسلموں  
کے امور شریک کے لئے ہو تو قریب بہ کفر ہے۔ ۵۸۳
- جو شخص جس مذہب یا فرقہ کا ہونے کی خواہش  
ظاہر کرے وہ اسی کا ہو گیا۔ ۵۸۳
- ایک فتویٰ نما استفتاء ۵۸۳
- گمراہوں سے اجتناب کی حدیث مسلم ۵۸۴
- ایوداؤ کی روایت کہ وہ بیمار ہوں تو عیادت  
نہ کرو، مرجائیں تو جنازہ میں حاضر نہ ہو۔ ۵۸۵
- ابن ماجہ کا اضافہ کہ ملاقات ہو تو سلام  
نہ کرو۔ ۵۸۵
- عقیلی کی روایت کہ ان کی ہم نشینی نہ کرو، ان  
کے ساتھ کھان پان نہ کرو، ان سے شادی بیاہ  
نہ کرو۔ ۵۸۵
- ابن جہان کا اضافہ کہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو،  
ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ ۵۸۵
- دیلمی راوی کہ میں ان سے بری وہ مجھ سے دور۔  
ان سے جہاد کرنا ترک اور دین سے جہاد کرنے  
کی طرح ہے۔ ۵۸۵
- ابن عساکر کی روایت کہ صاحب بدعت سے  
ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کہ اللہ تعالیٰ  
انہیں مبغوض رکھتا ہے وہ صراط سے گزرنہ سکیں گے  
ٹکڑے ہو کر ٹپڑی اور مکھیوں کی طرح گریں گے۔ ۵۸۶
- طبرانی کی حدیث کہ صاحب بدعت کی تعظیم کرنیوالا  
اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنے والا ہے۔ ۵۸۶
- طبرانی اور ابو نعیم کی اسی کی ہم معنی روایت۔ ۵۸۶

- ۵۸۶ پشکار ہے (شرح مقاصد) ۵۸۶ جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو
- ۵۸۷ صاحب بدعت کے بارے میں فضیل ابن عیاض ۵۸۷ قرآن کا اضافہ بے سود ہے۔ ۵۹۳
- ۵۸۸ کا قول۔ ۵۸۸ مرتدین سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے۔ ۵۹۳
- ۵۸۹ حسام الحرمین میں جن گروہوں پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ۵۸۹ ایک سیاسی جلسہ کی شرکت وغیرہ امور کے متعلق
- ۵۸۹ ان کا بیان۔ ۵۸۹ سوالات۔ ۵۹۵
- ۵۸۹ ظہور فتن کے وقت علما پر حق کا ظاہر کرنا ضروری ہے ۵۸۹ یرمک میں جلسہ خلافت ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء
- ۵۹۰ جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو ۵۹۰ میں ہوا۔ ۵۹۵
- ۵۹۰ مسجد سے نکال دیا جائے۔ ۵۹۰ خلافتی بیان کہ اہل وطن سے دوستی قرآن سے
- ۵۹۱ یزید علیہ المایستحقہ باجماع اہلسنت فاسق و ۵۹۱ ثابت ہے۔ ۵۹۵
- ۵۹۱ فاجر اور جبری علی الکبائر تھا۔ ۵۹۱ ایک سیاسی جلسہ کی شرکت کے بارے میں
- ۵۹۱ امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع یزید کی ۵۹۱ سوال۔ ۵۹۵
- ۵۹۱ تکفیر کرتے ہیں۔ ۵۹۱ معاملہ سے قبل تک موالات کے دس درجے
- ۵۹۲ یزید کی حکومت میں حریم طہین کی بے حرمتی ۵۹۲ ہیں اور اس کی صورتی و حقیقی دو قسموں میں
- ۵۹۲ ہوئی اور حادثہ کربلا بپا ہوا۔ ۵۹۲ سب کا حکم شرعی۔ ۵۹۶
- ۵۹۲ ہمارے امام اعظم کے نزدیک یزید کافس و فاجر ۵۹۲ اعلیٰ حضرت کے چند اجاب کی تاریخ نمائے وفات۔ ۵۹۷
- ۵۹۲ علی التواتر ثابت ہے کفر کا ثبوت نہیں اس ۵۹۲ اظہار کلمہ کفر کے بعد لاطائل تاویلوں کا رد۔ ۵۹۸
- ۵۹۲ لئے سکوت کرتے ہیں۔ ۵۹۲ دھوکا دہی کے لئے الفاظ کفر یکنہ بھی کفر ہے۔ ۵۹۹
- ۵۹۲ شبہ ہو تو گناہ کبیرہ کی نسبت کرنی بھی ۵۹۲ صریح الفاظ کفر یکنہ کے بعد یہ تاویل مردود کہ
- ۵۹۲ منع ہے۔ ۵۹۲ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔ ۵۹۹
- ۵۹۲ یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین ۵۹۲ یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود
- ۵۹۲ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریات مذہب ۵۹۲ میں اس سے راضی نہ تھا، یا بطور ہزل و
- ۵۹۲ اہلسنت کے خلاف ہے۔ ۵۹۲ استہزاء کہے۔ ۹۰۰
- ۵۹۲ جس سے کوئی بڑی بُرائی صادر ہو اس سے ۵۹۲ ضرورت کفری الفاظ زبان سے ادا کرنے کی صرف
- ۵۹۳ چھوٹی کی شکایت بے سود۔ ۵۹۳ ایک جائز صورت اکراہ شرعی ہے۔ ۹۰۰
- ۵۹۳ کفر کے بعد تجدید اسلام و نکاح ضروری درجہ ۵۹۳

- ۶۰۰ زنائے خالص ہوگا۔  
 دل میں لاکھ ایمان ہو زبان سے کلمہ کفر بکنے سے  
 آدمی کافر ہو جاتا ہے۔  
 حکم شرع نرم الفاظ میں ادا کرنے سے بھی غلط  
 نتائج مرتب ہوتے ہیں۔  
 جیسا جرم ہو توبہ ویسی ہی ضروری ہے السر  
 یا السر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔  
 ایک کلمہ کفر کی غلط تاویل کا حکم  
 اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں، فرشتے روح نکالنے آگئے  
 یہ کلمہ کفر ہے۔  
 خدا کے جب بھی نہیں سنوں گا، کلمہ کفر ہے۔  
 یزید کو پلید کہنا جائز، رحمۃ اللہ علیہ کہنا منع ہے  
 بلاوجہ شرعی مسلمان کو یزید کہنا گناہ ہے۔  
 شرع کیا چیز ہے، آجکل کوئی شرع پر عمل کرتا ہے  
 کلمہ کفر ہے، ہاں بطور طعن کہا تو کفر نہیں مگر  
 سخت گناہ ہے۔  
 لفظ الیہنا محمد کی صحیح تاویل ممکن ہے  
 اس لئے یہ کلمہ کفر نہیں، ناجائز ہے۔  
 کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور  
 ایک اسلام کا، تو اس کے بولنے والے پر  
 حکم کفر نہ دیں گے۔  
 ”عالم لوگوں نے دین خراب کر دیا“ کلمہ کفر  
 ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔  
 زہرا یہ کلمہ بولنا کہ کیا نماز کو کھل بنا رکھا ہے  
 دوسرے نے زہرا ہی کہا اور کیا، یہ کلمہ
- ۶۰۱ کفر نہیں۔  
 ضرورت کے وقت صرف لاحول ولاقوۃ یا  
 لاحول پر اقتصار قبیح ہے کفر نہیں۔  
 رائج کچھریوں کو عدالت کہنا جائز لیکن ان کے  
 حکام کو عادل کہنا کلمہ کفر ہے۔  
 کلمات کفر لکھنے اور بولنے کا حکم ایک ہے ہاں  
 لکھتے وقت اس کا اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں۔  
 ”میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا کہ کون ہیں“  
 ”مسجد کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے“ یہ کلمہ  
 تحقیر کہا تو کفر ہے، اور اپنی جہالت کے اظہار  
 کے لئے ہو تو کفر نہیں، طرز ادا البتہ ٹھیک نہیں۔  
 مسلمانوں کو ”بیٹی چود“ کہنا قابل تعزیر مجرم ہے  
 گول مول سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔  
 مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمانوں کو قبول  
 کرنا واجب ہے۔  
 اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔  
 معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے  
 دن باعث محرومی حوض کوثر ہے۔  
 بدگمانی گناہ ہے۔  
 سرے سے توبہ کا انکار کفر ہے۔  
 کسی گنہگار مسلمان سے توبہ کے بعد میل جول  
 رکھنے والوں کو خارج از اسلام سمجھنا کافرانہ  
 خیال ہے، تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔  
 اپنے پیروں کو خدا اور رسول کہنا، علماء دین  
 کی توہین، جب تک خدا اور رسول کو نہ دیکھ لیں گے

- ایمان نہ لائیں گے، مولا علی کو تمام انبیاء  
خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام پر  
۶۱۵ کہنا جائز ہے۔  
۶۱۵ غیر مقلدین کے عقیدے ایسے ہیں کہ حکم فقہان  
پر حکم کفر عائد ہوتا ہے۔  
۶۱۰ فضیلت، یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔  
۶۱۱ مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے  
تو وہ بھی کافر۔  
۶۱۱ مرشد حق کی قدمبوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔  
۶۱۱ عالم وہی ہے جو سستی صحیح العقیدہ ہو۔  
۶۱۱ عالم کی توہین کفر ہے۔  
۶۱۴ مگر آہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے  
بچیں، غیبت نہیں۔  
۶۱۲ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔  
۶۱۲ مکر وہ تحریمی کو ہلکا جانتا گری ہے۔  
۶۱۲ توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے  
۶۱۲ دین اسلام کو نقلی کہنے والے کے بارے میں  
حکم میں تفصیل ہے۔  
۶۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ”صاحب“ بولنا حدیث  
میں وارد ہے اور لفظ ”میاں“ کا اطلاق  
ممنوع ہے۔  
۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ ”صاحب“  
کا اطلاق قرآن عظیم میں ہے،  
۶۱۳ ”محمد صاحب“ کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس  
سے بچنا چاہئے۔  
۶۱۳ درود شریف کے ایک صیغہ کے بارے میں  
سوال۔  
۶۱۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ
- ۶۱۵ کہنا جائز ہے۔  
۶۱۵ غیر مقلدین کے عقیدے ایسے ہیں کہ حکم فقہان  
پر حکم کفر عائد ہوتا ہے۔  
۶۱۰ فضیلت، یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔  
۶۱۱ مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے  
تو وہ بھی کافر۔  
۶۱۱ مرشد حق کی قدمبوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔  
۶۱۱ عالم وہی ہے جو سستی صحیح العقیدہ ہو۔  
۶۱۱ عالم کی توہین کفر ہے۔  
۶۱۴ مگر آہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے  
بچیں، غیبت نہیں۔  
۶۱۲ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔  
۶۱۲ مکر وہ تحریمی کو ہلکا جانتا گری ہے۔  
۶۱۲ توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے  
۶۱۲ دین اسلام کو نقلی کہنے والے کے بارے میں  
حکم میں تفصیل ہے۔  
۶۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ”صاحب“ بولنا حدیث  
میں وارد ہے اور لفظ ”میاں“ کا اطلاق  
ممنوع ہے۔  
۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ ”صاحب“  
کا اطلاق قرآن عظیم میں ہے،  
۶۱۳ ”محمد صاحب“ کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس  
سے بچنا چاہئے۔  
۶۱۳ درود شریف کے ایک صیغہ کے بارے میں  
سوال۔  
۶۱۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ
- ۶۱۵ کہنا جائز ہے۔  
۶۱۵ غیر مقلدین کے عقیدے ایسے ہیں کہ حکم فقہان  
پر حکم کفر عائد ہوتا ہے۔  
۶۱۰ فضیلت، یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔  
۶۱۱ مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے  
تو وہ بھی کافر۔  
۶۱۱ مرشد حق کی قدمبوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔  
۶۱۱ عالم وہی ہے جو سستی صحیح العقیدہ ہو۔  
۶۱۱ عالم کی توہین کفر ہے۔  
۶۱۴ مگر آہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے  
بچیں، غیبت نہیں۔  
۶۱۲ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔  
۶۱۲ مکر وہ تحریمی کو ہلکا جانتا گری ہے۔  
۶۱۲ توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے  
۶۱۲ دین اسلام کو نقلی کہنے والے کے بارے میں  
حکم میں تفصیل ہے۔  
۶۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ”صاحب“ بولنا حدیث  
میں وارد ہے اور لفظ ”میاں“ کا اطلاق  
ممنوع ہے۔  
۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ ”صاحب“  
کا اطلاق قرآن عظیم میں ہے،  
۶۱۳ ”محمد صاحب“ کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس  
سے بچنا چاہئے۔  
۶۱۳ درود شریف کے ایک صیغہ کے بارے میں  
سوال۔  
۶۱۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ
- ۶۱۵ کہنا جائز ہے۔  
۶۱۵ غیر مقلدین کے عقیدے ایسے ہیں کہ حکم فقہان  
پر حکم کفر عائد ہوتا ہے۔  
۶۱۰ فضیلت، یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔  
۶۱۱ مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے  
تو وہ بھی کافر۔  
۶۱۱ مرشد حق کی قدمبوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔  
۶۱۱ عالم وہی ہے جو سستی صحیح العقیدہ ہو۔  
۶۱۱ عالم کی توہین کفر ہے۔  
۶۱۴ مگر آہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے  
بچیں، غیبت نہیں۔  
۶۱۲ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔  
۶۱۲ مکر وہ تحریمی کو ہلکا جانتا گری ہے۔  
۶۱۲ توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے  
۶۱۲ دین اسلام کو نقلی کہنے والے کے بارے میں  
حکم میں تفصیل ہے۔  
۶۱۳ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ”صاحب“ بولنا حدیث  
میں وارد ہے اور لفظ ”میاں“ کا اطلاق  
ممنوع ہے۔  
۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ ”صاحب“  
کا اطلاق قرآن عظیم میں ہے،  
۶۱۳ ”محمد صاحب“ کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس  
سے بچنا چاہئے۔  
۶۱۳ درود شریف کے ایک صیغہ کے بارے میں  
سوال۔  
۶۱۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ

- ۶۲۰ ذاتِ خدا موجود نہیں یہ کلمہ کفر ہے۔  
ہزاروں ائمہ خلفِ احاطہ الہی کو احاطہ صفاتی  
مانتے ہیں۔  
۶۲۰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود مانتے  
بر لازم آنے والے استحالوں کا بیان۔  
۶۲۱ جو شخص مسلمان ہو کر فقہ کا مطلقاً انکار کرے  
مرتد ہے۔  
۶۲۲ اللہ تعالیٰ کو کسی سے مشورہ کی ضرورت نہیں  
لیکن اس نے بندوں سے تعلیماً مشورہ کیا،  
یہ کلمہ کفر نہیں بلکہ یہ حدیثوں سے مضمون ثابت ہے  
نماز سے انکار مطلقاً کفر نہیں البتہ سخت گناہ  
ہے، فرضیت سے انکار کفر ہے۔  
۶۲۳ "میں کافر ہی سہی" یہ کلمہ محملِ تاویل ہے، اس  
کے بولنے والے پر تجدیدِ اسلام اور نکاح کا  
حکم ہے۔  
۶۲۴ بزرگانِ اسلام کے مناقب کو دنت کتھا (بے سند  
بات) کہنا گمراہی ہے۔  
۶۲۵ غیر مسلموں کے مذہبی جذبات اور ان کے معبودوں  
کو عزت دینا کفر ہے۔  
۶۲۵ کافر کے کسی فعل کی تعریف کفر ہے۔  
۶۲۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز  
نہیں۔  
۶۲۶ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے چارہ  
کہنا حرام ہے۔  
۶۲۶ امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
- ۶۲۷ علیہ وسلم پر لفظ یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔  
۶۲۷ حدیث الفقر فخری ہے اصل ہے۔  
۶۲۸ ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ  
اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
یتیم اور حیدر کا خسر کہا۔  
۶۲۸ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زہد کو مجبوری  
کہنے کا حکم۔  
۶۲۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونٹ بان  
کہنے کا حکم۔  
۶۲۹ ابو العلاء المعری کا ایک کفری شعر  
۶۲۹ حدیث مبارک اللھم اھییٰ مکیثاً کا  
صحیح مطلب۔  
۶۳۱ آپ کی ذات مبارک پر یتیم اور اس قسم کے  
دیگر الفاظ کے اطلاق کے بارے میں فقہاء  
۶۳۱ کے متضاد احکام میں نفیس تطبیق۔  
۶۳۱ کلمات بے ادبی کا حکایت دہرانا بھی ممنوع و  
حرام ہے اور تمکین کے درجہ بدرجہ احکام۔  
۶۳۲ سورۃ الفصح میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے روئے روشن اور زلف مشکیں کی  
۶۳۲ قسم یاد کی گئی ہے۔  
۶۳۲ مرکب توہین رسالت کے احکام۔  
۶۳۳ "ہندو ہوتے تو بہتر کہ روزے تو نہ رکھنا پڑتے"  
۶۳۳ "تیس روزے پوری قید ہیں، بھوک پیاس  
لے کر آتے ہیں" "رمضان بڑے ظالم ہیں"  
۶۳۵ کہنے کا حکم۔



- ۶۳۱ وحدۃ الوجود کی تحقیق۔  
۶۳۵ مرتد کے احکام  
اگر دو قرآن بھی درمیان میں ہوں جب بھی تیری  
جانب سے میرا بغض نہ بائے گا، یہ کلمہ کفر نہیں  
محمل تاویل ہے۔  
۶۳۶ بلاوجہ شرعی بغض اور اس کے موافق عمل  
فسق ہے۔  
۶۳۷ دینے والا اور بننے والا پیر ہے اپنے ظاہری  
معنی میں الفاظ کفر میں سے ہے۔  
۶۳۸ ”کیا خدا کو تمہارے دل کی خبر تھی“ اس جملہ کی  
تاویل صحیح۔  
۶۳۹ کسی کے سوال کے جواب میں ”ہاں میں مسلمان  
نہیں“ کہنے کا حکم، اور مجبور کر کے ایسا جملہ کہلوانے  
کا حکم۔  
۶۴۰ غیر نبی کو نبی پر مطلقاً فضیلت دینا کفر ہے۔  
۶۴۱ جوتی فضیلت دینا بھی بے ادبی ہے جو حرام  
بلکہ کفر تک پہنچتی ہے۔  
۶۴۲ امامین کریمین کے فضائل و مناقب بیان کرنا چاہئے  
مگر ایسے اور اس طرح نہیں کہ خستگی اور بچارگی  
ظاہر ہو۔  
۶۴۳ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت  
کو ناقص کہنا بے ادبی ہے۔  
۶۴۴ شہید کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر  
فضیلت دینا کفر ہے۔  
۶۴۵ اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنے سے پرہیز  
کرنا چاہئے۔  
۶۴۶ آدم علیہ السلام کو کپڑا بننا سکھایا، داؤد  
۶۴۷ وضاحت۔  
۶۴۸ وجود حقیقی باری تعالیٰ کا ہے بقیہ سب اسی  
کے عکس و نغداد ہیں کسی کا وجود حقیقی نہیں۔  
۶۴۹ اہل حقیقت نے وجود کی دو قسمیں ہیں: حقیقی  
و ذاتی اور ظلی و عطائی۔  
۶۵۰ سماعت جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو مباح  
بلکہ مستحب ہے۔  
۶۵۱ مزامیر حرام ہیں۔  
۶۵۲ علم اور علماء کو ذکر کہنا کفر ہے۔  
۶۵۳ مطلقاً فقہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے۔  
۶۵۴ خدا کے بعد عالم کا درجہ، یہ کفر بھی ہو سکتا  
ہے اور کلمہ ایمان بھی۔  
۶۵۵ حجام کے کام کی نسبت انبیاء علیہم السلام  
کی طرف غلط ہے۔  
۶۵۶ آدم علیہ السلام کو کپڑا بننا سکھایا، داؤد

- ۶۵۱ وسلم کا مدعی ہر مسلمان ہے۔
- ۶۵۱ شریعت چوڑھے میں جائے، کلمہ کفر ہے۔
- ۶۴۶ مرتد بیوی سے قبل اسلام جماع حرام ہے،
- ۶۴۶ ایک صحیح روایت میں جھوٹ کا پوند اور اسکا ازالہ
- ۶۵۲ اولاد ہوئی تو ولد الحرام کہیں گے ولد الزنا نہیں۔
- ۶۴۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے
- ۶۵۲ کافر کو کافر کہنا چاہئے۔
- ۶۴۶ تکبر کا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔
- ۶۵۲ مدخلہ سے عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے
- ۶۴۶ جیسے مجمع میں کفر کے ویسے ہی میں ازالہ ضروری ہے
- ۶۵۳ دونوں پر جُدائی فرض ہے۔
- ۶۴۶ ایک جھوٹی روایت
- ۶۵۳ جان بوجھ کر جو ایسا نکاح پڑھائے اور کہے کہ
- ۶۴۶ رضا با کفر کفر ہے۔
- ۶۵۳ عدت کی ضرورت نہیں وہ کافر ہے۔
- ۶۴۶ حضور مر کرمٹی میں مل جائیں گے، یہ کلمہ کفر ہے۔
- ۶۵۳ جھنجھلا کر بھی یہ لفظ کہنا سخت بُرا ہے کہ "ستر
- ۶۴۶ حیات انبیاء کی مثبت حدیثیں
- ۶۵۳ برگی بسم اللہ"، توبہ واجب ہے۔
- ۶۴۶ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع
- ۶۵۳ توبہ کے بعد ایسے شخص کو کافر کہنے والوں پر کفر کا
- ۶۴۶ اور واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمائے۔
- ۶۵۳ جو کسی توبہ کرنے والے کو طعنہ دیتا ہے مرنے
- ۶۴۶ ادب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے
- ۶۵۳ سے قبل اسی گناہ میں خود مبتلا ہوتا ہے۔
- ۶۴۶ ہیں لیکن افضل اور ادلی واحد کا صیغہ
- ۶۵۳ نماز کی تحقیر کرنا، عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانا اور
- ۶۴۶ ہی ہے۔
- ۶۵۳ قادیانی کے مقاطعہ کو ناحق اور ظلم سمجھنا کفر ہے۔
- ۶۴۶ مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا کفر ہے۔
- ۶۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور مبارک
- ۶۴۶ بہشتی زیور اور اس کے ماننے والوں پر
- ۶۵۳ کو غیر مخلوق کہنا قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۶۴۶ شرعاً حکم کفر ہے۔
- ۶۵۳ صدقے کا بکرا دفن کرنا، مرغ کاڑنا، پتلا بنوانا
- ۶۴۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور الہی
- ۶۵۳ ٹونا ٹولہ کا ہے اور سخت حرام ہے۔
- ۶۴۶ کاجڑ کھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔
- ۶۵۳ اس کے ساتھ کفری اعتقاد یا عمل ہو تو کفر
- ۶۴۶ لفظ نور کی تحقیق
- ۶۵۳ بھی ہے۔
- ۶۴۶ اللہ و رسول کو غلیظ گالی دینے والے کو زبانی
- ۶۵۳ ہم تو زید پر ایمان لائے "کہنے والے پر توبہ
- ۶۴۶ معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔
- ۶۵۳ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔
- ۶۴۶ اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

- ۶۶۰۔ طریقہ ہے۔
- ۶۶۰۔ مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کافر کہتے تھے۔
- ۶۶۱۔ جو مسلمان بن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کے کافروں سے بھی گھٹیا بات کرتا ہے۔
- ۶۶۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس بشری کا مقصد خلق کا انس حاصل کرنا ہے۔
- ۶۶۲۔ آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت اعلیٰ ہے۔
- ۶۶۳۔ پیغمبروں کے خواص بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت امت کے لئے ہیں۔
- ۶۶۳۔ مدخل کی ایک ایمان افروز عبارت
- ۶۶۴۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ كَحْنُ کے فوائد سہ گانہ : امت کو انس ہو، تواضع کی تعلیم، غلو نصرائیت کا سد باب۔
- ۶۶۴۔ کلمہ شہادت میں لفظ عبد کا دوسرا سولہ کے فوائد۔
- ۶۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ مساوات صرف تالافت حرکت نہیں، کفر ہے۔
- ۶۶۵۔ انبیاء سید الانبیاء سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرتے تو ولی کیا کریں گے، جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطان ہے۔
- ۶۶۵۔ شیطانیات صوفیہ کے مطالب۔
- ۶۶۶۔ حضرت بایزید بسطامی کے قول سب حافی ما اعظم شافی کی توضیح اور ایک لگداز حکایت
- ۶۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک جنت ہیں
- ۶۶۶۔ ولالی ایک ردی پیشہ ہے۔
- کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔
- ۶۵۶۔ عقدہ وقفہ دونوں مال حرام پر جمع نہ ہوں تو طبع حلال ہے۔
- ۶۵۶۔ مولوی محمد علی ناظم ندوہ کے خیالات۔
- ۶۵۶۔ مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی طرف منسوب ایک غلط روایت۔
- ۶۵۶۔ مرزا مظہر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسمانی گمان کرنے کی کوشش کی ہے۔
- ۶۵۶۔ مرزا صاحب کا مکتوب دلیل شرع نہیں۔
- ۶۵۶۔ سنی سنابل شریف میں ہندو پیشواؤں کو کافر لکھا ہے۔
- ۶۵۶۔ اولیائے کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں۔
- ۶۵۶۔ رام و کرشن کے وجود پر تو اتر ہندو کے علاوہ کوئی دلیل نہیں۔
- ۶۵۸۔ تو اتر ہندو سے رام و کرشن کا رسول ہونا تو بڑی بات ہے شریف آدمی ہونا بھی ثابت نہیں۔
- ۶۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔
- ۶۵۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری ملکی، تیسری حقیقی تھی۔
- ۶۵۹۔ خصائص بشریت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا کافروں کا

- ۶۷۸ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلال کے لفظ سے تعبیر کرنا آپ کی توہین ہے۔
- ۶۷۹ ذکر میلاد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین سمجھنا شیطانی خیال ہے۔
- ۶۸۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد شریف میں تشریف لاسکتے ہیں۔
- ۶۸۱ قیام میلاد محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکر ولادت کے احترام میں ہے۔
- ۶۸۲ کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے۔ اس فقرے کا حکم۔
- ۶۸۳ مسلمانوں کے مذہبی کام میں افسری کی دو قسمیں، (۱) قہری، اس میں معذوری و مجبوری ہے۔
- ۶۸۴ (۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔
- ۶۸۵ غیر دین کو راز دار بنانے کی ممانعت۔
- ۶۸۶ نا اہل بلکہ نامناسب کو عامل نانا اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔
- ۶۸۷ دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
- ۶۸۸ دینی مدرسہ کا مذہب اور مشرکین کو افسر بنانا حرام ہے۔
- ۶۸۹ معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افسر کی بھی ماننا حرام ہے۔
- ۶۹۰ دوسرے کی شرکت کو فقہاء نے کفر لکھا ہے۔
- ۶۹۱ بٹوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
- ۶۹۲ نیروز مہرگان کا بدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
- ۶۹۳ معبودان باطل کی جے بولنا کفر ہے۔ کافروں کی جے کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔
- ۶۷۷ کفر قسقی کے منکروں کو بھی تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔
- ۶۷۸ قطعی کافر کے احکام اس سے سخت ہیں۔
- ۶۷۹ مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔
- ۶۸۰ قشتہ مہادیوں کی عبادت کا طریقہ اور کفر ہے۔
- ۶۸۱ ایک سیکنڈ کے لئے بھی کفر پر رضا کفر ہے۔
- ۶۸۲ جیسا جرم ویسی توبہ ضروری ہے۔
- ۶۸۳ مذکورہ بالا مسائل سے متعلق دوسرے سوال و جواب۔
- ۶۸۴ جے بولنا شمار کفار اور فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔
- ۶۸۵ جبر و رضا کے حدود کا بیان۔
- ۶۸۶ قشتہ کے متعلق ایک سوال۔
- ۶۸۷ ہولی، دیوالی، نیروز مہرگان غیر اسلامی تہواروں کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔
- ۶۸۸ ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے، کھنڈ والے کا حکم۔
- ۶۸۹ یزید پلید کے اخروی احکام
- ۶۹۰ اولیاء کے سبحانی ما اعظم شافی اور فرعون کے انارباب العالمین کھنڈ میں فرق ہے۔
- ۶۹۱ کسی خاص عالم کو کسی دنیاوی وجہ سے گالی دینا کفر نہیں۔
- ۶۹۲ ارتداد سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

- ۶۸۳ وہابی ہونے کی علامتیں  
نماز اٹھک بیٹھک ہے، روزہ بھوکا مرناسے،  
جتنے نمازی حاجی ہیں سب بے ایمان ہیں، یہ کلمات  
کفریہ ہیں۔
- ۶۸۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایلمی کہنا  
کفر ہے۔
- ۶۸۵ انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں،  
نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں جہاں  
چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی  
حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔
- ۶۸۵ جو شخص میلاد شریف پڑھوانے والے کو جہنمی کہے خود  
جہنمی ہے۔
- ۶۸۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صفت الوہیت  
کا نقصان تھا، بات حق ہے طرزاو درست نہیں۔
- ۶۸۶ حضرت کا خیال نمازیں آئے تو نماز نہ ہوگی، گدھے  
خچر کا آئے تو ہو جائے گی۔ یہ جملہ بولنیا نسی و  
فرشتہ کی توہین کرنا، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا  
کفر ہے۔
- ۶۸۷ یہ کہنا غلط ہے کہ ستر دلیل کفر کی اور ایک اسلام  
کی، تو آدمی مسلمان ہے۔
- ۶۸۷ صحابہ کرام کے صبر و تحمل کو شرمناک کمزوری اور  
نامردی کہنا کفر ہے۔
- ۶۸۷ ایسے شخص کی تائید و حمایت کرنے والا بھی اسلام  
سے نکل گیا۔
- ۶۸۸ ایسے شخص کی تردید سے روکنے والوں کے حکم میں  
الاناداخل ہے۔
- ۶۸۸ تفصیل ہے۔
- ۶۸۸ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو  
حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔
- ۶۸۹ ایک رافضی تصنیف کے احکام  
چند گمراہ کن بلکہ کافرانہ کتابوں کے بارے میں  
انتباہ۔
- ۶۹۰ ”ہم کو شریعت منظور نہیں رواج منظور ہے“  
کلمہ کفر ہے۔
- ۶۹۱ ”من برسم کار کرم نہ بر شرع“ اور ”شریعت منظور  
نہیں“ کا فرق۔
- ۶۹۱ مولوی اشرف علی سے مسئلہ اتیان ارواح پر ایک  
تحریری مناظرہ۔
- ۶۹۲ روحیں اپنے گھروں کو شب جمعہ، یوم عید،  
یوم عاشورہ، شب نصف شعبان آتی ہیں۔
- ۶۹۳ کتب دینیہ کو ایسی ویسی کتاب کہنا ان کتابوں  
کی توہین ہے۔
- ۶۹۴ تمام انبیاء کرام پر عموماً اور حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا قرآن میں  
حکم ہے۔
- ۶۹۸ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں  
پر ایمان لانا بھی ہے۔
- ۶۹۹ ان آیات کا بیان جن میں رسولوں پر ایمان لانے  
کی ترغیب ہے۔
- ۶۹۹ اسلام لانے میں تمام ضروریات دین پر ایمان  
الاناداخل ہے۔



- یہود و نصاریٰ جو تورات و انجیل قائم کریں باطل پر ہیں۔ ۷۰۰
- تورات و انجیل کے قیام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا داخل ہے۔ ۷۰۰
- فلاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں منحصر ہے۔ ۷۰۰
- ہدایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے پر موقوف ہے۔ ۷۰۰
- اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے میں تفسیرتی ڈالنے والا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کافر کرے، پتکا کافر ہے۔ ۷۰۰
- یہود و نصاریٰ پر مسلمان ہونا ضروری ہے۔ ۷۰۱
- اسلام کے سوا ہر دین کا پیرو آخرت میں خسارہ میں ہوگا۔ ۷۰۱
- یہود و نصاریٰ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں کافر ہیں۔ ۷۰۲
- یہود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ ۷۰۲
- آخرت کی ساری بہاریں مسلمانوں کے لئے ہیں کافرا اس سے یکسر محروم ہیں۔ ۷۰۳
- قربانی کرنے والے اپنی قربانی کا جو حصہ جس کو چاہے دیں بالتحصیل کسی حصہ میں کسی کا حق شرعاً وار د نہیں۔ ۷۰۴
- جس نے یہ کہا کہ حضور کے زمانہ سے قربانی میں ہمارا حصہ چلا آیا ہے "حضور پر اقرار کیا، بے توبہ مرا تو جہنم کا سزاوار ہے۔ ۷۰۵
- چاہے ہماری قربانی مقبول نہ ہو ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے " یہ کہنے والے پر توبہ تجدید لازم و تجدد نیکاح فرض ہے۔ ۷۰۶
- کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ ۷۰۷
- اوبھڑی کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔ ۷۰۸
- دل گردہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار ہے چاہے خود کھائے چاہے تقسیم کرادے۔ ۷۰۹
- بت پوجا کی ترویج میں کوشش کرنا کفر ہے۔ ۷۱۰
- ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے اور یہ کہنا کہ منڈوانا میری طبیعت کا اختیار ہے " گناہ پراہار ہے مگر کفر نہیں۔ ۷۱۱
- میری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کو اختیار میں فرق ہے۔ ۷۱۲
- جو شخص یہ کہے کہ آج ماوس میں مندر جانا ہوں منکر دھوکہ رکھ لیا ہے، اسلامی نجات سے مجھے کیا غرض، وہ کافر ہو گیا۔ ۷۱۳
- قربانی کا دوسرے متعلق ایک سوال و جواب۔ ۷۱۴

# فہرست ضمنی مسائل

## تفسیر و اصول تفسیر

۲۶۰	ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمیداً	۱۳۵	بت پرست، وہابیہ اور دیوبندیہ
۲۶۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔	۱۳۵	حادی اللہ و رسولہ میں داخل ہیں۔
۲۶۳	آیت "تقلبك في الساجدين" کی تفسیر۔	۱۳۵	جو یو ادون من حاد اللہ و رسولہ ہیں
۳۳۲	آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔	۱۳۵	وہ یؤمنون باللہ و الیوم الآخر نہیں۔
۳۳۶	اس تاویل کا رد کہ آیت میں خاتم النبیین سے مراد شریعت بعیدہ کا ختم ہے۔	۱۴۶	کلام الہی میں اپنی طرف سے کسی قید کا اضافہ
۳۳۶	قرآن شریف میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔	۱۴۶	بحکم قرآن اقرار علی اللہ ہے۔
۳۴۱	شمیل اور یوشع اور حضرت خضر علیہم السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔	۱۴۳	آیہ مبارکہ: اخذ المؤمنون الکافرون
۳۴۲	قرآن سے ایسی تفسیریں آیتوں کا بیان جن میں رسول کا	۱۸۵	ادب کی تفسیر۔
		۲۵۹	آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد نہ ہیں۔
			آیت کریمہ انانحن نزلنا الذکر و انالہ
			لحافظون کی تفسیر۔
			آیت کریمہ لایاتہ الباطل من بین ید یدہ

- ۳۵۴ ذکر بطریق استغراق ہوا۔  
۳۵۲ ایسے سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
- ۳۶۵ پر ایک غلط استدلال کا رد۔  
۳۵۵ ایسے چھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً بے قید و ثمول و خصوص کیا گیا۔
- ۳۶۶ آیت مبارکہ "من لہ یحکمہ" کی تفصیل تفسیر۔  
۳۵۶ ایسے آٹھ مقامات کا ذکر جہاں رسولوں کی خاص جماعت کا ذکر ہے۔
- ۳۸۸ حکم دینکے دلی دین کا حکم منسوخ ہے۔  
۳۵۷ وہ مقامات جہاں بطریق عہد حضوری ذکر ہوا۔
- ۳۸۸ آیت کریمہ "لا ینھلکم اللہ" بنو خزاعہ کے بارے میں ہے۔  
۳۵۸ وہ مقامات جہاں بطریق عہد ذکری ذکر ہوا۔
- ۳۳۶ آیت میں نسخ کے اقوال۔  
۳۵۸ وہ مقامات جہاں بطریق عہد علمی ذکر ہوا۔
- ۳۳۶ آیت متحذہ کا روشن بیان۔  
۳۵۸ آیت کریمہ "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" میں الف لام عہد خارجی ہو تو عہد خارجی ذکر ہوگا۔
- ۳۲۱ آیت میں نسخ کے اقوال۔  
۳۵۸ آیت کریمہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت ہوں تو کلام الہی کا فضول و محل ہونا لازم آئے گا۔
- ۳۲۱ اگر ہر غیر محارب کو عام مافی جائے۔  
۳۵۸ آیت خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی مراد لینے کی صورت میں قرآن میں مذکور رسولوں کی متعدد اصناف ہوں گی جو خود عہد خارجی کے خلاف ہے۔
- ۳۲۱ سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں، محارب بالفعل کی تخصیص منسوخ ہوگئی۔  
۳۵۸ آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لئے نہ ہو بلکہ عہد خارجی ذکر کے لئے ہو تو
- ۳۲۱ آیت کریمہ "وقاتلوا المشرکین كافة کما یقاتلونکم كافة" میں چار احتمال ہیں۔  
۳۵۸ آیت مبارکہ متشابہات میں سے ہوگی۔
- ۳۲۱ اصح قول اکثر ہے کہ آیت کریمہ متحذہ صرف معاہدین کے بارے میں ہے۔  
۳۵۸ آیت میں استغراق کے علاوہ جو معنی مراد لیا جائے
- ۳۲۱ آیات متحذہ میں برو معاملات سے کیا مراد ہے۔  
۳۵۸ آیت ختم نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔
- ۳۲۱ معنی اقساط کی تحقیق۔  
۳۵۸ آیت مبارکہ میں الف لام عہد خارجی ہو تب بھی
- ۳۲۱ آیت متحذہ میں اقساط کے معنی میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے۔  
۳۵۸ آیت کریمہ "لا ینھلکم" میں کفار سے کچھ نیک

۷۴۴	تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے	۷۴۴	بنناؤ اور مالی مواسات کی اجازت ہے نہ کہ
۷۴۵	کافروں پر فتح مانگتے تھے۔	۷۴۵	ان کو اپنا انصار اور یارِ غار بنانے کی۔
	<b>فوائد حدیثیہ</b>	۷۹۰	حرمتِ استعانتِ مشرکین پر آیاتِ قرآنیہ۔
	حدیث "الانمة من قریش" پر محدثانہ گفتگو	۷۹۰	پہلی آیت کریمہ
۱۸۸	اور اس کی تخریج۔	۷۹۱	دوسری آیت کریمہ
	حدیث بخاری اسمعوا واطيعوا وان	۷۹۱	تفسیر آیت کریمہ
	استعمل علیکم عبد حبشی سے پیدا شدہ	۷۹۲	تیسری آیت کریمہ
۱۹۸	وہم کا ازالہ۔	۷۹۲	تفسیر آیت کریمہ
	حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع	۷۹۳	چوتھی آیت کریمہ
۱۹۹	کے خلاف نہ واقع ہو۔	۷۹۳	تفسیر آیت کریمہ
	ائمہ نے "الانمة من قریش" سے استدلال	۵۶۰	آیت کریمہ "والبدن جعلناہا" سے گائے
	فرمایا اور جمع محلی باللام کے افادہ استغراق سے		کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے
۲۰۷	اتمام تقریب فرمایا۔		ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔
	حدیث "قد موارقیشا ولا تقد موہا"	۵۶۱	آیہ بارکہ "ولکل امة جعلنا منسکاتہ
۲۲۷	چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔		استدلال۔
	حدیث "ما من مولود یولد علی الفطرة"		سورہ انعام کی آیت "ثلثة امن واج"
۲۴۲	کی تفسیر۔	۵۶۲	سے بقرہ کے انعام ہونے پر استدلال۔
۲۸۰	حدیث متواتر کی دو قسمیں۔		واذ قال موسیٰ لقومہ الایہ سے استدلال
	حدیث مبارک "اہل البدع کلاب اہل النار"	۵۶۸	آیہ سورہ بقرہ، سورہ انعام اور سورہ حج سے
۲۸۸	کی تفسیر۔		قربانی کا ثبوت۔
	ایک موضوع روایت اور اس کے بیان	۵۷۸	آیہ کریمہ "من یشفع شفاعۃ حنة" کی توضیح۔
۳۰۸	کرنے والے کا حکم۔		سورہ والضحیٰ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
۳۳۳	حدیث "لا نبی بعدی" متواتر ہے۔	۶۳۴	وسلم کے روئے روشن اور زلفِ مشکیں کی
	ان احادیث کا بیان جن میں خاتم النبیین		قسم یاد کی گئی ہے۔
			یہود و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

- ۳۵۱ ایک صحیح روایت میں جھوٹ کا پیوند اور اس کا ازالہ۔ ۶۴۶
- ۴۱۵ ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے
- ۴۹۶ تحریم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ۔
- ۵۰۰ جواز استعانت میں پیش کی جانے والی بعض روایات کا حال۔
- ۵۰۱ روایات جواز قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتی ہیں لہذا ان کے معارض نہیں۔
- ۵۰۱ ممانعت استعانت کو منسوخ قرار دینے کیلئے جو دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں ان کا جواب
- ۵۰۳ امام شافعی کے نزدیک حدیث منقطع مردود ہے
- ۵۰۳ مرسل امام شافعی کے نزدیک مہمل ہے۔
- ۵۰۳ زہری کے مرسل کو محدثین پا برہوا کہتے ہیں۔
- ۵۵۱ ان احادیث کا ذکر جن میں عورتوں کو حضور پر جماعت کی اجازت ہے۔
- ۵۶۲ صحاح ستہ اور نسائی سے ان احادیث کی تخریج جس میں قربانی بقر کا ذکر ہے۔
- ۲۵۱ ایک حدیث مبارک کہ جو اپنی خدا کے ہاں دیکھنا چاہے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔
- ۵۴۵ گمراہوں سے اجتناب کی حدیث مسلم۔
- ۵۸۴ حدیث "الفقر فزی" بے اصل ہے۔
- ۶۲۷ حدیث مبارک "اللهم احیی فی مسکینا" کا صحیح مطلب۔
- ۶۳۱ ایک جھوٹی روایت۔
- ۲۵۱ ایک صحیح روایت میں جھوٹ کا پیوند اور اس کا ازالہ۔ ۶۴۶
- نماز
- ۱۶۴ کافروں کی زمین میں نماز پڑھنے کی شدید ممانعت۔
- ۳۷۴ مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے
- آیت انکروسی میں کوئی لفظ چھوڑنے سے ایک مذہب پر نماز باطل ہے، رائج یہ ہے کہ بے فساد معنی فاسد نہیں۔ ۳۷۵
- امامت
- جو اہل ہوی و بدعت حد کفر تک نہ پہنچا ہو اس کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی مگر رافضی، قدری اور شبہہ کے پیچھے بالکل نہیں ہوگی۔ ۲۵۱
- بمذہب کی اقتدار میں نماز کراہت کے ساتھ کب صحیح ہے۔ ۲۵۳
- کون سے بمذہب کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے ۲۵۳
- جہمی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ ۲۵۳
- کن اہل ابواء کے پیچھے نماز جائز اور کن کے پیچھے ناجائز ہے۔ ۲۵۴
- موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے ۲۵۴



غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔

२२२

کافر کو بطور استعلاء مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔

1

جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے  
اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔

بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے  
باطل ہے۔

۲۹۲

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ  
 مان کر ان سے استعانت کا انکار دیا بیسہ کا  
 خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔

P-4

علی الاعلان گناہ کبیر کو نیا لافاسی معین ہے اس کے نیچے نماز کو توہم تحریمی  
جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے  
پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

28

乙未

۴۳۹ ذمی کو لھلی صدقات دے سکتے ہیں ،  
۴۳۹ زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے ۔

२२९

## احکام مسجد

کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ  
مکروہ تنزیہی ہے۔

114

نکاح کتابیہ کے صحیح ہونے کی شرطیں۔  
 صابی (ستارہ پرست) عورتوں سے نکاح

514

کیسا ہے۔  
نکاح میں شرعاً کفارت کا اعتبار ہے۔

119

مرتبہ کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔

۲۹۸

اور نکاح کے لئے گواہی گواہ رشتہ دار مثلاً

214

مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑائی دینا زنا پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے

۲۲۱

مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے  
مہر رسالت میں وفود کفار مسجد میں بطور استعلا  
نہیں آتے تھے۔

49-

مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا حرام ہے  
حنفہ کی کتب معتبرہ میں مسجد میں داخلہ  
کفار کی ممانعت ظاہر ہے۔

२९।

غیر مسلموں کی کثرت کی حالت میں داخلہ کفار  
سبب پامالی اسلام ہے۔

۳۹۸

حضور کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں  
آتے جاتے تھے، آج کل ساتھ لانا سخت  
منع ہے۔

391

مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔

- ۱۱۷ استعمال کس شخص پر ہوتا ہے۔  
 ۲۷۴ باجمہ محققین کے نزدیک رائج یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں۔  
 ۱۱۷ مگر وہ تحریمی سے کفر و ارتداد تک ممنوعات کے درجے اور ان سے نفرت کے احکام۔  
 ۱۳۴ افعال خواہ کتنے ہی قبیح ہوں کفر سے کم درجہ شنیع ہیں۔  
 ۱۳۴ ہر فرض بقدر قدرت اور ہر حکم بشرط استطاعت ہوتا ہے۔  
 ۱۷۴ قدرت دوسرے سے مکتب ہو سکتی ہے مگر قرشت الہی چیز نہیں جو دوسرے سے مکتب ہو۔  
 ۱۷۸ کسی عرف حادث مسئلہ خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔  
 ۱۸۷ جہاں عہد نہ ہو وہاں جمع پر لام استغراق کے لئے ہوتا ہے۔  
 ۱۹۱ جو فعل اجماع میں متہم ہیں وہ نقل اقوال خاصہ میں کیونکر معتد ہوں گے۔  
 ۲۰۶ الضرورات تیج المحظورات۔  
 ۲۱۹ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔  
 ۲۶۷ بدعتی جیسے وہابیہ اور رافضی امت اجابت سے نہیں ہیں اس لئے اجماع میں ان کا خلاف معتبر نہیں، البتہ بدعتی اہل قبلہ سے ہیں۔  
 ۲۸۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں

دوسرے کی عورت بے نکاح تصرف میں لانا حرام۔

مدخولہ سے عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے، دونوں پر جدائی فرض ہے۔

## نفقت

آدمی پر جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے ان کی تفتیح گناہ ہے۔

## نسب

حالت کفر کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔

مرتد بیوی سے قبل اسلام جماع حرام ہے اولاد ہوئی تو ولد الحرام کہیں گے ولد الزنا نہیں۔

## فوائد اصولیہ

حکم جب کسی علت سے ثابت ہو تو جب تک علت باقی رہے حکم باقی رہتا ہے۔

قیام مبداء مستلزم صدق مشتق ہوتا ہے۔  
 لفظ مشرک جب مطلق نقل کیا جائے تو اصطلاح شرع میں اہل کتاب کو شامل نہ ہوگا۔

اہل کتاب کے فعل پر لفظ یشرکون کا اطلاق کس معنی میں ہے۔

اصطلاح شرع میں لفظ یشرک کا علی الاطلاق

- گستاخی کرنے والے کو کوئی امتی معاف نہیں  
کر سکتا، امتی سے معافی مانگنے کے کوئی معنی  
نہیں۔
- ۳۰۵ اور ہے دل سے اس کو بُرا جانا اور ہے،  
۳۱۵ اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے  
۳۲۳ عبادات میں۔
- ۳۶۵ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔  
۳۶۰ لفظ حرام کفر کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔  
تصریحات ائمہ کے خلاف دلیل مسئلہ نکالنا مجتہد مطلق  
کا کام ہے۔
- ۳۶۴ جب تک عقل و شعور باقی ہے کسی بلند رتبہ آدمی  
سے بھی احکام شرعیہ موقوف نہیں۔  
۴۰۹ تصریح دلالت پر فائق ہے۔  
۴۵۷ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔  
۴۵۷ واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا۔
- ۵۲۰ جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو قرآن کا  
اضافہ بے سود ہے۔  
۵۹۳ مرزا صاحب کا مکتوب دلیل شرعی نہیں۔  
۶۵۷ رام و کرشن کے وجود پر تو اتر ہنود کے علاوہ کوئی  
دلیل نہیں۔
- ۶۵۸ تو اتر ہنود سے رام و کرشن کا رسول ہونا تو بڑی  
بات ہے شریف آدمی ہونا بھی ثابت نہیں۔  
۶۵۸
- افتاء و رسم المفتی**
- بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرنا اور مسلمانوں  
کو دائرۃ اسلام سے خارج کرنا غلط ہے۔  
۱۲۳ رد المحتار علی الدر المختار تمام عالم میں مذہب حنفی
- ۱۴۵ کی اعلیٰ درجہ معتمد کتب سے ہے۔  
نفس آثارہ کی کسر شکی سے کسی امر شرعی کی ناگواری  
اور ہے دل سے اس کو بُرا جانا اور ہے،  
۳۱۵ اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے  
۳۲۳ عبادات میں۔
- ۳۶۵ اختلاف زمانہ سے احکام بدلتے ہیں۔  
۳۹۱ ملعونہ کفریات کی ناقص تاویل انھیں کفر ہونے  
سے نہ بچائے گی۔  
۴۰۱ مقتضیوں کو ہدایت۔  
۵۲۰ مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز  
نہیں کہ سائل کو اس کے سوال کے موافق  
فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار  
۵۲۱ اہل باطل کے ہاتھ میں فتویٰ آجانے کی خرابی۔  
۵۲۱ شبہ ہو تو گناہ کبیرہ کی نسبت کرنی بھی منع ہے  
۵۹۲ یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریات مذہب اہلسنت  
۵۹۲ کے خلاف ہے۔  
جس سے کوئی بڑائی صادر ہو اس سے چھوٹی  
۵۹۳ شکایت بے سود۔  
کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور  
ایک اسلام کا تو اس کے بولنے والے پر  
حکم کفر نہ دیں گے۔  
۶۰۴ گول مول سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔  
۶۰۸ بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔  
۶۱۲

## اسماء الرجال

محمد عابدین سلطان محمود خاں مرحوم کے عہد میں انھیں کی طرف سے دمشق اور تمام دیار شام کے مفتی اعظم تھے۔

۱۲۵

حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں۔

۵۰۳

حسن بن عمارہ مڑوک ہے۔

۵۰۳

یحیٰی نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۳

یزید علیہ مایستحقہ باجماع اہلسنت فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔

۵۹۱

## تاریخ و تذکرہ

اخرجوا الیہود والنصارى پر عمل دور فاروقی میں ہوا۔

۱۲۸

قرامطہ، عبیدی اور نجدیہ کا جبری تسلط کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے نہ تھا۔

۱۳۸

عدن اور جدہ میں نصاریٰ کا قیام اد احسن سلطنت ترک سے ہے۔

۱۳۸

قرامطہ حجر اسود کھود کر لے گئے جو بنیٰ برس بعد واپس ہوا، نجدیوں کی ضرب سے اس میں شق آگیا۔

۱۳۸

میاں عبد المجاہد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکور مبعوث من اللہ کہا۔

۱۴۹

مشرکین مکہ نے حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتداء کی تہمت رکھی تھی۔

۱۵۲

قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی تکذیب کی۔

۱۵۸

زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو علیحدہ کرتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے۔

۱۷۵

کفار تاتار کے دست ظلم سے محرم ۶۵۶ھ میں جامعہ خلافت تاتار ہو گیا تو علماء نے فرمایا کہ سارے تین برس تک خلافت منقطع رہی

۱۷۵

حالانکہ اس وقت بھی قاہرہ سلطنتیں موجود تھیں

۱۷۵

مصر کے سلطان بیکس کا لقب ملک ظاہر تھا۔

۱۷۵

خلیفہ مستعصم باللہ ۳۱ صفر بروز چہار شنبہ ۶۵۶ھ کو شہید ہوئے۔

۱۷۶

۱۱ رجب ۶۵۹ھ کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔

۱۷۶

مصر میں قائم شدہ خلافت جو اڑھائی سو برس تک رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔

۱۷۶

مقتدر باللہ کو تیرہ برس کی عمر میں ۶۹۶ھ میں خلافت ملی۔

۱۷۶

حکومت ہند کے مقرر سلاطین نے بھی عباسی قرشی خلفائے اپنے نام پروانہ سلطنت طلب کیا۔

۱۷۷

یادشاہ ہند غیاث الدین احمد شاہ بن اسکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا۔

۱۷۷

مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔

۱۷۷

۹ محبوب الہی خواجہ نظام الحق والدین نے درس میں پڑھایا ۱۹۳

حضرت سالم حضرت ابوحنیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بی بی شیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ابوحنیفہ نے انہیں متبنی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین۔ ۲۱۲

ترکی سلاطین اہلسنت تھے اس لئے انہوں نے خود خلافت شرعیہ کا دعویٰ نہیں کیا۔ ۲۲۵

سلطان اورنگزیب محی الملک والدین محمد عالمگیر کا فرکش اور دین پرورد بادشاہ تھے۔ ۲۳۲

اکبر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا۔ ۲۳۳

قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا بے گور و کفن پڑا رہنا رافضیوں کا اقرار ہے۔ ۳۱۷

یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کتوں نے ٹانگ چبا لی تھی دروغ بے فروغ ہے۔ ۳۱۷

اسطیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو افغان مسلمانوں نے قتل کیا۔ ۳۹۶

جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک کے زمانہ سے ہے۔ ۴۱۸

تھانوی صاحب کو سستی سمجھنے کی غلطی پر مولوی حاکم علی صاحب کی توبہ۔ ۴۲۵

تندوہ کو گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی۔ ۴۳۰

بنو خزاعہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔ ۴۳۶

قطیف مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ

سلطان محمد تغلق شاہ اور سلطان فیروز شاہ کے خلافت سے بندگی و غلامی رہی۔ ۱۷۷

مصر میں خلافت کی بنیاد سلطان بیبرس نے رکھی۔ ۱۷۸

سلاطین اسلام نے خلافت کی سات میں سے چھ شرائط پائے جانے کے باوجود صرف ایک شرط یعنی قریشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج و دست نگر جانا۔ ۱۷۸

سلطان مستنصر باللہ نے سلطان بیبرس کو جب پروانہ سلطنت جاری کیا تو اظہار انقیاد کیلئے اس کے پاؤں میں سونے کی پیریاں ڈال دیں جن کو پہن کر سلطان نے اپنے دارالسلطنت قاہرہ کا گشت کیا۔ ۱۷۸

مستنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل عز الدین بن عبد السلام نے کی پھر سلطان بیبرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔ ۱۷۹

ابو العباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستکفی باللہ کی خلافت کا امضار اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین الیحد کے فتوے سے ہوا۔ ۱۷۹

ابو العباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاۃ عز الدین بن جاع شہاد دی۔ ۱۷۹

خلیفہ مستکفی باللہ کا سن وصال۔ ۱۸۰

امام ابو الفضل حافظ ابن حجر نے حدیث "الائمة من قریش" پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام سے جمع کیں۔ ۱۹۰

تمہد انام ابوالشکور سالمی کو سلطان الاولیاء



- ۵۴۳ کا مقابلہ فرمایا۔  
۵۴۴ یزید کی حکومت میں حرمین طیبین کی بے حرمتی ہوئی اور حادثہ کربلا بپا ہوا۔  
۵۹۲ بریلی میں جلسہ خلافت ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں ہوا۔  
۵۹۵ اعظم حضرت کے چند اجاب کی تاریخائے وقایہ تفویض امام اعظم اور دیگر ائمہ سلف کا مسلک تھا۔  
۶۲۰ ہزاروں ائمہ خلف احاطہ الہی کا احاطہ صفائی مانتے ہیں۔  
۶۲۰ ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹیم اور خیدر کا شہر کہا تھا۔  
۶۲۸ مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی طرف منسوب ایک غلط روایت۔  
۶۵۶ مرزا منظر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسمانی گمان کرنے کی کوشش کی ہے۔  
۶۵۷ ہوتی دیوالی، نوروز مہرگان غیر اسلامی تہواروں کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔  
۶۸۰
- ۴۶۴ ابوسفیان کو دیں کہ فقرائے مکہ میں تقسیم کریں۔  
۴۶۴ ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں موافقہ القلوب سے تھے۔  
۴۶۴ ردِ ندوہ میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔  
۴۷۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چھ سولیت یہودیوں کو واپس فرمادیا۔  
۴۸۸ کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان ابن امیہ شریک جہاد تھا۔  
۵۰۴ روزِ اُحد چھ تہو یہودی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس کر دیے۔  
۵۱۰ غزوہ خیبر میں دس یہودیوں کو حضور علیہ السلام و السلام نے ہر اسی کا حکم فرمایا۔  
۵۱۰ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور غزوہ خیبر میں ایک ہزار چار سو تھی۔  
۵۱۰ غزوہ حنین کے موقع پر لشکرِ اسلام بارہ ہزار تھا۔  
۵۱۱ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہترین حافظہ اور عمدہ خط والے نصرانی کو محرر بنانے کا مشورہ قبول نہ فرمایا۔  
۵۱۲ کربلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہ تھا۔  
۵۴۱ بعض واقعات و احوال کربلا  
۵۴۱ امام پاک نے بہترین سے بیس ہزار فجار کا

## فضائل و مناقب

الاسلام یعلو ولا یعلیٰ (اسلام غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا)

- ۲۸۵ حدیث پر مشتمل ہے۔
- ۱۷۴ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جلالت
- ۱۸۱ شان پر اُمتِ اجماع کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔
- ۲۸۵ امام اعظم کی عظمت کا انکار مگر ہی ہے۔
- ۱۸۵ امام مجتہدین کا مقام باقی اولیائے بلند۔
- ۱۸۶ حدیث مبارک من عادلی ولینا فقد اذنتہ
- ۲۸۶ یا الحرب۔
- ۱۸۶ ولی کی عداوت باعث عذاب الہی ہے۔
- ۲۸۶ مومن بالآخر رحمت و نعمت و جنت ابدی پاتا ہے۔
- ۲۸۶ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- ۲۸۶ سلطان المفسرین ہیں اور امام مجاہد ان کے
- ۲۲۶ تلمیذ اکبر ہیں۔
- ۲۲۱ امام عطاء بن ابی رباح کے فضائل۔
- ۲۶۰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ خنین کے دن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور صفوان کا خراج تحسین۔
- ۵۰۳ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت کے بجائے عربیت پر عمل فرمایا اور یہی ان کی شان رفیع کے شایاں تھی۔
- ۵۲۲ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے کسی کتے نے بھی مشرکوں سے مدد نہ مانگی۔
- ۵۲۳ دین اسلام تمام جہان کے لئے ہدایت ہے۔
- ۶۴۴ حضور مکرّمی میں مل جائیں گے یہ کلمہ کفر ہے۔
- ۱۷۴ دین خیر خواہی کا نام ہے۔
- ۱۸۱ مقررین برکاتِ خلافت کا ظہور۔
- ۱۸۵ امام اعظم ابو حنیفہ کی نظر میں حکمِ خلیفہ کی اہمیت۔
- ۱۸۶ سلطانِ خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے۔
- ۱۸۶ امام نجم الملّہ والدین عمر نسفی جن و انس کے مفتی اور صاحبِ ہدایہ کے استناد میں۔
- ۲۰۵ امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔
- ۲۸۶ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقصد اہم ہیں۔
- ۲۲۶ فضیلت نسب معتبر ہے۔
- ۲۶۰ اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل، زیادت و نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔
- ۲۶۰ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے، صحیح ہے، اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے
- ۲۷۵ اس کو جہلا کا قول بنانا قابلِ توبہ جرم ہے۔
- ۲۷۵ اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔
- ۲۷۶ تحویل قبلہ اور روایتِ بخاری کا ذکر۔
- ۲۷۶ فقہ حنفی احکام قرآن عظیم اور احکام صحاح

- ۶۴۸ حیاتِ انبیاء کی مثبت حدیثیں۔  
اولیاءِ کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں۔
- ۶۵۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری ملکی، تیسری حتی تھی۔ ۶۵۹ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباسِ بشری کا مقصد خلق کا انس حاصل کرنا ہے۔ ۶۶۲ آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے۔ ۶۶۲ پیغمبروں خواص بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت امت کے لئے ہیں۔ ۶۶۲ مدخل کی ایک ایمان افروز عبارت۔ ۶۶۳ اتماننا بشر مثکم کھنے کے فوائد سہ گانہ: امت کو انس ہو، تواضع کی تعلیم، غلو نصرا نیت کا سد باب۔ ۶۶۴ انبیاء سید الانبیاء سے ہمہری کا دعویٰ نہیں کرتے تو ولی کیا کریں گے، جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطان ہے۔ ۶۶۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالکِ جنت ہیں۔ ۶۶۷ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محفلِ میلاد شریف میں تشریف لاسکتے ہیں۔ ۶۶۹
- قیامِ میلاد محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکرِ ولادت کے احترام میں ہے۔ ۶۶۹ انبیاء کرام اپنے مزاراتِ مقدسہ میں زندہ ہیں، تمیزی پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔ ۶۸۵
- ### بیہوش
- ۶۵۶ ہم تو زید پر ایمان لائے "کنے والے پر توبہ، تجدیدِ ایمان و نکاح لازم ہے۔ ۶۵۶ کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔ ۶۵۶ عقد و لحد دونوں مالِ حرام پر جمع نہ ہوں تو بیع حلال ہے۔ ۶۵۶
- ### احبارہ
- مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔ ۴۲۲ کافر کو مجوری پر نوکر رکھنے کی عاقبت ہے۔ ۵۱۱ دلالی ایک زدنی پیشہ ہے۔ ۶۶۷
- ### ہمپ
- کافر کا بدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔ ۴۲۱ دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو

- بدیہ بھیجا تو اس کا حکم۔ ۴۲۳  
 مستامن کے لئے مسئلہ ہمد و وصیت کی تحقیق۔ ۴۸۵  
 دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام  
 کا سپہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ  
 بھیجے تو کوئی حرج نہیں۔ ۴۶۴  
 خلافت کے شرائط و احکام کے بارے میں جمہور  
 کا مسلک صحیح ہے۔ ۱۴۴  
 امامت کبریٰ کے لئے قرشیت شرط، اس پر صحابہ  
 کا اجماع اور حدیث صحیح کی نص ہے۔ ۱۴۴  
 امامت کا تحقق بطور تغلب بھی ممکن ہے۔ ۱۴۵  
 بیعت کے ساتھ ساتھ تغلب بھی جمع ہو سکتا ہے۔ ۱۴۵  
 جملہ مدعیان اسلام و کلمہ گو میں خلافت کا منکر  
 کوئی فرقہ نہیں۔ ۱۵۰

## شہادت

- جھوٹی گواہی سب کے لئے حرام اور غیر مسلموں  
 کے امور شرکیہ کے لئے ہو تو قریب بہ کفر ہے۔ ۵۸۳  
 خلافت کمیٹی نے جس اسلامی حکومت کو خلافت  
 اسلامیہ قرار دیا وہ شرعی خلافت ہرگز نہیں۔ ۱۵۰  
 جو نبی صاحب شریعت ہوئے وہ گزشتہ پیغمبروں  
 کے کلام کو مٹانے کے لئے نہیں پورا کرنے کیلئے  
 آئے تھے۔ ۴۲۳

## قضا

- ذمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے کافر  
 کو قاضی مقرر کرنا جائز ہے۔ ۴۲۳  
 امرائے شرع کے اقسام  
 اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔ ۱۶۸  
 عدم سلطان وقاضی کی حالت میں قضا کے  
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے  
 ہوں گے۔ ۱۶۹  
 اعلم علمائے بلد کا منصب۔ ۱۶۹

## عمت و کلام

- نصاری باعتبار حقیقت لغویہ مشرکین ہیں اور  
 یہی حال یہود کا۔ ۱۱۵  
 کیا صابی اہل کتاب ہیں۔ ۱۱۹  
 جو بدعتی ضروریات دین میں کسی منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً  
 قطعاً کافر ہے اگرچہ کردار بار کلمہ پڑھے نہ ہی اس کا  
 نماز، روزہ، حج اور صدقہ و خیرات مقبول ہوگا۔ ۱۲۳  
 ہزار ضروریات دین میں سے ایک کا انکار ایسا  
 ہی ہے جیسا تو سوننا دے کا۔ ۱۲۳  
 ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار  
 ضروریات دین کے کہاں۔ ۱۲۴  
 اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔ ۱۶۸  
 عدم سلطان وقاضی کی حالت میں قضا کے  
 بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے  
 ہوں گے۔ ۱۶۹  
 اعلم علمائے بلد کا منصب۔ ۱۶۹  
 امامت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس  
 کی بیعت ضروری۔ ۱۶۹  
 امیر قہری کا بیان۔ ۱۷۰  
 امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس  
 کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔ ۱۷۰  
 خلیفہ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔ ۱۷۰

- ۱۷۰۔ امیر المؤمنین کے لئے سات شرطیں لازم ہیں۔  
 ۱۷۰۔ صوبہ دار یا والی کا بیان اور اس کے شرائط۔  
 ۲۶۶۔ ہندوستان میں مسلمان امیر عام مقرر کرنے پر قادر نہیں۔  
 ۱۷۰۔ اجتماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔  
 ۱۸۷۔ قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔  
 ۲۲۱۔ حدیث کی پیش گوئی مان کر اس کے خلاف کا ادعا جہل صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔  
 ۲۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جمیعت کا قائل کافر ہے۔  
 ۲۵۰۔ صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔  
 ۲۵۰۔ جو رافضی حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔  
 ۲۵۱۔ صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے۔  
 ۲۵۳۔ بتدبیر سے کیا مراد ہے۔  
 ۲۵۴۔ غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔  
 ۲۸۲۔ ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر کافر اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو۔  
 ۲۸۷۔ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرک کرنا اور ان کو سب و شتم کرنے والا کافر ہے۔  
 ۲۵۵۔ روافض متعدد انواع کفر کے جامع ہیں۔  
 ۲۶۲۔ غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمین کافر ہے۔  
 ۲۶۵۔ کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و غدا میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔  
 ۲۶۶۔ تنبیہ جلیلہ ضروریات دین کے ثبوت پر اگر بالخصوص نص قطعی نہ بھی ہو تب بھی ان کا منکر کافر ہوگا۔  
 ۲۶۶۔ باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔  
 ۲۶۶۔ جمیع ماسوی اللہ کا حدوث ضروریات دین سے ہے۔  
 ۲۶۷۔ قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ ہونا ضروریات دین سے ہے۔  
 ۲۶۷۔ ”الحمد للہ میں مسلمان اور سچا مومن ہوں“ کہنا صحیح ہے۔  
 ۲۷۰۔ جو نام دنیا میں کسی کا ہو چاہے کسی نے رکھا ہو اور محفوظ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم ہے، اور جس نام میں تغیر واقع ہو اور زمانہ کی قید کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔  
 ۲۷۵۔ جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا اللہ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔  
 ۲۸۲۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔  
 ۲۸۷۔ مومن عاصی معذیب ہے ملعون نہیں۔  
 ۲۹۲۔ قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے۔  
 ۲۹۲۔ قرآن کا منزل من اللہ ہونا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے۔  
 ۳۱۳۔ اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی داتا کا اطلاق شرعاً منع ہے۔



- ۲۸۶ اور مشرکین۔ برے خیالات دل میں آئیں یا بلا قصد زبان سے ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔
- ۳۲۶ کافر ہو جائے گا۔ کفار کی تعریف، ان کے اقسام و احکام۔
- ۳۲۷ کافر محض ارادۂ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا۔ کافر دو قسم ہے، اصلی و مرتد۔
- ۳۲۸ کفار اصل و مرتد۔ کافر اصلی دو قسم ہے، مجاہد و منافق۔
- ۳۲۹ منافق تمام کافروں سے بدتر ہے۔
- ۳۳۰ آریوں کو موحہ کھنا سخت باطل ہے۔
- ۳۳۱ مرتد کی دو قسمیں ہیں، مجاہد و منافق۔
- ۳۳۲ خاتم النبیین یعنی آخر النبیین پر اجماع ہے۔
- ۳۳۳ اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے۔
- ۳۳۴ ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماعی ہے۔
- ۳۳۵ بغیر عذر سفر و مرض روزے کے بجائے فدیہ کافی جاننا نئی شریعت کا ایجاد ہے۔
- ۳۳۶ علم الہی اور علم رسالت میں مساواة کا عقیدہ مگر ایسی ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق ماننے تو کافر نہ ہوگا۔
- ۳۳۷ علم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ نسبت بھی نہیں جو بوند کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے۔
- ۳۳۸ کافر اصلی اور مرتد کا فرق۔
- ۳۳۹ قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور حدیث شریف "الانۃ من القریش" کی تحقیق سے استفسار۔
- ۳۴۰ صرف مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں کہ مومنین
- ۳۴۱ اور مشرکین۔ مسلمان معاذ اللہ اگر ارادۂ کفر کرے تو
- ۳۴۲ کافر ہو جائے گا۔ کافر محض ارادۂ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا
- ۳۴۳ جب تک اسلام قبول نہ کرے۔
- ۳۴۴ کتابی صرف ارادۂ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مگر مشرک نہ ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا۔
- ۳۴۵ مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔
- ۳۴۶ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔
- ۳۴۷ صرف ذاتی سے استعانت جائز ہے، حربی سے مطلقاً حرام ہے۔
- ۳۴۸ تحریم مباح کا اعتقاد ضلالت ہے۔
- ۳۴۹ حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کے لئے تباہ کن ہے۔
- ۳۵۰ جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن انہی کے ساتھ اس کا حشر ہو۔
- ۳۵۱ حدیث "انت مع احببت" اور "ما احب" رجل الحدیث سے مضمون بالا پر استدلال
- ۳۵۲ مطلقاً علماء دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے کے سبب برا کہنا کفر ہے۔
- ۳۵۳ شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔
- ۳۵۴ اعمال حسنہ کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔

- ۵۷۹ کافر کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔
- ۵۸۱ اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔
- ۶۸۸ شریعت کی قطعی حلال کی ہوئی چیز کو جو کوئی حرام بتائے یا حرام کو حلال قرار دے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔
- ۵۸۱ حلتِ قربانی کاؤ اور حرمتِ شرکتِ اعیاد ہنود ضروریاتِ دین میں سے ہے۔
- ۵۸۲ آیاتِ تشابہات میں اہلسنت و جماعت کا اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔
- ۶۰۸ پہلا مسلک تفویض ہے، مثلاً عرش پر اللہ تعالیٰ کا استواء معلوم ہے کیفیت مجهول ہے
- ۶۱۹ اللہ تعالیٰ کا ہر شئی کو محیط ہونا معلوم ہے احاطہ ذاتی یا صفاتی سے بحث نہ کی جائے گی۔
- ۶۲۰ اللہ تعالیٰ جسم، جہت اور مکان سے پاک ہے۔
- ۶۲۰ مسک دوم تاویل ہے یعنی عقل و شرع کے موافق معنی بیان کئے جائیں۔
- ان اللہ علیٰ کل شئی قدير سے مراد احاطہ صفاتی ہوگا۔
- ۶۲۰ یہ کہنا کہ ”کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہیں“ یہ کلمہ کفر ہے۔
- ۶۲۰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود مانتے پر لازم آنے والے استحالوں کا بیان۔
- ۶۲۱ اتحاد کہ سب میں خدا کا حصہ اور سب خدا، یہ کفر ہے۔
- ۶۲۱ رضا بالکفر کفر ہے۔
- ۵۷۹ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔
- ۶۸۸ روحمیں اپنے گھروں کو شبِ جمعہ، یومِ عید، یومِ عاشورہ، شبِ نصف شعبان آتی ہیں۔
- ۶۹۴ تمام انبیاء کرام پر عموماً اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا قرآن میں حکم ہے۔
- ۶۹۸ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں پر ایمان لانا بھی ہے۔
- ۶۹۹ ان آیات کا بیان جن میں رسولوں پر ایمان لانے کی ترغیب ہے۔
- ۶۹۹ اسلام لانے میں تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانا داخل ہے۔
- ۷۰۰ آخرت کی ساری بہاریں مسلمانوں کے لئے ہیں، کافر اس سے یکسر محروم ہیں۔
- ۷۰۵
- ### رَدِّ بد مذہبیاں
- ۱۲۴ روافض کے عقائد باطلہ کا بیان۔
- ۱۲۵ نجدیوں و بابیوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
- ۱۲۶ شیخیوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
- ۱۲۶ جھوٹے صوفیوں کے نظریات باطلہ کا بیان۔
- ۶۲۱ روافض کے چند عقائد جن کی وجہ سے ان کی تکفیر ضروری ہے، یہ لوگ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہیں۔
- ۶۲۱ کفر اصلی سے ارتداد بدتر، کفر اصل میں

- ۲۳۰ ائمہ مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔
- ۲۳۰ حدیث صحیحین پر مسٹر آزاد کا اشد ظلم۔
- ۲۳۱ حدیث کے بارے میں ابوالکلام آزاد کی کمال جسارت و بیباکی۔
- ۲۳۱ حدیث "لا یزال هذا الاصر فی قریش ما بقی منهم اثنان" سے مسٹر آزاد کے عناد کا استدلال کا آنکھ و جہ سے رد۔
- ۲۳۱ ائمہ کرام کی طرف سے تطبیقی احادیث کو غلط رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار وجہ سے رد۔
- ۲۳۵ یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں۔
- ۲۳۶ ابوالکلام کے اس ادعا کا چار وجہ سے رد کہ حضرت ابوبکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں۔
- ۲۳۶ رد افض کا یہ قول کفر ہے کہ ائمہ نبیوں سے افضل ہیں۔
- ۲۶۲ کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے افضل ہو سکتا ہے۔
- ۲۶۲ مجتہدان رد افض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔
- ۲۶۲ رد افض کی طرف سے "انا له لحاظون" کی غلط تاویل کا رد۔
- ۲۶۷ نیکو لوں اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً
- ۱۳۴ بدتر و ہابیت، اور اس سے بدتر دیوبندیت و ہابی سنیوں اور ترکوں کو غیر مسلم مانتے ہیں۔
- ۱۳۸ آزاد صاحب کا ایک خطبہ مجموعہ
- ۱۳۹ فرعون نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی تکفیر کی تھی۔
- ۱۵۱ ابوالکلام صاحب کا آزاد کا بعض قسم کفار کو مستثنیٰ قرار دینا اور عالمگیر محبت کو اسلام کا اصل الاصول بتانا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔
- ۱۵۲ ابوالکلام آزاد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاحب شریعت نبی ہونے کا انکار کیا۔
- ۱۵۶ عبدالماجد و ہریابادی کے ہفتوات۔
- ۱۵۹ ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا مقصد اسلام کی سرخروئی نہیں۔
- ۱۸۲ مسٹر آزاد کے ایک مہمل فیہ معنی ہریان کا رد۔
- ۲۰۹ ابن خلدون کے ہفتوات اور نظریات فاسدہ۔
- ۲۱۰ ابن خلدون مبتدع، اجماع صحابہ کرام کا خارق اور ضارعیہ و معتزلہ کا موافق ہے۔
- ۲۱۱ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ابن خلدون کا لہجہ اور تیور خلاف ادب ہے۔
- ۲۲۶ ابوالکلام آزاد کی تحریر کا پچیسویں وجہ سے رد بلین۔
- ۲۳۰ خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیشگوئی اور خبر پر محمول کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔
- ۲۳۰ مسٹر آزاد اپنے نشتے میں اپنے آپ کو تمام

- درہم برہم ہو جائیں۔ ۲۶۷
- حسام الحرمین کے احکام حق و صحیح ہیں۔ ۲۶۹
- قادیانی کے رد کا طریقہ۔ ۲۷۹
- قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ برساتی کیتروں کی طرح بکھرے ہیں۔ ۲۷۹
- قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔ ۲۷۹
- قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیاں۔ ۲۷۹
- عبارت "حفظ الایمان" کی ایک غلط تاویل کا رد۔ ۳۱۲
- غوث پاک کی شان میں زبان درازی رافضی تہرائی کرتے ہیں۔ ۳۲۵
- جو واعظ تقریریں بہشتی زیور منگھانے کی تاکید کرے دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔ ۳۲۷
- وہابیہ دیوبندیہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔ ۳۲۸
- عبد مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔ ۳۳۶
- بتہ عین کے اختلاف کی چند ترکیبوں کا ذکر۔ ۳۵۰
- الف لام حمہ خارجی کے دلائل کا تین طرح سے رد۔ ۳۵۳
- ایک غلط حوالہ کی نشان دہی۔ ۳۵۳
- تکویع کی عبارت مذکورہ حمیدیوں کو الٹی مضر۔ ۳۵۴
- امثالید کے مختلف گروہوں کا ذکر۔ ۳۶۱
- حسام الحرمین میں فرقہ امثالید کے اس گروہ کا ذکر ہے جو حضور کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے امکان کے قائل ہیں۔ ۳۶۱
- فرقہ اہل حدیث کو گمراہ اور اسماعیلی کہنا صحیح ہے۔ ۳۶۲
- گناہ کو کفر قرار دینا خارجیوں کا مذہب ہے۔ ۳۶۵
- غیر مقلدین کی دشمنی رسول کا بیان۔ ۳۶۹
- وہابیہ تفسیر کرتے ہیں ان کی تنقیح ضروری ہے۔ ۳۸۰
- کفار مسجد نبوی میں اپنی طرح عبادت کرتے تھے یہ محض جھوٹ ہے۔ ۳۹۰
- تقویۃ الایمان کتاب التوحید کی توضیح و تشریح ہے۔ ۳۹۵
- سید احمد علیگرھی کے ہفتوات۔ ۳۹۶
- غلام احمد قادیانی کے ہذیان۔ ۳۹۶
- نواب صدیقی حسن بھوپالی کی بکواسیں۔ ۳۹۷
- دیوبندیوں کی گمراہیاں۔ ۳۹۷
- اہل متدآن کے مزخرفات۔ ۳۹۸
- جو مشرک کو پیشوا بنائے قیامت کے دن اسی کے نام سے پکارا جائے۔ ۴۰۶
- کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شہر پاک کرنے کیلئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔ ۴۰۶
- مشرک کو شرعاً کوئی عزت حاصل نہیں۔ ۴۰۶
- مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سبب بیخ کنی اسلام۔ ۴۰۷
- مشرک تو مشرک ہے، فاسق کی جے بولنے سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ ۴۰۸
- یہ کہنا کہ جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افرا ہے۔ ۴۱۲
- قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد۔ ۴۵۵
- مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا رد ملین۔ ۴۷۹

غلافی بیان کہ اہل وطن سے دوستی قرآن سے ثابت ہے۔

۵۹۵

اظہار کفر کے بعد لاطائل تاویلوں کا رد۔

۵۹۸

صریح الفاظ کفر یکنے کے بعد یہ تاویل مردود کہ

۵۹۹

میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔

یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود اس

۶۰۰

سے راضی نہ تھا، یا بطور ہزل و استہزاء کے کہے۔

۶۰۱

مولوی محمد علی نانظم ندوہ کے خیالات۔

۶۰۲

و بانی ہونے کی علامتیں۔

۶۰۳

رائفنی اہلسنت کو خارجی کہتے ہیں۔

۶۰۴

## منطق

امامت، خلافت سے عام ہے۔

۶۰۵

## نحو

لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے۔

۶۰۶

## توبہ و استغفار

قبول توبہ مرتد کی تفصیل

۶۰۷

نبی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ

۶۰۸

مقبول نہیں۔

ہر مرتد کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے،

۶۰۹

ساب نبی کی توبہ قبول ہونے کا مطلب۔

۶۱۰

## ترغیب و ترہیب

خدا مان دین کو گمراہوں کے سب و شتم سے

۱۵۱

ملال نہ کرنا چاہئے۔

جو کسی خلیفہ سے بُرائی کرے اس کے لئے دنیا

۱۵۲

میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔

مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت

۳۲۸

سے بدتر ہے۔

۳۲۹

اہل اپوار سے پرہیز کی نصیحت۔

۳۳۰

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے

ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے

۵۴۰

سُرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

شعار اسلام کو بند کرنے کی کوشش کرنے والا

۵۴۱

اسلام کا بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں

۵۴۲

ظالم ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔

اُدھی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی

۵۴۳

معاملہ کے برابر رکھے تو اس کو عمل کے لئے

۵۴۴

کافی ہے۔

آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت اور اللہ تعالیٰ

۵۴۵

کے احکام کی بے قدری کرنے والوں کی عذاب

۵۴۶

سے تخفیف۔

ہندوؤں سے اتحاد عوام اور اس کی وجہ سے

۵۴۷

قربانی کا موقف کرنا حرام، اور ایسے کرنے والے

۵۴۸

کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔

معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن



باعثِ محرمی حوضِ کوثر ہے۔

۶۰۹

مگر آہوں سے آگاہ کرنا اور راہِ حق کی طرف بلانا

۶۱۲

توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰

بجائے اور یہ حکم خدا و رسول ہے۔

کسی کو خوش رکھنے کے لئے حکمِ شرعی سے باز

۱۶۵

رہنا گناہ ہے۔

## حظ و اباحت

احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نسا و ذباغ

۱۲۲

سے احتراز کرے۔

۱۴۳

مال یا اعمال سے اعانتِ فرضِ کفایہ ہے۔

آج کل بعض یہود و عیون علیہ السلام کی ابنیت

۱۲۲

کے قائل ہیں ان کے زن و ذبیحہ سے بچنا

۲۱۵

اگر اہِ شرعی کے بغیر دوسرے کے کفر پر رضا

لازم جانتیں۔

۱۲۲

اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ

۲۳۹

شدید حرام ہے۔

کے تناول سے جبکہ ضرورت نہ ہو تو احتراز چاہئے۔

۱۲۲

عاقل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی

۲۴۰

کرے جتنی ہے۔

ایک جانب نامُود اور دوسری جانب حرام

۱۲۲

قطعی ہو۔

۲۴۰

ایسا شخص فقہاء کے نزدیک کافر ہے۔

سلطنتِ اسلام، جماعتِ اسلام، بلکہ ہر

۱۳۳

فردِ اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔

۲۴۰

مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بھڑ

مسلمان اپنے فرائض کا بقدر طاقت مکلف ہے

۱۳۳

مشرکین سے نواہاتِ اتحاد اور ان کے مراسم کی

۲۴۲

گنہگاروں کے ساتھ بزرگانِ دین نے نرمی و سختی

ادائیگی اور ان کی حمایت و خیر خواہی مگر ہی بلکہ

۱۳۳

کفر بھی ہو سکتی ہے۔

۲۴۲

ایسوں کے ساتھ نرمی گناہ نہیں ہے۔

جائز لیں دین ہر اصلی کافر سے جائز ہے۔

۱۳۹

کافر اصلی غیر ذمی غیر مستامن سے عقد و فاسدہ

۲۴۲

قابلِ توبہ جرم ہے۔

بھی جائز ہیں جن میں عذر نہ ہو۔

۱۳۹

افعال و اقوال کفر و ضلال پر کسی عالم کا انکار

۲۴۵

اللہ تعالیٰ کے لئے ”میاں“ کا لفظ

کرنا حق و ثواب ہے۔

۱۵۰

ممنوع ہے۔

- کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچھری سے چارہ جوتی  
یا جوابدہی یحکم من لہ یحکم بما انزل اللہ  
نہیں ہے اور جائز ہے۔
- ۳۸۳ بلا وجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۶۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی  
کافر سے موالات نہیں برتی۔
- ۳۸۸ مشرک سے اتحاد و موالات حرام ہے۔
- ۳۶۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے لئے  
لفظ "یا" نہیں ملانا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ  
کہنا اور رکھنا چاہئے۔
- ۳۶۹ قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۳۶۹ مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے  
جہاد فرض نہیں۔
- ۳۶۹ قانن جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے  
میں ہم کو عذر ہے۔
- ۳۶۹ خلافت کی حمایت کے نام پر خلاف شرع امور  
کی اجازت نہیں۔
- ۳۶۳ خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و  
استیہاب بشرطہا غیر ذمی کافر سے بھی  
جائز ہے۔
- ۳۶۳ دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کیلئے  
جانا جائز ہے۔
- ۳۶۳ مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کیلئے غیر مسلم  
حکومت سے امداد لینا کب جائز اور کب  
ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد اور خلاف  
شرع سے مقید یا ان کی طرف منہر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ موالات ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۳۸۰ موالات ضروریہ ضرورتاً بصورت اکرہ
- کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچھری سے چارہ جوتی  
یا جوابدہی یحکم من لہ یحکم بما انزل اللہ  
نہیں ہے اور جائز ہے۔
- ۳۸۳ بلا وجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۶۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی  
کافر سے موالات نہیں برتی۔
- ۳۸۸ مشرک سے اتحاد و موالات حرام ہے۔
- ۳۶۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے لئے  
لفظ "یا" نہیں ملانا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ  
کہنا اور رکھنا چاہئے۔
- ۳۶۹ قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۳۶۹ مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے  
جہاد فرض نہیں۔
- ۳۶۹ قانن جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے  
میں ہم کو عذر ہے۔
- ۳۶۹ خلافت کی حمایت کے نام پر خلاف شرع امور  
کی اجازت نہیں۔
- ۳۶۳ خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و  
استیہاب بشرطہا غیر ذمی کافر سے بھی  
جائز ہے۔
- ۳۶۳ دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کیلئے  
جانا جائز ہے۔
- ۳۶۳ مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کیلئے غیر مسلم  
حکومت سے امداد لینا کب جائز اور کب  
ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد اور خلاف  
شرع سے مقید یا ان کی طرف منہر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ موالات ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۳۸۰ موالات ضروریہ ضرورتاً بصورت اکرہ
- کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچھری سے چارہ جوتی  
یا جوابدہی یحکم من لہ یحکم بما انزل اللہ  
نہیں ہے اور جائز ہے۔
- ۳۸۳ بلا وجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔
- ۳۶۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی  
کافر سے موالات نہیں برتی۔
- ۳۸۸ مشرک سے اتحاد و موالات حرام ہے۔
- ۳۶۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے لئے  
لفظ "یا" نہیں ملانا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ  
کہنا اور رکھنا چاہئے۔
- ۳۶۹ قرآن کی تکذیب ہے۔
- ۳۶۹ مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے  
جہاد فرض نہیں۔
- ۳۶۹ قانن جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے  
میں ہم کو عذر ہے۔
- ۳۶۹ خلافت کی حمایت کے نام پر خلاف شرع امور  
کی اجازت نہیں۔
- ۳۶۳ خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و  
استیہاب بشرطہا غیر ذمی کافر سے بھی  
جائز ہے۔
- ۳۶۳ دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کیلئے  
جانا جائز ہے۔
- ۳۶۳ مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کیلئے غیر مسلم  
حکومت سے امداد لینا کب جائز اور کب  
ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد اور خلاف  
شرع سے مقید یا ان کی طرف منہر ہو وہ ناجائز ہے۔
- ۳۶۳ موالات ہر کافر سے حرام ہے۔
- ۳۸۰ موالات ضروریہ ضرورتاً بصورت اکرہ

- جائز ہے۔ ۴۴۲ نماز میں حاضر ہوتی تھیں۔ ۵۵۰
- جن مدارس کے نصاب میں امور خلافت اسلام اور توہین رسالت داخل ہوں ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔ ۴۴۵
- کافر عربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستامن ہو۔ ۴۴۹
- مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے۔ ۴۸۶
- کافروں کا حلیف بننا حرام ہے۔ ۴۸۷
- کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے۔ ۵۱۱
- کافر کی تعظیم حرام ہے ۵۱۳
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کینیت سے ذکر کیا جائے یا انھیں آتے وقت مرجھا کہا جائے۔ ۵۲۷
- مباح کو حرام جان کر چھوڑنے میں حرج نہیں ۵۳۱
- منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔ ۵۳۷
- ناحق قتل یا غارتِ مسلم حرام ہے۔ ۵۳۸
- قتلِ ناحق اور غارتِ مسلم میں اعانت مطلقاً حرام۔ ۵۳۸
- شراب پینا سخت جہیث کام ہے۔ ۵۳۸
- بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔ ۵۳۸
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ برکت نشان میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا، عورتیں پنجوقتہ
- ۵۵۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلا تو انھوں نے فرمایا اگر حضور ہوتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، پھر زمانہ مابعد میں اور حالت خراب ہوئی تو ائمہ نے جو ان عورتوں کو روک دیا، پھر اور زمانہ بدلا تو مطلقاً ممانعت ہو گئی۔ ۵۵۰
- ستر و حجاب کے کچھ مسائل۔ ۵۵۲
- انگریزوں کے سیدھا پردہ مسلمانوں کا شعار اور الٹا پردہ کافروں کا، تو اُسے پردہ کا انگریز کہا لینا حرام ہے۔ ۵۵۲
- گاؤ کشی اپنی اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں، نہ اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اس کا تارک گنہگار، نہ ہماری شریعت میں بالتعین کھانا فرض۔ ۵۵۳
- گوشت طبعاً اہل اسلام کی غذا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان بتایا ہے۔ ۵۵۳
- گوشت کی فضیلت کی احادیث۔ ۵۵۴
- بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دواماً میسر نہیں۔ ۵۵۴
- جہاں قانوناً گاؤ کشی بند ہے وہاں شریعت بھی مجبور نہیں کرتی کہ ضرور کرو اور موردِ آفات بٹھرو۔ ۵۵۷
- دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے چند لینا منع ہے۔ ۵۶۶

- ۶۱۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ  
کہنا جائز ہے۔
- ۶۱۶ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا  
جائز نہیں۔
- ۶۱۷ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیچارہ کہنا  
حرام ہے۔
- ۶۱۸ امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پر لفظ یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔
- ۶۱۹ بلا وجہ شرعی بغض اور اس کے موافق عمل  
فسق ہے۔
- ۶۲۰ امانین کریمین کے فضائل و مناقب بیان کرنا  
چاہئیں مگر ایسے اور اس طرح نہیں کہ خستگی  
اور بیچارگی ظاہر ہو۔
- ۶۲۱ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت  
کو ناقص کہنا بے ادبی ہے۔
- ۶۲۲ سماع جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو مباح بلکہ  
مستحب ہے۔
- ۶۲۳ مزامیر حرام ہیں۔
- ۶۲۴ خدا کے بعد عالم کا درجہ، یہ کفر بھی ہو سکتا ہے  
اور کلمہ ایمان بھی۔
- ۶۲۵ حجام کے کام کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف  
غلط ہے۔
- ۶۲۶ آدم علیہ السلام کو کپڑا بننا سکھایا، داؤد علیہ السلام  
لوہے سے زہر بناتے۔ لیکن ان افعال کے  
انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے کی
- ۵۶۷ کتابی کافر سے قربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے۔
- ۵۶۸ ایسے مکہ گویوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی  
کے لئے از خود قربانی کا و بند کرنے کا اعلان کریں۔
- ۵۶۹ گائے، بھیڑ، بکری اور اونٹ وغیرہ کی قربانی میں  
مسلمان منجانب شریعت مختار ہیں مگر مخالفان اسلام  
کی خاطر شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں  
کو اختیار نہیں۔
- ۵۷۰ ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا  
واجب ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصلحت  
کے لئے اس کا چھوڑنا حرام ہے۔
- ۵۷۱ مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع  
افعال کی قدر تشریح۔
- ۵۷۲ اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھرنا معیوب ہے  
محض خوشنودی اہل ہنود کے لئے قربانی بجائے
- ۵۷۳ تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔
- ۵۷۴ کفار کے میلہ میں شرکت حرام ہے۔
- ۵۷۵ ظہورِ فتن کے وقت علماء پر حق کا ظاہر کرنا ضروری
- ۵۷۶ یزید کو پلید کہنا جائز، رحمۃ اللہ علیہ کہنا منہج ہے۔
- ۵۷۷ بلا وجہ شرعی مسلمان کو یزید کہنا گناہ ہے۔
- ۵۷۸ مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمانوں کو قبول کرنا  
واجب ہے۔
- ۵۷۹ بدگمانی گناہ ہے۔
- ۵۸۰ مرشد حق کی قدم بوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔
- ۵۸۱ مگر اہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے  
بچیں، غیبت نہیں۔

- ۶۴۶ صورتیں اور ان کا حکم۔  
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع اور واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمائے۔
- ۶۴۸ ادب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے ہیں لیکن افضل اور اولیٰ واحد کا صیغہ ہی ہے۔
- ۶۴۸ صدقے کا بکر اذفن کرنا، مرغ کاڑنا، پستلا بنوانا ٹونا ٹوٹکا ہے اور سخت حرام ہے۔
- ۶۵۵ مسلمانوں کے مذہبی کام میں افسری کی دو قسمیں ہیں (۱) قہری، اس میں معذوری و مجبوری (۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔
- ۶۶۰ غیروں کو راز دار بنانے کی ممانعت۔
- ۶۶۰ نااہل بلکہ نامناسب کو عامل بنانا اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔
- ۶۶۱ دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
- ۶۶۲ دینی مدرسہ کا مذہب اور مشرکین کو افسر بنانا حرام ہے۔
- ۶۶۲ معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افسر کی بھی ماننا حرام ہے۔
- ۶۶۲ دوسرے کی شرکت کو فقہائے کفر لکھا ہے۔
- ۶۶۲ بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
- ۶۶۳ نیروز مہرگان کو ہدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعلیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
- ۶۶۵ مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔
- ۶۶۵ سیاست
- ۶۶۵ خلیفہ جہانبانی و حکمرانی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور تمام
- ۱۸۴ اُمت پر ولایت عامہ والا ہوتا ہے۔
- ۱۸۴ سلطان وہ بادشاہ ہوتا ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے وایان ملک اس کے زیر حکم ہوں۔
- ۱۸۴ سلطان دو قسم کے ہیں: (۱) موقتی (۲) متغلب
- ۱۸۴ خلیفہ اور سلطان کی اطاعت میں فرق۔
- ۱۸۵ خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔
- ۱۸۶ خلیفہ ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔
- ۱۸۶ کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذن خلیفہ کا محتاج ہے۔
- ۱۸۶ سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔
- ۱۸۶ سلطنت کے لئے قرشیت تو درکنار حریت بھی شرط نہیں۔
- ۱۸۶ خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبلہ شرط ہے۔
- ۲۱۸ ملک پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔
- ۲۱۸ جبراً و جب اطاعت اور چیز ہے اور اس کا خلیفہ شرعی ہونا اور چیز ہے۔
- ۲۱۸ اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک دبا بیٹھے تو فتنہ بجانے کے لئے اطاعت اس کی بھی واجب ہے۔



## فرائض

ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تہراتی ہیں، وہ عصبہ بن کورث سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے ہاں عصوبت باطل نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہیں یا نہیں۔

روافض کو سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا اور ان کی یہ محدود دینی اختلاف کی وجہ سے ہے۔ موانع ارث چار ہیں۔

کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔ موانع ارث کا بیان۔

مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔

مرتد کسی کا وارث نہ بنے گا نہ مسلمان کا، نہ

کافر کا، نہ ذمی کا اور نہ اپنے جیسے مرتد کا۔

## فوائد فقہیہ

ہمارے علمائے ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک دارالاسلام کے دارالحرب ہو جانے کے لئے تین باتیں درکار ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے احکام اور دیگر مشرکین کے احکام میں کیا فرق ہے اور اس کی وجہ۔

کفار کو مہاجر کفر کی اجازت دینا اور ان کے

دین پر چھوڑنے میں فرق ہے۔

بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امیر یا ملک وغیرہ کہہ سکتے ہیں شرعاً اس کو خلیفہ یا امیر المؤمنین نہیں کہہ سکتے۔

عہد خارجی کے معنی درست نہ ہوں تو الف لام استغراق مراد لینا واجب ہے۔

موالات و مجرد معاملات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مدارس کے اقسام اور اخذ امداد کے احکام۔

آیہ محنت میں ائمہ حنفیہ کا مسلک۔ تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق۔

ازالہ منکر میں قسم ہے۔ سلوک مالی کی اقسام۔

موالات کی تقسیم اور اس کے احکام کا بیان۔ مدارات کا بیان۔

مدارات و مدہانت کے درمیان موالات صوریہ کی دو قسمیں اور ہیں برواقساط اور معاشرت۔

سلام، کلام، مصافحہ، مجالست، مساکنت اور مواکلت وغیرہ افعال کثیرہ ہیں۔

بر و صلہ کی تین قسمیں۔ معاہدہ کارکن اور اس کی شرط۔

جہاد کی تین قسمیں ہیں (۱) جنائی (۲) لسانی (ستانی)۔ شریعت کے ہر حکم میں دقائق اور مصالح ہیں۔

گائے کی قربانی کرنا واجب لعیۃ ترک حرام لعیۃ نہیں

- لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے  
اس کے یک لخت ترک میں اسلام اور اہل اسلام  
کی توہین اور ذلت ہے اور یہ شرعاً حرام ہے۔ ۵۵۳  
سائل نے لفظ ترک لکھا ہے حالانکہ ترک اور  
کف میں فرق ہے۔ ۵۵۳  
ترک کے نقصانات کی تفصیل۔ ۵۵۳  
اونٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی  
وجود ترجیح۔ ۵۵۵  
کسی مشرک کو سفارشی بنانا اور ہے اور اس  
کی تعظیم و تکریم امر آخر ہے۔ ۵۵۹  
معاملہ سے قبل تک موالات کے دس درجے ہیں  
اور اس کی صوری و حقیقی دو قسمیں ہیں سب کا  
حکم شرعی۔ ۵۹۶

### حدود و تعزیر

- لفظ کافر گالی کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن  
شرع میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جو ہر  
غیر مسلم پر بولا جاتا ہے۔ ۶۱۷  
جبر و رضا کے حدود کا بیان۔ ۶۸۰  
ارتداد سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں  
واقع ہوتی۔ ۶۸۲  
میری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کو  
اختیار میں فرق ہے۔ ۷۰۹
- تذید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذا بر مسلم ہے ۲۷۰  
شریف مکہ سے بھی اگر بے حرمتی حرم ثابت ہو تو  
وہ منزا کا مستحق ہوگا۔ ۴۱۸  
مرتد عورت دائم الحبس کی جائے گی اور اسلام  
لانے تک اس کے ساتھ کھانا و پینا اور نشست  
برخاست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں  
کیا جائے گا۔ ۴۲۱  
مسلمانوں کو "بیٹی چود" کہنا قابل تعزیر جرم ہے ۶۰۸

### منظورہ

- عدم موالاة مجس کفار کا حکم مفسر ہے جس کی تفسیر کنذیب ۵۳  
خ کے معنی حکم کی مدت پوری ہونے کے ہیں ۱۵۶  
صریح کافروں سے فروعات میں بحث نہ کی جائے۔ ۲۸۰

### اصول فقہ

## کفارہ

کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معادضہ ہو،  
حد سے بڑھے ہوئے گناہ کا کفارہ نہیں۔ ۳۰۷

## امر بالمعروف

جس کے بارے میں معلوم ہو کہ تدبیر سے خواہش  
کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے  
کوشش کی جائے۔ ۳۰۶

## قربانی

حربی مستامن کو قربانی کا گوشت دینا  
جائز نہیں۔ ۲۹۰

قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں  
کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھینس سے  
بدل کر قربانی کرنا منع ہے۔ ۵۷۷

قربانی کرنے والے اپنی قربانی کا جو حصہ  
جس کو چاہے دیں بالخصیص کسی حصہ میں کسی  
کا حق شرعاً وارد نہیں۔ ۷۰۸

کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ ۷۰۸  
دل گردہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار  
ہے چاہے خود کھائے چاہے تقسیم  
کرادے۔ ۷۰۸

قتلہ بانی گاؤں سے متعلق ایک سوال و  
جواب۔ ۷۱۰

لفظ خاتم النبیین میں نفی استغراق کیلئے  
جو تاویل پیش کی جاتی ہے اس پر رب العالمین

سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔ ۳۳۷  
گاؤ گشتی کی حرمت کی دو وجہ قرار دی گئیں۔ ۵۵۶

اگر ہتھیار کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا  
مارنا بھی حرام ہوگا۔ ۵۵۶

جینیوں کے طرز عمل سے استدلال کہ وہ مطلقاً  
ہتھیار کو شدید حرام سمجھتے ہیں مگر انھیں کے دیگر  
ہم قوم ان کی اس ہتھیار کا خیال کے بغیر ہتھیار  
کرتے ہیں تو پھر ہم پر پابندی کیوں۔ ۵۵۶

دوسری وجہ تعظیم سوا اس پر بھی خود یہ حضرات  
پورے نہیں اترتے، مثالوں سے اس کی وضاحت۔ ۵۵۶  
بیل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔ ۵۵۶

مورتی پوجن، گھنٹا بجانا، سکھ بھونگنا، مہادیو  
پر پانی پٹکانا، ہولی، دیوالی وغیرہ صد ہا  
باتیں وید سے ثابت نہیں۔ ۵۶۵

آج کل پانیر کے حوالے سے وید کا قربانی کا جواز۔ ۵۶۵  
برہمنہ پران، ستیارتھ پرکاش، ترہنا،  
منوسمرتی سے مسئلہ بالا کا ثبوت۔ ۵۶۶

فیصلہ ہائی کورٹ سے مسئلہ کا ثبوت۔ ۵۶۶  
مولوی اشرف علی سے مسئلہ اسیان اروج پر  
ایک تحریری مناظرہ۔ ۶۹۲

## تقلید

عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔ ۲۹۰

جواب۔

## صيد و ذبايح

کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں گتے کی طرح مستحق ہو۔ ۵۱۰

شکار میں گتے سے استعانت کب جائز ہے۔ ۵۱۰  
کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھالے تو شکار حرام ہو جائے گا۔ ۵۱۰

اوجھڑی کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔ ۷۰۸

## صلح

کون سی صلح جائز اور کون سی ناجائز ہے۔ ۴۲۴

## سود

اُن لوگوں پر تعجب ہے جو تحلیل ربو کیلئے ہندوستان کو دار الحرب ٹھہراتے ہیں اور قدرتِ استطاعت کے باوجود ہجرت نہیں کرتے۔ ۱۱۴

سود کی حرمت نصوص قاطعہ سے ثابت ہے۔ ۱۱۴  
سود کھانے والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اٹھیں گے یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے بدحواس۔ ۱۱۴

سود خوروں کے پیٹ بڑے ہو جائیں گے اور ان میں سانپ بچھو بھرجائیں گے۔ ۱۱۴  
سود کھانے والوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ۔ ۱۱۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود خور پر لعنت فرمائی۔ ۱۱۴

سود کے شر درجے ہیں جن میں سے ادنیٰ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔ ۱۱۴

ایک درہم سود کا دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرنا۔ ۱۱۵

## وصیت

کافر ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے ناجائز ہے۔ ۴۳۷

وصیت بھی بدیر ہی ہے کہ تملیک عین جانا ہے۔ ۴۶۳

## فلفہ

شئی مستحرم میں ابقاء کے لئے حکم ابتداء ہے۔ ۴۶۶

اعراض ہر آن متجدد ہیں۔ ۴۶۶

فطرت کا قانون یہ ہے کہ عناصر نباتات کی غذا نباتات حیوانات کی غذا اور حیوانات انسان کی غذا۔ ۵۵۴

گوشت میں بدن انسانی کے لئے غیر معمولی فوائد و مصالح ہے۔ ۵۵۴

## یمین

کفار کی قسمیں کچھ نہیں۔ ۵۳۰

## تصوف و روحانیات

وحدۃ الوجود کی صحیح تعبیر۔ ۶۱۸

اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنے سے پرہیز

۵۶۵

۶۴۰۔ خلافتِ مذہب کہنا دھوکا ہے۔

## متفرقات

۶۴۱۔ کسی عبیدی کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجہ۔ ۱۸۰

۶۴۱۔ خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجہ سے۔ ۱۸۳

۶۴۱۔ شرح عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب

۶۴۱۔ اور مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔ ۲۰۳

۶۴۱۔ شامی کی عبارت سے دھوکا دہی کا سدباب۔ ۲۱۹

۶۴۲۔ لفظ "امیر" خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں

۶۴۲۔ والی شہر و سردار حجاج کو بھی کہتے ہیں مگر ائمہ

۶۴۳۔ من قریش میں قطعاً ائمتہ سے مراد

۶۴۳۔ خلفاء ہیں۔ ۲۲۰

۶۴۴۔ مولانا فرنگی محلی کی عقائد لسانی کی عبارت سمجھنے

۶۴۴۔ میں غلطی۔ ۲۲۲

۶۴۵۔ فرنگی محلی صاحب کی شرح مواقف کی عبارت

۶۴۵۔ میں تحریف۔ ۲۲۲

۶۴۵۔ دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔ ۲۲۵

۶۴۳۔ ایمانِ ابوبن پر اعلیٰ حضرت کا ایک اور امام سیوطی کے چھ رسالے

۶۴۳۔ امام نووی پر تفضل۔ ۲۸۵

۶۴۳۔ عالمگیری اور دیگر فتاویٰ کا انکار توہینِ علم ہے۔ ۳۲۳

۶۴۴۔ مہمل الفاظ محتاجِ توجیہ نہیں۔ ۳۲۴

۶۴۴۔ وسوسہ کا علاج۔ ۳۲۶

۶۴۴۔ کتاب ذوالنور الحی المبین کا شرعی حکم۔ ۳۵۸

۶۴۴۔ لفظ ضال اور بدعت کے معنی اور اس

۶۴۴۔ کی قسمیں۔ ۳۶۰

کونا چاہئے۔

۶۴۱۔ وحدۃ الوجود کی تحقیق۔

توحید، وحدت، اتحاد، تینوں الفاظ کے

۶۴۱۔ معنی کا بیان۔

توحید مدارِ ایمان ہے، وحدۃ الوجود یعنی

ایک وجود کا حقیقی ہونا قرآن و حدیث اور

۶۴۱۔ اقوال اکابر سے ثابت ہے۔

مسئلہ وحدت میں تین فرقوں کا بیان اور

۶۴۲۔ ایک دلکش مثال سے حقیقتِ حال کی وضاحت۔

وجود حقیقی باری تعالیٰ کا ہے بقیہ سب اسی

۶۴۳۔ کے عکس و ظلال ہیں کسی کا وجود حقیقی نہیں۔

اہل حقیقت نے وجود کی دو قسمیں کی ہیں :

حقیقی و ذاتی اور ظلی و عطائی۔

۶۴۵۔ شطیاتی صوفیہ کے مطالب۔

حضرت بایزید بسطامی کا قول سبوحانی

اعظم شانی کی توضیح اور ایک دگداز

۶۴۶۔ حکایت۔

## تقابلِ ادیان

ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں

داخل اور غیر مسلموں میں یہ پابندی بعد میں

اپنے سر ڈال لی ہے۔

۵۵۶۔ ویدوں سے قربانی گاؤ کی مانعت ثابت نہیں

اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری فقہ

میں بھی قربانی گاؤ کی تصریح ہے، اس کو



۳۶۴	دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں	آج کوئی مجتہد مطلق موجود نہیں۔
۵۳۶	چاہتا ہے۔	کلمہ شریف کے دونوں اجزاء کا ماننا فرض ہے
۶۵۰	لفظ نور کی تحقیق۔	کلمہ شریف کے نکات۔
۶۵۱	اللہ و رسول کو غلیظ گالی دینے والے کو زبانی معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔	جہانما کے معنی روح اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے۔
۶۶۵	کلمہ شہادت میں لفظ عبد اللہ و رسول کے فوائد۔	دشمن تین ہیں: ایک خود اپنا دشمن، دوسرا دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔
۶۸۲	اولیاء کے سبحانی ما اعظم شانی اور فرعون کے انارب العالمین کہنے میں فرق ہے۔	استغانت کی تین حالتیں ہیں: التجا، اعتماد، استخدام۔
۶۸۹	ایک رافضی تصنیف کے احکام۔	استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام۔
۶۹۰	چند گمراہ کُن بلکہ کافرانہ کتابوں کے بار میں انتباہ۔	



# کتاب السیر

مسئلہ از بریلی پُرانا شہر محلہ سیلانی مسئلہ مستقیم نذاف یکم ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے تین بیٹے ہیں، ایک مرض مرگی میں مبتلا ہے، دوسرا  
بیٹا جوان گھر نبھاؤ، اگر وہ نہ ہوں تو زید اور اس کی اہلیہ دوسروں کے محتاج ہو جائیں کیونکہ ضعیفی کا عالم ہے،  
بڑا بیٹا بعزم ہجرت کابل و دواع ہوتا ہے کل کی تاریخ میں، اور اس کی بیوی سال بھر کی بیاہی پورے دن امید  
کے ہیں، اور اس کو بھی چھوڑے جاتا ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا ہو اس میں ہرگز انکار نہیں۔

## الجواب

اس صورت میں کابل کی ہجرت اسے جائز نہیں، حدیث میں ہے،  
کفی بالمرء اثمان یضیع من یقوت لہ کسی آدمی کے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ  
اسے ضائع کر دے جس کی روزی اس کے ذمہ تھی۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۸/۱	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب الزکوۃ	لے سنن ابو داؤد
۱۹۵، ۱۹۳، ۱۹۰/۲	دار الفکر بیروت		مسند احمد بن حنبل
۳۸۲/۲	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۱۳۴۱۵	المعجم الکبیر

مسئلہ از لاہور محلہ سادھواں مسئلہ میاں تاج الدین خیاط ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ہجرت کے احکاموں اور شرائط کا استعمال کس صورت میں ہونا چاہئے؟

### الجواب

دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت فرض ہے،

قال الله تعالى ان الذين توفاهم الملائكة  
ظالمى انفسهم قالوا فم كنتم قالوا كنا مستضعفين  
في الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة  
فهبوا جروا فيها قالوا لئن ما واهم جهنم و  
ساءت مصيرون

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالے تھیں  
اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے  
کہتے ہیں تم کا ہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے  
کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت  
کرتے، تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بُری جگہ  
پلٹنے کی۔ (ت)

ہاں اگر حقیقتہً مجبور ہو تو معذور ہے،

قال تعالى الا المستضعفين من الرجال و  
النساء ولولدان لا يستطيعون حيلة ولا يهتدون  
سبيلا فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم  
وكان الله عفوا غفورا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں  
اور بچے جنہیں کوئی تدبیر بن پڑے اور نہ راستہ جانیں،  
تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ  
معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (ت)

اور دارالاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں،

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
لا هجرة بعد الفتح

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، فتح (مکہ) کے  
بعد ہجرت نہیں۔ (ت)

ہاں اگر کسی جگہ کسی مذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے اس جگہ کا بدنا واجب ہے، اس  
مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے، محلہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلہ میں چلا جائے، بستی میں معذوری ہو  
تو دوسری بستی میں جائے۔ مدارک التنزیل میں ہے،

والايه تدل على ان من لم يتمكن

یہ آیت مبارکہ اس پر دال ہے کہ جب کوئی شخص کسی شہر

لہ القرآن الکریم ۹۷/۲

۹۷/۲ ۹۹، ۹۸

کے کنز العمال

حدیث ۱۵۰۵۴

مؤسستہ الرسالہ بیروت

۱۰۹/۶

من اقامة دينه في بلد كما يجب و علم  
انه يتمكن من اقامته في غيره حقت عليه  
المهاجرة وفي الحديث "من فر بدينه  
من ارض وان كان شبرا من الارض  
استوجب له الجنة" وكان رفيق ابيه  
ابراهيم و نبيه محمد صلى الله تعالى  
عليه وسلم  
میں اقامتِ دین پر اس طرح قادر و متکون نہیں جیسا کہ لازم  
ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ دوسرے شہر میں اقامت پر  
قادر ہو جائے گا تو اس پر وہاں ہجرت کرنا لازم ہو جائیگا  
اور حدیث میں ہے کہ جو شخص دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری  
جگہ بھاگا خواہ وہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کو  
جنت لازم ہو جاتی ہے اور وہ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم  
علیہ السلام اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی سنگت پائے گا۔ دت

ہندوستان دار الحرب نہیں دار الاسلام ہے، کما حققناہ فی فتوٰنا اعلام الاعلام (جیسا کہ ہم نے اس کی  
تحقیق اپنے فتویٰ اعلام الاعلام میں کی ہے۔ ت) واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

رسالہ

# اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (علم کے پہاڑوں کا اعلان کہ بیشک ہندوستان دارالاسلام ہے)

میتا ۱۲۹۸ھ از بدایوں محلہ برآم پورہ مرسلہ مرزا علی بیگ صاحب ۱۲۹۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں :

- (۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام ؟
- (۲) اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کتابی ہیں یا نہیں ؟
- (۳) روافض و غیر ہم مبتدعین کہ کفار داخل مرتدین ہیں یا نہیں ؟ جواب مفصل بدلائل عقلیہ و نقلیہ مدلل درکار ہے ،  
بیتوا تو جردوا ۔

## جواب سوال اول

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ علمائے شمس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ہو جانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعت اسلام کے احکام شعائر مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اسی قدر کافی ہے مگر یہ بات بحمد اللہ یہاں قطعاً موجود نہیں اہل اسلام جمعہ وعیدین و اذان و اقامت و نماز باجماعت وغیرہا شعائر شریعت بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں ۔ فرائض ، نکاح ، رضاع ، طلاق ، عدۃ ، رجعت ، مہر ، خلع ، نفقات ، حضانت ، نسب ، ہبہ ،



وقت، وصیت، شفعہ وغیرہ، بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت غرابیضا کی بنا پر فیصلہ ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علماء سے فتویٰ لینا اور اسی پر عمل و حکم کرنا حکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ ہنود و موجس و نصاریٰ ہوں اور بحمد اللہ یہ بھی شوکت و جبروت شریعت علیہ عالیہ اسلام علیہ اعلیٰ اللہ تعالیٰ حکما السامیہ ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے واللہ رب العالمین، فتاویٰ عالمگیریہ میں سراج و ہاج سے نقل کیا،

اعلم ان داس الحرب تصیر دار الاسلام بشرط جان لو کہ بیشک دار الحرب ایک ہی شرط سے دار الاسلام واحد و هو اظہار حکم الاسلام فیہا۔ بن جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں اسلام کا حکم غالب ہو جائے۔ (ت)

پھر سراج و ہاج سے صاحب المذہب سیدنا و مولانا محمد بن الحسن قدس سرہ الاحسن کی زیادات سے کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے نقل کیا،

انما تصیر دار الاسلام داس الحرب عند ابی حنیفہ  
س حمہ اللہ تعالیٰ بشروط ثلاثۃ: احدها  
اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتہار وان  
لا یحکم فیہا بحکم الاسلام، ثم قیاسان  
صورة المسئلة ثلاثۃ اوجه اما ان یغلب  
اهل الحرب علی دار من دورنا او اس تد  
اهل مصر غلبوا و اجروا احکام الکفر او  
نقض اهل الذمة العهد و تغلبوا علی  
داس ہم ففی کل من هذه الصور لا تصیر  
دار حرب الا بشلاثة شروط، و قال  
ابو یوسف و محمد س حمہما اللہ تعالیٰ  
بشرط واحد و هو اظہار احکام الکفر و هو القیاس  
در غرر ملا خسر میں ہے،

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دار الاسلام  
تین شرائط سے دار الحرب ہوتا ہے جن میں ایک یہ کہ وہاں  
کفار کے احکام اعلانیہ جاری کئے جائیں اور وہاں اسلام  
کا کوئی حکم نافذ نہ کیا جائے، پھر فرمایا اور مسئلہ کی صورت  
تین طرح ہے اہل حرب ہمارے علاقہ پر غلبہ پالیں یا ہمارے علاقہ کے شہری مرتد  
ہو کر وہاں غلبہ پالیں اور کفار کے احکام جاری کر دیں یا وہاں  
ذمی لوگ عدہ کو توڑ کر غلبہ حاصل کر لیں، تو ان ترم صورتوں میں  
وہ علاقہ صرف تین سرسور سے دار الحرب بنے، امام  
ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا، صرف  
ایک ہی شرط سے دار الحرب بن جائے گا  
وہ یہ کہ احکام کفر اعلانیہ غالب کر دیے جائیں۔  
یہی قیاس ہے الخ (ت)

دار الحرب تصیر دار الاسلام باجواء احکام الاسلام  
فیہا کاقامة الجمعة والاعیاد وان یبقی فیہا کافر  
اصلی ولم یتصل بدار الاسلام بیان کان بینہا و  
بین دار الاسلام مصر أخر لاهل الحرب الخ هذا  
لفظ العلامة خسر واثرة شیخی مرادة فی  
مجمع الانهر، وتبعه المولى الغزالی فی التنبیہ،  
واقربه المدقق العلائی فی الدرر، ثم الخطاوی  
والشامی اقتدیا فی المحاشین۔

### جامع الفصولین سے نقل کیا گیا،

له ان هذه البلدة صارت دار الاسلام باجواء  
احکام الاسلام فیہا فمابقی شیء من احکام  
دار الاسلام فیہا تبقی دار الاسلام علی  
ما عرف ان الحكم اذا ثبت بعلة فمابقی  
شیء من العلة یبقی الحكم  
ببقائه، هکذا ذکر شیخ الاسلام  
ابوبکر فی شرح سید الاصل  
انتهی، وعن الفصول العمادیة  
ان دار الاسلام لا یصیر دار الحرب  
اذا بقی شیء من احکام الاسلام  
وان نزل غلبة اهل الاسلام وعن  
مشور الامام ناصر الدین دار الاسلام انما

دار الحرب، اسلامی احکام جاری کرنے مثلاً جمعہ اور عیدین  
وہاں ادا کرنے پر دار الاسلام بن جاتا ہے اگرچہ وہاں  
کوئی اصلی کافر بھی موجود ہو اور اس کا دار الاسلام سے  
اتصال بھی نہ ہو یوں کہ اس کے اور دار الاسلام کے  
درمیان کوئی دوسرا حربی شہر فاصل ہو الخ، یہ علامہ خسر و  
کے الفاظ ہیں، اور مجمع الانهر میں شیخ زادہ نے اس کی  
پیروی کی ہے، اور مولیٰ غزالی نے تنبیہ میں اس کی اتباع  
کی، اور مدقق علائی نے درر میں اس کو ثابت رکھا، پھر  
خطاوی اور شامی نے اپنے اپنے حاشیہ میں اس کی اقتدا کی۔

امام صاحب کے ہاں دار الحرب کا علاقہ اسلامی احکام  
وہاں جاری کرنے سے دار الاسلام بن جاتا ہے تو جب  
تک وہاں اسلامی احکام باقی رہیں گے وہ علاقہ  
دار الاسلام رہے گا، یہ اس لئے کہ حکم جب کسی علت  
پر مبنی ہو تو جب تک علت میں سے کچھ پایا جائے تو  
اس کی بقا سے حکم بھی باقی رہتا ہے جیسا کہ معروف  
ہے۔ ابوبکر شیخ الاسلام نے اصل (مبسوط) کے  
سیر کے باب کی شرح میں یونہی ذکر فرمایا ہے، اھ،  
فصول عمادیہ سے منقول ہے کہ دار الاسلام جب تک وہاں  
احکام اسلام باقی رہیں گے تو وہ دار الحرب نہ بنے گا  
اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے، امام ناصر الدین  
کی مثنوی سے منقول ہے کہ دار الاسلام صرف اسلامی

لہ درغر کتاب الجہاد باب المستامن  
لہ جامع الفصولین الفصل الاول فی القضاء

احکام جاری کرنے سے بنتا ہے تو جب تک وہاں اسلام کے متعلقات باقی ہیں تو وہاں اسلام کے پہلو کو ترجیح ہوگی۔ اور برہان شرح مواہب الرحمن سے منقول ہے کوئی علاقہ اس وقت تک دارالحرب نہ بنے گا جب تک وہاں کچھ اسلامی احکام باقی ہیں کیونکہ اسلامی نشانات کو اور کلمہ اسلام کے نشانات کے احکام کو ہم ترجیح دیں گے۔ دارالاسلام کا حکم اس کے خلاف ہے۔ جہاں دارالخلافہ کی المنتفی سے منقول ہے کہ دارالحرب میں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے دارالاسلام بن جاتا ہے۔ (ت)

بلا اختلاف دارالحرب وہاں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے وہ دارالاسلام بن جاتا ہے (ت)

شیخ الاسلام اور امام السبجانی نے فرمایا: کسی بھی علاقہ میں کوئی ایک اسلامی حکم بھی باقی ہو تو اس علاقہ کو دارالاسلام کہا جائے گا، جیسا کہ عمادی وغیرہ میں ہے۔ (ت)

اصطیاط یہی ہے کہ یہ علاقہ دارالاسلام و المسلمین قرار دیا جائے، اگرچہ وہاں ظاہری طور پر شیطانوں کا

صارت دارالاسلام باجراء الاحکام فما بقیت علقۃ من علائق الاسلام یترجع جانب الاسلام وعن البرہان شرح مواہب الرحمن لا یصیر دارالحرب مادام فیہ شئ منہا بخلاف دارالاسلام لانہ مرجعنا اعلام الاسلام واحکام اعلام کلمۃ الاسلام وعن الدارالمنتفی لصاحب الدارالمختار ان دارالحرب تصیر دارالاسلام باجراء بعض احکام الاسلام۔

شرح فقیر میں ہے :

لا خلاف ان دارالحرب تصیر دارالاسلام باجراء بعض احکام الاسلام فیہا۔

اور اسی میں ہے :

وقال شیخ الاسلام والامام السبجانی ای الدار محکومة بدارالاسلام ببقاء حکم واحد فیہا کما فی العمادی وغیرہ۔

پھر اپنے بلاد اور وہاں کے فتن و فساد کی نسبت فرماتے ہیں :  
فالاحتیاط ان یجعل ہذا البلاد دارالاسلام والمسلمین وان کانت للملایعین والید فی الظاہر

لہ الفصول العمادیۃ

لہ البرہان شرح مواہب الرحمن

لہ الدارالمنتفی علی ہامش مجمع الانحر

لہ جامع الرموز کتاب الجہاد

لہ " " " " " " " "

دار احیاء التراث العربی بیروت

مکتبہ اسلامیہ گنبدقاہموس ایران

" " " " " " " "

۶۳۴/۱

۵۵۶/۴

۵۵۶/۴

لهمؤلاء الشياطين سبلا تجعلنا فتنه للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم الكافرين كما في المستصفى وغیرہ۔  
 قبضہ ہے، اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما،  
 جیسا کہ مستصفیٰ وغیرہ میں ہے (ت)

در غرر و تنویر الابصار و در مختار و مجمع الانہر وغیرہ میں کہ شرط اول کو صرف بلفظ اجراء احکام الشریک سے تعبیر کیا  
 وہاں بھی یہی مقصود کہ اُس ملک میں کلیۃً احکام کفر ہی جاری ہوں نہ یہ کہ مجرور جریان بعض کفر کافی ہے اگرچہ اُن کے  
 ساتھ بعض احکام اسلام بھی اجراء پائیں۔

فی الحاشیۃ الطحاویۃ علی الدر المختار قولہ  
 باجراء احکام اهل الشریک ای علی الاشتہار  
 وان لا یحکم فیہا بحکم اهل الاسلام ہندیۃ  
 وظاہر اناہ لو اجریۃ احکام المسلمین و  
 احکام اهل الشریک لا تكون دار حرب انتہی۔  
 ظاہر ہے کہ اگر وہاں احکام شریک اور احکام اسلام دونوں نافذ ہوں تو دار الحرب نہ ہو گا۔ (ت)

اور اسی طرح حاشیہ شامیہ میں نقل تحریر فرمایا:

اقول وبالله التوفیق والدلیل علی ذلك  
 امر اب الاول قول محمد وهو الطرانی  
 المذهب انہا تصیر دار حرب عند الامام  
 بشرائط ثلث احدها اجراء احکام  
 الکفار علی سبیل الاشتہار وان  
 لا یحکم فیہا بحکم الاسلام فانظر  
 کیف نراد الجملة الاخیوة ولم یقتصر  
 علی الاولی فلولم یفسر کلامہم  
 بما ذکرنا لکانت کلام الامام  
 اقول وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ  
 تعالیٰ سے ہے) اس پر دلیل دو چیزیں ہیں: اول یہ  
 کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ جو مذہب کے ترجمان ہیں ان کا  
 یہ قول کہ وہ علاقہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک تین شرطوں  
 سے دار الحرب بنتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ وہاں کفار  
 کے احکام اعلانیہ جاری کئے جائیں اور کوئی اسلامی حکم  
 نافذ نہ ہو، تو غور کرو کہ انھوں نے آخری جملہ کیسے زائد  
 فرمایا اور صرف پہلے جملہ پر اکتفا نہ فرمایا، اگر فقہاء کا کلام  
 ہمارے ذکر کردہ بیان سے واضح نہ بھی کیا جائے تو صرف

قاضيا عليهم وناهيك به قاضيا عدلا قال ثانی  
 ان هؤلاء العلماء هم الذین قالوا  
 فی دار الحرب انها تصیر دار الاسلام  
 باجراء احکام الاسلام فیها فاما ان تقولوا  
 ههنا ایضا انها تصیر دار الاسلام باجراء  
 بعض احکام الاسلام ولومع جریات  
 بعض احکام الکفر فعلى هذا ترفع  
 المباینة بین الدارین اذ کل دار تجری  
 فیها الحکماء مع استجماع بقیة  
 شرائط الحربیة تكون دار حرب  
 و اسلام جیعا لصدق الحدیث معاً  
 و کذا لو اردت الخلوص و انت بعض  
 فی کل الموضعین یعنى ان دار الحرب  
 ما یجری فیها احکام الشریکة لخصه  
 و دار الاسلام ما یحکم فیها باحکام الاسلام  
 محضة فعلى هذا تكون دار التی  
 وصفنا هالک واسطة بین الدارین  
 و لم یقل به احد و اما ان ترید  
 التمحض فی المقام الثانی دون  
 الاول فهذا یخالف ما قصده  
 الشارح من اعلاء الاسلام  
 و بنی العلماء کثیراً من  
 الاحکام علی ان الاسلام  
 یعلو ولا یعلی علی انه  
 یلزم ان تكون دار الاسلام

امام صاحب کلام ہی فیصلہ کن ہے تجھے یہی فیصلہ کن  
 کلام کافی ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہی وہ علماء کرام ہیں  
 جنہوں نے دار الحرب کے متعلق فرمایا کہ وہ دار الاسلام  
 بن جاتا ہے اس میں اسلامی احکام جاری کئے جائیں  
 تو اگر یہاں بھی وہ بعض اسلامی احکام مراد ہیں جس طرح  
 کہ دار الحرب کے لئے کفار کے بعض احکام تم نے  
 مراد لئے تو جب بعض اسلامی احکام کے ساتھ کچھ احکام کفار  
 ہوں گے تو اس سے دار الحرب اور دار الاسلام کے  
 درمیان فرق ختم ہو جائے گا، کیونکہ ان دونوں میں سے  
 ہر ایک میں دونوں قسم کے حکم پائے جائیں گے اگرچہ  
 کفار کے احکام زائد ہوں تو لازم آئے گا کہ ہر ایک  
 دار الحرب اور دار الاسلام بھی ہو کیونکہ دونوں پر ہر ایک  
 کی تعریف صادق آئے گی، اگر تم یہاں یہ مراد لو کہ ہر دار  
 میں اس کے تمام احکام وہاں نافذ ہوں اور ایک دوسرے  
 کے احکام سے خالی ہوں یعنی دار الحرب وہ ہے جس میں تمام  
 احکام خالص کفر کے ہوں اور دار الاسلام وہ ہے جس میں  
 خالص اسلامی احکام ہوں، تو اس سے لازم آئے گا  
 کہ جس دار کی بحث ہو رہی ہے وہ دونوں داروں میں واسطہ  
 کہلائے گا یعنی وہ نہ دار الاسلام ہو نہ دار الحرب ہو حالانکہ  
 ایسے داری کوئی بھی قائل نہیں، اگر تم یہ مراد لو کہ ثانی یعنی  
 دار الاسلام میں، خاص اسلامی ہوں اور دوسرے یعنی  
 دار الحرب میں خالص ہر ناصری نہیں، اس سے شارع  
 کا مقصد اعلاء کلمہ اسلام اور اس کی ترجیح ثبوت ہو جائیگی  
 جو شارع کے مقصد کے خلاف ہے جبکہ علماء نے  
 بہت سے احکام "الاسلام یعلو ولا یعلی" (اسلام



باسرہاد و رجب علی مذہب الصاحبین  
اذا اجری فیہا شئ من احکام الکفر  
او حکم فیہا بعض ما لہ ی نزل اللہ بصلیہ  
و تعالیٰ و هو معلوم مشاہد فی  
ہذا الا صار بل من قبلہا  
بکثیر حدیث فشا التہا و من فی  
فی الشرع الشریف و تقاعد الحکام عن  
اجراء احکامہ و ترقی اہل الذمۃ  
علی خلاف مراد الشریعۃ عن ذل  
ذلیل الی عز جلیل و اعطوا مناصب  
مرفیعة و مراتب شامخۃ منیعة  
حتی استعلوا علی المسلمین  
و رحم اللہ للقاتل کما نقل  
المولی الشامی ۛ

احبا بنا نوب الزمان کثیرۃ  
وامرئہا رفعة السفہاء  
فمتی یفیک الدھر من سکرانہ  
و اری الیہود بذلۃ الفقہاء  
و کذلک امرت فی بعض الظلمۃ من حکام الجور  
بعض البدعات التي خرقها ائمة الکفر  
فاجروہا فی بلادہم کتحلیف الشہود و  
النزام المصادرات و المکوس و وضع  
الوظائف الباطلة علی الاموال و النفوس الی غیر  
ذلک من الاحکام الباطلة و یسلم ہذا الامر الفظیع  
من اشنع الشائع الہائلۃ فوجب القول بان امراد

غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا، کے قاعدہ پر مبنی  
قرار دے رہے ہیں، علاوہ انہیں یہ بھی لازم آئے گا کہ تمام  
دارالاسلام صاحبین کے مذہب پر دارالحرب قرار  
پائیں جبکہ ان میں کچھ احکام کفر پائے جاتے ہوں یا اللہ  
تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف وہاں حکم نافذ  
پائے جاتے ہوں جیسا کہ آج کے دور میں مشاہد ہے بلکہ  
قبل انہیں بھی ایسا رہا ہے جب سے شریعت کے بارے  
میں شستی ظاہر ہوئی اور مسلمان حکام نے شرعی احکام  
کے نفاذ سے روگردانی کر رکھی ہے، اور ذمی حضرات کو  
ترقی ملی ہے کہ خلاف شرع ذلیل کی ذلت سے نکل کر بڑی  
عزت پارہے ہیں جن کو مسلمان حکمرانوں نے بلند منصب  
اور محفوظ مراتب عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ وہ مسلمانوں  
پر تعالیٰ کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ ایک قائل پر رحم فرمائے  
جس کا کلام مولانا شامی نے نقل کیا ہے (شعرا ترجمہ)  
”دوستو! زمانہ کے مصائب کثیر ہیں، ان میں سے سخت ترین  
یہ ہوں کہ لوگوں کا اقتدار ہے، تو کب زمانہ کا نشہ ختم ہوگا  
جبکہ ملک یہودی بن کر فقہار کی ذلت گاہ بن چکا ہے۔“  
اور جیسا کہ بعض ظالم حکمرانوں نے کافر لیڈروں کی جاری کردہ  
کئی بدعات کو پسند کرتے ہوئے اپنے ملکوں میں جاری کر دیا مثلاً  
گواہوں سے حلف لینا، اور ٹیکس، چوٹیاں اور لوگوں کے  
اموال اور نفوس پر باطل قسم کے محصولات لاگو کر دئے،  
یہ پریشان کن برے معاملات مسلمان ملکوں میں ماننے  
پر پڑیں گے لہذا ضروری ہے کہ پہلے مقام یعنی دارالحرب  
میں خالص مکمل احکام کفر ہوں اور دوسرے یعنی  
دارالاسلام میں ایسا نہ ہو جبکہ یہی مدعی ہے، تو اس سے

فی المقام الاول هو الخلوص والتمحض  
دون الثاني وهو المقصود وبهذا تبين  
ان الدار التي تجري فيها الحكومات شئ  
من هذا وشئ من هذا كدارنا هذه  
لا تكون دار حرب على مذهب الصاجين  
ايضا لعدم تحض احكام الشرك فمن  
الظن ما عرض لبعض المعاصرين  
من بناء نفى الحربية على الهند على  
مذهب الامام فقط فتوهم انه لا يستقيم  
على مذهب الصاجين واخط الى تطويل  
الكلام بما كان في غنى عنه واشد سخافة و  
اعظم شناعة ما اعتري بعض اجلة المشاهير  
من الذين ادركنا عصوهم اذ حاولوا نفى الحربية  
عن بلاد نابناء على عدم تحقق الشرط الثاني  
اعنى الاتصال بدار الحرب ايضا فعلاوا معنى  
الاتصال ان تكون محاطة بدار الحرب من كل  
جهة ولا تكون في جانب بلدة اسلامية وهو  
غير واقع في بلاد الهند اذ جانبها الغربي متصل  
بملك الافاغنة كفشاور وكابل وغيرهما من بلاد  
دار الاسلام اقول يا لئمة تفكر في معنى الثغور  
او نظرا الى فضائل المرابطين فنامد في معنى الرباط  
او علم ان مكة والشام والطارف والارض  
حين وبني المصطلق وغيرها كانت دار حرب  
على عهد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
مع اتصالها بدار الاسلام قطعا وفهم

واضح ہو گیا کہ وہ دار جس میں دونوں قسم کے احکام کچھ کفر  
کے اور کچھ اسلام کے پائے جائیں جیسا کہ ہمارا یہ ملک  
ہے، صاجین کے مذہب پر بھی دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ  
یہاں خالص محض احکام کفر نہیں ہیں تو ہمارے بعض  
معاصرین کا یہ گمان کہ ہندوستان سے دار الحرب کی  
نفی کی بنیاد صرف امام صاحب کا مذہب ہے، اس کا  
وہم ہے کہ صاجین کے مذہب پر درست نہیں ہے  
اس نے طویل کلام کیا جبکہ اس کی ضرورت نہیں  
تھی، کمزور ترین اور سب سے خطرناک موقف وہ ہے  
جو ہمارے زمانہ کے مشہور اجلہ حضرات کو لاحق ہوا ہے  
کہ انھوں نے ہمارے اس ملک سے دار الحرب کی  
نفی کی بنیاد شرط ثانی یعنی کسی دار الحرب سے اتصال کے  
نہ پائے جانے کو قرار دیا ہے اور انھوں نے اتصال کا  
معنی لیا ہے کہ چاروں طرف سے دار الحرب میں گھرا ہوا  
ہو اور کسی طرف سے دار الاسلام سے نہ ملا ہوا ہو  
چونکہ اتصال کا معنی ہندوستان میں نہیں پایا جاتا  
لہذا یہ دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ ہندوستان غریبی جانب  
سے افغانوں کے ملک پشاور اور کابل وغیرہ دار الاسلام  
سے ملا ہوا ہے اقول (میں کہتا ہوں کہ) کاش  
وہ سرحدوں کے معنی پر غور کر لیتے، یا اسلامی سرحدوں  
کی نگرانی کی فضیلت کو دیکھتے ہوئے رباط کے معنی پر  
غور کر لیتے یا یہ معلوم کر لیتے کہ مکہ، شام، طائف، حنین  
اور بنی مصطلق کے علاقے وغیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ و  
السلام کے ایک زمانہ میں دار الحرب تھے حالانکہ ان  
سب کا دار الاسلام سے اتصال تھا، یا یہی سمجھ لیتے

ان الامام كلما فتح بلدة من بلاد الكفار  
واجرى فيها احكام الاسلام صارت  
دار الاسلام والتي تليها من البلاد تحت  
حكم الكفار دار حرب كما كانت او تظن ان  
لوصح ما قاله لا استحالة ان يكون  
شي من ديار الكفر دار حرب الا ان  
يفصل بينها وبين الحدود الاسلامية  
البحار والمفاوز ولم يقل به احد، وذلك لان  
كلما حكمت على بلدة بانها دار حرب سالت  
عما يحيطها من البلاد فان كانت فيها  
من بلاد الاسلام كانت الاولى ايضا  
دار الاسلام لعدم الاتصال بالمعنى المذكور  
والا نقلنا الكلام الى ما يلاصقها حتى  
ينتهي الى بلدة من بلاد الاسلام فتصير  
كلها دار الاسلام لتلازق بعضها ببعض  
اولا تكون في تلك الجهة بلدة اسلامية الى  
منقطع الارض وبالجمل ففساد هذا القول  
اظهر من ان يخفى وانما  
منشؤه القياس الفاسد و  
ذلك ان الشرط عند الامام  
في صيرورة بلدة من  
دار الاسلام دار الحرب ان  
لا تكون محاطة بدار  
الاسلام من الجهات الاربع وذلك لان  
غلبة الكفار اذن على شرف الزوال فلا تخرج به

کہ مسلمان امام جب کفار کے کسی علاقہ کو فتح کر کے دیاں  
اسلامی احکام جاری کر دیتا تو وہ علاقہ دار الاسلام بن جاتا  
ہے جبکہ اس سے متصل باقی علاقے جو کفار کے قبضہ  
میں بدستور ابھی تک موجود ہیں وہ پہلے کی طرح دارالحرب  
ہیں، یا ان کو سمجھ آتی کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اگر صحیح ہو تو  
پھر دنیا بھر میں کوئی بھی دار کفر اس وقت تک دارالحرب  
نہ کہلائے جب تک ان میں اور دار الاسلام میں سمندر  
اور بیابانوں کا فاصلہ نہ ہو، حالانکہ کوئی بھی دارالحرب کے  
اس معنی کا قائل نہیں ہے، یہ اس لئے کہ جب آپ کسی  
ملک کو دارالحرب کہیں گے تو ہم استفسار کریں گے  
کہ اس کے ارد گرد کن ملکوں کا احاطہ ہے اگر کوئی بھی ان  
میں سے دار الاسلام ہو تو پہلا ملک (دارالحرب) بھی  
دار الاسلام قرار پائے گی کیونکہ وہ اتصال جو دارالحرب کا  
معیار ہے وہ نہ پایا گیا، ورنہ اگر ارد گرد اسلامی ملک  
نہ ہو تو پھر ہم اس سے ملنے والے دوسرے ملک کی  
بابت معلوم کریں گے حتیٰ کہ ملتے ملتے کوئی دار الاسلام  
پایا گیا تو یہ درمیان والے تمام ملک دار الاسلام  
ہو جائیں گے کیونکہ ان ملکوں کا آپس میں ایک دوسرے  
سے اتصال ہو گیا ہے، یا پھر تسلیم کیا جائے کہ اس  
جہت میں کراۃ ارض میں کوئی بھی دار الاسلام نہیں غلام  
یہ ہے کہ دارالحرب کے اس معیار والے قول کا فساد  
واضح ہے جس میں کچھ بھی خفا نہیں ہے، اس کی بنیاد  
یہ فاسد قیاس ہے کہ امام صاحب کے نزدیک کسی دار الاسلام  
کے دارالحرب بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ چاروں طرف  
سے وہ ملک دار الاسلام میں گھرا ہوا نہ ہو کیونکہ اگر وہ

البلدة عن دار الاسلام فمن علم ان شروط الحربية  
ان تكون محاطة بدار الحرب من جميع  
الجوانب وما افسد من قياس كما لا يخفى  
عما افاد الناس .

گھرا ہوا ہو تو اس دار الحرب میں کفار کا غلبہ معرض سقوط میں  
رہے گا تو یوں وہ دار الاسلام سے خارج نہ رہے گا ،  
لہذا انھوں نے خیال کر لیا کہ کسی ملک کے حربی ہونے  
کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں طرف سے حربی  
ملکوں میں گھرا ہوا ہو ، یہ قیاس نہایت ہی فاسد ہے  
جو عوام الناس کے لئے بھی مخفی نہیں ۔ (ت)

الحاصل ہندوستان کے دار الاسلام ہونے میں شک نہیں عجب ان سے جو تحلیل ربو کے لئے جس کی  
حرمت نصوص قاطعہ قرآنیہ سے ثابت اور کسی کیسی سخت وعیدیں اس پر وارد اس ملک کو دار الحرب ٹھہرائیں اور  
باوجود قدرت و استطاعت ہجرت کا خیال بھی دل میں نہ لائیں گویا یہ بلاد اسی دن کے لئے دار الحرب بنے تھے  
کہ مزے سے سود کے لطف اڑائے اور آرام تمام وطن مالوف میں بسر فرمائیے استغفر اللہ ، افتو مہنون  
ببعض الکتاب و تکفرون ببعضہ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں ، تو کیا بعض کتاب پر ایمان  
لا تے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو ۔) اللہ سبحنہ و تعالیٰ فرماتا ہے سو دکھائیے قیامت کو اسیب زدہ کی طرح  
اٹھیں گے یعنی مجھونا نہ گرتے پڑتے بدحواس

اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ، میں نے کچھ لوگ ملاحظہ فرمائے کہ پیٹ ان  
کے پھول کر مکانون کے برابر ہو گئے ہیں اور مثل شیشہ کے ہیں کہ اندر کی چیز نظر آتی ہے سانپ بچوان میں بھجے  
ہیں ، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں ، جبریل نے عرض کیا ، سو دکھانے والے تھے

جب تحقیر ربو کی آیت نازل ہوئی بعض مسلمانوں نے کہا ، جو سو د ہمارے نزول آیت سے پہلے کا رہ گیا ہے وہ  
لے لیں آئندہ باز رہیں گے ، حکم آیا اگر نہیں مانتے تو اعلان کر دو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ہے  
سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
سو د خور پر لعنت کی ہے

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سو د خور پر لعنت فرماتے  
سنا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ، سو د کے شتر ٹکڑے ہیں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی  
اپنی ماں سے زنا کرے ۔

۱۔ القرآن الکریم ۲/۸۵ ۲۔ القرآن الکریم ۲/۲۵۵ ۳۔ سنن ابن ماجہ ، باب التغلیظ فی الربا ایچ ایم سید مبینی کراچی ص ۱۶۵  
۴۔ سنن ابن ماجہ ، باب الربا ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۰ ۵۔ مشن صاحب بن جنبل دار الفکر بیروت ۱/۱۵۸  
۶۔ سنن ابن ماجہ ، باب التغلیظ فی الربا ایچ ایم سید مبینی کراچی ص ۱۶۵ و مشکوٰۃ المصابیح باب الربا ، مطبع مجتہدی دہلی ص ۲۴۶



اور ایک حدیث میں آیا، سود کا ایک درم دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرنا۔  
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

## جواب سوال دوم

نصاری باعتبار حقیقت لغویہ از انجا کہ قیام مبدیہ مبتلزم صدق مشتق ہے بلاشبہ مشرکین ہیں کہ وہ بالقطع قائل بتثلیث و بنوت ہیں اسی طرح وہ یہود جو الوہیت و انبیت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل تھے مگر کلام اس میں ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے کتب آسمانی کا اجلال فرما کر یہود و نصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا کیا اور ان کا نام اہل کتاب رکھا اور ان کے نساء و ذبائح کو حلال و مباح ٹھہرایا یا نصاریٰ زمانہ بھی کہ الوہیت عبد اللہ مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی علی الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف مانعہ الوہیت بنو خدا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل ہوں انھیں میں داخل اور اس تفرقہ کے مستحق ہیں یا ان پر شرعیہ ہی احکام مشرکین جاری ہوں گے اور ان کی نساء سے تزویج اور ذبائح کا تناول ناروا ہوگا۔ کلمات علماء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف، بہت مشائخ نے قول اخیر کی طرف میل فرمایا۔ بعض علماء نے تصریح کی کہ اسی پر فتویٰ ہے، مستصفیٰ میں ہے :

قالوا هذا الحق الحل اذا لم يعتقدوا المسيح  
الها ما اذا اعتقدوه فلا وفي مبسوط شيخ الاسلام  
ويجب ان لا يأكلوا ذبائح اهل الكتاب اذا  
اعتقدوا ان المسيح الله وان عن يمينه ولا  
يتزوجوا نساءهم وقيل عليه الفتوى  
علماء نے فرمایا کہ ان کا ذبیحہ تب حلال ہوگا کہ وہ علیہ  
علیہ السلام کو اللہ نہ مانتے ہوں، لیکن اگر وہ ان کو اللہ مانتے  
ہوں تو پھر حلال نہ ہوگا، اور شیخ الاسلام کی مبسوط میں ہے  
کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ اس صورت  
میں نہ کھائیں جب وہ مسیح علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام  
کو اللہ مانتے ہوں اور اندریں صورت ان کی عورتوں سے نکاح بھی نہ کریں، اسی پر فتویٰ لکھا گیا ہے۔ (ت)

آن علماء کا استدلال آیہ کریمہ قالت الیہود عن یزید بن اللہ وقالت النصارى المسيح ابن اللہ (یہود نے  
کہا عزیر ابن اللہ اور نصاریٰ نے کہا مسیح ابن اللہ۔ ت) سے ہے کہ اس کے آخر میں ارشاد پایا سبطنہ و  
تعالیٰ عتیا لشکرکون (وہ پاک ذات ہے اور جو انھوں نے اس کا شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے۔ ت)  
لہ مشکوٰۃ لصایح مجتہدین دہلی ص ۲۴۶ و مستد احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۲۲۵/۵ والترغیب والترہیب، مصر ۶/۳  
۲ فہم القدیر بحوالہ المستصفیٰ کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۳۵/۳



دیکھو اول ان کے اقوال خبیثہ یا دفرما کر آخر ان کے شرک سے اپنی زناہست و تنہری بیان قرمانی تو معلوم ہوا کہ قائلین نبوت  
مشرکین ہیں مگر ظاہر الروایۃ میں ان پر علی الاطلاق حکم کتابیت دیا اور ان کے ذبايح و نساہ کو حلال ٹھہرایا، درمختار  
میں ہے،

صحیح نکاح کتابیہ وان کسر تنزیہا مؤمنۃ بنہی  
مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقدوا  
المسیح الہا وکذا حل ذبیحتہم علی المذہب  
بحر انتہی۔  
کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے  
بشرطیکہ وہ عورت کسی مرسل نبی پر ایمان رکھتی ہو اور کسی  
منزل من اللہ کتاب کا اقرار کرتی ہو اگرچہ عمومی طور پر وہ نصاریٰ  
عیسیٰ علیہ السلام کو الہ مانتے ہوں یونہی ان کا ذبیحہ بھی  
مذہب میں حلال ہے، بحر، ۱۷ - (ت)

رد المحتار میں بحر الرائق سے منقول ہے،

وحاصلہ ان المذہب الاطلاق لسا ذکرہ  
شمس الائمة فی المبسوط من ان ذبیحة النصرانی  
حلال مطلقاً سواء قال بثالث ثلثة او لا لطلاق  
الکتاب هنا وهو الدلیل ورجحہ فی فتح  
القدير الخ۔  
حاصل یہ ہے کہ مذہب میں اطلاق ہے کیونکہ شمس الائمہ  
سرخسی نے مبسوط میں یہ ذکر کیا ہے کہ نصرانی کا ذبیحہ مطلقاً  
حلال ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ثالث ثلثہ کا  
قول کریں یا نہ کریں کیونکہ کتاب اللہ کا یہاں اطلاق ہے  
اور یہی دلیل ہے، اس کو فتح القدير میں ترجیح دی ہے الخ (ت)  
مستصفیٰ میں عبارت مذکورہ کے بعد مبسوط سے ہے،

لکن بالنظر الی الدلائل ینبغی ان یجوز الاکل  
والتزویج انتہی۔  
لیکن دلائل کو دیکھتے ہوئے یہی مناسب قول ہے کہ  
ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے  
انتہی - (ت)

فتاویٰ حامیہ میں ہے،

مقتضی الکلاثل الجواز کما ذکرہ المقر تاشی  
فی فتاواہ الخ۔  
دلائل کا مقتضی یہی ہے کہ جائز ہے جیسا کہ اسے قر تاشی  
نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے الخ (ت)

۱۸۹/۱	مطبع مجتہانی دہلی	فصل فی المحرمات	کتاب النکاح	لے درمختار
۲۸۹/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	۱۱	۱۱	۱۱
۱۳۵/۳	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	فصل فی بیان المحرمات	کتاب النکاح	۱۱
۲۳۲/۲	ارگ بازار قندھار افغانستان	کتاب الذبايح	کتاب الذبايح	۱۱

ردالمحتار میں ہے :

في المعراج ان اشتراط ما ذكر في النصاصري  
مخالف لعامة الروايات

امام محقق علی الاطلاق مولانا کمال الملک والدین محمد بن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں اس مذہب کی ترجیح اور دلیل مذکور مذہب اول کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں :

مطلق لفظ المشرك اذا ذكر في لسان الشائع لا ينصرف  
الى اهل الكتاب وان صح لغة في طائفة بل طوائف  
واطلاق لفظ الفعل اعني يشركون على فعلهم  
كما ان من رأى بعملة من المسلمين فلم يعمل  
الا لاجل نريد يصح في حقه انه مشرك لغة  
ولا يتبادر عند اطلاق الشائع لفظ المشرك  
امرا دته لما عهد من امرادته به من عبء مع  
الله غيره ممن لا يدعى اتباع نبي وكتاب ولذا لست  
عطفهم عليه في قوله تعالى لم يكن الذين  
كفروا من اهل الكتب والمشركين منفكين  
ونص على حلهم بقوله تعالى والمحصنت من  
الذين اتوا الكتب من قبلكم اي العفائف  
منهن الى اخر ما طال واطاب كما هو دأبه  
رحمه الله تعالى.

عورتوں کے حلال ہونے پر صراحۃً نفی فرمائی گئی ہے یعنی اہل کتاب کی عیفت عورتیں حلال ہیں، ابن ہمام کے طویل اور طیب قول کے آخر تک، جیسا کہ ان کی عادت ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔ (ت)

بالجملہ محققین کے نزدیک رائج یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب میں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں

ردالمحتار کتاب الذبائح دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۸۸/۵  
فتح القدیر کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نورید رضویہ سکھر ۱۳۵/۲

اقول وكيف لا وقد علم الله سبحانه وتعالى انهم يقولون بثالث ثلثة حتى نهاهم عن ذلك وقال انتهوا خيرا لكم وان هم يقولون ان المسيح اله حتى قال لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم بل بالوهية امه ايضا حتى يسأله عليه الصلوة والسلام يوم القيمة يعيسى ءانت قلت للناس اتخذوني وامى الهين من دون الله و انهم مصرحون بالبنوة حتى نقل عنهم قالت اليهود عن ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله ومع ذلك فرق بينهم وبين المشركين فقال والمحضت من الذين اتوا الكتب من قبلكم وقال طعام الذين اتوا الكتب حل لكم وقال لم يكن الذين كفروا من اهل الكتب والمشركين منافكين حتى تاتيهم البيضة فارشد بالعطف الى التغاير فالمولى سبحانه وتعالى

اقول (میں کہتا ہوں) یہ کیسے مراد نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ نصاریٰ ثالث ثلثہ کہتے ہیں حتیٰ کہ ان کو اس سے منع بھی فرمایا اور فرمایا اس سے باز آؤ تمہارے لئے بہتر ہے اور وہ علیم ہے کہ نصاریٰ کہتے ہیں مسیح الہ ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم، بلکہ وہ ان کی والدہ کو بھی الہ کہتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے سوال فرمائے گا یا عیسیٰ انت قلت للناس اتخذوني وامى الهين من دون الله، اور وہ علیم ہے کہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بیٹا ہونے کی تصریح کرتے ہیں حتیٰ کہ ان سے نقل فرمایا قالت اليهود عن ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب اور مشرکین میں فرق بیان فرمایا، اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے حلال ہیں پارساترین ان میں جس کو تم سے پہلے کتاب ملی، اور فرمایا جن کو کتاب دی گئی (اہل کتاب) ان کا طعام تمہارے لئے حلال ہے جس کو لوگ فرمایا، طعام الذين اتوا الكتب حل لكم، اور فرمایا: لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منافكين حتى تاتيهم البيضة، واضح دلیل آنے تک کافر لوگوں میں سے اہل کتاب اور مشرک

۱۴۱/۵ القرآن الکریم

۳۰/۹ " "

۵/۵ " "

۱۴۱/۴ القرآن الکریم

۱۱۲/۵ " "

۵/۵ " "

۱/۹۸ " "

اعلم بهذا هبهم واعلم بما يشرع من  
 الاحكام فله الحكم وله الحجة السامية  
 لا اله الا هو سبحانه وتعالى عما يشركون  
 حتى ترقى بعض المشائخ فحوز  
 نكاح الصابيات ايضا انكس يدت  
 بكتاب منزل ويؤمن بنبي مرسل وان  
 عبد الكواكب وصرح انها لا تخرجهم عن  
 الكتابة وهو الذي يعطيه ظاهر كلامه  
 الاصنام المحقق برهان السلة والدين  
 المرغيناني في الهداية حيث مراتب  
 عدم حل النكاح على امرين عبادة  
 الكواكب وعدم الكتاب وتبعه العلامة  
 ابو عبد الله محمد بن عبد الله  
 العزى في التنوير فقال لا عبادة  
 كوكب لا كتاب لها فاشار بمفهوم  
 المخالف الى انها انت كات  
 لها كتاب حل نكاحها مع  
 عبادتها الكواكب فان  
 قلت اليس قد تكلم فيه  
 المولى نريت بن نجيم  
 في البحر فقال الصحيح انهم  
 ان كانوا يعبدونها يعنى

جدا نہ ہوں گے، تو اس آیت کریمہ میں دونوں میں سقط  
 کے ذریعہ تغایر کی رہنمائی فرمائی، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
 ان کے مذاہب کو بہتر جانتا ہے اور احکام کی مشروعیت  
 کو بہتر جانتا ہے، تو حکم اسی کا ہے اور بلند و بالا حجت  
 اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس کو  
 انھوں نے شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا  
 ہے اور بعض مشائخ نے اسی پر ترقی کرتے ہوئے صابی  
 عورتوں سے نكاح کو بھی جائز قرار دیا بشرطیکہ وہ کسی  
 دین کی آسمانی کتاب اور کسی نبی پر ایمان رکھتی ہوں اگرچہ  
 وہ ستاروں کی پجاری ہوں اور انھوں نے یہ تصریح  
 کی ہے کہ ستاروں کی پوجا ان کو کتابیہ ہونے سے خارج  
 نہیں کرتی، یہ وہ نظریہ ہے جو امام محقق تبرہان الملک  
 والقرین مرغینانی کی کتاب ہدایہ کے ظاہر کلام سے  
 ملتا ہے، جہاں انھوں نے نكاح کے عدم جواز کو  
 دو چیزوں پر مرتب کیا ایک ستاروں کی پوجا اور دوسری  
 کتاب کا نہ ہونا، اور اس کی علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ  
 عزیزی نے تنویر میں اتباع کرتے ہوئے فرمایا کہ ستاروں  
 کی پوجا نہ کرتی ہو اور اس کی کتاب بھی نہ ہو۔ تو اس عبارت  
 کے مفہوم مخالفت سے یہ اشارہ دیا کہ اگر اس کی کتاب ہو  
 تو نكاح جائز ہے اگرچہ وہ ستاروں کی پوجا کرتی ہو۔ اگر  
 میرا اعتراض ہو کہ اس مسئلہ میں مولانا زین بن نجیم نے کیا  
 گفتگو کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے



الکواکب حقيقة فليسوا اهل الكتاب و  
ان كانوا يعظمونها كتعظيم المسلمين  
للكعبة فهم اهل الكتاب كذا في  
المجتبی انتہی فیستفاد منه ان الصحیح  
مباینة الکتابیة لعبادة غیر الله سبحانه  
وتعالی فلا یجتمعان ابدا و یرتفع ما مال  
الیہ کثیر من المشائخ فی حق اولئک  
الیهود والنصارى انهم مشرکون  
حقا حتی قيل ان علیہ الفتوی  
قلت وبالله التوفیق ههنا فرق دقیق  
هو ان قضیة العقل هی المباینة  
القطعیة بین الکتابیة وعبادة غیر الله  
سبحانه وتعالی فانها هی الشریک حقا  
والکتابی غیر مشرک عند الشرع فکل  
من سرائیة یبعد غیر الحق جل وعلا  
حکما علیہ انه مشرک قطعاً وان کان  
یقرب بکتب وانبیاء علیهم الصلوٰة و  
السلام وکننا خالفنا هذه القضیة  
فی الیهود والنصارى بحکم النص فاننا وجدنا  
القرآن العظیم یحکم عنهم ما یحکم  
من العقائد الخبیثة ثم یحکم علیهم بان هم  
اهل الکتاب ویمیزهم عن المشرکین فوجب  
التسلیم لورود النص بخلاف الصایسته اذ

کہ اگر یہ لوگ حقیقتہً ستاروں کی عبادت کرتے ہوں تو  
یہ اہل کتاب نہ ہوں گے اور اگر وہ صرف ستاروں کی  
تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ مسلمان کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں  
تو پھر یہ اہل کتاب ہیں، مجھے میں یونہی ہے اور، تو  
اس بیان کا مفاد یہ ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت  
والی، ایک دوسرے سے الگ ہیں دونوں کا اجتماع  
نہیں ہو سکتا تو اب اس سے بہت سے مشائخ کا  
ان یہود و نصاری کے متعلق یہ نظریہ قابل توجہ  
قرار پایا کہ یہ لوگ حقیقی مشرک ہیں حتی کہ بعض نے اسی  
پر فتویٰ کا قول کیا ہے۔ قلت (میں کہتا ہوں) اللہ  
تعالیٰ کی توفیق سے، کہ یہاں ایک باریک فرق ہے وہ  
یہ کہ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت  
کرنے والی عورت ایک دوسرے سے قطعاً جدا ہیں،  
کیونکہ غیر اللہ کی عبادت قطعاً شرک ہے جبکہ بشری  
کتابیہ غیر مشرک ہے لہذا جس کو بھی غیر اللہ کی عبادت  
کرنے والا پائیں گے ہم اس کو قطعاً مشرک کہیں گے اگرچہ  
وہ کتب اور انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام کا اقرار کرے  
لیکن ہم نے اس عقلی کلیہ کا خلاف یہود و نصاریٰ میں نص  
کے حکم پر مانا ہے کہ ہم نے قرآن کو ان کے عقائد خبیثہ  
کی حکایت کرنے کے باوجود یہ حکم کرتے ہوئے پایا کہ  
یہ اہل کتاب ہیں، اور یہ کہ قرآن ان میں اور مشرکین میں  
امتیاز بھی کرتا ہے لہذا نص کے وارد ہونے پر اس کو  
تسلیم کرنا واجب ہے بخلاف صابیہ عورت کے کہ اس کے



لم يرد عليهم مثل ذلك فلم يجز قياسهم  
على هؤلاء ولا الخروج عن قضية العقل  
في بابهم والمحاصل ان كتابية القائلين  
بالنبوة والوهية الغير من اليهود والنصارى  
واسرة فيما احسب على خلاف القياس فيقصروا  
على المورد كوي هذا تبين ان ما قاله  
ذلك البعض من المشايخ ان عبادة  
الكواكب لا تخرج الصابئة عن الكتابية  
قول مہجور وان كلام الهداية والتنوير  
غير محمول على ظاهرة وان الحق مع  
العلامة صاحب البحر في تصحيحه  
اشراكهم ان كانوا يعبدون الكواكب  
وانه لا تنافي بين تصحيحه هذا و  
قوله سابقاً اولئك اليهود والنصارى  
ان المذهب الاطلاق وان قالوا  
بثالث ثلثة وبه ظهران انتصار  
العلامة عمر بن نجيم في النهر  
والمولى محمد بن عابد بن في  
رد المحتار لذلك البعض من المشايخ  
بان ما مر من حل النصرانية و  
ان اعتقدت المسيح الها يؤيد  
قول بعض المشايخ انتهى مبدئياً  
على الذهول عن هذا الفرق  
فانتم تحرير هذا المقام فقد زلت فيه اقدام  
والحمد لله ولي الانعام۔

معلق ایسی کوئی نص نہیں ہے اس لئے صابی لوگوں  
کو ان یہود و نصاریٰ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور  
نہ ہی ان کے بارے میں عقلی کلیہ کو ترک کیا جائے گا  
خلاصہ یہ کہ یہود و نصاریٰ کتابی لوگ جو بنوت کے قائل  
ہونے کے باوجود غیر اللہ کی الوہیت کے قائل ہیں کو  
اہل کتاب ماننا میرے خیال میں خلاف قیاس ہے لہذا  
یہ حکم اپنے مورد میں ہی محفوظ رہے گا جس پر کسی اور کو  
قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس سے ان بعض مشائخ کا  
یہ نظریہ کہ ستاروں کی پوجا صابیہ عورت کو کتابیہ سے  
جدا نہیں کرتی، واضح طور پر مڑوک قرار پاتا ہے اور  
یہ بھی واضح ہو گیا کہ ہدایہ اور تنویر کا کلام ظاہری معنی  
پر محمول نہیں ہے اور صاحب بحر کا کلام حق ہے کہ صابی  
لوگ اگر ستاریوں کی پوجا کرتے ہیں تو وہ مشرک ہیں جس  
کی انھوں نے تصحیح کی ہے، اس سے یہ بھی واضح ہوا  
کہ بحر کی اس تصحیح اور اس کے پہلے قول کہ یہود و نصاریٰ  
کا اہل کتاب ہونا علی الاطلاق مذہب ہے اگرچہ  
وہ ثالث ثلثہ کے قائل ہیں لیکن یہ تصحیح نہیں ہے اور اسی یہ بات  
بھی واضح ہو گئی کہ علامہ عمر بن نجیم کا تہر میں اور علامہ  
محمد بن عابد بن کا رد المحتار میں مذکور بیان کہ نصرانی عورت  
اگرچہ مسیح علیہ السلام کو الہ ہونے کا عقیدہ رکھے تب  
بھی اس سے نکاح حلال ہے کون بعض مشائخ کی  
تائید ماننا اس فرق سے ذہول پر مبنی ہے، اس تحریر کو  
غنیمت سمجھو، کیونکہ اس میں بہت سے قدم پھسلے ہیں،  
نعمتوں کے مالک اللہ تعالیٰ کے لئے ہی حمد  
ہے۔ (ت)

مرتا ہم جبکہ علماء کا اختلاف ہے اور اُس قول پر فتویٰ بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نساء و ذہاب سے احتراز کرے، اور آج کل بعض یہود بھی ایسے پائے جاتے ہوں جو عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابنیت مانیں تو اُن کے زن و زوجہ سے بھی بچنا لازم جانیں کہ ایسی جگہ اختلاف ائمہ میں پڑنا محتاط آدمی کا کام نہیں، اگر فی الواقع یہ یہود و نصاریٰ عند اللہ کتابی ہی ہوئے تاہم اُن کی عورتوں سے نکاح اور اُن کے ذبیحہ کے تناول میں ہمارے لئے کوئی نفع نہیں، نہ شرعاً ہم پر لازم کیا گیا، نہ بھلا اللہ ہمیں اس کی ضرورت بلکہ بر تقدیر کتابیت بھی علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بے ضرورت احتراز چاہئے،

فی الفتح القدیر یجوز تزوج الکتابیات و فتح القدیر میں ہے کتابیات سے نکاح جائز ہے، اور  
الاولیٰ ان لا یفعل ولا یتکلم ذبیحہم الا للضرورة الا  
اولیٰ یہ ہے کہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کا ذبیحہ بغیر ضرورت  
کھایا جائے (ت)

اور اگر انھیں علماء کا مذہب تھی ہو اور یہ لوگ بوجہ اپنے اعتقادوں کے عند اللہ مشرک ٹھہرے تو پھر زنا کے محض ہو گا اور ذبیحہ حرام مطلق والیاء ذہاب اللہ تعالیٰ، تو عاقل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامموردی اور دوسری جانب حرام قطعی، فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ ایسا ہی گمان کرتا تھا یہاں تک کہ بتوفیق الہی مجمع الانہر میں اسی مضمون کی تصریح دیکھی،

حيث قال فعلى هذا يلزم على الحكماء في ديارنا  
ان ينعوه من الذبح لان النصارى في  
نما من انما يصحون بالابنية قبحهم الله تعالى  
وعدم الضرورة متحقق والاحتياط واجب  
لان في حل ذبيحتهم اختلاف العلماء كما  
بيناه فلاخذ بجانب الحرمة اولى عند عدم  
الضرورة انتهى والله سبحانه وتعالى اعلم۔  
جہاں انھوں نے فرمایا کہ اس بنا پر ہمارے ملک کے  
حکام پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو نصاریٰ کے ذبیحہ سے  
منع کریں کیونکہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام  
کے ابن اللہ ہونے کی تصریح کرتے ہیں، جبکہ ضرورت  
بھی متحقق نہیں ہے تو احتیاط واجب ہے کیونکہ ان کے  
ذبیحہ میں علماء کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے  
تو حرمت والی جانب اپنانا بہتر ہے جبکہ ضرورت  
نہیں ہے اللہ، واللہ سبحانه وتعالى اعلم (ت)

## جواب سوال سوم

فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اُس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اُس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ پہاڑ سونے کے راہِ خدا پر دے، واللہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے، ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو اُن میں سے ایک کا بھی انکار ایسا ہے جیسا نو سونو لاکھ کا، آج کل جس طرح بعض بد دینوں نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسلمان کو دائرۃ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہیں ڈرتے حالانکہ مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و الثناء ارشاد فرماتے ہیں: فقد باء به احدھما (ان دونوں میں سے ایک نے یہ حکم اپنے اوپر لا لیا۔ ت)۔ یعنی بعض مد اہنوں پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات تو ہیں آقاؐ عالمیان حضور پر نور سید المرسلین اکرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار کئے جائیں اور اُسے سچا یا کتا مسلمان بلکہ اُن میں کسی کو افضل العلماء کسی کو امام الاولیاء مانتے جائیں یہ نہیں جانتے یا جانتے ہیں اور نہیں مانتے کہ اگر انکا ضرورت بھی کفر نہیں، تو عزیزو! بُت پرستی میں کیا زہر گھل گیا ہے، وہ بھی آخر اسی لئے کفر ٹھہری کہ اول ضروریات دین یعنی توحید الہی جل و علا کے خلاف ہے، کہتے ہیں وہ کلمہ گو ہے نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے ایسے ایسے مجاہدے کرتا ہے ہم کیونکر اسے کافر کہیں اُن لوگوں کے سامنے اگر کوئی کلمہ پڑھے افعال اسلام ادا کرے یا اینہم دو خدا مانے شاید جب بھی کافر نہ کہیں گے مگر اس قدر نہیں جانتے کہ اعمال تو تابع ایمان ہیں پہلے ایمان تو ثابت کر لو تو اعمال سے احتجاج کرو۔ ابلیس کے برابر توبہ مجاہدے کا ہے کہ ہوئے پھر اس کے کیا کام آئے جو اُن کے کام آئیں گے، آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرتِ اعمال اس درجہ بیان فرمائی کہ:

تَحْقِرُونَ صَلَواتِکُمْ مَعَ صَلَواتِہُمْ وَصِیائِکُمْ مَعَ صِیائِہُمْ اَوْ کَمَا قَالَ صَلَی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

۱۔ صحیح بخاری کتاب الادب باب من افرأخافہ بغیر تاویل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۰۱/۲  
صحیح مسلم کتاب الایمان " " " ۵۴/۱  
۲۔ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا بقراءۃ القرآن الخ " " " ۵۶/۲

پھر ان کے دین کا بیان فرمایا کہ :

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ۚ  
دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ (ت)

رہی کلمہ گوئی تو مجرد زبان سے کہنا ایمان کے لئے کافی نہیں، منافقین تو خوب زور و شور سے کلمہ پڑھتے ہیں حالانکہ ان کے لئے **فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ** (جہنم کی نچلی تہ میں) ت کا فرمان ہے والعیاذ باللہ۔

الحاصل ایمان تصدیقی قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات کہاں، مثلاً :  
(۱) جو رافضی اس قرآن مجید کو جو بفضل الہی ہمارے ہاتھوں میں موجود ہمارے دلوں میں محفوظ ہے، عیاذ باللہ بیاض عثمانی بتائے اُس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ یا اہلسنت یا کسی شخص کے گھٹانے یا بڑھانے کا دعویٰ کرے۔

(۲) یا احتمال کے شاید ایسا ہوا ہو۔

(۳) یا کہے مولیٰ علی یا باقی ائمہ یا کوئی غیر نبی انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔  
(۴) یا مسئلہ خبیثہ ملعونہ بدل کا قائل ہو یعنی کہے باری تعالیٰ کبھی ایک حکم سے لشیان ہو کر اُسے بدل دیتا ہے۔  
(۵) یا کہے ایک وقت تک مصیحت پر اطلاع نہ تھی جب اُسے اطلاع ہوئی حکم بدل دیا تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔

(۶) یا دامن عفت مآمن طیب اطیب اعطر الطہر کنیزان بارگاہ طہارت پناہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہما الکریم وایہا وعلیہا وبارک وسلم کے بارے میں اُس افک مبغوض مغضوب ملعون کے ساتھ اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے۔

(۷) یا کہے احکام شریعت حضرات ائمہ طاہرین کو سپرد تھے جو چاہتے رہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے۔  
(۸) یا کہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ائمہ طاہرین پر وحی شریعت آتی رہی۔  
(۹) یا کہے ائمہ میں سے کوئی شخص حضور پر نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم پلہ تھا۔  
(۱۰) یا کہے حضرات کریمین امین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں کہ ان کی کسی ماں حضور کی والدہ کب تھیں اور اُن کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے اور اُن کے سے



نانا حضور کے نانا کب تھے۔

(۱۱) یا کہے حضرت جناب شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے نوح کی کشتی بچائی، ابراہیم پر آگ بجھائی، یوسف کو بادشاہی دی، سلیمان کو عالم پناہی دی علیہم الصلوٰۃ والسلام جمعین۔

(۱۲) یا کہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی وقت کسی جگہ حکم الہی کی تبلیغ میں معاذ اللہ تہقیر فرمایا یا انی غیر ذلک من الاقوال الخبیثۃ۔

(۱) یا جو نجدی و بابی حضور پر نور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مثل آسمان میں یا زمین و پلعات بالا میں یا زمین میں موجود مانے یا کہے کبھی تمہارا کبھی ہوگا یا شاید ہو یا ہے تو نہیں مگر ہو جائے تو کچھ حرج بھی نہیں۔

(۲) یا حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرے۔

(۳) یا کہے آج تک جو صحابہ تابعین خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین سمجھے رہے خطا پر تھے نہ پچھلائی ہونا حضور کے لئے کوئی کمال بلکہ اس کے معنی یہ ہیں جو میں سمجھا۔

(۴) یا کہے میں ذمہ کرتا ہوں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت پائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۵) یا دو ایک بڑے نام ذکر کر کے کہے نمازیں جناب رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا فلاں و فلاں کے تصور میں دُوب جانے سے بدتر ہے لعنة اللہ علی مقالہ الخبیثۃ۔

(۶) یا جو تبلیغ رسالت حضور پر نور محبوب رب العالمین ملک الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس چہرہ اسی سے تشبیہ دے جو فرمان شاہی رعایا کے پاس لایا۔

(۷) یا حضور اقدس مالک و معطی جنت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حضرت سیدنا خورشید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے کریمہ طیبہ لکھ کر کہے (خاک بد بان گستاخان) یہ سب جہنم کی راہیں ہیں۔

(۸) یا حضور فریاد رس بیکیاں حاجت روائے دو جہان صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے استعانت کو بُرا کہہ کر یوں ملعون مثال دے کہ جو غلام ایک بادشاہ کا ہو رہا اُسے دوسرے بادشاہ سے بھی کام نہیں رہتا پھر کیسے..... کا کیا ذکر ہے اور یہاں دو ناپاک قوموں کے نام لکھے۔

(۹) یا اُن کے مزار پر انوار کو فائدہ زیارت میں کسی پادری کا فرکی گور سے برابر ٹھہرائے، اشد مقت اللہ علی قولہ۔

(۱۰) یا اس کی خباثت قلبی تو بہن شان رفیع المکان واجب الاعظام حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر



باعث ہو کہ حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے،

(۱۱) یا کہے (اُن کے بدگو) مرکز میں مل گئے،

(۱۲) یا اُن کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم الی غیر ذلک من

الخرافات الملعونة۔

(۱) یا کوئی نیچری نئی روشنی کا مدعی کہے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے جس شریعت میں کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعتِ مخائب اللہ نہیں۔

(۲) یا معجزاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے انکار کرنے نیل کے شق ہونے کو جوار بھانا بتائے، عصا کے اڑدیا بن کر حرکت کرنے کو سیلاب وغیرہ کا شعبہ ٹھہرائے،

(۳) یا مسلمانوں کی جنت کو معاذ اللہ زندیوں کا چمکے کہے۔

(۴) یا نارِ جہنم کو الم نفسانی سے تاویل کرے،

(۵) یا وجودِ ملائکہ علیہم السلام کا منکر ہو،

(۶) یا کہے آسمان ہر ہندی کا نام ہے وہ جسم جسے مسلمان آسمان کہتے ہیں محض باطل ہے،

(۷) یا کہے شیطان (کہ اُس کا علم شقیق ہے) کوئی چیز نہیں فقط قوتِ بدی کا نام ہے اور قرآنِ عظیم میں جو قصے آدم و حوا وغیرہا کے موجود ہیں جن سے شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تمثیلی کہانیاں ہیں۔

(۸) یا کہے ہم باقی اسلام کو بُرا کہے بغیر نہیں رہ سکتے،

(۹) یا نصوصِ قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ جو بات قرآنِ عظیم کی قانونِ نیچری کے مطابق ہوگی مافی جاسے گی ورنہ کفر جلی کے رُوئے زشت پر پر وہ ڈھکنے کو ناپاک تاویلیں کی جائیں گی،

(۱۰) یا کہے نماز میں استقبالِ قبلہ ضرور نہیں جدھر منہ کرو اُسی طرف خدا ہے۔

(۱۱) یا کہے آج کل کے یہود و نصاریٰ کافر نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پایا نہ حضور کے معجزات دیکھے۔

(۱۲) یا باتھ سے کھانا کھانے وغیرہ بعض سنن کے ذکر پر کہے تہذیبِ نصاریٰ نے ایجاد کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض افعالِ نامہذب تھے۔ اور یہ دونوں کلمے بعض اشیاء سے فقیر نے خود منئے، الی غیر ذلک

من الاباطیل الشیطانیۃ۔

(۱) یا کوئی جھوٹا صوفی کہے جب بندہ عارف باللہ ہو جاتا ہے تکالیفِ شرعیہ اُس سے ساقط ہو جاتی ہیں یہ باتیں تو خدا تک پہنچنے کی راہ ہیں جو مقصود تک واصل ہو گیا اُسے راستہ سے کیا کام۔

(۲) یا کہ یہ رکوع و سجدہ تو محبوبوں کی غماز ہے محبوبوں کو اس نماز کی کیا ضرورت، ہماری نماز ترک و چھوڑ ہے۔  
 (۳) یا یہ نماز روزہ تو عالموں نے انتظام کے لئے بنایا ہے،  
 (۴) یا جتنے عالم ہیں سب پنڈت ہیں عالم وہی ہے جو انبیاء بنی اسرائیل کی مثل معجزے دکھائے، یہ بات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل ہوئی وہ بھی ایک مدت کے بعد مولیٰ علی کے سکھانے سے، کما سمعہ من بعض المتصویرین علی اللہ (جیسا کہ میں نے خود ایسے لوگوں سے سنا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ ت)

(۵) یا خدا تمک پہنچنے کے لئے اسلام شرط نہیں، بیعت یک جانے کا نام ہے اگر کافر ہمارے ہاتھ پر یک جانے ہم اسے بھی خدا تمک پہنچا دیں گو وہ اپنے دین خبیث پر رہے۔

(۶) یا رند یوں کا ناچ علانیہ دیکھے جب اس پر اعتراض ہو تو کہے یہ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔  
 کہا بلغنی عن بعضهم واعترف به بعض خلص مرید یہ (جیسا کہ ان کے بعض سے مجھے اطلاع ملی اور اس کے مخلص مرید نے اس کا اعتراف کیا۔ ت)

(۷) یا شبانہ روز جلد سارنگی میں مشغول رہے جب تحویم مزامیر کی احادیث سنائیں تو کہے یہ مذمتیں تو ان کثیف بے مزہ باجوں کے لئے وار و کھجوریں جو اُس وقت غریب میں رائج تھے یہ لطیف نفیس لذیذ باجے جو اب ایجاد ہوئے اُس زمانے میں ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوائے ان کے سننے کے ہرگز کوئی کام نہ کرتے۔

(۸) یا کہ : ۛ

بمعنی خدا ہے سراپا گیا ہے محمد خدا ہے خدا ہے محمد  
 یہ دونوں ہیں ایک ان کو دوست سمجھنا خدا باطن و ظاہر ہے محمد

(۹) یا کہ : ۛ

میں سے تری آنکھوں کی سب بیماریاں اچھے ہیں اشاروں میں جلا دیتے ہیں مردہ یا رسول اللہ

(۱۰) یا کہ : ۛ

علی مشککش شیر خدا تھا اور حیدر تھا دو بالا مرتبہ تھارا کب و خوش پیمبر تھا  
 رب کعبہ کب خیر شکن فرزند آذر تھا بھٹوں کے توڑنے میں اُس ابراہیم مہر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پا کشف شاہ رسولان کا

(۱۱) یا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں

کوئی خدا کا محبوب نہ تھا۔

(۱۲) یا اُس کے جلسہ میں لا الہ الا اللہ فلاں رسول اللہ اُسی مغرور کا نام لے کر کہا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے۔

یہ سب فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہیں۔ ہد اہم اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم والا لعنہم لعنة تبید صفاسہم وکبارہم وتنزل عن الا سلامہ والمسلمین عاسہم وعواسہم آمین (اللہ تعالیٰ ان کو سیدھی راہ کی ہدایت دے ورنہ ان پر لعنت فرمائے ایسی لعنت جو ان کے بڑوں چھوٹوں کو ملیا میٹ کر دے اور اسلام اور مسلمانوں سے ان کی عار اور اندھا پن ختم ہو جائے، آمین! - ت) اور جو شخص ابتداء میں صحیح الاسلام تھا بعد ان خرافات کی طرف رجوع کی اُس کے مرتد ہونے میں شبہ نہیں، اس قدر پر نواجذ قطع قائم ہے، اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان میں جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہوا اور بچپن سے یہی کفریات سیکھے جیسے وہ بدعتین جن کے باپ دادا سے یہی مذہب مکفرہ پہلے آتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہونا چاہئے کہ کفار چند قسم ہیں کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے ان کی عورتوں سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا وہ کتابی ہیں اور بعض وہ جن کے نسا و ذبائح حرام، مگر ان سے جزیہ لینا مناسب ہو تو صلح کرنا غلبہ پائیں تو رفیق بنانا جائز ہے اور انھیں خواہی نخواستہ اسلام پر جبر نہ کریں گے، وہ مشرکین ہیں، اور بعض ایسے جن کے ساتھ یہ سب باتیں ناجائز، وہ مرتدین ہیں آیا ان ہمیشہ کے بدعتی کفار بدعتیان اسلام پر کس قسم کے حکم جاری ہوں، مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ میں چار قول مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل فقیر نے رسالہ العقالة المفسیة عن احکام البدعة المکفرة میں بمالامزید علیہ کی ان میں مذہب صحیح و معتمد علیہ یہی ہے کہ یہ بدعتین بحکم شرع مطلقاً مرتدین ہیں خواہ یہ بدعت ان کے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود انھوں نے ابتداء سے اختیار کی ہو خواہ بعد ایک زمانہ کے کی ہو کسی طرح فرق نہیں، بس اتنا چاہئے کہ باوجود دعوی اسلام و اقرار شہادتین بعض ضروریات دین سے انکار رکھتا ہو اُس پر احکام مرتدین جاری کئے جائیں گے۔ عالمگیری میں ہے:

يجب اکفارہم وافض في قولہم برجعة الاموات الى الدنيا ويتناسخ الاسرار و بانتقال روح الاله الى الائمة وبقولہم في خروج امام باطن وبتعطيلہم الامرو النهی الى ان يخرج الامام الباطن وبقولہم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رافضیوں کی ان باتوں پر کہ ”مردے دوبارہ دنیا میں آئیں گے، رُوح دوسرے جسموں میں آئیں گے، اللہ تعالیٰ کی رُوح امرِ اہلبیت میں منتقل ہوتی ہے، امام باطن خروج کریں گے، امام باطن کے خروج تک امر و نہی احکام معطل رہیں گے، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت علی کے مقابلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لانے میں غلطی ہوئی ہے،“ ان کی تکفیر ضروری ہے، یہ لوگ ملتِ اسلامیہ سے خارج

مرضى الله تعالى عنه وهؤلاء القوم خاص جوت  
عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين  
كذا في الظهيرية  
ہیں، اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہوں گے،  
ظہیرہ میں ایسے ہی ہے۔  
(ت)

نور علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ میں مولف فتاویٰ علامہ حامد آفندی عمادی سے نقل کرتے  
ہیں انہوں نے شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی کے مجموعہ میں علامۃ الوری نوح آفندی حنفی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ دیکھا جس میں  
اُن سے تکفیر و انقض کے بارے میں سوال ہوا تھا علامہ ان کے کلمات کفریہ لکھ کر فرماتے ہیں،  
ثبت بالتواتر قطعاً عند الخواص والعوام المسلمين  
ان هذه القبائح مجتمعة في هؤلاء الضالين  
المضلين فمن اتصف بواحد من هذه الامور  
فهو كافر (الى ان قال) ولا يجوز تركهم عليه  
باعتاء الجزية ولا بامان مؤيد نص عليه  
قاضي خاں في فتاواه ويجوز استرقاق نساءهم  
لان استرقاق المرتدة بعد ما لحقت بدار  
الحرب جائز الخ اه ملقطاً۔  
خواص و عوام مسلمانوں میں یہ بات تواتر سے چلی آرہی ہے  
کہ مذکور قباحتیں ان گمراہ لوگوں میں جمع ہیں جبکہ ان قباحتوں  
میں سے کسی ایک سے متصف ہونے والا کافر ہے،  
(آگے یہاں تک فرمایا) کہ جزیہ کے بدلے یا امان دے کر  
ان لوگوں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی، اس پر قاضی خاں  
نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے اور ان کی عورتوں کو  
لوٹیاں بنانا جائز ہوگا کیونکہ مرتدہ عورت جب دار الحرب  
چلی جائے تو اس کے بعد اس کو لونڈی بنانا جائز ہے الخ  
اه ملقطاً۔ (ت)

فتاویٰ علامہ قاضی خاں میں شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل علیہ الرحمۃ سے دربارہ بیض و بیضہ کے اول زن و  
شہر تھے پھر دونوں مسلمان ہوئے عورت نے اور مسلمان سے نکاح کر لیا منقول،  
ان کا نا یتھران الکفر او احدهما کا نا بمنزلة  
المرتدين لم يصح نكاحهما ويصح نكاح  
المرأة مع الثاني انتهى باختصار۔  
مرد و عورت دونوں یا ان میں سے ایک جب کفر کا اظہار  
کرے تو ان کا حکم مرتدوں والا ہوگا، ان کا نکاح ختم  
ہو جائیگا اور وہ عورت دوسرے کے لئے حلال  
ہوگی، اه، مختصراً۔ (ت)

لہ فتاویٰ ہندیہ باب التاسع فی احکام المرتدین  
لہ العقود الدینیۃ تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ باب الردۃ والتغیر  
لہ فتاویٰ قاضی خاں کتاب النکاح باب فی المحرمات  
نورانی کتب خانہ پشاور  
قندھار افغانستان  
نوکلشور لکھنؤ  
۲۶۳/۲  
۱۰۵-۱۰۴  
۱۶۴/۱

امام علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں امام اہلسنت قاضی ابوبکر باقلانی سے نقل فرماتے ہیں،  
 انہم علی سرائے من کفرہم بالتاویل لا تحل منا کھتم  
 ولا اکل ذیابھم ولا الصلوۃ علی میتہم و  
 یختلف فی مواسرہم علی الخلاف فی میراث  
 المرتدۃ  
 جن لوگوں نے ان کی تکفیر کی ہے ان کی رائے میں ان سے  
 نکاح کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا  
 جائز نہیں ہے اور ان کی وراثت میں وہی اختلاف  
 ہوگا جو مرتد کی وراثت میں ہے۔ (ت)

ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ ان بلند عین منکرین ضروریات دین پر حکم مرتدین جاری ہونا ہی منقول و مقبول  
 بلکہ مذاہب اربعہ کا مفتی ہے۔ بالجلہ ان اعداد اللہ پر حکم ارتداد ہی جاری کیا جائے گا، نہ ان سے سلطنت اسلام  
 میں معاہدہ دائمی جائز نہ ہمیشہ کو امان دینا جائز، نہ جز یہ لینا جائز نہ کسی وقت کسی حالت میں ان سے ربط رکھنا جائز،  
 نہ پاس بیٹھنا جائز نہ بیٹھنا جائز، نہ ان کے کسی کام میں شریک ہونا جائز نہ اپنے کام میں شریک کرنا جائز، نہ مناکحت  
 کرنا جائز نہ ذبیحہ کھانا جائز۔

قاتلہم اللہ اذ ینذہبون قال اللہ تعالیٰ و  
 من یتولہم منکم فانه منہم۔  
 اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے یہ کہہ رہا ہے میں، اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی

میں سے ہے (ت)

ہدانا اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم و دین ہذا  
 النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم و  
 ثبتنا بالقول الثابت فی الدنیا والاخرۃ انه ولی  
 ذلک و اهل التقویٰ و اهل المغفرۃ لا اللہ الا  
 هو سبحنہ و تعالیٰ عما یشرکون ۝ واللہ تعالیٰ  
 اعلم۔  
 اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت کرے اور اس  
 آخری نبی علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے دین پر  
 چلائے، اور دنیا و آخرت میں ایمان کامل پر ثابت قدم  
 رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے اسے تقویٰ  
 والو اور مغفرت والو! اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ  
 پاک و بلند ہے کسی شریک سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

کتبہ المذنب احمد رضا  
 عفی عنہ محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم





یقوت

اسے ضائع کر دے جس کا نفقہ اس کے ذمے تھا (۱)۔  
 یا وہ عالم جس سے بڑھ کر اس شہر میں عالم نہ ہوا ہے بھی حرام ہے وقد نص فی البیضاء والدر المختار  
 انہ لا یجوز لہ السفر الطویل منها فضلا عن المہاجرة (بزازہ اور در مختار میں تصریح ہے کہ ایسے آدمی  
 کے لئے طویل سفر جائز نہیں ہے جاسیکہ وہ وہاں سے ہجرت کر جائے۔ ت) تیسرے وہ کہ نہ فرائض سے عاجز ہے  
 نہ اس کی یہاں حاجت، اسے اختیار ہے رہے یا چلا جائے جو اس کی مصلحت ہو، یہ تفصیل دارالاسلام میں ہے،  
 کما حققنا فی فتاؤنا (جیسا کہ اس کی تحقیق ہم نے اپنے فتاویٰ میں کی ہے۔ ت) اب آپ اپنی حالت کا  
 اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو ہجرت جائز یا واجب یا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۔ مسئلہ از بمبئی سٹیکل واس روڈ معرفت وائزیرادر مسئلہ نذیر احمد جھنڈی ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ  
 (۱) سلطنت اسلامیہ عثمانیہ تباہ برباد کی جا رہی ہے، اس کے حصے بخرے کر لئے گئے، ایسی حالت میں ہم  
 اہل سنت و جماعت کو اس سلطنت اسلامی سے ہمدردی اور اس کے دشمنوں سے نفرت کرنی چاہئے  
 یا نہیں؟

(۲) اماکن مقدسہ بے حرمت کئے گئے، خصوصاً حرم شریف میں خون بہایا گیا، غلاف کعبۃ اللہ میں آگ لگی، ان  
 بے حرمتی کرنے والوں اور ان افراد سے جو اس بے حرمتی کے باعث ہوئے ہم کو نفرت اور عداوت  
 رکھنی چاہئے یا نہیں؟

(۳) خصوصاً جس قوم نے سلطنت اسلامیہ کو برباد اور اماکن مقدسہ کو بے حرمت کرنے کی کوشش کی ہو وہ دشمن اسلام  
 اور مخالفت اللہ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھی جائے گی یا نہیں اور لفظ اے آیت کریمہ لا تجد  
 قوماً یؤمنون باللہ و الیوم الآخر و یوادون من حاد اللہ و رسولہ الخ (تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین  
 رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی الخ) ہم  
 اہل سنت و جماعت کو ان دشمنان اسلام سے دوستانہ تعلقات ترک کرنے چاہئیں یا نہیں؟ بَلِّغُوا النُّجُودُ۔

۲۳۸/۱	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب الزکوۃ	لے سنن ابوداؤد
۱۹۵ ، ۱۹۴ ، ۱۹۰/۲	دار الفکر بیروت	مسند احمد بن حنبل	
۳۸۲/۲	المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت	حدیث ۱۳۴۱۵	المعجم الکبیر
۳۳۹/۱	مطبع مجتہد فی دہلی	کتاب الجہاد	لے در مختار
			لے القرآن الکریم ۲۲/۵۸

## الجواب

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام  
النصح لكل مسلمہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے۔ (د ت)

مگر تبرکات بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے نامقدورات پر مسلمان کو ابھارنا جو نہ ہو سکے اور ضرر ہے  
اور اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افترا اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ لا یكلف اللہ نفسا الا وسعہا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر  
وقال تعالیٰ فاتقوا اللہ ما استطعتم۔ اس کی طاقت بھر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اللہ سے  
دروہاں تک ہو سکے۔ (د ت)

پھر خیر خواہی اسلام حدود اسلام میں رہ کر ہے، مشرکین سے اتحاد و موالات اور ان کو راضی کرنے کو شعار اسلام کی بندش  
مشرک لیڈر کو اپنے دین کا بادی و رہبر بنانا، مشرک لکچر کو مسلمانوں کا واعظ ٹھہرانا، اسے مسجد میں لے جا کر جماعت مسلمین سے  
اونچا کھڑا کر کے کچر دلوانا، اپنے ماتحتوں پر مشرکوں سے قشتے لگوانا، مشرکوں کے مجمع میں مشرک لیڈروں کی جے پکارنا،  
مشرک لیڈروں کی ٹکٹیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر مرگٹ میں لے جانا، مسابد کو مشرک کا ماتم گاہ ٹھہرانا، اس کے ماتم  
کے لئے مساجد میں سر برہنہ ہونا، اس کے لئے نماز و دعائے مغفرت کا اشتہار دینا، قرآن مجید اور رمان کو ایک  
ڈولے میں رکھ کر دونوں کی پوجا کرتے ہوئے مندر میں لے جانا، مشرکوں نے قربانی کاؤ پر مسلمانوں کو بے دریغ ذبح کیا  
آگ سے چھونکا اُن میں کے جو بعض گرفتار ہوئے اور اُن پر شہوت کامل پہنچ گیا، ان کے لئے رحم کی درخواست کرنا، اُن  
کی ربانی کی ریزولوشن پاس کرنا، صاف لکھ دینا کہ ہم نے قرآن وحدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دی، صاف لکھ  
دینا کہ آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا، صاف لکھ دینا کہ ہماری جماعت ایک ایسا  
مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو کفر و اسلام کا امتیاز اٹھا دے گا، صاف لکھ دینا کہ ہم ایسا مذہب بنانا چاہتے ہیں  
جو سنگم و پریاگ دہتوں کی پرستش کا ہوں، کو مقدس مقام ٹھہرائے گا۔ یہ امور خیر خواہی اسلام نہیں کندھ چھری سے  
اسلام کو ذبح کرنا ہے، یہ سب افعال و اقوال ضلال بعید و کفر شدید ہیں اور ان کے فاعل و قائل و قابل اعدائے دین حمید و

۱۳/۱ قیدی کتب خانہ کراچی

۱۳/۱ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین والنصیۃ

۲۸۶/۲ القرآن الکریم

۱۶/۶۴

و شمنان رب مجید ہیں،

اتخذوا دینہم لہوا ولعباً، بدلوا نعمت اللہ  
کفرًا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب  
ینقلبون ۳

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا، اللہ کی نعمت  
ناشکری سے بدل دی۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم  
کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

نفرت دینیہ مکروہ تنزیہی و اسات مکروہ تحریمی و حرام صغیرہ و کبیرہ و مراتب بدعت و ضلال و انواع کفر و ارتداد  
سب سے حسب مراتب ہے جس کے درجات مستحب سے فرض اعظم بلکہ ضروریات دین تک ہوں گے لیکن جو اخبث مراتب  
سے نفرت نہ کرے ادون سے ادعائے نفرت میں جھوٹا ہے، مکروہ تنزیہی سے اسارت بُری ہے، اسارت سے  
مکروہ تحریمی بدتر ہے، اس سے کبائر اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اور ان سب سے بدعت و ضلال بدتر ہیں اور  
ان کے بھی مدارج مختلف ہیں اور ان سب سے کفر بدتر ہے اور اس میں بھی مراتب ہیں کفر اصلی سے  
ارتداد بدتر اور اس میں بھی ترتیب ہے، کفر اصلی کی ایک سخت قسم  
نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے  
بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، افعال کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شناعت کو نہیں پہنچ سکے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر  
از بدتر سے بدتر، کافروں بُت پرستوں سے اتحاد و داد دینا یا جاتا ہے، کیسا داد دے، کہاں کا اتحاد، بلکہ غلامی و  
انقیاد، اور ان سے بھی بدتر کفار و ماسیہ کو اپنی مجلسوں کی صدائیں دی جاتی ہیں اور ان تمام بدتر از بدتر سے بدتر  
دیوبندیت کے سرخیٹ ہند کی پکڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے، جب مشرکین و مرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل و  
معصیت سے نفرت کا ادعا محض سفید جھوٹ ہے اگر تمہاری نفرت اللہ کے لئے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی  
بُت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی اگر بُت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی تو نفرت کے دعوے  
محض مکر و فریب ہیں،

یخدعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون  
الا انفسہم وما یشعرون ۵

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت  
میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انھیں  
شعور نہیں۔ (ت)

۵۱/۷	۱	۱	۱
۲۶/۱۴	۲	۲	۲
۲۲۷/۲۶	۳	۳	۳
۹/۲	۴	۴	۴

آیہ کریمہ :

لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون  
من حاد الله ورسوله.

تم نہ پاؤ گے اُن لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے  
دن پر کہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ اور اس کے  
رسول سے مخالفت کی۔ (ت)

کی تلاوت اس جدید پارٹی کے لئے سب تالی القرآن والقرآن یلعنہ (بہت سے قرآن پڑھنے والوں پر  
قرآن لعنت کرتا ہے۔ ت) کی پوری مصداق ہے کیا بُت پرست و دُعا پرست و دیوبندیہ من حاد اللہ ورسولہ میں  
داخل نہیں ضرور ہیں، کیا یہ پارٹی اُن سے و داد و اتحاد کر کے یوادون من حاد اللہ ورسولہ میں داخل نہ ہئے  
ضرور ہوئے، اور یہی آیہ کریمہ فرما رہی ہے کہ جو یوادون من حاد اللہ ورسولہ ہیں وہ یؤمنون باللہ والیوم  
الآخر نہیں، لاجرم،

شهدوا علیٰ انفسہم کافوا کافرین  
یخربون بیوتہم بایدہم وایدی المؤمنین  
فاعتبروا یا اولی الابصار

نساء اللہ العافیۃ ونعوذ باللہ من حال اہل  
النار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار  
وصلی اللہ وسلم وبارک علی السید الکرم المختار  
والہ الاطہار وصحبہ الاخیار وامتہ الخ یوم  
القرار، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں اور اہل نار  
کے اس حال سے اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستہ  
ہوتے ہیں، اللہ واحد قہار کی قدرت کے بغیر نیکی کی طاقت  
اور برائی سے باز آنے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ  
کی رحمتیں، برکات ہمارے کریم آقا پر ہوں اور آپ کی  
آل اطہار، صحابہ خیار اور امت نبی پر قیامت تک ہوں۔  
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ از کانپور فیل خانہ کنہ مسئلہ مولوی سید محمد آصف صاحب ۵ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدک و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔  
یا حبیب محبوب اللہ روحی فداک، قبلہ کونین و کعبہ دارین محی الملتہ والدین دامت فیوضہم۔ بعد تسلیمات  
لہ القرآن الکریم ۲۲/۵۸

لے المدخل لابن الحاج الج ۱۰۰ الاول ص ۵۵ الج ۲۰ الثانی ص ۳۰ دار الکتاب العربی بیروت  
لے القرآن الکریم ۱۳۰/۶ و ۳۴/۷ لے القرآن الکریم ۲/۵۹



فدیائے و تمنائے حصول سعادت آستانِ بوسی التماسِ ایں کہ بفضلِ تعالیٰ فدوی بخیریت ہے۔ صحیح توری مزاجِ اقدس  
مقام بدعاے سحری مطلوب۔

(۱) ذمی کفار کو ان کے مندر و عبادت گاہ میں عبادت کرنے و نیز ماسم کفر کے کرنے کی سلطانِ اسلام  
اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ در صورت اجازت دینے کے شبہ ہوتا ہے کہ احکام کفر پر رضا کفر ہے  
جیسا کہ اتمامِ حجت نامہ میں ۴۳ سوال کے آخر میں ہے (تقسیم ملک کہ اتنا آپ کا اتنا ہندوؤں کا، ان  
دونوں صورتوں میں احکام کفر تمام یا بڑے حصہ میں آپ کی رضا سے جاری ہوں گے کہ آپ ہی اس اشتراک یا  
تقسیم پر راضی ہوئے، احکام کفر پر رضا کفر یا کم از کم بدینی ہے یا نہیں)  
(۲) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اخرجوا اليهود والنصارى من جزيرة العرب - یهود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے  
نکال دو۔ (ت)

اور کس زمانہ تک اس حدیث شریف پر عمل ہوتا رہا، اور کس بادشاہ کے وقت سے عدن وغیرہ میں نصاریٰ  
کا قیام ہوا، حدیث شریف سے کیا مقصود ہے؟

(۳) کیا وہابیہ دیوبندیہ خذلہم اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ انہیں اٹھیلے اٹھیلے فرمائے۔ ت) بیت المقدس و  
مساجد کو مقامات مقدسہ نہیں سمجھتے اگرچہ ترکوں کو مسلمان و نیز اورامکن مقدسہ کو مقامات مقدسہ نہ سمجھیں لیکن  
شاید مساجد کی وجہ سے و نیز اس حدیث شریف کی وجہ سے چاہتے ہوں کہ عراق عرب غیر مسلم کی ہستیوں  
سے پاک ہو جائے اور نصاریٰ پریشان ہو کر اسے چھوڑ دیں

(۴) کیا ابن عبد الوہاب نجدی نے سنگِ اسود کو بھی کچھ نقصان پہنچایا تھا اور جگہ سے ہٹا دیا تھا؟ والسلام  
مع التکریم۔

## الجواب

جیسی و محبی و محبوبی اجکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) سلطانِ اسلام ہرگز کفار کو ماسم کفر کی اجازت نہیں دے سکتا، کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا  
بلکہ نہ تو کہم و ما یدینون (انہیں ہم ان کے دین پر چھوڑ دیں گے۔ ت) یعنی جہاں جس بات کے ازالہ کا  
حکم نہیں وہاں تعرض نہ کرے گانہ یہ کہ ان سے کہے گا کہ یا اے اساکرو۔ رسالہ علامہ شرنبلالی پھر رد المحتار  
میں ہے،

لیس المراد انہ جائزاً مرہم بہ جائز سے یہ مراد نہیں کہ ہم اس کا امر

بل بمعنى نتركهم وما يدعون فلهو من جملة المعاصي التي يقرون عليها كشرب الخمر ونحوه ولا نقول ان ذلك جائز لهم فلا يحل للسلطان ولا للقاضي ان يقول لهم افعلوا ذلك ولا ان يعينهم عليه۔  
 بخلاف یہاں کے کہ ضرور جو کچھ ہوگا فریقین کی تراضی و قرارداد سے ہوگا۔

(۲) یہ حدیث ان لفظوں سے صحیح نہیں مگر اس مضمون میں کہ جزیرہ عرب میں کوئی نامسلم نہ رہے، متعدد صحیح حدیثیں وارد ہیں، مقصود حدیث و حکم شرعی یہ ہے کہ جزیرہ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں، تجارت وغیرہ امور مرخصہ کے لئے آئیں اور پہلے جائیں، ظاہر اس سال بھر تک قیام کی اجازت کسی کو نہ دی جائیگی۔ تیسرا المقاصد علامہ شرنبلالی پھر در مختار میں ہے:

يمنعون من استيطان مكة والمدینة لانهما من ارض العرب قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا يجتمع في ارض العرب دينان ولو دخل لتجارة جائز ولا يطيل۔  
 مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ کو انھیں وطن بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ دونوں شہر ارض عرب ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: زمین عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے، اگر تجارت کے لئے داخل ہو تو جائز ہے لیکن طویل مدت نہ رہے۔ (ت)

رد المحتار میں ہے:

قوله لانهما من ارض العرب افاد ان الحكم غير مقصور على مكة والمدینة بل جزيرة العرب كلها كذلك كما عبر به في الفتح وغیره، فيمنع من امت يطيل فيها المكث حتى يتخذ فيها مسكنات حالهم في المقام في ارض العرب مع التزام

قوله "کیونکہ وہ ارض عرب میں سے ہیں" بتا رہا ہے کہ یہ حکم محض مکہ اور مدینہ تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام جزیرہ عرب کا یہی حکم ہے جیسا کہ فتح وغیرہ میں بیان ہوا ہے لہذا ایسی طویل مدت تک وہاں ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا کہ وہاں وہ رہائش وغیرہ بنائے کیونکہ زمین عرب میں ان کا التزام جزیرہ کے ساتھ

رد المحتار کتاب الجہاد فصل فی الجزیۃ  
 مکہ در مختار

دار احیاء التراث العربی بیروت  
 مطبع مجتبائی دہلی

۲۷۲/۳  
 ۲۵۲/۱

الجزية كالحلم في غيرها بلا جزية ، وهنالك  
لا يمنعون من التجارة بل من اطالة المقام  
فكذلك في امراض العرب ، شرح السيرة و ظاهره  
ان حد الطول سنة تأمل  
ٹھہرا ایسا ہی ہے جیسے وہ دیگر مقام پر بلا جزیہ ٹھہریں تو  
وہاں انھیں تجارت سے منع نہیں کیا جائے گا ، ہاں  
طویل قیام سے روکا جائے گا ، اسی طرح زمین عرب کا  
معاملہ ہے ، شرح السیر - ظاہر یہی ہے کہ طوالت  
مدت کی حد ایک سال تک ہے ، تأمل ۔ (د)۔

اس حکم کی تکمیل خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی اور بعد کے خلفائے مستمر رہی قرامطہ نے  
پھر عبیدی خنسا پھر وہابیہ نجدیہ ، ان کفار کا چند روزہ جبری تسلط نہ کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے تھا  
نہ کسی بین الاقوامی قانون مخترع کی قرارداد سے عدن میں نصاریٰ کا قیام اور جدہ میں ان کی سفارت کا مسکن  
سلطنت ترک کے اواخر سے ہے۔

(۳) وہابیہ مساجد کو مقدس سمجھا کریں مگر ساتھ ہی ترکوں کو بھی غیر مسلم ہستی مانتے ہیں جس طرح تمام اہلسنت  
کو جانتے ہیں تو ان کے جیسے نصاریٰ ویسے ہی ترک ، بلکہ دل میں ترکوں کو بدتر سمجھتے ہیں کہ مشرک و مرتد جانتے ہیں۔

(۴) قرامطہ خنسا سنگ اسود کو لے گئے تھے ، بیس برس کے بعد ان کے یہاں سے ملا ، نجدیہ کا اسے جگہ سے  
ہٹانا منتول نہیں ، ہاں سیف الجبار میں ان کے زود خیر ہے اس میں یہ شق آجانا لکھا ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از چکل ضلع بلدانہ ہزار مسئلہ محمد شیر نوار تھا صاحب ۲۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و بادیان مبین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ ان دونوں جب کہ دول یورپ  
نصاری نے سلطنت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنت کے بیشتر حصہ مملکت و دار الخلافہ پر تسلط اور  
جزیرۃ العرب و اماکن مقدسہ پر بھی براہ راست و بالواسطہ تسلط و اقتدار جمایا ہے کیا ان حالات میں مسلمانان ہند  
کے لئے ضروری ہے یا نہیں کہ ایسا کوئی طرز عمل متفق طور پر اختیار کریں جو غاصبان سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کو  
عاجز کرنے والا اور نقصان پہنچانے والا اور جس کا اثر سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کی حفاظت کے لئے مدافعت  
پہلوئے ہوئے ہو ، پیشوا تو جبروا۔

## الجواب

اس سوال کا جواب بھی یار با چھپ چکا ، بلاشبہ سلطنت اسلام کی حمایت اور اماکن مقدسہ کا تحفظ  
مسلمانوں پر فرض ہے مگر ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم حسب استطاعت ، ہندوؤں کی غلامی حرام ہے

اور ان سے اتحاد و وادو مخالفت قرآن ہے، جو شخص جو طریقہ برتنا چاہے اسے تین باتیں سوچ لینا ضرور ہے،  
 اول وہ طریقہ شرعاً جائز ہو، نہ محرمات و کفریات جیسے آجکل لوگوں نے اختیار کئے ہیں۔  
 دوم وہ طریقہ ممکن بھی ہو، اپنے آپ کو اس کے کرنے پر قدرت ہو کہ غیر مقدوریات کا اٹھانا شرعاً بھی  
 ممانعت ہے عقلاً بھی حماقت۔

سوم وہ طریقہ مفید بھی ہو، وقت اٹھائے پریشانی اٹھائے بلا کے لئے سینہ سپر ہو، اور کرے وہ بات جو  
 محض غیر مفید و بے اثر ہو، یہ بھی شرعاً عقلاً کسی طرح مقبول نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم  
**مسئلہ از بنارس محلہ انبیا کی منڈی مسئلہ محمد عمر صاحب رضوی** ۲۴ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین حنفی اس مسئلہ میں کہ ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی، کافر ذمی اور  
 حربی کی یہ صحیح تعریف کیا ہے، ہندوستان کے کفار سے لین دین بیع و شرا جائز ہے یا نہیں؟ بیٹنوا نو تجروا۔

### الجواب

ہندوستان کے کافر ذمی نہیں، ذمی وہ کافر ہے کہ سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہے اور جزیہ  
 دینا قبول کرے، بیع و شرا لین دین کہ جائز ہو بہر کافر اصلی سے جائز ہے اگرچہ ذمی نہ ہو۔ ہندوستان میں ہے،

اذا اراد المسلم ان يدخل دار الحرب بامان  
 للتجارة لم يمنعه ذلك منه وكذلك اذا اراد  
 حمل الامتعة اليهم في البحر في السفينة  
 ملخصاً۔  
 جب کوئی مسلمان تجارت کے لئے امان کے ذریعے  
 دار الحرب میں داخل ہونا چاہے تو اسے روکا نہیں جائیگا  
 اسی طرح اس صورت میں حکم ہے جب وہ سمندر میں کشتی کے  
 ذریعے ان کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ رکھتا ہو،  
 ملخصاً۔ (د)

بلکہ کافر اصلی غیر ذمی و غیر مستامن سے اپنے فتنے کے وہ عقود بھی جائز ہیں جو مسلم و ذمی مستامن سے ناجائز ہیں،  
 جن میں غدر نہ ہو کہ غدر و بدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن  
 اصلی ہو یا مرتد۔ ہدایہ و فتح القیڑ وغیرہ میں ہے،

لان ما لهم غير معصوم فبای طریق اخذہ  
 المسلم اخذ ما لا مباحا ما لم يكن غدرًا۔  
 کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریق سے  
 بھی حاصل کر لے وہ مال مباح ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ دھوکا نہ ہو۔

لے فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب السادس فی المستامن نورانی کتب خانہ پشاور ۲۳۲/۲  
 لے فتح القیڑ باب استیلاء الکفار مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲۵۴/۵  
 در مختار کتاب الجہاد مطبع مجتہائی دہلی ۳۴۱/۱

کفار ہند کے ذقی و مستامن نہ ہونے کے سبب ان سے بیع و شرا نا جائز سمجھنا سخت جہالت ہے ، یہ  
 سبب تو اور موجب وسعت ہے نہ کہ وجہ ممانعت ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---



رسالہ  
**نابغہ النور علی سوالات جبلפור**  
 (جبلپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد ﷺ و تھیں علی رسولہ الکریم۔

مسئلہ ۱۶ از جبل پور کمانیہ بازار دکان سیٹھ عبد الغفور صاحب آئل مرچنٹ مرسلہ عبد الجبار صاحب ناظم جماعت  
 خدام اہل سنت ۲۰ شوال ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں :

(۱) ایک سچا پکا سنی پابند مذہب و ملت تارک و نیا دینی عالم یا عمل جو حکومت ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنت اسلامیہ کھجے اور اپنی متعدد تقریروں میں اس عظیم سلطنت اسلامیہ بلکہ ہر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد و اعانت و حمایت اور امانت کی صیانت و حفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت و استطاعت ہر جائز و ممکن و مفید طریقہ کے ساتھ ضروری و لازم و فرض فرمائے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ ”آپ ترکوں کی خلافت کو خلافت راشدہ کاملہ اور سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں“ اس کے جواب میں فرمائے ”سلطنت ترکی خلدھا اللہ تعالیٰ وایدھا و حوسھا و اخذل اعدائھا“ (اللہ تعالیٰ اس سلطنت کو ہمیشگی بخشے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ ت) کے متعلق

صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میں بحمدہ تعالیٰ سستی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقات سلف اور مسلمات اہلسنت و تصریحات محققین کا قبیح اور اُمت مرحومہ کے اجماع و اطلاق متواتر کا پابند رہا ہوں اور یہی میرا مذہب و عروہ و ثقی ہے، مسئلہ خلافت عظمیٰ کے متعلق جو ایک ثابت و محقق و قطعی طے شدہ مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف اتباع سلف پر ایک جدید اختراع خلف کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں، اور آج کل کے بے جا اور ناجائز و مزاحم دین و ملت و مخالفت کتاب و سنت شورشوں اور ایسی شورشی خلافت کیٹیوں سے علیحدہ رہے، جن خلافت کیٹیوں کا مقصد خاص ہندو مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت اور موالات قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مطیع و منقاد و غلام بنانا، محرمات شرعیہ کو حلال و حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کر کے کام تمام منافی مقاصد خلافت و خلافت اسلام و موجب بربادی اسلام و تباہی اہل اسلام کرنا نہایت مبالغہ کے ساتھ قولاً و فعلاً و تحریراً کفار و مشرکین کی تحظیم و توقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا بجائے دعائے نصرت اسلام و مسلمین مشرکوں کی طرح کافر و مشرک کی جے پکارنا کسی کافر و مرتد و وہابی کے مرنے یا جیل جانے پر اظہار غم اور ماتم کے لئے بازار بند کرنا ہڑتالیں کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جو ان کا کمانا مانے اسے تکلیف دینے اور اس کی عزت و ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا اور بایکٹ کر دینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلا دینا، شعار مشرک گاندھی ٹوپی پہننے پر زور دینا وغیرہ **الاستغناء**، ایسی خلافت بلکہ خلافت و ہلاکت کیٹیوں کے ان کے کفروں اور ضلالتوں کو اہل اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کرے اور لوگوں کو راہ راست کی طرف بلائے ایسے عالم دین پر نفس خلافت کے انکار کا بہتان و افترا باندھ کر اسے دائرہ اہل سنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے کفر و ارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس پر عمل کر کے ایسے عالم باعمل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا صرف موالات من الیہود والنصارى حرام ہے یا ہر کافر و مشرک و مبتدع و وہابی و بے دین سے۔  
 (۳) کیا ہر ترک موالات من الیہود والنصارى کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین و مرتدین ہندو و وہابیہ سے موالات کرنے والے اسے فرض جاننے والے کیا محرف و مکذب قرآن عظیم نہیں، اگر ہیں تو ان کی نسبت شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) جو عالم باعمل ہر کافر و مشرک نصاریٰ یہودی، ہندو و مجوسی بلکہ ہر گمراہ بے دین و بد مذہب مرتد، وہابی اور ہر دشمن دین اور ہر مخالف اسلام سے ترک موالات فرض اور اس کے ساتھ موالات حرام بتائے اور آج کل کے شور و پسندوں کا من گھڑت ترک موالات جو صرف نصاریٰ سے کیا جا رہا ہے وہ بھی ادھورا، اور کافروں، مشرکوں، مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے موالات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے انوکھے اندھے ایجاد مشرک ترک موالات کو

منافی اسلام و مخالف کتاب و سنت فرمائے، ایسے عالم یا عل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک موالات من الہیہ و النصاری یا مطلقاً ترک موالات کے انکار کا بہتان و افتر اگھر کر اس کے کفر و ارتداد پر استفسار کرنا، فتویٰ دینا، اس فتویٰ کی تصدیق کرنا اور ایسے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے سب کے لئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعتِ اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے انوائسے مسلمانوں میں بھٹوٹ پیدا کرنا، مسجدِ الہی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کر کے کافروں کی مدد سے خیمے قائم کر کے نمازِ عید ادا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر و فریب سے عید گاہِ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کہنے سے عید گاہ چھوڑ کر جماعتِ اہل سنت سے منہ موڑ کر مسجدِ الہی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۶) مشرکوں بُت پرستوں کو خوش اور راضی کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کو گائے کی قربانی چھوڑنے پر زور دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے بہکانے سے ان کے دامِ شیطنت میں پھنس گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ بیٹو! توجہ کرو، بہت ہی کرم ہوگا، ہر سوال کے جواب کے ساتھ دلیل ہو اگرچہ مختصر۔

## الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده وآله وصحبه المعکمین عندہ۔

(۱) صورتِ مستفسرہ میں عالم موصوف سراسر حق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ و ضال،

قال اللہ تعالیٰ فماذا بعد الحق الا الضلال لیلۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔

بلاشبہ حمایتِ سلطنتِ اسلامیہ و حفاظتِ اماکنِ مقدسہ میں وسعت و استطاعت کی شرط قرآنِ عظیم سے ہے،

اور اس کے طرق میں جائز و ممکن و مفید کی تحدید شرعِ قویم و عقلِ سلیم سے۔ قال اللہ تعالیٰ،

لا یكلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

وقال الله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم ۛ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو اللہ تعالیٰ سے ڈر جہاں ہو سکے۔ (ت)

شرع الہی عز وجل منزہ ہے اس سے کہ ناجائز و حرام پاتا ممکن وغیرہ مقدور یا نامفید و عبث کا حکم دے۔  
قال الله تعالى ان الله لا يأمر بالفحشاء ۛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ (ت)

وقال تعالى ويثي عن الفحشاء والمعكره ۛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، او وہ منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔ (ت)

وقال تعالى لا تكلف نفسك الا وسعها ۛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم کسی جان پر بوجہ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر۔ (ت)

وقال تعالى وما خلقنا السماء والارض وما بينهما لعبين ۛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔ (ت)

دربارہ خلافت جس عقیدہ اہل سنت کا عالم نے اشعار کیا خود خلافت کیلئے مفتی اعظم مولوی ریاست علی شاہ صاحب شاہجہانپوری اور اس کے لیڈر معظّم و ناظم اعلیٰ علامہ صدر المشیخہ تبلیغ عبد الماجد بدایونی نے ایک مطبوعہ فتویٰ میں (کہ شخصیں مذکورین جس کے مفتی و مستفتی ہیں) اس کا صاف اقرار و اظہار کیا جو عبارات ائمہ و علماء اس فتویٰ نے سنداً پیش کیں، و ضوح حق کو ان میں سے یہ دو ہی بہت ہیں مقاصد و شرح مقاصد سے (کہ عقائد اہلسنت کی معتمد کتابیں ہیں) سند دکھائی کہ لنا قوله عليه السلام الاثمة من قرئش، واجمعوا عليه فصار دليلاً قاطعاً يفيد اليقين باشتراط القرشية یعنی ہم اہلسنت کی دلیل حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جلیل ہے کہ تمام خلفاء قریش سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہو گئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قرشی ہونا بیشک شرط ہے۔ علامہ سید محمد ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رد المحتار علی الدر المختار سے سند پیش کی کہ فرماتے ہیں :

ۛ القرآن الکریم ۲۸/۷

ۛ " " ۶۲/۲۳

ۛ القرآن الکریم ۱۶/۶۴

ۛ " " ۹۰/۱۶

ۛ " " ۳۸/۴۴

ۛ شرح المقاصد المبحث الثانی التکلیف والمحرمۃ والذکورة دار المعارف النعمانیۃ لاہور ۲۷۷/۲

وقد يكون بالتغلب مع البايعة وهو الواقع  
في سلاطين الزمان نصرهم  
الرحمن له

یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے  
کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے  
ہیں، ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے،

رحمن عز وجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین)  
علامہ سید موصوف جن کی کتاب مدروح آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلیٰ درجہ معتمد سے ہے۔ سلطان  
عبد المجید خاں مرحوم کے والد سلطان محمود خاں مرحوم کے زمانے میں انھیں کے قلم و ملک شام میں انھیں کی طرف سے  
شہر دمشق و تمام دیار شامیہ کے مفتی اجل تھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مفتی و مستفتی مذکورین کی ان شہادتوں کے بعد  
زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں،

قال الله تعالى شهدوا على انفسهم  
خلافت کیسے کو اس بارے میں اگر پوچھنا ہو انھیں اپنے مفتی اعظم و لیڈر معظم سے پوچھے، کیسے کہ، بلکہ شہدتم  
علینا (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ ت) وہ کہیں، انطقنا الله الذی انطق کل شیء (وہ کہیں گی ہمیں  
اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔ ت)

مشرکوں سے اتحاد و وداد قطعی اسلام اور ان سے اعتداس دلی یقیناً کفر ہے۔  
قال تعالى ترى كثير منهم يتولون الذين  
كفروا بالبس ما قدمت لهم انفسهم  
ان سخط الله عليهم وفي العذاب هم  
خلدون ولو كانوا يؤمنون بالله والنبي  
وما نزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن  
كثير منهم فسقون

تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے  
ہیں، بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے  
اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور  
انھیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہو گا اور اگر انھیں اللہ اور  
نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد،  
وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ  
ان میں بہت سے فرمان الہی سے نکلے ہوئے ہیں (ت)

باب البغاة	لہ رد المحتار
۳۴/۶ و ۱۳۰/۶	۱۳۰/۶
۲۱/۴۱	۲۱/۴۱
۲۱/۴۱	۲۱/۴۱
۸۰-۸۱/۵	۸۰-۸۱/۵



یہ اور سب سے زائد اور آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر فرمایا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ واحد قہار کے ارشادات سُنے اور اُن میں مشرکین یا خاص ہندوؤں کے استثناء کی پھر گھڑ لے،  
 قال اللہ تعالیٰ اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون لہ  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی (کہ مثلاً میرے کلام میں مگر ہندو کا پیوند لگاؤ) یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

وقال تعالیٰ اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون  
 وقال تعالیٰ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (الی قولہ عز وجل) لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا اللہ نے اس کا چھٹا رکھتے ہو (کہ مثلاً اس نے ہندوؤں کو جبر کر لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو ان کے ٹھکانے سے ہٹاتے ہیں —  
 (کہ مثلاً اگرچہ اللہ نے یہاں ہر جگہ عام لفظ فرمائے جو سب کفار کو شامل ہیں مگر ان سے ہندو مراد نہ رکھے

ان سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر نہ فرمایا) ایسوں کے لئے دُنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب  
 مشرکوں کا غلام و منقاد بننا ان کا پس رو بننا، جو کہیں وہی کرنا خصوصاً جسے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام حرام ہے سخت مخالفت ذوالجلال والا کرام ہے، مگر ابھی و کفر اس کا انجام ہے،  
 قال اللہ تعالیٰ ولا تتبعوا خطوات الشیطن  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، شیطان کے پس رو نہ بنو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔  
 انہ لکم عدو مبین

وقال تعالیٰ فلا تطع الکذبین  
 وقال تعالیٰ ولا تطع منہم اشما و کفورا  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرو۔  
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان میں سے کسی مجرم یا کافر کی اطاعت نہ کرو۔

وقال تعالیٰ وان تطع اکثر من الارض یضلک  
 عن سبیل اللہ  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ جو زمین میں ہیں ان میں اکثر وہ ہیں کہ اگر تُو نے ان کی اطاعت کی تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔

۱۰/۵۹	۱۰/۶۸	۵/۳۱
۲/۲۰۸	۸/۶۸	۶/۲۴
۶/۱۱۶		

وقال تعالى يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا الذين  
كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين  
اذا الله تعالى نے فرمایا: اے ایمان والو! اگر تم کافروں  
کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل (اسلام  
سے) پھیر دینگے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔

حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب رائج میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی حلت و حرمت  
قطعی ہو جیسے جائز کسب و تجارت و اجارت کی حلت و حرمت، و داد و انقیاد و اتحاد کی حرمت، ان حلالوں کو  
وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو حلال بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام لعینہ ہے، جیسے مذکورات جب  
تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہے، اللہ عز و جل کفار کا بیان فرماتا ہے،  
لا یحرمون ما حرم الله ورسوله  
جسے اللہ و رسول نے حرام فرمایا کافرا اسے حرام نہیں ٹھہرتے  
تم عقائد میں مسئلہ مصرح ہے، نیز فتاویٰ خلاصہ وغیرہ میں ہے،

من اعتقد الحرام حلالاً او علی القلب یکفر  
هذا اذا كان حراماً بعينه والحرمة قامت  
بدلیل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الاحاد  
لا یکفر (مخلصاً)۔  
جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر  
ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ  
ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت  
خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (مخلصاً) (ت)

بزازیہ و شرح و بیانیہ و درمختار میں ہے،  
یکفر اذا تصدق بالحرام القطعی  
ردالمحتار میں ہے،

حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کے لئے دو شرائط ہوں گی  
اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور  
دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے  
آگاہ ہیں اور بزازیہ کا مدار اسی پر ہے۔ (ت)

حاصلہ ان شروط الکفر علی القول الاول شیئان  
قطعیۃ الدلیل وکونه حراماً بعینه و علی  
الثانی لیشترط الشرط الاول فقط، وعلمت  
ترجیحه و ما فی البزازیۃ مبنی علیہ۔

۵ القرآن الکریم ۲۹/۹

۱۳۹/۳

۳۸۳/۴

مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ

الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الخ

۱۳۴/۱

مطبع مجتبیٰ دہلی

باب زکوٰۃ النعم

۵ ردالمحتار

۲۷/۲

دار احیاء التراث العربی بیروت

۵

۵

حالات دارہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماع اللہ حنفیہ کفر ہیں۔ کفار و مشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی بچے پکارنا، ان کے مرنے یا جیل جانے پر ہڑتال، اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان زمانے اس پر وہ ظلم و اضطراب، کمال تعظیم کفار اور باعث دخول نار و غضب جبار، و حسب تصریحات اللہ موجب کفر و کفار، فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ و النظائر و تنویر الابصار و درمختار میں ہے،

لوسلم علی الذی تبجیلہ یکفر لانت تبجیلہ  
اگر کسی نے ذمی کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے  
کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔ (د)

فتاویٰ امام ظہیر الدین و مختصر علامہ زین مصری و شرح تنویر مدقّی علائی میں ہے،  
لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلہ کفریہ  
اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً یا استاذ کہا تو اس سے  
وہ کافر ہو جائے گا۔ (د)

رب عز وجل فرماتا ہے،  
وللّٰہ العزّة ولرّسولہ وللّٰہ المؤمنین و لکن  
المنافقین لا یعلمون یہ  
عزّت تو خاص اللہ و رسول و مسلمین ہی کے لئے ہے  
مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم  
الاسلام ۷۰ وا۱ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ  
بن بسر وابن عساکر وابن عدی عن  
ام المؤمنین الصدیقة و ابول نعیم فی الحلیۃ  
والحسن بن سفیان فی مسندہ عن معاذ  
بن جبل و السجزی فی الابانۃ عن ابن عمر  
و کابۃ عدی عن ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و البیہقی  
جس نے کسی بد مذہب کی توفیر کی بیشک اس نے  
دین اسلام کے ڈھا دیئے پر مدد دی (اسے امام طبرانی  
نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن بسر، ابن عساکر  
اور ابن عدی نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ سے،  
ابول نعیم نے علیہ میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں  
حضرت معاذ بن جبل سے، سجزی نے ابانۃ میں حضرت  
ابن عمر سے اور ابن عدی کی طرح  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ  
 اجمعین سے اور بہیقی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم  
 بن میسرۃ سے اسے مرسلہ روایت کیا ہے۔ (ت)  
 بد مذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہوگا، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 سے راوی،

نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان  
 یصافح المشرکون او یکتوا او یرحب بہم  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی  
 مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا  
 اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنیٰ درجہ تکرم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہایا آتے وقت جگہ دینے  
 کو آئیے کہہ دیا، حدیث نے اس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ اس کی جے پکارنی اور وہ افعال شیطانی، اور  
 یہ عذر یا رو کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی ذمہ دار کے نہیں، محض کاذب و پادور ہوا ہے، تمہیں نے عوام کا لہو ام کو اس اتحاد  
 مشرکین حرام و لعین پر ابھارا اور ان حرکات ملعونہ سے نہ روکا بلکہ اپنے مقاصد مفسدہ کا موید سمجھا تمہارے دلوں میں ایمان  
 یا ایمان کی قدر ہوتی تو اس اتحاد حرام و کفر کے لئے جیسی زمین سروں پر اٹھالی ہے، رات دن، مشرق مغرب ٹاپتے  
 پھرتے ہو، ہزاروں دُصواں، دھارینہ و لوشن پاس کیا کرتے ہو اسی کے مخالفین بلکہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر  
 فتویٰ کفر لگاتے ہو، صد اخبارات کے کالم ان کی بدگوئی سے گزرے کرتے ہو، اس سے سوچتے زائد ان کھنڈوں  
 ضلالتوں کی آگ بجھائیں دکھاتے کہ یہ تمہاری ہی لگائی تھی اور اپنی وارہی بچانے کے لئے اس کا بھانا تم پر فرض عین  
 تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان شیطنوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا  
 دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جھوٹے بہانے بنانے سے کیا حاصل، معاذ خود ذمہ داروں نے  
 جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شملہ بمقدار علم، ابوالکلام آزاد صاحب  
 نے کپ، گپور میں جمع پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی حرکت  
 اسے مقدس ذات ستورہ صفات کہا، میاں عبد الماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکور مبعوث من اللہ  
 کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکر بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ کلمات ملعونہ اور کہاں بے تمیز احمق جاہلوں کا بچے  
 پکارنا،

فانی تو فکون ۵ افلا تعقلون ۵ کلا بیل تم کہاں اونٹ بھٹ جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، کوئی

حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۴۲۶ اسحاق بن ابراہیم دارالکتب العربیہ بیروت ۲۳۶/۹  
 القرآن الکریم ۴۴/۱۰ القرآن الکریم ۴۴/۲



سوان علیٰ قلوبہم ما کانوا یکسبون۔  
نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی  
کمانیوں نے۔ (ت)

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تفصیح مال ہونہ کہ حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو منسوب  
کرنا ہوتا کہ اس سے سخت تر اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپوں کو شعائر اسلام جان کر پہنتے تھے اب انہیں  
جلادیا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی پہن لینا مشعر ہوا کہ اُنھوں نے نشان اسلام سے عدول اور کافر کا  
چیلہ بننا قبول کیا، بشس للظالمین بدلۃ (ظالموں کو کیا ہی بُرا بدلہ ملا۔ ت) بالجملہ ایسے اقوال و افعال کفر و ضلال  
پر عالم موصوف کا انکار عین حق و صواب و سبب ثواب و رضا ہے رب الارباب تھا اور جو ان کے شرعی احکام اہل  
اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو "ذیاب فی ثیاب" کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، سنی عالم کا جلیل فرض مذہبی و  
کار منصبی و بجا آوری حکم خدا و نبی تھا اور ہے، جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار  
نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیزے دیگر است۔ اس کی تہ میں اور اشد خباثت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس  
خلافت کا منکر جملہ مدعیان کلمہ گو میں کون ہے جس سے سائل سوال کرنا اور مجیب جواب دینا اہل سنت حضرات خلفائے  
اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلیفہ جانتے ہیں، غیر مقلد و دیوبندی بھی اس میں نزاع نہیں کرتے، روافض حضرت مولیٰ علی  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خلیفہ و وصی مانتے ہیں، مرنائی اپنے مرزا تک کہتے ہیں، بلکہ خلافت سے مراد مسئلہ دائرہ ہے  
اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر تبلیس ابلیس ہے اور دلیں جو مراد  
ہے اس کا حال خود خلافت کیسے کے مفتی اعظم اور مفتی اس کے یڈر معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم موصوف  
نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ اجماع ہے جو جمیع  
اہل سنت و جماعت کا اعتقاد ہے اہل سنت سے خروج قرآن کا انکار کفر ارتداد ان کے یہ چار احکام ملعونہ کا ش اسی  
عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتویٰ کے مفتی اور اس کے مصدقین بحکم ظاہر احادیث صحیحہ و نصوص کتب معتبرہ فقہیہ ایک  
ہی بلائے کفر ستے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما مصری قال لاخیه کافر فقد باء بہما احدہما جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک  
فان کات کما قال والامر جعت علیہ پھر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ

۱۔ القرآن الکریم ۴/۸۳

۲۔ ~ ~ ۵۰/۱۸

۳۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیه مسلم او کافر قدیمی کتب غارہ کراچی ۵۴/۱  
صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاه بغیر تاویل ۹۰/۲



سواء مسلم والترمذی ونحوہ البخاری  
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔  
(اسے مسلم، ترمذی اور اس کی مثل بخاری نے حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

در مختار میں ہے،

عزیر الشاتم بیا کافر وھل یکفرات اعتقد  
المسلم کافر النعم والالایہ یفتی بہ  
تو وہ کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)  
شرح دہبانیہ، ذخیرہ، نہر الخائف و رد المحتار میں ہے،  
لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد  
دین الاسلام کفرا۔  
کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین  
اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق جمیل ہماری کتابوں الکوکبة الشہابیۃ اور النہی الاکید وغیرہما میں ہے مگر یہاں  
تو خود خلافت کمیٹی کے لیڈروں مفتیوں کے فتوے نے روشن کر دیا کہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ  
اہل سنت اور جملہ صحابہ کرام اور خود ارشاد اقدس حضور سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اب کون  
مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصدیق کو کلمات کفر نہ کہے گا۔ فقہاء کرام ائمہ و صحابہ درکنار  
خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر  
کہیں گے، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہتے کروڑ کفر اجبث و اشد ہوئے خصوصاً وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر  
سب سے لعین، وذلک جزاء الظالمین (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) سنی عالم کو اس کی پروا  
نہ کرنی چاہئے، ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے، ان لوگوں کی اصطلاح جدید میں ملت ملت گاندھی ہے اور  
سنت سنت گاندھی، اس کی روش سے جدا چلنے والوں کو اہل سنت و جماعت سے خارج اور اس کی ملت  
مخترعہ کے مخالفوں کو کافر مقرر کرتے ہیں، جس طرح فرعون ملعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
تکفیر کی تھی کہ فَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشکر

۱۔ در مختار باب التقریر مطبع مجتہبی دہلی ۳۲۴/۱  
۲۔ رد المحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۸۳/۲  
۳۔ القرآن الکریم ۱۴/۵۹  
۴۔ القرآن الکریم ۱۹/۲۶

تھے۔ ت) اور مشرکین بلکہ ملاعنہ نے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ ابتداء کی تہمت رکھی تھی کہ ما سمعنا بهذا فی الملۃ الاخرۃ ان هذا الا اختلاق (یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی سنی یہ تو نئی نئی گھڑت ہے۔ ت) بلکہ حضرات قوفرمون و مشرکین سے بھی بڑھ کر کوئی زالی انوکھی اصطلاح رکھتے ہیں، انھوں نے اپنے دشمنوں خدا کے محبوبوں کو کہا یہ خود اپنوں کو بلکہ اپنی ہی زبانوں سے اپنی ہی جانوں کو کہتے ہیں، آخر نہ دیکھا کہ مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہانپوری و عبد الماجد صاحب بدایونی نے فتویٰ شاہجہان پوری میں کس شد و مد سے نفس خلافت کی جڑ کاٹ دی اور فتویٰ جلیپور نے اپنے ان دونوں لیڈروں مفتیوں عالموں پر کافر متہ کی چھانٹ دی بلکہ خود مولوی ریاست علی خاں و عبد الماجد نے اسی فتویٰ شاہجہانپور کے آخر میں اپنے ہی اوپر فاسق و مفسد کی بانٹ دی، پھر فتویٰ جلیپور میں علمائے دین کو کفنہ کی کیا شکایت، آخر نہ دیکھا کہ حق برحق دارر سید رجعت علیہ ان کا کفر انھیں پر پٹیا و دلیل للکفرین من عذاب شدید (اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے۔ ت) مستفتی اگر واقع میں اس گروہ سے نہ ہوتا ایک بات صاف دل سے معلوم کرنا چاہتا اور جب یہ ناپاک کفر دیکھتا اسے ردی میں پھینک دیتا تو اس پر الزام نہ آتا مگر وہ تو اول سے اسی خباثت پر اعتقاد لاتے اور اغوائے عوام کو اس کی تائید ہی کے لئے فتوے گھڑواتے و لہذا اسی گروہ نا حق پر وہ کے پاس لے جاتے اور پھر اسے ماننے اس سے احتجاج کر کے اس کی نجات پھیلاتے ہیں تو وہ اور اس کے ماننے والے سب کفر کے ماننے والے ہیں ان کا وبال ان پر سے کم نہ ہوگا لاینقص من او زادھم شیء علیہ (ان کے بوجہ میں کمی نہ ہوگی۔ ت) اگرچہ ان کے مفتی و مصدقین پر اپنے وبال کے علاوہ ان سب کا بھی پڑے گا، علیہ و ذرہا و ذر من عمل بہا الی یوم القیامۃ۔ اس کا بوجھ اس پر ہوگا اور جو قیامت تک اس پر عمل پیرا ہوگا اس کا بوجھ بھی اس پر آئے گا۔ (ت) اور بیشک ضرورہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ (ت)

بربنائے مذکور عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی بس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسوں کو کھلمناقی بتایا، ارشاد فرماتے ہیں، ثلاثۃ لایستخف بحقہم الا منافق بین تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلمناقی،

۱۔ القرآن الکریم ۴/۲۸  
 ۲۔ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن منہ حسنۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۴۱/۲  
 ۳۔ کتاب الزکوۃ باب الحث علی الصدقۃ " " " " ۳۲۶/۱  
 ۴۔ القرآن الکریم ۱۳/۲۹

النفاق ذو الشبهة في الاسلام، وذو العلم و  
امام مقسط له رواه الطبراني في الكبير عن  
ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه  
بسند حسنه الترمذی لم تن غیره و رواه  
ابو الشيخ في كتاب التوبيخ عن جابر رضي الله  
تعالى عنه وعندنا من زيادة لفظ بين  
النفاق -  
مجمع الانهر میں ہے ،

من قال لعالم عويل على وجه الاستخفاف  
كفره۔  
جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر "مولویا" کہے کافر  
ہو جائے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ، یہ سوال اول کا جواب مجمل ہے اور ہمیں سے تین سوال آئندہ کے جواب واضح ہو گئے  
وباللہ التوفیق۔

(۲) موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے، اوپر واضح ہو چکا کہ رب عزوجل نے عام کفار کے نسبت یہ احکام  
فرمائے تو بزور زبان ان میں سے کسی کافر کا استثنا ماننا اللہ عزوجل پر افرائے بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے  
بلکہ عالم الغیب عزجلالہ نے یہ حکم یہود و نصاریٰ سے خاص ماننے والوں کے منہ میں اپنے قہر عظیم کا پتھر دے دیا،  
ایک آیت میں صراحت کتابوں کے ساتھ باقی کفار کو جہاد کر فرمایا کہ کتابی و غیر کتابی سب کو تعلیم حکم مفسر منور ہو جائے  
جاہلان ضلیل کی تاویل ذیل راہ نپائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا الذين اتخذوا  
دينكم هزوا ولعابا من الذين اتوا الكتب  
من قبلکم و الکفاء اولیاء و اتقوا اللہ ان کنت  
مؤمنين  
اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے  
ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ)  
اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و و داد  
نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۲۳۸/۸ المكتبة الفيصلية حدیث ۷۸۱۸  
۲۲/۱۶ مؤسسة الرسالة بیروت حدیث ۳۸۱۱  
۶۹۵/۱ فصل ان الفاظ الکفر انواع الخ دار احیاء التراث العربی بیروت  
مجمع الانهر شرح ملتی الابحر  
کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ  
سہ القرآن الکریم ۵/۵

اب تو کسی مغتری کے اس بکنے کی گنجائش نہ رہی کہ یہ حکم صرف یہود و نصاریٰ کے لئے ہے، نیز آیت کریمہ میں کھلا اشارہ فرماتا ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر آیت میں صریح تصریح گزر چکی کہ انھیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے، نیز صفات فرمایا،

لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر  
ذو باؤ گے انھیں جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ  
یوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباؤهم  
ان سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ و رسول سے مخالفت  
او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم  
کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔  
سبحان اللہ! مگر مشرکین یا وہابیہ نے اللہ و رسول کی مخالفت نہ کی، صرف یہود و نصاریٰ نے کی ہے،  
قرآن کریم جابجا شاہد ہے کہ مطلقاً موالات حرام ہونے کی علت کفر و مخالفت و عداوت اللہ و رسول ہے جل و علا و صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم، یہ معنی انھیں آیات سے کہ یہاں تلاوت ہوتی، روشن اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت  
ہونا اس آیت کریمہ میں بیان فرما دیا کہ،

یا ایہا الذین لاتخذوا اباؤکم و اخوانکم اولیاء  
اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں سے بھی محبت  
ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم  
نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں اور تم میں جو ان  
منکم فاولئک ہم الظالمون  
سے محبت کرے گا وہی پکا ظالم ہے۔

اللہ اکبر یہ ہے وہ اسلام جس پر ان کے بڑے لیڈر ابوالکلام آزاد کا مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں یہ اہتمام کہ  
وہ بعض اقسام کفار سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ عالمگیر محبت اس کی دعوت حق کا اصل الاصول ہے  
اتاللہ و اتالیہ سراجعون، کیا اللہ عز و جل نے نہ فرمایا،

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون  
بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے  
متاع قلیل ولہم عذاب الیم  
دنیا میں تھوڑا سا برت لیں پھر ان کے لئے دردناک  
عذاب ہے۔

کیا نہ فرمایا،

قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب  
اے محبوب تم فرما دو کہ بیشک وہ جو اللہ پر افتر

۱۔ القرآن الکریم ۲۲/۵۸

۲۔ " ۲۳/۹

۳۔ " ۱۱۶/۱۶ و ۱۱۷

لا یفلحون ۵ متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعهم  
ثم نذیقهم العذاب الشدید بما كانوا  
یکفرون ۶  
کیا نہ فرمایا،

و لکم لا تغفروا علی اللہ کذبا فیسحککم بعدذاب  
وقد خاب من افتری ۷  
کیا نہ فرمایا،

انما یفتقر الذین لا ینؤمنون ۸  
یہ ہے قرآن عظیم کا فتویٰ جس نے کفر کا حکم جما دیا،

وخسر هنالك المبطون ۹ وقیل بعد اللقوم  
الظالمین ۱۰  
اور باطل والوں کا دیاں خسارہ ہے اور فرمایا گیا کہ  
دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

حاشیہ نہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا باپ بیٹے کافروں تو ان سے بھی محبت کو  
صریح حرام فرمادیا اور دلی محبت و اخلاص و اتحاد کرنے والوں کو تو باجی صاف صاف ارشاد و اعلام فرمادیا کہ وہ  
انہیں کافروں میں سے ہیں انہیں اللہ و قیامت پر ایمان نہیں انہیں اللہ و رسول و قرآن پر ایمان نہیں، بالجلد وہ  
کسی طرح مسلمان نہیں، ہاں کافروں میں فرق ہو گا تو یہ کہ جس کا کفر ارشاد اس سے معاملات کا حرام و کفر ہونا ارشاد  
زائد کہ علت حرمت کفر ہے علت حقیقی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں، مفریوں پر اور انا پڑے گا کہ کفر میں یہود  
نصاری سے جو کس بدتر ہیں، ہنود سے و باہیہ و سائر مرتدین عنود بدتر ہیں و لہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر  
سخت تر ہیں،

کما لا یخفی علی من لہ اعلام باحکام الفقہین  
ولکن الظالمین بایت اللہ یجحدون ۱۱ وسیعلم  
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۱۲  
جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکام فقہائے  
آگاہ ہے لیکن ظالم آیات الہیہ کا انکار کرتے ہیں۔  
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے (ت)

۱۵ القرآن الکریم ۶۱/۲۰

۱۶ " " ۶۸/۴۰

۱۷ " " ۳۳/۶

۱۸ القرآن الکریم ۴۰/۱۰

۱۹ " " ۱۰۵/۱۶

۲۰ " " ۳۴/۱۱

۲۱ " " ۲۲۴/۲۶



(۳) ضرور وہ لوگ مکذب و محرف قرآن میں اور خود بحکم قرآن کافرونا مسلمان، جس کا بیان بقدر وافی ہو چکا  
مکذیب قرآن عظیم ان کی تہی نہیں ان کے اعظم لیڈران ابوالکلام آزاد نے "الہلال" میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا و  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحب شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلا دیا، "الہلال"  
۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

"مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعت موسوی کا ایک مُصلح تھا جو خود کو نبی صاحب شریعت  
نہ تھا، اس کی مثال مجتہد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا،  
اس نے خود تصریح کر دی کہ میں توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (لیو حنا ۱۳: ۵)  
مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔  
دوم بار بار مٹو کہ فقروں سے جہاننا کہ وہ نبی صاحب شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سند لانا اور وہ بھی محض بر بنائے جہالت و ضلالت۔ کیا صاحب شریعت  
انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں، حاشا بلکہ پورا ہی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت  
پوری ہو گئی، خیر یہاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں میں آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی مکذیب کی، فسادِ ان کریم  
قطعا ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب شریعت اللہ ہے،  
اولاً اس نے پہلے توراۃ مقدس کا ذکر فرمایا،

وعندہم التوراة فیہا حکم اللہ  
اور فرمایا:

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکفرون  
جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی کافر ہیں۔

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کر کے فرمایا،  
ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ ومن لم یحکم  
بما انزل اللہ فاولئک ہم الفسقون  
انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے  
اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

لہ الہلال ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

۵ القرآن الکریم ۴۳/۵

۳ " " ۴۳/۵

۴ " " ۴۴/۵

ثانیاً اور صاف فرمادیا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترنے کا ذکر کر کے فرمایا،

لکل جعلنا منکم شرعةً ومنہا جاً ولو شاء اللہ لجعلکم امۃً واحدةً ۖ<sup>۱</sup>  
اے توراۃ و انجیل و قرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت و راہ رکھی اور اللہ چاہتا تو تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ثالثاً کچھ فہم بلیدوں یا بہت وہم عنیدوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا، اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراۃ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے منسوخ ہونا بتا دیا، اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے،

ومصدقاً لما بین یدی من التوراة والاحل لکم بعض الذی حرم علیکم ۖ<sup>۲</sup>  
میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اُتری کتاب تورات کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو تم پر توراۃ نے حرام فرمائی تھیں۔

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت ہونے میں شک ہو سکتا ہے یا منکر بختم اس میں شک کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل بھی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں، آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتمد بائبل ہی کو دیکھ لیں، آزاد صاحب تو ابو الکلام ہیں، مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں ولیحکم اهل الانجیل، لکل جعلنا منکم، والاحل لکم۔ بلیغ الدہر نے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھاڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے موکہ کیا: "اس کی مثال مجھ کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا" تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے آیات قرآن پر وار کرنے کو یہ ان کی ذوالنفاذ رہے۔ بالجلد ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمان و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے یہاں تک چھ تکذیبیں ہوئیں، ان چار پر کوئی گمان کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترک موالات میں ہیں، نصاریٰ سے بائیکاٹ اس زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا، اگر مسلمان اس پر معترض نہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہم وعلیہ افضل الصلوٰۃ

والنصار کا بائیکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے، اب آپ کے ماننے کو اللہ کا کوئی نبی نہیں مل سکتا، پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کمیٹی کے نبی بالقوہ خواہ بالغسل گاندھی صاحب مذکور مبعوث من اللہ سلامت ہیں، ایک درگیر و محکم گیر، لیکن اسی اہلال کی جلد تین کی چار اور تکذیبیں اس بائیکاٹ کے بائیکل خلاف ہیں، صفحہ ۳۳۸ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا:

”یہودیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا تا وہ صلیب پر لٹے جائیں اور چوکھا ہے پورا ہو۔“

یہ قرآن عظیم کی ساتویں تکذیب کی، وہ فرماتا ہے: وما صلبوا انھوں نے مسیح کو سولی نہ دی۔ نیز اسی صفحہ پر کہا:

”مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔“

اور صفحہ ۳۳۹ پر دو لفظ اور لکھے: ”مظلومانہ قربانی“ اور ”خون شہادت“۔

یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں، وہ فرماتا ہے: وما قتلوا انھوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دس تکذیبیں ہوئیں تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ۔ یہ پچھلی چار عین مذہب نصاریٰ ہیں، کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے بائیکاٹ کے بدلے میل ہو جانا ہے یعنی ملۃ واحدا، ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنیٰ جلوہ، پہلو میں دل اور دال میں اسلام کا کچھ بھی حصہ ہو علانیہ دیکھ رہا ہے کہ آزاد صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں:

(۱) کلام اللہ کی تکذیب،

(۲) رسول اللہ کی توہین،

(۳) شریعۃ اللہ کا انکار۔

اور پھر قوم کے لیڈر ہیں، دین کے رفلاہ ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں،

فصبحت مقلب القلوب والابصار۔ كذلك اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے

عہ صلیب پر لٹنا بھی عجیب شاید صلیب زمین پر کچھ بھٹی مسہری کچھی ۱۲

۱۵۴/۴ ۱۵۴ القرآن الکریم

۳۳۹/۳ ۱۵۴ اہلال

۳۳۸/۳ ۱۵۴ اہلال ابوالکلام آزاد

۳۳۹/۳ ۱۵۴ اہلال

۱۵۴/۴ ۱۵۴ القرآن الکریم

۱۹۶/۲ ۱۵۴ القرآن الکریم

یطیع اللہ علی کل قلب متکبر جباراً۔  
والا ہے۔ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے  
سارے دل پر۔ (ت)

ہ اذاکان الغراب دلیل قوم  
سیہد یہم طریق الہالکینا  
(جب قوم کا رہنا کوٹا ہو گا تو ان کو ہلاکت ہی دکھائے گا۔ ت)  
کیا نہیں ڈرتے کہ

ہر کہ آزاد از اسلام بود

در سقر بندی آلام بود

(جو اسلام سے آزاد ہو گا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ ت)

آج کل کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد کا گرم بازار ہے ہر چار طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوجھار ہے  
کفر بکنے والوں سے گلہ نہیں، عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ ہلکی  
عزت کسی کی نہیں، ان کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی انہیں تو تو کہہ دیکھے اور اللہ و رسول و قرآن پر  
گالیاں سننے ہیں، چھپتے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یا رانے  
دوستانے بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز و اکرام القاب آداب و ایسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دکشاہ جہیں گیا  
کسی نے کچھ کہا ہی نہیں، نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت انہیں برا کہنے والے سے بغض و عداوت، ان کا حکم الہی ظاہر  
کرنے والا بے تہذیب بد نگام ہے، تنگ کن دائرۃ اسلام ہے، عبدالمجاہد سے بدتر کافر آج کل شاید ہی کوئی ہو جس  
نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول النسب بچہ کہا اور قرآن کو اپنے دعویٰ توحید میں کاذب و ناتمام ٹھہرایا اور یہ کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم کی آیتیں تصنیف کر لیں اور رنگ و روغن بڑھانے کو اپنے اہل بیت و  
ازواج کی تعظیم بھی اضافہ کر دیں وغیرہ وغیرہ طعنات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کو آگاہ  
دور پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برائت میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا متقا  
اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ  
ڈھٹائی بے شرمی بے حیائی سے کرنا، صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ بچپارہ تو کوئی چیز  
نہ تھا لا فی العیر ولا فی النقییر (نہ اونٹوں میں نہ چڑیوں میں، یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ ت) جب اس کی  
حمایت میں وہ کچھ جوش تو مسٹر ابوالکلام تولیڈر کبیر، ان کا کفر ضرور ٹھیک اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ و رسول

قرآن کی کون سُنے گا، کھلے گمراہانِ لیا م کو جانے دو، بدایوں، شاہجہانپور، لکھنؤ، کانپور وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دھرم بھرنے والے بستے ہیں، دیکھتے تکذیبِ کلام اللہ و توہینِ رسول اللہ و انکارِ شریعت اللہ دیکھ کر ان میں کتنے ادا کتے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ و قبولِ اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ مقاطعہ مناتے ہیں، حاشا نہ وہ توبہ و اسلام شائع کریں نہ یہ ہرگز ان کی موالات، تعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی کہ ان کی تونہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انھیں تونہ دی۔ اسے تصورِ جویان خود گم، ابھی حب اللہ و بغض اللہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی کلوبکم مطیع ہوئے، اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (ت)

اور جن بندگانِ خدا کو ان کا حصہ ملا ہے ان پر چرتے ہو ان کے سایہ سے کہ ان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے، مستغفر ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائیکاٹ اور ترکِ موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاید ہے کہ ترکِ بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبہ معظمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں، ہرگز اللہ و رسول و قرآن کی تکذیب و توہین کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کا وہ جوش وہ نان کو اکریشن (NON CO-OPERATION) کا خروش اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حصہ تھا، ان سے ہزار حصے ہوتا، مگر یہاں ہزاروں حصہ بھی درکنار وہی محبت وہی پیار، وہی تعظیم وہی تکریم، وہی و داد وہی اتحاد، وہی لیڈری وہی سروری، تو اللہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہرگز انھیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوتیں بلکہ سب جوش و خروش بہرِ نافرینِ سوراخِ لبس باقی ہوں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمان کہلانے والو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حب اللہ و بغض اللہ کے سامان درست کرو، نیجری تہذیب اور ساختہ تادیب کے خوابِ غفلت سے جاگو جس سے کلمہ تکذیبِ توہینِ خدا و رسول سُنو، تمہارا کیسا ہی معظّم یا پیارا ہو دُور کرو دُور بھاگو خدا کے دشمن کو دشمن مانو، اس سے تعلق کو آگ جانو، ورنہ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان نسخ ہو گئے،

فستذکرون ما قولکم وافوض امری الی اللہ انت اللہ بصیر بالعباد ص  
تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک



يُضِلُّكَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ  
 اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی  
 کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ ہدایت دے  
 اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ (ت)

میں جانتا ہوں کہ حق کو ڈالنے کا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سُنے دیکھے  
 حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکارہ کا داغ، تو و ما علینا الا البلاغ اللہم  
 الیک المشتکی وانت المستعان وعلیک البلاغ و الیک المصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی  
 العظیم (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرمانے والا  
 ہے، تیرا کام ہی بات کا موثر فرمانا ہے، اور لوٹنا تیری طرف ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجا لانے کی قوت  
 اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ت)

(۴) عالم موصوف بیشک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصاریٰ سے مجرد معاملات  
 جائزہ بھی حرام بلکہ کفر اور ہنود سے و داد و اتحاد، دلی محبت و اخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ و رسول پر افرات ہے،  
 اس کا کچھ بیان ہو چکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ المحجة المؤتمنة ہے، واللہ بیہدی من  
 یشاء الی صراط مستقیم (اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ ت) عالم موصوف پر تنخواہ داری گورنمنٹ  
 کا افر کیا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈروہ کچھ جتنے بہتان اللہ و رسول و قرآن عظیم پر  
 باندھ رہے ہیں ابھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہو چکا کہ یہ لوگ آپ ہی ترک موالات کے منکر اور تکذیب قرآن عظیم  
 پر مہر ہیں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر جتیں، باقی رہا کفر و ارتداد کا فتویٰ اور اس کے مفتی و مصدقین  
 و مستفتی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالم دین کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام منسوب بعینہا  
 وہی ہیں کہ جواب و سوال اول میں گزرے اور یہ کہ عالم موصوف پر ان لوگوں کے علم کفر و ارتداد وہی اپنا عیب دوسرے  
 کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت مذکورہ ہے کذا لک قال الذین من قبلہم تشابہت قلوبہم (ان سے  
 انگوں نے بھی ایسی ہی کسی ان کی سی بات، ان کے اُن کے دل ایک سے ہیں۔ ت)۔

(۵) جماعت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن و حدیث میں وہی مومنین ہیں، کہا بینہ الامام

لہ القرآن الکریم ۳۹/۳۶ و ۳۷

۴۶/۲۴

۱۱۸/۲

صدر الشريعة في التوضيح والملا على القاري في المرقاة شرح المشكوة (جیسا کہ اسے امام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوة میں بیان کیا ہے۔ ت) تفرقة ڈالنا حرام ہے، رب عز وجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ لا تقم فیہ ابداً کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، اور اس کے بنانے والوں کو فرمایا،

اسس بنیانه علی شفا جوف هار فانهار به اس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر فی نار جهنم۔  
تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوا دیا جلوا دیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور گورڈا لاجائے۔ رب عز وجل نے اس کی چار علتیں ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی تفریق بین المؤمنین (مسلمانوں میں تفرقة ڈالنے کو۔ ت) ہے کہ انھوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقة ڈالنا چاہا تھا۔ معالم شریف میں ہے،

لانهم كانوا جميعاً يصلون في مسجد قبا فبنوا یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، بنشاً مسجد الضوا ليرصل فيه بعضهم فيؤدى نے وہ نقصان رسائی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان ذلک الى الاختلاف وافتراق الكلمة۔ اس میں پڑھیں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ٹھوٹ پڑے اور تفرقة ہو جائے۔

بلکہ ان خبیثوں نے جو عذر تفرقی ظاہر کیا تھا یہ تفرقی جبلیہ اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے، انھوں نے کہا تھا،  
انا قد بنينا مسجد الذي العلة والحاجة واليلة ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات المطيرة واليلة الشاتية۔ اور جارے کی شب کے لئے۔

اور ان کا عذر تفرقی یہ ہوا کہ عالم دین معاذ اللہ کافر و بد مذہب و ناقابلِ امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور جھوٹے یہ بھی، مگر عذر

۱۔ القرآن الکریم ۱۰۸/۹

۲۔ " ۱۰۹/۹

۳۔ " ۱۰۶/۹

۴۔ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن آیت والذی اتخذوا مسجداً ضلالتاً تحت مصطفیٰ البابی مصر ۱۴۷/۳  
۵۔ ایضاً

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

(راستے کا تفاوت دیکھو کہاں سے کہاں تک ہے۔ ت)

مسلمانوں کو مسجدِ الہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم تو یہ ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا،  
ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان يذكر فيها اسمہ وسعی فی خرابہا اولئک صا کات لہم ان یدخلوها الا خائفین ۝ لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرة عذاب عظیم ۝  
اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نامِ الہی لینے سے روکے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ایسے کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہو گا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں نماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی کہ امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو، یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجدِ ضرار بنانے والوں نے پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ مؤکد کر کے،

قال الله تعالى وليحلفن ان اسدنا الا الحسنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو تفریقِ جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔

اس پر جواب فرمایا، واللہ یشہد انہم لکذبتون (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جبکہ وہ وجہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں قطعاً کذبِ باطل ہے، محض معاندانہ اس کا جھوٹا جملہ گھر گھر مسلمانوں کو مسجد سے روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجدِ الہی کو یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں اغوائے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا نظر بحقیقت تو ٹھیک مناسبت پر واقع ہوا، کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام لینے والوں کے ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے الخبیثۃ للخبیثین والخبیثون للخبیثۃ (گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔ ت) مگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع ہوا جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام،

قال الله عز وجل لا یتخذ المؤمنون الکفرین اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں

اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ ۱؎  
کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ  
علاقہ نہیں۔

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الہیہ میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے،  
فہو اعن الاستعانة بهم فی الامور الدینیۃ۔ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے  
کسی دینی کام میں مدد لیں، یونہی ایسی نماز قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سستی عالم  
کی اقتدار سے روک کر غالباً کسی منہم کے پیچھے پڑھوانے پر ہو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیۃ زمین برسر زمین  
ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے آثار روکا ہے کہ مسلمان کی زمین میں بے اس کے اذن  
کے پڑے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں  
پڑے اور کافر کی زمین میں نہ پڑے اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت  
سے ملکی ہے۔ حاوی قدسی میں ہے،

ان اضطر بین ارض مسلم و کافر یصلی فی  
ارض المسلم اذ لعل تکث مزبوعۃ او لکافر  
یصلی فی الطریق ۲؎  
اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطراب  
آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ  
وہ کاشت نہ ہو، اگر وہ زیر کاشت ہے یا کافر ہی  
کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کر لی جائے۔ (ت)

ہاں ظاہراً یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہیے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری  
میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے  
اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں چھوٹ پڑے پوری کرنے کو  
اس کی زمین میں نماز قائم کرنی، کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کافر کی  
یہ خوشی بدتر تھا کہ جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کیلئے  
دی، اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے غیظ و نفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ  
نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور و فرحت، فاعتبوا یا اولی الابصار (اے اہل بصارت! عبرت حاصل کرو۔)

۱؎ القرآن الکریم ۲۸/۳

۲؎ ارشاد العقل تسلیم (تفسیر ابن السعد) آیت لایتخذ المؤمنون الکفرین کے تحت داراجار الرأث العربی بیروت ۲۳/۲  
الفتوحات الالہیہ " " " " " مصطفیٰ البابی مصر ۲۵۴/۱

۳؎ القرآن الکریم ۲/۵۹

۴؎ الحاوی القدسی

بلاشبہہ ایسا کرنے والے مسجد ضرار والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذا سے مسلمین کیلئے  
مشرکین کے آلے اور ان کے مسخرے یعنی ان کے ہاتھوں میں ضرر اسلام کے لئے مسخر ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔  
(۷۹ و ۸۰) گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے،

قال اللہ تعالیٰ والبدن جعلناھا لکم من شعائو اللہ۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی  
کو تمھارے لئے دین الہی کی نشانیوں سے کیا۔

خود مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کو اس کا اقرار ہے، رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:  
”والبدن جعلناھا لکم من شعائو اللہ سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے“ خصوصاً اس معدن مشرکین  
ہندوستان میں کہ یہاں اس کا ابقا و اجرا بلاشبہہ اعظم مہمت اسلام سے ہے، مکتوبات جناب شیخ مجدد  
صاحب میں ہے،

ذبح بقرہ در ہندوستان از اعظم شعائر اسلام  
ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے  
بڑے شعائر میں سے ہے۔ (ت)

یہاں اس کا باقی رکھنا یقیناً واجب شرعی ہے جس کی تحقیق ہمارے سالہ ”انفس الفکوفی قریان البقر“ میں ہے  
علائے لکھنؤ نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب کے فتاویٰ میں ہے:

”گائے ذبح کرنا طریقہ قدیم ہے، زمان آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے  
تمام بلاد و امصار میں اور اس پر اجماع و اتفاق ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی  
ماثور قدیم سے اگر ہنود بنظر تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے  
بلکہ ہر گاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس  
کے ابقا و اجرا میں سعی کریں اور اگر ہنود کے کہنے سے اسی فعل کو چھوڑیں گے تو گنہ گار ہوں گے،  
ہنود منع کریں تو اس کے ابقا میں سعی واجب و لازم ہے (ملخصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے:

”گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ہنود بد نظر اپنے مذہب کے رو کے

لہ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

۱۰۶/۱ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی محلی ۳۱  
۲۸۳/۲ مطبع یوسفی لکھنؤ

کے مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیۃ



تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہے ان کے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے، جو اس کی عظمت کا خیال کرے اس کے اسلام میں فتور ہے، پس ہندو کی ممانعت تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ گاؤں کشی ترک نہ کریں (مخصوصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

مولوی عبدالباری صاحب کے والد ماجد مولانا عبد الوہاب صاحب کے فتویٰ میں ہے:

محمد عبد الوہاب

”ان بلاد میں مسلمانوں کو گاؤں کشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے۔“

انھیں کے دوسرے فتویٰ میں ہے:

”قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہندو موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی لازم ہے۔“

محمد عبد الوہاب

خود مولوی عبدالباری صاحب کے رسالہ قربانی ص ۲۰ میں ہے:

”رکاوٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے۔“

اسی کے صفحہ ۲۱ میں ہے:

”جب سے ہندوؤں کو اس کا خیال ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جائے اس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رکھنے اور اپنے مذہبی حکم جاری رکھنے کا خیال پیدا ہو گیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے تو لازم ہے کہ ہم اس کو کریں۔“

صفحہ ۶ میں ہے:

”میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے۔“

صفحہ ۳: ”مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے۔“

۲۸۵-۸۶/۲	مطبع یوسفی لکھنؤ	کتاب الاضحیۃ	۱	مجموعہ فتاویٰ عبدالحی
۲۸۳/۲	” ” ”	” ” ”	۲	فتاویٰ محمد عبد الوہاب بحوالہ مجموعہ فتاویٰ
۲۸۶/۳	” ” ”	” ” ”	۳	” ” ” ” ”
۲۰ ص	” ” ”	” ” ”	۴	رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلی
۲۱ ص	” ” ”	” ” ”	۵	” ” ” ” ”
۶ ص	” ” ”	” ” ”	۶	” ” ” ” ”
۳ ص	” ” ”	” ” ”	۷	” ” ” ” ”

”ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی گاؤ کو منہ سے بھٹتا ہوں۔“

شعار دین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔“

بقیہ اقوال کی تشریح رسالہ الطاری الداعی میں ہے، تو جو لوگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعار اسلام کو مٹانا چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں، سخت فاسق، مفسد، آمر بالحرام، بدخواہ اسلام، مسلمانوں کے رہزن ہیں، مشرکین کے گرگے، شیطان کے بھائی، ابلیس کے کارندے، حق کے دشمن ہیں، منافقوں کے وارث ہیں جن کو حق سبحانہ فرماتا ہے:

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ  
يَمْرُونُ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ  
أَيْدِيَهُمْ نَسْوَالِلَٰهُ فَنَسِيَهُمُ الْاِنْفِقِيْنَ  
هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنْفِقِيْنَ  
الْمُنْفِقَتِ وَالْكَافِرَانَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا  
هُيْ حَسْبُهُمْ وَلَعْنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝  
اور ان کافروں سے (جن کی طرف یہ منافق بھٹکتے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ سب ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ ان کے عذاب کو بہت سہا اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کے لئے دائم عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ان کے دام میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عز وجل کا مخالفت اور ابلیس لعین کا فرمانبردار ہے، تارک واجب و مرتکب حرام، مستحق تار و غضب جبار ہے۔

والعیاذ باللہ العزیز الغفار و صلی اللہ تعالیٰ اللہ عزیز و غفار کی پناہ، اور اس کے حبیب مختار

علی الحبيب المختار و آله الاطهار و صحبه الابوار  
 و اولیائہ الاخیار و امتہ اجمعین الی یوم القدر  
 و باریک وسلم و اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔  
 ہو۔ واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۳ از دانا پور محلہ شگونہ مسجد حنفیہ مسئلہ محمد حنیف خاں ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

گرامی خدمت فیض و رحمت امام اہل سنت العظمت عظیم البرکۃ مولانا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب  
 مدظلہم الاقدس، السلام علیکم! گزارش خدمت ہے کہ یہاں شہر پٹنہ میں ایک جگہ پر مجمع ہوا، جس میں علیؑ بہار  
 بھی شریک تھے اور عام لوگ بھی مولوی ابوالکلام حامی ترک موالات نے تحریک کی کہ بہار و آریسہ کے لئے ایک امیر اسلام  
 ہونا چاہئے۔ اس پر لوگوں نے حضرت اقدس شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی کو تجویز کر کے امیر اسلام بنایا، اب  
 اعلان ہے کہ لوگ شہر کے امیر اسلام کے ہاتھ پر بیعت کریں، لہذا حضور والا سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ امیر اسلام  
 کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور امیر اسلام کے لئے کیا شرائط اذروئے قرآن شریف و فقہ شریف  
 ہونا چاہئے اور جو لوگ بیعت نہ کریں کیا وہ لوگ گنہ گار ہیں جو اب تفصیل سے مع دلائل کے عنایت ہو بینوا تو جروا۔

### الجواب

امیر شریعت و وقم ہے، اختیار و قہری۔ اختیار وہ جو کسی پر اپنے احکام کی تنفیذ میں جبر کا اختیار نہیں  
 رکھتا، احکام شریعت بتا دینا اس کا کام ہے، ماننا نہ ماننا لوگوں کے اختیار، یہ امیر شریعت متدین فقہائے  
 اہل سنت ہیں،

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ  
 و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم، اولو الامر  
 هم العلماء علی اصح الاقول کہا قال تعالیٰ  
 و لود و لا الی الرسول و الی اولی الامر منهم  
 لعلمہ الذین لیستنبطونہ منهم  
 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے اہل ایمان! اللہ کی  
 اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور تم  
 میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی۔ اصح قول کے مطابق  
 اولو الامر سے مراد علماء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:  
 اور کاش وہ اسے لوٹائیں رسول کی طرف اور اپنے

ذی اختیار لوگوں کی طرف، تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیں گے وہ جس کو استنباط کرتے ہیں ان میں سے (ت)  
 عدم سلطان کی حالت میں مسلمانوں پر اپنے امور دینیہ میں متدین معتمد علمائے اہلسنت کی طرف رجوع کرنا اور بھی

لازم تر ہو جاتا ہے کہ بعض بعض خاص دینی کام جنہیں ولایت و قضاء اٹھائے ہوتے ہیں ان میں بھی تا حد ممکن انہیں کے حکم سے تکمیل کرنی ہوتی ہے، جیسے معاملہ عین و تنفیذ انکم و خیرات بلوغ وغیرہ اسوائے حدود و تقزیر و قصاص جس کا اختیار غیر سلطان کو نہیں،

فاذا عسر جمعهم علی واحد استقل کل قطر  
باتباع علمائہ فان کثروا فالمتبع اعلمهم فان  
استودا اقرع بینہم<sup>۱</sup> کما فی الحدیقة الندیة  
عن الفتاوی العتابیة۔  
جب ایک پر اتفاق دشوار ہو تو ہر علاقہ کے لوگ اپنے  
عالم کی اتباع کر لیں، اگر علماء کثیر ہوں تو سب سے بڑے  
عالم کا اتباع کیا جائے، اگر علم میں برابر ہوں تو ان کے درمیان  
قرعہ اندازی کر لی جائے۔ جیسا کہ حدیقہ ندیر میں فتاوی  
عتابہ سے ہے۔ (ت)

یہ امیر شرعی کسی کے انتخاب پر نہیں بلکہ خود با انتخاب الہی منتخب ہے، دیانت و فقاہت میں اس کا تفرد و تفوق خود  
ہی اسے متعین کرتا ہے، یہاں تک کہ لوگ اگر اس کے غیر کو منتخب کریں گے خطا کریں گے اور اسی کا اتباع لازم  
ہوگا کہ وہی اہل ہے اور بطائع خود ہی دینی امور میں اس کی طرف رجوع پر مجبور ہوتی ہیں کہ دوسری جگہ ویسا حل شافی  
نہیں پاتیں یہاں تک کہ اس کے اکابر اعداء کہ بوجہ بد دینی یا حسد شیطانی اس کے سخت دشمن ہوتے ہیں، اور  
زبردستی اس پر اپنی تعلق چاہتے ہیں، مسائل مشککہ کے حل کرنے میں اس کے محتاج رہتے ہیں، اپنے گمنام  
جاہلوں کے ذریعہ سے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں یوں اپنے لاحل مسئلوں کی گرہ کھلاتے ہیں،  
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل  
العظیم<sup>۲</sup> یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے عطا کرتا ہے جسے وہ چاہے  
اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ (ت)

اس امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت نہ کچھ ضرور نہ اس کا دستور، نہ اس کا ترک گناہ و محذور، بلکہ اس کا معیار وہی  
ہے جو اوپر مذکور، اس کے فیصلے کو بہار و اڑلیہ کے جملہ علماء پر نظر تفصیلی صحیح شرعی نے جو فیصلہ کیا ہو آپ ہی منظور،  
واللہ علیم بذات الصدور<sup>۳</sup> الا الہ اللہ اور اللہ سینوں کے رازوں کو جانتا ہے اور سنو  
تصیر الامور<sup>۴</sup> تمام امور اللہ کی بارگاہ میں نوٹتے ہیں۔ (ت)

۱۔ الحدیقة الندیة النوب الثالث من انواع العلوم الثلاثة مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۳۵۱/۱

۲۔ القرآن الکریم ۲۱/۵۷

۳۔ " " ۱۵۴/۳

۴۔ " " ۵۳/۴۲

دوسرا امیر قہری اس کے ذمہ وہ کام ہیں جو بغیر تسلط و غلبہ و قہر کے انجام نہیں پاتے مثلاً قصاص حد و تعزیر و اخذ عشر و اخذ خراج یضرب و نصب و انتخاب مسلمین پر ہے اور اسی کے ہاتھ پر بیعت کا دستور اور بلا وجہ شرعی اس سے انکار محفوظ ہے اگر عام ممالک اسلامیہ پر مقرر کیا جائے تو خلیفہ و امیر المؤمنین ہے اور اس کے لئے سات شرطیں لازم کہ ایک بھی کم ہو تو خلیفہ نہیں متغلب ہے، اسلام، حریت، ذکوریت، عقل، بلوغ، قدرت، قریشیت۔ علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی تلمیذ امام ابن الہمام تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں:

اما عندنا فالشروط انواع، بعضها لازمة، بعضها لا تتعقد بدونه، وهي الاسلام، والذكورة، والحرية، والعقل، واصل الشجاعة، وان يكون قرشياً  
لیکن ہمارے نزدیک شروط مختلف طرح کی ہیں بعض ان میں سے لازم ہیں جن کے بغیر امارت کا انعقاد نہیں ہو سکتا اور وہ مسلمان ہونا، مذکر ہونا، آزاد ہونا، عقل والا ہونا، دلیر ہونا اور قرشی ہونا ہے (ت)

اور اگر کسی قطریا شہر یا موضع خاص پر تو وہاں کا صوبہ یا والی ہے، اس کے لئے بھی عقل و بلوغ و قدرت یقیناً شرط اور قریشیت کی کچھ حاجت نہیں اور تعظیم احکام کے لئے اسلام و حریت و ذکوریت بھی ضرور ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ عدم سلطان کے وقت مسلمانوں پر ایسا والی مسلم تلاش کرنا واجب ہے کما فی البسوط و جامع الفصولین و معراج الدرایۃ وغیرہا (جیسا کہ بسوط، جامع الفصولین اور معراج الدرایہ وغیرہ میں ہے۔ ت) مگر ہر واجب بقدر قدرت ہوتا ہے اور ہر فرض بشرط استطاعت۔

قال الله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ (ت)

یہاں مسلمان ایسا والی مقرر کرنے پر ہرگز قادر نہیں اور اس پر واضح دلیل یہ ہے کہ تنویر سے آج تک ہندوستان میں ہزار بار مشائخ و علماء و صلحا و کبار اگر گزرے کبھی اس طرف متوجہ نہ ہوئے کیا وہ مسئلہ نہ جانتے تھے یا قصد فاسق و تارک واجب رہے، حاشا ہرگز نہیں، بلکہ انھیں معلوم تھا کہ یہ وجوب ہم پر نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے:

فان قيل لو وجب نصب الامام لزوم اطباق الامة في اكثر الاعصار على اقرية اعراض اٹھایا جائے کہ اگر امام کا مقصد رکنا واجب ہے تو لازم آئے گا کہ امت نے اکثر زمانوں

تعلیقات مسایرہ علامہ قاسم بن قطلوبغا مع المسامرة شروط الامام المكتبة التجارية مصر ص ۳۱۹ و ۳۲۰

لے القرآن الکریم ۲/۲۸۶



تارك الواجب لا انتفاء الامام المتصف بما  
يجب من الصفات سيما بعد انقضاء الدولة  
العباسية قلنا انما يلزم ما الضلالة لو تركوه عن  
قدامة و اختيار لا عجز واضطرار  
میں واجب کا ترک کیا کیونکہ ایسا کوئی امام ہی نہیں ملا جو  
مذکورہ صفات کا حامل ہو خصوصاً حکومت عباسیہ کے گزرنے  
کے بعد ہم جو اپنا کہتے ہیں امت کا گنہگار ہونا تب لازم  
آئے گا اگر انھوں نے قدرت و اختیار ہونے کے باوجود  
اسے ترک کیا ہو اور اگر عجز و اضطرار کی وجہ سے ہو تو پھر گناہ نہ ہو گا۔ (ت)  
(یہ جواب ناقص ہی دستیاب ہوا)

www.al-islam.org

رسالہ

## دوام العیش من الائمة من قریش

(زندگی کا دوام اس امر میں کہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۲۴

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سلطنت عثمانیہ کی اعانت مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں، فرضیت اعانت کے لئے بھی سلطان کا قرشی ہونا شرط ہے یا صرف خلافت شرعیہ کے لئے یا کسی کے لئے نہیں مولوی فرنگی علی کے خطبہ صدارت میں اس کے متعلق چند سطور ہیں اور مسٹر ایو الکلام آزاد نے رسالہ مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں صفحہ ۳۲ سے صفحہ ۷۷ تک حسب عادت اسے بہت پھیلا کر بیان کیا ہے، ان دونوں کا محصل یہ ہے کہ خلافت شرعیہ میں بھی قرشیت شرط نہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟ اور اس بارے میں مذہب اہلسنت کیا ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب

الحمد لله الذى فرض اعانة سلاطين الاسلام على المسلمين وفضل قریشا بخاتم النبیین وسيد المرسلین صلى الله تعالى عليه وعليهم وبارك و سلم الى يوم الدين وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه كل أن وحين -

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الدين النصيحة لله ولكتابه ولسوله  
ولا ثمة المسلمين وعامتهم له رواه احمد  
ومسلم وابوداؤد والنسائي عن تميم الدارمي  
والترمذي والنسائي عن ابی هريرة واحمد  
عن ابن عباس والطبرانی في الاوسط عن ثوبان  
رضي الله تعالى عنهم -

سلطنت علیہ عثمانیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نہ صرف عثمانیہ ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف  
جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے اس میں قرشیت شرط ہونا کیا معنی ، دل سے خیر خواہی مطلقاً  
فرض عین ، اور وقت حاجت دعا سے امداد و اعانت بھی ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس سے کوئی عاجز نہیں اور مال یا  
اعمال سے اعانت فرض کفایہ ہے اور ہر فرض بقدر قدرت ہر حکم بشرط استطاعت -

قال تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها ، و  
قال تعالى فاتقوا الله ما استطعتم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے  
بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا - اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :  
تو اللہ سے ڈرو جہاں تمک ہو سکے - (ت)

مفلس پر اعانت مال نہیں بے دست و پا پر اعانت اعمال نہیں ، ولہذا مسلمانان ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں -  
بادشاہ اسلام اگر غیر قرشی ہو اگرچہ کوئی غلام حبشی ہو امور جائزہ میں اُس کی اطاعت تمام رعیت اور وقت حاجت  
اُس کی اعانت بقدر استطاعت سب اہل کفایت پر لازم ہے ، البتہ اہلسنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کیلئے  
ضرور قرشیت شرط ہے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں اسی پر صحابہ کا  
اجماع ، تابعین کا اجماع ، اہلسنت کا اجماع ہے ، اس میں مخالفت نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی کتب عقائد و کتب

۵۴/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الایمان	صحیح مسلم
۳۲۰/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب الادب	سنن ابوداؤد
۱۰۲/۴	دار الفکر بیروت	حدیث تميم الدارمي	مسند احمد بن حنبل
		۲۸۶/۴	تہ القرآن الکریم
		۱۶/۶۴	کے

حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں، بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی، ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کو یہ بھی عرفاً اُسی کا مترادف ہے، ہر بادشاہ قرشی کو بھی نہیں کہہ سکتے سوا اس کے جو شائقوں شرط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکوریت، قدرت، قریشیت سب کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرمانروائے اعظم ہو۔

## اجمالی کلام و واقعات عام و ازالہ اوہام جہال خام

اقول وبالله التوفیق اسم خلافت میں یہ شرعی اصطلاح ہے جملہ صدیوں میں اسی پر اتفاق مسلمان رہا۔ (۱) زمانہ صحابہ سے برابر علمائے کرام خلفاء ملوک کو علیحدہ کرتے آئے حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے اور آج تک ہیں، بڑے بڑے جبار بادشاہ گزرے کبھی غیر قریش نے ترک ہوں یا منغل یا پٹھان یا کوئی اور اپنے آپ کو خلیفہ نہ کہلایا نہ خلافت مصطفیٰ شرعیہ کا دعویٰ کیا، جب تک خلافت عباسیہ قائم رہی خلیفہ ہی کی سرکار سے سلاطین کی تاجپوشی ہوتی، سلطان دست خلیفہ پر بیعت کرتا اور اس منصب شرعی کا مستحق اسی کو جانتا اگرچہ زور و طاقت و سطوت میں اُس سے کہیں زائد ہوتا، جب کفار تاتار کے دست ظلم سے محرم ۶۵۶ھ میں جامعہ خلافت تاتار ہو گیا علمائے فرمایا ساڑھے تین برس تک خلافت منقطع رہی حالانکہ اس وقت بھی قابض سلطنتیں موجود تھیں، مصر میں ملک ظاہر سلطان بیبرس کا دور دورہ تھا، امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں خاتم الخلفاء مستعصم باللہ کی شہادت کے بعد کا ذکر فرماتے ہیں:

ثم دخلت سنة سبع وخمسين والديا بلا خليفة۔

پھر ۶۵۶ھ آیا اور دنیابے خلیفہ تھی۔

پھر فرمایا:

ثم دخلت سنة ثمان وخمسين والوقت  
ايضا بلا خليفة۔

پھر ۶۵۷ھ آیا اور زمانہ اسی طرح  
بے خلیفہ تھا۔

پھر فرمایا:

وتسلطن بيبرس وازال المظالم و  
تلقب بالملك الظاهر ثم دخلت سنة

بيبرس سلطان ہوا اور اس نے ظلم دفع کئے اور اپنا  
لقب ملک ظاہر رکھا، پھر ۶۵۸ھ آیا اور وقت

تسع وخمسين والوقت ايضا بلا خليفة الى رجب  
فاقيمت بمصر الخلافة وبلوليع المستنصر و  
كان مدة انقطاع الخلافة ثلاث سنين و  
نصفاً (ملخصاً)

ماہ رجب تک یونہی بے خلیفہ تھا یہاں تک کہ مصر میں پھر  
خلافت قائم کی گئی اور مستنصر باللہ عباسی کے ہاتھ پر  
بیعت ہوئی خلافت ساڑھے تین برس تک معدوم رہی۔  
(ملخصاً)۔

یہیں حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاهرة میں فرمایا،  
لما اخذ التتار بغداد وقتل الخليفة اقامت  
الدنيا بلا خليفة ثلاث سنين و نصف  
سنة و ذلك من يوم الاربعاء ورابع عشر  
صفر سنة تسع وخمسين وهو يوم قتل  
الخليفة المستنصر رحمه الله تعالى الى انشاء سنة  
تسع وخمسمائة يله

یعنی جبکہ تاتاریوں نے بغداد مقدس لے لیا اور خلیفہ  
شہید ہوئے دنیا ساڑھے تین برس بے خلیفہ رہی اور  
یہ ۱۴ صفر روز چار شنبہ ۶۵۶ھ سے کر روز شہادت  
خلیفہ مستنصر رحمہ اللہ تعالیٰ تھا ۱۳ رجب ۶۵۹ھ تک  
کا زمانہ ہے۔

(۲) یہ خلافت کہ مصر میں قائم ہوئی اور ڈھائی سو برس سے زائد رہی خود سلطان کی قائم کی ہوئی تھی،  
سلطان بظاہر اس کا دست نگر ہوتا اور خلافت پر قادر تھا مگر بیعت بے تقاضی خلیفہ بھی نظم و نسق و رتی و فتی و امر و حکم  
میں سلطان مستقل تھا، خلیفہ امیر المؤمنین کہلانے اور بیعت لینے اور خطبہ و سکے کو زینت اور سلاطین کو تاج و  
خلعت دینے کے لئے ہوتا بلکہ اس کی بنا خود خلافت بغداد میں پڑ چکی تھی، مقتدر باللہ کو ۹۶۶ھ میں تیرہ برس کی عمر  
میں خلافت ملی، طفلی و اشتغال بازی و اختیارات زمان و استخدام یہود و نصاریٰ نے ضعت پہنچایا ملک مغرب  
نکل گیا مصر نکل گیا، قرامطہ ملعونوں کا زور ہوا، پھر ۱۰۳۳ھ میں واسطہ کا صوبہ محمد بن رائق خلیفہ راضی باللہ پر فائق ہوا  
خلیفہ نام کے لئے تھا پھر یہ بدعت شنیعہ یہ توں مستمر رہی مگر تمام علماء و مسلمین اور خود وہ جبار سے جبار سلاطین بھی  
خلافت انھیں قرشی خلفا کی بانٹے اور انھیں سے پروانہ خلعت سلطنت لیتے۔ اگر غیر قرشی بھی خلیفہ ہو سکتا تو سلاطین  
خود خلفا بننے، کیا ضرورت تھی کہ ان قرشیوں کو اپنا تغلب مٹانے کے لئے جیلہ شرعیہ کے واسطے خلیفہ بناتے اور اپنے  
زیر دستوں کے حضور سر بندگی جھکاتے اور ان کے ہاتھ سے تاج و خطاب پاتے مگر نہیں وہ مسلمان تھے سستی تھے جانتے تھے  
کہ ہم قرشی نہیں ہماری خلافت نہیں ہو سکتی اور بے تولیت خلافت بطور خود سلطنت کرینگے تو داغ تغلب ہماری پیشانی  
سے نہ مٹے گا اسی لئے ان عباسی قرشیوں کی خلافت رکھی تھی۔



(۳) پھر اُدھر ہی کے سلاطین نہیں اس دور دراز مملکت ہند کے مشرع سلاطین نے بھی انھیں خلفاء سے اپنے نام پروانہ سلطنت کیا حالانکہ یہ کسی طرح بھی تسلط کی راہ سے اُن کے ماتحت نہ تھے، تاریخ الخلفاء میں ہے :  
 وفي سنة اربع عشرة امرسل غياث الدين اعظم شاه بن اسكندر شاه ملك الهند يطلب التقلید من الخليفة وارسل اليه مالا للسلطان هدية۔  
 سنہ آٹھ سو چودہ میں بادشاہ ہند اعظم شاہ غیاث الدین بن سکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ ابو الفضل سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا اور خلیفہ کے لئے نذر اور سلطان مصر کو ہدیہ بھیجا۔

خود مسٹر آزاد کے اسی رسالہ خلافت ص ۷۹ میں ہے :

”جب تک بغداد کی خلافت رہی ہندوستان کے تمام حکمران اُس کے فرماں بردار رہے جب ۶۶۰ھ میں مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا تو اگرچہ یہ عباسیہ کے کاروان رفتہ کا مضمض ایک نمود غبار تھا تاہم سلاطین ہند اس کی حلقہ بگوشی و غلامی کو اپنے لئے فخر سمجھتے رہے اور مرکزی خلافت کی عظمت دینی نے مجبور کیا کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر منوادینے کے لئے مقام خلافت سے پروانہ نیابت حاصل کرتے رہیں“

پھر سلطان محمد بن تغلق شاہ و سلطان فیروز شاہ کی بزرگی و غلامی جو اس خلافت سے رہی اور فیروز شاہ کے لئے دربار خلافت سے دوبار پروانہ تقرر سلطنت و نشان و خلعت کا آنا لکھا اور یہ کہ سلطان نے اُس کی کمال تعظیم کی اور یہ سمجھا کہ گویا یہ عزت آسمان سے اُتری اور یہ سند بارگاہ رسالت سے ملی، پھر کہا، (ص ۸۰)  
 ”غور کرو مقام خلافت کی عظمت کا ہمیشہ کیا حال رہا خلافت بغداد ٹٹنے کے بعد بھی خلافت کی صرف ایک انہی نسبت بھی اس درجہ جبروت رکھتی تھی کہ ہندوستان جیسے بعید گوشہ میں ایک عظیم الشان فرمانروائے اقلیم مصر کے دربار خلافت سے اذن و اجازت حاصل ہونے پر فخر کرتا ہے ٹٹنے پر بھی اس مقام کی عظمت تمام عالم اسلامی پر اس طرح چھائی رہتی ہے کہ وہاں کا فرمان آسمانی فرمان اور وہاں کا حکم بارگاہ نبوت کا حکم سمجھا جاتا ہے“  
 خدا جانے مسٹر آزاد یہ کس جنگ یا کسی نشے کی ترنگ میں لکھ گئے، ان کا اعتقاد تو یہ ہے ص ۵۴ کہ،

عنہ یہ غلط ہے بلکہ ۹ رجب ۶۵۹ھ - ۱۲ منہ غفرلہ

”انتخاب خلیفہ کا موقع نہ رہا ہو تو خلیفہ تسلیم کر لینے کے لئے بجز اسلام اور حکومت کے جماؤ اور جگہ پکڑ لینے کے اور کوئی شرط نہیں۔“

سُبْحَانَ اللہ! یہ سلاطین ہند و سلاطین مصر اور خود سلطان بلیرس جس نے اس خلافت کی بنیاد رکھی مسلمان ہی تھے اور اُن کی حکومتیں جمی ہوئی تھیں تو آپ کی کافی ساختہ دونوں شرط خلافت موجود تھیں پھر انھوں نے خود اپنے آپ کو خلیفہ کیوں نہ جانا اور ان کی حکومت شرعی طور پر ماننے کے قابل کیوں نہ ہوئی حالانکہ آپ کے نزدیک شریعت کا حکم ہے کہ ”اُسی کو خلیفہ ماننا چاہئے خواہ تمام شرطیں اُس میں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں۔“ (ص ۵۱)

”ہر مسلمان پر ان دُوسرے شرع واجب ہے کہ اُسی کو خلیفہ اسلام تسلیم کرے۔“ (ص ۳۵)

خیر آپ کا تناقض آپ کو مبارک۔ سلاطین اسلام نے کیوں اپنی خلافت نہ مانی اور وہ کیا بات اُن میں کم تھی جس کے لئے انھیں دوسرے کی خلافت جانے اور اس کی اجازت کے صدقے اپنی حکومت کو شرعی منوانے کی ضرورت پڑی۔ ظاہر ہے کہ وہ نہ تھی مگر شرط قرشیت۔

(۴) مسٹر کوچھوڑیے جنھوں نے دُوبی شرطیں رکھیں، ائمہ دین تو سات بتاتے ہیں دیکھئے شاید ان میں کی کوئی اور شرط مفقود ہونے کے سبب سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ سمجھا، اوپر گزرا کہ وہ اسلام و حریت و ذکورت و عقل و بلوغ و قدرت و قرشیت ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ان سلاطین میں چھ موجود تھیں پہلی پانچ بابرہ اور قدرت یوں کہ حکومت کا جماؤ بے اُس کے نہیں تو صرف ایک ہی شرط قرشیت نہ تھی لاجرم اُسی کے نہ ہونے سے تمام سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج دست نگر جانا۔

(۵) بلکہ بطور مسر امر واضح تر ہے اُن نام کے خلفا میں اگر قرشیت موجود تھی قدرت مفقود تھی کہ وہ سلاطین کے ہاتھوں میں شطرنج کے بادشاہ تھے، جبار خونخوار متکبر متجرب سلاطین کے سر میں یوں بھی سودائے مساوات و بی نیازی نہ سمایا اور انھیں کو خلیفہ اور اپنے آپ کو اُن کا محتاج ٹھہرایا حتیٰ کہ جب سلطان بلیرس نے مستنصر کو خلیفہ کیا اور اُس سے پروانہ سلطنت لیا خلیفہ نے اظہارِ انقیاد کے لئے اُس کے پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈالیں اور سلطان نے خدمِ حشم کے ساتھ یونہی قابو اپنے دار السلطنت کا گشت کیا کہ گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں اور آگے آگے وزیر کے سر پر خلیفہ کا عطا کیا ہوا پروانہ سلطنت (حسن المحاضرہ) روشن ہوا کہ وہ شرط قرشیت کس درجہ اہم و ضروری تر جانتے تھے انھوں نے خیال کیا کہ قدرت مکتبہ بھی ہوتی ہے بلکہ اُسے اکتساب سے مفر نہیں کہ ملکوں پر تنہا کاسطِ عادۃ نہیں ہوتا مگر افواج و اطاعت جماعت سے جب اقتدار والوں نے انھیں سر پر رکھ لیا تو مقصود اقتدار حاصل ہو گیا جیسے خلیفہ میں خود عالم اصول و فروع ہونے کی شرط اتفاقی نہ رہی کہ دوسرے کے علم سے کام چل سکتا ہے لیکن قرشیت ایسی چیز نہیں کہ دوسرے سے مکتسب ہو لہذا اپنے اقتدار کا خیال نہ کیا اور

اُن کی قریشیت کے آگے سر جھکا دیا۔

(۶) نہ صرف سلاطین بلکہ بکثرت ائمہ و علماء نے اسی کو خلافت جانا خلافت بغداد پر کھلی تین صدیاں جیسی گزریں انہیں جلنے دو تو یہی خلافت مصر ہو جسے تم کاروانِ رفتہ کی محض ایک نمودِ غبار کہتے ہو۔

(۱) جب بیکس نے مستنصر کی خلافت قائم کرنی چاہی سب میں پہلے امام اجل امام عز الدین بن عبد السلام نے بیعت فرمائی پھر سلطان بیکس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔

(ب) پھر ابو الباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستنصری باللہ کی خلافت کا امضا اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل قتی الدین بن دقین العید کے قوت سے ہوا اُن کے عہد نامہ خلافت میں تھا،

الحمد لله الذي ادام الانمة من قریش وجعل  
الناس تبعالهم في هذا الامر فغيرهم بالخلافة  
العظمة لا يدعى ولا يستحق له  
غير قرشی کو نہ خلیفہ کہا جائے گا نہ وہ اس نام سے  
پکارا جائے۔

اس پر قاضی القضاة شمس الدین حنفی کے دستخط ہوئے۔

(ج) پھر مستنصری کے بیٹے ابو الباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاة عز الدین بن جماعہ نے شہادت دی اور ان کی مثال بیعت علامہ احمد شہاب ابن فضل اللہ نے لکھی اُس میں اُن کو خلیفہ جامع شرائط خلافت لکھا اور لکھا کہ: وصل الحق الى مستحقه حق بجحدار سید، کل ذلك في حسن المحاضرة  
(یہ سب کا سب حسن المحاضرة میں موجود ہے۔ ت)

(د) امام اجل ابو زکریا نووی اسی خلافت مصریہ کے دور سے متعلق صحیح مسلم میں فرما رہے ہیں:  
قد ظهر ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم  
فمن رآه الى الآن الخلافة في قریش  
ولکھوا کا برائے برابر انھیں خلفاء مانتے آئے۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ظاہر ہو گیا  
کہ جب سے آج تک خلافت قریش ہی میں ہے۔

(۵) امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں یہ تمام خلافتیں بغدادی پھر مصری

لحسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

لہ ایضاً

صحیح مسلم صحیح مسلم کتاب الامارة

قدیمی کتب خانہ کراچی

ذکر کیں اور خطبہ میں فرمایا :

ترجمت فيه الخلفاء امراء المؤمنين القائمين  
 بامر الامة من عهد ابى بكر الصديق رضى الله  
 تعالى عنه الى عهدنا هذا  
 میں نے اس کتاب میں اُن کے احوال بیان کئے جو  
 خلیفہ امیر المؤمنین کا راستہ پر قیام کرنے والے صدیقی اکبر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت سے ہمارے زمانے  
 تک ہوئے۔

(۹) پھر فرمایا میں نے اس میں کسی عبیدی کا ذکر نہ کیا کہ کئی وجہ سے ان کی خلافت صحیح نہیں، ایک تو وہ  
 قرشی نہ تھے دوسرے وہ بد مذہب بے دین کم از کم رافضی تھے و مثل هؤلاء لا تنعقد لهم بیعة ولا تصح  
 لهم امامة ایسوں کے لئے نہ بیعت ہو سکے نہ ان کی خلافت صحیح۔ تیسرے یہ کہ اُن کی بیعت اُس وقت ہوئی کہ خلافت  
 عباسی قائم تھی اور ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے، چوتھے یہ کہ حدیث فرما چکی کہ خلافت جب بنی عباس کو ملے گی  
 پھر ظہور امام مہدی تک دوسرے کو نہ پہنچے گی، ان وجہ سے میں نے عبیدیوں کو ذکر نہ کیا و انما ذکرنا الخليفة المتق  
 على صحة امامته میں نے وہی خلفاء ذکر کئے جن کی صحت خلافت پر اتفاق ہے۔ دیکھو کیسے صریح نص ہیں کہ یہ  
 کمزور خلافتیں بھی صحیح خلافت ہیں آخر کس لئے، اس لئے کہ قرشی ہیں اور زبردست طاقتور سلاطین غیر قرشی۔

(نص) جب خلیفہ مستکفی باللہ نے شہان اسلام میں وفات پائی اور اپنے بیٹے احمد حاکم بامر اللہ  
 کو ولیعہد کیا سلطان ناصر الدین محمد بن قلاوون ترکی نے کہ ۷۳۲ھ میں مستکفی باللہ سے رنجیدہ ہو گیا اور ۷۴۰ھ اذی الحجہ  
 کو اُسے مصر سے باہر شہر قوص میں مقیم کیا اگرچہ ادارات پہلے سے بھی زائد کر دئے اور خطبہ دسکہ خلیفہ ہی کا  
 جاری رہا اس عہد کو نہ مانا اور جبراً خلیفہ مستکفی کے بھتیجے ابراہیم بن محمد بن حاکم بامر اللہ کے لئے بیعت لی (اگرچہ  
 مرتے وقت خود اس پر نادم ہوا اور سرداروں کو وصیت کی کہ خلافت ولیعہد مستکفی احمد ہی کے لئے ہو جس پر ابن فضل اللہ  
 نے وہ لکھا کہ حق بھقہ دار رسید) ابن قلاوون کی اس حرکت پر امام جلال الدین سیوطی نے حسن المحاضرہ میں  
 فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ناصر بن قلاوون پر اُس کے سب سے زیادہ عزیز بیٹے امیر اتوک کی موت کی مصیبت ڈالی یہ  
 اسے پہلی سزا دی، پھر مستکفی کے بعد سلطنت سے متمتع نہ ہوا ایک سال اور کچھ روزوں کے بعد اللہ عزوجل نے  
 اسے ہلاک کیا بلکہ بعض نے مستکفی کی وفات ۷۴۲ھ میں لکھی ہے تو یوں تین ہی مہینے بعد مرا،

۱	خطبہ کتاب	مطبع مجتہائی دہلی	ص ۶
۲	"	" " "	ص ۷
۳	"	" " "	ص ۸



سنة الله فيمن من احد من الخلفاء بسوء فان الله تعالى يقصمه عاجلا وما يدخر له في الاخرة من العذاب اشد اليه

سنت الہیہ ہے کہ جو کوئی کسی خلیفہ سے برائی کرے ۔  
اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرما دیتا ہے اور وہ جو آخرت  
میں اس کے لئے رکھتا ہے سخت تر عذاب ہے ۔

پھر اولاد ابن قلاوون میں اس کی شامت کی سرایت بیان فرمائی کہ اُن میں جو بادشاہ ہوا تخت سے اتار اُگیا اور  
قید یا جلا وطن یا قتل کیا گیا ، خود اس کا صلیبی بیٹا کہ اُس کے بعد تخت پر بیٹھا دو مہینے سے کم میں اتار دیا گیا اور مصر کے  
قوس ہی کو بھیجا گیا جہاں سلطان نے خلیفہ کو بھیجا تھا اور وہیں قتل کیا گیا ، ناصر نے چالیس برس سے زیادہ سلطنت  
کی اور اس کی نسل سے بارہ بادشاہ ہوئے جن کی مجموعی مدت اتنی نہ ہوئی ۔

(ح) نیز امام ممدوح کتاب موصوف میں فرماتے ہیں :

اعلم ان مصر من حين صارت دار الخلافة  
عظم امرها وكثرت شعائر الاسلام فيها وعلت  
فيها السنة وعفت عنها البدعة وصارت محل  
سكن العلماء ومحط الرجال الفضلاء و  
هذا سر من اسرار الله تعالى اودعه في الخلافة  
النبوية كما دل ان الايمان والعلم يكونان مع  
الخلافة اينما كانت ولا يظن ان ذلك بسبب  
الملوك فقد كانت ملوك بني ايوب اجل قدرا و  
اعظم قدرا من ملوك جاءت بعد هم بكثير  
ولم تكن مصرف من منهم كبغداد  
وفي اقطار الارض الان من  
الملوك من هو اشد باسا و اكثر  
جندا من ملوك مصر كالعجم والعراق  
والروم والهند والمغرب وليس الدين قائما  
ببلادهم كقيامه بمصر ولا شعائر الاسلام

یعنی مصر جب سے دار الخلافہ ہوا اس کی شان بڑھ گئی ،  
شعائر اسلام کی اس میں کثرت ہوئی ، سنت غالب  
ہوئی بدعت مٹ گئی ، علماء کا جنگل فضلہ کا جنگل ہو گیا ، اور  
یہ راز الہی ہے کہ اس نے خلافت نبوت میں رکھ ہے  
جس طرح حدیث میں آیا کہ خلافت جہاں ہوگی علم ایمان  
اس کے ساتھ ہوں گے ، اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ مصر میں یہ  
دین کی ترقی سلاطین کے سبب ہوئی کہ سلاطین  
بنی ایوب سلاطین مابعد سے بہت زیادہ جلیل القدر  
تھے اور ان کے زمانے میں مصر بغداد کو نہ پہنچتا تھا اور  
اب اطراف زمین میں وہ سلاطین ہیں کہ سلاطین مصر  
سے اُن کی آہٹ سخت اور لشکر زائد جیسے ایران ، عراق ،  
روم ، مغرب ، ہندوستان ۔ مگر دین و ماں ایسا  
قائم نہیں جیسا مصر میں ہے ، نہ شعائر اسلام ایسے  
ظاہر نہ سنت و حدیث و علم کا ایسا شیعہ ، یہ سب  
خلافت ہی کی برکت ہے ، دیکھو کیسا جبار و بالا قدر



ظاہرۃ فی اقطارہم کظہورہا فی مصر و  
لانشرت السنۃ والحديث والعلم فیہا  
کما فی مصر۔

آفریہ فرق قرشیت نہیں تو کیا ہے۔

(۷) اگر کہتے وہ خلافت سے نامزد ہو چکے تھے لہذا بعد کے سلاطین نے اگرچہ جامع شروط تھے اپنے آپ کو خلیفہ نہ جانا کہ خلافت جب ایک کے لئے ہوئے دوسرا نہیں ہو سکتا،

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) اولاً یہ ہو تو سلاطین مابعد میں ہو، بلکہ اس کی سلطنت تو پہلے منعقد ہوئی تھی پھر دوسرے کو خلیفہ بنانے اور اس کے آگے ہاتھ پھیلا نے اور یہ سلسلہ ماضیہ جلا نے جانے کے کیا معنی تھے، کاش سلطان اپنے آپ کو معزول کر لیتا اور تنصرہ ہی کے ہاتھ میں باگ دیتا مگر نہیں وہ سلطنت پر قائم رہا اور تمہارے زعم میں خود بلکہ اس کی خلافت صحیحہ اور ہر مسلمان پر شرعاً واجب التسلیم تھی، اب اس نے انتخاب کی طرف آ کر اپنی صحیح شرعی خلافت تو باطل کر دی اور ایک سہمی رسمی قائم کی، یہ کیسا جنون ہوا جسے تمام علمائے عصر نے بھی پسند کیا طرفہ تر یہ کہ یہ اپنی حکومت شرعی طور پر منوانے کے لئے کیا جس کا مسٹر کو بھی اعتراف ہے حالانکہ اس سے پہلے ہی اُس کی خلافت کا ماننا آپ کے نزدیک شرعاً واجب تھا اور اب نہ رہا کہ انتخاب سے شرعاً عائد کیس وہ نہ اسی میں ہیں نہ اُس خلیفہ میں تو اپنی خلافت کھوئی خلیفہ اسمی سے تولیت لی وہ گئی اور یہ نہ ہوئی دونوں دین سے گئے اسی لئے گئے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پہنی تھیں۔

بیکسیہائے تمنا کہ نہ دنیا و نہ دین

(بیکسی کی آرزو پر افسوس ہے کہ نہ دنیا ملے تھی آئی نہ دین حاصل ہوا۔ ت)

غرض یہ ایجاد آزاد وہ مہمل و بمعنی ہزبان ہے جو سلاطین و علماء کی خواب میں بھی نہ تھا وہ یقیناً جانتے تھے کہ خلافت میں ہمارا کچھ حصہ نہیں اور داغِ تغلب ہم سے نہ ملے گا جب تک کسی خلیفہ قرشی سے اذن نہ لیں لہذا یہ صورت خلافت قائم کی کہ مالیدہ کلا لایتوا کلا (جسے نہ کلی طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے نہ ہی اسے چھوڑا جاسکتا ہے)

(۸) ثانیاً دنیا میں اسلامی سلطنتیں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور ہر ایک اپنے ملک کا حاکم مستقل اور آپ کی دونوں شرط خلافت کا جامع تھا اور تبدل ایام و موت و تقرر سلاطین سے کبھی یہاں کی سلطنت پہلے ہوتی کبھی وہاں کی، ان میں کسی متاخر نے یہ نہ جانا کہ خلافت اس دوسرے سلطان کا حق ہے مجھے اُس سے

اذن و پروانہ لینا چاہئے لیکن سمجھا تو اس قریشی خلافت کا محتاج سمجھا تو ہرگز اس کی بنا پر تقدم و تاخر نہ تھی بلکہ وہی ایک  
ایکلی شرط قرشیت کتنا مقتدری خلیفہ کی حالت میں بھی اپنا رنگ جماتی اور بڑے بڑے اقدار و جبروت والوں کا سر اپنے  
سامنے جھکا تی تھی۔ الحمد للہ کیسے روشن بیانون سے ثابت ہوا کہ یہ سارے جلوے شرط قرشیت کے تھے تمام  
سلاطین کا خود ہی عقیدہ تھا کہ ہم بوجہ عدم قرشیت لائق خلافت نہیں، قرشی کے سوا دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا  
کہ ہر وقت و قرن کے علماء انھیں یہی بتاتے رہے، اور قطعاً یہی مذہب اہلسنت ہے اور اسی پر احادیث مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر شہادت ہے فماذا یبعد الحق الا الضلل (تو حق کے بعد کیا ہے صرف  
گمراہی ہے۔ ت)

ربا مسئلہ اعانت، کیا آپ لوگوں کے زعم میں سلطان اسلام کی اعانت کچھ ضرور نہیں صرف خلیفہ کی  
اعانت جائز ہے کہ مسلمانوں کو اعانت پر ابھارنے کے لئے ادعائے خلافت ضرور ہو یا سلطان مسلمین کی اعانت  
صرف قادروں پر ہے اور خلیفہ کی اطاعت بلا قدرت بھی فرض ہے، یہ نصوص قطعہ قرآن کے خلاف ہے، اور  
جب کوئی وجہ نہیں پھر کیا ضرورت تھی کہ سیدھی بات میں جھگڑا ڈالنے کے لئے جملہ علمائے کرام کی واضح تصریحات  
متناظرہ اور اجماع صحابہ و اجماع امت و احادیث متواترہ کے خلاف یہ تحریک لفظ خلافت سے شروع کر کے  
عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کا خلاف کیا جائے، خانہ جویں مضمر لہجوں کا ساتھ دیا جائے، دُور از کار تاویلوں، تبدیلیوں  
تحریفوں، خیانتوں، عنادوں، مکابروں سے حق چھپانے اور باطل پھیلانے کا ٹھیکہ لیا جائے، والعیاذ  
باللہ تعالیٰ۔

اب ہم بترقیۃ تعالیٰ اس اجمال مفصل کی تفصیل محل کے لئے کلام کو ایک مقدمہ اور تین فصل پر منقسم کرتے ہیں،  
مقدمہ: خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کہ کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کوئی اثر نہیں  
پڑ سکتا۔

**فصل اول:** احادیث متواترہ و اجماع صحابہ و تابعین و مذہب مہذب اہلسنت نصرعم اللہ تعالیٰ سے  
بشرط قرشیت کے روشن ثبوت۔

**فصل دوم:** خطبہ صدارت میں مولوی فرنگی محلی صاحب کی پندرہ سطری کارگزاری کی ناز برداری۔  
**فصل سوم:** رسالہ خلافت میں مسٹر ابوالکلام آزاد کے ہدایات و تلبیسات کی خدمتگزاری۔

وباللہ التوفیق لا یرب سواہ، والصلوٰۃ والسلام علی مصطفیٰ و آلہ و

صحابہ و من والاہ۔

## مقدمہ

خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کہ سلطان کہہ دیا جانا ہی خلیفہ نہ ہونے کی کافی دلیل ہے اور یہ کہ لفظ خلیفہ میں اگر کوئی حرف عائد ہو بھی تو اس سے خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کیا اثر۔

(۱) خلیفہ عکرائی وہا نبائی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق تمام امت پر ولایت عامہ والا ہے، شرح عقائد نسفی میں ہے،

(خلافتهم) ای نیابتهم عن الرسول فی اقامة الدین بحیث یجب علی كافة الامم الاتباع۔ ان کی خلافت، یعنی دین کی اقامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا مقام یہ ہے کہ تمام امت پر اس کی اتباع واجب ہے (ت)

خود سرکفار کا اسے نہ ماننا شرعاً اس کے استحقاق ولایت عامہ میں محمل نہیں جس طرح اُن کا خود نبی کو نہ ماننا یونہی رُوتے زمین کے مسلمانوں میں جو اُسے نہ مانے گا اس کی خلافت میں خلافت نہ آئے گا یہ خود ہی باغی قرار پائے گا اور اصطلاح میں سلطان وہ بادشاہ ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے والیان ملک اس کے زیرِ حکم ہوں،

کما ذکرہ الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی حسن المحاضرة عن ابن فضل اللہ فی المسالك عن علی بن سعید۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن المحاضرہ میں ابن فضل اللہ سے انھوں نے مسالک میں علی بن سعید سے اسے ذکر کیا۔ (ت)

یہ دو قسم ہے،

- (i) موعی جسے خلیفہ نے والی کیا ہو اس کی ولایت حسبِ عطائے خلیفہ ہوگی جس قدر پر والی کرے۔
  - (ii) دوسرا متغلب کہ بزورِ شمشیر ملک دبا بیٹھا اس کی ولایت اپنی قلمرو پر ہوگی و بس۔
- (۲) کہ اول پر متفرغ ہے خلیفہ کی اطاعت غیر معصیت الہی میں تمام امت پر فرض ہے جس کا منشا خود اس کا منصب ہے کہ نائبِ رسولِ رب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور سلطان کی اطاعت صرف اپنی قلمرو پر، پھر اگر موعی ہے تو بواسطہ عطائے خلیفہ اس منصب ہی کی وجہ سے کہ اُس کا امرِ خلیفہ ہے اور امرِ خلیفہ امرِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور اگر متغلب ہے تو نہ اُس کے منصب سے کہ وہ شرعی نہیں بلکہ

دفع فتنہ اور اپنے تحفظ کے لئے خود مسٹر آزاد نے فتح الباری سے دربارہ سلطان متغلب نقل کیا (ص ۵۱)۔  
 طاعته خیر من الخروج عليه لما في ذلك من حقن الدماء وتسكين الدهماء  
 اس کے خلاف کے مقابل میں اس کی طاعت بہتر ہے  
 کیونکہ اس میں جانوں کا تحفظ اور شرورش سے  
 سکون ہے (ت)

(۳) کہ دوم پر متفرع ہے خلیفہ نے جس مباح کا حکم دیا حقیقتہً فرض ہو گیا جس مباح سے منع کیا حقیقتہً حرام ہو گیا یہاں تک کہ تنہائی و خلوت میں بھی اس کا خلاف جائز نہیں کہ خلیفہ نہ دیکھے اللہ دیکھتا ہے ایک زمانے میں خلیفہ منصور نے امام الامام سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتویٰ دینے سے منع کر دیا تھا، امام بہام کی صاحبزادی نے گھر میں ایک مسئلہ پوچھا، امام نے فرمایا، میں جواب نہیں دے سکتا خلیفہ نے منع کیا ہے یہاں سے ظاہر ہوا کہ خلیفہ کا حکم مباح و کرنا فرض کفایہ پر غالب ہے جبکہ دوسرے اُس کے ادا کرنے والے موجود ہوں کہ اب اُس کا ترک معصیت نہیں تو حکم خلیفہ نافذ ہوگا اگرچہ خلیفہ ظالم بلکہ خود اس کا وہ حکم ظلم ہو کہ امام کو فتویٰ سے روکنا نہ ہوگا مگر ظلم، اور سلطان متغلب جس کی ولایت خلیفہ سے مستفاد نہ ہو اس کے امر و نہی سے مباحات فی نفسہا واجب حرام نہ ہو جائیں گے تنہائی میں اس طور پر کہ اُسے اطلاع پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو مباح اپنی اباحت پر رہے گا۔ علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب نسیم الریاض و غنیۃ القاضی و غیرہا کتب نافعہ کے زمانے میں سلطان نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کیا تھا یہ پردہ ڈال کر پیتے۔ امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی رسالہ الصلح بین الاخوان میں فرماتے ہیں:

”نہ خود حقہ پیتا ہوں نہ میرے گھر بھر میں کوئی پیتا ہے مگر مباح کو حرام نہیں کہہ سکتا۔“

اور منع سلطانی کے جواب میں شرح ہدیہ ابن العاد میں فرماتے ہیں:

لیت شعری ای امر من امر یہ یتمسک  
 بہ امرہ الناس بترکہ او امرہ باعطاء  
 المکس علیہ علی ان المراد من اولی الامر فی  
 الایۃ العلماء علی اصح الاقوال کما ذکرہ العینی  
 فی آخر مسائل شتی من شرح الککنز و ایضا  
 یعنی کاش میں جانوں کہ سلطان کا کون سا حکم لیا جائے  
 یہ کہ لوگ حقہ نہ پیں یا یہ کہ تمباکو پر ٹیکس دیں معہذا  
 آیہ کریم میں اصح قول یہ ہے کہ اولی الامر سے مراد  
 علماء ہیں جس طرح شرح کنز امام عینی میں ہے نیز  
 کیا ظالم سلاطین کا حکم شرعی ہو جائے گا حالانکہ

هل منع السلاطين الظلمة يثبت حكما شرعيا  
وقد قالوا من قال لسلطان من ماننا عادل  
كفر<sup>۱</sup>  
ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ جو ہمارے  
زمانے کے سلطان کو عادل کہے کافر ہو جائیگا  
انتہی۔

یہ ارشاد امام علم الہدی ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے زمانے کے سلاطین میں ہے جنہیں ہزار برس  
سے زائد ہوئے نہ کہ اب۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

(۴) کہ نیز دوم پر متفرع ہے خلیفہ ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین  
دش ملکوں میں دس۔ خود مشر آزاد لکھتے ہیں (ص ۸۴) :  
”اسلام نے مسلمانوں کی حکومت ایک ہی قرار دی تھی یعنی دُوئے زمین پر مسلمانوں کا صرف  
ایک ہی فرمانروا و خلیفہ ہو۔“

(۵) کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر سلطان اذن خلیفہ  
کا محتاج ہے کہ بے اس کے اس کی حکومت شرعی و مرضی شرع نہیں ہو سکتی، خود آزاد کے ص ۷۹ سے گزرا کہ:  
”خلافت کی عظمت دینی نے مجبور کیا کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر منادینے کے لئے مقام خلافت سے  
پر وائے نیابت حاصل کرتے ہیں۔“

(۶) خلیفہ بلاوجہ شرعی کسی بڑے سے بڑے سلطان کے معزول کئے معزول نہیں ہو سکتا، خود جبار و سرکش  
قواد ترک کہ متوکل بن معصوم بن ہارون رشید کو قتل کر کے خلفا پوجادی ہو گئے تھے جب اُن میں کسی کو زندہ رکھ کر  
معزول کرنا چاہتے خود اُسے مجبور کرتے کہ خلافت سے استعفیٰ دے تاکہ عزل صحیح ہو جائے بخلاف سلطان  
کہ خلیفہ کا صرف زبان سے کہہ دینا ”میں نے تجھے معزول کیا“ اس کے عزل کو بس ہے۔

(۷) سلطنت کے لئے قرشیت درکنار حریت بھی شرط نہیں، بہترے غلام بادشاہ ہوئے، خود  
رسالہ آزاد صفحہ ۵۵ میں ہے،

”غلاموں نے بادشاہت کی ہے اور تمام سادات و قریش نے ان کے آگے اطاعت کا سر  
جھکایا ہے۔“

اور خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبلہ شرط ہے کہا فی المواقف و شرحہ و عامۃ الکتاب (جیسا کہ  
مواقف اور اس کی شرح اور عامۃ کتب میں ہے۔ ت) یہاں سے خلیفہ و سلطان کے فرق ظاہر ہو گئے، نیز



کھل گیا کہ سلطان خلیفہ سے بہت نچا درجہ ہے، لہذا کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا کہ اس کی کسر شان ہے آج تک کسی نے سلطان ابو بکر صدیق، سلطان عمر فاروق، سلطان عثمان غنی، سلطان علی المرتضیٰ بلکہ سلطان عمر بن عبدالعزیز بلکہ سلطان ہارون رشید نہ سنا ہوگا، کسی خلیفہ اموی یا عباسی کے نام کے ساتھ اسے نہ پایے گا، تو کھل گیا کہ جس کے نام کے ساتھ سلطان لگاتے ہیں اسے خلیفہ نہیں مانتے کہ خلیفہ اس سے بلند پایا ہے۔ یہی وہ خلافت مصطلحہ شرعیہ ہے جس کی بحث ہے، اسی کے لئے قریشیت وغیرہ باسات شرطیں لازمی ہیں عرف حادث میں اگر کسی سلطان کو بھی خلیفہ کہیں یا مدح میں ذکر کر جائیں وہ نہ حکم شرع کا نافی ہے نہ اصطلاح شرع کا منافی۔ جس طرح اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے، پھر عرف حادث میں بچوں کو بھی معصوم کہتے ہیں یہ خارج از بحث ہے جیسے لڑکوں کے معلم تک کو خلیفہ کہتے ہیں، یہ بحث واجب الحفظ ہے کہ دھوکا نہ ہو وباللہ التوفیق۔

## فصل اول

احادیث متواترہ سرکار رسالت و اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ امت و مذہب مہذب اہلسنت و جماعت

سے شرط قریشیت کے روشن ثبوت

احادیث شریفہ کو میں جداول اول ان کی تخریج و شان تواتر بتاؤں ان سے اتمام تقریب و وجہ احتجاج دکھاؤں اس سے یہی بہتر کہ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ سے اقوال جلیلہ ائمہ کرام و علمائے اعلام سناؤں کہ ان میں وہ سب کچھ بفضلہ تعالیٰ بروجہ کافی و وافی ہے ہر وہم و وسوسہ کا نافی و شافی ہے وہی تمہیں بتا دیں گے کہ حدیث متواترہیں ان کی حجتیں قاہرہ ہیں برطبقہ و قرن کے اجماع متطاف رہیں مخالف شنی نہیں خارجی معزلی گمراہ خارجی ہیں وباللہ التوفیق۔

## کتب عقائد

امام ہمام مفتی الجن والانس عارف باللہ نجم الملتہ والدین علم نسفی استاد امام بریان الملتہ والدین صاحب ہدایہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا متن عقائد مشہور بہ عقائد نسفی جو سلسلہ نظامیہ و دیگر سلاسل تعلیمیہ میں عقائد اہلسنت کی درسی کتاب ہے جسے درس میں اسی لئے رکھا ہے کہ طلبہ عقائد اہلسنت سے آگاہ ہو جائیں اس کتاب جلیل میں ہے، ویکون من قریش ولا یجوز من غیرہم یعنی خلیفہ قریش سے ہو غیر قریشی جائز نہیں۔  
شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیۃ قنہار، افغانستان





عنه ان هذا الامر في قریش  
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا بیشک خلافت قریش میں ہے۔  
 اور تخریج حدیث پھر ورق اوپر بیان کی،

رواہ النسائی من حدیث انس و سواہ بمعناہ  
 الطبرانی فی الدعاء والبزار والبیہقی وافرہ  
 شیخنا الامام الحافظ ابو الفضل بن حجر  
 بجزء جمع فیہ طرقد عن نحو من اربعین  
 صحابیہ۔

علامہ امام قاسم بن قطلوبغا حنفی تلمیذ ابن الہمام  
 اما عندنا فالشروط انواع بعضها لازمہ  
 لا تنعقد بدونه ، وهي الاسلام والذکورة  
 والحرية والعقل والبلوغ واصل الشجاعة  
 وان يكون قرشیاً۔  
 پھر فرمایا :

اما نسب قریش فلقوله صلى الله تعالى  
 عليه وسلم الائمة من قریش سواہ البزار  
 وهذا ان كان خبر واحد فقد اتفقت  
 الصحابة على قبوله قاله الامام ابو العباس  
 الصابوني وغيره۔  
 طوالح الافار علامہ بیضاوی میں ہے ،

۳۲۰ ص	مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر	شروط الامام	۱
۳۰۶ ص	" " "	"	"
۳۲۰ و ۳۱۹ ص	" " "	"	"
۳۲۰ ص	" " "	"	"

یہ حدیث نسائی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 کی اور یہی مضمون طبرانی نے کتاب الدعاء اور بزار و  
 بیہقی نے روایت کیا اور ہمارے شیخ امام حافظ  
 ابو الفضل ابن حجر عسقلانی نے خاص اس حدیث میں  
 ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب  
 چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جمع کیں۔

تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں ،  
 ہمارے نزدیک خلافت کی شرطیں کئی قسم ہیں بعض تو  
 شروط لازم ہیں کہ ان کے بغیر خلافت صحیح ہی نہیں ہو سکتی  
 وہ یہ ہیں اسلام اور مرد ہونا اور آزادی و عقل  
 بلوغ و اصل شجاعت اور قرشی ہونا۔

قریشی ہونا اس لئے شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، خلفاء قریش سے ہوں ۔  
 اسے بزار نے روایت کیا ، اور یہ اگرچہ خبر واحد ہو مگر  
 صحابہ کرام نے اس کے قبول پر اجماع فرمایا ، یہ  
 امام ابو العباس صابونی وغیرہ نے افادہ فرمایا۔

التاسعة كونہ قرشیا خلافا للخوارج و جمع  
من المعتزلة لنا قوله صلى الله تعالى عليه  
وسلم الاثمة من قریش واللام في الجمع حيث  
لا عهد للعموم  
جہاں عہد نہ ہو جمع پر لام استغراق کے لئے ہوتا ہے یعنی تمام خلفاء قریش ہی سے ہوں۔  
مواقف میں ہے :

یعنی خلیفہ قریشی ہو خارجی اور بعض معتزلی اس شرط کے منکر ہیں ہماری دلیل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلیفہ قریشی ہو، پھر صحابہ کرام اس حدیث کے مضمون پر عامل ہوئے اور ان کا اس پر اجماع ہوا تو وہ دلیل قطعی ہو گئی۔

شرح علامہ سید شریفؒ میں ہے :

صارد لیلہ قاطعاً یقیناً بالیقین بالشرائط یعنی دلیل قطعی ہوگی جس سے قرشیت کا شرط ہونا یقینی ہو گیا۔  
القرشۃ  
اسی میں ہے، اشتراطہ الاشاعرة یعنی اہلسنت کے نزدیک خلیفہ کا قرشی ہونا شرط ہے۔  
مقاصد میں ہے،

امام میں شرط ہے کہ قرشی ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خلفاء قریش سے ہوں۔

سہ طوابع الانوار علامہ بیضاوی

على مواقف مع شرح المواقف المرصداً الرابع في الامامة منشورات الشريف رضی قم ایران ۲۵۰/۸

" " " " " " " " " " Pr

۴۵ " " " " " " " " " "

شع مقاصد على بأش شرح المقاصد الفصل الرابع في الامامة المبحث الثاني وار المعاد النعمانية لاهو ٢٤٤/٢



اتفقت الامة على اشتراط كونه قرشي خلافا  
للخوارج لنا السنة والاجماع اما السنة فقوله  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الائمة من قریش  
واما الاجماع فهو انه لما قال الانصار يوم  
السقيفة منا امير منكم امير منعهم ابو بكر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد مكنونهم من قریش  
ولم ينكره عليه احد من الصحابة فكان  
اجماعاً  
یوں باز رکھا کہ تم قریشی نہیں (اور خلیفہ کا قریشی ہونا لازم ہے) اس پر کسی صحابی نے انکار نہ کیا تو اجماع  
ہو گیا۔

شرح فقہ اکبر میں ہے :

یشترط ان يكون الامام قرشياً لقوله صلى  
الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش  
وهو حديث مشهور وليس السمر ادبه  
الامامة في الصلوة اتفاقاً فتعینت الامامة الكبرى  
خلافاً للخوارج وبعض المعتزلة  
یعنی شرط یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ائمہ قریش سے ہیں۔ اور یہ حدیث  
مشہور ہے اور اس میں امامت نماز باجماع مراد نہیں  
توضو و خلافت مراد ہے اس میں مخالفت خارجی ہیں  
یا بعض معتزلی۔

طریقہ محمدیہ میں ہے :

المسلمون لا بد لهم من امام قرشي ولا يشترط  
ان يكون هاشمياً  
یعنی مسلمانوں کے لئے ضرور ہے کہ کوئی قریشی خلیفہ ہو  
اور ہاشمی ہونا شرط نہیں۔

حدیثہ نذیرہ میں ہے :

يكون من قریش ولا يجوز من غيرهم  
یعنی خلیفہ قریشی ہو غیر قریشی کی خلافت درست نہیں۔

۲۷۷/۲	دار المعارف النجف لاهور	الفصل الرابع في الامامة	لہ شرح المقاصد
ص ۱۴۷	مصطفی البابی مصر	نصب الامام واجب	لہ من الروض الاذہر شرح الفقہ اکبر
۷۱/۱	مکتبہ حنفیہ کوئٹہ		لہ طریقہ محمدیہ
۲۹۵/۱	مکتبہ نور رضویہ فیصل آباد		لہ حدیثہ نذیرہ شرح طریقہ محمدیہ



منہم احدہ

خلافت صحیح نہیں۔

امام نووی شرح صحیح مسلم پھر امام قسطلانی شرح صحیح بخاری اور علامہ طبری و علامہ سید شریف و علی قاری  
شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں،

ہذا الاحادیث و اشباہها دلیل ظاہر  
ان الخلافۃ مختصۃ لقریش لایجوز عقدھا  
لاحد من غیرہم و علی هذا انعقد الاجماع  
فی نزع من الصحابة و كذلك بعدہم و من  
خالف فیہ من اهل البدع او اعرض بخلاف  
من غیرہم فهو محجوب باجماع الصحابة  
و التابعین فمن بعدہم بالاحادیث  
الصحیحة۔<sup>۲۵</sup>

یہ حدیثیں اور ان کے مثل اور احادیث روشن دلیلیں  
ہیں کہ خلافت قریش کے ساتھ خاص ہے ان کے  
سوا کسی کو خلیفہ بنانا جائز نہیں، اسی پر زمانہ صحابہ  
میں یوں ہی ان کے بعد اجماع منعقد ہوا تو جن  
بد مذہبوں نے اس میں خلافت کیا یا جس نے اور کسی  
کے خلاف کا اشارہ کیا اس کا قول صحابہ و تابعین و  
علمائے مابعد کے اجماع اور صحیح حدیثوں سے  
مردود ہے۔

علامہ ابن المنیر پھر حافظ عسقلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں،

الصحابة اتفقوا علی افادۃ المفہوم للعصر  
خلافا لمن انکر ذلك والی هذا ذهب جمہور  
اهل العلم ان شرط الامام ان یکون قرشیا  
وقالت الخوارج وطائفة من المعتزلة یجوز  
ان یکون الامام غیر قرشی و بالغ ضرار بن عمرو  
فقال تولیۃ غیر القرشی ادلی وقال ابو بکر الطیب  
لم یخرج المسلمون علی هذا القول بعد ثبوت  
حدیث الائمة من قریش و عمل المسلمون بہ  
قرنا بعد قرن و انعقد الاجماع علی  
اعتبار ذالک قبل ان یقع

یعنی صحابہ نے اتفاق فرمایا کہ حدیث الائمة من قریش  
خلافت کا قریشی میں حصر فرماتی ہے برخلاف اُس کے  
جو اس کا منکر ہو، اور یہی مذہب جمہور اہل علم کا ہے  
کہ خلیفہ کے لئے قریشی ہونا شرط اور خارجیوں اور ایک  
گروہ معتزلہ نے کہا کہ غیر قریشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے اور  
ضرار بن عمرو تو یہاں تک بڑھ گیا کہ کہا غیر قریشی کا خلیفہ کرنا  
بہتر ہے۔ امام ابو بکر ابن الطیب نے فرمایا مسلمانوں  
نے اس قول کی طرف التفات نہ کیا بعد اس کے کہ  
حدیث الائمة من قریش ثابت ہو چکی اور ہر قرن  
میں مسلمان اس پر عامل رہے اور اس اختلاف

۱۔ فتح الباری شرح البخاری باب الامر من قریش مصطفیٰ البانی مصر ۲۳۵/۱۶  
۲۔ شرح صحیح مسلم صحیح مسلم کتاب الامارۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱۹/۲

الاختلاف

اُنھنے سے پہلے اُس کے ماننے پر اجماع منعقد ہو گیا۔  
 امام احمد ناصر الدین اسکندرانی پھر امام شہاب الدین کٹانی وجہ دلالت حدیث لایزال ہذا الامر  
 فی قریش میں فرماتے ہیں،

الببتدأ بالحقیقة ہنہا هو الامر الواقع  
 صفة لہذا و ہذا الیوصف الا بالجنس  
 فمقتضاہ حصر جنس الامر فی قریش کا نہ  
 قال لا امر الا فی قریش والحديث وانکات  
 بلفظ الخبر فهو بمعنى الامر، وبقية طرق  
 الحديث تؤید ذلك  
 ہونے کے خلاف نہیں مگر قریش میں، اور حدیث اگرچہ صورتہ شبر ہے معنی امر ہے، حدیث کی باقی روایتیں اس معنی  
 کی مؤید ہیں۔

امام ابن حجر اور اُن سے پہلے امام ابن بطلال شرح بخاری لمہلب سے ناقل،

يجوز ان يكون ملك يغلب على الناس بغير ان يكون  
 خليفة، وانما انكر معاوية رضي الله تعالى عنه  
 خشية ان يظن احد ان الخلافة تجوز في غير  
 قریش، فلما خطب بذلك دل على ان ذلك  
 الحكم عند هم كذلك اذ لم ينقل عن احد  
 منهم انكر عليه  
 یعنی جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 نے کہا کہ عنقریب ایک بادشاہ قبیلہ قحطان سے ہوگا  
 حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر سخت  
 انکار کیا اور خطبہ پڑھا اس میں فرمایا میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خلافت قریش  
 میں ہے، یہ انکار اس بنا پر نہ تھا کہ کوئی غیر قرشی بادشاہ  
 بھی نہیں ہو سکتا، یہ تو جائز ہے کہ کوئی بادشاہ لوگوں پر تغلب کرے اور خلیفہ نہ ہو بلکہ انکار کی وجہ یہ تھی کہ کوئی یہ

عہ تنبیہ ضروری، یہ کلام جلیل یاد رکھنے کا ہے کہ بعونہ تعالیٰ اس سے اہل باطل کا منہ کالا ہوگا ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

۲۳۶/۱۶	مصطفیٰ البابی مصر	باب الامراء من قریش	فتح ابزاری شرح البخاری
"	"	"	"
۲۳۲/۱۶	"	"	"

نہ سجدہ کیے بغیر قرشی خلیفہ ہو سکتا ہے لہذا حضرت امیر معاویہ نے خطبہ پڑھا کہ کوئی غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور اس پر کسی صحابی و تابعی نے انکار نہ کیا تو معلوم ہوا کہ اُن سب کا یہی مذہب ہے۔

مہلب پھر ابن بطلال پھر عتبی و عسقلانی و قسطلانی سب شروع بخاری میں فرماتے ہیں،

ان القحطانی اذا قام و ليس من بيت النبوة ولا من قریش الذين جعل الله فيهم الخلافه فهو من اكبر تغير الزمان و تبدل الاحكام۔ جب قحطانی قائم ہوگا اور وہ نہ خاندان نبوت سے ہے نہ قریش سے جن میں اللہ عز و جل نے خلافت رکھی ہے تو یہ ایک بڑا تغیر زمانہ اور احکام شریعت کی تبدل ہوگا۔

امام اہل قاضی عیاض پھر امام ابو زکریا نووی شروع صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

اشترط كونه قرشياً هو مذهب العلماء كافة وقد احتج به ابو بكر وعمر على الانصاس يوم السقيفة فلم ينكرا احد وقد عدها العلماء في مسائل الاجماع ولم ينقل عن احد من السلف فيها قول ولا فعل يخالف ما ذكرنا وكذا لا من بعدهم في جمع الاعصار ولا اعتداد بقول النظام ومن وافقه من الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من غير قریش لما هو عليه من مخالفة اجماع المسلمين۔ خلیفہ میں قرشی ہونے کی شرط جمیع علماء کا مذہب ہے اور بیشک اسی سے صدیق اکبر و فاروق اعظم نے روز سقیفہ انصار پر حجت قائم فرمائی اور صحابہ میں کسی نے اس کا انکار نہ کیا اور بیشک علمائے اسے مسائل اجماع میں گنا اور سلف صالح میں کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہ ہوا، یونہی تمام زمانوں میں علمائے مابعد سے اور وہ جو نظام معتزلی اور خارجیوں اور بد مذہبوں نے کہا کہ غیر قرشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے کچھ گنتی شمار میں نہیں کہ اجماع مسلمین کے خلاف ہے۔

شیخ عبدالحی محمد و بلوی اشعة اللمعات میں فرماتے ہیں،

گفت آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ می باشد امر خلافت در قریش یعنی مے باید کہ در ایشان باشد و جائز نیست شرعاً عقد خلافت مر غیر ایشان را و بریں منعقد شد اجماع در زمن صحابہ و بایں حجت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگی یعنی انہی میں ہونا چاہئے اور شرعاً ان کے غیر میں خلافت کا انعقاد جائز نہیں صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اسی حدیث کو



کردند مہاجر ان بر انصارؓ

مہاجرین نے انصار پر بطور محبت پیش کیا۔ (ت)

امام جلال الدین کی تاریخ الخلفاء سے گزرا:

لم اورد احد امن الخلفاء العبيد بين لانت اما متهم غير صحيحة لانهم غير قرشيؓ  
میں نے اس کتاب میں خلفائے عبیدہ سے کسی کا ذکر نہ کیا اس لئے کہ ان کی خلافت باطل ہے کہ وہ قرشی نہیں۔

### کُتب فقہ حنفی

فتاویٰ سراجیہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقادیہ میں ہے:

یشترط انیکون الخلیفۃ قرشیاً ولا یشترط انیکون ہاشمیاًؓ  
خلیفہ میں شرط ہے کہ قرشی ہو اور ہاشمی ہونا شرط نہیں۔

اشبہاء والنظار فن ثالث بیان فرق پھر ابو السعد ازہری علی الکنز میں ہے:

یشترط فی الامام ان یکون قرشیاًؓ  
خلیفہ میں شرط ہے کہ قرشی ہو۔

غز عیون میں ہے:

یشترط نسب قریش لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الائمۃ من قریشؓ  
قرشی ہونا شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء قرشی ہوں۔

در مختار میں ہے:

یشترط کونہ مسلماً حراً ذکراً عاقلاً بالغاً  
خلیفہ ہونے کے لئے شرط ہے کہ مسلمان آزاد،

عہ اور دہ آخر کتب الحدیث تبعاً ۱۲ منہ غفرلہ اس کو کتب حدیث کے آفرین تابع ہونے کی حیثیت ذکر کیا ہے (ت)

۱۔ اشعۃ المعات شرح مشکوٰۃ باب مناقب قریش فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکمر ۶۱۹/۴

۲۔ تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبع مجتہبی دہلی ص ۷

۳۔ فتاویٰ سراجیہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقاد نوکشور لکھنؤ ص ۷۰

۴۔ الاشباہ والنظار الفن الثالث ادارة القرآن کراچی ۲۵۳/۲ ۶۵۴

۵۔ غز عیون البصار شرح الاشباہ والنظار الفن الثالث " " ۲۵۳/۲ ۶۵۴

قادر قرشیؑ  
مرد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہو۔

اشترط كونه قرشياً لقوله صلى الله تعالى عليه  
وسلم الائمة من قریش وقد سلمت الانصار  
الخلافة لقریش بهذا الحديث۔  
رد المحتار میں اسی کے مثل لکھ کر فرمایا،

وبه يبطل قول الصراسية ان الامامة تصلح  
في غير قریش والكعبية ان القرشي اولى بها۔  
اور کعبیہ کا جو کہتے ہیں خلافت کے لئے قرشی ہوا ضرر اولیٰ ہے یعنی ان دونوں گمراہ فرقوں نے اہلسنت کا خلافت کیا،  
اول نے غیر قرشی کی خلافت کو اولیٰ جانا دوم نے قرشی کی خلافت کو صرف اولیٰ سمجھا لازم نہ جانا، اہلسنت کے  
نزدیک خلیفہ کا قرشی ہونا لازم ہے دوسرا خلیفہ شرعی نہیں ہو سکتا۔

تمہید امام ابو شکور سالمی میں امام الائمہ سراج الامام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نص سے اس  
کی تصریح ہے کہ:

قال ابو حنیفة رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یصح  
امامتہ اذا کان قرشیاً براکان او فاجراً۔  
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: خلافت  
صحیح ہے بشرطیکہ قرشی ہو نیک خواہ بد۔

### ازالہ وہم میں عبارات کتب عقائد و حدیث

بالجمله مسلمة قطعاً یقیناً اہلسنت کا اجماعی ہے ولہذا حدیث بخاری:  
اسمعوا واطيعوا وان استعمل علیکم عبد  
حبشی ۛ  
سنو اور مانو اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام عامل  
کیا جائے۔

۸۲/۱	مطبوع مجتبائی دہلی	باب الامامة	۱۔ در مختار
۲۳۹/۱	دار المعرفۃ بیروت	"	۲۔ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار
۳۶۸/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	"	۳۔ رد المحتار
ص ۱۵۹	دارالعلوم حزب الاحناف لاہور	الباب الحادی عشر فی الخلافۃ والامامة	۴۔ تمہید ابو شکور سالمی
۱۰۵۷/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب السمع والطاعة للامام	۵۔ صحیح بخاری

اُس کی شرح میں علما قاطبہ ازالہ وہم کی طرف متوجہ ہوئے، شرح مقاصد میں ہے :  
 ذلک فی غیر الامام من الحکامۃ یہ حدیث خلیفہ کے سوا اور حکام ماتحت کے بارے میں ہے۔  
 موافق میں ہے :

ذلک الحدیث فی من امرہ الامام علی سریتہ  
 یہ حدیث اُس کے بارے میں ہے جسے کسی لشکر وغیرہ  
 وغیرہا۔  
 پر سردار کرے۔

شرح موافق میں ہے :

يجب حملہ علی هذا دفعا للتعارض بينه و  
 بین الاجماع، او نقول هو مبالغه علی سبیل  
 الفرض و يدل علیہ انه لا يجوز كون  
 الامام عبد الاجماع۔  
 حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع کے  
 مخالف نہ پڑے، یا یوں کہیں کہ وہ بروجہ مبالغہ  
 بطور فرض ارشاد ہوا ہے اور اس پر دلیل یہ ہے  
 کہ امام کا غلام ہونا بالاجماع باطل ہے۔

ابن الجوزی نے تحقیق پھر امام بدر محمود عینی نے عمدة القاری، پھر حافظ عسقلانی نے شرح بخاری  
 کتاب الصلوٰۃ میں فرمایا :

هذا فی الامراء والعمال والائمة والخلفاء  
 فان الخلافۃ فی قریش لا مدخل فیہا لغيرہم۔  
 یہ حدیث سرداروں اور عاملوں کے بارے میں ہے نہ خلفاء  
 میں کہ خلافت تو قریش میں ہے دوسروں کو اس میں دخل  
 ہی نہیں۔

یہیں فتح الباری میں ہے :

امربطاعة العبد الحبشی والامامة العظمی  
 انما تكون بالاستحقاق فی قریش فیکون غیرہم  
 متغلبا بہ  
 حبشی غلام کی اطاعت کا حکم فرمایا اور خلافت تو صرف  
 قریش کا حق ہے تو غیر قریشی متغلب ہوگا یعنی زبردستی  
 امیر بن بیٹھنے والا۔

۲۷۷/۲	دارالمعارف النعمانیہ لاہور	الفصل الرابع فی الامامة المبحث الثاني	شرح المقاصد
۳۵۰/۸	قم، ایران	غسورات الشریف الرضی،	شرح موافق
"	"	"	شرح المواضع
۲۲۸/۵	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب امامة العبد والمولى	عمدة القاری شرح البخاری
۲۳۹/۱۶	مصطفیٰ البابی مصر	"	فتح الباری

عمدة القاری و فتح الباری کتاب الاحکام میں اسی حدیث کے نیچے ہے :

ای جعل عاملا بان امرامامة عامة على  
البلد مثلا او ولی فیہا ولاية خاصة كالامامة  
فی الصلوة او جباية الخراج او مباشرة  
الحرب فقد کان فی من الخلفاء الراشدين  
من تجمع له الامور الثلاثة و من یختص  
ببعضها

مراد یہ ہے کہ وہ عامل کیا جائے، یوں کہ خلیفہ غلام حبشی کو کسی شہر  
کا عام والی کر دے یا کسی خاص منصب کی ولایت دے  
جیسے نماز کی امامت یا خراج کی تحصیل یا کسی لشکر کی  
سرکاری، خلفائے راشدین کے زمانے میں یہ تینوں  
باتیں بعض میں جمع ہو جاتی تھیں اور کسی میں  
بعض۔

امام ابو سلیمان خطابی پھر امام عینی و امام عسقلانی و علی قاری نے فرمایا :

قد يضرب المثل بما لا یقع فی الوجود وهذا  
من ذاك و اطلق العبد الحبشی مبالغة فی  
الامر بالطاعة وان کان لا یتصور شرعا  
ان یلی ذلك اتم بلفظ المراقبة قال الخطابی  
قد يضرب المثل بما لا یکاد یصح فی الوجود

یعنی کبھی ضرب مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے جو واقع  
نہ ہوگی، یہ حدیث اسی قبیل سے ہے، حبشی کا ذکر  
حکم اطاعت میں مبالغہ کے لئے فرمایا اگرچہ حبشی غلام  
کا ولی بننا شرعاً مقصود نہیں، مرقاة کے الفاظ یہ ہیں  
خطابی نے کہا کبھی ضرب مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے  
جو واقع نہ ہوگی۔ (ت)

اشعة الملمات میں ہے :

ذكر عبد برائے مبالغة است بروية قول أنحضرت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر کہ بنا کند مسجدے اگرچہ  
مثل آشیانہ کنجشک و مسجد ہرگز مثل آشیانہ  
کنجشک نباشد لیکن مقصود مبالغہ است یا مراد  
نائب خلیفہ است

غلام کا ذکر بطور مبالغہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
اس ارشاد کے طور پر جو مسجد بنائے اگرچہ چڑیا کے  
گھونسلے کی مثل ہو، حالانکہ مسجد ہرگز چڑیا کے گھونسلے  
کی مثل نہیں ہوتی، لیکن مقصود مبالغہ ہے یا خلیفہ کا  
کوئی نائب مراد ہے (ت)

۲۳۹/۱۶	مصطفیٰ البابی مصر	لہ فتح الباری باب السمع والطاعة
۲۴۰/۱۶	" " "	لہ فتح الباری " " "
۲۴۶/۷	کتاب الامارة الفصل الاول مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ	لہ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح
۳۰۱/۳	مکتبہ نور رضویہ سکر	لہ اشعة الملمات کتاب الامارة الفصل الاول

عمدة القاری وکواکب الدراری وجمع البحار میں ہے :

هذا في الامراء والعمال دون الخلفاء لان  
الحبشي لا يتولى الخلافة لان الائمة من  
قریش کے

مہلب پھر ابن بطل پھر ابن حجر نے فتح میں کہا :  
قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اسمعوا و  
اطيعوا لا يوجب ان يكون المستعمل للعبد  
الامام قرشي لما تقدم ان الامامة لا تكون الا  
في قریش کے

فتح الباری وارشاد الساری ومرقاۃ قاری میں ہے :  
واللفظ لها (وان استعمل عليكم عبد حبشي) اي  
وان استعمله الامام الاعظم على القوم لان  
العبد الحبشي هو الامام الاعظم فان الائمة  
من قریش کے

جمع البحار الانوار میں ہے :  
شرط الامام الحرية والقرشية وليس في الحديث  
انه يكون اما مابل يفوض اليه الامام امرا من  
الامور کے

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) بلکہ خود حدیث صحیح میں اس معنی کی تصریح صریح موجود جس کا بیان فصل سوم میں  
آئے گا ان شاء اللہ العزیز الودود۔

۲۲۳/۲۳	۱۶	۲۲۶/۴	۳۳۰/۱
عمدة القاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة	ادارة المنيرية دمشق	فتح الباری شرح البحاری باب السمع والطاعة	مصطفی البابی مصر
مرقات المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح کتاب الامارة	الفصل الاول مکتبة جبینہ کٹرہ	جمع بحار الانوار	تحت لفظ جدع
	مکتبة دار الایمان مدینہ منورہ		



بالجمله دربارہ خلافت ہر طبقہ اور ہر مذہب کے علمائے اہلسنت ایسا ہی فرماتے آئے یہاں تک کہ اب دورِ آخر میں مولوی عبد الباری صاحب کے جدِ اعلیٰ حضرت ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی لکھنوی فرنگی علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خلافت صدیقی پر اجماع قطعی کے منعقد ہونے میں فرمایا :

باقی ماند کہ سعد بن عبادہ از بیعت متخلف ماند ما میگویم کہ سعد بن عبادہ امارت خود می خواست و این مخالفت نص است چه حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اند الاثمة من قریش ائمة از قریش اند پس مخالفت او در اجماع قدح ندارد چه مخالفت مراد ہمارے صحابہ نبود بلکہ مخالفت اجماع و او اعتبار ندارد بلکہ

باقی رہا یہ کہ سعد بن عبادہ نے بیعت نہ کی ، تو ہم کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ اپنے لئے خلافت کے خواہشمند تھے ان کی یہ خواہش نص کے خلاف تھی کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ائمہ قریش میں سے ہوں گے لہذا ان کی مخالفت اجماع پر اثر انداز نہیں ہے کیونکہ یہ محض صحابہ کرام کی رائے کی مخالفت تھی بلکہ اجماع کی مخالفت تھی جس کا اعتبار نہیں ہے۔

پھر خلافت فاروقی پر انعقاد اجماع میں فرمایا :

ہم صحابہ برآں عمل کردند و بیعت حضرت امیر المومنین عمر کردند و دریں ہم کے مخالفت نکرد سوائے سعد بن عبادہ لیکن مخالفت او مخالفت نص بود چه امارت خود میخواست چنانچہ دانستی ہے

اس حدیث پر عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اس میں بھی سوائے سعد بن عبادہ کے کسی مخالفت نہ کی لیکن ان کی مخالفت نص کے خلاف تھی کیونکہ اپنے لئے امارت کے خواہشمند تھے جیسا کہ آپ جان لیا۔

اب سب سے اخیر دور میں حضرت مولانا فضل رسول صاحب مرحوم اپنی کتاب عقائد المعتقہ المنقذہ میں فرماتے ہیں :

لیست شرط نسب قریشی خلافا لکثیر من المعتزلة ولا یستلزم کونه ہاشمیاً خلافا للرافضیہ

غلیظہ کا قریشی النسب ہونا شرط ہے بر خلاف بہت معتزلیوں کے ، اور ہاشمی ہونا شرط نہیں بر خلاف رافضیوں کے۔

عہد بدایونی لیدر عبد الماجد صاحب کے دادا کے دادا ۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

شرح الفقہ اکبر لعبد العلی فرنگی علی

” ” ” ” ” ”

المعتقہ المنقذہ الباب الرابع فی الامامة مکتبہ حامدیر لاہور ص ۱۹۷

حضرت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی مرحوم اپنے رسالہ عقائد احسن الکلام میں فرماتے ہیں :  
نعتقد انه يجب على المسلمين نصب امام  
هم اهل سنت کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں پر قریشی خلیفہ  
من قریشیہ قائم کرنا فرض ہے ۔

## نوع دیگر از کتب عقائد

علامہ سعد الدین قفازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں :

فان قيل فعلى ما ذكر من ان مدة الخلافة  
ثلثون سنة يكون الزمان بعد الخلفاء الراشدين  
خاليا عن الامام فتعصى الامة كلهم ، قلنا  
المراد بالخلافة الكاملة ولو سلم فلعل الخلافة  
تنقضي دون الامامة بناء على ان الامامة اعم  
لكن هذا الاصطلاح لم نجد له من القوم واما  
بعد الخلفاء العباسية فالامر مشكك (ملخصاً)  
يعنى اگر کہا جائے کہ جب خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے بعد تیس ہی برس رہی تو خلفائے راشدین  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد زمانہ امام سے خالی رہا  
اور محاذ اللہ تمام اُمت گنہگار ٹھہری کہ نصب امام  
اُمت پر واجب تھا تو ہم جواب دیں گے کہ وہ جو  
تیس برس پر ختم ہو گئی خلافت راشدہ کاملہ تھی نہ کہ  
مطلی خلافت ، اور اگر تسلیم بھی کر لیں تو شاید خلافت  
ختم ہو گئی امامت بعد کو رہی اور واجب نصب امام ہی تھا تو امت گنہگار نہ ہوئی یہ اس پر مبنی ہوگا کہ امامت  
خلافت سے عام ہے مگر ہم نے قوم سے یہ اصطلاح نہ پائی ، بہر حال جب سے خلفائے عباسیہ نہ رہے  
امر مشکل ہے کہ اُس وقت سے نہ کوئی امام ہے نہ کوئی خلیفہ ، تو اعتراض نہ اٹھا انتہی (ملخصاً)۔  
اقول اولاً صحیح جواب اول ہے اور اشکال کا جواب خود علامہ کے کلام سے آتا ہے اُس وقت  
نظر اس پر نہ کی تھی ۔

ثانیاً امامت بیشک عام ہے جس کا بیان ہم کرینگے اِنْ شَاءَ اللہ ۔ نیز علامہ موصوف شرح مقاصد میں  
اسی اعتراض کو ذکر کر کے بہت صحیح و واضح جواب سے دفع فرماتے ہیں :  
فان قيل لو وجب نصب الامام لزم  
اگر کہا جائے کہ نصب امام واجب ہوتا تو اکثر

عہ مذکور مستدّر بدایونی (ہدایۃ اللہ تعالیٰ) کے پردادا ۱۲ حشمت علی قادری رضوی مکتبہ غفرلہ

لہ احسن الکلام

لہ شرح العقائد النسفیہ

دارالاشاعت قندھار ، افغانستان

ص ۱۱۰ و ۱۱۱

اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک  
الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب  
من الصفات سیمابعد انقضاء الدولة  
العباسیة قلنا انما یلزم الضلالة لو تركوه عن  
قدرة واختیار لا عجز واضطرار لیه  
جواب دیں گے کہ گمراہی تو جیب ہوتی کہ ان کے بعد اُمت نصب امام پر قادر ہوتی اور قصداً ترک کرتی، عجز و  
مجبوری کی حالت میں کیا الزام ہو۔

یہی مضمون مولوی علی الحیالی میں ہے حدیث عجز و اضطرار بیان کر کے کہا:

وبهذا الحديث یندفع الاشکال بعد الخلفاء  
الراشدین والعباسیة ایضاً۔  
یعنی خلفائے عباسیہ کے بعد تمام عالم سے خلافت  
ضرور مفقود ہے مگر اُمت پر الزام نہیں آتا کہ عذر مجبوری

موجود ہے۔

شرح عقائد امام نسفی پھر تعلیقات المسایرة للعلامة قاسم الحنفی تلمیذ الامام ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ  
میں ضرورت خلیفہ بتائی کہ دین و دنیا کے ان امور کے انتظام کو اس کا ہونا ضرور ہے پھر فرمایا:  
فان قیل فلیکتف بذی شوکة له الریاسة  
العامة اما ما کان او غیرا ما فان انتظام  
الامر یحصل بذلک کما فی عہد الاتراک  
قلنا نعم یحصل بعض النظام فی امر الدنیا  
ولکن یختل امر الدین وهو المقصود  
الاهم  
یعنی اگر کوئی کہے کہ انتظام ہی کی ضرورت ہے تو ایک  
عام ریاست والے پر کیوں نہ قناعت ہو جائے وہ  
خلیفہ ہو یا نہ ہو کہ انتظام اس سے بھی حاصل ہو جائیگا  
جیسے سلطنت ترکی سے کہ خلافت نہیں اور انتظام  
کر رہی ہے پھر خلیفہ کی کیا ضرورت، تو ہم جواب دینگے  
ہاں ایسی سلطنتوں سے دنیاوی کاموں کا کچھ انتظام  
چل جائے گا مگر دینی کاموں میں خلل آئے گا وہ بے خلیفہ نہ بنیں گے اور دین ہی مقصود اعظم ہے۔

لہذا ترکی سلطنت یا اور بادشاہیاں کافی نہیں خلیفہ کی ضرورت ہے، کیا ان سے بھی صاف نص کر

۱۔ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة المبحث الاول فی نصب الامام دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/۲۵  
۲۔ مولوی علی الحیالی مطبع ہندوپریس دہلی ص ۲۵۷  
۳۔ شرح العقائد النسفیة دار الاشاعت قم دار افغانستان ص ۱۱۰

حاجت ہے واللہ الحجة البالغة۔

تثلیثیہ : اسی نوع سے ہے وہ حدیث کہ صدر کلام میں امام خاتم الحفاظ سے گزری کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت جب بنی عباس کو پہنچے گی ظہور مہدی تک اور کو نہ ملے گی۔ ظاہر ہوا کہ ۳۳۳ھ سے آج تک اور آج سے ظہور حضرت امام مہدی تک کوئی غیر عباسی خلیفہ نہ ہوا ہے نہ ہوگا جو دوسرے کو خلیفہ مانے حدیث کی تکذیب کرتا ہے یہ حدیث اپنے طرق عدیدہ سے حسن ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، اور دیلمی نے مسند الفردوس میں انھیں سے بسند دیگر اور دارقطنی نے افراد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً اور خطیب نے بسند خلفا حضرت جبرائیل سے موقوفاً اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حدیث طبرانی کے لفظ یہ ہیں :

لكنهما في ولد علي صنوا بي حتى يسلموها الى  
الدجال

ہاں خلافت میرے چچا میرے باپ کی جگہ عباس کی  
اولاد میں ہے یہاں تک کہ اُسے سپرد دجال کریں گے۔

اور حدیث ابن مسعود میں ہے :

لا تذهب الايام والليالي حتى يهلك من اجل  
من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي واسم  
ابيه اسم ابني فيملونها قسطا وعدلا كما ملئت  
جورا وظلما

شب و روز گزرنے کے بعد وہ خلافت کو میرے  
اطہار سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام  
میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ  
کا نام، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا  
جس طرح ظلم و ستم سے بھر گئی تھی یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام خاتم الحفاظ نے اس حدیث سے استناد اور اُس پر اعتماد کیا کیا تقدیر (جیسا کہ پیچھے  
گزارات) یہ ہیں تقریباً پچاس حدیثیں اور کتب عقائد و تفسیر و حدیث و فقہ کی بانوے عبارتیں۔ سنی  
بالانصاف کو اسی قدر کافی دوائی ہیں۔ واللہ الحمد والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ  
علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین۔

## فصل دوم

### خطبہ صدارت مولوی فرنگی محلی میں ۱۵ سطری کارگزاری کی نازبرداری

(۱) مسلمانوں نے دیکھا خلافت کے لئے شرط قرشیت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں، صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اُمت کا اجماع، جملہ اہلسنت کا عقیدہ، ائمہ و اکابر حنفیہ کی کتب عقائد میں تصریحیں، کتب حدیث میں تصریحیں، کتب فقہ میں تصریحیں ایسے عظیم الشان جلیل البرہان اجماعی قطعی یقینی مسئلے کو فرنگی محلی کا خطبہ صدارت میں صرف شافعیہ کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں فقط بعض کے کلام سے وہ بھی تصریح نہیں، فحوی سے سمجھے جانے کا ادعا کرنا کس درجہ خلافِ دیانت و اغوائے عوام ہے۔

(۲) تمہید میں تو اُس پر خود حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نص صریح مذکور، شاید امام اعظم کا نص بھی کسی مقلد حنفی کا فحوائے کلام ہوگا۔

(۳) اُس پر نقول قاہرہ اجماع کو یوں گرانا کہ بعض بے اجماع نقل کیا، کیسی تبلیس ہے۔

(۴) یہ کہنا کہ ابتدائے اُس کی قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مگر ثبوت اجماع مشکل ہے، ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشارہ ہے، امام اجل ثقت عدل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے ائمہ نے اُس پر اجماع نقل کیا، بعد کے علماء نے نقل کیا سب نے مقبول و مقرر رکھا کسی نے اُس میں خلافِ اہلسنت کا پتہ نہ دیا معاذ اللہ یہ سب جھوٹے ہیں اور فرنگی محلی چتے۔

(۵) جب نقول ائمہ مردود و نامعتبر ٹھہری تو آپ ہی ہزاروں اجماعوں کا ثبوت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا کہ آخر قرآن و حدیث نے فرمایا نہیں کہ بعد عصر نبوت فلاں فلاں مسئلہ پر اجماع ہوگا ہم نے اہل اجماع کو دیکھا تک نہیں، نہ وہ سب مل کر اپنے اجماع کی دستاویزیں رجسٹری کرا گئے اب نہ رہیں مگر نقول ائمہ وہ ان تازہ لیڈروں کو مقبول نہیں، پھر ثبوت اجماع کی صورت ہی کیا رہی۔

(۶) جب وہ نقل اجماع میں متہم تو نقل اقوال خاصہ میں کیوں معتمد ہوں گے، فقہ بھی گئی، یہ دیا بسیدہ غیر مقلدین کی تعظیم و تکریم اور جلسوں میں اُن کی صدارت و تقدیم کی شامت ہے کہ وہی غیر مقلد کا مسئلہ آگیا ع

قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد  
(قیاس فاسد ہے اور اجماع بے اثر ہے۔)



(۷) امام اجل قاضی عیاض نے ابتداءً دعویٰ اجماع نہ کیا بلکہ یہ فرمایا کہ علمائے کرام نے اُسے مسائل اجماع میں گنا تو ان سے ابتداءً بتانا تکذیب و گستاخی کی انتہا دکھانا ہے۔

(۸) صدر اسلام میں ڈیڑھ سو برس تک تصانیف نہ ہوئیں، پھر اگلی صدیوں کی ہزاروں کتابیں مفقود ہو گئیں، اب صد ہا مسائل اجماعیہ میں سب سے پہلے جس امام کے کلام میں نقل اجماع نظر آئے اسی کے سر رکھ دیا جائے کہ ابتداءً ان سے معلوم ہوتی ہے کتنا آسان طریقت رو اجماع کا ہے۔

(۹) ائمہ کرام اُس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہلسنت کا اجماع بتاتے، اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اُسے قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں اُس کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ العقد اجماع سے پہلے کی گفت گو ہے اُس سے نقص اجماع جنون خالص ہے یوں ہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب تاویل ورنہ شاذ وایت اجماع کے مقابل قطعاً مضحک نہ کہ النہ اُس سے اجماع باطل۔

(۱۰) قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ فن دوسرا ہے انہوں نے خبر احادیث کو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بتا دیا مگر مسامحہ سے گزرا کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث الاثمة من قریش کو چالیس کے قریب صحابہ کرام سے مروی دکھا دیا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں لذات العیش فی طرق حدیث الاثمة من قریش بتایا یہ عدد صحابہ کرام میں یقیناً تواتر کا ہے یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور احادیث علاوہ۔

(۱۱) اس سے قطع نظر کچھ تو اس قدر تو آج کل کی قاصر نگاہوں سے بھی نظر آ رہا ہے کہ وہ بلاشبہ مشہور اور بالغاظ عدیدہ و طرق کثیرہ بہت صحابہ کرام سے ماثور، اور برابر صدر اول سے امت مرحومہ میں احتجاج و عمل کیلئے مقبول و منظور، پھر اس کے خاص الفاظ کے احاد سے ہونے کا ذکر جس کا جواب علمائے عقائد موافق و شرح مقاصد و شرح مواقف وغیرہ میں دے چکے کیا انصاف ہے۔

(۱۲) ائمہ نے الاثمة من قریش سے استدلال فرمایا اور جمع عملی باللام کے افادہ استغراق سے اتمام تقریب فرمادیا اسے الخلافۃ فی قریش سے بدلنا اور القضاء فی الانصار سے نقص کرنا کیا مقصد ہے۔

(۱۳) حدیث صحیح لا ینزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس

اثبات ( خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہیں - ت ) سے استدلال ائمہ کا کیا رہا، کیا کسی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ :

لا يزال هذا القضاء في الانصار وهذا الاذان ہمیشہ عہدۃ قضا انصار میں اور عہدۃ اذان حبشیوں میں فی الحبشة ما بقى من الناس اثنتان -

رہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔ جب ائمہ فرما چکے کہ صحابہ کرام نے حدیث سے حصر سمجھا اور اسی پر عمل فرمایا تو صحابہ کے مقابل اپنی چیمگوئیاں نکال کر کیا شان دین ہے۔

(۱۶۱۵) محققین اہلسنت عموماً اور امام ابو بکر باقلانی کی طرف خصوصاً اس نسبت کی جرأت کہ قریشیت کی شرط سے بالکل عدول کرتے ہیں کس قدر دروغ و بیزہ ہے اکابر ائمہ و اعظم علماء اجماع صحابہ اجماع تابعین اجماع امت نقل فرما رہے ہیں، ناقلان خلافت صرف خارجیوں معتزلیوں کا خلافت بتاتے ہیں، مخالفت میں ضرار و کعبی دو گراہوں کے قول نقل کرتے ہیں معاذ اللہ اگر تمام محققین اہل سنت در کنار صرف امام سنت باقلانی کا خلافت ہوتا تو خارجیوں معتزلیوں کو مخالفت بتایا جاتا، دو گراہوں کا نام ان کے نام نامی سے زیادہ پیارا اور قابل ذکر عظمت و الاتقا کہ انھیں چھوڑ کر ان دو کا نام گنایا جاتا۔ شرح عقائد نسفی کے الفاظ تو آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ لم یخالف الا الخوارج وبعض المعتزلة اس میں کسی نے خلافت نہ کیا سوا خارجیوں اور بعض معتزلیوں کے۔ تمام نقول اجماع کا یہی مطلب ہے مگر اس میں محققین اہلسنت و امام باقلانی کی طرف اس نسبت باطلہ کی روشن تر تفسیح ہے واللہ الحمد اجلہ اکابر ائمہ اہلسنت ائمہ کلام و اکابر حدیث و اعظم فقہ سب کے ارشادات پس پشت ڈالنا اور ایک متاخر مورخ ابن خلدون کے قول بے سند پر (جس کے مذہب کی بھی کوئی ٹھیک نہیں نہ تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دینی میں اس کا نام زبانوں پر آتا ہے) سرمنڈا بیٹھنا کیا شرط دین پرستی ہے اجلہ ائمہ جہادۃ ناقدین کو نہ معلوم ہوا کہ خود امام سنت باقلانی و محققین اہلسنت اس مسئلہ میں مخالفت ہیں برابر اجماع نقل فرماتے رہے مسئلہ پر جزم و یقین فرمایا کہ اہل خلافت کو خارجی معتزلی بدعتی کہتے رہے مگر آٹھویں صدی کے اخیر میں اس مورخ کو حقیقت حال معلوم ہوئی کہ اس میں تو محققین اہلسنت و امام سنت مخالف ہیں۔

(۱۶) طرفہ یہ کہ ابن خلدون نے اتنا کہا تھا :

ص ۱۰۵۷	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الاحکام	صحیح بخاری
۱۱۹/۲	" "	کتاب الامارۃ	صحیح مسلم
ص ۱۱۲	دار الاشاعت العربیہ قندھار افغانستان		شرح العقائد النسفیۃ

اشتبه ذلك على كثير من المحققين بہت سے محققوں کو اس میں شبہہ لگا۔  
 فرنگی علی تحریر نے ”شبہہ لگنا اڑا دیا“ اور ”کثیر“ کا لفظ گھسا دیا، اسے یوں بنایا کہ محققین عدول کرتے ہیں یعنی  
 ان کا عدول ازراہ اشتباہ نہیں بلکہ ازراہ تحقیق ہے اور وہ جو اس شرط پر قائم رہے یعنی تمام اہلسنت وہ تحقیق سے  
 عاری ہیں۔

(۱۸) ان دونوں سے بڑھ کر چالاکی یہ کہ فرنگی علی تحریر نے محققین کے ساتھ لفظ ”اہلسنت“ بڑھالیا  
 یہ لفظ ابن خلدون کی عبارت میں نہیں، وہ خدا جانے کن کو محققین کہہ رہا ہے، ائمہ فرما چکے کہ اس میں مخالفت  
 خارجی ہیں یا معتزلی، تو انہیں میں سے کسی فرنگی کو محققین کہا اور ظاہرًا معتزلہ کو کہا کہ دربارہ خلافت جو مضمون اُس نے  
 نقل کیا وہ ضرار بن عمرو معتزلی ہی کی مخالفت کا موید، نہیں نہیں بلکہ اُس سے بھی کہیں زائد ہے فاشکی الی  
 اللہ تعالیٰ۔

(۱۹) ابن خلدون کی حالت عجیب ہے اُس کے کلام سے کہیں اعتراض کی بُرائی ہے کہیں نخر یا نہ اسباب  
 پرستی کی جھلک پائی جاتی ہے، اولیائے کرام کا صاف دشمن ہے، اُن کو رافضیوں کا مقلد بتاتا ہے، کہتا ہے،  
 اُن کے دلوں میں رافضیوں کے اقوال رچ گئے اور اُن کے مذاہب کو اپنا دین بنانے میں تو غل کیا یہاں تک کہ  
 طریقت کا سلسلہ علی تک پہنچایا اور کہا انھوں نے حسن البصری کو خرقہ پہنایا اور اُن سے اُن کے پر جلیہ تک پہنچا  
 اس شخص علی اور ان کی اور باتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ رافضیوں میں داخل ہیں، و لہذا رافضیوں کی طرح  
 ایک امام مہدی کے انتظار میں ہیں جن کے آنے کی کچھ صحت نہیں، اسی طرح اقطاب و ابدال کا ایک تخت منکر ہے  
 اُس میں بھی اولیاء کے مقلد و افض ہونے کا مشعر ہے کہ جس طرح رافضیوں نے ہر زمانے میں ایک امام باطن  
 اور اس کے نیچے فقبا مانے ہیں، یونہی اُن سے سیکھ کر صوفیہ نے ہر دور میں ایک قطب اور اس کے ماتحت  
 ابدال گھڑے ہیں، حالانکہ احادیث مرفوعہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ جن کے بیان  
 میں امام جلال الدین سیوطی کا ایک رسالہ ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اجلہ اقطاب کرام

عہ دور کیوں جائیے اپنے اخ معظم مولوی عبدالحی صاحب کافناوی جلد اول طبع اول ص ۷۲ اور خود اپنا جمع کردہ  
 فناوی قیام ص ۳۰۶ ملاحظہ کیجئے۔ علامہ عبد الرحمان حضری معتزلی معروف بہ ابن خلدون ۱۲ عبید الرضا حشمت علی  
 رضوی غفرلہ۔

لے تاریخ ابن خلدون فصل فی اختلاف الامتہ فی حکم ہذا المنصب شرطہ۔ موسسۃ العلمی للطبوعۃ بیروت ۱۹۴/۱

قدست اسرار ہم سب سے اقطاب و ابدال کی حقیقت متواتر ہے یونہی کون سا صاحب سلسلہ ہے جس کا سلسلہ  
امیر المؤمنین علیؑ تک نہیں پہنچتا تو وہ ان تمام حضرات اکابر کرام کو معاذ اللہ دین میں مخترع اور رافضیوں کا متبع بلکہ  
سلک روافض میں منسلک ٹھہراتا ہے، فتوحات اسلام کا راز ہر نبی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا وحشی ہونا بتایا  
ہے، اور یہ کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد پر بھیجے وقت انہیں وحشیت پر اور انجبار دیا  
کیونکہ وحشی ہی قوم کا ملک وسیع ہوتا ہے، نیز کہتا ہے صحابہ وحشی ہونے کے سبب کھنا ٹھیک نہ جانتے تھے،  
اس لئے قرآن عظیم جا بجا غلط لکھا ہے، اور اولیاء کو جادو گروں کے علم میں رکھنے کے لئے کہا جو کسی کو اپنی کرامت  
سے قتل کرے وہ صاحب کرامت قتل کیا جائے گا جیسے ساحر کو اپنے سحر سے قتل کرے۔ اجلہ اکابر محبوبان خدا  
کو نام بنام حتیٰ کہ شیخ الاسلام ہروی کو لکھتا ہے کہ یہ علوی تھے اور یہ کفر انہوں نے روافض اسمعیلیہ سے سیکھا  
الی غیر ذلک من ہفواتہ الشنیعة (اس کے علاوہ اس کے بہت سے بُرے ہفوات ہیں۔) اور پھر تشریح  
کے لئے یا خود اپنے حال سے ناداقی کے باعث جا بجا سنیت و اعتقاد اولیاء کا اظہار بھی کرتا ہے جس نے محققین  
و شیخ الاسلام امام ہروی کی طرف کفر میں تقلید روافض نسبت کر دی وہ اگر محققین و امام باقلانی کی طرف بدعت  
میں تقلید خوارج نسبت کر دے کیا بعید ہے، ہاں عجب اُن مدعیان سنت سے کہ تمام اکابر ائمہ و علمائے اہلسنت  
کے ارشادات عالیہ پر پانی پھیرنے کے لئے ایک ایسے مورخ کا ذکر کیا، کیا آیہ کریمہ بئس للظالمین  
بدلا (ظالموں کو کیا ہی بُرا بدلہ ملا۔) یہاں وارد نہ ہوگی و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم  
غالباً اس نسبت مخترعہ سے بھی اُسے صوفیہ کرام پر چوٹ کرنی منظور ہے وہ بھی شرط قرشیت کو اجماعی مانتے  
ہیں خود اسی شخص نے اسی مقدمہ تاریخی فصل فاطمی میں ان اکابر کرام سے نقل کیا:

قالوا لما کان امر الخلافة لقریش حکما یعنی صوفیہ کرام نے فرمایا خلافت خاص قریش کیلئے  
شروعیا بالاجماع الذی لایوہنہ انکار من ہونا حکم شرعی ہے ایسے اجماع سے ثابت جو  
لم یواول علمہ الخ۔ ناواقف نا شناس کے انکار سے سست نہیں

ہو سکتا الخ

لہذا محققین و امام سنت کا خلاف بتایا کہ ان کی تہذیب ہو۔

(۲۰) نہیں نہیں بلکہ اس کا راز اور ہے خود اسی مجتہد سے روشن کہ وہ آپ مبتدع اور خوارج کا

سہ القرآن الکریم ۵۰/۱۸

سہ مقدمہ ابن خلدون فصل فی امر الفاطمی موسسۃ الاعلیٰ للطبوعات بیروت ۳۲۴/۱



متبع اور اجماع صحابہ کرام کا خارق، اور ضراریہ و معتزلہ کا موافق ہے، اس نے اولاً شرط خلافت میں کہا:  
اما النسب القرشي فلاجماع الصحابة على قرشيت کی شرط اس لئے ہے کہ صحابہ کرام نے اس  
ذلك۔  
پر اجماع فرمایا۔

پھر اس اجماع کی منشا و مستند حدیثیں ذکر کیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الائمة من  
قریش خلفاء قریشی ہوں۔ اور فرمایا:

لا يزال هذا الامر في هذا الحي من قریش۔ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی۔

اور کہا اس پر دلائل بکثرت ہیں، پھر آہستہ آہستہ رد احادیث و اجماع کی طرف سرکا کہ:

لما ضعف امر قریش وتلاشت عصبيتهم  
فاشتبه ذلك على كثير من المحققين حتى  
ذهبوا الى نفي اشتراط القرشيت۔  
جب قریش میں ضعف آیا اور ان کی محبت جاتی رہی  
تو بہت محققوں کو یہاں شبہہ لگا یہاں تک کہ  
نفی شرط قرشیت کی طرف گئے۔

یہاں دونوں پہلو دیکھیے، اشتباہ کہا جس سے مفہوم ہو کہ ان کو غلطی پر جانتا ہے اور انھیں  
محققین کہا جس سے مترشح ہو کہ ان کے زعم کو تحقیق مانتا ہے پھر ان کے دو شبہہ ذکر کئے ایک اُسی حدیث  
در بارہ غلام حبشی سے جس کے جواب کلام اللہ سے گزرے اور اس پر زیادہ کلام ان شاء اللہ تعالیٰ آگے  
آتا ہے اس نے جواب خطائی اختیار کیا کہ یہ مبالغہ بطور فرض ہے، دوسرا شبہہ اس روایت سے کہ  
امیر المؤمنین فاروق سے مروی ہوا:

لو كان سالم مولی ابی حذیفۃ حیاً لولیتہ۔  
اگر ابو حذیفہ کے غلام آزاد شدہ سالم زندہ ہوتے تو  
میں ضرور ان کو والی بناتا۔

یا فرمایا: لما دخلتني فید البظنة ان پر مجھے کوئی بدگمانی نہ ہوتی۔

اس کا کھلا ہوا روشن جواب تھا کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے لولیتہ میں انھیں والی کرتا، نہ کہ  
استخلفتہ میں انھیں خلیفہ کرتا، والی ایک صوبہ کا بھی ہوتا ہے ایک شہر کا بھی ہوتا ہے جسے خلیفہ مقرر فرمائے  
تو اُسے یہاں سے کیا علاقہ، اس روشن جواب کو چھوڑ کر اول تو یہ جواب دیا کہ مذهب الصحابی لیس بمجبة  
یعنی یہ اگر ہے تو عمر کا قول ہے اور عمر کا قول کچھ حجت نہیں۔ شان فاروقی میں یہ کلمہ جیسا ہے اہل ادب پر  
ظاہر ہے جن کی نسبت خاص حکم حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:



اِقْدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي ابْنِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ لِي  
اُن دو کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر و عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یہاں تک تو یہی تھا آگے دوسرے جواب کے تیور دیکھئے، کہتا ہے،

و ايضا مولی القوم منهم وعصبية الولاة حاصله  
لسالم في قریش وهی الفائدة في اشتراط النسب  
وصراحة النسب غير محتاج اليه اذ الفائدة  
في النسب انما هي العصبية وهی حاصله من  
الولاة  
یعنی دوسرا جواب یہ کہ کسی قوم کا آزاد شدہ غلام انھیں  
میں سے ہے اور اس رشتہ دلا کے باعث قریش  
سالم کی حیثیت کرتے اور یہی قومی حیثیت شرط نسب کا  
قائدہ ہے صاف نسب کی حاجت نہیں کہ وہ تو اسی  
حیثیت کی غرض سے ہے اور حیثیت اپنے آزاد  
کئے ہوئے غلام کی بھی کرتے ہیں۔

لله انصاف! دکھانا تو یہ ہے کہ جو شرط قریشیت نہیں مانتے ان کے شبہہ کا جواب دے رہا ہے اور  
جواب وہ دیا جس نے شرط قریشیت کو اکھاڑ پھینکا کہ نسب کی کوئی حاجت نہیں قومی حیثیت سے کام ہے جس طرح بھی ہو  
پھر بھی قریشیت کا کچھ دور الگ رکھا کہ قریشی نہ ہو تو اس کا آزاد کردہ غلام تو ہو اگرچہ یہاں اس میں بھی کلام ہے سالم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد فرمایا نہ وہ ان کے غلام تھے بلکہ اُن کی بی بی شیبہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کے غلام تھے انھیں نے آزاد کیا اور وہ انصاریہ ہیں نہ کہ قریشیہ۔ ہاں براہ موالات و دوستی مولی ابی حذیفہ  
کہلاتے ہیں، ابو حذیفہ نے ان کو متبنی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔  
فتح الباری میں ہے :

كان مولی لامرأة من الانصار فبنی له  
ابو حذیفه لما تزوجها فنسب اليه  
یعنی سالم ایک انصاریہ بی بی کے غلام آزاد شدہ تھے  
جب ابو حذیفہ نے اس بی بی سے نکاح کیا ان کو متبنی  
بنایا، جب ابو حذیفہ کی طرف منسوب ہونے لگے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

لهذا ارشاد الساری میں مولی ابی حذیفہ کی یوں شرح کی :

(مولی) امرأة ابی حذیفه ابو حذیفہ کے مولی یعنی ان کی زوجہ کے مولی۔

۲۰۷/۲	امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	ابواب المناقب	لے جامع ترمذی
۱۹۲/۱	مؤسستہ الاطی للطبوعات بیروت	فصل فی اختلاف فی حکم ہذا المنصب شروط	لے مقدمہ ابن خلدون
۱۰۳ و ۱۰۲/۸	مصحف البابی مصر	مناقب سالم	لے فتح الباری شرح البخاری
۱۳۸/۶	دار الکتاب العربی بیروت	مناقب سالم مولی ابی حذیفہ	لے ارشاد الساری شرح البخاری

غرض یہاں تک بھی دونوں پہ بچائے مگر نفی کا پلہ غالب کر دیا کہ یہ حقیقت ہے اور یہاں قرشیت کا لگاؤ رہنا مجاز، اب اندیشہ کیا کہ لوگ خارجی معتزلی سمجھیں گے کہ صحابہ کا اجماع چھوڑ کر ان مگر اہل کی تقلید کی اس کے علاج کو یہ مخالفت امام سنت کے سر رکھ دی اور کہا:

ومن القائلین بنفی اشتراط القرشية القاضي  
ابوبکر الباقلائی لما ادرك عصبية قریش من  
التلاشی فاسقط شرط القرشية وان كان  
موافقا لرأى الخوارج وبقی الجمہور علی القول  
باشتراطها ولو كان عاجزا عن القيام بامور  
المسلمین وورد علیہم سقوط شرط الکفایة  
لانہ اذا ذهبت الشوكة بذهاب العصبية  
فقد ذهبت الکفایة واذا وقع الاخلال بشرط  
الکفایة تطرق ذلك ایضا الی العلم والدين و  
سقط اعتبار شروط هذا المنصب وهو  
خلاف الاجماع (مخلصاً)

اس کلام کے پیچ دیکھئے کیا کیا کروٹیں بدلی ہیں، اول تو امام سنت پر وہ تہمت رکھی کہ قریش کی بے حیثی دیکھ کر شرط قرشیت ساقط کر بیٹھے، یہ اپنا بچاؤ اور جانب نفی کی تائید تھی کہ ایک مجھی کو شرط قرشیت میں کلام نہیں، اہلسنت کے اتنے بڑے امام اسے استغفادے چکے ہیں، پھر ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس میں وہ خارجیوں کے مذہب پر چلے یہ جانب اثبات کی رعایت سے کہی، پھر اسی پہلو کا لحاظ بڑھایا کہ جمہور اسی پر رہے، پھر پہلوئے نفی کو کوٹ لی کہ اُن پر بے اعتباری شرائط کا الزام قائم ہوتا ہے، یہ جھوٹا الزام صراحتہ خود اس پر تھا کہ قرشیت شرط تھی اور اس نے ساقط کی تو یوں ہی علم و دین و کفایت بھی ساقط ہو سکیں گی کہ یہ راہ ہر شرط کی طرف چلے گی اور جاہل بے دین عاجز چار کو خلیفہ کر دینا جائز ہو جائے گا اور یہ خلاف اجماع ہے، اس کی پیش بندی کی کہ جمہور اہلسنت کے سر پر افرا جڑ دیا کہ وہ صرف قرشیت چاہتے ہیں اگرچہ کام سے بالکل عاجز ہو حالانکہ کتب عقائد و فقہ و حدیث شاہد ہیں کہ قرشیت و قدرت دونوں شرط ہیں اور اُن کے ساتھ اسلام و حریت و ذکورت و بلوغ بھی نہ یہ کہ صرف قریشی ہونا

بس ہے، یہ چھیلیاں کھیل کر اخیر میں دل کی صاف کھول دی،

اذا بحثنا عن حكمة اشتراط القرشي ومقصد الشارع منه لم يقتصر على التبرك بوصلة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو مشهور والمصلحة لم نجد لها الا اعتبارا العصبية و ذلك ان قریشا كان لهم الغزاة بالكثرة والعصبية والشرف فاشتد نسبهم ليكون ابلغ في انتظام العلة كما وقع في ايام الفتوح واستمر بعدها في الدولتين الى ان تلاشت عصبية العرب فاذا ثبت ان اشتراط القرشية انما هو للعصبية والغلب والشارع لا يخص الاحكام بجبل فطر دنا العلة وهي العصبية فاشتدنا في القاسم بامور المسلمين ان يكون من قوم اولي عصبية قوية غالبة ثم ان الوجود شاهد بذلك فانه لا يقوم بامراة او جيل الا من غلب عليهم وقل ان يكون الامرا الشرعي مخالفا للامر الوجودي (ملخصا)۔

ظاہر کر دیا کہ قریشیت شرط نہیں عصبیت شرط ہے، قریشیت اس لئے شرط تھی کہ ان میں قومی حمیت جاہلیت تھی جب قریش بلکہ تمام اہل عرب بے حمیت ہو گئے تو اب ان کی خلافت کیسی بلکہ جس کی لاکھٹی اس کی بھینس، بالجملة نہ فقط شرط قریشیت کی نفی کی بلکہ نفی قریشیت بلکہ نفی عربیت شرط کر دی کہ اصل شرط خلافت قومی حمیت ٹھہرائی اور صاف کہہ دیا کہ نہ صرف قریش بلکہ تمام عرب بے حمیت ہو گئے تو خلافت کے لئے شرط ہوا کہ خلیفہ نہ قریشی ہو نہ عربی بلکہ یہ شرط ہے کہ کسی خونخوار قوم کا ہو، تو یہ تو خیر اور معتزلی سے بھی بہت اونچا اڑا اس نے تو یہی کہا تھا









بعد قرن والعقد الاجماع على اعتبار ذلك اور اسی پر مسلمانوں کا ہر طبقہ میں عمل رہا اور ان اختلاف قبل ان يقع الاختلاف لے

الحمد لله یہ ارشاد ہے امام ابو بکر باقلائی کا جس نے اُس مورخ کا سفید جھوٹ اور سیاہ اقرار ثابت کیا اور صحابہ و ائمہ اہلسنت کو چھوڑ کر اس کا دامن تھامنے والوں کا مُز کا لایا، ولله الحمد۔

(۲۳) الحمد لله یہاں سے قرنگی محلی تحریر کی امام قاضی عیاض پر وہ طعنہ زنی بھی باطل ہو گئی کہ ذکر اجماع کی ابتدا ان سے ہوئی امام قاضی عیاض چھٹی صدی میں تھے اور امام اہلسنت قاضی ابو بکر باقلائی چوتھی صدی میں، وہ اجماع نقل فرما رہے ہیں ولله الحمد۔

(۲۴) اس کے بعد تحریر قرنگی محلی میں ہے، حنفیہ کی کتب میں ایسی فضول بات نہیں جیسی شافعیہ کی کتب میں ہے کہ الاثمۃ سے ہر قسم کا امام مراد ہے کہ امام شافعی کے امام فی المذہب ہونے کی تاکید ہو کیونکہ وہ قریشی تھے یہ شافعیہ نے کہیں نہ کہا کہ ہر قسم کا امام مراد ہے، نہ کوئی ادنیٰ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ نماز کی امامت بھی قریشی سے خاص علما کو دوسرا امام نہیں ہو سکتا وہ اس سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک فضیلت ثابت کرتے ہیں کہ دوسرا عالم غیر قریشی جب دین و علم میں امام شافعی کے برابر ہو تو اس پر بوجہ قرشیت ان کو ترجیح ہے دیکھو فتح الباری کہ:

الاستدلال على تقديم الشافعي على من سواه في العلم والدين من غير قریش لان الشافعي قرشي لے امام شافعی کے برابر علم اور دین والے غیر قرشی پر امام شافعی کے مقدم ہونے پر یہ استدلال ہے کیونکہ امام شافعی قرشی تھے (ت)

(۲۵) بالفرض ایسا ہوتا تو اُس فضول بات کا یہاں ذکر اُس سے بدتر فضول جس سے مطلب ہو تو صرف اتنا کہ جاہل عوام سمجھیں کہ اصل مسئلہ خلافت قریش ہی بعض شافعیہ کی فضولی ہے کتب حنفیہ اُس سے پاک ہیں۔

(۲۶) پھر کہا پھر بھی محققین شافعیہ اس کو شرط اختیاری کہنے پر مجبور ہوئے، یہ پھر بھی ایسی قصہ تبلیہ کی تائید ہے کہ نفس خلافت قریش کو شافعیہ کی فضولی کہا کہ اسی کو اختیاری کہا ہے پھر اس میں شافعیہ کی تخصیص ایک تبلیہ اور ان میں بھی محققین کی قید دوسرا کیہ اور لفظ اختیاری سے جہال کو دھوکا دینا کیہ عظیم ہے، اختیاری کے معنی مجھے جائینگے

کہ اپنی خوشی پر ہے چاہے خلیفہ میں قرشیت کا اعتبار کریں یا نہیں، یہ شافعیہ خواہ اُن کے محققین جس پر کہو صریح اقرار کا ذب ہے اور خود عقل و فہم سے بیگانہ و مجانب شرط وہ جس کے فوٹ مشروط فوت ہو اور اختیاری وہ جس پر کچھ توقف نہ ہو، اصل بات جس کی صورت بگاڑ کر یوں دھوکا دینا چاہا یہ ہے کہ ملک پر تسلط دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اہل حل و عقد کسی جامع شرائط کو امام پسند کر کے اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں جیسے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تسلط بلا منازعت ہو جانا اُس کی شرط نہیں، نہ منازع سے قتال و جدال اس کے منافی، جیسے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دوم یہ کہ جس کی امامت اس طرح ہو چکی ہو وہ دوسرے کے لئے وصیت کرے جیسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خلافت شرعیہ انھیں دو وجہ پر ہوتی ہے اور ہر ایک پسند و اختیار سے ہے پہلی میں اختیار و انتخاب اہل حل و عقد ہے اور دوسری میں اختیار و ارتضائے خلیفہ سابق۔ ان دونوں میں قرشیت و غیرہ شرائط یقیناً ہیں نہ اہل حل و عقد کو جائز کہ کسی غیر قرشی کو خلیفہ کریں نہ خلیفہ کو حلال کہ غیر قرشی کو ولیعہد کرے، تو خلافت شرعیہ اختیار ہے کہ اختیار و پسند سے ناشی ہوتی ہے اور اُس میں قرشیت و غیرہ شرائط ضروریہ لازم و ضروری ہیں نہ کہ اختیاری اگر ترک کی جائیں گی خلافت شرعیہ نہ ہوگی بلکہ قسم دوم تغلب کے حکم میں رہے گی، وہ تسلط کی دوسری صورت ہے کہ کوئی شخص اپنی شوکت و سطوت سے ملک دبا بیٹھے بادشاہ بن جائے اگرچہ لوگ اس کے قہر و غلبہ کے سبب اُس کے ہاتھ پر بیعت بھی کریں، یہ صورت بے اختیاری و مجبوری ہے اس میں مسلمان شرائط کا لحاظ کیا کر سکتے ہیں کہ نہ اُن کے اختیار سے ہے نہ اُسے معزول کرنا اُن کے قابو میں، یہاں اقامتِ حجہ و اعیاد و تزویج و سفار و ولایت مال و تولیت قضا و غیر ذلک امور مفوضہ خلیفہ میں اس کے ہاتھ کے سب کام نافذ ہوں گے امر جائز شرعی میں اس کی اطاعت کرنی ہوگی اگرچہ قرشی نہ ہو بلکہ آزاد بھی نہ ہو عیسیٰ غلام ہو کہ اثرِ فتنہ جائز نہیں، یہ نہ صرف شافعیہ بلکہ سب اہل مذاہب مانتے ہیں اور اسے استغنائے شرط قرشیت سے علاقہ نہیں بہر اوجوب اطاعت اور، اور اُس کا خلیفہ شرعی ہو جانا اور، اطاعت ہوگی اور خلافت ہرگز نہ ہوگی، بلکہ متغلب ہوگا، ان کے بعض عوام پارٹی کے خود ساختہ امام نے یہی دھوکا دیا ہے عبارتیں وہ نقل کرتا ہے جن میں متغلب کی اطاعت کا ذکر ہے اور ان میں اپنی طرف سے پتھر لگا لیتا ہے کہ اُسی کو خلیفہ ماننا چاہئے، یہ محض باطل ہے، اور اسی میں بحث ہے نہ کہ اطاعت میں، خود انھیں محققین شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ وہ متغلب ہوگا نہ کہ خلیفہ۔ فتح الباری سے گزرا کہ قریش کے سوا جو کوئی ہوگا متغلب ہوگا۔ اُسی میں ہے:

هذا كله انما هو فيما يكون بطريق الاختيار  
واما لو تغلب عبدا بطريق الشوكة  
يعني یہ سب اس حالت میں ہے کہ کسی کو بطور اختیار  
امامت دی جائے اور کوئی غلام اپنی شوکت سے

فان طاعته تجب اخلاصا والفتنة عالم يا مصر  
بمعصية له

دیکھو امامت کو اختیاری کہا کہ اختیار و پسند سے ہونے کہ شرط قرشیت کو اختیاری کہ چاہے رکھو یا نہ رکھو  
غیر قرشی کو تغلب ہی کہا۔ شرح مقاصد میں ہے،

و بالجملۃ مبني ما ذكر في باب الامامة  
على الاختيار والاقدار واما عند العجز  
والاضطرار واستيلاء الظلمة والاشتراف قد  
صارت الرياسة الدنيوية تغلبية وبنيت  
عليها الاحكام الدينية المنوطة بالامام  
ضروقة ولم يعا بعد العلم والعدالة  
وسائر الشرائط والضرورات تبیح  
المحظورات والى الله المشتكى في الثابتات  
آنکھ کھول کر دیکھو کہ وہ محققین کیا فرما رہے ہیں اور کیونکر اسے تغلب اور دیسوی ریاست بتا رہے ہیں مگر  
دھوکا دینے والے فریب سے باز نہیں آتے۔

تنبیہ: یہاں کام جاہلوں سے پڑا ہے جنہیں علم کا ادعا ہے۔ کوئی جاہل اس عبارت شامی سے  
دھوکا نہ دے،

يصير اماما بالبيعة وباستخلاف امام  
قبله وبالتغلب والقهر  
آگے مسایرہ سے ہے،

لوتعد وجود العلم والعدالة فيمن  
تصدى للامامة وكانت في صوفه  
امامت پر تسلط جمانے والے میں اگر علم اور عدالت کا وجود  
متقدر ہو جائے اور اس کو امامت سے ہٹانا ناقابل برداشت

۲۲۰/۱۶	مصطفیٰ البابی مصر	باب السمع والطاعة للامام الخ	لے فتح اباری
۲۶۴-۷۸/۲	دار المعارف النجاشیہ لاہور	الفصل الرابع المبحث الثاني	لے شرح المقاصد
۳۱/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب البغاة	لے رد المحتار

عنها اثارة فتنه لا تطاق حکمننا بالعتقاد امامتہ کی لاکھوں کمین بدنی قصود و یہدم مصرا۔  
فتنہ کھڑا کرنا قرار پائے تو ہم اس کی امامت کے انعقاد کا حکم دیں گے تاکہ وہ صورت نہ بنے جو شخص ایک مکان بنائے اور پورے شہر سمار کرے (ت)

کہ دیکھو جو زبردستی بادشاہ بن جائے اور اس کے جد کرنے میں ناقابل برداشت فتنہ ہوا، اسے امام مانا، اس کی امامت کو منعقد جانا، اور یہی خلافت شرعیہ ہے، حاشا یہ محض دھوکا ہے صاف تصریح ہے کہ یہ تغلب ہے جو خلافت شرعیہ کی صریح ضد ہے نیز بلا فصل اس عبارت کے بعد ہے،  
واذا تغلب آخر علی المتغلب وقعد مکانہ اس متغلب پر دوسرا تغلب کر کے اس کی جگہ بیٹھ جائے  
انعزل الاول وصار الثاني اماماً۔ تو پہلا معزول اور اب یہ دوسرا متغلب امام بن جائے گا۔

یہیں اس کے ایک سطر بعد ہے،  
لکن الثالث فی الامام المتغلب۔ لیکن تیسرا غلبہ پانے والے امام ہیں۔ (ت)  
نیز با آنکہ خود سلطنت ترک میں تھے صاف لکھ دیا کہ،  
قد یكون بالتغلب وهو الواقع فی سلاطین الزمان نصرهم الرحمن۔  
دیکھو با آنکہ سلاطین ترک کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی تھی عدم بعض شرائط مثل قرشیت وغیرہ کے باعث تصریح فرمادی کہ با وصف بیعت میں متغلب، رحمن عزوجل انھیں نصرت دے۔ میں کہتا ہوں آمین اللهم آمین۔  
بلکہ یہاں لفظ امامت کا اطلاق عرف فقہاء میں وسیع تر ہے (دیکھو بدائع امام ملک العلماء ابو بکر مسعود کاشانی قدس سرہ بیان مصادعت وصلح) لاجرم یہاں امامت محض بمعنی سلطنت ہے خواہ صحیح جائزہ عادلہ ہو یا ظالمہ ناسبہ باطلہ نہ کہ بمعنی خلافت شرعیہ، اگرچہ اپنے محل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث الاثمۃ من قریش میں اس کی نظیر لفظ امیر ہے کہ ہرگز خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں، والی شہر و سردار حجاج کو

لے رد المحتار	باب البغاة	دار احیاء التراث العربی بیروت	۳۱۰/۳
۵۲	"	"	"
۵۳	"	"	"
۵۴	"	"	"



بھی کہتے ہیں مگر الاثمۃ من قریش میں قطعاً خلفاء ہی مراد۔

**تنبیہ:** امامت متغلب صحت خلافت بالاسطیق حکم اتباع بھی نہیں لاتی جہاں تک اثارت فتنہ یا ضرر و تاؤی نہ ہو جس کا بیان مقدمہ میں گزرا، حیف ان پر جو مسلمان کہلا کر امر دینی میں مشرک کے پس رو بنتے اور اُسے اپنا رہنما بناتے ہیں،

وقدامدوا ان یکفروا بہ و بید الشیطن ان اور حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے یضلہم ضللاً بعیداً۔ کہ انہیں دُور بہکا دے۔ (ت)

کیا خوف نہیں کرتے کہ روز قیامت انہیں کے گروہ میں مشغور ہوں جن کو قرآن عظیم نے فرمایا،  
وقاتلوا اثمۃ الکفر (کفر کے اماموں سے لڑو) اور فرمایا، وجعلنہم اثمۃ یدعون الی النار (ہم نے انہیں ایسے امام کیا کہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں) وقال اللہ تعالیٰ یوم ندعو کل اناس با ما صہم (اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے) یعنی جس کو انہوں نے امر دین میں رہنما بنایا اور اس کے پس رو ہوئے اگرچہ مشرک ہو کہ آگے تفصیل میں دونوں ہی قسموں کا بیان فرمایا ہے فمن اوقی کتبہ بیہیئہ (جن کا نام اعمال دہنے یا تھم میں دیا گیا) اور من کان فی ہذہ العجی

یہاں راہ حق سے اندھے تھے) فسأل اللہ العفو والعافیۃ (اللہ سے عفو و عافیت مانگے)

(۲۷) پھر تحریر فرمائی محلی میں ہے: ”اور حنفیہ کی کتب سے تو استجابی ہونا اور باب عقل پر پوشیدہ نہیں“ یہ حنفیہ اور ان کی کتب پر سخت افرائے فطیع ہے، اس قدر عبارات کہ یہاں گزریں انہیں میں عقائد امام مفتی ابن والانس نجم الملتہ والدین عمر نسفی، اتحاد علامہ سید مرتضیٰ زبیدی، مسایرہ محقق علی الاطلاق کمال الملتہ والدین، تعلیق علامہ قاسم بن قطلوبغا، شرح مواقف علامہ سید شریف، منہج الروض علی قاری، طریقہ محمدیہ امام برکوی، حدیقہ ندیہ سیدی عارف بامد عبد الغنی نابلسی، مرقاة شرح مشکوٰۃ قاری، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری امام عینی، شرح مشکوٰۃ سید جرجانی، اشعۃ المبعات شیخ محقق عبد الحی محمد ث دہلوی، فتاویٰ سر اجیہ علامہ سراج الدین، اشباہ والنظائر محقق زین بن نجیم، فتح اللہ المعین سید ازہری، غز العیون علامہ سید حموی، درمختار مدق علانی حصکفی، حاشیہ علامہ سید احمد طحاوی، رد المحتار علامہ سید ابن عابدین شامی

۱۔ القرآن الکریم ۲۸/۳۱

۲۔ ” ” ” ” ۱۴/۴۱

۳۔ القرآن الکریم ۴/۶۰

۴۔ ” ” ” ” ۱۴/۴۱

۵۔ ” ” ” ” ۱۴/۴۲



تمہید امام ابوالشکور سالمی، مجمع البحار علامہ طاہر فتنی، شرح فقہ اکبر بحر العلوم وغیرہم حنفیہ کرام کی تین عبارتوں سے زائد مذکور ہوئیں اور خود حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص نص شریف گزرا، کیا اب بھی تحریر قرنی محلی کے کذب و اغوائے عوام پر کچھ پردہ رہا۔

(۲۸) پھر کہا لفظ ینبغی عقائد نسفی کی دونوں احتمال رکھتی ہے، عقائد شریفہ کی عبارت یہ ہے،  
ان یكون الامام ظاهراً لا مختفياً ولا منقطعاً امام کا ظاہر غیر مختفی اور غیر منقطع ہونا ضروری ہے اور  
ویكون من قریش ولا یجوز من غیرہم قریش میں سے ہونا بھی ضروری ہے خلیفہ غیر قرشی  
سے جائز نہیں (ت)

قطع نظر اس سے کہ اگر لفظ ینبغی اصلاً محتمل وجوب نہ ہوتا معنی استحباب میں مفسر ہوتا جب بھی یہاں حرج نہ تھا، سائر ائمہ کی تصریحات قاہرہ اہلسنت کا عقیدہ اجماعیہ ظاہرہ قرینہ قاطعہ ہوتا کہ  
یکون یكون پر معطوف نہیں بلکہ ینبغی پر یہاں تو نفس عبارت میں امام صاف فرما رہے ہیں، لایجوز  
من غیرہم غیر قریش سے خلیفہ ہونا جائز ہی نہیں، پھر دونوں احتمال بتانا کس درجہ آفتاب کو جھلانا ہے  
افسوس کہ اتنے فاصلہ سے لفظ ینبغی دکھائی دیا اور بلا فصل ملا ہوا لایجوز من غیرہم قطع  
نہ آیا۔

(۲۹) ایسا ہی ظلم ایک اور تحریر قرنی محلی نے عبارت شرح مواقف پر ڈھایا کہ اس میں لکھ دیا ہے،  
للامۃ ان ینصبوا فاقدھما امت کو اختیار ہے کہ جس میں یہ شرطیں نہ ہوں اسے خلیفہ کر دے، انا للہ  
وانا الیہ راجعون۔ انھوں نے ابتداءً تین مختلف فیہ شرطیں بیان کیں، اصول و فروع میں مجتہد ہونا، امور جنگ  
میں ذی راس ہونا، شجاع ہونا، ان کی نسبت فرمایا کہ جن میں یہ شرطیں نہ ہوں امت انھیں بھی خلیفہ کر سکتی ہے  
اس کے بعد شرط قرشیت لکھی اور اسے فرمایا یہ شرط یقینی قطعی ہے اور اہلسنت کا مذہب ہے اس میں مخالف خارجی  
معتزلی ہیں۔ ان اختلافی شرائط پر جو اوپر کہا تھا اسے یہاں لگا لینا کس درجہ صریح تحریف کلام و اغوائے عوام ہے  
اس کی نظیر یہی ہے کہ عالم فرمائے نماز کی شرطیں نجاست حقیقیہ سے جسم و ثوب و مکان کی طہارت ہے، یہ شرطیں  
بعض اوقات ساقط بھی ہو جاتی ہیں اور اس کی شرط قطعی یقینی نجاست حکمیہ سے طہارت ہے کہ وضو و غسل یا  
تیمم سے حاصل ہوتی ہے اس پر کوئی قرنی محلی صاحب فتویٰ دیں کہ بعض اوقات بے وضو اور بحال جنابت بھی

نماز صحیح ہو جاتی ہے کہ عالم نے فرمایا ہے کہ یہ شرطیں بعض وقت ساقط بھی ہو جاتی ہیں، عالم نے کن شرطوں کو فرمایا تھا اور انھوں نے کس میں لگایا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

مسلمانو! دیکھا دین و سنت و مذہب و ملت پر کیا کیا ظلم جوتے جاتے ہیں اور پھر پیر و ان شریعت کو آنکھیں دکھاتے ہیں، مگر ہے یہ کہ مجبور ہیں باطل کی تائید باطل ہی سے ہوتی ہے ورنہ وہاں بعدی الباطل و ما یعدی الباطل اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کرے۔ (ت) محققین اہلسنت پرافتراء، امام سنت علیہ الرحمۃ پرافتراء، شافعیہ پرافتراء، حنفیہ پرافتراء و اصحاب سے عناد، تحریف سے استہداد، ائمہ کی تکذیب، اہلسنت کی تخریب، اجماع صحابہ سے برکنار، اجماع امت سے برسرِ پیکار، اور پھر یہ سب کس نے محض بلا وجہ محض بیکار، جس کا بیان اوپر گزرا اور ابھی خود مخالف کے اقرار سے سنئے گا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

(۳۰) یہ سب کچھ کہہ کر خاتمہ اس پر کیا کہ "باوجود بیوث طلب ہونے کے میں نے کبھی اشتراط قرشیت سے انکار نہیں کیا" سبحان اللہ دروغ گوئی بر روتے من، اس پر اجماع ثابت نہیں، حدیث سے دلیل نہیں، محققین اہلسنت کو نامقبول، امام سنت کو یکسر اس سے عدول، محققین شافعیہ کے نزدیک اختیاری، مکتب حنفیہ سے محض استہجانی۔ اور کیا انکار شریعت کے سر پر سنگ ہوتے ہیں۔

(۳۱) الحمد للہ کہ آپ کو شرط قرشیت سے انکار نہیں تو ضرور آپ کے نزدیک غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور بدایت معلوم کہ ہمارے ترک بھائی قرشی نہیں تو آپ کے نزدیک سلطان ترک ایۃ اللہ تعالیٰ خلیفہ المسلمین نہیں خلافت کمیٹی تو فنا کی گود میں لیٹی، مگر سوال یہ ہے کہ آپ کے نزدیک تو شرط خلافت پر نہ اجماع نہ نص نہ مذہب حنفیہ نہ مقبول اہلسنت، پھر زبردستی اسے مان کر خلافت ترک فنا کر کے آپ ترک کے غیر خواہ ہوئے یا پکے بد خواہ۔ ان قومی لیڈروں کے حواس کہ بھر گئے ہیں کہ اتنے بڑے منکر خلافت کو حامی خلافت سمجھ رہے ہیں، اسے جناب! آپ کے بڑے لیڈر مسٹر آزاد تو دہلی میں ۱۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو خلافت ڈپوٹیشن کے جلسہ خیر مقدم میں صاف کہ چکے ہیں کہ "اگرچہ نماز کا پابند ہو، روزے رکھتا ہو، لیکن اگر خلافت سے منکر ہو تو دائرۃ اسلام سے خارج ہے، یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس سے الگ ہو کر مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔" دوسرے ہدایتی خطبہ صدر خلافت کانفرنس

علیٰ اخبارِ مدینہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء نمبر ۹۔ عبید الرحمن حشمت علی۔  
علیٰ یعنی مسئلہ رعبہ الماحد کا خطبہ ۱۲ حشمت علی رضوی۔

منعقدہ ستمبر سہ ماہی میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان مسئلہ خلافت کی امداد سے گریز اور اس میں دلچسپی لینے سے احتراز کرے تو مجھے اُسے کافر کہنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ ہوگا۔ اب دیکھئے یہ آزاد والی تکفیر یہ بدایونی جنگی تقریر آپ کو بھی اسلام سے آزاد و کفر کا پابند بناتی ہے یا آپ آزاد لائے مستثنیات عامہ میں ہیں، وہ قافون صرف کالے لوگوں کے لئے ہے۔

(۳۲) پھر کہا ”بلکہ ہم نے تو کسی موقع پر بھی خصوصیت جبریت رسول کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہے، وجوہاً یا اولیہ، اول مذہب روافض سے بھی بڑھ کر ہے وہ بھی صرف ہاشمیت شرط کرتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت سے انکار کریں آپ نے جبریت شرط کر کے مولا علی کی خلافت رد کر دی اور بر تقدیر دوم اسے مبحث سے کیا علاقہ ہوا کیا قرشیت بھی صرف مرتبہ اولویت میں ہے تو یہ کبھی معتزلی کا مذہب ہوا اور اس کا رد جو ابھی آپ نے کہا تھا کہ میں نے کبھی اشتراط قرشیت سے انکار نہ کیا یا قرشیت واجب ہے تو اپنی پارٹی سے اپنا علم پوچھئے، وہ دیکھئے مسٹر آزاد بدایونی کفر کا فتویٰ لٹکا چکے، بہر حال اس بلکہ نے کیا فائدہ دیا۔

(۳۳) پھر کہا یہاں خلافت فی القریش میں بحث نہیں یہاں خلیفہ مسلم پر بغاوت کا مسئلہ ہے بے قرشیت خلیفہ کہا اور خلافت فی القریش کی بحث نہ آئی، کچھ بھی سمجھ کر فرمائی۔

(۳۴) بغاوت خلافت اگر خاکی اصطلاح میں تو لوگوں سے کام نہیں اور اگر معانی شرعیہ مراد ہیں تو کیا آپ اس ارشاد ائمہ کا مطلب بتا سکیں گے جو انھوں نے صد ہا سال سے سلاطین کی نسبت لکھا، وہ جو فصول عمادی و درمنستی شرح ملتقی و تہذیب قلنسی و جامع الفضولین و طحاوی علی الدر المختار وغیرہ میں ہے: ہذا کان فی زمانہم و اما فی زماننا فالحکم للعلیہ لان الکل یطلبون الدنیا فلا یدری العادل من الباغی۔ یعنی یہ امتیاز کہ فلاں عادل ہے اور دوسرا باغی زمانہ سابق میں تھا ہمارے وقت میں غلبہ کا حکم ہے اس لئے کہ سب دنیا طلب ہیں تو عادل و باغی کا امتیاز نہیں۔

(۳۵) آغاز میں کہا ”اہل سنت، مسلم متغلب یعنی فاقد الشروط کی اطاعت کو فرض اور امامت کو درست مانتے ہیں۔“ امامت سے اگر خلافت مراد ہو جیسا کہ یہی ظاہر ہے تو قطعاً مردود جس کا روشن بیان گزرا اور اگر سلطنت مقصود ہو تو یہ ہے مگر گزارش یہ ہے کہ جب مسئلہ یوں تھا اور بیشک تھا کہ متغلب کی بھی سلطنت صحیح اور اطاعت واجب، تو کیا ضرورت تھی کہ خواہی خواہی مسئلہ خلافت چھیڑا جائے اجماع صحابہ و ائمت

علیہ دیکھو اخبار ہجری ۱۲ ستمبر ۱۹۲۰ء

لے الدر المنستی بحوالہ فصول العمادی علی ہامش مجمع الانہر باب البغاة و ارجاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۹

اکبرؑ جاتے مذہب اہلسنت و جماعت اُدھیرا جائے، سلطان اسلام بلکہ اعظم سلاطین موجودہ اسلام کی اُمت بقدر قدرت کیا واجب نہ تھی، ظاہراً اس شیعہ مسلّمین و رد اجماع صحابہ و ائمہ دین و مخالفت مذہب اہلسنت و جماعت و موافقت خوارج و غیر ہم اہل ضلالت میں تین فائدے سوچے،

اولاً درپردہ حمایت ترکوں سے مخالفت جس پر باعث و یا یہ و دیوبندیہ سے یارا نہ موافقت، و یا بی و دیوبندی ترکوں کو ابوجہل کے برابر مشرک جانتے ہیں جیسا کہ تمام اہلسنت کو یوں ہی مانتے ہیں لہذا دل میں ان کے بچے دشمن ہیں اور دوست کا دشمن اپنا دشمن، اس لئے اُن کی حمایت اُس آواز سے اٹھائی جس میں مخالفت پیدا ہو۔

ثانیاً اپنے محسودین اہلسنت سے بخار نکالنا معلوم تھا کہ کر تو کچھ نہیں سکتے نہ خود نہ وہ، خالی چٹخ پکار کا نام حمایت رکھا ہے، اہل محفل و دین اول تو غوغائے بے ثمر کو خود ہی عبث جان کر صرف توجہ الی اللہ پر قانع رہیں گے اور اگر شاید شرکت چاہیں تو انھیں مذہب اہلسنت ہرشی سے زیادہ عزیز ہے مذہب ہی اُن کے نزدیک چیز ہے لہذا ایسے لفظ کی چلاہٹ ڈالو جو خلاف مذہب اہلسنت ہو کہ وہ شریک ہوتے ہوں تو نہ ہوں، اور کہنے کو موقع مل جائے کہ دیکھئے انھیں مسلمانوں سے سہمردی نہیں یہ تو معاذ اللہ نصاریٰ سے ملے ہوئے ہیں تاکہ عوام ان سے بھڑکیں اور دیوبندیہ و و یا بیت کے بچے چھین۔

ثالثاً ترکوں کی حمایت تو محض دھوکے کی ٹی ہے اصل مقصود بغلامی ہنود سوراج کی چکھی ہے، بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی تصریح کر دی ہے بھاری بھر کم خلافت کا نام لو عوام بیچریں چندہ خوب ملے اور گنگا و جہنا کی مقدس زمینیں آباد کرنے کا کام چلے

اے پس رو مشرکان بزم زم نرسی  
کیں رہ کہ تو میروی بہ گنگا و جہن مست  
(اے مشرکوں کے پیروکار! تو زم زم سے نہیں پہنچ سکتا  
جس راہ پر تو چل رہا ہے یہ گنگا و جہنا کو جاتا ہے نہ)

فَسَأَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

ترکی سلاطین اسلام پر رحمتیں ہوں وہ خود اہلسنت تھے اور میں مخالفت انھیں کیونکر گوارا ہوتی، انھوں نے خود خلافت شریعہ کا دعویٰ نہ فرمایا اپنے آپ کو سلطان ہی کہا سلطان ہی کہلوایا اس لحاظ مذہب کی برکت نے انھیں وہ پیارا خطاب دلایا کہ امیر المؤمنین و خلیفۃ المسلمین سے دلکشی میں کم نہ آیا یعنی خادم الحرمین الشریفین، کیا ان القاب سے کام نہ چلتا جب تک مذہب و اجماع اہلسنت پاؤں کے نیچے نہ چکلتا



نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِمَّا لَا يُبْضَاةَ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی مُصْطَفٰہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰمِہٖ الْاٰکِرَہٗمَ الْہِدَاہٗ۔

5  
5

## فصل سوم

### رسالہ خلافت میں مسٹر ابوالکلام آزاد کی تبلیغات کی خدنگزاری

یہ ۳۵ رقم کا خطبہ صدارت قرنگی محل کی ۵ اسطری تحریر پر قلم برداشتہ تھے، اب بعونہ تعالیٰ چار حرف ان کے بڑے آزاد لیڈر صاحب کی تحریر پر بھی گزارش ہوں ویا اللہ التوفیق۔ اور سلسلہ شمار وہی رہے کہ بعضہم من بعض یہاں کلام چند بحث پر ہے۔

### بحث اول: مسٹر کا قیاسی ڈھکوسلے سے دین کو رد کرنا

(۳۶) مسٹر آزاد نے بڑا زور اس پر دیا ہے کہ اسلام تو قومی امتیاز کے اٹھانے کو آیا ہے پھر وہ خلافت کو قریش کے لئے کیسے خاص کر سکتا ہے، یہ اعتراض مسٹر آزاد کا طبع اور نہیں خارجی خبیثوں سے سیکھا ہے،

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ یٰۤاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰتٰیہُمْ الْكِتٰبُ لِمَ یَحْضَرُوْنَہُمْ فَاِذَا خَرَجُوْا مِنْ حَتٰی مَکَہَ لَمْ یَحْضَرُوْا لَہُمْ شَیْءٌ یَّحْضَرُوْنَہُمْ فَاِذَا رَجَعُوْا مِنْ حَتٰی مَکَہَ لَمْ یَحْضَرُوْا لَہُمْ شَیْءٌ یَّحْضَرُوْنَہُمْ فَاِذَا رَجَعُوْا مِنْ حَتٰی مَکَہَ لَمْ یَحْضَرُوْا لَہُمْ شَیْءٌ

یونہی ان کے انکوں نے انھیں کی سی کہی تھی ان کے دل تشابھت قلوبہم لے ایک سے ہیں۔

خارجیوں نے بھی یہی اعتراض کیا تھا جس کا اہلسنت نے رد کیا، مقاصد میں ہے،

یَشْتَرُوْا كُوْنَهُ قُرَشِیًّا وَخَالَفَتْ الْخَوَارِجُ لَا نَہْ لَا عِبْرَۃَ بِالنَّسَبِ فِیْ مَصَالِحِ الْمَلِكِ وَالْدِّیْنِ وَرَدِّ بَانَ لَشَرَفِ الْاَنْسَابِ اِثْرًا فِیْ جَمِیْعِ الْاَمْثَلِ وَبَذَلَ الطَّاعَةِ وَلَا اَشْرَفَ مِنْ قُرَیْشٍ سِیْمًا وَقَدْ ظَهَرَ مِنْهُمْ خَیْرُ الْاَنْبِیَآءِ (ملخصاً)

امام کا قریشی ہونا شرط ہے اور خارجیوں نے اس میں خلاف کیا اس دلیل سے کہ مصالح سلطنت و دین میں نسب کا کچھ اعتبار نہیں، اہلسنت نے اس کا رد کیا کہ ضرور شرف نسب کو اس میں اثر ہے کہ رعایا کی رائیں اس پر اتفاق کریں اور دل خوشی سے اس کے مطیع ہوں، اور قریش کے برابر کوئی شریف نہیں خصوصاً اس حالت میں کہ افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں میں سے ظہور فرمایا۔ (ملخصاً)

لہ القرآن الکریم ۱۱۸/۲

لہ مقاصد مع شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثانی دارالمعارف النعمانیہ لاہور ۲۷۷/۲



شرح مقاصد میں ہے،

ولهذا اشاع في الاعصار ان يكون الملك  
في قبيلة مخصوصة حتى يرى الانتقال  
عنه من الخطوب العظيمة والاتفاقات العجيبة  
ولا يبق بذلك من قریش الذين هم اشرف  
الناس سيما وقد اقتصر عليهم ختم الرسالة و  
انتشرت منهم الشريعة الباقية الى يوم  
القيامة۔

کتاب مبارک ارادة الادب لفاضل النسب مطالعہ ہو، کس قدر احادیث کثیرہ نے کہاں کہاں فضیلتِ نسب کا اعتبار فرمایا ہے، اور نکاح میں شرعاً اعتبار کفایت سے تو عالم بننے والے جہاں بھی ناواقف نہ ہونگے جس سے تمام کتب فقہ گونج رہی ہیں، اور اس میں خود احادیث وارد، آیات و احادیث اس سے منع فرماتی ہیں کہ کوئی علم و تقویٰ و فضائل دینیہ کو بھولے اور خالی نسب پر تفاخر اچھولے۔

(۳۷) مسٹر نے احادیث الاثمة من قریش ولا يزال هذا الامر في قریش (۱) ائمہ قریش میں سے ہیں یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ ت (۲) سے تو یوں جان بچانی کہ یہ کوئی حکم نبوی نہیں کہ احکام میں فضیلتِ نسب کا اعتبار ٹھہرے بلکہ نری پیشگوئی ہے جس کا رد یعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے مگر اس حدیث حلیل کا کیا علاج کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

قد مو قریشا ولا تقدموہما۔ قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدم نہ کرو۔

یہ حدیث چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے بزار نے امیر المؤمنین مولیٰ علی اور ابن عدی نے ابوہریرہ اور ابو نعیم و دیلمی نے انس بن مالک اور بیہقی نے جبیر بن مطعم اور طبرانی نے عبد اللہ بن حنطب نیز عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کی نیز مرسل ابوبکر بن سلیم بن ابی حاتمہ و مرسل ابن شہاب زہری سے آئی یہ تو صریح امر وہی ہے اسے تو مسٹر خبر نہیں بنا سکتے اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسا صریح حکم

شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثاني دار المعارف النعانیہ لاہور ۲/۲۷۷  
صحیح البخاری کتاب الاحکام قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۰۵۷  
صحیح مسلم کتاب الامارۃ " " " ۲/۱۱۹

سے کنز العمال حدیث ۳۳۷۸۹ و ۳۳۷۹۰ و ۳۳۷۹۱ بحوالہ بزار و ابن عدی طبرانی موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۲۲

فرما رہے ہیں کہ قریش ہی کو مقدم کرنا قریش سے آگے قدم نہ دھرنا۔ اب تو مسٹر ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کریں گے کہ اسلام کا داعی تمام دنیا کو تو قومی و نسلی امتیازات کی غلامی سے نجات دلانا چاہتا مسافر عامہ کی طرف بلاتا ہوئین (نعوذ باللہ) خود اتنا خود غرض ہو کہ (تقدیم و ترجیح) صرف اپنے ہی ملک، ملک نہیں اپنے ہی وطن، وطن نہیں خاص اپنے قبیلہ، قبیلہ نہیں صرف اپنے ہی خاندان کے لئے مخصوص کر دے، ساری دنیا سے کے تمہارے بتائے ہوئے حتیٰ جھوٹے ہیں سچا حتیٰ صرف عمل و اہلیت کا ہے لیکن خود اپنے لئے یہ کر جائے کہ عمل نہ اہلیت صرف قوم صرف نسل صرف خاندان۔ اپنی طعن بھری عبارت سے صرف لفظ خلافت کو لفظ تقدیم و ترجیح سے بدل لیجئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے طعن کی یہ شدید بوچھاڑ ملاحظہ کیجئے بلکہ اس تبدیلی کی بھی حاجت نہیں خلافت خود اعلیٰ تقدیمات سے ہے۔

(۳۸) تخصیص قریش کو تخصیص ملک پھر اس سے بھی تنگ تر تخصیص وطن ٹھہرانا کیسی جہالت ہے نہ قریش کسی ملک و وطن کا نام نہ ان کے لئے لزوماً کوئی خاص مقام صر شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست

(پھول کی شاخ جہاں بھی اُگے گی وہ پھول بن کر ہی اُگے گی۔ ت)

(۳۹) قریش کو قبیلہ سے بھی تنگ تر صرف خاندان ٹھہرانا دوسری جہالت ہے کیا رافضیوں کے مذہب کی طرف گئے کہ خلافت بنی ہاشم سے خاص ہے۔

(۴۰) نہ عمل نہ اہلیت صرف خاندان کا اہتمام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و اہلسنت پر افراسے کس نے کہا ہے کہ خلافت کے لئے صرف قریشی ہونا درکار ہے اگرچہ نااہل محض ہو، قریشیت کے ساتھ اہلیت کی شرط بھی بالا جماع ہے، یہ گمان بد کہ کسی وقت تمام جہاں میں سب سادات عظام سب قریشی کرام بالائقی نااہل ہو جائیں و سوسہ اہلیس ہے ایسا کبھی نہ ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے جگر پارے ناقتی بل ناالتی رہ جائیں صرف ایران غیر اہلیت کا پھندا لٹکائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرما چکے کہ دنیا میں جب تک دو آدمی بھی رہیں گے خلافت کا استحقاق صرف قریشی کو ہوگا تو قطعاً قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی اس کا اہل ضرور رہے گا و لہذا بعض فقہائے شافعیہ و غیر ہم نے جب یہ صورت باطلہ فرض کی محققین نے تصریح فرمادی کہ یہ صرف فرض ہے واقعہ کبھی نہ ہوگی۔ شرح بخاری للشاطبی میں ہے،

قالوا انما فرض الفقهاء ذلك على  
عادتہم في ذكر ما يمكن ان  
يقع عقلا وان كانت لا يقع  
یعنی علمائے نے فرمایا ان فقہاء نے یہ صورت اپنی اس  
عادت پر فرض کی کہ ایسی بات بھی ذکر کرتے ہیں  
جو صرف امکان عقلی رکھتی عادت یا شرعاً کبھی

خصوصاً حدیث کو پیشگوئی مان کر تو اس کے خلاف کا اوجہ اجل صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔

عن قال الحافظ قلت والذي حمل قائل  
هذا القول عليه انه فهم منه (اي من قوله  
صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزال هذا  
الامر في قریش) الخبر المحض وخبر  
الصادق لا يتخلف، واما من حمل على  
الامر فلا يحتاج الى هذا التأويل انه وكبت  
عليه اقول بل لا يحتاج اليه فانه لو  
صح شرعاً وعادة ان تكون القریش في  
شي من الامم مئة ساقطين عن اهلية  
الخلافة كما نزعنا عنه بعض من صاننا  
قد امر صلى الله تعالى عليه وسلم  
ان لا تجعل الخلافة ابدا الا في قریش  
فيكون ذلك في ذلك الزمان امرا  
باستخلاف غير الاهد وهو محال  
ثم لا ادعى اي تاويل فيه و  
اي صرف عن الظاهر انما هو استنباط  
امر يفيد منطوق الحديث  
فافهم ۱۲ منہ۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا: میں کہتا ہوں اس قول کے قائل  
کو جس چیز نے اس پر آمادہ کیا وہ یہ کہ اس نے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد یہ خلافت ہمیشہ قریش  
میں ہوگی کو خالص خبر سمجھا اور سچے نبی کی خبر خلاف واقع  
نہیں ہوتی لیکن جس نے اس حدیث کو امر (حکم)  
قرار دیا وہ اس تاویل کا محتاج نہیں ہے اہ، میں نے  
اس پر حاشیہ لکھا، اقول اس کی حاجت کیوں نہیں جات  
ہے کیونکہ اگر شرعاً اور عادیۃ کسی وقت قریش کا خلافت  
کے لئے نا اہل ہونا صحیح ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بعض  
باطل لوگ خیال کرتے ہیں حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کا حکم ہے کہ ”کبھی بھی خلافت غیر قریش کو  
نہ دی جائے“ تو خلافت اس نا اہلیت کے زمانہ  
میں نا اہل کو خلیفہ بنانے کا حکم ہوگا جو کہ محال  
ہے، پھر معلوم نہیں یہ کیا تاویل اور کیا ظاہر  
سے پھرنا ہوا، حالانکہ یہ تو صرف منطوق حدیث سے  
ایک مفاد کا استنباط ہے، فافهم ۱۲ منہ،

(ت)

(۴۱) مسٹر نے کہا "خیر یہ بات کتنی ہی عجیب ہوتی لیکن ہم باور کر لیتے اگر قرآن و سنت نے واقعی ٹھہرائی ہوتی ہمارے نزدیک کسی اسلامی اعتقاد کی صحت کا معیار صرف یہ ہے کہ کتاب و سنت سے بطریق صحیح ثابت ہو نہ کہ عقول کا اور اک۔ استعجاب کی بنیاد ہمارا قیاسی استبعاد نہیں یہی ہے کہ کسی نص سے ایسا ثابت نہیں۔"

الحمد للہ، یہاں تو کچھ اسلامی جامے میں ہیں گویا آزادی سے بالکل جدا ہیں، ہم نصوص متواترہ و اجماع صحابہ اجماع امت سے ثابت کر چکے کہ خلافت قریش ہی سے خاص ہے اب تو وہ اپنا استبعاد کہ مجملہ اسلام کہیں خصوصیت نسل ان سکتے، جس کو خود کہہ رہے ہو یہ تمہارا زراعتی قیاسی ڈھکوسلا ہے واپس لیجئے اور اجماع امت ارشادات حضرت رسالت علیہ الفضل الصلوٰۃ والحمیۃ پر ایمان لائیے۔

## بحث دوم: رد احادیث نبوی میں مسٹر کی بے سود کوشش

(۴۲) بزور زبان بڑا زور اس پر دیا ہے کہ خلافت قریش کی نسبت جس قدر روایات ہیں سب پیشگوئی و خبر ہیں کہ قریشی خلیفہ ہوں گے نہ کہ حکم کہ قریشی ہی خلیفہ ہوں۔ شرح عقائد نسفی وقواعد العقائد امام حجت الاسلام و اتحاف سید زبیدی و مسامرہ شرح مسایرہ و تعلیقات علامہ قاسم و طوابع الانوار علامہ ربیعادی و موافقت علامہ قاضی عسقلانی و شرح مواہب علامہ سید شریف و مقاصد و شرح مقاصد و شرح صحیح مسلم للامام النووی و ارشاد الساری و مرآۃ قاری و شرح صحیح مسلم للقرطبی و ابن المنیر و عمدۃ القاری امام عینی و فتح الباری امام عسقلانی و شرح مشکوٰۃ علامہ طیبی و شرح مشکوٰۃ علامہ سید شریف و امام اجل ابوبکر باقلانی و اشعۃ اللمعات شیخ محقق و غرر العیون سید حموی و حاشیۃ الدرر السید الطحاوی و للسید ابن عابدین و کواکب کرمانی و مجمع البحار و شرح فقہ اکبر بحر العلوم وغیرہ کی عبارات کثیرہ کہ ابھی گزریں اس مجملہ کے رد کو بس ہیں، مسٹر آزاد اگرچہ اپنے نشے میں تمام ائمہ مجتہدین کو ام سے اپنے آپ کو اعلیٰ جانتے ہیں ان کے ارشادات کو ظنی اور اپنے توہمات کو وحی سے مکتسب قطعی مانتے ہیں اور سلطان کا نام محض دکھاوا ہے تمام امت سے اپنی امامت مطلقہ منوانے کا دعویٰ ہے دیکھو رسالہ خلافت کا اخیر مضمون اتبعون اہدکم سبیل الرشاد میرے پیرو ہو جاؤ میں تمہیں راہ حق کی ہدایت کروں گا، جس کا بیان بعونہ تعالیٰ بحث اخیر میں آتا ہے مگر الحمد للہ مسلمانوں میں اب بھی لاکھوں ہوں گے کہ ارشادات ائمہ کے مقابل ایسے نشے کی بالاخرانیوں انگوں شیطیات کی بہکی ترنگوں کو باد شتر سے زیادہ نہیں جانتے۔

(۴۳ تا ۵۰) اشد ظلم حدیث صحیحین لایزال ہذا لامصرفی قریش پر ہے اس میں لفظ وہ لئے جو صحیح بخاری میں واقع ہوئے مابقی منہم اشنان۔ اور کہہ دیا ص ۶۳ "اس سے ہمارے بیان کی مزید لے صحیح بخاری کتاب الاحکام ۱۰۵۷/۲ لے صحیح مسلم کتاب الامارۃ ۱۱۹/۲



تصدیق ہوگئی حدیث کا منطوق صریح پیشین گوئی کا ہے اگر اس کا یہ مطلب قرار دیا جائے کہ جب تک دو انسان بھی قریش میں ہیں خلافت انھیں کے قبضہ میں رہے گی تو یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے ہزاروں قرشی موجود رہے اور خلافت قریش سے نکل گئی پس ضرور ہے کہ مابقی منہم اثنان کے منطوق پر مفہوم کو ترجیح دی جائے اور وہ یہی ہے کہ اگر قریش میں دو بھی خلافت کے اہل ہوں گے تو کبھی خلافت سے یہ خاندان محروم نہ ہوگا مگر جب دو بھی اہل نہ رہیں تو مشیت الہی قانون انتخاب اہل کے مطابق دوسروں کو اس کام پر مامور فرما دے گی اور قریش خلافت سے محروم ہو جائیں گے، چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا جب دو قریش بھی دنیا میں حکمرانی کے اہل نہ رہے خلافت نے معا صفحہ الٹ دیا اور ایک قلم غیر عربی وغیر قرشی خلافت کا دور شروع ہو گیا۔

اور کمال جسارت و بیباکی یہ کہ نام صحیح مسلم کا بھی لیا اور کہا صلت: "عہد طریقہ وہ ہیں جو بخاری نے اختیار کئے ہیں لیکن کسی طریقی سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں جس سے ثابت ہو کہ مقصود پیشین گوئی نہ تھا تشریح و امر تھا۔"

الحی تشوخی چشتی ہو تو اتنی تو ہو،

اولاً مسلم نے یہ حدیث خود انھیں استاذ بخاری احمد بن عبد اللہ یونس سے جس نے بخاری سے سنی یوں روایت کی:

لا يزال هذا الامر في قریش ما بقى من الناس اثنان۔  
ہمیشہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

اسی طرح اسماعیلی نے مستخرج میں روایت کی: ما بقى في الناس اثنان جب تک آدمیوں میں دو بھی رہیں۔

یہ روایتیں بخاری کی تفسیر ہیں کہ منہم سے مراد من الناس ہے، لاجرم مرقاة علی قاری میں اس کی یہی تفسیر کر دی (منہم، ای من الناس) اثنان جب تک ان میں سے یعنی آدمیوں میں سے دو بھی رہیں، ولہذا امام اجل ابو زکریا نووی نے اولاً مسلم کی روایتیں ذکر کیں پھر فرمایا:

وفي رواية البخاری ما بقى منہم اثنان هذه الاحادیث و اشباہا دلیل ظاہر ان الخلافۃ مختصہ بقریش لا یجوز عقدہا لاحد من غیرہم۔  
بخاری کی روایت میں ہے جب تک ان میں سے دو آدمی باقی رہیں یہ اور ان کی مثل حدیثیں صریح دلیل ہیں کہ خلافت خاص قریش کے لئے ہے کوئی غیر قرشی خلیفہ نہیں کیا جاسکتا۔

۱۰/۳۳۴	مکتبہ حبیبیہ کوٹہ	باب مناقب قریش	لے مرقاة شرح مشکوٰۃ
۲/۱۱۹	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الامارۃ	لے شرح صحیح مسلم صحیح مسلم



حدیث کا یہی مفاد امام قسطلانی نے خود شرح روایت بخاری میں لکھا، امام عینی و امام ابن حجر نے شرح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں امام قرطبی کا قول نقل کیا اور مقرر رکھا کہ،

ای لا تتعقد الامامة الكبرى الا قرشي مہما یعنی مراد حدیث یہ ہے کہ جب تک ایک قریشی بھی دنیا میں رہے دوسرے کے لئے امامت کبریٰ ہو ہی نہیں سکتی۔

وحد احد منهم لہ دیکھو اس روایت بخاری سے بھی ائمہ نے وہی مطلب سمجھا جو روایت مسلم میں تھا۔  
ثانیاً اگر تفسیر مانو تعارض جانو تو متعدد کی روایت کیوں نہ ارجح ہو اور نہ سہی معارض تو ہوگی تو تمہاری سند کہ منہم ہے ثابت نہ رہے گی۔

ثالثاً کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چتر ہے اور حدیث وفقہ کا سمجھنا اور، وہ من کا ترجمہ سے اور الٰہی کا ترجمہ تک کر لینے سے نہیں آتا اگر ضمیر قریش کی طرف ہوتی تو ائمتہ کی جگہ احد فرمایا جاتا یعنی جب تک ایک قریشی بھی رہے جس طرح ابھی امام قرطبی و امام عینی و امام قسطلانی کے لفظ میں چکے اس کی تاویل آپ حسب عادت کہ قرآن کریم میں اپنی طرف سے اضافے کر لیتے ہیں حدیث میں یہ پھر بڑھاتے کہ یعنی جب تک کہ ایک قریشی خلافت کا اہل رہے دو کی اہلیت پر موقوف فرمانا کیا معنی، کیا خلیفہ ایک وقت میں دو بھی ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، ہاں آدمیوں کی طرف ضمیر ہو تو ضرور دو کی ضرورت تھی کہ خلافت حکومت ہے اور حکومت کو کم سے کم دو درکار، ایک حاکم ایک محکوم، اب تو آپ نے جانا کہ منہم کی ضمیر قریش کی طرف پھر نا کیسی سخت جہالت تھا۔

رابعاً جانے دو آخر اس قدر کے تو منکر نہیں ہو سکتے کہ صحیح مسلم میں لفظ حدیث "ما لقی من الناس اثنان" ہیں اب کہاں گئی وہ آپ کی بالا خوانی کہ کسی طریق سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں، اب دیکھیں اسے کیسے پیش گوئی بناتے ہو، حدیث کا ارشاد تو یہ ہے کہ "جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہوں خلافت قریش کے لئے ہے" اسے خبر بمعنی مزعوم مسٹر وہی ٹھہرائے گا جو اللہ و رسول کو جھٹلائے گا، اور اگر اپنی پچر لیجے تو معنی یہ ہوں گے کہ جب تک دنیا میں دو آدمی بھی حکمرانی کے اہل رہیں گے خلافت قریش ہی کے قبضے میں رہے گی اب کیوں نہیں اور بھی زیادہ اچھل کر کہتے کہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے خلافت صد ہا سال سے قریش کے قبضے سے نکل گئی اور ہرگز کوئی وقت ایسا نہ ہوا کہ دنیا میں دو آدمی بھی حکمرانی کے اہل نہ ہوں۔ کیا مسٹر اپنی تاریخ دانی و تیز زبانی یہاں دکھا کر ثبوت دیں گے کہ اٹھارہ کم سات سو برس سے یا بلحاظ خلافت مصری گیارہ کم چار سو برس سے دنیا میں دو شخص بھی قابل حکمرانی نہ رہے۔

۲۳۵/۱۹	مصطفیٰ البانی مصر	باب الامراء من قریش	فتح الباری شرح البخاری
۱۱۹/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب الناس تبع لقریش	کتب الامارة

**خامساً** آپ کے نزدیک چار سو سولہ برس سے خلافت شریعہ ترکوں میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ سب حکمرانی کے اہل ہوں کہ نا اہل خلیفہ نہیں ہو سکتا معنہ قریش سے نکالی تو ان کی نا اہلی کے باعث، اور پھر دی جاتی نا اہلوں کو، یہ کون سا قانون اصل ہے، اور جب وہ اہل تھے اور ہیں تو واجب کہ چار سو سولہ برس سے روئے زمین پر کوئی دوسرا انسان قابل حکمرانی نہ ہو، ورنہ دنیا میں دو شخص اہل حکمرانی نکلتے اور خلافت قریش سے نہ جاتی، اب اس بدیہی البطلان بات کا ثبوت آپ کے ذمے ہے کہ سولہ اور چار سو برس سے تمام جہان میں سلطان ترکی کے سوا کوئی متنفس قابل حکمرانی پیدا نہ ہوا، کابل و بخارا و ایران و مغرب و ہندوستان وغیرہ تمام ملک خدا میں سب نرے نالائق گزرے پھر خدا جانے صد ہا سال ان کی حکومتیں چلیں کیسے، سلطان کافر کش دین پرور اور نگ زیب محی الملک والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی "انار اللہ تعالیٰ برہانہ اگر آپ کے نزدیک اس جرم پر کہ متشرع تھے اور کفار پر غفلت رکھتے نا اہل تھے تو اگر تو نا لائق نہ تھا جو آپ ہی کا ہم مشرب اور اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا غرض پیش گوئی بنا کر نکذیب حدیث کے سوا مسٹر کو کچھ مفر نہیں۔

**سادساً** آپ فرماتے ہیں تاریخ شاہد ہے کہ دو قریش بھی حکمرانی کے اہل نہ رہے، کون سی تاریخ شاہد ہے کہ سات سو یا چار سو برس سے تمام روئے زمین پر کوئی دو قریشی دو ہاشمی دو سید ابن الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکمرانی کے لائق پیدا ہی نہ ہوئے، فضل الہی قوم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خاندان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صد ہا سال سے اٹھایا گیا اور این و آن کو بٹاتا ہے اور بٹا کیا، کیا آپ کے نزدیک مدار لیاقت وقوع پر ہے، جس نے حکمرانی نہ پائی نا اہل نکھا؟ جس نے پائی اہل تھا؟ تو ضرور آپ پلیدیہ مرید نبیث عنید نجس نزدیک لائق بتائیں گے اور حضرت امام عرش مقام علی جدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذا اللہ معاذا اللہ نالائق ٹھہرائیں گے، اور جب یہ معیار نہیں بلکہ صفات ذاتیہ پر مدار ہے تو کیا آپ نے سات سو چار سو برس سے آج تک کے تمام قریشیوں کی جانچ کر لی ہے کہ نا لائق تھے، چار سو برس چھوڑیے کسی ایک برس کے سب قریشی جانے دیجئے صرف بنی ہاشم، سب بنی ہاشم بھی نہیں صرف سادات کرام کے فقط نام گنا دیجئے کہ جہان بھر میں اُس سال یہ یہ سید تھے، نام گنا بھی نہ سہی فقط کسی سال کے تمام سادات کی مردم شماری بتا دیجئے، جب اس قدر پر قادر نہیں تو سات سو چار سو برس کے تمام عالم کے تمام قریشیوں کی جانچ آپ نے ضرور کرنی اور معلوم کر لیا کہ سب

عس یہ بھی جانے دو وہی منہم والی روایت اور قریش کی طرف ضمیر اور وہی اپنے کچر کو زبان کے آگے بارہا ہل چلتے ہیں ادعا آسان ہے ثبوت دیتے دام کھتے ہیں "ہا تو ابوہانکم ان کنتم صلیقین" اپنی برہان لاؤ اگر سچے ہو ۱۲ حشمت علی رضوی غفرلہ۔

نالائق تھے اور اب تک سب نالائق ہیں، افسوس آپ کا مبلغ علم یہی تاریخی کہانیاں تھاؤں پر بھی ایسا جیسا افراتوڑا تاریخی ہزارے تکئی ہوں ایسا پورے نئے کاہنیاں بجتے انھیں بھی مار آئے گی۔

**سابعاً** فصل اول میں ائمہ کی تصریحیں گزریں کہ یہ حدیث خبر یعنی امر ہے اسے آپ نہیں مانتے کہ پیروی ائمہ آپ کی شانِ انانیت کو زہر ہے نہ سہی خبر کیا پیش گوئی میں منحصر ہے جو محض خلاف واقع ہو، اور اپنی طرف سے پھر لگانے کی ضرورت پڑے کیوں نہ کہ جس طرح امام قرطبی و امام عینی و امام عسقلانی سے گزرا کہ یہ خبر تشریحی ہے جو عین منصب شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور اصلاً محتاج تاویل نہیں یعنی خلافت شرعیہ ہمیشہ قریش میں ہی رہی اُن کے غیر کی حکومت کبھی خلافت شرعیہ نہ ہوگی، یہ خلافت کے لئے لزوم قرشیت سے خبر ہوئی نہ کہ بلا فصل استمرارِ خلافت سے جسے خلافت واقعات کہتے، مثلاً کلاب کا بھلنا ہمیشہ موسم بہار میں ہے اس کے یہ معنی کہ پھول جب کھلے گا بہار ہی میں کھلے گا نہ یہ کہ کلاب سدا کلاب ہے اور بہار بارہ مینے۔

**ثامناً** اقول بلا فصل استمرار ہی لیجئے تو کیوں نہ ہو کہ هذا الامر سے مراد استحقاقِ خلافت ہو اور وہ بلاشبہ قریش میں مستمر اور انھیں میں منحصر ہے جس طرح امام عسقلانی سے گزرا کہ استحقاقِ خلافت قریش ہی کو ہے ان کا غیر نہ ہو گا مگر متغلب۔

(۵۱) مسٹر نے یونہی دوسری حدیث الامۃ من قریش سے تشریح اڑانے اور نری خبر بنانے کے لئے کیا کیا ڈوبتے سوار پکڑے ہیں ص ۶۳: صحیح بخاری کے ترجمہ باب سے صاف واضح ہے کہ امام بخاری کا بھی مذہب یہی ہے انھوں نے باب باندھا (الامراء من قریش) قریش میں امارت و امراء۔ اس مضمون کا باب نہ باندھا کہ امارت ہمیشہ قریش ہی میں ہونی چاہئے۔ سبحان اللہ! نہ ہے مسٹری و لیدری و ایڈیٹری۔ امام بخاری کی عادت ہے کہ الفاظ حدیث ترجمہ باب کرتے ہیں نیز وہ الفاظ جرائن کی شرط پر نہ ہوں ترجمہ سے اُن کا پتا دیتے ہیں حدیث انھیں لفظوں سے تھی انھیں سے باب باندھا نیز یہ لفظ اُن کی شرط پر تھے ترجمہ سے اُن کا اشعار کیا، اس سے یہ سمجھ لینا کہ امام بخاری کا مذہب یہ ہے اور پھر اس پر یہ حکم کہ صاف واضح ہے کس درجہ جہل فاضح ہے، فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

لفظ الترجمة لفظ حدیث اخرجہ یعقوب بن سفین و ابولعلی والطبرانی لہ  
ترجمہ باب کی عبارت اُس حدیث کے لفظ ہیں جو یعقوب بن سفین و ابولعلی و طبرانی نے ابوہریرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

پھر فرمایا:

لما لم یکن شیئ منها علی شرط المصنف اقتصر  
 علی الترجمة واورد الذی صح علی شرط  
 یہ روایتیں شروط بخاری پر نہ محض لہذا ان الفاظ کو  
 ترجمہ میں لانے پر اقتصار کیا اور ان کے مؤید وہ حدیثیں  
 لائے جو ان کی شرط پر تھیں۔

(۵۲) ص ۶۱ ایک اور حدیث ہے کہ ضرور ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں سب قریش سے ہوں گے اس  
 طرز بیان نے ظاہر کر دیا کہ اس بارے میں جو کچھ کہلے اُس سے صرف آیندہ کی اطلاع مقصود ہے حکم و تشریع  
 نہیں۔ بارہ خلفوں کی پیشگوئی اگر خبر ہے تو دنیا بھر کی حدیثیں سب خبر ہیں اس زبردستی و دیدہ دلیری کی کوئی حد ہے  
 یعنی شارع جب کسی امر کے بارے میں کچھ پیشگوئی فرمائے تو اس میں جتنی حدیثیں ہیں سب علم شرعی سے خالی ہوجاتی ہیں  
 اور سب کو بزور زبان اگرچہ اپنی طرف سے پچریں لگا کر خبر پر ڈھال دینا واجب ہو جاتا ہے ارشاد اقدس ،  
 قد موا قریشا ولا تقد موہا۔ قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدم نہ کرو۔  
 یہ بھی امر وہی نہیں خبر ہوگا کیونکہ ان کی طرف دانی میں قد موا صیغہ مضارع ہے اور لا تقد موا صیغہ ماضی،  
 بات وہی ہے کہ یقیناً سب قریش سے ہوں گے۔

(۵۳ تا ۵۴) ص ۶۲ ائمہ حدیث نے حدیث قحطانی و حدیث قریش میں تطبیق دیتے ہوئے صاف  
 صاف لکھ دیا کہ امارت قریش والی روایت تشریع نہیں محض خبر ہے۔

اولاً یہ عیاری و چالاکي ملاحظہ ہوا امارت قریش والی روایت میں کہا جس سے حدیث الامراء من  
 قریش و حدیث الائمة من قریش و حدیث لا یزال ہذا الامری فی قریش کی طرف ذہن جائے حالانکہ ائمہ  
 حدیث نے ہرگز نہ کہا کہ ان سے تشریع ثابت نہیں نری خبر ہیں زیر نمبر ۴۲ کتب کثیرہ کے نام گنا چکا ہوں ان کی عبارتیں  
 فصل اول میں دیکھئے اور اس کذب صریح سے توبہ کیجئے، ائمہ حدیث کی اگر مانتے ہو تو ان کی ان روشن تصریحوں  
 سے کیوں منکر ہو۔

ثانیاً ائمہ نے حدیث قحطانی سے جس حدیث کی تطبیق دی وہ یہ ہے:

ان هذا الامر فی قریش لا یعاد یہم احد  
 الا کسبه الله علی وجہہ ما اقاموا  
 بیشک یہ امر قریش میں ہے جو ان سے عداوت کرے گا  
 اللہ اُسے اونڈھے منہ گرائے گا جب تک قریش

۱۶/۲۳۱ مصطفیٰ البابی مصر باب الامراء من قریش  
 ۲۲/۱۲ لکھ کنز العمال حدیث ۳۳۷۸۹، ۳۳۷۹۰، ۳۳۷۹۱ بحوالہ البزار و ابن عدی طبرانی موسۃ الرسالہ بیروت



الدین

دین قائم رکھیں۔

اسے اگر خبر بتایا کہ یہ اقامت دین سے مقید ہے تو احادیث مطلقہ کا خبر ہو جانا کیوں لازم آیا وہ تشریح ہیں اور اپنے اطلاق پر یعنی شرعاً خلافت صرف قریش کے لئے ہے اور یہ خبر ہے اور مقید ہے یعنی وہ اپنے حق سے بہرہ مند رہیں گے جب تک دین قائم رکھیں جب اسے چھوڑیں گے خلافت جاتی رہے گی۔

**ثالثاً** عجب ہے کہ ایک حدیث خاص میں دو چار شراح نے جو لکھا وہ تو ان کا دامن پکڑ کر سب احادیث کو بزور زبان عام کر لیا جائے اور خود ان باقی احادیث میں جو ان کی عام جماعتوں نے لکھا اور مذہب اہل سنت و اجماع صحابہ بتایا وہ انہیں کے کلام سے رد کر دیا جائے اور کیا یہ حرفون الکلم عن مواضعہ کے سر پر سینک ہوتے ہیں، قرآن عظیم نے اسے خصلت یہود بتایا کہ بات کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں۔

مسابعاً جب جماعت ائمہ حدیث کی روشنی و قاہر تقریحات حتیٰ کہ اجماع صحابہ و عقیدہ اہل سنت مقبول نہ ہو تو ایک حدیث خاص میں ایک خاص وجہ سے ان کے دو چار کا کہنا کیوں حجت ہو، آپ تو مجتہدین بھی اپنے اڑتے ہیں، ان دو چار ٹھیک مقلدوں کا دامن نہ تھا یہی، حدیث سے پہلے، حدیث میں ما اقاموا الدین بعد جملہ لا یعاد یہم احد الا اکبہ اللہ ہے اسی سے کیوں نہ متعلق ہو اس سے تو ذکر دور کے جملہ ان هذا الامر فی قریش کے کیوں جو رد دیا جائے وہ اپنے اطلاق پر ہے اور یہ قید اسی جملہ میں ہو جس سے یہ متصل ہے تو معنی حدیث یہ ہیں کہ بیشک شرعی خلافت قریش میں منحصر ہے دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا اور قریش جب تک دین قائم رکھیں گے ان کا مخالف ذلیل و رسوا ہو گا اب اپنے اجتہاد کی خبریں کہتے۔

(۵۷ تا ۶۰) حدیث جلیل "الائمہ من قریش" پر ایک ہاتھ من حدیث السند بھی صاف کیا، ص ۶۴ یہ الفاظ اور حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں، فتح الباری میں ہے:   
الائمہ من القریش سے رجالہ رجال الصبیح حدیث "الائمہ من قریش" کے تمام راوی صحیح حدیث   
ولکن فی سندہ انقطاع ہے کے راوی ہیں لیکن اس کی سندیں انقطاع ہے (ت)

سے نہ فتح الباری میں من القریش ہے نہ حدیث میں، پہلے بھی آپ نے اپنے کلام میں حدیث ان لفظوں سے لکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غلط نسبت کی تھی مگر امام ابن حجر پر تو اس افتراء علی المصطفیٰ کی تمت نہ رکھے ۱۲ منہ غفرلہ

لے صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش قیدی کتب خانہ کراچی ۱/۲۹۷  
لے القرآن الکریم ۵/۱۳  
لے فتح الباری شرح صحیح البخاری باب الامر من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/۲۳۱



اولاً فتح الباری میں یہ حدیث متعدد الفاظ و کثیر طرق سے حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علیؓ و حضرت انس بن مالکؓ و حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بروایت یعقوب بن سفین و ابویعلیٰ و طبرانی و ابوداؤد و طیالسی و بزار و تاریخ امام بخاری و نسائی و امام احمد و حاکم ذکر کی، یہ لفظ کہ اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں مگر اس میں انقطاع ہے، صرف صدیق اکبر سے روایت احمد کی نسبت لکھے ہیں کہ مسند احمد میں صدیق سے اس کے راوی حضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صاحبزادہ امام ثقہ تابعی جلیل حضرت حمید بن عبدالرحمن ہیں ان کو صدیق اکبر سے سماع نہیں۔ فتح الباری کی عبارت لمخصاً یہ ہے احادیث ابو ہریرہ و مولیٰ علی و بعض طرق حدیث انس ذکر کر کے کہا:

واخرجه النسائي و البخاري ايضا في التاسيع و ابويعلى من طريق بكير الجذري عن انس و له طرق متعددة عن انس، و اخرجه احمد هذا اللفظ من حديث ابی هريرة و من حديث ابی بكر الصديق و رجاله رجال الصحيح لكن في سنده انقطاع، و اخرجه الطبراني و المحاكم من حديث علي بهذا اللفظ الاخير له ہے، اور یہ حدیث طبرانی و حاکم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی انھیں لفظوں سے کہ الاثمة من قریش۔

مسٹر نے اول آخر سب اڑا کر مطلقاً اس حدیث ہی پر حکم لگا دیا کہ فتح الباری میں اس کی سند منقطع بتائی یہ کیسی خیانت ہے۔

ثانیاً فصل اول میں گزرا کہ انھیں صاحب فتح الباری امام ابن حجر نے اسی حدیث الاثمة من قریش کے جمع طرق میں ایک مستقل رسالہ لکھا اور اُسے چالیس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے دکھایا حدیث متواتر کو کہنا کہ بطریق اتصال ثابت ہی نہیں کیسا ظلم شدید و اغولے جہال ہے اور پھر انھیں ابن حجر پر اس کے متن کے منقطع السند بتانے کی تہمت کیسی جرأت پر وبال ہے۔

ثالثاً طرفہ یہ کہ خود ہی ص ۵۶ پر کہہ چکے تھے ”احادیث اس بارے میں جس قدر موجود ہیں

سب صحیح ہیں۔ اب یہاں یہ کہ بطریق اتصال ثابت ہی نہیں چارہی ورق بعد نفسی ماقدمت ید۱۵ (اپنے ہاتھوں پیش کیا ہوا قبول کیا۔ ت)

مسابعاً وہیں اُس کے متصل تھا یہ بھی حق ہے کہ حضرت ابو بکر نے صحابہ میں اُس کو پیش کیا اور کسی نے انکار نہ کیا اب اُس حق کی سند میں بھی کلام ہونے لگا، اگر یہ کلام اُس کے حق ہونے میں خلل انداز ہے تو حق کو نا حق بنانے کی کوشش کرنے والا کون ہوتا ہے اور اگر اس سے اُس کے حق ہونے پر کچھ حرج نہیں آتا تو رد و اعتراض کے لئے کہنا اُس سے بھی شرعاً اختصاص قریش کے دعویٰ کی کوئی مدد نہیں مل سکتی اولاً یہ الفاظ اور حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں، کیسا اغرائے جہال ہے۔ یہ ہے مشرک حدیث دانی اور ارشادات نبوت پر ظلم رانی، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

۲۵۹ مسلمہ از شہر بنارس محلہ کچی باغ مرسلہ محمد امان اللہ مدرس مدرسہ مظہر العلوم ۸ شعبان ۱۳۳۲ھ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماقولکم ایہا العلماء الکرام دام فضلکم (اے علماء کرام اللہ تمہیں بزرگی عطا فرمائے اس بارے میں تمہارا کیا قول ہے۔ ت) ایک عورت بالغہ کافرہ و خنصرہ ہندو کا بیواہ اس کی قوم کے ایک مرد سے ہوا، پر قبل ملاقات و یکجا ہونے و بات چیت ہونے کے اس مرد سے باپ عورت مذکورہ کا بعضی خرابیوں کے خیال سے اس مرد ہندو سے دختر کو اپنی چھڑ لایا، اور اس مرد ہندو نے عورت مذکورہ کو چھڑ کر دوسرا بیواہ اپنی قوم میں کر لیا، عورت مذکورہ بعد اس کے کئی سال ماں باپ کے یہاں رہ کر محنت مزدوری سے بسر اوقات کرتی تھی، اسی حالت میں اسے توفیق قبول اسلام کی ملی، ماں باپ سے پوشیدہ اسلام لا کر ایک مسلمان سے اس نے بگواہی دو مرد مسلمان بالغ عاقل کے نکاح کر لیا، نکاح کے ایک سال کے بعد اس ناکح سے اس عورت کو ایک دختر پیدا ہوئی، جس کی عمر اس وقت پانچ سال سے متجاوز ہے اور وہ دختر اپنی ماں کے ساتھ اس مکان میں رہا کرتی ہے جس مکان کو ناکح کے باپ نے اس دختر اور اس کی ماں کے رہنے کو دیا ہے بسبب اسلام لانے اور مسلمان سے نکاح کرنے کے اس عورت کے ماں باپ بہنیں کافرہ و خنصرہ ہندو بن گئیں، بہت کچھ فکر اس کے پھرنے کی اسلام سے اور مرد ناکح سے چھڑانے کی فکر کے سبب طرح عاجز ہو کر اب کہ اس دختر کا کان بطریقہ و رواج مسلمانان چھدوایا گیا اور اس کی دینی تعلیم دینے کا ارادہ ماں باپ نے اس کے ظاہر کیا، عناد ماں باپ بہنیں کافرہ کا اس عورت نو مسلمہ سے بڑھ گیا، کمال عناد سے اس دختر کے ہندو بنانے کی فکر میں ہو کر یہ افتر شروع کیا ہے کہ دختر مذکورہ کو محض جھوٹ و عناد مرد ہندو کی طرف منسوب کرتے ہیں جس سے مادر دختر کو گاہے اتفاق ملاقات و یکجا ہونے و بات چیت

کرنیکا بھی موقع نہیں ہوا اور بنا براس فقرہ کے اس دختر کو اس کے ماں باپ سے چھڑا کر اپنے یہاں لے جا کر ہندو بنا کر ہندو سے شادی بیاہ اس کا کرنا چاہتے ہیں، بعضے ہندو جو تعصب مذہبی رکھتے ہیں اور بعضے وہ مسلمانان جن کو ماں باپ ہنس کا فرہ مذکورہ سے غرض دنیاوی و نفسانی کا تعلق ہے اور بعضے وہ مسلمانان جو مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ سے کچھ رنجش دنیاوی و حسد و عناد رکھتے ہیں، معین و مددگار ان کفار کے ہو رہے ہیں، اس وجہ سے شورپشتی ان سبھوں کی اس درجہ کو بڑھ گئی ہے کہ مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ کو برسرِ کوچہ و بازار ہر ملا گالیاں دے کر کتے پھرتے ہیں کہ اس دختر کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور مسلمہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ جس طرح ہوگا اپنے یہاں لا کر اسے ہندو بنا کر ہندو کے ساتھ شادی بیاہ کر دیں گے اور طرح طرح کے فقرہ پردازی و مقدمہ بازی جھوٹ کی بندشیں ہو رہی ہیں اور بے عزتی و ذلت مردانہ اور عورت نو مسلمہ مذکورہ کی دھکی دی جاتی ہے جس میں وہ دونوں ڈر کر بخیال بچنے کے ذلت دنیا سے اس دختر کو ماں باپ ہنس کا فرہ کے حوالہ کر دیں، ایسے حال میں حکم خدا و رسول کیا ہے؟

(۱) آیا مردانہ اور عورت مسلمہ مذکورہ اپنے نطفہ و بطن کی دختر کو دھکی و ڈر سے ان شورپشتوں کے اور دنیاوی

ذلت کے خوف سے حوالہ کفار دیں کر وہ اسے لہجہ کا فرہ بنائیں؟

(۲) یا اپنی ذلت دنیاوی کا خیال چھوڑ کر جان توڑ کر کوشش اس دختر کی حفاظت کی کریں جس میں وہ دختر قبضہ ہندو میں جا کر ہندو نہ بننے پائے؟

(۳) اور مسلمانان کو اس شہر کے ہر طرح کی حمایت و مدد ایسی کرنی جس میں مسلمان کی لڑائی ہندو کے قبضہ میں جا کر کافر نہ بننے پائے، شرعاً حکم خدا و رسول لازم و ضرور ہے یا نہیں؟

(۴) اور جو مسلمان اس کے خلاف حمایت کفار کی کرے وہ خدا و رسول کے نزدیک کیسا ہے اور اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) اور اگر مسلمانان شہر کی غفلت و ناتوجہی و مدد نہ کرنے سے اور اس وجہ سے عورت نو مسلمہ اور اس کے ناک مرد کے مجبور و بے بس ہو جانے سے دختر مذکورہ قبضہ ہندو میں جا کر ہندو بنائی جائے تو اس کا الزام و مواخذہ خدا و رسول کی طرف سے مسلمانان شہر پر ہوگا یا نہیں؟

ہر شق سوال کا جواب اردو میں عام فہم، مفصل و مدلل بسند قرآن و حدیث و کتب دینیہ اور ایسے موقع پر سیرت صحابہ کرام و ائمہ عظام کیا ہے یہ نقل اس کے درکار ہے، یتنوا تو جروا۔

### الجواب

(۱) حرام حرام حرام جب تک حالت اکراہ شرعی کی نہ ہو،

قال الله تعالى الا من اكره و قلبه  
مطمئن بالايمان (۱)  
اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ (ت)

(۲) فرض فرض فرض ہے کہ ہر جائزہ کوشش کو حد امکان تک پہنچادیں اور کسی طرح اس میں سستی یا کم ہمتی کو کام نہ دیں۔

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا قوا  
انفسكم و اهليكم نارا (۲)  
اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (ت)

(۳) فرض فرض فرض ہے کہ ہر مسلمان بقدر قدرت اس مسلمان لڑکی کو اس سخت تر آفت سے بچائے اور کوئی کوشش جس حد تک جائز اور ممکن ہے اسے اٹھانے رکھے۔

قال الله تعالى تعاونوا على  
التقوى (۳)  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (ت)

یہ فرض کفایہ ہے جتنے مسلمانوں کی کوشش سے کام چل جائے کافی ہے سب پر فرض اُتر جائے گا ذرہ سب گناہ گار اور سخت وبال میں گرفتار نہیں گئے۔ والہاذا باللہ۔

(۴) اس کے لئے نارا ہے نارا ہے نارا، اس پر غضب ہے غضب ہے غضب جبار،  
قال الله تعالى لا تعاونوا على  
العدوان (۴)  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (ت)

علمائے دوسرے کے کفر پر راضی ہونے کو کفر لکھا ہے الرضا یا لکفر کفر نہ کہ دوسرے کو کافر بنانے میں کوشش یہ بلا شبہہ بحکم فقہاء کفر ہے بحکم فقہائے کرام ایسے شخص کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائیگی اور وہ ان تمام امور کا سزاوار ہوگا جو ایک مرتد کے ساتھ کئے جانے کا حکم کہ اس کے پاس بیٹھنا بات چیت، میل جول، شادی بیاہت، بیمار پرسی، جنازہ پر جانا، اسے غسل دینا، کفن دینا، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ بیکرم اٹھانا، مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا سب یک قلم ناجائز و گناہ ہے۔

(۵) اس کا جواب جواب سوم میں آگیا، اگر ایک مالدار ذی وجاہت مسلمان کی کوشش سے کام چل جائے تو ایک ہی کافی ہے اور سب مسلمانوں کی مجموعی قوت سے جائزہ کوشش اثر پذیر ہوگی تو سب پر فرض ہے کہ



مل کر ہر اسکا فی پسندیدہ جائزہ کوشش انتہا تک پہنچا دیں، اگر پھر بھی کامیاب نہ ہوں تو معذور ہیں جس کے کسل و بے توجہی سے کام میں خلل پڑے گا وہ مستحقِ نار و غضبِ جبار ہے والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از پتلی بھیت محلہ منیر خاں مدرستہ الحدیث مسئلہ مولانا محدث سورقی ۴ ذی القعدہ ۱۳۳۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے حق میں جس نے سید صحیح النسب بالخصوص  
اور تمام سادات گیلانیہ اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علی العموم سوا چار پیروں کے برسر بازار  
علی رؤس الاشہاد یہودی، نصرانی، خنزیر، کتا وغیرہ وغیرہ بری گالیاں کہے ہوں اور اوصاف ذمہ مذکورہ  
ان حضرات کے حق میں اعتقاد استعمال کئے ہوں اور کرتا رہے از روئے شرع اس شخص اور اس کے  
مددگاروں کا خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ وغیرہ کیا حکم ہے؟ بینوا بحوالہ الکتاب تو جبر و ایوم  
الحساب، اس سوال کا جواب مجھے کسی کتاب میں نہ ملا اس وجہ حضور کو تکلیف دیتا ہوں۔

### الجواب

ایسے شخص کو از سر نو تجدید اسلام چاہئے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام  
پھر نکاح کرے کہ علمائے کرام نے ایسے شخص پر حکم کفر فرمایا ہے، مجمع الانہر میں ہے:  
والاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر و من سادات اور علماء کی بے عزتی کرنا کفر ہے، جو شخص تحقیر  
قال للعالم عویلیم اولعلوی علیوی قاصدا کے ارادے سے عالم کو عولیم اور علوی کو علیوی کہے  
به الاستخفاف کفر ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (ت)

رہے اس کے معاونین خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ اگر خود ان کلمات ملعونہ میں اس کے معاون ہیں  
یا ان کو جائز رکھتے ہیں یا ہلکا جانتے ہیں تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے جو اس کا ہے اور اگر ایسا نہیں جب بھی  
ایسے شخص کے ساتھ میل جول کے سبب عاصی و مخالفت حکم شرع ہیں۔

قال اللہ عزوجل واما ینسبتک الشیطن فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے  
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)  
قال اللہ عزوجل ولا ترونوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ  
تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ مجمع الانہر شرح ملتقى البحر فصل ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۵/۱  
۲۔ القرآن الکریم ۶/۶۸ ۳۔ القرآن الکریم ۱۱/۱۱۳



مسئلہ از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سید اکبر شاہ طالب علم  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص مرزائی کے تاباں لڑکے کا بخیال مامن مولود الاولاد علی الفطرۃ (مہر کچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ ت) حنفی اگر امام کے پیچھے جنازہ کی نماز ادا کرے تو عند الشرع درست ہے یا نہیں؟ پڑھنے والا ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ حنفیوں پر دیکھنے ایسی میت سے نماز جنازہ واجب ہوگی یا نہ؟ بیٹنوا توجروا۔

### الجواب

اگر مرزائی کا بچہ سات برس یا زیادہ کی عمر کا تھا، اچھے بُرے کی تمیز نہ کرتا تھا، اور اس حالت میں اس نے اپنے باپ کے خلاف پر دین اسلام اختیار کیا اور قادیانی کو کافر جانا اسی پر انتقال ہوا تو وہ ضرور مسلمان تھا، مسلمانوں پر اسے غسل و کفن دینا اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا مقابّر مسلمین میں دفن کرنا فرض ہے، اور ممکن ہو تو اس کے باپ و غیرہ کفار کو اسے ہاتھ نہ لگانے دیں جس طرح حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے یہودی کو اس کے بیٹے کے سر ہانے سے اٹھا دینے کا حکم فرمایا جبکہ وہ نزع میں اسلام لا کر انتقال کر گیا، اور اگر اسی عمر و تمیز میں اپنے باپ کی طرح کفر بکتا تھا تو یقیناً کافر تھا، اب وہ سب کام مسلمان پر حرام ہیں، نہ غسل دیں نہ کفن دیں نہ دفن میں شریک ہوں، اور ان سب سے بدتر اس کے جنازہ پر نماز ہے کہ خود کفر کا پہلو رکھتی ہے، اور اگر اس سے کفر یا اسلام کچھ ظاہر نہ ہو یا نا سمجھ بچہ تھا کہ اس تمیز کے قابل ہی نہ تھا تو اب یہ دیکھا جائے گا کہ اس کی ماں بھی اس کے باپ کی طرح قادیانی یا اور کسی کفری عقیدہ والی ہے تو وہ بچہ بھی کافر سمجھا جائے گا اور اس کے لئے وہ سب کام مسلمانوں پر حرام ہوں گے، اور اگر ماں مسلمان ہے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتی ہے اور قادیانی کو کافر جانتی ہے تو اس صورت میں وہ بچہ جس سے کفر خود ظاہر نہ ہوا اور نابالغی میں مر گیا اپنی ماں کا تابع قرار پا کر مسلمان سمجھا جائے گا اور وہ سب کام اہل اسلام پر واجب ہوں گے، حدیث مامن مولود اس حالت میں نافع ہے کہ بچہ سمجھ وال ہو کر خود کفر نہ کرے نہ نا سمجھی کی حالت میں ماں باپ دونوں کافر ہوں ورنہ اگر خود کفر کیا تو ابھی فطرت سے بدلا اور اگر خود سمجھ وال ہو کر اسلام نہ لایا اگرچہ کفر بھی نہ کیا اور ماں باپ دونوں کافر ہیں تو قسم ابوہ یھودا نہ (پھر اس کے والدین اسے یہودی بنادیں۔ ت) میں داخل ہے اور حکم کفر اسے شامل ہے۔ تنویر میں ہے :

اذا استد صبی عاقل صحیح کا سلامہ جب عقلمند بچہ مرتد ہو جائے تو اس کا ارتداد اس کے

والعقل المميز

اسلام کی طرح صحیح ہوگا اور عقل سے مراد امتیازِ ذکرِ نبی والا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے :

وهو ابن سبع فاکثر مجتبی وسراجیۃ

وہ سات سال یا اس سے زائد عمر کا ہو، مجتبیٰ و سراجیہ۔ (ت)

اسی میں ہے :

ثم وجان استدا فولدت ولد ایجب علی الاسلام لتبعیتہ لابویہ (ملخصاً)

خاندن ویوی دونوں مرتد ہو گئے، عورت نے بچہ جنا تو اسے اسلام پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ دین میں وہ اپنے والدین کے تابع ہے (ملخصاً) (ت)

ردالمحتار میں ہے :

ای فی الاسلام والردة وهما یجب ان فکذا هو

یعنی اسلام اور مرتد ہونے میں اور ان دونوں کو بھی اسلام کے لئے مجبور کیا جائے گا پس اسی طرح اس بچے کو بھی۔ (ت)

تنویر میں ہے :

الولد یتبع خیر الابین دیناً

بچہ اپنے والدین میں سے اس کے تابع ہوگا جو دین کے اعتبار سے بہتر ہوگا۔ (ت)

شامی میں بعد ذکر حدیث کل مولود یولد علی الفطرة فرمایا :

انهم قالوا انه جعل اتفاقهما ناقل له عن الفطرة ۛ واللہ تعالیٰ اعلم

فقہار نے فرمایا ماں باپ کے کفر پر اتفاق نے بچے کو فطرت سے ہٹا دیا۔ (ت)

۳۶۱/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	باب المرتد	لہ درمختار شرح تنویر الابصار
"	"	"	لہ درمختار
"	"	"	لہ
"	"	"	لہ ردالمحتار
۳۰۶/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	"	لہ درمختار شرح تنویر الابصار
۲۱۰/۱	مطبع مجتبیٰ دہلی	باب نکاح الکافر	لہ ردالمحتار
۳۹۴/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	" " "	

مسئلہ ۳۲ از ملک بنگال موضع رام پور ڈاکخانہ کچرہ ضلع سپرہ حال مقام خواجہ قطب بریلی محمد اللہ علیہ السلام  
۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض انگریزی خواں کہتے ہیں مولوی لوگ کیا جانتے ہیں۔ کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟ اگر ایسا کہے تو کافر ہوگا یا نہیں؟ بیٹنوا تو جبروا۔

### الجواب

ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے، انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے، اور یہ لفظ کہ ”مولوی لوگ کیا جانتے ہیں“ اس سے ضرور علمائے حقارت نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے ہم تو دلچسپی اور کھیل کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کیا اللہ تعالیٰ اس کی نشانیوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردودہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم اور محمد بن کعب وغیرہما رضی اللہ عنہم نے حدیث کی تخریج کی کہ ایک شخص نے ایک دن ایک مجلس میں غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے ان قادیوں کی مانند اور نہ دیکھے نہ کھانے کے لالچی اور نہ زبان کے جھوٹے اور نہ دشمن کے مقابلہ میں بزدل، تو اس مجلس میں ایک شخص نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے تو منافی معلوم ہوتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس بات کی خبر دوں گا، تو اس کی یہ بات حضور اکرم کو معلوم ہوئی اور قرآن نازل ہوا حضرت عبداللہ نے فرمایا تو میں نے اس شخص کو حضور اکرم کی اونیسی کے (باقی اگلے صفحہ پر)

قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل ابا للہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستهزءون، لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔ اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردودہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وابن جریر عن زید بن اسلم وعن محمد بن کعب وغیرہما قال رجل فی غزوۃ تبوک فی مجلس یوما ما رأینا مثل قرأتنا هؤلاء ولا امرعب بطونا ولا اکذب السنۃ ولا اجبت عند اللقاء فقال رجل فی المجلس کذبت ولكنک منافق لاخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل القرآن قال عبد اللہ فانما سأتبع متعلقا بحقیب ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم والجماعة تنكيه وهو يقول يا رسول الله  
انما كنا نخوض ونلعب والنبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم يقول ابا الله واياته ورسوله  
كنتم تستهزون. والله تعالى اعلم.

تنگ کے ساتھ لٹکا ہوا دیکھا پتھر اسے زخمی کر رہے تھے  
اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ! ہم تو دلچسپی اور کھیل  
کر رہے تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
اس کو فرما رہے تھے کیا اللہ تعالیٰ، اس کی آیات  
اور اس کے رسول سے تم کھٹکھا کرتے ہو۔ وہ

تعالیٰ اعلم (ت)

۳۳ مسلم از بریلی محلہ چک شہر کندہ مستولہ صفدر علی خاں و مبارک علی خاں ربيع الثاني ۱۳۳۳ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید سنی المذہب نے بکر کو سنی باور کر کے اپنی  
لڑکی نابالغہ کا بکر کے نابالغ لڑکے کے ساتھ اس کو سنی باور کر کے ولایت نکاح کر دیا مگر بوجہ نابالغ ہونے کے رخصتی  
نہیں ہوئی اور آمد و رفت بھی دونوں کی نہیں ہوئی نہ کجائی ہوئی، سات سال کے بعد دونوں کو بلوغ ہوا، زید کو یہ  
اطلاع ملی کہ بکر بھی چکا سنی نہیں اور اس کا بیٹا قطعی رافضی ہے جس کا ثبوت یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اس کے معمولی  
عمل میں ظاہر ہوتا ہے نماز شیعہ کی پڑھتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کرتا ہے اور  
دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے صحابیات کا منکر کرتا ہے اور ایسے مجالس میں شرکت کرتا ہے  
جس میں سنی شرکت نہیں ہوتے ہیں، زید نے اسی خبر کو سُن کر رخصتی سے انکار شروع کیا اس پر بکر نے رخصت کرانے  
کی ضرورت سے لڑکے کو اس بات پر آمادہ کیا کہ لڑکا اپنے کو سنی ظاہر کرے چنانچہ ازراہ تقیہ لڑکے نے اپنے کو  
سنی ظاہر کیا لیکن کئی ثبوت لڑکے کے سنی ہونے کا زید کو نہیں ملا بلکہ حال میں ۱۱ محرم ۱۳۳۳ھ کو مقام مرزا گنج پراکھن جہت  
اہل السنۃ والجماعت کو مدح صحابہ پڑھنے سے بااعلان اسی لڑکے نے روکا اور اپنے ایک ملازم شیعہ مذہب  
نے پٹوایا اور اس کے باپ یعنی بکر نے حکام سے مدح صحابہ بااعلان کئے جانے کی شکایت کی اس وجہ سے  
حکام جمع ہوئے تو کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ لڑکی جس کا نابالغیت میں نکاح کیا گیا وہ لڑکی کو  
حالت موجودہ میں منظور نہیں ہے اور زید کو بھی انکار ہے، آیا نکاح باقی رہا یا فسخ ہو گیا، فقط۔

### الجواب

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کفر خالص ہے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

لے تفسیر درمشور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم والی شیخ وابن مردویہ تحت آیت انما كنا نخوض ونلعب مكتبة آية الله العظمى قمران ۲۵۴/۳  
جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت انما كنا نخوض ونلعب المطبعة الميمنية مصر ۱۰/۱۰۳ و ۱۰۵

صحابیت کا انکار کفر خالص ہے، اسی طرح تبرائیان زمانہ میں اور بھی کفر و ارتداد کی قطعی وجہ ہیں جن کی تفصیل  
سہد الرفضہ میں ہے اور ان کا کفر مرتد ہونا عام کتب معتمدہ خلاصہ و فتح القدير و ظہیر و عالمگیری و رد المحتار و  
عقود الدرر و بحر الرائق و نہر الفائق و تبیین الحقائق و بدائع و برآزید و بر جندی و القرویہ و واقعات المفیدین و  
اشبہاء و مجمع الانہر و طحاوی علی الدر و غنیہ و نظم الفرائد و برہان شرح مواہب الرحمن و تیسیر المقاصد شرح  
وہبانیہ و معنی المستفی و تنویر الابصار و منح الغفار و اصول امام شمس اللہ و کشف البزدوی و شفا شریف و  
روضہ امام نووی و اعلام امام ابن حجر و کتاب الانوار و شرح عقائد و منح الروض و فوائج الرحموت و ارشاد الساری  
و فتاوی علامہ مفتی ابوسعود و علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و احمد مصری علی مراقی الفلاح  
و شلبی علی الزلیعی وغیرہا سے ثابت و روشن ہے۔ خزانۃ الفقہ پھر فتاوی ہندیہ میں ہے،

لوقذف عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالزنی اگر کسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر  
کفر یا اللہ تعالیٰ یلہ تہمت زنا لگائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
کفر کیا۔ (ت)

شرح ملتقى الابحر میں ہے،

یکفر بقوله لا ادري ان النبي في القبر مؤمن او كافر بقوله ما كان علينا نعمة  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لان البعثة من اعظم النعم وبقذفه عائشۃ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا و انکار صحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اگر کسی نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی قبر میں حالت ایمان  
میں ہے یا کفر میں، تو کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح  
کافر ہو جائے گا اگر یہ کہتا ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی نعمت نہیں کیونکہ آپ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سب سے  
بڑی نعمت ہے، یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
پر تہمت لگاتا ہے یا سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
صحابیت کا انکار کرتا ہے (ت)

تو پھر پکارا اگر مرتد نہ تھا اب مرتد ہو گیا۔ خزانۃ المفیدین و ظہیر و عالمگیری و حدیقہ ندیہ وغیرہ میں منکران ضروریات دین  
رافضیوں کے بارہ میں ہے،



هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و یہ لوگ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام  
 احکامہم المرئین لہ احکام المرئین لہ  
 اس کے مرتد ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ و باطل محض ہو گیا، تنویر الابصار و شرح علائی میں ہے :  
 ارتداد احد الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء۔ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے بلا تاخیر نکاح  
 (مختصاً) فسخ ہو جاتا ہے (ت)  
 عورت کو حرام قطعی ہے کہ اسے شوہر سمجھے، زید پر حرام قطعی ہے کہ دختر کو رخصت کرے، اگر قربت واقع ہو گئی زنائے  
 خالص ہوگا، اگر اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی۔ در مختار میں ہے :  
 فی شرح الوهبانیۃ للشرنبلالی ما یکون کفراً شرنبلائی کی شرح و ہبانیہ میں ہے کہ جو چیز بالاعتقاف  
 اتفاقاً یبطل العمل والنکاح و اولادہ اولاد کفر ہو اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جاتا ہے اور  
 نہ نکاح اس کی اولاد ولد زنا قرار پاتی ہے۔ (ت)  
 اگر بالفرض پسر بکر اب اپنے آپ کو سستی ظاہر کرے بلکہ حقیقتہً سچا پکا خالص مختص و سستی ہو جائے تو نکاح کہ  
 فسخ و باطل ہو گیا خود نہیں کر سکتا، نہ عورت پر جبر ہو سکتا ہے کہ اس سے از سر نو نکاح کرے جامع الفصولین  
 میں ہے :  
 لو ارتد هو لا تجبر المرأة علی التزوج۔ اگر خاوند مرتد ہو جائے تو عورت کو (دوبارہ) نکاح پر  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔ مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۲۶۲/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب التاسع فی احکام المرتدین	لہ فتاویٰ ہندیہ
۲۱۰/۱	مطبع مجتہبی دہلی	باب نکاح الکافر	لہ در مختار شرح تنویر الابصار
۳۵۹/۱	" " "	باب المرتد	لہ در مختار
۳۱۷/۲	اسلامی کتب خانہ کراچی	الفصل الثامن والثلثون فی مسائل کلمات الکفر	لہ جامع الفصولین

# رسالہ ردُّ الرِّفْضَةِ

(تبرائی رافضیوں کا رد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۳۴ از سیتا پور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض  
بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کروثر سے ترک لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں اس  
صورت میں وہ سنی ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ یقیناً قویٰ جروا۔

## الجواب

الحمد لله الذی هدانا لهذا کفانا وانا عن  
الرفض والخروج وکل بلاء نجاناً والصلوة  
والسلام علی سیدنا ومولانا وعلیٰ اهل بیتنا وعلیٰ اهل کتبنا وعلیٰ اهل دیننا وعلیٰ اهل ارضنا وعلیٰ اهل سماءنا  
محمد و آلہ وصحبہ الاولین ایمانا والاحسنین  
احسانا والامکنین ایقاناً آمین !  
سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت  
دی اور رخص اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور  
ہر بلا سے نجات دی اور صلوة و سلام ہو ہمارے آقا  
مولیٰ، ہمارے ملجا اور ماویٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی  
میں حسن اور ایمان یقین میں پختہ ہیں، آمین !

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی علم نہیں خاص تحقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ اُن کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے :

موائع الارث اربعة (الی قولہ) واختلاف وراثت کے موائع چار ہیں، دین کا اختلاف، تنگ الدینینؑ

بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیقی اکبر و فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامرہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے :

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام و انکارہ صحبۃ الصدیقؑ

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۲ میں ہے : و کذا خلافتہ اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترابہ ومن لا یصح میں ہے :

الرافضی ان فضل علیا علی غیورہ فهو مبتدع ولوا انکر خلافتہ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے :

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے :

۱۰	السراجی فی المیراث	فصل فی الموائع	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	ص ۴
۱۱	در مختار	باب الامامة	مطبع مجتہائی دہلی	۸۳/۱
۱۲	حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار	باب الامامة	دار المعرفۃ بیروت	۲۴۴/۱
۱۳	خزانۃ المفتین	کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترابہ ومن لا یصح	قلمی	۲۸/۱

فی الروافض من فضل علیا علی السلاشۃ  
 فمبتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر  
 رضی اللہ عنہما فہو کافر  
 رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفا ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کروری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے  
 من انکر خلافت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو  
 کافر فی الصحیح ومن انکر خلافت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ فہو کافر فی الاصح  
 خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی  
 صحیح ہے، اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۲ میں ہے  
 قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب  
 ہوی وبدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجمہی  
 القدری والمشبہ ومن یقول بخلق  
 القرآن حاصلہ ان کان ہوی لا یکفر بہ  
 صاحبہ تجوز مع الکراهۃ والا فلا  
 امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز  
 ادا ہو جائیگی اور رافضی، جہمی، قدری، شیبی کے پیچھے ہوگی نہیں  
 اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بد مذہبی کے باعث  
 وہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ  
 ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے  
 ہکذا فی التبیین والخلاصۃ وهو الصحیح  
 ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے  
 ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ اور برازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلی فن ثانی کتاب السیر اور اتحات الابصار  
 والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاویٰ القرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المصنفین مطبوعہ مصر  
 ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے

الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما  
 والعیاذ باللہ تعالیٰ فہو کافر وان کان  
 رافضی تبرائی جو حضرات شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو  
 معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ

لہ حاشیہ شیبی علی تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامة والحدث فی الصلوۃ المطبوعہ لکبری الامیر میسر ۱/۱۳۵  
 لہ فتاویٰ برازیہ علی ہاشم فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا مما یجب الکفارہ من اہل البدع نورانی مکتبہ پشاور ۶/۳۱۸  
 لہ تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامة والحدث فی الصلوۃ المطبوعہ لکبری الامیر میسر ۱/۱۳۲

یفصل علیا کہ اللہ تعالیٰ وجہہ علیہما  
فہو مبتدع علیہ  
تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عرفا روق رضی اللہ عنہ افضل بتا  
تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاویٰ ظہیر سے ہے:  
من انکس امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فہو کافر و علی قول بعضهم ہو  
مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انہ کافر و  
کذلک من انکس خلافتہ عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ فی اصح الاقوال۔  
امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے  
اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ  
ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر  
ہے۔

وہیں فتاویٰ بزاز سے ہے:  
و یجب الکفار ہم با کفار عثمان و علی و طلحہ و  
نہ بید و عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔  
بجز الرائی مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:  
یکنی بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
علی الاصح کانکارہ خلافتہ عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عند علی الاصح۔

صحیح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی  
امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔  
جمع الانہر شرح ملتی الابحار مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:  
الرافضی ان فضل علیا فہو مبتدع وان انکر  
خلافتہ الصدیق فہو کافر۔

رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر  
خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

۱۔ فتاویٰ بزاز علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۹/۶  
۲۔ برجندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل فی قبل الشہادۃ من اہل الحوار نوکشور لکھنؤ ۲۱۶۲۰/۴  
۳۔ فتاویٰ بزاز علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا محایب الکفار الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۸/۶  
۴۔ بجز الرائی باب احکام المرتدین ایچ ایم سید کینی کراچی ۱۲۱/۵  
۵۔ جمع الانہر شرح ملتی الابحار کتاب القلوۃ فصل الجماعۃ سنۃ موکدة دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۸/۱



اُسی کے صفحہ ۶۳۱ میں ہے :

یکفر بانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه وبانکارہ امامۃ علی الاصح وبانکارہ  
صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علی الاصح

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار  
ہو کا فر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار  
کرے مذہبِ اصح میں کا فر ہے، یونہی عمر فاروق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قولِ اصح پر کفر ہے۔

غنیۃ شرح منیۃ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۲ میں ہے :

المراد بالمبتدع من یعتقد شیئاً علی خلاف  
ما یعتقدہ اهل السنة والجماعة وانما  
یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذ لم یکن  
ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اهل السنة  
اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلاً کالغلاة  
من الروافض الذین یدعون الالوهیة لعلی  
رضی اللہ تعالیٰ عنه وان النبوة کانت لہ  
فغلط جبریل ونحو ذلک مما ہو کفر و  
کذا من یقذف الصدیقة او ینکر صحبۃ  
الصدیق او خلافتہ اولیب الشیخین

بذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت وجماعت  
کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقتدار کراہت کے  
ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت  
کے نزدیک کفر تک نہ پہنچتا ہو، اگر کفر تک پہنچائے  
تو اصلاً جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کریم اللہ  
تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لئے  
مختی جبریل نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر  
ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو  
معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا  
انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع ممبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے :

بذہب ہی اگر کا فر کر دے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو  
مخلوق کہے، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ان کان ہواۃ یکفر اہلہ کالجہمی والقدری  
الذی قال یخلق القرآن والرافضی الغالی  
الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
لا تجوز الصلوۃ خلفہ

۱۔ مجمع الانہر شرح ملتی الابحر باب المرتہ فصل ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۲/۱

۲۔ غنیۃ المستملی فصل الاول بالامامۃ سہیل الکیڈمی لاہور ص ۵۱۵

۳۔ مستخلص الحقائق باب فی بیان احکام الامامۃ مطبع کاشفی رام بروکس لاہور ۲۰۲/۱

الکفایۃ مع فتح القدر باب الامامۃ فورید رضویہ سکھر ۳۰۵/۱



جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا بُرائے کافر ہے، اور جو کہ یہ اللہ سے ہاتھ مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للعلامة الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے،

الرافضی اذا سب ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یكون کافرا وان فضل علیہما علیا لا ینکفر وهو مبتدع۔  
 رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرائے یا اُن پر تبرائے کافر ہو جائے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اُن سے افضل کے کافر نہیں مگر اہ بد مذہب ہے۔

اسی میں وہیں ہے:

من انکر خلافة ابی بکر الصدیق فهو کافر فی الصحیح وکذا منکر خلافة ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الاظهر۔  
 خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے، اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ توح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی،

پھر عقود الدرۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۳ میں ہے:

الرافضی کافر فی طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں از انجملہ انہم ینکرون خلافة الشیخین ومنہا انہم یشبون الشیخین سود اللہ وجوہہم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ہذا الامور فهو کافر ملقطاً۔  
 رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں از انجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو بُرائے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے، جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ ملقطاً۔  
 انہیں میں ہے:

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی

” ” ” ” ”

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسا  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی  
کرنا، اور امام صدر شہید نے فرمایا: جو شیخین کو بُرا  
کھے یا تبرائے کافر ہے۔

اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ  
کسب التبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
وقال الصدر الشہید من سب الشیخین  
اولعنہما یکفر<sup>۱</sup>

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے،  
وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة  
العثمانية لامت الت مؤيدة بالنصرة العلية  
الافاء في شان الشيعة المذكورين وقد  
اشبع الكلام في ذلك كثير منهم والتوافيه  
الرسائل ومن افق بنحو ذلك فيهم  
المحقق المفسر ابو السعود افندي العمادی  
ونقل عبارته العلامة الكواکبي الحلبي في  
شرحه على منظومته الفقهية السمسماة  
بالفرائد السنية<sup>۲</sup>

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرتِ الہی سے موید  
رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے  
شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دئے، بہت نے  
طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف  
کئے، اور انھیں میں سے جنھوں نے روافض کے کفر و  
ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابو السعود افندی عمادی  
(سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں اور اُن کی عبارت  
علامہ کواکبی حلبي نے اپنے منظومہ فقہیہ مستحی بہ فرائد سنیہ  
کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواة اور اتحات ص ۱۸ اور القروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین  
ص ۱۳ سب میں مناقب کر در ی سے ہے،

یکفر اذا انکر خلا فہما او یبغضہما لمحبة  
النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہما<sup>۳</sup>  
جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے  
کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے محبوب ہیں

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، تنویر الابصار متن در مختار  
مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے،

۱۰۴/۱	ارگ بازار قندھار افغانستان	باب الردۃ والتعزیر	لے عقود الدریۃ
۱۰۵/۱	" " " " " "	" " " " " "	کے " " "
۱۳	دائرہ معارف اسلامیہ، بلوچستان	کتاب السیر	۳ واقعات المفتین

کل مسلم است فتویٰ مقبولۃ الا کافر بسبب النبی او الشیخین او احدھما۔  
ہر مرتبہ کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیرہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۱۸۶ میں ہے،

کافر تاب فتویٰ مقبولۃ فی الدنیا والاخرۃ  
الاجماعۃ الکافر بسبب النبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء ولسبب  
الشیخین او احدھما۔  
جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے  
مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو  
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی  
شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ  
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

در مختار میں ہے،

فی البحر عن الجوہرۃ معنی اللشہید من سب  
الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ  
وبہ اخذ الدبوسی وابواللیث وھو المختار للفتویٰ  
انتھیں وجزمہ بہ الاشباہ واقراء المصنف۔  
یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام  
صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے  
اس کی توبہ قبول نہیں، اور اسی پر امام دبوسی و امام  
فقید ابواللیث ثمر قندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ  
شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ عزیٰ قمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور پرنظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا، در مختار صفحہ ۲۸۳ میں،

موانعه الرق والقتل واختلاف الملتین  
اسلاما وکفرا ملتقطاً۔  
یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا  
اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۳۵۴ میں ہے،

۳۵۶-۵۷/۱	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد	باب المرتد	سہ در مختار
۱۰۲/۱	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر	باب المرتدین	سہ فتاویٰ خیرہ
۳۵۷/۱	مطبع مجتبائی دہلی	باب المرتد		سہ در مختار شرح تنویر الابصار
۳۵۴/۲	" " "	کتاب الفرائض		سہ در مختار " " "



اختلاف الدین ایضاً بمنع الاسر والسرادیہ مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے  
الاختلاف بین الاسلام والكفریہ اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ ویابی خواہ کوئی کلمہ گو جو با وصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بتصریح  
ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور  
در مختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے،

صاحب الہوی ان کان یکفر فهو بسنزلة بد مذہب اگر عقیدہ کفر یہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ  
المرتدیہ ہے۔

غرر متین در طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ میں ہے،

ذوہوی اث اکفر فکا المرتدیہ بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔  
ملتی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے،

ان حکم بکفرہ بما اس تکبہ من الہوی اگر اُسی بد مذہبی کے سبب اُس کے کفر کا حکم  
فکا المرتدیہ دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۳ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ  
۲۰۴، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے،

يجب اكفار الرافض في قولهم برجة الاموات یعنی رافضیوں کو اُن کے عقائد کفریہ کے باعث  
الى الدنيا (الى قوله) وهؤلاء القوم کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے  
خارج ہیں اُن کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام  
احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ ہیں، ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

۱ تبیین الحقائق کتاب الفرائض المطبعة الکبریٰ الامیریہ مصر ۲۴۰/۶

۲ فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحر بی نورانی کتب خانہ پشاور ۱۳۰/۶

۳ غرر الاحکام مع الدرر الحکام کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل السکانتہ العلیمیہ مصر ۲۴۶/۲

۴ مجمع الانہر شرح ملتی الابحر کتاب الوصایا باب وصیۃ الذمی دار احیاء التراث العربی بیروت ۷۱۷/۲

۵ فتاویٰ ہندیہ باب المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۲/۲

ترک بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۵ ص ۴۵۵ میں ہے،  
 المرتد لایرث من مسلم ولا من مرتد مثله المرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث  
 کذا فی المحيط خزائنہ المفتین میں ہے،  
 المرتد لایرث من احد لا من المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثله

مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)  
 یہ حکم فقہی مطلق تہائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرّأ و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی  
 من کلاب النار لا کفار وبہ ناخذ۔ کہتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافضی زمانہ تو ہرگز صرف تہائی نہیں بلکہ یہ تہائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً  
 کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقاید کفریہ  
 کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالافاق گرفتار ہیں،

کُفْر اَوَّل: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان غنی ذوالنورین  
 یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دے، کوئی کہتا ہے یہ  
 نقص و تبدل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدل کسی طرح کے  
 تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ  
 عزوجل سورۃ حجر میں فرماتا ہے،

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَّا لَهٗ لِحَافِطُوْنَ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین  
 ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع مکتبہ صفحہ ۴۲۸ میں ہے،

۱۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۴۵۵/۶  
 ۲۔ خزائنہ المفتین کتاب الفرائض قلمی ۲۵۰/۲  
 ۳۔ القرآن الکریم ۹/۱۵

لحفظون ای من التحریف والزیادة و  
النقص <sup>۱</sup>

جلالین شریف میں ہے :

لحفظون من التبديل والتحريف والزیادة  
والنقص <sup>۲</sup>

یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہبان ہیں  
اُس سے کہ کوئی اُسے بدل دے یا اُلٹ پلٹ کر دے  
یا کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے۔

جمل مطبع مصر جلد ۲ ص ۵۶۱ میں ہے :

بمخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها  
التحريف والتبديل بمخلاف القرآن فانه  
محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من  
جميع الخلق الانس والجن ان يزيد  
فيه او ينقص منه حرفا واحدا وكلمة واحدة.

یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ اُن میں تحریف و  
تبدیل نے دخل پایا، اور قرآن اس سے محفوظ ہے  
تمام مخلوق جن و انس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک  
لفظ یا ایک حرف بڑھا دیں یا کم  
کریں۔

اللہ تعالیٰ سورہ حم السجدة میں فرماتا ہے :

وانه لكتب عزيز لا يأتيه الباطل من  
بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم  
حميد <sup>۳</sup>

بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس  
کی طرف اصلاً راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے،  
یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراپے ہوئے کا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف بطبع بمبئی جلد ۴ ص ۳۵ میں ہے :

قال قتادة والسدی الباطل هو الشيطان  
لا يستطيع ان يغير او يزيد فيه او ينقص  
منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من

یعنی قتادہ و سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے  
قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا  
باطل کہ زیادت و نقصان میں قرآن اُن سے محفوظ

۳۰۰/۲	مطبع مجتہبی دہلی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۲۱۱	اصح المطابع دہلی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۵۳۹/۲	مصطفیٰ البابی مصر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے  
تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے  
محفوظ ہے۔

ان ينقص منه قياتيه الباطل من بين  
يديه اريزاد فيه قياتيه الباطل من  
خلفه وعلى هذا المعنى الباطل الزيادة  
والنقصان

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ

جلد ۳ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے:

قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا  
زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا،  
بعد وفات اقدس ممکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور  
نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمان کا نام لے کر اپنا پردہ  
ڈھانکتے ہیں اور حقیقتاً انھیں اسلام کو تباہ کرنا  
مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن  
ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مؤ علی  
اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب  
وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان  
پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے  
اتاریہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا  
ہی امام تمس الامم کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

كان نسخ التلاوة والحكم جميعا جائزا في  
حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاما  
بعد وفاته فلا يجوز قال بعض الرافضة والمحنة  
صمن يتستر باظهار الاسلام وهو قاصد الى  
افساد هذا اجاز بعد وفاته ايضا ومنعموا  
ان في القرآن كانت آيات في امامة على وفي  
فضائل اهل البيت فكتبتهم الصحابة فله  
تبقى باندرا اس زمانهم والدليل على بطلان  
هذا القول قوله تعالى انا نحن نزلنا الذكر  
وانا له لحافظون، كذا في اصول الفقہ لشمس  
الاثمة ملقطا۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے

فرماتے ہیں،

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم  
یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے

وكذلك ومن انكر القراءات او  
حرفا منه او غير شيئا منه

لہ معالم التنزیل علی صامش الخازن تحت آیت وانه لکتاب عزیز لا یأتیہ الا مصطفیٰ ابابا مصر ۱۱۳/۶  
لہ کشف الاسرار عن اصول البزدوی باب تفصیل المنسوخ دار الکتاب العربی بیروت ۱۸۸-۸۹/۳







ردا فض کے مجتہدانِ حال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے۔  
یہ فتویٰ رسالہ تکملہ ردو افض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیٹاپور ۱۲۹۳ھ  
۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۱): چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ  
مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر  
انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل است  
یا نہ؟ بئینوا و توجسروا۔  
الجواب: افضل است واللہ یعلم۔

ہو العا ۱۲۸۳ لم

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۲): چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام  
مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح  
جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟  
جواب: ایں امر بر سبیل جرم و قطع ثابت نیست  
لیکن متحمل است۔ واللہ یعلم۔

ہو العا ۱۲۸۳ لم

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۳): مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی  
صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ  
از سائر انبیاء افضل است یا نہ؟

جواب: البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء بلکہ  
رسولان اولوا العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین  
صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و مرتبہ جناب امیر نیز۔

سید علی محمد ۱۲۶۳

فتویٰ (۲): کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ  
میں کہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام ماسوائے  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقی تمام  
انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ بئینوا  
توجسروا۔

الجواب: افضل ہیں، اللہ جانتا ہے۔ (د)

ہو العا ۱۲۸۳ لم

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۲): آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ  
عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی  
مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟  
جواب: یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال  
ہے، اللہ جانتا ہے۔

ہو العا ۱۲۸۳ لم

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۳): دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت  
صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء  
سے افضل ہیں یا نہیں؟

جواب: البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ  
رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے  
زیادہ تھا اور مرتبہ جناب امیر کا بھی۔

سید علی محمد ۱۲۶۳

**فتویٰ (۴) :** مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ ؟  
**جواب :** تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرق قرآن در نظم و سہر آن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و یحیی نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام بدلول قرآن بسیار و آثار آبتیشمار۔

**فتویٰ (۴) :** سا تو ان مسئلہ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں ؟  
**جواب :** قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرآن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔

سید علی محمد

سید علی محمد

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پروکار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے :

ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمين من الملل او وقف فیہم او شک او صحیح مذہبہم وان اظہر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقداً بطلال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ بما اظہر من خلاف ذلك۔

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ اور دروغر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴ و ۹۵ اور در مختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے :

من شك في كفره وعذابه فقد كفر  
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین  
خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود و افاض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ نوح آفندی دمشقی  
الاسلام عبد اللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول  
ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں،  
هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر  
یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں جو ان کے کفر  
ومن توقف في كفرهم فهو كافر مثلهم  
میں توقف کرے خود انھیں کی طرح کافر ہے  
اھ مختصراً۔

علامہ الوجہ مفتی ابوالسعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کو ابی شرح فرائد سنہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی  
تنقیح الحامیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں،  
اجمع علماء الاعصار على ان من شك  
تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں  
في كفرهم كان كافراً۔  
کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

تنبیہ جلیل، مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین میں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت  
کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی  
اُن کا وہی حکم رہے گا کہ متکبر یقیناً کافر مثلاً عالم جمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔  
غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حادث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمان کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً  
کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامہ الحدید علی خدا المنطق المجدیٰ میں مذکور تو وہ  
وہی ہے کہ حادث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام  
امام ابن حجر ص ۱۱۱ ہے۔

تراذ النووی فی الروضۃ انت الصواب علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست

۱۵ در مختار	کتاب الجہاد	باب المرتد	مطبع مجتہائی دہلی	۳۵۶/۱
۱۵ العقود الدیر فی تنقیح الفتاویٰ الحامیہ	باب الردۃ والتعذیر	ارگ بازار قندھار افغانست	۰۳/۱	۱۰۳
۱۵	"	"	"	۱۰۵/۱



تقیدہ بما اذا اجمد مجمعا علیہ یعلوم من  
 دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص  
 امر لا۔  
 یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات  
 اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی  
 نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسوع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ  
 شرقاً غرباً قرناً فقراً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمان بلا کم و کما  
 وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں  
 میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے  
 مصئون و محفوظ، اور اسی کا وعدہ حقد صادقہ انالہ لحافظون میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے  
 نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے  
 محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن  
 بغل کمان میں دبائے بیٹھی ہے انالہ لحافظون کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو اُسی حرف مبدل  
 ناقص نامکمل پرکرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو ر

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

کی کھوہ میں چھپائیں گے، گویا "حافظون" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انہیں اس کی  
 پرچھائیں نہ دکھائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے  
 مگر علم الہی و لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی  
 کیا خوبی نکلی۔ توریت و انجیل درکنار، مہل سی مہل ردی سی ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا  
 بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے ایسی ناپاک تاویلات ضروریات  
 دین کے مقابل نہ مسوع ہوں نہ ان سے کفر و ارتداد اصلاً مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نجر یہ نے آسمان کو  
 بلند کیا، جبرئیل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر و جنت و نار کو محض روحانی  
 نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے  
 بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست کا اللہ الا اللہ



کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافٹی الا علی لا سیف الا ذو الفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان پیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

## بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین میں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سستی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سستی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سستی تو سستی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا حصلا کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان سستی بنیں، وباللہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلمہ وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادرے

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

مسئلہ ۳۵ ازمانڈے سورتی مسجد ملک برہما مسئلہ مولوی احمد مختار صاحب صدیقی ۶ رجب ۱۳۳۳ھ  
ایک شخص ہمیشہ علماء کو برا کہتا رہتا ہے چنانچہ ایک روز اس کے سامنے ذکر ہوا کہ فلاں عالم نے تشریف  
لانے والے ہیں تو وہ فوراً کہتا ہے کہ ہاں آتے ہوں گے کوئی بھاڑ کھاؤ ایسے بدگو علماء کیلئے شریعت غرہ میں  
کیا حکم ہے؟

### الجواب

ایسے شخص کی نسبت حدیث فرماتی ہے منافق ہے، فقہاء فرماتے ہیں کافر ہے۔ خلیفہ حضرت ابو ہریرہ  
اور ابو الشیخ ابن جہان کتاب التوین میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثلاثة لا يستخف بحقهم الامنافق بین  
النفاق ذوالشبهة فی الاسلام والامام  
المقسط ومعلم الخیر  
مجمع الانهر شرح ملتی الاجر میں ہے:

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر  
ومن قال لعالم عویل او لعولی علیوی  
قاصدا به الاستخفاف کفر واللہ  
تعالیٰ اعلم۔

سادات اور علماء کی تحقیر کفر ہے، جو عالم کو  
عوئل، علوی کو علیوی حقارت کی نیت سے کہے  
وہ کافر ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ  
اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۶ مسئلہ اکبر یار خاں صاحب ساکن شہر کٹہہ محصل چنڈہ مدرسہ اہلسنت وجماعت  
۹ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ دوشنبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ نماز، روزہ، حج،  
زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ سب عبادتیں محض اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا چاہئے اگرچہ اس کی  
ذات پاک بے نیاز ہے کسی کی عبادت، ریاضت وغیرہ کی اس کو ضرورت نہیں ہے وہ اس سے پاک اور

لہ تاریخ بغداد ۲۴/۸ و ۶۱/۱۴ دار الکتاب العربی بیروت  
کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ فی التوین عن جابر حدیث ۴۳۸۱۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳۲/۱۶  
لہ مجمع الانهر شرح ملتی الاجر باب المرتد الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۹۵/۱

منزہ اور مبرا ہے، مگر بندہ ناچیز کو اپنے مولا کی تعمیل حکم کرنا چاہئے، مگر کہتا ہے کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا اس لئے کہتا ہے، یہ سب غلط ہے بلکہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں اور کرنا چاہئے، ایسی صورت میں زید و بکر کے قول کی بابت کیا حکم ہے؟

### الجواب

زید و بکر اپنی اپنی مراد پر دونوں سچے ہیں، بیشک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اللہ عز و جل ہی کے لئے ہیں یعنی ان سے اسی کی عبادت و نجات و تعظیم مقصود ہے،

ان صلاقی و نسکی و محیای و مصافی للہ  
سب الغلین لا شریک لک یلہ  
بیشک میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا سب  
اللہ کے لئے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا  
اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور بیشک تمام عبادات و اعمال حسنة اپنے ہی لئے ہیں یعنی اپنے فائدے کو ہیں من عمل صالحا فلنفسہ  
جو نیک کام کرے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ دونوں قول قرآن عظیم میں موجود ہیں، ہاں بکر کا یہ کہنا کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، مفت ایذائے مسلم ہے اس سے معافی چاہیے اور اس کا کہنا کہ یہ سب غلط ہے بہت سخت کلمہ ہے اسے تجدید اسلام چاہئے کہ اس نے ایسے واضح دینی قرآنی قول کی تعلیط کی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ایضاً زید اپنے آپ کو گنہگار، خطاوار جانتا ہے مگر بروقت گفتگو زید یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان مومن  
سچا ہوں اور بکر بھی اپنے آپ کو گنہگار خیال کرتا ہے مگر بروقت بکر یہ کہتا ہے کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں چنانچہ  
زید کو اپنے بابت سچا مومن کہنا اور بکر کو مسلمان ہونے سے انکار کرنا کیسا ہے، دونوں کی نسبت کیا حکم ہے؟

### الجواب

زید کے قول میں حرج نہیں، ہاں اسے حمد الہی بڑھالینا چاہئے تھا، الحمد للہ میں مسلمان ہوں، بکر کا قول بہت قبیح ہے، ائمہ نے فرمایا ہے جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں اسے توبہ اور تجدید اسلام پھر تجدید نکاح چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳ شہر کہنہ مسئلہ سید نور اللہ صاحب محرر دار الافتاء ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

(۱) زید بے علم ہے مگر ہر عالم درویش پر از رُوحے ایمانت اعتراف کرتا ہے اور عیب جوئی میں ساعی  
رہتا ہے، پس ایمانت علماء وغیرہ شرعاً کیسا فعل ہے؟

(۲) کیا فیصلہ اور حکم شرعی سے متجاوز اور منکر ہونا کفر ہے یا گناہ کبیرہ؟ فقط

### الجواب

(۱) عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے نہ کہ علماء کی۔ قال تعالیٰ لا تجسسوا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیب نہ ڈھونڈو۔ ت) اور علمائے دین کی اہانت کفر ہے کما فی مجمع الانہر وغیرہ (جیسا کہ مجمع الانہر وغیرہ میں ہے۔ ت)

(۲) انکار بمعنی تکذیب کفر ہے اور تجاوز فسق و معصیت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۹ از ضلع پترہ ڈاک خانہ پتھر راپور موضع سات بیلہ مسئلہ رجب علی ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۴ شنبہ  
ما قولکم مرجعہم اللہ تعالیٰ مسئلہ (کہ چند مولویان محمود بمکان شخصہ کہ از و کارے خلافت شرع سرزد شدہ بود یعنی بازن مغلطہ خود تا مدت دوسرہ ماہ باعیش ازواج اوقات بسر برد) بوجہ علم بلا تعمیل و تنبیہ ختم خوانی کردہ طعام خوری نمودند ازین جہت شخصہ معتبر عالم دوست حاجی الحرمین کہ از مریدان جناب شاہ عبد اللطیف شہنودی است و جناب شاہ صاحب نیز برائے تنبیہ امور شرع اور تاکید بسیار نمودہ و او برائے تعمیل ارشاد جناب شاہ صاحب اکثر مقدمات شرع شریف و معاملات دنیوی فیصلہ میکنہ فی الحال در کار شرع بسیار مستحکم مستقیم ایشان را گفتہ کہ مولویان ایس زمان در ریدہ سرگس دیان افگندہ و میان حرام و حلال تمیز نمکند پس دریں صورت شخص موصوف موافق شرع کافر شود یا نہ یا بروے فقط حکم تجدید نکاح کردہ شود یا نہ اگر شرعاً کافر نہ شود کہے اورا کافر گوید برویش چہ حکم

اس معاملہ میں آپ کا کیا قول ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے (کہ چند مقامی علماء نے ایک شخص کے مکان پر جس نے شریعت کی خلاف ورزی کر رکھی ہے یعنی اس نے اپنی منغلطہ عورت دس ماہ سے لگے ہوئی ہے اور اسے از دو اجی تعلق قائم کئے ہوئے ہے ان لوگوں کو اس بات کا علم بھی تھا انھوں نے تنبیہ کے بغیر وہاں ختم پڑھا اور اس کا کھانا بھی کھایا اور ایک شخص معتبر عالم دوست، حرمین کا حاجی اور شاہ عبد اللطیف شہنودی کا مرید ہے جناب شاہ صاحب نے بھی اسے امور شرع کے بارے میں خوب تاکید فرمائی اور وہ حکم شاہ صاحب اکثر مقدمات شرعیہ اور معاملات دنیوی کے فیصلے بھی کرتا ہے اس وقت وہ امور شرعیہ میں مستحکم اور مستقیم ہے اس کے اگلے حق میں کلمات کہے ہیں کہ اس زمانہ کے مولویوں نے گندگی میں منہ ڈال دیا ہے اور حلال و حرام میں وہ کوئی تمیز نہیں کرتے وہ شخص شرعی حکم کے مطابق کافر ہو گیا یا نہ؟ یا اس پر فقط تجدید نکاح کا حکم جاری ہو گیا یا نہیں اگر وہ



بیتوا بسند الکتاب تو تجروا عند اللہ  
یوم الحساب، فقط۔

شرعاً کافر نہیں جو اسے کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟  
کتاب وسنت کے حوالے سے بیان کیجئے اور یوم قیامت  
اللہ تعالیٰ سے اجر پائیے، فقط (ت)

## الجواب

کسے کہ بازن سہ طلاقہ خود بے تکلیل طرح معاشرت  
انداخت و زدننا شوئی باخت بجائے خود بزہ کار  
است و با چنین گناہگار ان معاملہ پیشویان میں مختلف  
بودہ است ہم بر زمی کار کردہ اندوہم بر در شستی چنانکہ  
در احیاء العلوم رنگ تفصیل دادہ اند مولویان کہ بجانہ  
او ختم خواند و چیرے خوردند گناہ ہے نہ کہ دند کسے کہ آناں  
را بد انسان الفاظ بد یاد کرد و چیرے شنیع آورد باز حکم  
خاص بر آناں نہ نمود بلکہ عام مولویان ایں زبان گفت  
شنا عشش از حد گزشت تکفیر او شاید اما تجبید  
اسلام و نکاح سزد کہ باید و آنکہ تکفیر او کردہ است  
نیز کار از حد بروں بردہ است اور انیسہ توبہ  
باید۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں  
اور اس کے بعد بغیر حلال ہونے کے اس کے ساتھ  
معاشرت کرنا زنا اور بدکرداری ہے، ایسے گناہگار  
لوگوں کے ساتھ علمائے دین کا معاملہ مختلف ہوتا ہے  
کبھی ان پر نرمی کرنا پڑتی ہے اور کبھی سختی، اس کی تفصیل  
احیاء العلوم میں دیکھئے، مولویوں نے جو اس کے گھر  
ختم پڑھا اور کوئی چیز کھائی تو اس سے وہ گناہگار  
نہیں ہو جائے جو شخص انھیں بد الفاظ سے یاد کرتا ہے  
وہ برا کرتا ہے پھر ان پر حکم خاص نہیں رکھا بلکہ عام  
مولویوں کی بات کرتا ہے تو اگرچہ یہ بات نہایت  
بری ہے لیکن اس پر تکفیر کا حکم جاری نہیں ہو سکتا  
رہا تجبید اسلام اور نکاح کا معاملہ تو یہ مناسب ہے  
اور جس نے اس کی تکفیر کی ہے وہ بھی حد سے  
بڑھ گیا اس کو بھی توبہ کرنی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ از شہر سورت محلہ سید وارڈہ مسئلہ سیدہ الدین زری والے

۱۳ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ چہار شنبہ

عالی خدمت عالی جناب مولانا مولوی حضرت احمد رضا خاں صاحب دام ظلکم بعد ازلے آداب  
تسلیمات کے گزارش ہے کہ در شہر سورت خیریت آنجناب کی شب و روز در گاہ رب العزت سے نیک مطلوب  
ہوں، دیگر گزارش یہ کہ قبل از اس کے ایک گزارش نامہ در طلب رد و پایہ ارسال خدمت کیا تھا، ہنوز انتظار  
دست یاب نسخہ مذکور ہوں، اس اشار میں ایک اور سوال بے ثبات فرقہ مذکورہ سے ایجاد ہوا وہ یہ کہ رسالتیاب  
کے والد ماجد حالت کفر میں تھے اور اسی حالت میں رحلت بھی فرمایا اس کے رد میں اہل تسنن نے جو اب دیا کہ



وہ کسی حالت سے بھی کافر نہیں ہو سکتے تھے تو یہ کفر کا اطلاق نامعقول ہے یہ جواب دیا مگر قیاسی و یا سندی نہیں ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے جو اس بات کا پورا پورا جواب کریں اس لئے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کا بھی رد ثبوت سرفراز ہو جائے تو عین سرفرازی ہے تمام کیفیت لکھا تھا اس خط سے اور آگے کے خط سے گوش زد کیا ہوں، فقط۔

## الجواب

مذہب صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت سیدنا عبداللہ اور حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل توحید و اسلام و نجات تھے، بلکہ حضور کے آبا و اقیات حضرت عبداللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہب ارجح میں سب اہل اسلام و توحید ہیں۔  
قال اللہ تعالیٰ الذی یراک حین تقوم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے  
و تقبلک فی الساجدین ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو (دت)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عز و جل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلا بطلیب و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا اور رب عز و جل کبھی کسی کافر کو طیب و طاہر نہ فرمائے گا، انما المشرکون نجس (بیشک مشرکین نجس ہیں۔ ت) اس بارے میں ہمارا ایک خاص رسالہ ہے شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام۔ اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس باب میں پھر رسالے لکھے۔ فشکرا للہ سعيہ واجزل ثوابہ (اللہ تعالیٰ ان کی کاوش قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مسئلہ معرفت مصطفیٰ میاں سلمہ، بروز چہار شنبہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

(۱) ایک سنی کے سامنے ذکر آیا کہ شیعہ معتزلہ دار جنت میں روایت باری عز و جل کے منکر ہیں، ان صاحب نے کہا وہ سچ کہتے ہیں انہیں تو نہیں ہوگی شاید لفظ مومنین کے لئے بھی ذکر میں تھا اگرچہ یہ ایک شبہ سیاد پڑتا ہے، یہ کہنا کیسا ہے؟

(۲) ارتقا حسین پیر میاں صاحب نے جو خود اپنا نام ابوالبرکات رکھا اور اس پر اب آزاد کا اور اضافہ

لے القرآن الکریم ۱۶/۱۹-۲۱۸

لے معالم التنزیل مع الخازن آیت و تقبلک فی الساجدین کے تحت مصطفیٰ ابابا مصر ۹۹/۵

لے الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ المطبعة الشریکة الصحافیہ مصر ۶۳/۱

لے القرآن الکریم ۲۸/۹

کیا، جس کی ایک واہی تباہی روایت چھپو کر تقسیم کی، اس کی بابت ایک صاحب نے کہا کہ یہ نام انھوں نے کہاں سے رکھا، کچھ اللہ میاں کے یہاں تو آپ کا یہ نام لکھا ہوا ہے نہیں جس پر کہا گیا کہ لوح محفوظ میں تو سب لکھا ہوا ہے یہ بھی لکھا ہوا ہے، اس پر ان صاحب نے کہا کہ میں نے اس بنا پر کہا تھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نام ماں باپ رکھتے ہیں وہ نام اللہ میاں کے یہاں لکھا جاتا ہے، ظاہر اس قائل کا مطلب یہ تھا کہ نام کر کے وہی نام لکھا جاتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہے اور جو خود گھڑ لے وہ بطور ایک امر واقع کے لکھا ہوتا ہے کہ فلاں اپنا یہ نام رکھے گا نام کر کے نہیں کہ فلاں کا یہ نام ہے، الغرض اس کا وہ مقولہ کیسا ہے اور اس کی کیا اصل ہے کہ نام وہی ہوتا جو ماں باپ کا رکھا ہے یا خود رکھا ہوا۔

(۲۳) ایک مستفی صاحب کے سامنے میں نے کہا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت خصائص ہیں، وہ احکام شرعیہ جو عام نہیں ان سے حضور نے بعض صحابہ کو مستثنیٰ کیا تھا ان پر ان صاحب نے کہا کہ جی تو بعض جہلا کہنے لگے تھے کہ اللہ عز وجل رضا جوئے محمدی ہے، اس پر میں نے کہا کہ بعض جہلا کی کیا تخصیص ہے؟ اللہ عز وجل تو رضا جوئے محمدی ہے انھوں نے بھی اس کا صاف اقرار کیا اور کہا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی یہ کہنے لگی تھیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ حضور اللہ عز وجل کے فرمودہ سے باہر قدم ہی نہیں رکھتے تھے وہی فرماتے تھے جو اللہ عز وجل کا حکم تھا تو اصل میں حضور متبع حکم الہی اور رضا جوئے الہی بھی ہوئے، ان کی اس وقت کی طرز تقریر و حالت سے ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہلا تو یہ سمجھ کر اللہ عز وجل کو رضا جوئے محمدی کہنے لگے تھے کہ حضور خود ایک حکم دیتے ہیں اور پھر اللہ عز وجل بھی ویسی ہی وحی نازل فرما دیتا ہے یعنی اللہ عز وجل حضور کا اتباع فرماتا ہے حالانکہ اصل میں حکم الہی ویسی ہوتا ہے اور اس کے اتباع سے حضور حکم دیتے ہیں، غرض اس کا یہ مقولہ کہ جی تو بعض جہلا بھی الخ کا کیا حکم ہے اس کل مقولہ کا کیا جو اس کے بعد کہا گیا۔

## الجواب

(۱) مولا عز وجل فرماتا ہے: انا عند ظن عبدي بنی (میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں۔ ت) روافض و معتزلہ کہ رویت الہی سے مایوس ہیں مایوس ہی رہیں گے، وہاں یہ شفاعت سے منکر ہیں محروم ہی رہیں گے تو ان کا انکار ان کے اعتبار سے صحیح ہوا ظاہر قائل کی یہی مراد ہے کہ ان کی نفی ان کے حق میں سچی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں جو اس کے قول کی تصدیق بمعنی نفی مطلق کرے وہ ضرور گمراہ و خارج از اہلسنت ہے۔

(۲) بلاشبہ لوح محفوظ میں ہر صغیر و کبیر مستطربہ جو اسم بحیثیت علم دنیا میں کسی کے لئے ہے لوح محفوظ میں وہی بحیثیت علم مکتوب ہے خواہ ماں باپ کا رکھا ہے یا اپنا یا اور کا اور جس میں تغیر واقع ہوا مغیر اور غیر الیہ دونوں اپنے اپنے زمانہ کی قید سے مکتوب ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام تبدیل فرمائے کہ اگلے نام متروک ہو گئے اور وہ انھیں دوسرے ناموں سے مشہور ہیں تو عند اللہ بھی اب یہی ان کے نام ہیں اور انھیں ناموں سے روز قیامت پکارے جائیں گے، اور جو شخص اپنا نام بدل کر کچھ رکھے اور بحیثیت علم معروف نہ ہو تو اللہ عز وجل کے یہاں بھی وہ نام علم ہو کر لکھا نہ گیا، ہاں یہ واقعہ ضرور مکتوب ہے ظاہر ایسی مراد قائل ہے، قائل نے یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ نہیں لکھا ہے بلکہ یہ کہا کہ اس کا نام یہ نہیں لکھا ہے تو کتابت نہیں بلکہ سبب کتابت علیت ہے، اور یہ صحیح ہے کہ جب کہ اس وضع کئے ہوئے نام نے حیثیت علیت پیدا نہ کی، ہاں ایسی جگہ کلام بہت ہوشیاری سے چاہئے جس میں کوئی پہلوئے ناقص نہ نکلے، سوال میں اہم جلالت کے لفظ ”میاں“ مکتوب ہے یہ ممنوع و معیوب ہے، زبان اردو میں ”میاں“ کے تین معنی ہیں جن میں دو اس پر محال ہیں اور شرع سے ورود نہیں لہذا اس کا اطلاق محمود نہیں۔

(۳) قائل کا کہنا کہ جب ہی تو بعض جہلاء بہت سخت قبیح و شنیع واقع ہوا اور جو معنی اس نے بعد کو قرار دیے اس میں بھی وہ حقیقت کو نہ پہنچا بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تابع مرضی الہی ہیں اور بلاشبہ کوئی بات اس کے خلاف حکم نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ عز وجل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے

ولسوف يعطيك ربك فترضى، قد نرى  
تقبلك ونجهك في السماء فلنولينك قبلة  
ترضها فول وجهك شطر المسجد  
الحرام يـٰ  
اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا  
کہ تم راضی ہو جاؤ گے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا  
آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھر دیں گے اس  
قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس ابھی اپنا منہ  
پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔ (ت)

حکم الہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا حضور تابع فرمان تھے یہ حضور کی طرف سے رضا جوئی الہی تھی مگر قلب اقدس کعبہ کی طرف استقبال چاہتا تھا، مولیٰ عز وجل نے مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم

منسوخ فرمادیا اور حضور جو چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ عز و جل کی طرف سے رضا جوئی محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں:

ما دری بک الا یسارع فی هؤک۔ سوادہ میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش بخاری۔

یہ ہے وہ کلمہ کہ بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا تو قائل کا کہنا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات یہ کہنے لگی تھیں دراصل بات یہ ہے الخ یہ بتا دیا ہے کہ ان بعض ازواج مطہرات نے خلاف اصل بات کہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر رکھی، حدیث روزِ محشر میں ہے رب عز و جل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا:

کلہم یطلبون رضائی وانا اطلبک رضاک یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں یا محمدؐ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم  
خدا چاہتا ہے رضاؐ محمدؐ

بالجملہ کلمہ بہت سخت و شنیع تھا اور بعد تاویل بھی شناعیت سے بری نہ ہوا، تو یہ لازم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۴۵ از مقام حمودہ گڑھ علاقہ اوپور راجپوتانہ مسئلہ عبدالکریم صاحب بروز شنبہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

(۱) جو شخص انگریزی ٹوپی و کوٹ پتلون محض ان کی موافقت کی وجہ سے پہنے تو وہ کافر ہے یا نہیں غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار باب مرتد میں لکھا ہے کہ جو شخص بلا ضرورت سردی و گرمی کے مجوسی کی ٹوپی پہنے وہ کافر ہے، اسی طرح جو شخص زنار باندھے وہ بھی کافر ہے، مگر بضرورت اب اگر انگریزی ٹوپی و کوٹ پتلون بلا ضرورت پہنے والا کافر نہیں ہے تو زنار باندھنے والے کو غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار باب المرتد میں کافر کیوں کہا؟

۱۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر الاحزاب باب قولہ ترجمی من تشار الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۷۰۶  
۲۔ التفسیر الکبیر تحت آیت "فلنولينك قبله ترضها" المطبعة المصرية مصر ۴/۱۰۶



(۲) جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے اور تعزیر داری کو جائز کرے اور سجدہ تعظیمی کرائے اور محدثین صحاح ستہ پر الزام نکال ڈالنے احادیث صحیحہ کا لگائے اس شخص کی نسبت علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟

### الجواب

(۱) بلا ضرورت زنا را باندھنا یا ہیٹ یعنی انگریزی ٹوپی رکھنا بلا شبہ کفر ہے، حدیقہ ندید میں فرمایا: لبس ذی الافرنج کفر علی الصحیح (لے) (مختار) فرنگیوں کا ہیٹ پہننا صحیح قول کے مطابق کفر ہے (ت) رہے کوٹ پتلون وہ اگر موافقت نصاریٰ اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہے تو اسے بھی فقہاء کرام نے مطلقاً کفر فرمایا۔ غزالیوں میں ہے:

اتفق مشائخنا من سرائی امر الکفار جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا باتفاق مشائخ حنا فقد کفر لے کافر ہو گیا۔

اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے جبکہ بلا ضرورت شرعیہ ہو اور اسے اختیار نہیں کرتا مگر وہ جس کے دل میں کجی ہے، جب حب فی اللہ اور بغض اللہ کہ مناط ایمان ہیں قلب میں مستحکم ہو جاتے ہیں تو اولیاء اللہ کی ہر ادا اچھی معلوم ہوتی ہے اور اعداء اللہ کی ہر بات بُری، نسأل اللہ الہدایۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہیں۔ ت)

(۲) کس بات کی طرف نظر کرنے کی حاجت نہیں بعد اس کے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے یقیناً کافر مرتد ہے،

من شک فی عذابه و کفره فقد کفر لے جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

جو اس کے قول پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے خود کافر، مسلمانوں کو اس کے پاس بیٹھنا، اس سے میل جول، سلام کلام سب قطعاً حرام۔

قال اللہ تعالیٰ واما نسیئک الشیطان فلا تفقد بعد الذکر مع القوم الظالمین لے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

لہ الحدیقۃ النیدۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ النزاع الث من من الانواع الستین مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۰

لہ غزیرون البصائر مع الاشیاء النظار کتاب السیر والردۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۲۹۵

لہ در مختار باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۱/۳۵۶

لہ القرآن الکریم ۶/۶۸



وقال تعالى ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار  
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو  
کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

وقال تعالى ومن يتولىهم متك فانہ منهم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میں جو کوئی ان سے دوستی  
رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے (ت)

ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، ظالموں  
کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، جو تم میں ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے،  
اگر وہ علانیہ تائب ہو اور از سر نو مسلمان ہو فہما ورنہ اگر وہ بیمار پڑے اس کی عیادت حرام، اگر مر جائے  
اُسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز سخت حرام، جنازہ کے ساتھ جانا حرام، مقابر  
مسلمین میں اسے دفن کرنا حرام، اسے ایصالِ ثواب سخت حرام بلکہ کفر، کوئی تنگ گڑھا کھود کر اس میں ڈال دینا  
اور بغیر کسی فاصلہ کے اُس سے اینٹ پتھر خاک بلا جو کچھ ہو پاٹ دیں،

وذلك جزاء الظالمين۔ نسأل الله الثبات  
اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے  
على الايمان والمختم بالحسن ولا حول ولا قوة  
ایمان پر ثابت قدمی اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے ہیں  
آلہ اللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۲۶ مولانا حافظ محمد علاء الدین صاحب پیش امام جامع مسجد مقام بلرام پور ڈاکخانہ رانگہ ڈیہہ

ضلع مان بھوم یکم صفر ۱۳۳۵ھ

ایک شخص اپنا شجرہ مجھ سے پڑھانے لگا اس میں پہلے مولانا وارث حسن کا نام تھا، اس کے بعد  
رشید احمد گنگوہی کا نام تھا، رشید احمد گنگوہی کا نام پڑھتے ہی میں نے اس شجرہ کو نہیں پڑھا کیونکہ "حسام الحرمین"  
نے ان کے حال سے اچھی طرح خبردار کر دیا ہے، مہربانی فرما کر ایک فہرست مطبوعہ اہلسنت وجماعت کی  
مخصوص اپنے تصنیفات کی مرحمت فرمائی جائے اور ذیل کے استفسار پر کرم فرما کر جواب سے مشرف فرمائیے،  
مولانا وارث حسن کا کیا مذہب ہے؟

### الجواب

جب آپ "حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے دیکھ چکے تو اس کے بعد

اس سوال کی ضرورت نہ رہی وراثت حسن کے مذہب پر فقیر کو اطلاع نہیں، نہ کبھی ملاقات، مگر اس قدر ضرور ہے کہ وہ جس کام پر ہے تو اسے ولی جانے گا، کم از کم صحیح العقیدہ صالح نہ سہی مسلمان تو جانے گا، اور حکم شرع وہ ہے جو حاکم الحرمین میں مذکور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ مرسلہ عبدالواحد خاں صاحب مسلم بمبئی اسلام پورہ معرفت عبداللطیف ہیڈ ماسٹر  
میونسپل اردو اسکول ۳ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

- (۱) قادیانیوں سے کس طرح کس پیر میں بحث کی جائے، یعنی ان کی تردید کے بھاری ذرائع کیا ہیں؟  
(۲) کیا حدیثوں کے انکار سے انسان کافر ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں تو کن حدیثوں کے انکار سے؟

### الجواب

(۱) سب سے بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح ابلے گئے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن، اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں اور یہ کہ نبوت عیسیٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے یہ ماننا کہ قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دینا کہ وہ نبی نہیں ہو سکتے، مجرب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہر اثنہ انکار اور یہ کہنا کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کرتے تھے، اور یہ کہ میں ان باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو آج عیسیٰ سے کم نہ ہوتا تو وہ روشن معجزے جن کو قرآن مجید آیات بتینات قرار دیا ہے یہ ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے، اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار وادیاں تانیاں معاذ اللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ اسی خون سے عیسیٰ کی پیدائش ہے۔ اپنے آپ کو نبی کہنا، اپنی طرف وحی الہی کا ادعا کرنا، اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلام الہی کہنا، اور یہ کہ آیہ کریمہ مبشر اب رسول یا قیامت بعدی اسمہ احمد (ان رسول کی بشارت سننا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔) سے میں مراد ہوں، اور یہ کہ مجھ پر اترتا ہے انا انزلناک بالقادیات وبالحق نزل (ہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا۔ ت) اور دوسرا بھاری ذریعہ اس خبیث کی پیش گوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دوا تھے ہیں،

ایک اس کے بیٹے کا جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند پیدا ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، مگر شانِ الہی کہ چوں دم برداشتم مادہ برآمد (جب میں نے دم اٹھا کر دیکھا تو مادہ پایا۔ ت) بیٹی پیدا ہوئی، اس کے اوپر کہا کہ جی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ انبیاء کا چاند ہوگا۔ بیٹی، بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کے ہو انبیاء مگر چند روز جی کر مر گیا، بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

دوسری بہت بڑی بیماری پیش گئی آسمانی جو رو کی اپنی چپ زاد بہن احمدی کو لکھ کر بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی میرے نکاح میں دے دے، اس نے صاف انکار کر دیا، اس پر پہلے طبع دلائی پھر دھکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آگئی کہ نہ وجنا کھا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو دعائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہیں سنی، سلطان محمد خاں سے نکاح کر دیا، وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا، نہ وہ شوہر مرا، کتنے بچے اس سے ہو چکے اور یہ چل دئے۔ غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں کہاں تک گئے جائیں، اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو مانتے ہیں، اور بحث کریں گے تو کاہے میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا مع جسم کے اٹھائے گئے یا صرف روح محمدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری ہوئی ہے، ان کفر و کذب کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر، فرض کیجئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ نہیں، فرض کیجئے کہ وہ مع جسم نہیں اٹھائے گئے، فرض کیجئے کہ محمدی و عیسیٰ ایک ہیں، پھر اس سے وہ تیرے کفر کو نکمرٹ گئے۔ کلام تو اس میں ہے کہ تو کہتا ہے میں نبی ہوں ہم کہتے ہیں تو کافر، اس کا فیصلہ ہونا چاہئے، انبیاء کی توہینیں، انبیاء کی تکذیبیں، معجزات سے استہزاء، نبوت کا ادعا، اور پھر دوسرے درجہ میں انبیاء کے چاند والا بیٹا، آسمانی جو رو، یہ تیری تکفیر تکذیب کو کافی ہیں۔

(۲) حدیث متواتر کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر بالمعنی، اور حدیث ٹھہرا کر جو کوئی استخفاف کرے تو یہ مطلقاً کفر ہے اگرچہ حدیث احاد بلکہ ضعیف بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹ مسئلہ حکیم عبدالجبار خاں صاحب دھام پور ضلع بجنور ۲۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ  
کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں؟

الجواب

ان میں ضروریاتِ دین سے کسی شے کا جو منکر ہے یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر

بحکم فقہار لزوم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انھیں فرعی اعمال میں مخالف ہو اور تمام عقائد قطعیہ میں اہلسنت کا موافق یا وہ شیعہ کہ صرف تفصیلی ہے ایسوں پر حکم تکفیر نامکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** از بنارس عملہ پتر کنندہ مرسلہ مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب پانی پتی ۱۱ شعبان ۱۳۳۵ھ

ہمارے سنی حنفی علماء کثر ہم اللہ تعالیٰ وابقا ہم الی یوم الحجاز اس میں کیا فرماتے ہیں :

(۱) فرقہ غیر مقلدین اللہ تعالیٰ کے لئے مکان کا قائل اور نیز اس کے لئے جہت کا قائل ہے جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں کے رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے اور احناف کی فقہ کو باطل اور ناحق جانتا ہے، اور بدین وجہ اس کی سخت توہین کرتا ہے چنانچہ ایک کلا نوری غیر مقلد نے اپنے رسالہ الجرح علی اصول الفقہ میں فقہ احناف کے حق میں لکھا ہے (بلکہ بدبودار سند اس ہے کہ جب اس کے پاس جاؤ تو بدبو ہی آتی ہے) والیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور مولوی ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ الجرح علی الکامام کی ایک عبارت سے فقہ احناف کا موجب دخول ووزخ ہونا ثابت ہے، اور نیز امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی توہین سجد کرتا ہے، چنانچہ مولوی ابوالقاسم بنارسی نے اپنے رسالہ مذکورہ میں منجملہ حضرت امام صاحب کے شان میں بے انتہا بے ادبیاں کیں آپ کی ولادت شریفہ کے سنہ کا مادہ لفظ ”سگ“ اور آپ کی وفات شریفہ کے سنہ کا مادہ لفظ ”لوکم جہاں پاک“ لکھا ہے والیاذ باللہ تعالیٰ اور اجتماع کا منکر ہے جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں کے رسالہ ”عرف المجادی“ اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے اور یہ سب باتیں احناف کی فقہ کی مستند کتابوں مثل فتاویٰ قاضی خاں اور فتاویٰ عالمگیری اور نور الانوار وغیرہ کے بموجب کفر ہیں، پس فرقہ غیر مقلدین بوجہ مذکورہ بحکم فقہ احناف کافر ہے یا نہیں اور نیز فرقہ غیر مقلدین مفارق الجماعۃ ہے جیسا کہ ظاہر ہے پس بحکم حدیث شریف :

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقته  
الاسلام من عنقه

جو جماعت سے بالشت بھر دور ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پھندہ اتار دیا (ت)

کے خارج از اسلام ہوا یا نہیں؟ اور نیز فرقہ غیر مقلدین تقلید کو شرک اور مستلزم انتہا ایمان اور مقلدین کو جن میں بے شمار علماء اور اولیا بھی داخل ہیں، مشرک اور بے ایمان کہتا و جانتا ہے جیسا کہ مولوی سعید بنارسی کے رسالہ ہدایۃ الصواب ص ۱۸ اور ان کے بیٹے ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ العرجون القدیم ص ۲۰ اور نیز دیگر علمائے غیر مقلدین کے رسائل سے ظاہر ہے، پس بموجب حدیث :



لا یرحمی رجل من جلا بالفسوق ولا یرحمیہ  
بالکفر الا استدت علیہ ان لم یکن صاحبہ  
کذلک ۛ۔  
کسی آدمی کا دوسرے کو فاسق و کافر کہنا اسی پر  
لوٹ آتا ہے اگر دوسرے میں کفر و فسق  
نہ ہو۔ (ت)

کے یہ خود مشرک اور بے ایمان ہوتے یا نہیں۔  
(۲) اور نیز اس میں کہ رافضی تبرائی کافر مرتد ہے یا نہیں؛ بیتوا تو جروا۔

### الجواب

**جواب سوال اول:** بلاشبہ طائفہ نائفہ غیر مقلدین مگر بہ بدین اور حکم فقہ کفار و مرتدین جن پر  
بوجہ کثیرہ لزوم کفر بین میں، ہمارے رسالہ الکوکبة الشهابية علی کفویات ابی الوهابية و  
سل السيوف الهندية علی کفویات بابا النجدية و النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التعلید  
وغیرہا میں اس کا بیان شافی و واقعی۔ یہاں انہیں بعض وجہ سے کلام کریں جن کی طرف سائل فاضل نے  
اشارہ کیا، وباللہ التوفیق۔

(۱) اللہ عزوجل کے لئے مکان ماننا کفر ہے، بحر الرائق جلد نہم ص ۱۲۹ میں ہے؛  
یکفر بقوله يجوز ان يفعل الله فعلا لا حکمة  
الکرکونی کہتا ہے تم اللہ تعالیٰ سے ایسے فعل کا قصد  
ممكن ہے جس میں حکمت نہ ہو تو وہ کافر ہے یا وہ  
اللہ تعالیٰ کے مکان کا اثبات تسلیم کرتا ہے (ت)

فتاویٰ قاضی خاں فخر المطالع جلد چہارم ص ۴۳۰؛  
يكون كفر لان الله تعالى منزلة عن المكان ۛ  
کافر ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان سے  
پاک ہے (ت)

فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲، جنس ۲؛  
یکفر لانه اثبت المكاف لله تعالى ۛ  
وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت  
کیا ہے (ت)

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۱۸۱  
۲۔ بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۰  
۳۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب السیر باب یوں کفر او مال یوں کفر نوکشتہ لکھنؤ ۴/۸۸۴  
۴۔ خلاصہ الفتاویٰ فصل الثانی فی الفاظ الکفر مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۴



فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر جلد دوم ص ۱۲۹ :

یکفر باثبات المکان لله تعالیٰ - اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (ت)

جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۸ فتاویٰ ذخیرہ سے :

قال اللہ تعالیٰ فی السماء عالم لو اسرادیہ المکان کفر ہے کسی نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان میں عالم ہے اگر اس سے مراد مکان یا ہے تو کفر ہے (ت)

(۲) مولیٰ عز وجل کے لئے جہت ماننا بھی صریح ضلالت و بد دینی ہے اور بہت ائمہ نے تکفیر فرمائی -

شاہ عبد العزیز صاحب کی تحفہ اثنا عشریہ طبع کلکتہ ص ۲۵۵ بیان عقائد اہلسنت و جماعت میں ہے :

عقیدہ سیزدیم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا تیرھواں عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ اکیلے مکان نہیں جہتہ از فوق و تحت منظور نیست و ہمیں ست مذہب اہل سنت و جماعت ہے

اور یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے (ت)

امام ابن حجر مکی کی اعلام بقواطع الاسلام طبع مصر ص ۱۵۱ بعد نقل کلام امام حجر الاسلام غزالی، ہکذا کما تری ظاہر فی تکفیر القائلین بالجهة یہ کہ جس کا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جو لوگ جہت کے قائل ہیں ان کا کافر ہونا واضح ہے (ت)

اسی میں ان کلمات میں جو ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہیں ص ۳ پر ہے :

او قال اللہ تعالیٰ فی السماء عالم او علی العرش و عنی بہ المکان او لیس لہ نیتہ او قال ينظر الينا ويصورنا من العرش او قال هو فی السماء او علی الارض او قال لا یخلو منه مکان او قال اللہ تعالیٰ فوق و انت تحتہ اهلونا راعہ

یا کہتا ہے کہ وہ آسمان میں عالم ہے یا عرش پر، اور اس سے مراد مکان لینا ہے یا اسکی کوئی نیت نہیں یا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو عرش سے دیکھتا ہے، یا کہتا ہے وہ آسمان میں ہے یا زمین پر، یا کہتا ہے اس سے کوئی مکان خالی نہیں، یا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر ہے اور تو نیچے ۱۷ ابن حجر نے

۲۵۹/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	موجبات الکفر انواع	۱۰ فتاویٰ ہندیہ
۲۹۸/۲	سہیل اکیڈمی لاہور	فصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کی تہذیب و کراچی	۱۱ جامع الفصولین
۱۴۱ ص	مکتبہ الحقیقیہ استنبول ترکی	باب پنجم در الہیات	۱۲ تحفہ اثنا عشریہ
۳۵۱ ص		مقدمہ کتاب	۱۳ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة

ابن حجر فی قوله ليس له نية فقال في الكفر  
نظر فضلا عن كونه متفقا عليه لان  
النية القصد وقد ذكر النوى عفا الله  
تعالى عنه في شرح المذهب انه يقال  
قصد الله كذا بمعنى اراد فمن قال  
ليس له نية اى قصد فان اراد  
انه ليس قصد كقصدنا فواضح، وكذا  
ان اطلق او اراد انه لا ارادة له اصلا  
فان اراد المعنى الذى تقوله المعتزلة  
فلا كفر ايضا، او اراد سلبها مطلقا  
لا بالمعنى الذى يقولونه فهو  
كفر، اه اقول رحم الله الشيخ ليس  
له نية ليس من الفاظ الكفر بل هو عطف  
على قوله عني به المكان اى يكفر ان اراد  
المكان، او اطلق ولم ينو شيئا قال  
في البحر الرائق ان قال الله في  
السماء فان قصد حكاية ما جاء في  
ظاهرا الاخبار لا يكفر وان اراد المكان  
كفروا ان لم يكن له نية كفر عند  
الاكثر وهو الاصح وعليه الفتوى اهـ

نیز اسی کے فصل کفر متفق علیہ میں ہے ص ۳۹ :

ليس له نية " کی صورت میں اختلاف کیا اور کہا کہ اس  
صورت میں کفر میں اختلاف ہے چہ جائیکہ کفر بالاتفاق  
ہو کیونکہ نیت قصد کا نام ہے۔ امام نووی نے شرح  
المہذب میں کہا کہ جو کہا جاتا ہے قصد الله كذا  
یعنی اللہ نے ارادہ فرمایا کہ معنی میں ہوتا ہے اور جس نے کہا "اللہ  
کے لئے نیت نہیں" یعنی قصد نہیں، اگر اس کی مراد  
یہ ہے کہ اس کا قصد ہمارے قصد کی طرح نہیں تو یہ  
واضح ہے اسی طرح اگر یہ کلمہ مطلقاً ذکر کیا یا یہ مراد لیا کہ اللہ  
تعالیٰ کے لئے کوئی ارادہ نہیں، اب اگر وہ معنی مراد  
لیا جو معتزلہ کہتے ہیں تو وہ بھی کفر نہیں یا مراد یہ ہے  
کہ مطلقاً ارادہ کی نفی ہے نہ کہ وہ معنی جو معتزلہ کا قول  
تو پھر کفر ہے اہ اقول اللہ تعالیٰ شیخ پر رحم فرمائے  
اس کی نیت نہیں یہ الفاظ کفر میں سے نہیں بلکہ  
اس کا عطف "اس نے مکان مراد لیا" پر ہے یعنی وہ کافر  
ہو جائے گا جب اس نے مکان مراد لیا یا اس نے کلمہ  
بولا اور اس سے کوئی ارادہ نہ کیا، بحر الرائق میں ہے  
کہ اگر کسی نے کہا اللہ آسمان میں ہے اگر تو اس نے  
وہ مراد لیا جو ظاہراً اخبار میں ہے تو پھر کافر نہیں، اور  
اگر اس نے مکان مراد لیا تو کفر ہوگا اور اگر اس نے  
کوئی ارادہ نہ کیا تو اکثر کے نزدیک وہ کافر ہے اور یہی  
اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)

او شہد تعالیٰ بشیٰ او وصفہ بالمکات او  
الجهات یہ  
یا اس نے اللہ تعالیٰ کو کسی شے کے ساتھ مشابہت  
دی یا مکان یا جہت کے ساتھ اس کا وصف

بیان کیا۔ (ت)

(۳) فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناحق جاننا تو سخت غیث و ملعون ہے کہ وہ احکام قرآن عظیم و احکام صحاح  
احادیث پر مثل سب سے سہل تر احکام قیاس ہیں، اس کی نسبت فتاویٰ تاتارخانیہ پھر فتاویٰ عالمگیریہ جب سہ دوم  
صفحہ ۲۷۱ میں ہے،

سراج قال قیاس ابی حنیفۃ حق نیست یکفر۔ جس نے یہ کہا کہ قیاس ابو حنیفہ درست نہیں  
اس نے کفر کیا (ت)

ہم نے خاص اس قول کی شرح میں بعونہ تعالیٰ ایک نفیس رسالہ لکھا اور اس میں اسے مشرح و مفصل و مبرہن و  
مدلل کیا واللہ الحمد۔

(۴) یہیں سے تو ہم فقہ مبارک کا حکم ظاہر کہ صرف باطل کہنے سے وہ ملعون الفاظ بدرجہا بدتر، زید و عمرو  
مختلف ہوں کہ بکراس وقت قائم ہے یا قاعدہ و دونوں میں ایک ضرور باطل ہے مگر ان میں کوئی موجب دخول و وزخ  
نہیں، و سيعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا  
کھائیں گے۔ ت)

منح الروض ص ۲۱۲: کفر با ستخفاف کتاب الفقہ (فقہ کی کتاب کی تحقیر سے کافر ہوگا۔ ت)

(۵) بعد و نوح صواب و کشف حجاب بجد الوباب امامت و ولایت و جلال شان و رفعت مکان حضرت  
عالیہ ائمہ اربعہ علیہم الرضوان پر امت اجابت کا اجماع منعقد ہو لیا جہاں سے بدعتین مثل وہابیہ ورافضیہ  
غیر معتقدین امت اجابت سے نہیں کافروں کی طرح امت دعوت سے ہیں، ولہذا اجماع میں ان کا اختلاف  
معتبر نہیں، اصول امام اجل فخر الاسلام بزدوی قدس سرہ بحث اجماع باب الاہلیۃ میں ہے،

صاحب المہوی المشہورہ لیس من الامۃ علی الاطلاق۔ دین میں جو گمراہی والا مشہور ہو وہ علی الاطلاق امت میں نہیں ہے۔ (ت)

سہ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة فصل اول مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۷۴

سہ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۱/۲

سہ القرآن الکریم ۲۲۷/۲۶

سہ منح الروض الانہر شرح فقہ اکبر فصل فی العلم والعلما مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۷۲

سہ اصول بزدوی باب الاہلیۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۲۳

توضیح طبع قسطنطنیہ جلد دوم ص ۵۰۶ میں ہے :  
صاحب البدعة يدعو الناس اليها  
ليس هو من الامة على الاطلاق  
اہلسنت کے مخالف عقیدے والا جو لوگوں کو اپنے عقیدے  
کی دعوت دے وہ علی الاطلاق امتی نہیں ہے (ت)

تلوک علامہ تفتازانی ص ۱۵۴ جلد پنجم ص ۱۵۴ میں ہے :  
لان المبتدع وان كان من اهل  
القبلة فهو من امة الدعوة دون  
المتابعة كالکفار  
لیکن امت  
اجابت میں نہیں بلکہ وہ مثل کفار امت دعوت  
میں سے ہے۔ (ت)

اور اجماع امت بلاشبہ حجت ہے تو حضرات ائمہ اربعہ خصوصاً امام الائمہ سراج الائمہ سیدنا  
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام امت و اجلہ اولیائے حضرت عزت سے ہونے کا اب انکار نہ کریں گا  
مگر گمراہ بدین یا ملحد بے دین مرتد بالیقین اور بحکم فقت اس پر لزوم کفر ظاہر و مبین۔ مجمع الانهر طبع مصر  
جلد اول ص ۶۳۳ و من الروض ص ۲۱۲ میں ہے :

من قال لعالم عویلہ او لعلوی علیوی قاصدا  
به الاستخفاف کفر  
جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلہ اور علوی کو  
علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (ت)

جب ایک عالم کو بنظر تحقیر مہر لیا گئے گو کفر فرماتے ہیں تو عالم العلماء امام الائمہ کی نسبت ایسے ہفوات  
ملعونہ کس درجہ خبیث تر ہیں ، اکابر اولیاء فرماتے ہیں کہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام باقی اولیاء کرام  
کے مقام سے بالیقین بلند و بالا ہے۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شرعی قدس سرہ الربانی  
میزان الشریعہ الکبریٰ جلد اول ص ۱۷۲ :

سمعت سیدی علیا المرصفی رحمہ اللہ تعالیٰ  
يقول اعتقادنا ان اکابر الصحابة و  
التابعين والائمة المجتهدين كان  
مقامهم اكبر من مقام باقی الاولیاء بیقین۔  
میں نے سیدی علی المرصفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ  
فرماتے ہیں کہ بیقین ہمارا اعتقاد ہے کہ اکابر صحابہ  
وتابعین و ائمہ مجتہدین کا مقام باقی اولیاء  
کرام سے بڑا تھا۔ (ت)

۲۳۷/۲	المطبعة الخيرية مصر	باب الاہلیۃ	۱۔ وہ توضیح علی التفتیح مع التلوک
۶۹۵/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد	۲۔ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر
۱۷۴	مصطفی البابی مصر	فصل فی العلم والعلماء	من الروض الازہر شرح فقہ اکبر
۱۵۷/۱	مصطفی البابی مصر	باب صفة الصلوۃ	۳۔ میزان الشریعہ الکبریٰ

تو بالیقین امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اعظم سردارانِ اولیاء اللہ عزوجل سے ہیں، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب  
رواه البخاري في صحيحه عن ابى هريرة  
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم عن ربه عزوجل -  
جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان  
فرمادیا اس سے لڑائی کا۔ (اسے بخاری نے اپنی صحیح  
میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے اللہ  
عزوجل سے روایت کیا۔ ت)

ڈاکوؤں کی بابت فرمایا:

انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله  
الآية -  
یہ جو اللہ و رسول سے لڑتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ  
قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں، الی آخر الآیہ۔

سُود کے بارے میں فرمایا:

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و  
رسوله  
اگر سُود نہ چھوڑو تو اللہ و رسول سے لڑائی  
کا۔

لیکن یہاں فرمایا جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے خود میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا، خود ابتداء  
فرمانا دلیل واضح ہے کہ عداوت سخت باعثِ ایذا ہے رب عزوجل ہے۔ اور رب عزوجل فرماتا ہے:  
ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله  
في الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا  
مهينا  
بیشک وہ جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ  
نے لعنت فرمائی دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے  
ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی اگرچہ معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں مرنے والا آخر  
رحمت و نعمت و جنت ابدی نہ پاتا اس کی نار نارِ تطہیر ہے، نہ نارِ لعنت و البعاد و تدلیل و تحقیر، تو جسے

صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع قیدی کتب خانہ کراچی ۹۶۳/۲

۵ القرآن الکریم ۳۳/۵

۳ " " ۲۹۹/۲

۴ " " ۵۷/۳۳



اللہ عز وجل دنیا و آخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر۔ اور یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق براہ عناد ہو جس طرح اب و بابیہ مار دیں اعدائے دین کا حال ہے قاتلہم اللہ انی یؤفکون (اللہ انہیں مارے کہاں اونہی سے جاتے ہیں۔ ت) ان کے وصف کو ایک حدیث بس ہے کہ دارقطنی والوحاتم خزاعی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

اهل البدع کلاب اهل النار ہے۔ گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

کتا اور وہ بھی بدترین خلائق دوزخیوں کا جنکے متعلق فرمایا، اولہک ہم شر البتہ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں، کتے سے بدتر، سور سے بدتر، سور کے لئے اگر کوئی کتا فرض کیا جائے تو ایسے لوگ سور سے بدتروں کے کتے ہیں، الا لعنة اللہ علی الظالمین۔

(۶) بلاشبہ طائفہ غیر مقلدین اجماع اُمت کو اصلاً حجت نہیں مانتے بلکہ محض مہمل و نامعتبر جانتے ہیں، صدیقی حسن بھوپالی کا مصرع ہے،

قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد  
(قیاس فاسد ہے اور اجماع کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ت)

اور ائمہ کرام و علمائے اعلام حجیت اجماع کو ضروریات دین سے بتاتے اور مخالف اجماع قطعی کو کفر ٹھہراتے ہیں، مواقف قاضی عضد الدین و شرح مواقف علامہ سید شریف مطہر استنبول جلد اول ص ۱۵۹، کون الاجماع حجة قطعية معلوم بالضرورة اجماع کا قطعی حجت ہونا ضروریات دین سے ہے۔ من الدین۔ (ت)

مسلم الثبوت و فواتح الرحموت جلد دوم ص ۴۹۴،

الاجماع حجة قطعا و یفید العلم المجانم عند جمیع اهل القبلة کولایعتد بشوذة یقینی علم کا فائدہ دیتا ہے اور خارجی اور رافضی جہتوں

۲۲۳/۱	موسمۃ الرسالہ بیروت	۳۰/۹	لہ القرآن الکریم
		حدیث ۱۱۲۵	لہ کنز العمال
		۶/۹۹	لہ القرآن الکریم
		۱۸/۱۱	لہ " "
۲۵۵/۱	منشورات الشریف الرضی قم ایران	باب المقصد السادس	لہ شرح المواقف

من الحقائق الخوارج والمرافض لانهم  
حادثون بعد الاتفاق ينتشكون في  
ضروریات الدین

کے گروہ کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ نئے فرقے  
ہیں جو ضروریات دین میں تشکیک پیدا  
کرتے (ت)

اصول امام اجل فخر الاسلام بزدوی باب حکم الاجماع :  
فضار الاجماع کایة من الكتاب او حدیث  
متواتر في وجوب العمل والعلم به  
فيکفر جاحده في الاصل

تو اجماع کتاب اللہ یا حدیث متواتر کی طرح وجوب  
علم و عمل ثابت کرتا ہے لہذا قاعدہ کی رو سے اس  
کا منکر کا فرقرار دیا جائے گا۔ (ت)

کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبوعہ سطنطنیہ جلد چہارم ص ۲۶۱ :  
یحکم بکفر من انکر اصل الاجماع بان  
قال ليس الاجماع بحجة

جو اجماع کے اصول میں ہونے سے انکار کرے اور  
کہے کہ اجماع حجت نہیں اس کی تکفیر کی جائے گی (ت)

مسایرہ امام محقق ابن الہمام مطبوعہ مصر خاتمہ ص ۹ :  
وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب  
في تحقق الايمان امور الاخلال بالایمان  
اتفاكا ترك السجود للصم وقتل  
نجي والاستخفاف به ومخالفة ما اجمع  
عليه وانكاره بعد العلم به (ملقطاً)

حاصل یہ کہ ایمان کے لئے تصدیق بالقلب کے ساتھ  
کچھ امور ایسے ہیں جو بالاتفاق ایمان میں خلل انداز دیتے  
ہیں جن کا ترک ضروری ہے، مثلاً بت کو سجدہ، نبی  
کا قتل اور اس کی توہین اور اجماع کی مخالفت اور اجماع  
کے علم پر اس کا انکار۔ (ملقطاً)

الفصول البدائع في اصول الشرائع علامہ شمس فتاویٰ مطبوعہ استنبول جلد دوم ص ۲۷۴ :  
يکفر جاحدا حجیة الاجماع مطلقا  
وهو المذهب عند مشائخنا

اجماع کی حجیت کا مطلقاً انکار کرنے والا کا فرقرار پائیگا  
ہمارے مشائخ کا یہی مذہب ہے (ت)

۱۔ فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ باب الاجماع حجة قطعاً منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/۲۱۳  
۲۔ اصول البزدوی باب حکم الاجماع قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۴۵  
۳۔ کشف الاسرار عن اصول البزدوی باب حکم الاجماع دار الکتاب العربی بیروت ۳/۲۶۱  
۴۔ المسایرہ مع المسامرہ الخاتمہ فی بحث الايمان المكتبة التجارية الکبریٰ مصر ۳۳۷  
۵۔ فصول البدائع فی اصول الشرائع

تکویح جلد دوم ص ۵۱۵ :

الاجماع علی مراتب فالاولی بمنزلة الآية و  
الخبر المتواتر یکفر جا حدة

کشف الاسرار شرح المنار للامام المصنف المستفی مطبوع مصر جلد دوم ص ۱۱۱  
یکفر جا حدة کما یکفر جا حدة ما ثبت بالکتاب  
او المتواتر  
اجماع کا منکر کافر ہے جس طرح کتاب اللہ یا خبر متواتر  
سے ثابت شدہ کا منکر کافر ہے (ت)

مرآة الاصول علامہ مولیٰ خسر و مطبوع مصر جلد دوم ص ۲۴۱ :

یکفر منکر حجیة الاجماع مطلقاً هو المختار  
عند مشائخنا  
مطلقاً اجماع کی حجیت کا منکر کافر ہے ہمارے مشائخ  
کے ہاں یہی مختار ہے (ت)

(۷) جماعت اسلام سے ان کی مفارقت اسی معنی پر ہے جو نزد فقہائے کرام ان کو خارج از اسلام  
کرتی ہے کما ینظر بما صریحاً و بالتفصیل المودعة فی رسائلنا المذکورة (جیسا کہ گزارشتہ اور  
آئیو ای بیان اور ان تفصیل کا ہر جگہ جو ہمارے رسائل میں شامل ہیں۔ ت) تو بلاشبہ بحکم فقہیہ طائفہ حدیث مذکور  
کے حکم ظاہر میں داخل اور اسلام سے خارج ہے

(۸) یرسخی تقلید کو مطلقاً شرک و نافی ایمان کہنا، قرآن و حدیث و اجماع امت سب کا انکار اور کفر ہے  
کشف اصول بزدوی جلد ۳ ص ۳۸۸ میں ہے :

رجوع العامی الی قول المفتی وجب بالنص  
والاجماع (مختصاً)  
عوام کا مفتی کے قول کی طرف رجوع کرنا نص اور اجماع  
کی بنا پر لازم ہے (ت)

فصول البدائع جلد دوم ص ۳۳۳ :

للعامی تقلید المجتہد فی فروع الشریعة  
خلافاً لمعتزلة بغداد کثافت علماء  
عوام کے لئے فروع شریعت میں تقلید مجتہد لازم ہے  
اس میں معتزلہ بغداد کا اختلاف ہے، ہماری دلیل

لہ تکویح علی التوضیح الامر الرابع فی حکم الاجماع المطبعة الخیریہ مصر ۳۲۷/۲

کشف الاسرار شرح منار الانوار فی اصول الفقہ

مرآة الاصول شرح مرآة الوصول فی علم الاصول مولیٰ خسر

کشف الاسرار عن اصول البزدوی قبیل باب حکم العلة دار الکتب العربیہ بیروت ۳۸۸/۳

یہ ہے کہ تمام علاقوں کے علماء نے عوام کو اپنے اقوال پر عمل سے نہیں روکا تو مخالف قول سے پہلے پہلے اس پر اجماع ہو چکا (ت)

الامصار لا يكترون على العوام الاقتصار على  
اقاويلهم فحصل الاجماع قبل حدوث  
المخالف له

فوائح الرحمت جلد اول ص ۷۰

مقلد مجتہد کے قول پر عمل کا وجوب ضروریات دین یا تقلید  
محض کے طور پر جانتا ہے اھ اقول پہلی  
صورت وہاں ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ اختلاف  
ہو دوسری صورت وہاں جہاں ابھی مسلمانوں کے  
ساتھ اختلاف نہ ہوا ہو۔ (ت)

المقلد يعلم وجوب العمل بقول المجتهد  
ضرورة من الدين او بالتقليد المحض  
اقول الاول فيمن كان مخالطاً للمسلمين و  
الثاني فيمن لم يخالطهم بعد.

(۹۱) بلاشبہ گیارہ سو برس سے عامۃ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والحقیۃ مقلدین ہیں مقلدوں  
کو مشرک کہنا عامۃ امت مرحومہ کی تکفیر ہے اور بلارب حکم ظواہر احادیث و فتویٰ ائمہ فقہ کفر ہے۔ عالمگیری  
جلد دوم ص ۳۷۸، برجندی شرح نفاہ جلد چہارم ص ۶۸، حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ جلد اول ص ۱۴۰ و  
ص ۱۵۶، جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۱، بوزاریہ جلد سوم ص ۳۳۱، رد المحتار جلد سوم ص ۲۸۳، درمختار  
ص ۲۹۳، جامع الرموز مطبوعہ مکتبہ جلد چہارم ص ۶۵۱، مجمع الانہر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۵۶۶، خزائن المصنوعی  
قلبی، کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، نیز ان کتب میں ذخیرۃ الفتاویٰ و فصول عمادی و احکام علی الدرر و قاضی خاں  
و نہر الفتاویٰ و شرح و بیانیہ وغیرہ سے :

ایسے مسائل میں فتویٰ کے لئے مختاریہ ہے کہ اگر ایسے  
کلمات سے مراد سب و شتم ہو اور کفر کا اعتقاد نہ ہو  
تو کافر نہیں ہوگا اور اگر مقلد کو کافر سمجھتا ہے اور  
اسے اپنے اس اعتقاد کے مطابق مخاطب کرتا ہے  
تو اب کافر ہو جائے گا۔ (ت)

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل ان  
القائل بمثل هذه المسائل ان القائل  
بمثل هذه المقالات ان اسما الماشتم  
ولا يعتقده كافر الا يكفر وان كان يعتقده  
كافر ان مخاطبه بهذا بناء على اعتقاده  
انه كافر يكفر به

لہ فصول البدائع فی اصول الشرائع

لہ فوائح الرحمت بذیل المستصفیٰ المقدمہ فی اصول الفقہ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۲/۱  
لہ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۸/۲

(۱۰) نمبر ۶ میں ان کا منکر قیاس ہونا گزرا اور یہ اظہر من الشمس ہے، ولہذا فقہ کے منکر ہیں علمائے کرام فرماتے ہیں قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے تو اس کا انکار ضرور کفر ہونا لازم، کشف البرزوی جلد ۳ ص ۲۸۰ :

قد ثبت بالتواتر ان الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم عملوا بالقیاس وشاع و ذاع ذلك فيما بينهم من غير سر ودونكاره ايضا ص ۲۸۱ :

انہم كانوا مجمعين على ذلك فيما لا نص فيه وكفى باجمعهم حجة ۱۰

ایضا ص ۲۸۱ امام حجۃ الاسلام عزالی سے :

قد ثبت بالقواطع من جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالرائي والسكوت عن القائلين به وثبت ذلك بالتواتر في وقائع مشهورة ولم ينكرها احد من الامة فاورث ذلك علما ضروريا فكيف يترك المعلوم ضرورة ۱۰

دلائل قطعیہ کے ساتھ ثابت ہے کہ تمام صحابہ اجتہاد اور رائے پر عمل کرتے اور دیگر صحابہ خاموش رہتے اور یہ بات بڑے بڑے مشہور مواقع کے بارے میں تواتر کے ساتھ منقول ہے اور امت میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس سے علم ضروری کا ثبوت ہو جائیگا جو ضروری طور پر معلوم ہوا سے کیسے ترک کیا جاسکتا۔ (ت)

فوائح الرحموت ص ۷۲ :

الفقه عبارة عن العلم بوجوب العمل و هو قطعي لا ريب فيه ثابت بالاجماع القاطع بل ضروري في الدين ۱۰

۱۰ کشف الاسرار عن اصول بزدوی باب القیاس دار الکتب العربی بیروت ۲۸۰/۳

۱۰ " " " " " " ۲۸۱/۳

۱۰ " " " " " " ۲۸۱/۳

۱۰ فوائح الرحموت بذیل المستصفی باب المقدمه فی اصول الفقه منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۲/۱



فَوَاتِحُ الرِّمْتِ مِیْ هِیْ :

عن ابیه ملک العلماء عن المدق صاحب المسلم  
القیاس علی تقدیر یكونه فعلا من الفقه اما  
ان کان عبارة عن المساواة المعبرة بشروعا  
محجیة ضروية دینیة کما ید صرح فی السنة  
ان حجیة ضروية دینیة

اپنے والد گرامی ملک العلماء سے انھوں نے مدق  
صاحب المسلم سے نقل کیا کہ قیاس اس تقدیر پر کہ وہ  
فقہی فعل ہے تو یا وہ شرعاً مساوات معتبرہ سے عبارت  
ہوگا تو اس کا حجت ہونا ضرورت دینی ہے جیسا کہ سنت  
کے بارے میں عنقریب تصریح آ رہی ہے کہ اس کا  
حجت ہونا ضروریات دین میں سے ہے (ت)

بالجملہ حکم فقہ بلکہ حکم حدیث بھی طائفہ غیر مقلدین پر بوجہ کثیرہ حکم کفر ہے، جسے زیادہ تفصیل پر اطلاق  
منظور ہو ہمارے رسائل مذکورہ کی طرف رجوع کرے واللہ العالی۔

جواب سوال دوہرہ : بلاشبہہ رافضی تبرائی حکم فقہائے کرام مطلقاً کافر مرتد ہے، اس مسئلہ  
کی تحقیق و تفصیل کو ہمارا رسالہ رسالہ فضیلت بھدائے کافی و وافی، یہاں دوچار سندوں پر اقتصار،  
درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹

کل مسلم امتد فتوبته مقبولة الا الکافر  
یسب نبی او الشیخین او احدهما  
ہر وہ مسلمان جو مرتد ہو گیا اس کی توبہ قبول ہے مگر  
وہ کافر جس نے کسی نبی یا ابوبکر و عمر یا ان میں سے  
کسی ایک کو گالی دی (ت)

درمختار میں ہے :

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل  
توبته  
جس نے حضرت ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو گالی دی  
یا ان پر طعن کیا تو وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں  
کی جائے گی (ت)

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۳۵ :

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثة  
رافضیوں میں سے جس نے حضرت علی کو باقی تین

۱۶/۱	منشورات البشرین الرضی قم ایران	قانون ثالث	لہ فواتح الریمت بذیل المستصفی
۳۵۶-۵۷/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب المرتد	لہ درمختار
۳۵۷/۱	"	"	لہ "

رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمبتدع وان انکر  
خلافة الصديق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فہو کافر۔  
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دی وہ بدعتی  
ہے اور اگر کسی نے خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انکار کیا تو وہ کافر ہے (ت)

فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ :  
تجوز الصلوة خلف صاحب ہوی وبدعة و  
لا تجوز خلف الرافضی وحاصله ان کان  
ہوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز الصلوة خلفہ  
مع الکراهة والا فلا ہکذا فی التبیین  
والخلاصة وهو الصحیح ہکذا فی البدائع  
نہ ہوگی ، تبیین اور خلاصہ میں اسی طرح ہے اور یہی صحیح ہے ، بدائع میں بھی اسی طرح ہے (ت)  
فتاویٰ خلاصہ مطبوعہ لاہور جلد اول ص ۱۰۷ :  
فی الروا فی ان فضل علیا علی غیرہ فہو  
مبتدع وان انکر خلافة الصديق فہو کافر۔

رافضیوں میں سے اگر کوئی حضرت علی کو دوسرے صحابہ  
پر فضیلت دیتا ہے تو وہ بدعتی ہے اور اگر وہ خلافت  
صدیقی کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہوگا۔ (ت)

عقود الدریۃ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۲ دربارہ روافض :  
اعلم اسعدك الله تعالى انت هؤلاء الکفرة  
جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی  
کفرهم والحادهم فہو کافر مثلیہم۔  
اے مخاطب (اللہ تعالیٰ تجھ نیک نجات بنائے) یہ  
کافر ہیں کہ انہوں نے اپنے اندر کفر کی مختلف صورتیں جمع  
کر رکھی ہیں جس نے ان کے کفر و الحاد میں توقف کیا  
وہ بھی انہی کی طرح کافر ہے۔ (ت)

ایضاً صفحہ نمبر ۹۲ :

اما الکفر فمن وجہ منها انہم یستخفون  
لہ فتح القدیر باب الامامة  
لہ فتاویٰ ہندیہ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغيرہ  
لہ خلاصہ الفتاویٰ فصل فی الامامة والاقامة  
لہ العقود الدریۃ فی تنقیح فتاویٰ حامیۃ باب حکم الروافض والسببین حاجی عبدالغفار دہلوی قندھار افغانستاں ۱۰۳/۱



مسئلہ ۵۲ از جوئیہ ملا ٹولہ مسئلہ مولوی عبدالاول صاحب ۶ رمضان مبارک ۱۳۳۵ھ  
یہ جواب صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہو تو اور بھی دلائل سے مبرہن و مزین فرما کر قہر و دستخط سے ممتاز  
فرمایا جائے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان متعن نے زیرنگانی  
و شخص مسلمان کے پرچہ زبان دانی انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے مرتب کیا جس میں سب سے بڑے  
سوال میں نصف نمبر رکھے تھے، حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی اور توہین  
کے فقرات استعمال کئے تاکہ مسلمان طالب علم لامحالہ مجبور ہو کر اپنے قلم سے جناب رسالت مآب صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی معصوم و مقدس شان میں بدگوئی لکھیں جو برائے فتویٰ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :  
”ابن عبد اللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے شریف ترین  
تھا اور اس کی فصاحت کی سفیدگی باموقع سکوت پر عمل کرنے سے صحیح اور ترقی پاتی رہی باوجود  
اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں  
دی گئی تھی عام جہالت نے اسے شرم اور ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی  
کے تنگ دائرہ میں محدود تھی اور وہ اس آئینہ سے جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقلمندوں  
اور نامور بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا ہے، محروم رہا تاہم اس کی نظروں کے سامنے  
ان کتابوں کے اوراق کھلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی  
توہمات جو اسے عرب کے مسافر پر محمول کئے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔“

جس شخص نے پرچہ مرتب کیا اور جن لوگوں نے اس کی نظر ثانی کی وہ لوگ بوجہ استعمال الفاظ ناشائستہ جو بلا ضرورت  
شان حضرت جناب رسالت مآب میں کئے گئے وہ بوجہ اس گستاخی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے یا نہیں اور  
ان کی کیا سزا ہے اور ان کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے فقط راقم مسلمانان جون پور

### خلاصہ جوابات جون پور

الجواب : شخص مذکور فی السؤال شرعاً ملعون و کافر و مرتد ہے،  
فی الاشباہ والنظائر کل کافر کتاب فتویٰ ہے  
مقبولة فی الدنیا والآخرۃ الاجماعة  
الکافر لیسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اویسب الشیخین  
اشباہ و نظائر میں ہے ہر کافر توہم کرے تو اس کی  
توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے، مگر کافروں کی وہ عمت  
جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ

او احد ہما۔

تعالیٰ عنہما یا ان میں سے ایک کو گالی دی ہو۔ (ت)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ انبیا کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی مقبول نہیں، شفا ص ۳۹۳ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بُرا کہنے والا کافر ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے، منجملہ علماء کے امام مالک اور امام بیہق بن سعد مصری اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل و امام ابو یوسف و امام محمد و زفر و سفیان ثوری و اہل کوفہ و امام اوزاعی اور علمائے اسلام مکہ و مدینہ و بغداد و مصر ہیں اور اس میں سے کسی نے بھی شاتم الرسول کے مباح الدم ہونے میں خلافت نہیں کیا، واللہ اعلم

عبدالاول بن علی  
جو پوری ۱۳۰۲

کتبہ الفقیر الی اللہ عزوجل عبد الاول الحنفی الجونیوری ۱۳ شعبان ۱۳۳۵ھ

ساب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کافر ہے، بغیر تجدید ایمان کے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، صحیح یہ ہے کہ تجدید ایمان کے بعد سزائے قتل نہ ہوگی جیسا کہ تنقیح حامد یہ میں ہے، ہاں اگر وہ مرتد توبہ نصوح کرے اور پھر سے ایمان لائے اور اپنا اسلام اور حال ٹھیک رکھے تو اس کی توبہ قبول ہونے پر بھی صاف نہ چھوڑا جائے گا بلکہ تعزیر و حبس کا مستحق ہوگا جیسا کہ تنقیح میں ہے :  
و یکتفی بالتعزیر و الحبس تأدیباً۔  
ادب پیش نظر تعزیر اور قید کی سزا پر اکتفا کیا جائیگا۔ (ت)

رقمہ راجی رحمۃ رب العباد محمد حامد نجل الشیخ عبد الاول الحنفی الجونیوری ۲۵ شعبان ۱۳۳۵ھ

ساب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعی دین سے خارج و مرتد ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز مجد و خلیفہ راشد کا یہی مذہب ہے کہ ساب رسول کو سزائے قتل دی جائے مگر جب کہ تجدید ایمان و حسن اسلام لائے۔

حررہ عبد الباطن بن مولانا الشیخ عبد الاول الجونیوری

## الجواب

سب اعوذ بک من ہمزات الشیطن اے میرے رب تیری پناہ شیطان کے وسوسوں  
واعوذ بک من اب ان یحضروا ۵ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔  
لہ الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن العلوم الاسلامیہ ۲۸۹/۱  
لہ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول شکرۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲۰۸/۲  
لہ العقود الدریۃ فی تنقیح فتاویٰ حامد احکام المرتدین حاجی عبدالغفار و پسران قندھار افغانستان ۱۰۴/۱  
لہ القرآن الکریم ۹۴/۲۳



وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ  
 أَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
 لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ  
 عَذَابًا مَهِينًا ۝ لَا لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک  
 عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس  
 کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت  
 میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار  
 کر رکھا ہے۔ اے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ (ت)

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچم تب کیا وہ کافر مرتد ہے جس نے اس پر  
 نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انھوں نے  
 بخوشی اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا یا اسے اپنے نمبر گھٹنے یا  
 پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب بھی کافر مرتد، بالغ ہوں خواہ نابالغ، ان چاروں فریق میں ہر شخص سے مسلمانوں  
 کو سلام کلام حرام، میل جول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑنے تو اس کی عیادت کو جانا حرام،  
 مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، تکفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام،  
 اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام،  
 اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی  
 مرجائے اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع نہ مانیں تو اس کی لاش دفع عقوبت کے لئے مردار گتے کی طرح  
 بھنگی چاروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلو کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں  
 کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو، یہ احکام ان سب کے لئے عام ہیں اور جو جوان میں نکاح کئے ہوئے ہوں ان  
 سب کی جوروں میں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام و زنا کے خالص ہوگی اور اس  
 سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزار جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان  
 میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہو پھر مسلمان ہو اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے  
 متعلق تھے مٹتی ہوں گے اور وہ مانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کے  
 حال سے صدق نہامت و خلوص توبہ و صحت اسلام ظاہر و روشن ہو مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں

۱۱/۶۱ قرآن الکریم

۳۲/۵۴ " " "

۱۱/۱۸ " " "

آ سکتیں انھیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں دوسرے سے نکاح کر لیں یا کسی سے نہ کریں ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا ہاں ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔ شفا شریف صفحہ ۳۲۱ :

اجمع العلماء ان شاتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المتنقص له كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله تعالى له وحكمه عند الامة القتل ومن شك في كفره وعذابه فقد كفره  
یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے بیشک وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے :  
ما صرح به من كفر الساب والشاك في كفره هو ما عليه اثبتنا وغيرهم  
یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر، یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد ۳ ص ۳۲۱ :

لو ارتد والعياذ بالله تعالى تحريم امراته ويحدد النكاح بعد اسلامه والموالود بينهما قبل تجديد النكاح بالوطئ بعد التكلم بكلمة الكفر ولد من اثبات ان بكلمة الشهادة على العادة لا يجديها مالم يرجع عما قاله لان باتيانهما على العادة لا يرتفع الكفر الا اذا سب الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم او واحدا من الانبياء عليهم الصلوة و  
یعنی جو شخص معاذا اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد بھی اسے قتل کی سزا دی جائیگی یہاں تک کہ اگر نشہ کی

۱۔ کتاب الشفا القسم الرابع في وجوه الاحكام في متفص الباب الاول مكتبة شرکت صحافیہ ترکی ۲۰۸/۲

۲۔ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض " " " " " " دار الفکر بیروت ۳۳۸/۲

والسلام فلا توبة له واذا شتمه عليه الصلوة  
والسلام سكران لا يعفى واجمع العلماء  
ان شاتمہ كافر ومن شك في عذابه وكفره  
كفر اھ منقطعاً ككثير الاواق للاختصار۔

بہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے  
اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر  
ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحق عذاب  
ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

فتح القدير امام محقق علی الاطلاق جلد پنجم ص ۴۰۷

كل من ابغض رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم بقلبه كات مرتدا فالسب  
بطريق ادنى (لمحض) وان سب سكران لا يعفى  
عنه ۛ

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا  
بدرجہ اولی کافر ہے اور اگر نشہ بلا کراہ پیا اور  
اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف  
نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائی جلد پنجم ص ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے ص ۱۳۶ پر فرمایا :

سب واحد من الانبياء كذا فلا يفيد  
الانكار مع البينة لانا نجعل انكار الردة  
توبة ان كانت مقبولة ۛ

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے  
کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار  
فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو  
دفعہ سزا کے لئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ ہوتی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی  
کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

درر الحکام علامہ مولیٰ خسر جلد اول ص ۲۹۹

اذا سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او واحدا  
من الانبياء صلوات الله تعالى عليهم  
اجمعين مسلم فلا توبة له اصلاً واجمع

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے  
اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت

۱۔ فتاویٰ برازیہ علیٰ حامش فتاویٰ ہندیہ الفصل الثانی النوع الاول نورانی مکتب خانہ پشاور ۲۲/۶-۲۲۱

۲۔ فتح القدير باب احکام المرتدين مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۲۲/۵

۳۔ بحر الرائی " " " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲۶/۵

العلماء ان شاتمہ کافر ومن شك في عذابه  
وكفره كفرًا

غنية ذوالاحكام ص ۳۰۱ :

محل قبول توبة المرتد ما لم تكن  
سردته بسبب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
فان كان به لا تقبل توبته سواء جاء تأبياً  
من نفسه او شهد عليه بذلك بخلاف  
غيره من المكفرات

اشباه والنظائر قلمی، باب الردة :

لا تصح سرقة السكران الا الردة بسبب  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فانه لا يعف  
عنه كذا في البرازية وحكم الردة بينونة  
امراته مطلقاً (ای سواء راجع اولہ يرجع  
ام غمر العيون) واذا مات على سردته  
لم يدفن في مقابر المسلمين  
ولا اهل ملة وانما يلحق  
في حفرة كالكلب، والسمات  
اقبح كفر من الكافر الاصلی  
واذا شهد واعلى مسلم بالردة  
وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب

مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو  
اسی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس  
میں گستاخی اور کُفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے  
مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس  
کافر مرتد کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات  
نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ مکر کفر  
دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس  
میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر  
ہو تو اسے معافی نہ دینگے کذا فی البرازية اور معاذ اللہ ارتداد  
کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے  
نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی  
عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب اسی  
ارتداد پر مرجائے والیہا ذب اللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں  
کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے  
مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے

لہ الدرر الحکام شرح غرر الاحکام فصل فی الجزیر احمد کامل الکائنہ فی دار السعادت بیروت ۳۰۶/۱-۲۹۹  
لہ غنیہ ذوی الاحکام فی درر الاحکام باب المرتد " " " " ۳۰۱/۱  
لہ الاشباہ والنظائر باب الردة ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۸۹/۲ تا ۲۹۱  
لہ غمر عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر مع الاشباہ باب المرتد " " " " ۲۹۰/۱







لہ تجنیہ کالزندیق ومن شک فی عذابہ و  
کفرہ فقد کفر بک  
اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرۃ العقبۃ علامہ انجی یوسف ص ۲۲۰ :

قد اجمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا  
صلى الله تعالى عليه وسلم وبأبي نجب كان  
عليهم الصلوة والسلام كفر سواء فعله  
على ذلك مستحلام فعله معتقدا محرمة  
وليس بين العلماء خلافت في ذلك ومن شك  
في كفره وعذابه كفر بک

ایضاً صفحہ ۲۲۲ :

لا يغسل ولا يصلى عليه ولا يكفن اما اذا  
تاب وتبرا عن الامرتداد ودخل في دين  
الاسلام ثم مات غسل وكفن وصلى عليه  
ودفن في مقابر المسلمين بک

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مرجعے تو نہ اسے  
غسل دیں نہ کفن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ، ہاں  
اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برأت کرے  
اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مرجعے  
تو غسل ، کفن ، نماز ، مقابر مسلمانوں میں دفن سب کچھ ہوگا۔

تنویر الابصار شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی :

کل مسلم امتد فتوبته مقبولة الا الكافر  
بسبب نبی بک الخ۔  
یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں  
گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے تو دنیا میں سزا  
سے بچانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔

۶۷۰/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب الجزیہ	لہ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر
۲۱۹/۲	مطبع نول کشور کانپور	کتاب الجہاد باب الجزیہ	۲ ذخیرۃ العقبۃ فی شرح صدر الشریعۃ العظمی
۳۲۱/۳	" " " "	" " " "	۳ " " " " " " " "
۳۵۶/۱	" " " " " " " "	باب المرتدین	۴ در مختار شرح تنویر الابصار

الکافر بسبب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته  
مطلقاً ومن شک فی عذابه وکفر لا کفر  
یعنی کسی نبی کی توبہ نہ کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح  
معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب  
ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۹۷

قال ابو یوسف وایما رجل مسلم سب  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم او  
كذب به او عابه او تنقصه فقد كفر بالله  
تعالى وبانت نروجه  
یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب  
لگائے یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور  
اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

بالجملہ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں، در بارہ اسلام و رفع دیگر احکام ان کی  
توبہ اگر کچھ دل سے ہو ضرور مقبول ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انھیں بعد توبہ اسلام  
صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے وہ جو برازیہ اور اس کے بعد کی بہت کتب معتبرہ میں ہے کہ اس  
کی توبہ مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بیجا رہے، کہاں سلطان اسلام اور کہاں  
سزائے موت کے احکام، صد یا خبیث، اجنب ملعون انجس میں کہ کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان مفتی و اعظم  
مدرس شیخ بن کر اللہ و رسول کے جناب میں منہ بھر کر ملعونات بکتے، نکھتے، چھاپتے ہیں اور ان سے کوئی تو کھنے  
والا نہیں اور اگر انھیں تو کھتے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک یہ  
بے تہذیبی و تشدد ہو،

فانظر الى آتاس مقت الله الغيوس كيف  
انقلب وانعكست الامور ولا حول ولا قوة  
الا بالله العظيم، وسيعلم الذين ظلموا اي  
منقلب ينقلبون ۝ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
تو دیکھو اللہ غیور کے عذاب کے آثار کی طرف دل  
کیسے بدل جاتے ہیں اور امور کیسے الٹ ہو جاتے  
ہیں ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم، اور اب  
جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

لہ در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین  
لہ کتاب الخراج فصل فی الحکم فی المرتد عن الاسلام  
لہ القرآن الکریم ۲۶/۲۶  
مطبع مجتہبی دہلی ۳۵۶/۱  
بولاق مصر ص ۹۸-۱۹۷

مسئلہ ۵۳ از کوہ کسولی مرسلہ منشی نور محمد صاحب عرائض نویں کچہری ۱۹ رمضان شریف ۱۳۳۵ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند اہل اسلام ایک مکان میں ختم شریف پڑھ رہے تھے  
ختم مذکور میں یہ بیت بھی پڑھی گئی:۔

عفو کن خطا یا حیات النبی  
مری کر شفیع یا حیات النبی

ایک شخص شریک مجمع مذکور منصب امامت رکھتا تھا، بضرورت ادائیگی نماز مغرب وہاں سے چلا گیا اور بعد نماز  
مغرب چند اہل اسلام کے سامنے یہ مسئلہ بیان کیا کہ امداد سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی سے نہیں مانگنا چاہئے،  
جیسا کہ لوگ کہا کرتے ہیں،۔

امداد کن امداد کن از بند عشم آزاد کن  
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

ایسا کہنا شرعاً جائز نہیں، دوسرے وقت میں شعر متدرجہ بالا پر بحث چھڑی تو پیش امام موصوف نے یہ بھی  
بیان کیا کہ رسول اللہ سے بھی کوئی استعانت نہیں مانگنا چاہئے کیونکہ وفات پا گئے ہیں اور مردہ ہیں۔ یہ  
سُن کر ایک شخص نے پیش امام موصوف کے یہ کچھ نماز پڑھنی ترک کر دی اور اپنے علمہ مکان میں مسجد قرار دے کر  
بیشمولیت چند مردمان اہل اسلام جمعہ و دیگر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں، پیش امام مذکور نے اپنی بے ادبی و گستاخی  
معلوم کر کے معترض و دیگر مردمان کے سامنے توبہ کر لی اور معافی کا بھی خواستگار ہوا مگر معترض نے اسے معاف  
نہیں کیا اور بدستور اپنے اصرار پر قائم ہے، پیش امام مذکور نے یہ کہا کہ اگر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بہاں حیات ہمارے سامنے بھی موجود ہوں تو اپنے اختیار سے بھی کوئی کام نہیں کر سکے حالانکہ بظاہر وفات  
پا گئے ہیں، میرا اس پر ایمان ہے اور لفظ ”مردہ“ جو میری زبان سے نکلا اس کے لئے توبہ کرتا ہوں اور معافی  
مانگتا ہوں۔ اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ پیش امام مذکور کی امامت جائز ہے یا نہیں، اور شخص معترض کی  
نماز مسجد سے علمہ اس کے اپنے گھر میں ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بَيِّنُوا تَوَجُّوْا (بیان کر کے  
اجر پاؤ۔ ت)

## الجواب

یہ سوال پہلے بھی آیا اور دارالافتاء سے جواب دیا گیا، جواب اب بھی وہی ہے اگرچہ سوال میں بہت الفاظ  
شیطنانی کم ہیں، آخر یہ تو خود پیش امام نے اقرار کیا کہ اس نے شانِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی و  
گستاخی کی، یہی کفر ہے، اور اس کی معافی معترض سے چاہنا عجیب ہے، گستاخی کرے محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور معافی چاہے زید و عمرو سے۔ سائل کہتا ہے مگر معترض نے اسے معاف نہ کیا، سبحان اللہ! معترض اس کا معاف کرنے والا کون، اسے کیا اختیار تھا کہ گستاخی کی جائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اور یہ معاف کر دے، گویا یہ کہے کہ اگرچہ تُو نے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہا مگر میں اس کی پروا نہیں کرتا، میں نے کہا بے کہا کر دیا، معترض ایسا کہتا تو اُسے خود اپنے ایمان کے لئے پڑتے۔ زید کا حق عمرو و عمرو کا حق زید معاف نہیں کر سکتا، وہ بے ادب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں گرفتار ہو اُسے زید و عمرو کو نہ معاف کر دیں، درمختار میں ہے:

الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته  
مطلقاً ولو سب اللہ تعالیٰ قبلت لانه حق اللہ  
تعالیٰ والاول حق عبد لا یزول بالتوبة ومن  
شک فی عذابه وکفره کفر  
جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہوا اس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو توبہ مقبول ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اور پہلا بندے کا حق ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا اور جس نے بھی اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ کافر ہو جائے گا۔

انکار استداد واستعانت اور وہ بھی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور وہ بھی اس ملعون خیال پر کہ مردہ ہیں ان پر تو تمہیں مذکور اب بھی قائم ہے ایک لفظاً "مردہ" کو اس کے معنی سے تبدیل کرتا ہے، یہ تمام عقائد و خیالات و بائید کے ہیں اور وہ بائید کی امامت ہرگز جائز نہیں اور ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے، فتح القدیر میں ہے:

روى محمد عن ابی حنیفة و ابی یوسف  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان الصلوة خلف  
اهل الاھواء لا تجوز اھ وقد حققنا بما  
لا مزید علیہ فی النہی الاکید۔  
امام محمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ اہل بدعت کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی، اس کی بے مثل تفصیل ہم نے اپنے رسالہ "النہی الاکید" میں کی ہے۔

جس مسلمان نے وہ کلمات سُن کر اس کے پیچھے نماز سے احتراز کے لئے اپنے مکان کو مسجد کر کے اس میں جمعہ و جماعت شروع کر دی اس کے لئے اللہ عز و جل کے یہاں اجر عظیم ہے ان شاء اللہ العزیز، واللہ تعالیٰ اعلم۔



مسئلہ ۵۴ از موضع گمان پور ڈاکٹر نہ رام کو لا ضلع سارن مرسلہ محمد اسحق صاحب ۳۰ شوال ۱۳۳۵ھ  
ایک استفتا جو حضور میں پیش ہے دیوبند گیا تھا فقط قرآن شریف کا حوالہ ہے وہ ہم لوگ دیہاتی نہیں  
سمجھ سکتے کہ جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، لہذا التماس حضور میں ہے کہ جواب سے پورے  
طور سے خلاصہ مطلع فرمائیں کہ کفارہ کیا ہے کس قدر ہونا چاہئے؟

### الجواب

کفارہ ان گناہوں میں رکھا گیا ہے جن کا معاوضہ اس سے ہو جائے اور جو گناہ حد سے گزرتے ہوئے ہیں  
ان کے لئے کفارہ نہیں ہوتا، مثلاً صحیح مقیم بلا عذر شرعی ماہ مبارک کا ادا روزہ جس کی نیت رات سے کی ہو دو یا  
یا غذا یا اجتماع سے قصداً بلا اکراہ توڑ دے تو اس کا کفارہ ہے اور سرے سے رکھے ہی نہیں کہ یہ جرم اعظم ہے  
اس کا کوئی کفارہ نہیں، مگر توبہ اور اس رونے کی قضا، یونہی اگر معاذ اللہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان  
براہ خطا مارا جائے مثلاً شکار پر فائر کرے اور اس کے لگ جائے تو اس کا کفارہ ہے لیکن اگر عیاذاً باللہ قصداً  
قتل کرے کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر توبہ و قصاص، معاذ اللہ مرتد ہونا سب سے بدتر جرم  
ہے اس کا کیا کفارہ ہو سکتا مگر توبہ و اسلام اور اگر توبہ نہ کرے اور اسلام نہ لائے تو دنیا میں سلطان اسلام  
کے یہاں اس کی سزا قتل ہے اور آخرت میں ابد الایات کے لئے جہنم، والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ اعلم۔  
آپ نے علمائے کرام حرمین شریفین کا مبارک فتویٰ حصار الحرمین شاید نہ دیکھا اب دیکھئے اور  
ضرور دیکھئے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے ملتا ہے اس میں علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق  
تحریر فرمایا ہے کہ دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتویٰ پوچھنا کیونکر  
حلال ہو سکتا ہے، احتیاط فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۵ از پل قاضی مرسلہ غشی محمد عنایت رسول صاحب ۹ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

ایسے گروہ کے باب میں جو بظاہر مسلمان ہو کے اپنے خاندان کو خاندان رسالت پر فضیلت دینے  
حسب و نسب میں ہر طرح اپنے آپ کو نجیب گردانے اور کہے کہ دیکھو رسول اللہ کس نسل سے ہیں، حضرت  
باجرہ کون تھیں، حضرت سارہ کی کنیز تھیں کہ نہیں، اور تائید میں قول نصرانی مورخ کا پیش کرے اور بعض  
کو اولادِ فاطمہ سے لونڈی بچا کہے اور ساداتِ زمانہ کو قابلِ تعظیم و تکریم نہ جانے، بلکہ ان کی توہین و تمجین و  
تذلیل اور ان پر سب و شتم اور ایذا رسانی کو جائز و مباح سمجھے اور عامل ایسے شائع اعمال کا ہو، مسلمانوں  
کے ایسے گروہ کے ساتھ کھانا پینا، مناکحت و موالات، ان کی مجالس و محافل میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟  
بیٹو! تو جروا۔



## الجواب

ایسا شخص گمراہ، بد دین، مسخرہ شیاطین ہے بلکہ اس پر حکم کفر کا لازم ہے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے میل جول، مناکحت و درکناران کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

قال الله تعالى واما ينسيتك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين  
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (ت) مجمع الانهر میں ہے،

الاستخفاف بالاشراف والعلماء كفر ومن قال للعالم عويلم اولعلوى عيسى قاصدا به الاستخفاف كفر  
یعنی سادات و علماء کی توہین کفر ہے اور جو بنظر توہین کسی عالم کو مولویا یا سید کو میر و اکھے وہ کافر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶ مرسلہ جناب قاضی ارشاد احمد صاحب از مبیل پور ضلع پٹی بھیت ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ  
ایک واعظ نے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو؟ آپ نے جواب عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کبھی تم نے پردہ اٹھا کر دیکھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ کو اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اب کی مرتبہ پردہ اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبرئیل نے ایسا ہی کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور عامر سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا، یہ روایت کہاں تک صحیح ہے، اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس علم کے تحت میں داخل ہے؟

## الجواب

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افتراء ہے اور اس کا بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۷ از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسجد نیا پورہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ  
(۱) اول عبد القادر جس نے یہ کلمات کہے ہیں وہ کافر ہے یا نہیں؟ اگر اس کے کفر میں شک کرے اس کے

واسطے کیا حکم ہے؟

(۲) قاضی صاحب شہر یا دیگر مسلمان جو عبد القادر کے معاون اور مددگار ہیں اور اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دینی اور دنیوی مراسم میں تعلق رکھتے ہیں ان کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۳) عبد القادر کے گروہ میں سے جن لوگوں کا ہمارے گروہ سے زن و شو کا تعلق ہے یعنی زوجہ اس گروہ کی ہے اور زوج اس گروہ کا ہے اسی طرح زوج اس گروہ کا ہے اور زوجہ اس گروہ کی ہے اور وہ لوگ یعنی ہر دو فریق اپنے اپنے عقیدہ پر قائم ہیں تو ایسی صورت میں ان کا نکاح شرعاً قائم رہتا ہے یا نہیں؟

(۴) قاضی صاحب شہر سے یہ کہا گیا کہ تم عبد القادر جس نے توہین کی ہے اس کو کیا سمجھتے ہو، قاضی شہر یہ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں مگر عبد القادر کے پیچھے نماز پڑھنے والے کا، اس سے یہ مطلب کہ عبد القادر سے اسلامی مراسم منقطع نہ کروں گا، حالانکہ قاضی صاحب کے روبرو عبد القادر کے توہینی الفاظ کہنے کی بابت شہادتیں پیش کر دی گئیں اور ان کے سامنے چار مسلمانوں نے گواہی دی کہ ہمارے روبرو عبد القادر نے یہ الفاظ وعظ میں کہے اور پھر حسب خواہش قاضی صاحب علماء کے فتوے بھی پیش کر دئے، ایسی حالت میں قاضی شہر کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے نکاح پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایک شخص نے علی الاعلان توہین کی اس پر کفر کا فتویٰ منگوانا اور اس مسلمان کو کافر کہنا ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟

### الجواب

(۱ و ۲) صورت مستفسرہ میں بلاشبہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور بلاشبہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے کافر ہے، اور بلاشبہ جو اس امر پر مطلع ہو کر اسے قابلِ امامت جانے اس کے پیچھے نماز پڑھے بلکہ وہ بھی جو اسے مسلمان جانے بلکہ وہ بھی جو اس کے کفر میں شک کرے سب کافر و مرتد ہیں۔ سفار شریف امام قاضی عیاض و دیگر امام شمس الاندلس و ذخیرۃ العقبین و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ میں ہے، من شک فی کفره و عذابه فقد کفر۔ (جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ ت)

(۳) جو مرد اس عقیدہ پر ہوں یا اس پر مطلع ہو کر اس عقیدہ والے کو کافر نہ جانتے ہوں ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے، عورتیں ان سے اپنے مہر کافی الحال مطالبہ کر سکتی ہیں اور بعد عدت جس سے چاہیں اپنا نکاح کر سکتی ہیں اور عورتوں میں جو کوئی اس حقیقت حال سے آگاہ ہو اور جان بوجھ کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہو گئی، مگر حسب روایت مفتی بہا اپنے شوہر مسلمان کے نکاح سے نہ نکلے گی نہ اسے اختیار ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرے، ہاں ان کے شوہروں کو جائز نہ ہوگا کہ انھیں ہاتھ لگائیں جب تک وہ تائب ہو کر پھر اسلام نہ لائیں۔

(۴) قاضی مذکور کے سامنے شہادتیں پیش ہونے کا کیا ذکر جبکہ سوال میں مذکور کہ سورہ والضحیٰ شریف دکھا کر وہ الفاظ قاضی کے سامنے کہے اس صورت میں قاضی خود اس شخص کے ان احکام میں شریک ہے، اس کے پیچھے نماز محض باطل اور اس سے میل جول حرام اور اس سے نکاح پڑھنا ناجائز نہیں۔

(۵) جو شخص توبہ کر چکا ہو اس پر کفر کا فتویٰ منکاحنا سخت عذاب کا استحقاق ہے اور مسلمان کو بلا وجہ کافر کہنے پر حدیث صحیح میں اسناد فرمایا کہ وہ کہنا اس کہنے والے ہی پر پلٹ آئے گا یعنی جب کہ بروجبہ اعتقاد ہو اور بروجبہ سب و دشنام تو اشد کبیرہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور زیادہ تفصیل ہمارے فتاویٰ میں ہے۔

مسئلہ ۶۲ از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسجد نیا پورہ مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ عبد القادر نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور اس پر علماء کا فتویٰ کفر کا آچکا ہے اور وہ توبہ سے انکار کرتا ہے اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور اس کے بھائی بھتیجے اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے معاون ہیں ان کا نکاح بھی عند الشرع ٹوٹ گیا یا نہیں، اور اگر ٹوٹ گیا ہے تو ان کی مطلقہ بیویوں کا نکاح دوسرے مسلمانوں سے جائز ہے یا نہیں اور وہ مطلقہ بیویاں مہر کی لین دار ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب بحوالہ کتب معتبرہ عطا فرمایا جائے، عند اللہ ماجور ہوں گے۔

### الجواب

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور جو اس کی توہین پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے ایسے جتنے لوگ ہوں خواہ توہین کرنے والوں کے عزیز قریب ہوں یا غیر ان سب کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور فی الحال واپس نہ

مہر کا مطالبہ کر سکتی ہیں، ان عورتوں کو اختیار ہے کہ عدت کے بعد جس مسلمان سے چاہیں نکاح کر لیں، واللہ تعالیٰ اعلم  
**مسئلہ ۶۳** از ہوؤل ضلع گورگانہ مرسلہ عبداللہ شاہ

معظم و مکرم قدوة الفضلاء فضلانا مولانا اولانا۔۔۔۔۔ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب  
 دام فیوضہ، بعد سلام سنون، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنام زید  
 اور چند مسلمان اُمّی اس کے ہمراہ ایک پادری مذہب عیسوی کے مکان پر نشست برخواست ایک وقت معین پر پادری  
 صاحب کے مکان پر ہوا کرتی ہے، بروقت نشست پادری صاحب کے یہاں کے خور و نوش میں شریک  
 ہوتے ہیں یعنی پان و چائے وغیرہ خاص پادری صاحب کے مکان کا بنا ہوا کھاتے پیتے ہیں اور گفتگو وغیرہ  
 میں یہاں تک نوبت ہوتی ہے کہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لفظ بے ادبانہ  
 وہ پادری کہتا ہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں افک و بہتان تک نوبت پہنچتی ہے  
 اور حضرت زینب و زید کی شان میں لفظ گستاخانہ کرتا ہے، اب دوسرے مسلمان اس مولوی سے کہتے ہیں  
 کہ پادری کے یہاں کا اکل و شرب اچھا نہیں، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ کچھ ہرج نہیں اور ہمارے ایمان میں  
 کوئی فرق اور خلل نہیں آتا ہے، اگر فرق آتا ہو تو ہم کو قرآن و حدیث سے ثبوت دو، جناب مفتی صاحب یہ امر  
 طلب ہے آیا اس مولوی کے ایمان میں خلل و فرق آیا یا نہ، اور اس مولوی کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہ، اور  
 کوئی گناہ ہے یا نہ، اور گناہ کیسا ہے، صغیرہ یا کبیرہ؟ بیٹنوا تو جروا۔

### الجواب

اس نام کے مولوی کے ایمان میں اگر فرق نہ ہوتا تو وہ ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو سکتا جن میں اللہ و  
 رسول کے ساتھ یہ استہزاء طعن کئے جاتے ہیں وہ ثبوت مانگتا ہے اسے اگر ایمان احکام کی خبر ہوتی تو  
 جانتا کہ قرآن عظیم اس صورت میں اس کے مثل نصاریٰ ہونے کا فتویٰ دے رہا ہے۔

قال الله تعالى بشر المتفقين بان لهم	خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے دردناک
عذابا الیما الذین یتخذون الکفرین	عذاب ہے، وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں
اولیاء من دومت المؤمنین یتبعون	مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزت و صونڈتے
عندهم العزة فان العزة لله جمیعاً	ہیں، عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے، اور بیشک
وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم	وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں
آیت الله یکفربہا ولیستہزأ بہا فلا	کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی
تفعدوا معہم حق یخوضوا	بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور



فی حدیث غیبرہ انکم اذا مثلہم ات اللہ  
جامع المنفقین والکفرین فی جہنم  
بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی  
انہیں کی مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب  
کو جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا۔

اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور وہ سخت اشد کبیرہ کا مرتکب ہے بلکہ اس کا ایمان ہی ٹھیک نہیں،  
جیسا کہ قرآن عظیم صاف ارشاد فرما چکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴ از کلام الہ پر گئے اوسیت ضلع بدایوں مرسلہ محمد حسین خاں خطیب ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنگالی نے کہا کہ  
جو کوئی نماز سنت پڑھے وہ مشرک ہے، اور التحیات اور درود شریف نماز میں پڑھنے کی کہیں سند نہیں،  
اور اگر سند ہو تو قرآن شریف سے ثابت کرو اور نماز جنازہ کی بھی نہیں پڑھنی چاہئے اس کی بھی قرآن شریف  
سے سند نہیں اور حدیث کا کچھ اعتبار نہیں، ازراہ عنایت جواب سے زود تر سر فراز فرمائیے۔

### الجواب

جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے، اور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ و اللہ تعالیٰ کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے  
صریح مرتد کافر ہے اور جو مرتد کافر ہے اسے اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے،  
ما اٹکم الرسول فخذوہ وما نہنکم عنہ  
فانتہوا  
رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں  
باز رہو۔

اور فرماتا ہے،

فلا وربک لایؤمنون حتی یمکول فیما  
شیعربینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجا  
مما قضیت ویسلموا تسلیمًا  
اے نبی! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے  
جب تک تجھے اپنی ہر اخلاقی بات میں حاکم نہ بنائیں  
پھر اپنے دلوں میں تیرے فیصلہ سے کچھ تنگی نہ پائیں اور  
اچھی طرح دل سے مان لیں۔

۱۔ القرآن الکریم  
۲۔ ۴/۵۹  
۳۔ ۶۵/۴



نماز سنت و جنازہ اور النجات و درود سب کا حکم کلام اللہ شریف میں صراحتہ موجود مگر:

من لم يجعل الله له نورا فله نور۔ جسے اللہ نے نور نہ دیا اس کے لئے کہیں نور نہیں۔

پہلے یہ منکر بتائے کہ پانچ نمازوں کا ثبوت کلام اللہ شریف میں کہاں ہے، اور صبح کی دو رکعتیں، مغرب کی تین رکعتیں، باقی کی چار چار، ان کا ذکر کلام اللہ شریف میں کہاں ہے اور نمازوں کی ترتیب کہ پہلا قیام اور اس میں قرأت پھر رکوع پھر سجدہ پھر قعود قرآن مجید میں کہاں ہے، وقتوں کی ابتدا و انتہا کہ فجر کا وقت طلوع صبح سے شروع ہو کر طلوع شمس پر ختم ہوتا ہے اور ظہر کا زوال شمس سے سایہ اصلی کے سوا ایک مثل یا دو مثل سایہ ہونے تک اس کا ذکر قرآن مجید میں کہاں ہے، وضو کی ناقض یہ یہ چیزیں ہیں اور غسل کی یہ یہ، اور نماز ان چیزوں سے فاسد ہوتی ہے ان کی تفصیل قرآن مجید میں کہاں ہے جب وہ ان سوالوں سے عاجز ہو گا اور اپنے کفر و جہل کا اقرار کر کے تائب ہو گا اس وقت ہم اسے بتا دیں گے کہ جن چیزوں کا وہ منکر ہے وہ سب قرآن مجید سے ثابت ہے اور ساتھ ہی یہ بتائے کہ اس نے اس قرآن مجید کو بے کم و بیش قرآن منزل اللہ کیونکر مانا، کیا اللہ خود اس کے ہاتھ میں دے گیا، اور جب یہ نہیں تو دلیل دے اور سمجھ کر کہے کہ اس دلیل سے جو کچھ ثابت ہو گا سب ماننا پڑے گا ورنہ قرآن بھی ہاتھ سے کھوئے گا، کھویا تو ہے ہی جھوٹے زبانی قرار سے بھی ہاتھ دھوئے گا ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین (بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا) یہ مسائل جن کا ثبوت ہم نے قرآن عظیم سے دینا اس کے ذمہ لازم کیا ہے اس طرح لکھے جس طرح ہم مسلمانوں میں ہے اس کے نزدیک اگر اور طور پر ہوں تو جس طرح اس کے اعتقاد میں ہیں انھیں کا ثبوت قرآن مجید سے دے کہ نماز ہر روز کے وقت کی فرض ہے، ہر وقت کی ابتدا انتہا کیا ہے، نماز میں کیا کیا فرائض ہیں، ان کی ترتیب اور پڑھنے کی ترکیب کیا ہے، وضو و غسل کی ناقض کیا ہیں، ہر وقت کی نماز میں کتنی رکعتیں ہیں، کس کس چیز سے فاسد ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ ۶۵ شبہ پیش کردہ بعض اہل علم ۲۵ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ

بلاشبہ اشرف علی تھا نوی اپنی عبارت حفظ الایمان میں حق کا معاند ہے، مگر تکفیر میں یہ شبہ ہے کہ وہ علوم غیبیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتا بلکہ اطلاق لفظ عالم الغیب کا تیسری شق جو مصحح ثبوت علوم کثیرہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً

پھپالی اور زید پر براہ فریب و مغالطہ ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا  
ہم اسے دیکھتے ہیں کہ وہ خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتا۔

### الجواب

اشرف علی سے زیادہ اپنی مراد کون بتا سکتا ہے اس نے جو عرق ریزی و حرکت مذہبوی "بسط البنان" میں کی اس پر شدید قاہر الہی "رد" و "قعات السنان" وغیرہ میں ملاحظہ ہوں، مگر ایک ذی علم کے لئے کشف شبہ کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ یہ سوال حاضر کیا جاتا ہے جس میں سر اسر عبارت خضوع الایمان کا پورا چرچہ ہے اس کا جواب دیتے بلکہ ان شاء اللہ تعالیٰ ملاحظہ کرتے ہی حق کھل جائے گا اور شبہ کا وسوسہ دھواں ہو کر اڑ جائے گا وباللہ التوفیق۔

سوال یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید نے حمد الہی میں کہا اے سخی داتا الہ العلیین۔ اس پر حمید و ولید دو شخصوں نے اعتراض کیا۔ حمید: یہ ناجائز ہے اسمائے الہی توقیفی ہیں اللہ عز و جل کو جو اد کہا جائے گا سخی کہنا جائز نہیں حواشی حاشیہ خیالی علی شرح العقائد النسفی میں اس کی تصریح ہے۔ ولید: اللہ عز و جل کی ذات مقدسہ پر سخاوت کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سخاوت سے مراد بعض عطا ہے، یعنی کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی شخص کو کچھ نہ کچھ دے دینا اگرچہ ایک نوالہ یا ایک کوڑی یا کل عطا کہ کسی سائل کا کوئی سوال کبھی نہ پھیرا جائے ہمیشہ جو کچھ مانگے اسے دیا جائے، اگر بعض مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے ایسی سخاوت تو زید و عمر ہر ذلیل و رذیل ہر بھنگی چمار کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص سے کسی نہ کسی چیز کا دینا واقع ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو سخی داتا کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو سخی داتا کہوں گا تو پھر سخاوت کو منجملہ کمالات الہیہ شمار کیوں کیا جاتا ہے، جس امر میں مومن بلکہ شریف شخص کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو خدا وغیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام عطایا مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہی۔ ولید کے اس کلام پر حمید و اکابر علمائے کرام نے کفر صریح ہونے کا حکم کیا، سعید کو اس میں یہ شبہات ہیں ہم دیکھتے ہیں، ولید خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا، اس کا مقصود الملاق لفظ سخی پر انکار ہے نہ کہ عطائے الہی کا ابطال تیسری شق جو صحیح ثبوت عطائے الہیہ ہے اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً پھپالی اور زید پر براہ فریب و مغالطہ ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا، اب علمائے کرام سے استفسار ہے کہ :

- (۱) آیا کلام ولید میں اس تاویل کی گنجائش ہے؟
- (۲) محض لفظ سخی کے اطلاق پر انکار وہ تھا جو حمید نے کیا یا یہ جو ولید نے کہا؟
- (۳) منشاء اطلاق یعنی عطا کو دو مشقوں میں منحصر کر دینا ایک وہ کہ خدا میں بھی نہیں دوسرے وہ کہ بھنگی چار میں ہے اور اس بنا پر اسے کمالات الہیہ سے نہ جاننا اور خدا اور اس کے غیر ہر بھنگی چار میں فرق پوچھنا محض اطلاق لفظ سخی کا انکار ہو گیا یا اللہ عز وجل کی صفت کمالیہ عطا کا صریح ابطال ہو گیا؟
- (۴) اس تقریب سے عطا کو کمالات الہیہ سے نہ جاننا اور خدا اور بھنگی چار میں فرق پوچھنا اور اللہ تعالیٰ کی خصوصیت نہ جاننا ہر بھنگی چار کے لئے بھی حاصل ماننا یہ تو بہن شان عزت ہے یا نہیں؟
- (۵) اس کلام کے سننے سے کسی طرح کسی کا ذہن اس طرف جاسکتا ہے کہ یہ ابطال عطاء الہی نہیں نہ اس کے کمال پر حملہ نہ اس قسم عطا میں جو اسے حاصل ہے، اس کی خصوصیت کا انکار نہ ہر بھنگی چار کی اس میں شرکت کا اظہار بلکہ با وضف صحت معنی وصول یعنی صرف بالخصوص لفظ سخی پر انکار ہے۔

- (۶) جو معنی کسی طرح کلام سے مفہوم نہ ہو سکیں کیا ان کی طرف پھر ناکفر کا نافی ہو سکتا ہے، شفاۃ امام قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ اللہ میں تصریح ہے کہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل (صریح الفاظ میں تاویل مقبول نہیں ہوتی۔ ت) ایسی تاویل مسموع ہو تو کوئی کلام کفر نہ ٹھہر سکے، اردت برسول اللہ العتقرب (میں نے رسول اللہ سے مراد بچھو لیا ہے۔ ت) کی تاویل اس تاویل سے قریب تر ہے یا نہیں کہ بلاشبہ عتقرب بھی خدا ہی کا بھیجا ہوا ہے۔

- (۷) صحیح بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ذلک اخبات النفاق (یہ نفاق کا خضوع ہے۔ ت) اس خضوع و خضوع کا جواب کافی ہے یا یہ کہ کوئی کیسا ہی کفر کرے جب بعض اعمال صالحہ کرتا ہو کافر نہیں ہو سکتا۔ بینوا توجروا۔

مسئلہ از یازید پور ضلع پٹنہ مرسلہ عبدالصمد صاحب ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ امکان نسخ نہیں بلکہ وقوع نسخ کا ماننا فرض ہے یا واجب یا مستحب جس کو دوسرے لفظوں میں یوں صاف کر سکتے ہیں کہ وقوع نسخ پر دلیل قطعی یعنی آیت قرآنی یا حدیث متواتر ہے یا دلیل ظنی ہے اس کا منکر کافر ہو گیا یا فاسق؟ بینوا توجروا۔

لہ الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع فی تصرف وجوه الادکام مطبع شرکت صحافیہ فی بلدہ العثمانیہ ۲۹/۱

لہ مجمع الزوائد باب الاعمال الخواتیم دار الکتاب بیروت ۲۱۳/۷

## الجواب

وقوع نسخ بلاشبہ قطعیات سے ثابت بلکہ باعتبار شرائع سابقہ ضروریات دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از بجوارہ مرسلہ حاجی عبد اللطیف ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اور مرد میں سے کسی سے بے علمی کی وجہ سے ایسا کلمہ منہ سے نکل جائے کہ کفر میں شمار ہو تو طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور اگر ایسا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے کیونکہ ظاہر نکاح دوسری بار پڑھانے سے شرم کرتا ہو تو بغیر گواہ کے ایسا نکاح پھر درست ہو سکتا ہے یا نہیں کہ صرف مرد و عورت دونوں ہی نکاح قائم کر لیں کہ کوئی صورت آسان ہو تو بتلائیں کیونکہ اکثر لوگ بے علمی کی وجہ سے کوئی کلام کہہ دیتے ہیں اور وہ کفر ہوتا ہے اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے۔

## الجواب

معاذ اللہ جس سے کلمہ کفر صادر ہو اسے بعد توبہ تجدید نکاح کا حکم ضرور ہے اور نکاح بغیر دو گواہوں کے نہیں ہو سکتا، دو مرد یا ایک مرد و دو عورتیں عاقل بالغ آزاد اور مسلمان، عورت کے نکاح میں ان کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے وہ ایجاب و قبول کو ایک سلسلہ میں نہیں اور کھینچ کر یہ نکاح ہو رہا ہے بغیر اس کے نکاح نہیں ہو سکتا، ہاں یہ کچھ ضرور نہیں کہ وہ غیر ہی لوگ ہوں، زن و شوھر کے جوان بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، نوکر چاکر ان میں سے اگر دو مردوں یا ایک مرد و دو عورتوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں کافی ہے، اور تجدید نکاح کوئی شرم کی بات نہیں، یہ وسوسہ شیطانی ہے، شرم کی بات یہ ہے کہ نکاح میں خلل پڑ جائے اور بغیر تجدید کے زن و شوھر کا علاقہ باقی رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از انجمن اسلامیہ بھرت پور مرسلہ حافظ عبد الوہاب خاں ٹونکی ۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ  
یہاں ایک مولوی صاحب نے اثنائے وعظ میں فرمایا کہ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی لاش مبارک شہادت کے بعد کئی روز تک نہایت ناگفتہ بہ حالت میں رہی اور آپ کی ایک ٹانگ (نعوذ باللہ) کتوں نے چبا ڈالی، مولوی صاحب اور ان کے مقلدین اس واقعہ کو تاریخی واقعہ بتاتے ہیں، یہاں کوئی ایسا عالم نہیں جو اس واقعہ کے متعلق صحت کر سکے، اس لئے عرض ہے کہ بواپسی اس واقعہ کے اصلی حالت سے اطلاع دیں، اگر صحیح ہے تو کس معتبر کتاب سے پتہ چل سکتا ہے؟ اگر غلط ہے تو کس فرقہ کا عقیدہ ہے؟

## الجواب

امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں فرماتے ہیں،



قال الزبير بن بكار ببيع يوم الاثنين  
ليله بقيت من ذى الحجة سنة ثلاث و  
عشرين وقتل يوم الجمعة لثمان عشرة  
خلت من ذى الحجة بعد العصر ودفن  
ليلة السبت بين المغرب والعشاء

شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اشاعتیہ میں امیر المؤمنین ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افضیوں  
کے دسویں طعن میں ان ملاعین سے نقل کیا کہ :  
بعد از قتل او را سه روز اوقادہ گزاشتند و بدفن  
اونیز داشتند

قتل کے بعد انھیں تین دن تک ایسے ہی پھینک  
دیا گیا اور دفن نہ ہونے دیا گیا۔ (ت)

وہ کتوں کا لفظ اس طعن میں بھی نہیں، پھر جواب میں بہت روایات ذکر کر کے فرمایا :

ان تمام مشہور روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ  
حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی لاش کا تین دن تک  
پڑے رہنے کا واقعہ محض افراء اور جھوٹ ہے اور  
تمام کتب تاریخ میں اس کی تکذیب موجود ہے کیونکہ  
تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ  
عنہ) کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ بروز جمعہ المبارک بعد  
نماز عصر ہوئی اور بلاشبہ ہفتہ کی رات بقیع شریف  
میں تدفین ہوئی انتہی۔ (ت)

مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے بھی اپنے بعض حواشی  
میں یہی بات لکھی ہے اور یہ بھی تجاوز ہے  
ہاں مشہور و مقبول روایات کے مقابلے میں مناکیر

ورایتی کتب فی بعض تعلیقات الحدیثیہ  
وهذا ایضا تجاوز نعم لا تقبل المناکیر  
المسکرات فی مقابله المشہورات المقبولات

باب عثمان رضی اللہ عنہ	دار صادر بیروت	۴۶۳/۲
مطالعین	سیل ایکٹمی لاہور	۳۲۶/۱
"	"	"
"	"	۳۲۹/۱

لک الاصابہ فی تمیز الصحابہ

تحفہ اشاعتیہ

"



واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جبل مجدہ اتم منکرات مقبول نہیں ہوتیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ واحکم۔

۶۹ مسئلہ از شہر مالیکاون محلہ قلعہ قریب مسجد کلاں مرسلہ محمد صادق صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ  
اگر کوئی شخص آیات قرآنی کو زمانے تو وہ شخص گناہگار ہو گیا یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو کس درجہ کا؟ اور نماز اس کے پیچھے کیسی ہوتی ہے؟

### الجواب

آیت کو نہ ماننا یعنی انکار کرنا کفر ہے اس کے پیچھے نماز کیسی، مگر عوام نہ ماننا اسے بھی کہتے ہیں کہ گناہ خلاف آیت قرآنی واقع ہوا اور اسے آیت سنائی گئی اور وہ اپنے گناہ سے باز نہ آیا یہ باز نہ آنا اگر محض شامت نفس سے ہو آیت پر ایمان رکھتا ہے نہ اس سے انکار کرتا ہے نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو گناہ ہے کفر نہیں، پھر اگر وہ گناہ خود کبیرہ ہو یا بوجہ عادت کبیرہ ہو جائے اور یہ شخص اعلان کے ساتھ اس کا ترکیب ہو تو فاسق ملعون ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنی گناہ اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۰ مسئلہ از چندویں حسینی بازار مرسلہ غلام حسین صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ العلی العظیم والصلوة علی النبی الکریم وآلہ و صحبہ المکرمین آمین! کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چندویں میں مسلمانوں نے ہنود، مشرکین سے اتفاق کرنے میں یہ آثار ظاہر کئے کہ سوائے نوبت نقارے نوازی اور ناچ رنگ نام شروع کے ایسا مبالغہ اور عروج ان کی رسوم جلا دینے میں کیا کہ بعض فریق تہنک، قشقہ، سندے برہمنوں کے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر کھنچو کر خوش اور مسرور ہوا اور بعض فریق برہمنوں کے ساتھ جے رام چند رجبی اور جے سینا جی کی بول اٹھا اور بعض فریق نے ہمراہ ہنود تحت رواں نستہ عورتوں کے گشت کی اور وہ تحت رواں خلاف سا لہائے گزشتہ پیوستہ کے بیخوف و خطر گلی کوچہ پھرا کر مسلمانوں کے جائے جلوس پر ہنود لائے، مسلمانوں نے سوائے تواضع پان پھول اور بار، الاچھی وغیرہ ان کے آنے کا شکریہ بے تعجزہ ادا کر کے شیرینی کی تھالی پیش کی اس عمل سے کس فریق کی عورت نکاح سے باہر ہوئی اور کون بتلائے کفر ہوا اور کون ترکیب گناہ کبیرہ ہوا اور ہر فریق کی توبہ کی صورت کیا ہے؟

### الجواب

وہ جنہوں نے برہمن سے قشقہ کھنچوایا وہ جنہوں نے ہنود کے ساتھ وہ جے بولی کافر ہو گئے، ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور وہ کہ گشت میں شریک ہوئے اگر کافر نہ ہوئے تو قریب بکفر ہیں،

حدیث میں نبی ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من سود مع قوم فهو منهم وفي لفظ  
من کثر سواد قوم

اور وہ جنہوں نے بت کے لانے پر شکریہ ادا کیا اور خوش ہوئے ان پر بھی حکم فقہاء کفر لازم ہے بغیر العیون میں ہے :

اتفق مشائخنا ان من ساء امر الکفار  
حسن فقد کفر

ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از موضع میری پور ڈاکخانہ قصبہ علی گڑھ ضلع بریلی مرسلہ خان محمد خاں  
۱۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید آداب و احکام و ارکان شریعت کا محض منکر ہے یعنی اہل ہندو کی پرستش گاہوں پر پوجا کرتا ہے، وچل چڑھاتا ہے، سراسر جو کام شرک و کفر کے ہنود کرتے ہیں ان کو زید بھی کرتا ہے اور بجائے محفل میلاد شریف کے مثل ہنود کے کتھا کی یعنی برہمن کو بلا کر پوریاں وغیرہ پکوا کر اور ہنود کو کھلا کر جن مسلمانوں سے رسم تھان کو کھلا دیں اور ہنود کے ہوم رول میں چندہ دیا اور مسجد کے دینے سے انکار، صوم و صلوة کا منحرف بائیں امور کہ زید میں موجود ہیں، عمر اپنی بیٹی زید کے بیٹے کو دینا چاہتا ہے ہر چند اس سے منع کیا گیا مگر قصداً رسم گیا حتیٰ کہ تاریخ شادی کی ٹھہر گئی، عمر کی زوجہ نے جواب دیا اور سخت کلامی کی کہ زید اگر بھنگی ہے تو ہم بھی بھنگی ہیں، عمر سے کہا گیا کہ تم کو اگر زید سے ملنا ہے تو اس کو توبہ استغفار کر دیا جائے، مگر عمر نہ مانا اور شرک و کفر کی حالت میں دیدہ و دانستہ قرابت کی، آیا ہم جمیع مسلمان زید و عمر کے ساتھ کیسا معاملہ رکھیں، جو حکم شرع شریف کا ہونا فہم ہوا ایسا شخص بموجب شرع شریف کے مستوجب سزا ہے یا نہیں، مینواتوجروا

۱۰/۲۱	دار الکتاب العربی بیروت	۵۱۶ ترجمہ عبداللہ بن عتاب الخ	۱۔ تاریخ بغداد
۴/۳۴۶	المکتبۃ الاسلامیہ بیروت	بحوالہ مسند ابی یعلیٰ	۲۔ نصب الرایۃ لاحادیث الہدایہ
۹/۲۲	موسسۃ الرسالہ بیروت	حدیث ۲۴۷۳۵	کنز العمال
۱/۲۹۵	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	کتاب السیر باب الردۃ	۳۔ غزالیون البصائر مع الاشباہ والنظائر

## الجواب

صورت مذکورہ میں زید کا فرزند ہے، اس سے سلام، کلام مسلمانوں کو حرام اس کی شادی غمی میں شرکت حرام۔

قال الله تعالى واما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذكری مع القوم الظلمین  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)  
بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

قال الله تعالى ولا تقبل على احد منهم مات ابدا ولا تقبل على قبده  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت)

عمر اس کے سب افعال پر آگاہ ہے اور اس نے توبہ بھی لینا نہ چاہی اور ایسی قرابت اس کے ساتھ کی مبتلائے گناہ عظیم و مستحق عذاب الیم ہوا۔

قال الله تعالى انكم اذا مثلتم، وقال الله تعالى ومن يتولهم منكم فانه منهم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ ظلموا فتسکم النار  
چھوئے گی۔ (ت)

زید و عمر اگر توبہ کریں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ انھیں یک نخت چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳؎ از بدایون مرسلہ تھو و نثار احمد سوداگران چرم ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۶ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے باوجود اس علم کے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کافر ملحد ہونے کا فتویٰ تمام علمائے اسلام دے چکے ہیں پھر بھی اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرزائی کے لڑکے کے ساتھ کر دیا اب زید کو گمراہ اور بد عقیدہ سمجھا جائے یا نہیں اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور اس کی شادی غمی میں شریک ہونا اپنے یہاں اس کو شریک کرنا

۵۲ القرآن الکریم ۸۲/۹

۵۳ " ۵۴/۵

۵۵ القرآن الکریم ۶۸/۶

۵۶ " ۱۴۰/۲

۵۷ " ۱۱۳/۱۱

جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ ایسا کریں ان کے لئے کیا حکم ہے؟  
(۲) مرزائیوں کے لڑکوں کو جو ابھی بسن شعور کو نہیں پہنچے اور اپنے ماں باپوں کے رنگ میں رنگے ہیں اور ہر امر میں انھیں کے ماتحت ہیں کیا سمجھنا چاہئے مرزائی یا غیر مرزائی؟

### الجواب

(۱) اگر وہ لڑکا اپنے باپ کے مذہب پر تھا اور اسے یہ معلوم تھا کہ اس کا یہ مذہب ہے اور دائستہ لڑکا اس کے نکاح میں دی تو یہ لڑکا کو زنا کے لئے پیش کرنا اور پرلے سرے کی دیوثی ہے، ایسا شخص سخت فاسق ہے اور اس کے پاس بیٹھنا مک منع ہے،

قال الله تعالى واما ينسبك الشيطان فلا  
تقعد بعد الذكري مع القوم الظالمين  
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ (ت)  
ورنہ اس کے سخت بے احتیاط اور دین میں بے پروا ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اگر ثابت ہو کہ وہ واقعی مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے اس بنا پر یہ تقریب کی تو خود کا فر مرتد ہے، علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ:

من شك في عذابه وكفره فقد كفر به  
جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام،

قال الله تعالى ولا تصل على احد منهم مات  
ابدا ولا تقم على قبره  
کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (ت)

(۲) وہ سب مرزائی ہیں مگر وہ کہ عقل و تمیز کی عمر کو پہنچا اور اچھے بُرے کو سمجھا اور مرزائیوں کو کافر جانا اور ٹھیک اسلام لایا وہ مسلمان ہے، یہ اس حالت میں ہے کہ ماں مرزائی ہو، اور اگر ماں مسلمان ہو اگرچہ اپنی

شامت نفس یا اپنے اولیاء کی حماقت یا ضلالت سے مرزائی کے ساتھ نکاح کر کے زنا میں مبتلا ہے، اب جو بچے ہوں گے جب تک نا سمجھ رہیں گے اور سمجھ کی عمر پر آکر خود مرزائیت اختیار نہ کریں گے اس وقت تک وہ اپنی ماں کے اتباع سے مسلمان ہی سمجھے جائیں گے،

فان الولد يتبع خيرا ابوين دینا فکیف  
من ليس له الا الام فان ولد الزنا  
لا اب له۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بچہ والدین میں سے اس کے تابع ہوتا ہے جس کا دین بہتر ہو تو اس وقت کیا حال ہوگا جب اس کی صرف ماں ہی ہو کیونکہ ولد زنا کا باپ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۳۶ھ از مقام رانچی محلہ اوپر بازار مرسلہ عبدالرب صاحب ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ  
جولہ: (۱) معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غلط ہیں، معجزہ حضرت سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) مردہ کو زندہ کرنا غلط ہے، مطلب اس کا احوال قوم کو زندہ کرنا ہے ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے شرعاً؟  
(۲) کتاب فتاویٰ عالمگیری وقاضی خاں بے اعتبار ہیں، توہین علماء دین قول بکر سے منظور ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۳) قربانی کرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ گوشت و خون کا محتاج نہیں، نہ اس تک پہنچتا ہے بلکہ تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے، قربانی کے جانور کی قیمت مدرسہ میں دینا افضل ہے، خورد فرمایا جائے کہ بکرنے ترک و بوب پر حملہ کیا یا نہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۴) حضرت منصور کا وار پر کھنچا جانا امور سلطنت و مہتم ہونے کی وجہ سے نہ تھا نہ اور کسی وجہ سے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) بکر عبادت گاہ کفار میں نہ بنیت تفریح طبع و دیکھنے کے جاتا ہے بلکہ شرکت عبادت گاہ کفار کو فرض سنت و مستحب ٹھہراتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۶) بکر پردہ حنفیت میں کار بند و یا بیت ہے، وہابیوں کی حمایت اور اہلسنت و تمامی مضرین و فقہاء کی توہین کرتا ہے۔ میلاد و قیام کے متعلق الفاظ ناشائستہ و بدعت سینہ کہتا ہے، بکر کی اقتدار جائز ہے یا نہیں؟ اور بکر درحقیقت مقلد ہے یا غیر مقلد؟

(۷) بکر محض باپس کلام و اثبات مدعا اپنے بزور زبان عبارات فقہیہ کو تحریف کیا ہے، بکر دست انداز اقوال ائمہ مجتہدین پر ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۸) بکر جناب کنز الفقراء تاج الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پر طعن و تکذیب کرامات اولیاء کرتا ہے و نیز دیگر اشخاص بھی بمقابلہ بکر کے حضرت کی شان میں طعن کرتے ہیں اور بکر





بڑھ کر ہیں کہ وہ چڑتے ہیں یہ فقط منکر۔

(۴) ایک بے معنی بات ہے صرف اتنے لفظ محتاج توجیہ نہیں۔

(۵) شرکت عبادت گاہ کفار صریح کفر ہے کیونکہ ہدایت یاز کو جانا شرکت نہیں ہو سکتا، کتب دینیہ میں تصریح ہے کہ معا بد کفار میں جانا مکروہ ہے کہ وہ ماوائے شیاطین ہیں کما فی سدا المختار وغیرہ (جیسا کہ رد المحتار وغیرہ میں ہے۔ ت) نہ کہ شرکت کہ صریح کفر ہے اور کفر کو ہلکا جانا بھی کفر ہے نہ کہ معا ذ اللہ مستحب بلکہ سنت بلکہ فرض ٹھہرانا،

ابا لله وایته ورسله کنتم تستهزءون لا تعقدوا  
قد کفرتم بعد ایمانکم یہ  
کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے  
ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(۶) عجب ہے کہ سائل اس سے وہ کلمات نقل کر کے پھر اس کا مقلد ہونا پوچھتا ہے وہ مقلد ضرور ہے  
مگر ابلیس کا،

قال الله تعالى استحوذ عليهم الشیطان  
فانفسهم ذکر الله اولئک حزب الشیطان  
الآیات حزب الشیطان هم الخسرون  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان پر شیطان غالب آگیا تو  
تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں  
مستحق ہیں بیشک شیطان ہی کا گروہ بار میں ہے۔

(۷) معلوم نہیں سائل نے اس کا پہلا عقیدہ معجزہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتانا غلط کچھ دیا  
یا صحیح، اگر غلط لکھا تو کیوں اور صحیح لکھا تو اس کے بعد ان باتوں کی کیا گنجائش رہی، ائمہ مجتہدین پر دست اندازی کرنا والا  
گمراہ سہی کافر تو نہیں مگر ذیب معجزات کرنے والا تو کافر ہے، گنگا پرشاد یا مسیح چرن سے اس کی کیا شکایت  
کہ تو ہمارے ائمہ پر کیوں اعتراض کرتا ہے۔

(۸) کلمات اولیاء کا انکار گمراہی ہے،

قال الله تعالى كلما دخل علیہما ناکریا  
السحاب وجد عندہا رزقا قال یمریہ  
افی لك هذا قالت هو من عند الله ط  
ان الله یرزق من یشاء  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب زکریا اس کے پاس اس  
کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق  
پاتے، کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے  
آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ

بغیر حساب ۱

جسے چاہے بے گنتی دے (ت)

وقال اللہ تعالیٰ قال الذی عندہ علم من  
الکتاب انا ایتک بہ قبل ان یولد الیک طرفک۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس نے عرض کی جس کے پاس  
کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا

ایک پل مارنے سے پہلے۔ (ت)

اور حضور ولی الاولیاء، غوث الاقطاب، ملاذ الابدال والافراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کی شان اقدس میں  
زبان دوازی نہ کرے گا مگر افضی تہائی،

وسیعوا الذین ظلموا ای منقلب  
یتقلبون ۱۰ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا  
کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۸۲ مسلم از مراد آباد محلہ قائم کی پیریاں مرسلمہ محمد مختار ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

(۱) ایک شخص کے دل میں زبان میں بڑے خیال نکلتے ہیں وہ نماز پڑھنے سے عاجز آ گیا ہے چنانچہ  
لاحول، سورۃ ناس، درود شریف، قرآن شریف پڑھتا ہے تو بھی اس کے دل میں بڑے خیالات  
آتے ہیں اور ایک بات زبان سے برابر دل سے برابر نکلا کرتی ہے، مثلاً سراج الحق بیٹا کس کا، اپنے  
مال باپ کا، اور فحش خیالات بیٹے بیٹیوں، ماں باپ کے بارے میں ہر وقت بڑے خیالات بہت۔

(۲) بڑے خیالات یہ بہت دھوکے انجانی یوقوفی زبان سے، دل جان سے ہیں، نعوذ باللہ خدا کا  
شریک نکلا پھر یہ نکلا خدا وحدہ لا شریک ہے، رسول برحق ہیں، یہ خیال بہت جلد دھوکے سے نکلا ایک ماہ  
میں تین بار ایک دفعہ ایک یوم میں کھرا اٹھ یوم میں تیسرا سولہ یوم میں نکلا پھر یہ خیالات نہیں نکلتے، پھر دل زبان سے یہ  
نکلا کہ خدا وحدہ لا شریک ہے، جب کہ ہزار باتوں کے بعد جب کہ زبان نہیں رکتی تھی، وہ روکتا تھا مگر وہ نہیں  
رکتی تھی، دل میں دنیا کے خیال بہت بڑے تھے وہ یہ ہیں خدا نے کسی کو بیٹا بیٹی مال اسباب دیا ہے سب یہیں  
رہے گا بس خدا کی بات اچھی ہے دل میں یہی بیٹوں بیٹیوں کے خیالات، وہ بخشا جائے گا یا نہیں؟ مسلمان  
رہا یا نہیں؟ گنہ گار ہوا یا نہیں؟

(۳) وہ ہمیشہ لوگوں کو نیک تعلیم دیتا ہے، خدا نے جو بتایا ہے نماز روزہ اور بہت باتوں کی وہ قرآن  
اور خدا رسول کی محبت کرتا ہے جو خدا و رسول کو بُرا اور قرآن کو بُرا کہتا ہے اس کو جان سے مارنے کو تیار ہے

وہ خدا و رسول کو جان سے زیادہ زیادہ سمجھتا ہے خدا سے کئی مرتبہ دُعا مانگی مگر خدا کا حکم نہیں ہوا ان سے پہلے وہ عاجز آگیا ان باتوں سے اور نماز میں بھی بُرے خیالات آتے ہیں وہ اپنے اسلام کا پکا ہے، وہ خدا و رسول سے بہت خوش ہے، کئی آدمی نے خدا و رسول کو بُرا کہا اس نے ان کو مارا مگر جنہوں نے برا کہا تھا وہ کافر تھا، یہ سب بیٹے بیٹیاں کس کی ہیں، کیا آدم علیہ السلام کی یا اپنے ماں باپوں کی؟

### الجواب

بُرے خیالات اگر آئیں اور انہیں بجایا نہ جائے، نہ بالقصد انہیں زبان سے ادا کیا جائے، تو اس سے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا اور جہاں تک مجبوری ہے گناہ بھی نہیں، اور وہ سراج الحق والا فقرہ بار بار کہنا گناہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، خلل دماغ کا ایک شعبہ ہے، والیہا ذب اللہ تعالیٰ بُرے دوسو سے جب دل میں آئیں فوراً اللہ عز و جل کی طرف رجوع کرے اور کہے،

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ و میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا وہی اول الظّٰہِر وَالْبَاطِن وَهُوَ بَکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے (ت)

اور لا حول شریف پڑھے اور خشکی دماغ کا طبی معالجہ بھی چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم  
**مسئلہ** ازادھن پور گجرات قریب احمد آباد مرسلہ حکیم محمد میاں صاحب ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ  
 (۱) ایک مولوی صاحب بعد ختم ہونے وعظ کے فرمانے لگے کہ ہم نے جو وعظ آپ صاحبوں کو سنایا ہے وہ کلام اللہ اور حدیث سے سنایا ہے، نہیں معلوم کہ یہ جھوٹ ہے یا سچ ہے، اس بات کا علم خدا کو ہے یہ الفاظ مولوی صاحب نے کیوں فرمائے، ایسا کہنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟  
 بیٹو! تو بخیر و۔

(۲) مذکور مولوی صاحب ہر وعظ میں ہشتی زیور کے لئے خاص حکم دیتے ہیں، وہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی تصانیف سے ہے، بہت سے ذی علم لوگوں کو شک ہے اور ہشتی زیور پڑھنے کو منع کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے، اس کتاب میں کون سے مسائل غلط ہیں اور کون سے صحیح؟ ان کا خلاصہ اور آپ اس کتاب کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

## الجواب

(۱) یہ کہہ کر کہ میں نے تمہیں یہ وعظ قرآن وحدیث سے سنایا ہے یہ کہنا کہ معلوم نہیں جھوٹ ہے یا سچ قرآن عظیم کے صدق میں شک کرنا ہے اور تاویل بعید کی یہاں کچھ حاجت نہیں، اول تو الفاظ اس کے مساعد نہیں پھر سوال دوم میں بیان سائل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واعظ ہر وعظ میں مسلمانوں کو بہشتی زیور منگوانے کی ترغیب دیتا ہے ایسا ہے تو عقیدہ کا دیوبندی معلوم ہوتا ہے اور دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید کے صدق میں ضرور شک ہے کہ وہ اللہ عزوجل کو جو بآپچا نہیں جانتے بلکہ صفات تصریح کرتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ امکاناً جھوٹا ہے پھر وعظ کو قرآن وحدیث سے بنا کر اس کے صدق و کذب میں شک کرنا ضرور کلمہ کفر ہے، مسلمانوں کو ایسے شخص کا وعظ سننا اور اسے وعظ کی مسند پر بٹھانا حرام ہے۔

(۲) بہشتی زیور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دی اور جس کی نسبت تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق حرم الاحرامین میں فرمایا ہے کہ: من شک فی کفرہ وعدابہ فقد کفر۔ جو اس کی باتوں پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جاننا درکنار اس کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ بھی کافر۔

بہشتی زیور کا دیکھنا عوام مسلمان بھائیوں کو حرام ہے اس میں بہت سے مسائل گمراہی کے اور بہت سے مسائل غلط و باطل ہیں اور یہی کیا تھوڑا ہے کہ وہ ایسے کی تصنیف ہے جس کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علماء کرام باتفاق فرما رہے ہیں کہ اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ زیادہ اطمینان درکار ہو تو کتاب حسام الحرمین علی منکر الکفرہ المین مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے طلب کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر بریلی مرسلہ شوکت علی صاحب فاروقی ۲۷ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کے قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے؟ یلینوا تو جبروا۔

## الجواب

اللہ عزوجل ہر قسم کفر و کفار سے بچائے، کافر دو قسم ہے: ۱۔ اصلی و مرتد۔ اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے، یہ دو قسم ہے: مجاہر و منافی، مجاہر وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو اور منافی وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو، یہ قسم حکم آخرت میں سب اقسام سے بدتر ہے۔



ان المنافقین فی الدارک الاسفل من النار۔ بیشک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔

کافر مجاہد چار قسم ہے :  
 اول دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے ۔  
 دوم مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے جیسے ہندو بت پرست کہ  
 بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں اور آریہ کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں ، مگر قدیم و غیر مخلوق جانتے  
 ہیں دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے ۔  
 سوم مجوسی آتش پرست ۔

چہارم کتابی یہود و نصاریٰ کہ دہریہ نہ ہوں ،  
 ان میں اول تین قسم کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل ہے اور قسم چہارم کی حررت سے  
 نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہے ۔  
 کافر مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے اس کی بھی دو قسمیں ہیں : مجاہد و منافق ۔  
 مرتد مجاہد وہ کہ پہلے مسلمان تھا پھر علیحدہ اسلام سے پھر گیا کلمہ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے  
 یا مشرک یا مجوسی یا کتابی کچھ بھی ہو ۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے ، جیسے آجکل کے  
 وہابی ، رافضی ، قادیانی ، یحیری ، چکڑالوی ، جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں ، حکم دنیا میں سب سے  
 بدتر مرتد ہے اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا ، اس کا نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف  
 مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا ، جس سے ہو گا محض زنا ہو گا ، مرتد مرد ہو خواہ عورت ،  
 مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے ، یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے  
 کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً و بایہ خصوصاً دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت  
 کہتے ، حنفی بنتے ، چشتی نقشبندی بنتے ، نماز روزہ ہمارا ہمار کرتے ، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے

اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر ذہر قاتل ہیں، ہوشیار خبردار! مسلمانو! اپنا دین بچائے ہوئے رہو فاللہ خیر حفظا و هو ارحم الراحمین (تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان - ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

www.al-islam.org

رسالہ

## النبین ختم النبیین

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسلمہ از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مدرسہ مولوی ابوظہر نبی بخش صاحب  
۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — حامداً و مصلياً و مسلماً

اما بعد بابت و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی بجا حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ و عظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجہ جی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ:

ماکان محمد ابداً احد من سراجکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔  
تمہ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں یاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (ت)

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام

سہ القرآن الکریم ۴۳/۴۴

استغراق کا ہے یا اس معنی کہ سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہو گئی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی بدعتیہ کی سے بچیں؛

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبت خاتمت کا ملکہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

## دلائل خارجیہ

دلیل اول، توضیح ص ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح هو العهد الخارجي اصل یعنی رائج عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی

علیٰ چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لأنه حقيقة التعيين وكمال التمييز  
پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

**دلیل دوم:** نور الانوار صفحہ ۸۱ میں ہے :  
يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمعية  
جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت  
ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا  
اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

**دلیل سوم:** یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف  
مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ  
جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف  
کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشيء على نفسه لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ  
مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا  
ماننا چاہیے۔

## الجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہم جمیع کا خاتم یعنی بعثت میں آخر  
جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہوا اس میں ادنیٰ شک و شبہ  
کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (لیکن آپ اللہ کے رسول  
اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ ت) و حدیث متواتر لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) سے تمام امت  
مرحومہ نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے  
حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ تلمیذ الدہر و اشباہ والنظائر  
و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے :

۱۳۶/۱	نورانی کتب خانہ پشاور	قوله ومنها الجمع المعروف باللام	لہ التوضیح والتلویح
ص ۸۱	مکتبہ علمی دہلی	بحث التعریف باللام والاضافہ	نور الانوار
۴۹۱/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب ما ذکر عن بنی اسرائیل	۳۲/۳۲ القرآن الکریم
			صحیح البخاری



اذ لم يعرف الرجل ان محمدا صلى الله تعالى عليه  
وسلم اخرا لا نبيا فليس بمسلم لانه  
من الضروريات

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام  
انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں  
کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین ہے (ت)

شعار شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے :

كذلك (يكفر) من ادعى نبواً بعد محمد صلى الله  
تعالى عليه وسلم او بعدة (الى قوله) فهو لا  
كلهم كفار مكنون للنبي صلى الله تعالى عليه و  
سلم لانه صلى الله تعالى عليه وسلم اخبر انه  
خاتم النبيين ولا نبى بعده واخبر عن الله  
تعالى انه خاتم النبيين وانه امر سل كافة  
للناس واجمعت الامة على حمل ان هذا  
الكلام على ظاهره وان مفهومه السراد به  
دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفسر  
هو لاء الطوائف كلها قطعاً اجماعاً وسمعاً

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں ثواب حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادا کرے کافر  
ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب نہ تو آپ  
کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین  
میں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبر  
دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے  
اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث  
اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی  
تجید اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ  
تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع  
امت و بحکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجة الاسلام سزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصا میں فرماتے ہیں :

ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم  
عد من نبى بعده ابداً وعد من رسول بعده ابداً  
وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص  
وامن اوله بتخصيص فكلهم من انواع  
الهديان لا يمنع الحكم بكفيرة لانه مكذب  
لهذا النص الذى اجمعت  
الامة على انه غير مؤول

یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین  
سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور  
تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصل کوئی  
تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین  
میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ

له الاشباه والنظائر باب الردة  
فتاویٰ ہندیہ باب احکام المرتدین  
لے الشفا برتبعین حقوق المصطفیٰ فصل فی تحقیق القول فی کفار المتأولین شرکت صحافیہ فی البلد العثمانیہ ترکی ۲/۱۰۰  
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۲۹۶/۱  
نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۳/۲

ولا مخصوص ہے

اے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی  
بک یا سرسائی کی بہک ہے اے کافر کھنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں  
امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجويز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلمہ و بعدہ یستلزم تکذیب القرآن  
اذ قد نص علی انه خاتم النبیین و آخر  
المرسلین و فی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی  
و اجمعت الامۃ علی ابقاء هذا الکلام علی  
ظاہر و هذه احدى المسائل المشہورۃ  
التي کفرنا بها الفلاسفة لعنهم اللہ تعالیٰ۔

یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بجہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان سلامیان  
روشن ترازیاں ست کہ آل را بکشف و بیان  
حاجت ائمہ خداے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی دیگر نباشد و منکر اس  
مسئلہ کے تو اند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معروف  
بودے ہے را در ہر چہ ازاں خبر داد صادق  
دالست و بہماں جہتہا کہ از طریق تواتر رسالت او  
بیش ما درست شدہ اس نیز درست شد کہ وے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پس پیغمبران ست در

بجہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ اہل اسلام کے ہاں اتنا  
واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت  
ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرمادی ہے  
کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں  
ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً  
آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت  
کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حقیقتاً  
جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت  
ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور  
تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

لہ الاعتقاد فی الاعتقاد امام غزالی

المکتبۃ الادبیۃ مصر

ص ۱۱۴

لہ المعتقدہ بحوالہ المطالب لوفیہ شرح الفرائد السنیہ تجویز نبی بعدہ کفر مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترک ص ۱۵

زمانہ اور تاقیامت بعد ازوے پہنچ نہی نباشد و  
 ہر کہ دریں بہ شکست دران نیز بہ شکست و نہ  
 آن کس کہ گوید کہ بعد ازوے نہی دیگر بود یا ہست یا  
 خواهد بود آن کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر  
 مست نیست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تاقیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس  
 بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں  
 شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے  
 بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے  
 بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی  
 شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مثل حدیث متواتر لانی بعدی قطعاً عام اور  
 اس میں مراد متغیر قیام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجار امت خیر الانام علیہ وسلم لصلوٰۃ  
 والسلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیصل و قال صلا  
 مسموع نہیں جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے  
 اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و مباح ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت  
 جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تفتختم تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیال  
 جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین  
 بمعنی فضل النبیین ہے، ایک اور مرتد نے لکھا خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کا بہ نسبت اس سلسلہ محمد وہ کے ہے نہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز  
 منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں، چند اور خبیثوں نے

علہ تحذیر الناس نانوتی ۱۲

علہ مواہب الرحمن قادیانی ۱۲

علہ مناظرہ احمدیہ ۱۲

لہ المعتمد فی المعتمد

لہ القرآن الکریم ۳۳/۳۰

لہ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۹۱/۱

لکھا کہ اَلَمْ خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص بعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء نفی ہونے کے قائل ہیں ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے،

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات  
و دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی  
المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذوسات  
نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے  
المدلیس لعن اللہ قاتلہا وقاتل اللہ قابلیہا۔  
اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے  
قبول کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل رکیز میں عموم واستغراق النبیین " میں تشویش و تشکیک سبب کفر صریح و ارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی بشرطیت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتاً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولیٰ القذیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ یا بابا شہ ختم النبوة" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجم و جوامع سے ایک سو سبب حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تین سو نصوص ذکر کئے و اللہ الحمد۔ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود ملعون غائب و خاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء رب العالمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ لبعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین (جیسے کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے، اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی

علہ ناصر المؤمنین سہوانی ۱۲

علہ تحریر اسمی زندیق پشاور ۱۲

لہ القرآن الکریم ۳۸/۲



کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

اللعنة الله على الظالمين، ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا مهينا

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریفی اگرچہ کسی اور طبقہ زمین یا کج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع مانتا یا با وصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبریا یا نظائر کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ و قائمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافرو مرتد ملعون ابد ہے، قاتلہم اللہ انی یؤفکون گئے (اللہ انھیں مارے کہاں او نہ سے جاتے ہیں۔ ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاکی کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جانا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد تبیین نبی یکفر لانه انکس النص وکذلک لو شک فیہ

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آ سکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا (ت)

در مختار و برازیہ و مجمع الانہر وغیرہ کتب کثیرہ میں ہے ۱

۱۸/۱۱	۱۵	العتر ان اکرم
۵۴/۳۳	۲۵	"
۳۰/۹	۳۵	"
	۴۵	بحر الکلام



من شك في كفره وعذابه فقد كفر<sup>۱</sup> جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

ان لعنتی احوال نجس تراز ابوال کے رد میں اور آخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعر جہنم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریہ کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جبرائیل سے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے قال تعالیٰ الم نهلك الاولین ۝ ثم نبیعہم الآخرین ۝ کذا لک نفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للکذبین ۝ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہم نے انگوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پھیلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادۃ استغراق سے انکار اور ارادۃ بعض پراصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحتہ آیہ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت موجودہ نے اجماع کیا اور بقول متواتر ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمت خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابو زکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر کی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

إذا حجد مجمعاً علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورة سوا عکاف فیہ نص اولافان جحد کا یكون کفراً اھ ملتقطاً جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہو خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اھ ملتقطاً (ت)

۱۔ مجمع الانہر شرح ملتقى البحر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۷۷/۱

۲۔ القرآن الکریم ۷۷/۱۶ تا ۱۹

۳۔ الاعلام بقواطع الاسلام معاسیل النجاة مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲





دوہر اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیاءؑ کے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجہ مختلفہ سے وارد ہے

(۱) فردا فردا خواہ تبصریح اسماء یہ صرف پچیس کے لئے ہے، آدمؑ، اوریشؑ، نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، ابراہیمؑ، اسمعیلؑ، لوطؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، روبؑ، شعیبؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، الیاسؑ، الیشؑ، ذوالکفلؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، عزیرؑ، یونسؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم و بارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل قال لہم نبیہم (اشمویل) (ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا واذ قال لفتہ (یوشع) فوجد اعبدا من عبادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا تو یا حضرت موسیٰ اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام - ت)

(۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی ادھر واکثر ہے، مثل قولہ تعالیٰ:

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا (الی)  
قولہ تعالیٰ (وما اوتی  
النبیون من ربہم لافترق  
بین احد منہم) وقال تعالیٰ  
ولکن الہوم امن باللہ والیوم  
الآخر والملیکۃ والکتاب والنبیین وقال  
تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی  
بعض وقال تعالیٰ کل امن باللہ و  
ملئکتہ وکتابہ ورسولہ ، و  
قال تعالیٰ لافترق بین

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری  
طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو عطا کئے گئے باقی  
انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر  
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:  
ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور  
فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا، یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے  
پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، سب نے  
مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور  
اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

۶۵ تا ۶۰/۱۸	۲۳۸/۲	۱۳۶/۲	۲۵۳/۲	۲۸۵/۲
۱۴۴/۲	۲۳۸/۲	۱۳۶/۲	۲۵۳/۲	۲۸۵/۲
۱۴۴/۲	۲۳۸/۲	۱۳۶/۲	۲۵۳/۲	۲۸۵/۲
۱۴۴/۲	۲۳۸/۲	۱۳۶/۲	۲۵۳/۲	۲۸۵/۲



احد من رسله ، وقال تعالى  
وما اوقف موسى وعيسى و  
النبیون من ربهم لا نفرق  
بين احد منهم ، وقال تعالى  
اولئك مع الذين انعم الله  
عليهم من النبیین والصدیقین ، وقال  
تعالى والذين امنوا بالله ورسوله  
ولم يفرقوا بين احد منهم اولئك  
سوف يؤتيهم اجرهم ، وقال تعالى  
فامنوا بالله ورسوله ، وقال تعالى  
لئن اقمتم الصلوة و اتيتم  
الزکوة و امنتم برسلی و عزمتوهم  
وقال تعالى يوم يجمع الله  
الرسول فيقول ماذا اجبتكم  
وقال تعالى وما نرسل  
المرسلین الا مبشرين و  
منذرين وقال تعالى فلنستثنی الذین  
امرسل اليهم و لنستثنی  
المرسلین ، وقال تعالى

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں  
کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور جو کچھ ملا موسیٰ اور  
عیسے اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر  
ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا : اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل  
کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :  
اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے  
اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب  
اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا : تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر  
تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان  
لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :  
جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا  
تمہیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور  
ہم نہیں بھیجے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔  
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تو بیشک ضرور ہیں پوچھنا ہے  
ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور  
ہیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

۸۳/۳	۱۵۲/۴	۱۲/۵	۴۸/۶
۱۵۲/۴	۱۲/۵	۴۸/۶	

۲۸۵/۲	۶۹/۴	۸/۶۴	۱۰۹/۵	۴/۴
۶۹/۴	۸/۶۴	۱۰۹/۵	۴/۴	



عن المؤمنین، لقد جاءت مرسل ربنا  
 بالحق، وقال تعالى عن الكافرين  
 قد جاءت مرسل ربنا بالحق فهل لنا  
 من شفعاء، وقال تعالى ثم نبجی رسلنا  
 والذین آمنوا، وقال تعالى  
 واتخذوا الیّی ورسلی هزوا، وقال  
 تعالیٰ اولیک الذین انعم الله  
 علیهم من النبیین، وقال  
 تعالیٰ افی لا یخاف لیدی  
 المرسلون، وقال تعالیٰ  
 واذ اخذنا من النبیین میثاقهم  
 ومنک ومن نوح، وقال تعالیٰ  
 هذا ما وعد الرحمن وصدق  
 المرسلون، وقال تعالیٰ  
 ولقد سبقتم کلّمتنا لعلنا المرسلین،  
 وقال تعالیٰ وسلم علی المرسلین،  
 وقال تعالیٰ وجاءک  
 بالنبیین والشهباء،

نے مومنین سے فرمایا، بیشک ہمارے رب کے رسول  
 حق لائے۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا، بیشک ہمارے  
 رب کے رسول حق لائے تھے تو ہمیں کوئی ہمارے سفارشی  
 جو ہماری شفاعت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا،  
 پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔  
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور میری آیتوں اور میرے  
 رسولوں کی ہنسی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ  
 ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے  
 والوں میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک  
 میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ  
 تعالیٰ نے فرمایا، اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے  
 نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔ اور  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ  
 دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور بیشک ہمارا  
 کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔  
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور سلام ہے پیغمبروں  
 پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور لائے جائیں گے  
 انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے۔

۵۳/۷	۵۲ القرآن الکریم
۱۰۶/۱۸	۵۳ " "
۱۰/۲۷	۵۴ " "
۵۲/۳۶	۵۵ " "
۱۸۱/۲۷	۵۶ " "

۴۳/۷	۵۷ القرآن الکریم
۱۰۳/۱۰	۵۸ " "
۵۸/۱۹	۵۹ " "
۸/۳۳	۶۰ " "
۱۷۱/۲۷	۶۱ " "
۶۹/۳۹	۶۲ " "



بیشک وحی کی گئی تمھاری طرف اور تم سے انگوں کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سے نہ فرمایا جائیگا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یونہی وحی فرماتا ہے تمھاری طرف اور تم سے انگوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیر ذلک۔

(۴) برسپیل معنی جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول مثل قولہ تعالیٰ:

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں تو شجرہ فی ذلور و ناک مذاب کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہ تمھیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دُور کی گراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جُدا کر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

لقد اوحی الیک والی الذین من قبلك، وقال تعالیٰ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسول من قبلك، وقال تعالیٰ كذلك یوحی الیک والی الذین من قبلك اللہ العزیز الحکیم، وقال تعالیٰ وسئل من ارسلنا من قبلك من ارسلنا و غیر ذلک۔

من کانت عدو اللہ وملئکتہ ورسولہ وقولہ تعالیٰ انت الذین یکفرون بایت اللہ ویقتلون النبیین بغير حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرهم بعذاب الیم، وقولہ تعالیٰ ولا یأمرکم ان تتخذوا الملیکة والنبیین اربابا، وقولہ تعالیٰ ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتابہ ورسولہ و الیوم الآخر فقد ضل ضللاً بعیداً، وقولہ تعالیٰ انت الذین یکفرون باللہ ورسولہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ (الی قولہ تعالیٰ) اولئک

۱۵۰/۴ ۵۹

۸۰/۳ ۵۸

۹۸/۲ ۵۷

۳/۴۲ ۵۶

۶۵/۳۹ ۵۵

۴۲/۴۱ ۵۴

۲۵/۴۳ ۵۳

۱۳۶/۴ ۵۲

ہم الکفرون حقا وغیرہا۔

ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا فاسخا خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قوله تعالیٰ،

ولقد اتینا موسیٰ الکتب وقفینا من بعدہ الرسل، وقال تعالیٰ فی بنی اسرائیل، ولقد جاء قہم مرسلنا بالبینت، وقال تعالیٰ فی التوراة، یحکم بہا النبیین الذین اسلموا للذین ہادوا، وقال تعالیٰ ما ذکرنا نوخا ثم مرسلنا آخر: ثم ارسلنا رسلنا تترا، ثم قال: ثم ارسلنا موسیٰ، وقال تعالیٰ: انا وحيثنا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ، فالمراد من بین ہود وموسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام، وقال تعالیٰ: فقل انذرتکم صعقۃ مثل صعقۃ عاد وثمود کاذ جاء تہم الرسل من بین ایدیہم ومن خلفہم، وقال تعالیٰ بعد ذکر نوح وبراہیم، ثم قفینا علی اثارہم

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا، اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا۔ پھر فرمایا، پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ان ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کرکڑ سے جیسی کرکڑ عاد و ثمود پر آئی تھی۔ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا، پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

۵۱ القرآن الکریم ۲۲/۵  
۵۲ " ۲۳/۲۳  
۵۳ " ۱۶۳/۴

۱۵۱/۴  
۲۲/۵  
۲۵/۲۳  
۱۴۱/۱۳ و ۱۴۲

یا بوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالیٰ ،  
 قَالَ یَقُومُوا اتَّبِعُوا السِّلَاسَ  
 یا ذکرِی مثل قولہ تعالیٰ ،

بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)  
 نُوحٌ ، هُودٌ ، صَالِحٌ ، لُوطٌ اور شُعَیْبٌ عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ  
 والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیایں  
 ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور  
 بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دیلیں  
 لے کر آئے (ت)

فی قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب  
 بعد ما ذکر ہم علیہم الصلوٰۃ والسلام ،  
 تِلْكَ الْقُرَى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا وَ  
 لَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

یا علمی مثل قولہ تعالیٰ :

اور ان سے نشانیاں بیان کر داس شہر والوں کی  
 جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم  
 لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق  
 شہید کرنا ، وغیرہ ذلک (ت)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا صَحْبَ الْقُرَىٰ اِذَا جَاءَهَا  
 السُّلُوكُ ، وَقَالَ تَعَالَى سَتَكْتُبُ مَا قَالُوا  
 وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ، وَغَیْرَ ذَلِكِ .

اب اولاً اگر آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور  
 سب نبیوں میں پیچھے۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ  
 یہاں نہیں مگر ذکرِی ، اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وجوہ ہے جو بدلتا  
 کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و مفید  
 بقید سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا  
 خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کہنا محض لغو و فضول و کلام مہمل و معطل و مغسول ہوگا جس حاصل حمل اولے  
 بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا

۲۰/۳۶ ۵۱ القرآن الکریم

۱۳/۳۶ ۵۲ " "

۲۰/۳۳ ۵۳ " "

۲۴/۵۴ ۵۴ القرآن الکریم

۱۰۱/۴ ۵۵ " "

۱۸۱/۳ ۵۶ " "



اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ سہ

چشمان تو زیر ابرو مانند

دندان تو جملہ در دہانند

(تمھاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، احسن تقویٰ (اچھی صورت - ت) سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحت عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر عموم و اشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندرج ہو جائے گی کہ اصلاً مہمل افادہ و مصالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی ناممکن مان لیجئے پھر بھی اول و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجہ کثیر ہیں، کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ہود و موسیٰ، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں من بعد ابراہیم، قوم لوط و مدین و غیر ذلک، بہر حال ذکر وجہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ و دینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنی ہی کہ تعیین ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعیین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں - ت) کما سیأتی - اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد و استغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہل اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لا جرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے اپنے استاذوں کو مرسلین اولوالعزم بتائے آیہ تحریر اس کا بال بیکانہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

**ثالثاً** میں تکثر و تراجم معانی پر کیوں بنا کروں سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آتش در کا سر رہے گی کہ کھلی جھوٹی کا ذبیہ ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوص معینہ مراد لئے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں معدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الالبہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعت خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعت صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چر جائے جماعت کا ذبیہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیاء کے ساتھ کیا ہے کہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشی لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق ماننے کا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نفع فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہر وید و قادیانیہ و امیریہ و نذیریہ و نا نو تویریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر اہنا بہ کر لیا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)، اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو مخیلات عوام ٹھہرا دینا ایسے غبشا کے بانیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمیع طسرق و ادراک قوا تر پر دسترس و ہاں ایک ہشش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

علیہ دیکھو تحذیر اناس۔

میں بخاری و مسلم کی بھی صحیح احاد حدیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہی کے اندھوں کی کچھ کوروتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تبلیغ عوام برائے نام اسلام کا اذکار ہو کر قرآن پر صراحتہ انکار کا ٹھوکر درگھل ہے، لہذا وہاں تحریر معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو اُلٹے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو یا حقہ خالی کر لیں پھر گو نہ وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متعمد و لو کفر الکافرون (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ بُرا مانیں کافر۔ ت)

سوم یعنی اس طائفہ کا مذہب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم  
يزعمونه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي  
بعدي

بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے  
میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی  
کے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی  
نبی نہیں۔

امام احمد سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

يكون في امتي كذابون سبعون وعشرون  
منهم اربعة نسوة وافي خاتم النبيين  
لا نبي بعدي

میری امت دعوت میں ستائیس و دو کذاب ہونگے  
ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین  
ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علہ دیکھو براہین قاطعہ لنگوہی۔

علہ دیکھو تحذیر الناس

۱/۶۱ لہ القرآن الکریم

۲/۴۵ جامع ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون امین کمپنی دہلی  
۳/۱۰۰ المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت

سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابنتی  
دارا فاکملها واحسنها الاموضع لبنة  
فکان من دخلها فظفر الیها قال ما احسنها  
الاموضع اللبنة فانما موضع اللبنة فحتم  
بی الانبیاء۔

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے  
ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک  
اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا  
یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ  
وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے  
انبیاء ختم کر دے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل النبیین من قبل کمثل رجل بنی  
دارا فاقتمها الالبنة واحدة فجئت انا  
فانتمت تلك اللبنة۔

میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس  
نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو  
میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں باقائدہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا  
فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها  
موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس  
یطوفون بالبنیان ولیعجبون منه ویقولون  
لو تم موضع هذه اللبنة فانما فی النبیین  
موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان  
خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی  
جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے  
اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے  
کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں  
اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸

صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین " " " ۵۰۱/۱

مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۹/۳

جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۳۰۱/۲



صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مروویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا،  
فانا للسنۃ وانا خاتم النبیین۔ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اجمعین وبارک وسلم۔  
چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رد کرنے والا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا،  
تولہ ماتولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیبرا۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ

میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پہنچنے کی۔ (ت)  
رہی بدعتی وہ اس کے ان شبہات و مواہیات و خرافات و مخرجات کی ایک ایک اداسے ٹپک رہی ہے  
جو اس نے اثبات ادعائے باطل عہد خارجی کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل التفات  
مگر حفظ عوام و ازالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی و ولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ  
ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ ت)

شبہ اولیٰ میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس  
عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً اگر یہ مدعیان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء  
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین  
(اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال  
ہے کہ بوجہ تنوع وجہ ذکر و عدم اولویت و ترجیح جس کا بیان مشرکاً گزرا، کمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ  
معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" ناممکن کاش مکہ کے لئے بھی کچھ نقل ہوتی  
تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گئی عبارت العهد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعة (عہد  
اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و

لہ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین قیدی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸  
لہ القرآن الکریم ۱۱۵/۴  
لہ توضیح علی التبیح الفاظ العام الجمع معرف باللام المكتبة الریحمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/۱۴۵  
لہ القرآن الکریم ۲۰/۳۳





اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

الاول فرد لا يكون غيره من جنسه سابقا عليه ولا مقارنا له

حدیث شریف میں ہے :

انت الاول فليس قبلك شئ وانت الاخر فليس بعدك شئ، ثم رواه مسلم في صحيحه و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبہ و غیرہم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و للبیہقی فی الاسماء و الصفات عن امر سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم انت الاول فلا شئ قبلك وانت الاخر فلا شئ بعدك

تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں، اور تو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شئی نہیں۔ اے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء الصفات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئی نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شئی نہیں (ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً و لغتاً و شرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے و لہذا لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے جیسے لامر جل فی الدار و لہذا الا الہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، و لہذا الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

۱۷ ص	انتشارات ناصر خسرو ایران	باب الالف	ل التعریفات
۲۲۸/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب الدعاء عند النوم	صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء
۲۵۱/۱۰	ادارۃ القرآن کراچی	حدیث ۹۳۶۴	مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعاء
	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب ذکر اسماء التي تتبع اثبات الباري	کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی مع فرقان القرآن

## مسئلہ ۹۵ از ریاست نانیارہ بازار چوک بساط خانہ دکان حاجی الہی بخش بھرائچی

مرسلہ حافظ عبد الرزاق امام مسجد ۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ضلع بارہ بنکی میں چند روز سے ایک گروہ پیدا ہوا ہے جس کا نام کبیر پنتھی ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو صاحب اور دعوت کو ہندوؤں کی طرح بھنڈا رہہ کہتے ہیں، نماز روزہ سے بالکل منکر ہیں اور روزہ داروں اور نمازیوں کو برا کہتے اور این پر طعن تشنیع کرتے ہیں، گوشت کھانا باسکل حرام جانتے اور قربانی ہر جانور کی بہت سخت ظلم کہتے ہیں، موضع صورت گنج تحصیل فقہور ضلع بارہ بنکی نواب گنج میں فقیرے تیسلی کبیر پنتھی نے برادری کی دعوت کی اور اپنی حیثیت کے موافق کھانا پکوا یا، گوشت کی جگہ کٹھل پکوا یا گیا، برادری والوں نے کہا ہم گوشت کھاتے گے، تو اس نے کہا ہمارے گروہی گوشت نہیں کھاتے تھے، چاہے جان جاتی رہے، گردن کٹ جائے، مگر ہم گوشت نہ دیں گے، لوگوں نے کہا کہ چاہے سیر آدھ سیر ہی گوشت ہو مگر ہم بلا گوشت کھانا نہ کھائیں گے۔ فقیرے نے کہا کہ ہم آپ لوگوں سے خدا کے واسطے ایک چیز مانگتے ہیں ہم کو اللہ معاف کر دو، برادری والوں نے کہا کہ اگر تم ہم سے گوشت اللہ معاف کراتے ہو تو تمام کھانا ہم اللہ معاف کے دیتے ہیں اور آدھے آدمی اٹھ کر پانچو تیلی کے مکان پر چلے آئے اور آدھے اسی کے مکان پر رہ گئے، لیکن کھانا کسی نے نہیں کھایا پانچو تیلی گوشت کھانا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے، اب دونوں قسم کے تیلیوں نے پانچو کا حقہ پانی بند کر دیا ہے کہ اسی کی وجہ سے ہماری برادری میں پھوٹ پڑی، اس حالت میں عام مسلمانوں کو کبیر پنتھیوں سے میل جول، شادی بیاہ برادری سے رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور شرعیہ لوگ کیسے ہیں جن لوگوں نے پانچو کا حقہ پانی اسی وجہ سے بند کیا ہے؟ ان سے دوسروں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

### الجواب

نماز سے منکر کافر ہے، روزہ سے منکر کافر ہے، جو نماز پڑھنے کو برا کہے نمازی پر نماز پڑھنے کی وجہ سے طعن تشنیع کرے کافر ہے، روزہ رکھنے کو برا کہے روزہ دار پر روزہ کی وجہ سے طعن کرے وہ کافر ہے، گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کافر ہے، قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے، ان اعتقادوں والے مطلقاً کفار ہیں۔ پھر اگر اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان کہتے یا کلمہ پڑھتے ہوں تو مرند ہیں کہ دنیا میں سب سے بدتر کافر ہیں، ان سے میل جول حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے جانا حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز حرام، پانچو تیلی پر کوئی الزام نہیں، جنہوں نے اس بنا پر اس کا حقہ پانی بند کیا ظالم ہیں، ان پر لازم ہے کہ اپنے ظلم سے توبہ کریں، پانچو سے اپنا قصور معاف کرائیں، اگر یہ لوگ باز نہ آئیں تو مسلمان ان کو چھوڑ دیں کہ ظالموں کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہے، یہ سب مضامین قرآن عظیم کی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہیں جو بار بار ہمارے

فتاویٰ میں مذکور ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۶ از بیکانیر مارواڑ محلہ مہاوتان مسئلہ قاضی محمد الدین صاحب ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ رسول خدا خدا کے بندے نہیں  
ہیں اور آپ بشر بھی نہیں ہیں، اس پر ان سے پوچھا گیا کہ پھر کیا ہیں؟ تو جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں کچھ  
نہیں کہہ سکتا، اور یہ بھی ان سے پوچھا گیا کہ رات دن نماز میں قعدہ میں تم عبد اللہ و رسول اللہ پڑھتے ہو، یہ کیا ہے؟  
کیا اس کا ترجمہ ہوا؟ تو کہا اس کا ترجمہ بندہ اور رسول کا ہوا لیکن میں کچھ نہیں کہتا، حضور پر نور ایسے شخص کی  
بابت کیا حکم ہے؟ اور کیا یہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ان کلمات کے باعث یا نہیں؟ کیا کفر عائد اس پر  
ہوایا نہیں؟ بَيِّنُوا تَوَجَّرُوا (بیان کیجئے اجر پائیے۔ ت)

### الجواب

جواب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں وہ قطعاً کافر ہے،  
اشھدان محمدنا عبدہ کا ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال اللہ تعالیٰ وانه لما  
قام عبد اللہ یدعوہ، وقال تعالیٰ تبارک الذی  
نزل الفہقان علی عبدہ لیکون للعالمین  
نذیراً، وقال تعالیٰ سبخن الذی اسری  
بعبدہ، وقال تعالیٰ وان کنتم فی سہیب  
مہا نزلنا علی عبدنا، وقال تعالیٰ الحمد للہ  
الذی انزل علی عبدہ الکتاب، وقال تعالیٰ  
فاوحی الی عبدہ ما اوحی  
بندے پر اتارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔ اور  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (ت)

۱/۲۵	۲۵ القرآن الکریم	۱۹/۴۲	۱۹ القرآن الکریم
۲۳/۲	۲۵ " "	۱/۱۷	۲۵ " "
۱۰/۵۳	۲۵ " "	۱/۱۸	۲۵ " "



اور جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے حقیقت یا طنی بشریت سے ارفع و اعلیٰ ہے یا یہ کہ حضور اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے،

قال تعالیٰ قل سبّح من جی ہل کنت الا بشرا رسولا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو  
میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔ واللہ تعالیٰ

اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۹۷ از خان پور سید وارث احمد آباد  
مرسلہ منشی ایک ڈی  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ”ذوالنورالحی المبین“ چھاپی ہے شیخ البواہر نے،  
وہ سنیوں کے لئے کیسی ہے؟ مہربانی کر کے اس کا جلدی جواب دیجئے۔

الجواب

وہ کتاب مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے، اس کا دیکھنا،  
پڑھنا، سننا حرام ہے،

اللعالم یبیدا ان یود علیہ اذ یکشف ما فیہ بان عالم الحسن کا عطا کرے اس کی تردید کے لئے  
من کفر و ضلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
یا اس میں جو کفر بیان ہوا اس کے انکشاف کے لئے  
تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۹۸ از شہر بریلی محلہ بہاری پور مسئلہ عنایت حسین صاحب ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی برادری کے آدمیوں کے سامنے  
اشرف علی تھانوی کو کافر کہا اور یہ بھی کیا کہ جو شخص اس کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے، لہذا اس باعث سے  
اشرف علی کو کافر کہا کہ اس پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے، اس شخص کو بوجہ کافر کرنے کے برادری سے علیحدہ کر دیا لہذا جس آدمی  
نے اشرف علی کو کافر کہا اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب

تمام علمائے حرمین شریفین نے اشرف علی تھانوی پر بھی فتویٰ دیا ہے ”حسام الحرمین شریفین“ بارہ  
برس سے چھپ کر شائع ہے اس شخص نے سچ کہا اور اس پر اسے برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہوا ان



لوگوں پر تو بے فرض ہے اور جو شخص تھانوی کے اقوال کفر سے آگاہ ہو کر ایسا کرے وہ خود ایمان سے خارج اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔ درمختار، مجمع الانہر، برازیہ و شفا شریف میں ہے،  
 من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر، جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا اس نے  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔ کفر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۹۹ از کانپور محلہ قیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی محمد آصف صاحب ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ  
 بفضلہ تعالیٰ کترین بخیریت ہے، صحیح تری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب، و معرفیہ  
 ملفوف فدوی نے روانہ خدمت فیضہ رجبت کئے، ہنوز جواب سے محروم ہے، الہی مافیش بخیر باد۔

حضور کے فتاویٰ جلد اول ص ۱۹۱ میں خواتمی وہابی کے متعلق حاشیہ میں یہ عبارت ہے: "یہ شقی گروہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کا صاف منکر ہے قائم البینین کے معنی لینا تحریف کرنا اور معنی آخر البینین لینے کو خیال  
 جہال بتانا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچ یا ستا مثل جوڑا مانتا ہے" اور کتاب حسام الحرمین میں بھی فرقہ امثالیہ کو مرتدین  
 میں شمار کیا گیا ہے لیکن فتاویٰ بے نظیر و معنی مثل آنحضرت بشیر و نذیر جو کہ عرصہ ہوا مطبع اسدی میں حسب ایائے  
 محمد یعقوب صاحب منصرم مطبع نظامی طبع ہوا تھا اور بہت سے علمائے کرام کے فتوے اس میں درج کئے ہیں،  
 حسب ذیل عبارت ہے: "هو العن بن قطع نظر اس کے کہ علماء طریشا ان اللہ خلق سبہ امر ضیاء میں  
 ہر طرح کلام کیا بعد نبوت رفع و تسلیم صحت حق و اسناد مضیاء اعتقاد نہیں، بلکہ جس حالت میں مضمون اس کا دلالت  
 آیات و احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہے تو قطعاً متروک النظر و واجب التاویل ہے، پس جو شخص  
 اس حدیث سے وجود تحقق و مثال سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر استدلال کرے سخت جاہل اور  
 معقودہ فضیلت مثل آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمعنی مشارکت فی الماہیت و الصفات الکمالیہ مبتدع  
 اور مخالف عقیدہ اہل سنت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم، اس عبارت کے حضور جناب والد ماجد  
 صاحب قبلہ قدس سرہ کی نقل مہر طبع ہوئی ہے اور پھر حضور کی حسب ذیل عبارت بنقل مہر طبع کی گئی،

والفائل بتحقق المثل اولاً مثال بالمعنی جو شخص سوال میں مذکور معنی کے مطابقی مثل یا امثال  
 المذكور فی السؤال مبتدع ضال واللہ کے تحقق کا قائل ہے وہ بدعتی اور گمراہ ہے،  
 اعلم بحقیقۃ الحال۔ اور اللہ ہی حقیقت حال سے آگاہ ہے (ت)

کون فرقہ امثالیہ مرتد ہے اور کون مبتدع؟ آیا ان فرقوں کے عقائد میں اختلاف ہے یا کیا؟ بیٹنوا  
 توجروا۔

## الجواب

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ ، بتدرج ضال ایک لفظ عام ہے ، کافر کو بھی شامل ، کہ بدعت کو قسم ہے :

(۱) مکفرہ (۲) غیر مکفرہ

وقال تعالیٰ واما ان کانت من المکذبین الضالین ایہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور اگر جھٹلانے والے مگر اہل میں سے ہو۔ (ت)

امام ابن حجر مکی نے بظاہر اس سے بھی ہلکے لفظ حرام کو کفر کہنے کے منافی نہ مانا۔ اعلام بقواطع الاسلام میں فرمایا :

عبارة الرافعی فی العزیز نقلًا عن التتمة انه اذا قال لمسلم یا کافر بلا تاویل اثم و تبعه النووي فی الروضة فان قلت قد خالف ذلك النووي نفسه فی الاذکار فقال یحرم تحريمها غلیظاً قلت لا مخالفة فان اطلاق التحريم فی لفظ لا یقتضی انه لا یكون کفر فی بعض حالاته علی ان الکفر محرم تحريمًا غلیظاً فتكون عبارة الاذکار شاملة للکفر ایضاً۔

عزیز میں تتمہ سے منقول رافعی کی عبارت یہ ہے اگر کسی مسلمان کو بغیر کسی تاویل کے کافر کہا وہ کافر ہو جائے گا اور نووی نے روضہ میں اسی کی اتباع کی ہے ، اگر کوئی اعتراض کرے خود نووی نے اذکار میں اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سخت حرام ہے میں کہتا ہوں مخالفت نہیں کیونکہ لفظ تحريم کا اطلاق اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ بعض حالات میں وہ کفر نہ ہو ، علاوہ ازیں کفر سخت حرام ہے لہذا اذکار کی عبارت بھی کفر کو شامل ہو جائے گی۔ (ت)

اسی میں چند ورق کے بعد ہے :

الحرمة لا تنافی الکفر ، کہا مر۔

حرام ہونا کفر کے منافی نہیں ہوتا ۔ جیسا کہ گزر چکا ہے (ت)

لہ القرآن الکریم ۹۲/۵۶

لہ اعلام بقواطع الاسلام

۳۴۰ ص	مکتبۃ الحقیقہ ترک	مقدمہ
۳۴۰ - ۳۴۱ ص	"	"
۲۵۰ ص	"	"

لہ " " "

لہ " " "

ماہیت و صفات کمالیہ میں مشارکت اس میں نص نہیں کہ جمیع صفات کمال میں شرکت ہو نہ یہ ان سب مگر انہوں کا مذہب تھا ان میں بعض صرف تشبیہ یعنی کنبیہ کہ ختم نبوت لیتے اور تصریح کرتے کہ وہ انبیاء اپنے اپنے طبقے کے خاتم اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم، صرف اتنے پر حکم کفر مشکل تھا، لہذا ایک ایسا لفظ لکھا گیا کہ دوسری صورت کو بھی شامل ہے۔ اعلام میں بعد عبارت سابقہ فرمایا:

التحریم الغلیظ قصد الشمول للحالة التي يكون فيها كفر او غير هائي غلیظ تحریم کے لفظ سے اس حالت کو شامل کرنا مقصود ہے جس میں کفر وغیرہ ہو۔ (ت)

حسام الحرمین میں خاص فرقہ مرتدین کا ذکر ہے، ولہذا خاتم الخواتم ماننے والوں میں صرف اس کا قول لیا جس نے اس میں کفر خالص بڑھا دیا کہ:

لو فرض في زمانه صلى الله تعالى عليه وسلم بل لو حدث بعده صلى الله عليه وسلم نبى جديد لم يخل ذلك بخاتمته وانما يتخيل العوام انه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى اخر النبيين معانته لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم۔ (ت)

اس طرح کا خاتم الخواتم ماننے والا مطلقاً کافر مرتد ہے، اس سے ۵۸ ورق پہلے جہاں المعتمد المستند میں خاص مرتدین کا ذکر تھا، عبارت یہ ہے:

خرج دجالون يدعون وجود ستة نظراء للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم مشاركين له في اشهر خصائصه الكمالية اعنى ختم النبوة في طبقات الارض الست السفلى فمنهم من يقول كل منهم خاتم ارضه ونبينا ان دجالوں کو خارج کیا ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چھ نظیروں کا دعویٰ کرتے ہیں اور تشبیہ میں آپ کے مشہور خصائص کمالیہ میں بھی ان کو شریک کرتے ہیں یعنی پچھلے چھ زمینوں میں بھی ختم نبوت کا قول کرتے۔ ان میں سے بعض کا یہ قول ہے کہ ہر زمین کا کوئی خاتم ہے اور ہمارے

۱۔ اعلام بقواطع الاعلام  
۲۔ حسام الحرمین  
۳۔ المستند المعتمد تعلیقات المنقذ المعتمد  
مقدمہ  
فصل منہم الویابیہ  
مکتبہ الحقیقہ ترکی  
مکتبہ نبویہ لاہور  
ص ۳۴۱  
ص ۱۹  
ص ۲۴۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم هذه الاسر ص و  
منہم من یقول انہم خواتم اس اضیہم ونبینا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم والاکف  
الواقح منہم یصرح بانہم ماثلون للنبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشکاؤہ فی  
جسیم صفاتہ الکمالیۃ ویردہ اخرون ابقاء  
علی انفسہم من المسلمین

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس زمین کے خاتم ہیں،  
بعض کا قول یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی زمینوں کے خاتم  
ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم ہیں  
ان میں سے بدتر کفر والے وہ ہیں جنہوں نے یہ تصریح کی ہے  
کہ وہ تمام خاتم۔ پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام  
صفات کمالیہ میں شریک اور ہم مثل ہیں اور جبکہ دوسروں  
نے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شامل رکھنے کے لئے ان  
کا رد کیا ہے۔ (ت)

ان سب اقوال کے لحاظ سے وہاں عام بدعت ضال سے تعبیر کیا کہ بدعت مکفرہ کو بھی شامل ہے،  
والسلام مع الکرام۔

**مسئلہ** از مندی رام نگر ضلع غنی تال مرسلہ جناب بشیر احمد صاحب رجب المرجب ۱۳۳۸ھ  
ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی حالت بیماری میں اپنے اچھا ہونے کی غرض سے ایک روز کچھ ہندو کو اپنے  
مکان پر بلا کر ڈبرو بچوایا اور موافق رسوم ہندو کے ہندوؤں کے دیوتا کی پوجا یعنی بکری اور مرغ ہندوؤں سے  
مروایا یعنی مردار کرایا اور ڈبرو پر ناپا، اس ناجائز حرام کام کرنے پر یہاں کے مسلمان لوگوں نے اس شخص کو  
برادری سے نکال باہر کر دیا اور حقہ بند کر دیا، کچھ دنوں بعد اس بت پرست شخص نے مسلمانوں سے کہا میری جان  
جارہی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کام کرائے آئندہ مجھ سے ایسا قصور نہ ہوگا تب یہاں کے مسلمانوں نے اس  
کی معافی مانگنے اور آئندہ کو توبہ کرنے سے اس کا ایک سو روپیہ جہان لے کر اور توبہ کر دیا کہ حقہ کھول دیا بعد کچھ  
دنوں کے پھر اس شخص نے پوشیدہ طور رات کو ایک ہندو کے یہاں اپنی بیوی اور لڑکی کو بھیج کر ڈبرو بچوایا اور  
ان کی لڑکی ناچی یعنی لڑکی کے بدن پر ڈبرو بچانے سے دیوتا مسان آیا اور اسی نے یعنی دیوتا نے بکری اور مرغ  
مانگا تو ڈبرو بچانے والے نے مرغ اور بکری کو مردار کر کے پوجا بکری دوبارہ اس حرکت کی کسی کو خبر نہ ہوئی اب  
سہ بارہ اس شخص نے ایک ہندو کو اپنے مکان پر بلا کے ایک مرغ اس کو یعنی اس ہندو کو دیا اس نے موافق  
اپنے رسوم کے مرغ کو اپنے قبرستان میں لے جا کر رات کو مردار کر کے قبر میں دبا دیا اور ایک قبرستان میں جا کر  
پتھروں کو پوجا اس کام کے کرنے پر یہاں مسلمانوں نے پھر اس کا حقہ بند کر دیا اور کہا کہ تو نے مکر رسہ کر اسی کام کو



کر اور کرتا ہے تو کافر ہے، اس کے جواب میں بُت پرست مسلمان کہتا ہے ضرورت شدید میں یہ کام یعنی مولوی لوگوں سے معلوم کر لیا ہے لہذا عرض کہ اس مسئلہ کو خلاصہ تحریر کیجئے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں یہ کام جائز ہے یا انہوں نے یہ کام کرے اگر یہ کام جائز ہے، نہیں تو اس کام کے کرنے والے کو مسئلہ سے کیا سزا ہونا چاہئے؟

## الجواب

صورتِ مستفسرہ میں وہ کافر ہے اور وہ مولویوں پر اقرار کرتا ہے، کوئی مولوی ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر کسی نام کے مولوی نے مرض سے شفا کے واسطے غیر خدا کی پوجا جائز کر دی ہو تو وہ بھی کافر ہے اور یہ شخص جب کہ تین بار ایسا کر چکا ہو مسلمان اسے ہرگز نہ ملائیں اگرچہ توبہ تظاہر کرے کہ وہ ٹھوٹا ہے اور فریب دیتا ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے:

ان الذين امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا  
ثم انما دوا كفرا لن تقبل توبتهم و  
اولئك هم الضالون - واللہ تعالیٰ اعلم۔  
بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر  
اور کفر میں بڑھے۔ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور  
وہی ہیں بہکے ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ از کنگ محلہ بخشی بازار فرسہ اولیٰ محمد صاحب ۹ ربيع الاول شریف ۱۳۴۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں اس مسئلہ میں، مولوی اجابت اللہ بنگالی چائنگامی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں اللہ کے سوا اپنے پیر کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور اس کے دلائل میں کئی اور اوراق سیاہ فرماتے ہیں اور علمائے اہلحدیث کو نسبت دی ہے فرقہ اسمعیلیہ سے، اور ان کو گمراہ کہا ہے، اور علمائے دیوبند کو اسی فرقہ سے شمار کیا ہے اور اپنے گمان میں اس سجدہ کو قرآن شریف سے مدلل کیا ہے اور جس حدیث سے سجدہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، اس کو بے اصل سمجھتا اور کہتا ہے کہ احادیث احاد قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتیں اور حدیث ابوداؤد کو جس میں سجدہ کی ممانعت ہے اس کو بھی اسی قسم سے سمجھتا ہے، اور سجدہ کی دو قسمیں ٹھہراتا ہے: تحیت اور تعبدی۔ تحیت کو جائز سمجھتا ہے اور تعبدی کو منع کرتا ہے، مولانا اسحاق صاحب کلکتہ مدرسہ عالیہ میں مدرس ہیں جو شروع میں مدرسہ کاسپور میں بھی تعلیم دیتے تھے، انہوں نے سجدہ کی ممانعت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، ان کو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کنندہ کہتا ہے اور مولانا شاہ عبدالغفر صاحب



دہلوی کے فتوے سے سجدہ کو جائز ثابت کرتا ہے، اور درمختار کو بے اصل ثابت کرتا ہے کیونکہ چھٹے طبقہ کی کتاب ہے۔ امام فخر الدین رازی کے حوالہ سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور کہتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں سجدہ کرنا اللہ کے سوا دوسرے کو جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا کے سوا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان؟

### الجواب

غیر خدا کو سجدہ تحیت کا جائز کرنے والا ہرگز کافر نہیں، اور اب جو اہل حدیث کہلاتے ہیں ضرور اسمعیلی و گمراہ ہیں، اور دیوبندیہ ان سے گمراہ تر صریح مرتدین ہیں، علمائے حرمین شریفین نے ان کی نسبت تصریح فرمائی کہ:

من شك في كفره فقد كفر به۔ جس نے اس کے کفر میں شک کیا اس نے کفر کیا۔ (ت)  
جوان کے اقوال پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔  
دوبارہ سجدہ حتی و تحقیق ہے کہ غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت حرام، کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشادات ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالنا چاہے افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں، واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ از شہر بریلی مدرسہ منظر الاسلام مسئلہ حتمت علی صاحب ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرکب کفر ہونا تسلیم کرتا ہے، لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا، دریافت کرنے پر کہا کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بیکا ہے، لیکن دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کفر قولی

(۲) کفر فعلی

کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو، جیسے دیوبندیوں نے توہین خدا و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کی۔

اور کفر فعلی یہ کہ جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنا ربانہ، میت کو سجدہ کرنا وغیرہ، اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔  
 تو اسے محبوب تمھارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (دست)

قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و آیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے۔ اب بتائیے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات احادیث کے انگریزی قوانین سے طے کرتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں، ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں انتہی کلامہ، اب استفسار یہ ہے کہ ذیہ کا کیا حکم ہے؟ اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے؟

### الجواب

جو مدعی حق پر ہیں وہ حکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ مجبور ہی ہے جو ایسا ہی نہ کرے تو ایک طرف ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج سے نہیں صد ہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسروں کا مال مثلاً پھینکا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ مثلاً دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا اور وہی مدد ان ذرائع کا ذریعہ سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجوں کا مذہب ہے آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو بُرا جانے، یہ لوگ کافر ہیں، یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے، رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح و عشا کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل سے احکام کو حق و نافع جانتا ہے، ہاں اگر دل سے نماز کو بیگوار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے:



اعلم۔  
مسئلہ ۱۰۳ از ڈاکخانہ انگلستان جوٹل گورنمنٹ ضلع بنگالی اسکول انگلستان مسئلہ محمد سلیم خاں ماسٹر اسکول  
۱۸ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے پر کے لڑکے کو نبی زادہ لکھا کرتا ہے، اس کا  
اور جو لوگ اسے اچھا سمجھ کر خوش ہوتے ہیں ان کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

### الجواب

اگر اس کا مرشد سید ہے یا اس معنی سے نبی زادہ لکھتا ہے تو بجا ہے، اور اگر وہ سید نہیں بلکہ  
مرشد کو نبی ٹھہرا کر اس کے لڑکے کو نبی زادہ لکھتا ہے تو وہ بھی کافر اور جتنے اس پر خوش ہوتے ہیں وہ  
بھی، دھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴ از پورولیا ضلع مان بھوم مسئلہ خلیفہ محمد جان ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۱۶ اپریل اور ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء میں جن مسلمانوں  
نے ہڑتال کی ہے اور جلسے میں شریک ہوئے ہیں ان کی یہ بیانیہ حرام نہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

### الجواب

جس نے لوگوں کے مجبور کئے سے ہڑتال کی اس پر وہ الزام نہیں اگرچہ بلا مجبوری شرعی مجبور  
بن جانے کا الزام ہو، اور جس نے ایک طوفان بے تمیزی کی موافقت چاہی اس سے زائد کچھ نیست  
نہ تھی اس پر گناہ ہوا مگر وہ الزام اس پر نہیں اور جس نے کافروں کا سوگ منانے اور حکم مشرک کی  
تعظیم بجالانے کے لئے ہڑتال کی اس پر تجدید اسلام پھر تجدید نکاح کا حکم ہے،

لان تبجیل الکافر کفرہ، کما فی الظہیریۃ کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، جیسا کہ ظہیریہ، اشباہ  
والاشباہ والدرس وغیرہا من الاسفار دروغہ معروف کتب میں ہے۔ دھو  
العز، دھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵ از مسوئلتہ بھجن ضلع اعظم گڑھ محلہ اللہ داد پورہ مسئلہ حکیم صابر حسین صاحب  
۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو شخص ہنود کے خوش کرنے کے واسطے اپنے مذہب اسلام کی



پردانہ کرے اور ان کے مذہب کی تائید کرے تو یہ شخص کس چیز کا مرتکب ہوگا؟ بیٹنوا تو جروا۔

### الجواب

جو شخص خوشنودی ہنود کے لئے دین اسلام کی پروا نہ کرے اور مذہب ہنود کی تائید کرے اگر یہ بات واقعی یونہی ہے تو اس پر حکم کفر لازم ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ از چک ۲۲۴ متصل لائل خانقاہ چشت دربار صابری مسئلہ مولوی نظام الدین صاحب  
۱۷ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے جواب میں کہ ایک نئی مسجد کے محراب کے دائیں طرف کاتب نے لکھا یا اللہ اور دوسری طرف یا محمد نقش کر دیا تو ایک غیر مقلد نے آکر کہا کہ یہ بُت کیوں لکھا ہے اس کو مٹا دو، معمار سے وہ مٹا دیا، اس کی اس حرکت سے مسلمان بہت رنجیدہ ہوئے اور پھر حضور کا نام مبارک لکھوا دیا، اس پر وہ غیر مقلد کہنے لگا اگر گورو گو بند سنگی کا نام لکھ دو یا کوئی بُت کھڑا کر دو تو بہتر ہے، کیا اس شخص نے حضور کی بے ادبی کی ہے یا نہ؟ اور اس دریدہ دہنی سے یہ مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ؟ بیٹنوا تو جروا۔

### الجواب

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ  
محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم، الا لعنة اللہ علی  
الظالمین الا لعنة اللہ علی الظالمین  
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت  
محمد اللہ کے رسول ہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول  
ہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، سنو ظالموں  
پر اللہ کی لعنت، سنو ظالموں پر اللہ کی لعنت، سنو ظالموں  
پر اللہ کی لعنت۔ (ت)

شخص مذکور کافر کافر کافر مرتد مرتد ہے من شک فی کفرہ فقد کفر جو اس کے کافر ہونے میں شک



کمرے خود کا فر ہے، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام، اس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اسے اپنے پاس بیٹھنے دینا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام،

قال اللہ تعالیٰ واما یفسدینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین، وقال تعالیٰ ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار، وقال تعالیٰ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت)

مسلمان دیکھیں وہاں یہ کویہ دشمنی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور پھر سادہ لوح ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، ایک یہ بات یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر نہ ماننا چاہئے بلکہ اس کی جگہ یا رسول اللہ ہو، اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ میں لکھ کر نصب کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ از دیوگدھ میواڑ مرسلہ قاضی عبدالعزیز صاحب ۱۹ ربیع الآخر، ۱۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک گروہ نہ ہندو نہ مسلم دائم شارب الخمر، مشرک، سارق علانیہ ملکوں میں سیاحی کر کے نہ معلوم کس طرح سے فریب کر کے یا سرقد کر کے ہزاروں روپوں کا سونا چاندی و زیورات وغیرہ لے آتے ہیں اور گیتا و بھاگوت پر عمل کرنے والے اور ہولی و دیوالی و گنگور وغیرہ کی پرستش کرنے والے کج نام لینا رام چندر بھاگوت ہی کو پکارنا اور قسم بھی ان کی کھانا اسمار و لباس بھی اہل ہندو کا سا، کلمہ جن کو یاد نہیں اسلام سے بالکل نا آشنا محض نکاح و نماز جنازہ کے پابند ہیں، بعض اوقات سیاحی میں مردوں کو بھی آگ میں جلاتے ہیں اگر ان سے

۱۔ القرآن الکریم ۶۸/۶  
۲۔ " ۱۱۳/۱۱  
۳۔ " ۸۳/۹

کہا جاتا ہے کہ طلیقہ اسلام پر ہو جاؤ اور شرک و شراب سے اجتناب کرو، تو کہتے ہیں کہ یہ ہم سے چھوٹ نہیں سکتے ہیں ہمارے آباء و اجداد سے یہ طلیقہ جاری ہے اور کلمہ پڑھنے سے پورا انکار ہے نہ کما حقہ اقرار برسوں سے ان کی راہ ہدایت کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن یہ قوم اپنی حرکات ناشائستہ سے باز نہیں آتی، ایسی حالت میں ان مشرکوں، شرابخوروں، دزدوں کی نماز جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے یا کیونکر؟ اسی طرح جو تھوڑے عرصہ میں کہیں سے سونا لے آتے ہیں اس کے رپے کو مسجد کی تعمیر و میلاد و مصرف کا ذخیرہ میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کو یہ مال کیسا ہے؟ تو نکاح پڑھانے والا اور اس مال کا لینے والا گنہ گار ہوگا یا نہیں؟ بالتفصیل ارقام فرمائیں، رب العزت آقائے نامہ ارکونی الدارین جرنے خیر عطا فرمائے۔

### الجواب

یہ لوگ اگر باوصف ان حرکات کے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو مرتد ہیں ورنہ کافر مشرک، بہر حال ان سے شادی بیاہ حرام و زنا، اور ان کے جنازہ کی نماز حرام قطعی، اور ان سے کوئی برتاؤ مسلمانوں کا سار کھنا حرام، رہا نکاح پڑھانا اگر پہلی صورت کے ہیں جب تو ان کا نکاح کسی سے ممکن ہی نہیں، نہ مسلمان سے نہ کافر سے، نہ اس کے ہم مذہب مرتد سے، نہ ان کے مردگانہ عورت کا۔ اور اگر دوسری صورت کے ہیں تو مسلمان عورت کا ان سے یا مسلمان مرد کا ایسی عورت سے نکاح باطل و حرام ہے ان صورتوں میں نکاح پڑھانے والا زنا کا دلال ہے اور اگر وہ مرتد نہیں اصلی کافر ہیں تو ان کے عورت و مرد کا نکاح اگرچہ کسی کافر یا کافرہ سے ہو سکے مگر مسلمان کو اس کا پڑھانا نہ چاہئے وہ سونا کہ جلد لے آتے ہیں اگر معلوم یا گمان غالب ہو کہ چرا کر یا ٹھک کر لاتے ہیں تو اس کا لینا بھی حرام اور اسے مسجد یا میلاد مبارک یا کسی کا ذخیرہ میں صرف کرنا بھی حرام، اگر اس کا گمان غالب نہیں شک ہے تو بچنا بہتر اور لیں اور لگائیں تو گناہ نہیں،

قال محمد به تاخذ ما لم تعرف شيئا  
حراما لعينه، ذخيرة هندية - والله  
تعالى اعلم -  
امام محمد فرماتے ہیں ہم اس پر عمل پیرا ہیں، جب  
ہم کسی شے کو ہم حرام لعینہ نہ جان لیں، ذخیرہ،  
ہندیہ - والله تعالى اعلم -

مسئلہ از میر محمد دفتر رسالہ خیال بازار بزازہ مرسلہ حافظ سید ناظر حسین چشتی صابری عابدی و سید عزیز احمد چشتی صابری عابدی و شرف الدین احمد صوفی و ارثی قادری رزاقی ۳ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک معتقد نے اپنے خواب بیداری کا حال جو ذیل میں درج ہے لکھ کر تھانوی کے پاس بھیجا جس کا جواب انھوں نے رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں حسب ذیل الفاظ میں دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جواب ان کا بموجب شرع شریف کہاں تک درست اور صحیح ہے؟ نیز حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے مطابق تھانوی صاحب کی نسبت حکم شرع شریف کا کیا صادر ہوا ہے؟

خلاصہ خواب : بجائے کلمہ طیبہ کے دوسرے جُز کے یوں پڑھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی جگہ تھانوی کا نام لیتا ہوں ہر چند قصد کرتا ہوں لیکن یہی زبان سے نکلتا ہے بعد بیداری اس غلطی کی تلافی میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں اس میں بھی بے اختیار تھانوی کا نام زبان پر آجاتا ہے۔

جواب خواب : اس واقعہ میں تسبیح ہے کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔

### الجواب

سیدی امام بوصیری قدس سرہ صاحب بردہ شریف امام القری میں فرماتے ہیں : ما علی مثله بعد الخطاء (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں - ت) دیوبندیوں کے کفر کا پانی ان کے سر سے گزر گیا جس کا حال کتاب مستطاب "حسام الحرمین شریف" سے ظاہر ہے یہ لوگ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شدید گالیاں دے چکے اور ان پر اب تک قائم ہیں، ان علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق نام بنام ان سب کی تکفیر کی اور صاف فرمایا :

من شك في كفره وعذابه فقد كفر لکھ جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ خود کافر، پھر ایسوں کی کسی بات کی شکایت کیا، ان کے بڑے قاسم نانوتوی نے تحذیر اناس میں صاف لکھ دیا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۱۷ ایضاً

۱۷ رسالہ الامداد مطبوعہ تھانوی ص ۳۵

۱۷ القصیدۃ الحمزۃ فی المدح النبویۃ مع حاشیۃ الفتوحات الاحمدیۃ ۱۷ مجمع الانہر شرح ملکی البحر ۱۷ حسام الحرمین ۱۷ تحذیر اناس ۱۷ ص ۳۹ ۱۷ ص ۶۷۷/۱ ۱۷ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۷ باب احکام الحجریۃ ۱۷ مکتبہ نبویہ لاہور ۱۷ کتب خانہ الامداد ۱۷ ص ۳۱ ۱۷ ص ۷۷

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت سے صاف انکار ہے اور آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (اور لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ ت) کی صریح تکذیب ہے پھر یہ لوگ اگر صاف صاف ادعائے نبوت و رسالت کریں تو ان سے کیا بعید ہے، مسلمان ہوتا تو ایسی بات سن کر لرز جاتا اور اس کفر یکے والے سے کہتا کہ خبیث منہ بند کر کفر نہ بک، نہ کہ اسے اور تسلی دی اور اس کی جھڑپی کر دی،

و سیعلم الذین ظلموا انهم متقلبون ۱۰۹ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اب جانا چاہتے ہیں کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔

۱۰۹ مصلیٰ مسلولہ محمد خلیل الدین صاحب صدیقی بریلوی از کان پور امین گنج ۲۸  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ ایک مقلد شخص ایک آزاد شخص کی کہ جس کی تعریفات ذیل میں لکھی جاتی ہیں نماز میں اقامہ انہیں کرتا کیا بوجہ ترک اقامہ ایسے آزاد شخص کی شخص مقلد قابل ملامت ہے۔

(۱) شخص آزاد اپنے آپ کو صدر العلماء اور شیخ الشیوخ مشہور کرتا ہے، فلسفہ قدیم و جدید سائنس و کمپوٹری ہنسکرت و انگریزی کا ماہر و استاد، پیر روشن ضمیر اور مناظر و داعی اسلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شیخ الاسلام ہند ہونے کا متمنی و امیدوار ہے، لیکن فقہ حنفیہ کی تحقیر عملاً کرتا ہے اور آیات قرآنی و احادیث نبوی کے معانی و تفسیر اپنی رائے سے بیان کرتا ہے، امام غزالی اور امام رازی کو اپنے مقابلہ میں احمق و سفیہ کہتا ہے اور شبلی نجری کی طرح صحابہ و محدثین و مفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹا سمجھتا ہے۔

(۲) اپنے لب بالا کے بال سکھوں کی طرح بڑھائے رکھتا ہے۔

(۳) موسم سرما میں بعد جامع کے غسل جنابت اور وضو کے بجائے تیمم کر کے بار بار امامت کی۔

(۴) مسجد میں بیٹھ کر مسجد کے ظروف گلی میں اسپرٹ آمیز دوا پی، اسپرٹ کو حرام و ناپاک نہیں سمجھتا ہے۔

(۵) سود پر روپیہ دیتا ہے اور سود لینا جائز سمجھتا ہے۔

(۶) رمضان میں بلا عذر علالت و مسافرت روزوں کے بجائے فدیہ دے دینا کافی سمجھتا ہے، یطیقونہ



میں سلب ماخذ یا حذف لا کو نہیں مانتا۔

(۷) ایک محصنہ عورت سے ربط و ضبط پیدا کر کے اس کے شوہر کو دھوکا دے کر طلاق دلو کر اپنے تصرف میں لایا۔

(۸) اس کے دور کے رشتہ دار اس کی جو روؤں کے ساتھ اس کے پیچھے اور اس کے سامنے بے تکلف مخالفت رکھتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا، اس کی جو رو اس کے ماں باپ کو مغالطت فحش گالیاں دیتی ہے اور وہ خاموش سُنتا رہتا ہے۔

(۹) ایک مرتبہ نماز مغرب میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، آگاہ کرنے پر کہا کہ بحالت مسافرت قصداً قصر کیا تھا۔

(۱۰) ایک مرتبہ نماز عشاء میں ایک رکعت میں آیہ الکرسی پڑھی لیکن چند الفاظ چھوڑ گیا متنبہ کرنے پر کہا کہ تین آیت کی مقدار پڑھنے کے بعد غلطی ہو جانے سے نماز کا اعادہ ضروری نہیں۔

(۱۱) ہزار یا مسلمانوں کے ایک جلسہ میں ایک آیت کی تفسیر میں سرجال کے معنی میں عورتوں کو بھی شامل کر کے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کسی مرد کے باپ تھے اور نہ کسی عورت کے باپ تھے۔

(۱۲) اپنے پیر کو کہتا ہے کہ وہ بمنزلہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہے اور اپنے آپ کو بمنزلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیر جب کسی کو مرید کرتا ہے اس سے مراد ہے کہ میری بیعت لیتا ہے اور جو دوسرے مشائخ مرید کرتے ہیں وہ بھی میری بیعت میں داخل ہوتے ہیں اسی طرح کنایہ دعویٰ نبوت و رسالت بھی کرتا ہے۔

## الجواب

(۱) فقہ حنفی کی تحقیر ضلالت ہے، تفسیر بالرائے حرام، امام غزالی اور امام رازی کو اپنے مقابلہ میں ایسے الفاظ سفیض سے یاد کرنا سخت تکبر ہے اور متکبروں کا ٹھکانا جہنم ہے،

الیس فی جہنم مشوی للمتکبرین۔ کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں (ت) صحابہ کرام کو جھوٹا سمجھنے والا گمراہ بدوین ہے۔ اور اگر سب صحابہ کو عموماً ایسا سمجھے تو کافر بالیقین ہے۔ (۲) لب بالاکے بال حد سے متجاوز رکھنا سنت کی مخالفت اور کافروں سے تشبہ ہے۔



(۳) پانی اگر ضرر نہ کرتا ہو تو صرف خوفِ سردی سے تیمم کرنا حرام ہے اور نماز باطل اور اس کے پیچھے سب کی نماز باطل، ایسا کرنے والا شدید فاسق۔

(۴) اسپرٹ حرام ہی نہیں بلکہ نجس بھی ہے، اپنے ہی منہ میں پینا، تو حرام و نجس چیز کھانے پینے کا آج کل ہر شخص کو اختیار ہے، مگر مسجد کے برتن نجس کے کہ مسلمانوں کے جام و بدن ناپاک اور وضو و نماز باطل ہوں یہ صاف دلیل ہے کہ یہ شخص شریعت پر سخت جری و بیباک ہے۔

(۵) سود لینے کو حلال جاننا کفر صریح ہے اور حرام جان کر ایک درہم سود کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کے برابر ہے،

من اکل درہم رباً و هو یعلم فکانما  
نمی بامہ ستا و ثلثین صرۃ۔  
جس نے عمدہ ایک درہم سود کھایا اس نے اپنی  
ماں سے چھتیس دفعہ زنا کیا۔ (ت)

(۶) بے عذر مرض و سفر روئے رمضان کے نہ رکھنا اور فدیہ کافی جاننا قرآن عظیم کی تحریف اور نئی شریعت کا ایجاد اور جہنم کبریٰ کا استحقاق ہے۔

نولہ ماتولی و نصلہ جہنم و ساءت  
مصبیہ۔  
ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے  
دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ  
پلٹنے کی۔ (ت)

(۷) سائل نے تصرف میں لانا مطلق لکھا اگر بلا نکاح یا عدت کے اندر نکاح کے ساتھ ہے تو زنا ہے  
ور نہ دھوکا دینے پر مرکب و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من غشنا فلیس مثلاً  
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (ت)

(۸) اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث ہے اور ماں باپ کو فحش گالیاں جو رو سے سن کر خاموش رہنے والا عاق ہے اور دیوث و عاق دونوں کو فرمایا کہ فہم جنت میں نہ جائیں گے۔

(۹) مغرب میں قصر کرنا نئی شریعت کا ناکارنا اور اللہ تعالیٰ پر اقرار ہے،

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا

۱۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲۲۵/۵

۲۔ القرآن الکریم ۱۱۵/۴

۳۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فلیس مثلاً قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۷۰

لَا يَفْلَحُونَ ۱۰

نہ ہوگا۔ (ت)

(۱۰) آیۃ الکرسی میں چند الفاظ کا بیج میں سے چھوڑ جانا اگرچہ ایک مذہب پر مطلقاً مفید نماز ہے جبکہ صرف آیۃ الکرسی ہی پڑھی ہو اور جب کوئی لفظ چھوٹ گیا آیت پوری نہ ہوئی، مذہب راجح میں بے فساد معنی فساد نماز نہیں، اور واجب بھی ادا ہو جائے گا جبکہ باقی تین آیت کی قدر ہو مگر یہ مسئلہ کہ تین آیت کی قدر پڑھنے کے بعد کوئی غلطی مفید نماز نہیں ہوتی محض باطل۔

(۱۱) یہ صراحتہ آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لا انا اولاد جلت و بنا تک (اے نبی! اپنی پیرویوں اور صاحبزادوں سے فرما دو۔ ت) کی تکذیب ہے اور آیت کی تکذیب کفر۔

(۱۲) اس قول میں کمال تکبر ہے اور وہ آیۃ کریمہ لقد استکبروا فی انفسہم و عتوا کبیرا (بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے۔ ت) میں داخل ہوتا ہے اور یہ کہ جو بیعت لیتا ہے میری ہی لے لیتا ہے درپردہ رسالت و نبوت یا کم از کم غوثیت عظمیٰ کا ادعا ہے، بالجمہ افعال و اقوال مذکورہ فتنی و ضلال و کفر میں دائر ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے جو مسلمان اس کی اقتداء سے بچتا ہے وہ بہت اچھا کرتا ہے اس پر ملامت حق پر ملامت ہے، جو اس کے پیچھے نماز پڑھے وہی مستحق ملامت، بلکہ ملامت اور عذاب شدید ہے، والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۱ ملکہ از شہر لوہہ گھوڑ پوڑی بازار متصل مسجد مکان ۲۷ بھولی بخش بالور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت ہے، وہ پیشتر قوم چار تھی بعد میں مسلمان ہو کر ایک مرد مسلمان سے اس نے نکاح کر لیا، اس سے پہلے اسی قوم میں شادی ہو چکی تھی، کیونکہ اس کے ایک لڑکا ہے، اب وہ عورت اپنی قوم میں جانا چاہتی ہے اور اس کے خاندان کے لوگ اور اس کا بیٹا اس کو درغللا رہے ہیں تو اپنی قوم میں آجائے کو اچھی طرح رکھیں گے اور وہ عورت میرے یہاں کھانا پکانے پر ملازم ہے اور وہ عورت بھی جانا چاہتی ہے، تو اب ہم کو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے کہ ہم کس طریقہ سے اس کو رکھیں اور اس کے اسلام میں تو کوئی ضعف نہیں ہے اور ہم کو اسے

۱۰ / ۶۹ لہ القرآن الکریم

۳۳ / ۵۹ لہ

۲۵ / ۲۱ لہ

کیسی امداد دینی چاہئے اور وہ میرے قبضہ میں بھی ہے اور اس کو ہم نے سمجھا سمجھا کر رکھا ہے ورنہ وہ اب تک اپنی قوم میں شریک ہو جاتی، فقط۔

### الجواب

جب وہ کافروں میں جا ملتا اور کافر ہونا چاہتی ہے تو وہ کافر ہو گئی جبراً روک رکھنے سے مسلمان نہیں ہو سکتی، یاں اگر یہ سمجھا جائے کہ اس روکنے سے وہ خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اور پھر صدق دل سے مسلمان ہو جائے گی تو روکا جائے ورنہ نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۲ از درو ڈاک خانہ خاص ضلع نئی تال مرسلہ عبد اللہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائد کو بہت اچھا اور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائد کو بہت بُرا جانتے ہیں اور بڑے بڑے سنت جماعت میں لیکن بسبب بے علمی اور نادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں جتنا اور ناحق معلوم کریں، آیا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ اور اس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے۔

### الجواب

جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ

من شك في كفره وعذابه فقد كفر

کافر ہے (ت)

جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ بڑے لوگ بد عقیدہ بد مذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بیکار، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۳ از بخشی بازار کشک مرسلہ محمد عبدالرزاق صاحب ۱۲ رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا علم برابر ہے، اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مغیبات عظیمہ تھے خدا کے علم کے مقابلے میں حضرت کا علم کروڑ یا سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ سے بھی کم ہے، اور شخص اول شخص دوم کو کافر و مشرک و دیوانہ جانتا ہے خواہ عالم ہو یا جاہل، ہم لوگوں نے یہ سنا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے برابر کوئی عالم نہیں ہے اور مجتہد مائتہ حاضرہ آپ ہی ہیں، اور شخص اول ایصالِ ثواب کو جو عوام الناس دن مقرر کرتے ہیں واجبات میں سے جانتا ہے، اور جو ایصالِ ثواب کو بلا تعین کرتا ہے اس کو حاطی کہتا ہے اور اہلسنت سے خارج، اور ایصالِ ثواب کے واسطے دن مقرر کرنے کو سنت سمجھتا ہے اور کہتا ہے مجتہد مائتہ حاضرہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، اس میں حق کیا ہے؟ اور ان دونوں میں کون کافر ہے کون مسلمان؟

### الجواب

علم الہی سے مساوات کا دعویٰ بیشک باطل و مردود ہے مگر تکفیر اس پر بھی نہیں ہو سکتی جب کہ بطائے الہی مانے، اور بلاشبہہ حق یہی ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین و اولین و آخرین کے مجموعہ علوم مل کر علم باری سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو ایک بوند کے کروڑوں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ہے اور ایصالِ ثواب کے لئے تعین تاریخ بلاشبہ جائز ہے اور سنت مسلمان، یعنی ان کا طریقہ مسلوکہ ہے، مگر اس سے واجب جانا باطل محض ہے یہ نہی مکار و مہالہ کی سنت سمجھنا اور اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۲ از گڑھنگ لچ ڈاکخانہ ضلع کوٹھاپور جامع مسجد مرسلہ آدم شاہ پیش امام ۱۳ رمضان ۱۳۳۸ھ ایک خاندانی شخص آئین دین متین و قوانین شریعت کو قصداً و عمدتاً نہیں مانتا اور اپنے ہی قول و فعل پر ہٹ دھرمی کرتا ہو یعنی قطعی جان بوجھ کر اپنی لڑکی کے حرام کی کمانی کھاتا ہو اور وضع حمل حرام ہونے تک اپنے گھر میں رکھ کر ہر قسم کا برتاؤ کرتا اور کسی کی نصیحت بھی نہ مانتا ہو ایسے مؤذی شخص کے بارے میں علمائے دین کس قسم کے برتاؤ کا حکم دیتے ہیں؟

### الجواب

ایسا شخص سخت خبیث و مردود و دقوث ہے بحکم حدیث اس پر جنت حرام ہے اور بحکم قرآن عظیم اس کے پاس بیٹھنا جائز نہیں،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بُلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

قال اللہ تعالیٰ واما یسیدنک الشیطن  
فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین



مسلمان اُسے ایک لخت چھوڑ دیں اور اس سے سلام کلام، میل جول سب ترک کر دیں جب تک صدق دل سے توبہ نہ کر لے، اس سے زیادہ یہاں کیا سزا ہو سکتی ہے! واللہ تعالیٰ اعلم  
**مسئلہ ۱۲۵** از سرانے پھیلے ضلع بلند شہر مرسلہ راحت اللہ صاحب امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ  
 زید کہتا ہے کہ سود کے معنی اور بیس اور بیاج کے معنی اور ہم بہت نہیں لیتے ہیں۔ اور کھلم کھلا سود کھاتا ہے اور اوروں کو کہتا ہے کہ تم سود کے معنی نہیں جانتے، اور جانتے کہتا ہے، اس کے اصرار پر شرع کا کیا حکم ہے؟

### الجواب

سود مطلقاً حرام ہے بہت ہو یا تھوڑا، قال اللہ تعالیٰ وحرم الربو (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور حرام کیا سود۔ ت) زید کا اسے حلال کہنا اس کی حلت پر اصرار کرنا موجب کفر ہے، اس پر توبہ فرض ہے، از سر نو مسلمان ہو، پھر اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے، اور اگر نہ مانے تو مسلمان اسے قطعاً چھوڑ دیں اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا حرام ہے،  
 قال تعالیٰ واما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین واللہ  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 تعالیٰ اعلم (ت)

**مسئلہ ۱۲۶** از موضع پرتاب پور پر گندہ ضلع بریلی مرسلہ محبوب عالم صاحب ۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مرید خاندان عالینہ مداریہ میں ہے اور نماز و روزہ کا پابند ہے اور بصدق دل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، خدا کو حق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق اور عقیدہ اہل سنت و جماعت کا پابند ہے لہذا خدمت بابرکت میں مستعدی ہے کہ عند الشرع ایسا شخص مسلمان اور صاحب ایمان ہے یا نہیں؟

### الجواب

جب وہ اللہ و رسول کو برحق جانتا ہے اور تمام عقائد ایمانیہ کا سچے دل سے معتقد ہے اور کوئی قول یا فعل تکذیب یا توہین کا اس سے صادر نہیں ہوتا، جاہل مداریوں وغیرہم کی طرح شریعت کو لغو نہیں سمجھتا تو بیشک وہ مسلمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم



- ۱۲۷ مسلمہ مسئلہ آدم ابراہیم صاحب از کچھ انجار ضلع کچھ بھوج بھوم پیر  
 تا ۲۹ (۱) ایک شخص کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ فرض ہے محمد رسول اللہ واجب ہے کیونکہ قرآنی آیت سے  
 تو فوراً کلمہ ایک جگہ ثابت نہیں، ہاں احادیث سے ضرور ثابت ہے، غلط ہے یا صحیح؟  
 (۲) ایک شخص کہتا ہے کہ ہم کو قرآن وحدیث سے ضرور نہیں تم آپ ہی اس کے ورق لوٹا کرو، نماز تم ہی  
 پڑھو، سر نیچے اور چوڑا اوپر کون کرے، ایسے لوگوں کا کیا چاہئے اور بیعت ان سے کرنا کس طرح ہے؟ زعم  
 یہ ہے کہ قرآن مولویوں نے بنایا ہے مولویوں کے قرآن کو نہ ماننا چاہئے۔  
 (۳) ایک شخص بروئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں، اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق  
 اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں، کرامت کا قائل ہوں، حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی  
 اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جائے، قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے؟ بیعتوا تو جردا۔

### الجواب

(۱) وہ شخص جھوٹ کہتا ہے، شریعت مطہرہ پر اقرار کرتا ہے لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ  
 دونوں کا ماننا ہر فرض سے اعظم فرض اور یکساں فرض ہے، دونوں قرآن مجید میں ہیں، یکجا نہ ہونے سے  
 ایک کی فرضیت کیوں جاتی رہی بلکہ ان کی فرضیت تو قرآن مجید ماننے سے بھی مقدم ہے، قرآن مجید کا ماننا  
 ان کے ماننے پر موقوف ہے بلکہ ان میں بھی پہلا جملہ بغیر دوسرے جملہ کے بیکار ہے اور دوسرے جملہ کے ماننے  
 میں پہلے کا ماننا خود آگیا صرف لا الہ الا اللہ سے مسلمان نہیں ہو سکتا اور صرف محمد رسول اللہ سچے  
 دل سے ماننا اسلام کے لئے کافی ہے جو اسے مانے محال ہے کہ لا الہ الا اللہ نہ مانے۔ درمختار  
 میں ہے،

يلقن بذکر الشهادتين لان الاولی لا تقبل بدون الثانية  
 (میت کو) دونوں شہادتوں کی تعلقین کی جائے کیونکہ  
 پہلی شہادت (توحید) دوسری شہادت (رسالت)  
 کے بغیر مقبول ہی نہیں۔ (ت)

یہ کہنے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یونہی سنی سنائی اتنا جانتا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے  
 جب تو اسی قدر حکم ہے کہ کذاب ہے بیباک ہے، شریعت پر مقرر ہے، مستحق عذابِ نار ہے اس پر توبہ  
 فرض ہے، اور اگر فرق جان کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ (حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں۔ ت) کا ماننا یقینی لازم نہیں صرف ظنی ہے، تو قطعاً کافر مرتد ہے۔  
(۲) اس میں تین الفاظ ملعونہ اور تینوں کفر خالص ہے کافر مرتد کے ہاتھ پر بیعت کیا معنی! جو ان اقوال پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ برازیہ و مجمع الاثر و در مختار وغیرہ میں ہے:

من شك في كفره وعذابه فقد كفر به  
جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

(۳) اگر اس میں کوئی بات وہا بیت کی نہ دیکھی نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہے تو بلا شبہہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے، اور اگر اس میں وہا بیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہو جائے گی وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں،

قال الله تعالى يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا، اور بیشک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر بعد میں کافر ہو گئے۔ (ت)  
نہ ان کی قسموں کا اعتبار،

قال الله تعالى انهم لا ايمان لهم  
اور اگر کسی وجہ سے شبہہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسماعیل دہلوی و تذیر حسین دہلوی و رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و اشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان و معیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور و غیرہ کو کیسا جانتا ہے، اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں تو ظاہر یہی ہے کہ وہابی نہیں ورنہ ضرور وہابی ہے، جھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں،

اذ جاءك المنفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم  
جب منافق تمھارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے

انکے لہ رسولہ ۛ واللہ لیشہد ان المنفقین  
 لکذبون ۛ اتخذوا ایمانہم جُتۃ فصدوا  
 عن سبیل اللہ ۛ انہم ساء ما کانوا  
 یعملون ۛ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو،  
 اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں،  
 اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بٹھرا لیا تو اللہ کی  
 راہ سے روکا، بیشک وہ بہت ہی بُرے کام  
 کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۳۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو علمائے کرام کے  
 فتاویٰ پر عمل کریں اور نہ مانیں بلکہ علمائے کرام و رشتہ الانبیاء کو محض اس بغض پر کہ ان کے کاموں کو کیوں  
 ناجائز بتلاتے ہیں بُرا کہیں۔

### الجواب

یہ جو طلب کیا جاتا ہے وہ بھی تو فتویٰ ہی ہوگا جو فتویٰ نہیں مانتے ان پر اس کا کیا اثر ہوگا، عالم دین  
 سے بلاوجہ ظاہر بغض رکھنے پر خوف کفر ہے نہ کہ جب کہ وہ بغض ان کا فتویٰ شرعی ہو۔ منع الروض وغیرہ  
 میں ہے،

من ابغض عالماً بغیر سبب ظاہر خیف  
 علیہ الکفر ۛ  
 عالم دین کی توہین کھلے منافق کا کام ہے اور فقہ میں ان پر حکم کفر۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثلاثة لا یتخف بحقہم الا منافق بین  
 النفاق ذوالعلم وذوالشیبۃ فی الاسلام  
 وامام مقسط ۛ  
 تین آدمیوں کی بے ادبی و توہین کرنے والا اعلانیہ  
 منافق ہے، صاحب علم، مسلمان بوڑھا اور  
 عادل حاکم۔ (ت)

مجمع الانہر میں ہے،

۱۔ القرآن الکریم ۶۳/۲-۱  
 ۲۔ منع الروض الاذہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی العلم والعلما مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۷۳  
 ۳۔ المعجم الکبیر حدیث ۷۸۱۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت  
 کنز العمال حدیث ۳۳۸۱۱ مونسۃ الرسالۃ بیروت  
 ۲۳۸/۸  
 ۳۲/۱۶

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر و  
من قال للعالم عویلم او لعلوی علیوی  
قاصدا به الاستخفاف کفر ہے  
سادات اور علماء کی توہین کفر ہے، جس نے بے ادبی  
وگستاخی کی نیت سے کسی عالم کو عیلم (ادنی عالم)  
یا کسی علوی کو علیوی کہا اس نے کفر کیا (ت)

مگر وہاں کیا جائے شکایت جہاں قرآن وحدیث کی عربیت پرستی پر نثار کی جاتی ہو۔  
سبحن مقلب القلوب والابصار س بنا  
لا تسرغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا  
من لدنك رحمة انك انت الوهاب ہے  
پاک ہے وہ ذات جو دل و نگاہ کو بدل دیتی ہے،  
اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی ہدایت عطا  
کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما اور  
ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بلاشبہ  
تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۱۔ مسئلہ میرزا قلی صاحب از شہر کہنہ انسپکٹر جنرل  
۱۳۳۳ھ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے روزانہ نماز پڑھتا ہے اور عالم مذکور کے کہنے کو مانتا ہے  
خواہ وہ کہنا اس کا کسی طور پر بظاہر نیک کام کے واسطے ہو اور خود بھی مشورہ کے لئے اس کے  
پاس جاتا ہے نیز عالم اہل سنت کی خدمت حاضر ہوتا ہے خواہ یہ حاضری کسی نیک کام کے لئے ہو  
اور اپنے آپ کو سستی بھی کہتا ہے، ایسی حالت میں بموجب شریعت اہل سنت جماعت کہا جاسکتا  
ہے یا نہیں؟

(۲) عرو عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو سستی کہتا ہے اور اعتراض  
ہونے پر یہ جواب دیتا ہے کہ یہ علماء کے جھگڑے ہیں یہ ان کو بُرا کہیں وہ ان کو بُرا کہیں ہماری نماز  
سب کے پیچھے ہو جائے گی، علماء کی باتیں علماء جانیں، ایسی صورت میں امر سستی کہا جاسکتا ہے  
(۳) یا نہیں؟ اور ایسا جواب دینا اس کا ٹھیک ہے یا نہیں؟

پھر اپنے آپ کو سستی کہتا ہے اور فرقہ وہابیہ اور غیر مقلدوں کے معاملہ میں کہتا ہے کہ یہ سب  
قرآن وحدیث کے ماننے والے ہیں، جھگڑے کی باتیں نہیں نکالنا چاہئے، سب حق پر ہیں ایسی

کیفیت میں بیکر کو سنی کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بیٹو اتوجروا۔

## الجواب

- (۱) اگر وہ بانی کا شاگرد وہابی ہے اور یہ اسے وہابی جانتا ہے پھر اسے قابلِ امامت مانتا ہے خلاصہ یہ کہ کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہیں جانتا تو وہ سنی کیا مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔
- (۲) ایسی صورت میں عمرو سنی کیا مسلمان بھی نہیں کہ اس کے نزدیک اسلام و کفر یکساں ہیں اور کفر کا رو بھگڑا ہے۔

(۳) ایسی صورت میں بیکر کافر و مرتد محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسلمہ از شہر عقب کو توالی مسئلہ ولایت حسین و عبدالرحمن ۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ میں ایمان سے کھتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو پہلے قادیانی تھا اور نہ اب ہوں، قادیانی پر لعنت کرتا ہوں، میں اہل سنت و جماعت ہوں اگر کوئی شخص مجھ پر بعد توبہ کرنے کے الزام دے تو وہ مواخذہ دار ہو گا یا نہیں؟ یا اگر میرا میل کسی وقت ان لوگوں سے کوئی ثابت کرے تو میں سب لوگوں کا مواخذہ دار ہوں گا، قادیانی کو کافر جانتا ہوں۔ العبد ولایت حسین

گوایمان، عبدالرحمن لعلم خود، مصیح اللہ لعلم خود، قادر حسین لعلم خود، امانت حسین لعلم خود، مولوی محمد رضا خاں لعلم خود، صادق حسین لعلم خود، محمد محسن لعلم خود، یاسق حسین لعلم خود، فقیر محمد شمس علی خاں رضوی، فقیر ایوب علی رضوی لعلم خود، قناعت علی قادری رضوی لعلم خود۔

## الجواب

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور بعد توبہ کے گناہ باقی نہیں رہتا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ لے گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں۔

قادیانیوں کے ساتھ میل جول سے انھوں نے پہلے بھی ایک مجمع میں توبہ کی تھی اور آج پھر ایک مجمع میں توبہ کی تھی پھر ایک مجمع کے ساتھ آئے جن کے دستخط اوپر ہیں اور دوبارہ توبہ کی، توبہ کے بعد ان پر بلا وجہ جو کوئی الزام رکھے گا وہ سخت گنہ گار ہو گا اور توبہ کے بعد اگر پھر یہ میل جول کریں گے تو ان پر گناہ عظیم کا بار ہو گا مگر بلا وجہ توبہ کے



بعد الزام رکھنا سخت جرم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم  
**مسئلہ ۳۵** از نو شہرہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان مسئلہ عبد الغفور صاحب  
 ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا،

ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔

مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ عالی جاہ! اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لئے کوئی رسالہ  
 وغیرہ ارسال فرمائیں تاکہ گمراہی سے بچیں۔

### الجواب

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے، اور قادیانی کا فرمتہ تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین  
 نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ،

من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر به جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی

لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں،  
 نہ گاندھی امام ہو سکتا ہے نہ قادیانی مجدد، السورۃ العقاب وقہر الدیان وحسام الحرمین مطبع اہلسنت  
 بریلی سے منگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ ۳۶** از شہر محلہ شاہ آباد مسئلہ شیخ الطاف احمد صاحب رضوی ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں نے مولانا صاحب مسجد جانی  
 سے کہا کہ اگر رافضی تکبیر تمھاری جماعت میں آکر کہے تو تکبیر شمار کی جائے گی یا نہیں؟ کہا، رافضی کی تکبیر  
 شمار نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ میں نے کہا، اگر وہ بانی تکبیر کہے تو وہ تکبیر شمار ہوگی یا نہیں؟  
 کہا، تو کیا یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے ہیں کیا حرج ہے۔ میں نے کہا، یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے۔ جواب ملا، کیا  
 خوب۔ علاوہ اس کے امام مسجد مذکورہ کی نشست بھی رہتی ہے، لہذا ایسی صورت میں اگر اس کے پیچھے  
 نماز نہ پڑھی تو اچھا کیا یا بُرا؟ نماز نہ پڑھنے والا توبہ کرے اور معافی چاہے یا امام؟ بیٹنوا تو جبر واد

## الجواب

صورت مذکورہ میں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے نے بہت اچھا کیا، اس پر کچھ الزام نہیں، اس امام پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور سستی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۱۳ از شہر محلہ کانگر ٹولہ مسئلہ سید فرحت علی صاحب ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس مسئلہ میں کہ زید مسلمانوں کے ایک گروہ کا سردار بننا چاہتا ہے لیکن علمائے وہابیہ کو اچھا کہتا اور کہتا ہے کہ وہ علمائے دین ہیں ان کے وعظ سنا ہے ان سے فتوے لیتا ہے ان پر عمل کرتا ہے، نماز فجر کی اندھیرے سے پڑھتا ہے، اکثر نماز میں سنتیں ترک کرتا ہے، میلاد شریف میں قیام کے بعد آتا ہے یا پہلے سے کھڑا ہو جاتا ہے، اور کبھی آتا بھی نہیں اور کہتا ہے کہ میلاد شریف اتنی دیر نہ پڑھنی چاہئے کہ نماز صبح کی قضا ہو جائے کیونکہ میلاد سے نماز مقدم ہے۔ زید سے مسلمانوں کو بدگمانی ہوئی تو زید نے کہا کہ میں اللہ کو جانوں اس کے رسول کو بچاؤں، صحابہ کو سمجھوں، آل پر خدا ہوں۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ اچھا تم گیارہویں شریف کرو یا میلاد شریف کرو۔ کہا میرے پاس پیسہ نہیں تم کرو میں بھی سر پر رکھ کر کھالوں گا۔ ایسی صورت میں مسلمان زید کو اپنا سردار مانیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں اور اس سے میل جول رکھیں یا نہیں؟ اور جو مسلمان سردار مانیں یا اس سے ملیں اس کی باتوں پر عمل کریں ان پر کیا حکم ہے؟ اور زید ہمارے اہلسنت کے گروہ میں کس حکم سے داخل ہو سکتا ہے پھر اس حکم پر بھی اس کو سردار مانا جائے یا نہیں؟ بینوا تو جودا۔

## الجواب

جو شخص دیوبندیوں کو مسلمان ہی جانے یا ان کے کفر میں شک کرے بفتوائے علمائے حرمین شریفین ایسا شخص خود کافر ہے کہ:

من شك في كفره وعذابه فقد كفر  
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

پھر وہ سردار مسلماناں کیسے ہو سکتا ہے، گیارہویں شریف کی نیاز کھالینا دلیل اسلام نہیں بڑے بڑے کٹر وہابی جو اسے حرام و شرک کہتے ہیں کھانے کو آپ سب سے پہلے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں، ایسا شخص جب تک وہابیہ اور خصوصاً ان دیوبندیوں کو جنہیں علمائے حرمین شریفین نے کافر لکھا نام بنام بالاعلان کافر نہ کہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۸ھ از شہر کھنہ محلہ روہیلی ٹولہ مسئلہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۹ محرم ۱۳۳۹ھ تا ۱۵۳ھ جس طرح کہ ایران میں باب اور بہاؤ کو پیشرو بنا کر بابی و بہائی جدید فرقے بنائے گئے اور ہندوستان میں گرو نانک، کبیر، سید احمد جونپوری، سید احمد رائے بریلوی، سید احمد کوٹی، آغا خاں اور مرزائی قادیانی کو پیشوا، مہدی، لیڈر، نبی اور خدا بنا کر جدید فرقے بنائے گئے۔ اسی طرح اس وقت محض برائے نام مسلمان لیڈروں اور مولویوں نے ایک ہندو لیڈر مسٹر گاندھی کو اپنا پیشوا بنا کر ایک جدید فرقہ بنایا ہے اور ان کی نسبت اب تک بذریعہ اخبارات، رسالہ جات، اشتہارات، مشاہدات اور مسموعات امور ذیل معلوم ہوتے ہیں،

(۱) ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک کافر کو اپنا رہنما بنایا تھا اسی طرح ہم نے مسٹر گاندھی کو اپنا پادری بنایا ہے، اور صاف لکھ دیا کہ ہمارا حال اس شعر کا مصداق ہے

عمرے کہ آیات و احادیث گزشت  
رفقے و نثاربت پرستی کرت

(وہ عمر جو آیات و احادیث میں گزری ہے وہ ختم ہو گئی اور وہ بت پرستی کی نذر کر دی)

(۲) کہتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے کافر قبائل سے موالات کی تھی ہم کفار ہند سے موالات کرتے ہیں۔

(۳) مسجد میں ہندوؤں سے منبر پر کچر دلوائے گئے اور کہا گیا کہ مسجد نبوی میں وفود کفار قیام کرتے تھے اور اپنے طریقے پر عبادت بھی کرتے تھے، اور کفار کا داخلہ مخصوص مسجد الحرام ایک خاص وقت کے واسطے منع تھا۔

(۴) بعض لیڈروں نے جن کو مولانا کا بھی خطاب دے دیا گیا ہے مندروں میں جا کر اپنے ماتحتوں پر ہندوؤں سے ٹیکے لگوائے۔ کہتے ہیں کہ قشتہ شعار کفر اور متنافی اسلام نہیں ہے۔

(۵) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے ہمد میں چھاپ دیا ہے کہ ہماری جماعت ایک ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو ہندو مسلم امتیاز اٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس مقام بنائے گا پارٹی مذکور نے اسے مقبول رکھا اور کسی نے چون و چرا نہ کیا۔

(۶) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے شائع کیا ہے کہ اگر آج تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر دو گے۔

- (۷) ایک ہندو کی ٹکٹی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس کی بجے پکارتے ہوئے سرو پا برہمن مرگھٹ تک لے گئے ایک بُت اٹھایا گیا اس کے ساتھ سرو پا برہمن جے پکارتے سڑکوں پر گشت کیا گیا۔
- (۸) اس کے ماتم کے لئے سرو پا برہمن مساجد میں جمع ہوئے اور اس کے لئے دعائے مغفرت اور نماز کے اشتہار دئے اور اس پر کار بند ہوئے، اس کے ماتم میں مسجدیں بے چراغ رکھی گئیں۔
- (۹) ہولی کے سوانگ میں ہندوؤں نے بزرگان اسلام کی تحقیر و توہین کی، مسلمانوں نے ہندو مسلم اتحاد کو مد نظر رکھ کر کچھ تعرض نہ کیا اور چشم پوشی کی۔
- (۱۰) مسٹر گاندھی کے فرمان کے بموجب روزے رکھے گئے اس کے حکم پر نفل نمازیں پڑھی گئیں اور کاروبار بند کر کے معطل رہے۔

- (۱۱) ایک ہندو لیڈر کے حکم سے ایک ڈولا سجا یا گیا اور اس میں قرآن مجید، بائبل اور رامائن رکھ کر ان کی پوجا کرتے مندر میں لے گئے۔
- (۱۲) مسٹر گاندھی اور اس کی قوم کو خوش اور راضی کرنے کی غرض سے ایک جائز مشروع فعل قربانی گاؤ کو ممنوع اور ترک کر کے درپردہ ایک شعار اسلام سے مسلمانوں کو باز رکھا گیا اور ایک امر حلال کو حرام قرار دیا گیا، ایک بکری کی قربانی ایک خاندان (اگرچہ ساٹھ ستر آدمیوں کا ہو) کی طرف سے جائز سمجھی گئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کو نا غیر ضروری بتایا گیا۔
- (۱۳) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے ہزار ہا مسلمانوں کو ہجرت افغانستان اور جہاد کی ترغیب دے کر خانماں برباد ویران و پریشان بنایا گیا۔
- (۱۴) گٹار پور کے ہندوؤں نے قربانی گاؤ کے پیچھے مسلمانوں پر شدید ظلم توڑے انھیں بے دریغ ذبح کیا، انھیں آگ سے جلایا، اس پر ان میں سے بعض گرفتار ہوئے جن پر ثبوت کامل ہو گیا اس خیر خواہ اسلام پارٹی نے ان کی معافی کے ریزولوشن پاس اور گورنمنٹ کو ان کی رہائی کے لئے تار دئے اور مظالم ہولاکدھ کی طرف سے چشم پوشی و بے اعتنائی کی گئی۔

- (۱۵) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ اقطاع ہندوستان اور یورپ کی سیروسیاحت اور تفریح و تفسن میں صرف کیا جاتا ہے۔

- (۱۶) خلافت کے مصنوعی حمایت کے حیلہ سے عیسائیوں سے ترک موالات اور عدم تعاون عمل کے غیر ممکن العمل منصوبوں اور تجاویز پر عملدرآمد کرایا جاتا ہے اور مشرکین ہند کے ساتھ مواخات و موالات قائم کر کے بعض شعار کفر اختیار اور بعض شعار اسلام ترک کر لئے جا رہے ہیں، باوجود ان سب امور کے



وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور جوان کی پیروی نہ کرے اس کو کافر کہتے ہیں، لہذا علمائے اہلسنت وجماعت اس فرقہ کا مذہب اور اس کے پیشروان و پیروان کی نسبت جو عبد اللہ کے بجائے عبد الگانہ ہی بن گئے ہیں اور دوسروں کو عبد الگانہ ہی بنا رہے ہیں صاف صاف احکام شرعی دربارہ معاشرت و مناکحت مصاہرت و نماز ظاہر و واضح فرما کر عند اللہ مابور اور عند الناس مشکور ہوں۔

### الجواب

(۱) قرآن وحدیث کی عمر کو معاذ اللہ بت پرستی پر نشانہ کرنا قرآن وحدیث کی شدید توہین اور بت پرستی ملعونہ کی عظیم تعظیم ہے، یہ اگر کفر نہ ہو تو دنیا میں کوئی چیز کفر نہیں، کہاں زمین غیر معروف کا راستہ بتانے کے لئے کسی مشرک کو ساتھ لینا اور کہاں معاذ اللہ اپنے دین کا اسے یادی و رہبر بنانا اس کی نظیر بھی ہو سکتی ہے کہ کسی کا شیخ و امام و یادی دین یکہ میں سوار ہو یکہ بان کافر ہو اس امام کے بعض مرید بننے والے مشرک کو نماز میں اپنا امام کریں اور اسی شیخ مقتدا کے فعل سے سند لائیں کہ دیکھو یکہ بان کافر ان کے آگے بیٹھا تھا ہم نے اس کافر کو نماز میں اپنے آگے کر لیا تو کیا حرج ہوا پھر یہ بھی اس وقت کا واقعہ ہے کہ ہنوز حکم جہاد نازل نہ ہوا، لکم دینکم ولی ذینکم (تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین - ت) پر عمل تھا، پھر بتدریج کفار پر تغلیظ بڑھتی گئی اور اخیر حکم ابدی ناطق وہ نازل ہوا کہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْمُنَافِقِينَ  
وَاعْلِظْ عَلَيْهِمْ وَمَا وَهُمْ جَاهِدُوكُمْ  
وَالْمُصِيبُ

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)، جہاد فرماؤ  
کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو اور ان  
کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

پہلے کے واقعات سے سند لانا اگر جاہل سے ہو تو جہل شدید ہے اور ذی علم سے تو مکرو خبیث و ضلال بعید۔  
(۲) یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افرائے محض ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں فرمائی اور کیونکر فرما سکتے حالانکہ ان کا رب عزوجل فرماتا ہے:  
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ

تم میں جو ان سے موالات کرے وہ بیشک انہیں  
میں سے ہے۔



حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کا ابتدائی حکم یہ تھا :  
فاصدع بہا توہم و اعرض عن المشرکین ۱  
اعلان کے ساتھ فرما دو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور  
مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

اور انتہائی حکم یہ ہوا :  
یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین  
واغلظ علیہم ۲  
اے نبی ! تمام کافروں اور منافقوں سے جہاد فرما  
اور ان پر سختی و درستی کر۔

معاذ اللہ مولات کا وقت کون سا تھا، سورہ کن شریف مکیہ ہے اس میں فرماتا ہے : ودد الوتدھن فیدھنوت  
کافر اس تمنائیں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔ اس وقت میں مدہنت تو روا رکھی گئی نہ کہ معاذ اللہ  
مولات۔ ائمہ دین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت مدہنت کرنے والے کی تکفیر فرمائی ہے  
پر جائے مغتری مولات، شفا شریف امام قاضی عیاض میں ہے :

الوجه الثاني ان يكون القاتل غير قاصد  
للسب ولكنه تكلم بكلمة الكفر من اضافة  
مالا يجوز عليه مثل ان ينسب اليه  
اتيان كبيرة او مداهنة في تبليغ  
الرسالة او في حكم بين الناس فحكم  
هذا الوجه حكم الاول بجه (ملخصاً)

دوسری وجہ یہ ہے کہ کہنے والے کا مقصد سب ہو  
لیکن اس نے ایسا کلمہ کفر بولا اور ایسی شئی کی  
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی جو  
آپ کی شان کے مناسب نہ تھی مثلاً کبیرہ کے  
ارتکاب یا احکام رسالت کے پہنچانے میں یا لوگوں  
کے درمیان فیصلہ فرمانے میں مدہنت کی نسبت  
کی تو اس کا حکم بھی پہلے کے حکم کی طرح ہی ہے (د)  
سخت محرومی و بیباکی ہے یہ کہ آدمی کے کسی عیب پر نکتہ چینی ہو اور وہ اپنے اوپر سے دفع الزام کے لئے کسی  
نبی سے استشہاد کرے کہ ان سے بھی ایسا واقع ہوا اگرچہ ظاہراً وہ فعل وقوع میں آیا ہو اور اس نے  
اپنی نابینائی سے فرق نہ دیکھا اور ملائکہ کو چار پر قیاس کیا۔ شفا شریف امام قاضی عیاض میں ہے :

۱۵ القرآن الکیم ۹۲/۱۵

۱۶ ۹/۶۶

۱۷ ۹/۶۸

۱۸ الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل قال القاضي تقدم الكلام مطبع شرکت صحافیہ فی بلد العثمانیہ ترکی ۲۳/۲-۲۲۲

هذه كلها وان لم تتضمن سبأ ولا قصد قائلها  
انما قرأ النبوۃ ولا عظم الرسالة  
ولا عز رحمة الاصطفاء صلى الله تعالى عليه  
وسلم حتى شبه من شبه في معرفة قصد الانتفاء  
منها بمن عظم الله خطرة ونهى عن جهر  
القول له ورفع الصوت عنده فحق هذا  
ان درى عنه القتل المسجن وقوة تعزيره  
(ملخصاً)

کی ممانعت فرمائی، اس سورت ادبی کی سزا اگرچہ قتل نہیں ہے تاہم قید یا مشقت کی سزا دینا ضروری ہے (ملخصاً)۔  
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ انہونی جوڑنا اور اس سے اپنی ناپاکی کا جواز چاہیں،  
کتنی سخت جہالت اور کس قدر شدید موجب لعنت ہے، کیا کسی عالم دین کا وہ ناسعید بیٹا سخت ناخلف  
نہ قرار پائے گا جس کے بھنگ پینے پر اس کے باپ کے شاگرد اعتراض کریں اور وہ اپنے اوپر سے دفع  
اعتراض کے لئے محض جھوٹ بہتان اپنے باپ پر رکھ دے کہ کیا تھا اسے استاد چرس نہ پیتے تھے، پھر  
کہاں باپ اور کہاں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

(۳) یہ کہنا کہ مسجد الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو  
اللہ عز وجل پر صریح اقرار ہے،

قال الله تعالى انما المشركون نجس  
فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم  
هذا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشرک زہے ناپاک ہیں تو  
اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس  
نہ آنے پائیں۔ (ت)

یونہی یہ کہنا کہ وفود کفار مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے،  
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسے جائز رکھنے کا اشعار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افرائے فجار  
حاشا کہ اللہ کا رسول گویا بار بار فرمائے کہ کسی مسجد نہ کہ خاص مسجد مدینہ کو یہ میں نہ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے سامنے بتوں یا مسیح کی عبادت کی جائے، جانتے ہو کہ اس سے ان کا مقصود کیا ہے، یہ کہ مسلمان تو اسی قدر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مشرک کو مسجد میں مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے ان کو واعظ بنایا وہ تو اس تہیہ میں ہیں کہ ہندوؤں کو حتیٰ دیں کہ مسجد میں بت نصب کر کے ان کی ڈنڈوت کریں، گھنٹے بجائیں، سنگھ بھنگیں کیونکہ ان مفسرین کے نزدیک خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں خود حضور کے سامنے کفار اپنے طریقہ کی عبادت کرتے تھے،

وَلَكُمْ لَا تَقْتَدُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيَسْحَ تَكُمُ  
تھیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب  
بعد اب سے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مسجد کرمہ کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا کسی کافر کی حاضری معاذ اللہ بطور استیلا و استعلا نہ تھی بلکہ ذلیل و خوار ہو کر یا اسلام لانے کے لئے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے کہاں یہ اور کہاں وہ جو بدخواہان اسلام نے کیا کہ مشرک کو بدو تعظیم مسجد میں لے گئے اسے مسلمانوں سے اونچا کھڑا کیا اسے مسلمانوں کا واعظ و ہادی بنایا اس میں مسجد کی توہین ہوئی اور توہین مسجد حرام مسلمانوں کی تذلیل ہوئی اور تذلیل مسلمین حرام، مشرک کی تعظیم ہوئی اور تعظیم مشرک حرام، بدخواہی مسلمین ہوئی بلکہ بدخواہی اسلام، پھر اسے اُس پر قیاس کرنا کسی سخت ضلالت و گمراہی ہے، طرفیہ کہ زبانی کہتے جاتے ہیں کہ مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا ضرور حرام ہے، اور نہیں دیکھتے کہ یہ آنا بطور استعلا ہی تھا،

فَانْهَالَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ  
تو یہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے  
ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں (ت)

اسی نابینائی کی بنا پر یہ مسلمان کو دھوکا دینے والے یہاں حنفیہ و شافعیہ کا اختلافی مسئلہ کہ مسجد میں دخول کا فر حرام ہے یا نہیں محض دھوکا دینے کو پیش کرتے ہیں، قطع نظر اس سے کہ اس مسئلہ میں تحقیق کیا ہے۔  
اولاً خود کتب معتمدہ حنفیہ سے ممانعت پیدا ہے،

ثانیاً خود محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے ہوتا ہے۔  
ثالثاً علماء و صلحا کاذب کیا رہا ہے اختلاف احوال زمانہ و عادات قوم ہمیشہ مائل تعظیم و توہین میں

وخل رکھتا ہے۔

مابعداً غیر اسلامی سلطنت اور نامسلموں کی کثرت میں اس اجازت کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے۔

خاصاً وہ نجس قوم کہ نص قرآن اس پر حکم نجاست ہے اور وہ مسلمانوں کو پچھلے بھنگی کے مثل سمجھے سودا بچے تو دور سے ہاتھ میں رکھ دئے اس کے نجس بدن ناپاک پانوؤں کے لئے تم اپنی مساجد کو وقف کرو یکس قدر مصلحت اسلام کے گہرے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے، ان سب سے قطع نظر ان حرکاتِ شنیعہ کا اس سے کیا علاج ہو سکتا ہے۔

اوگماں بردہ کہ من کردم چو او

فرق را کے بنید آں استیزہ چو

(اس نے گمان کیا کہ میں نے اس کی مثل کیا حالانکہ وہ لڑائی کی جستجو کرنے والا اس فرق کو کیسے محسوس کر سکتا ہے)

صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :  
 قَالَ كَانَتْ الْكَلْبُ تُقْبَلُ وَتُدْرِكُ الْمَسْجِدَ  
 رَفِيْنَا مَا بَ سَأَسْوَلِ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمُ

تھے (ت)

زمانہ رسالت میں مسجد شریف میں گئے آتے جاتے تھے اب تم خود گئے اپنی مسجدوں اور مسجد الحرام شریف یا مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لے جاؤ اور جمعہ کے دن امام کے دہنے بائیں منبر پر دو کتے بٹھاؤ تمہارے استدلال کی نظر تو یہیں تک ہو گئی، کہہ دینا کیا زمانہ اقدس میں کتے مسجد میں نہ آتے جاتے تھے ہم لے گئے اور منبر پر انہیں بٹھایا تو کیا ہوا، اور وہ جو آنے جانے اور یوں لے جانے اور منبر پر بٹھانے کا فرق ہے اس سے آنکھ بند کر لینا جیسے یہاں بند کر لی کون سی آنکھ دل کی کہ و لکن تعصی القلوب التی فی الصدور (دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ت) بلکہ خدا تمہیں عقل و انصاف دے تو یہ بھی تمہارے فعل کی نظر نہیں تم خطیب کے آس پاس منبر پر کتے بٹھاؤ اس سے وہ کتے خطیب نہ ہو جائیں گے اور تم نے مشرکین کو

صحیح البخاری کتاب الوضوء باب اذا شرب الکلب فی النار قیدی کتب خانہ کراچی ۲۹/۱

۲۶/۲۲

خطیبِ مسلمین بنایا لہذا اگر قدرے اپنے فعل سے تقریب چاہو تو ان کتوں کو سدھاؤ کہ جب امام پہلا خطبہ پڑھ کر بیٹھے وہ نہایت بلند آواز سے بھونکنا اور رونا شروع کر دیں کہ باہر تک کے سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ جلسہ و دعا کا وقت ہے، یونہی نماز کے وقت آٹھ آٹھ دس دس صفوں کے فاصلے سے چار چار کتے صف میں کھڑے کرو کہ تکبیر انتقال کے وقت چھین اور مکبروں سے زیادہ تبلیغ کا کام دیں اور یہی حدیث بخاری حجت میں پیش کر دینا کہ دیکھو زمانہ اقدس میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے بلکہ ان کے آنے سے کوئی فائدہ نہ تھا اور ہم کتے اس نفع دینی کے لئے لے گئے، تو بدرجہ اولیٰ یہ جائز ہوا، وہاں تک تو قیاس تھا یہ لالہ النص ہوئی اور اس میں جو تمہارے استدلال کی جہالت ہے نہ دیکھو کیونکہ ٹھہر گئی ہے کہ لکن تعسی القلوب

التي في الصدور

(۴) قشقہ ضرور شعائر کفر و منافی اسلام ہے جیسے زنا بلکہ اس سے زائد کہ وہ جسم سے جدا ایک ڈورا ہے جو اکثر کپڑوں کے نیچے چھپا رہتا ہے اور یہ خاص بدن پر اور بدن میں بھی کہاں، چہرے پر، اور چہرے میں کس جگہ، ماتھے پر جو ہر وقت چمکے اور دور سے کھلے حرفوں میں منہ پر لکھا دکھائے کہ ہذا امن الکافرین (یہ کفار میں سے ہے۔ ت) خلاصہ و ظہیریہ و محیط و منخ الروض الاذہر وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے :

واللفظ لهذا في الخلاصة من تزني زنا  
اليهود والنصارى وان لم يدخل  
كنيستهم كفرا ومن شد على وسطه جبلا  
وقال هذا امر ناس كفرا وفي الظهيرية وحرم  
النروج وفي المحيط لان هذا تصریح  
بما هو كفرا وفي الظهيرية من وضع قلنسوة  
المجوس على راسه فقل له فقال ينبغي ان  
يكون القلب سويا كفرا (مخلصا)

خلاصہ کی عبارت یہ ہے جس نے یہود و نصاریٰ کا زنا پرہنا اگرچہ وہ ان کے کنیسہ میں نہیں گیا وہ کافر ہے، جس نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ زنا ہے اس نے کفر کیا۔ ظہیریہ میں ہے اس پر بیوی حرام ہوگئی۔ محیط میں ہے کیونکہ یہ صراحتہ کفر ہے۔ ظہیریہ میں ہے جس نے مجوس کی ٹوپی سر پر رکھی اسے بتایا گیا تو کہنے لگا بس دل صحیح ہونا چاہیے وہ کافر ہے۔ (ت)

(۵) مسلم و ہندو میں امتیاز اسلام و کفر کا امتیاز ہے اور وہ موقوف نہیں ہو سکتا جب تک مسلم مسلم اور کافر کافر ہیں اور یہ اس کلام کی مراد نہیں ہو سکتی کہ سب ہندوؤں کو مسلمان کر لیں گے کہ اس کے لئے کسی نے



مذہب کی کیا حاجت، تو ضرور یہ مراد ہے کہ ایک ایسا مذہب ایجاد کریں گے جو نہ ہندو کو ہندو رکھے نہ مسلمان کو مسلمان، اور وہ نہ ہوگا مگر کفر کہ اسلام کے سوا جو کچھ ہے سب کفر ہے یونہی پر یا گ و سنگم کی تقدیس یوں مراد نہیں ہو سکتی جیسے سلاطین اسلام شکر اللہ تعالیٰ انہم نے معاہدہ کفار پر قبضہ فرما کر ان کو مساجد بنایا کہ اس کے لئے بھی نیا مذہب بنانا نہ ہوا، لاجرم یہ مراد ہے کہ وہ رہیں معاہدہ کفار اور پھر مقدس مانے جائیں، اور یہ بھی کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(نوٹ: ۶۰ سے ۶۶ تک کے جواب دستیاب نہ ہوئے)

مسئلہ ۱۵۴ از لاہور مسجد گیم شاہی مسئلہ صوفی احمد دین صاحب ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ  
الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد يا علماء الملة وامناء الاممة افيضوا علينا من علومكم دامت فيوضكم۔  
تمام تعریف اللہ کے لئے اور وہی کافی ہے، سلام اس کے منتخب بندوں پر ہو، اے علماء ملت اور امین امت! ہمیں اپنے علوم کا فیض عطا کیجئے اللہ تعالیٰ تمہارے فیض کو جاری و ساری رکھے (ت)

(۱) اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جن کے امام اول نے سلطان وقت سے باغی ہو کر مکہ معظمہ زاد اللہ تعالیٰ شرفاً و ترفع کیا، وہاں کے علماء کو تہ تیغ کیا، مزارات اولیاء پر پاخانہ بنائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کو صنم اکبر سے تعبیر کیا، ائمہ مجتہدین اور فقہار و مقلدین کو انہم ضلوا و اضلوا (وہ گمراہ ہیں اور انہیں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ ت) کا مصداق بنایا، اپنی خواہشات کو حق و باطل کا معیار قرار دیا، مختلف عبارات و پیرایہ سے حضور پر نور غفور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرتا تھا اور اسی بدعتیہ پرانی ذریعات و اذنان کو لگاتا تھا، اپنے متبعین کے سوا سب کو مشرک جانتا تھا، درود شریف پڑھنے سے بہت ایذا پاتا تھا، حتیٰ کہ ایک نابینا کو منارہ پر بعد اذان صلوٰۃ و سلام پر شہید کر دیا اور بولا:

ان الریابة فی بیت الخاطئة یعنی زانیہ کے گھر باب بجانا اس سے کم گناہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے الخ (ت)

اس کے متبعین طرح طرح سے حضور علیہ السلام کی تحقیر و توہین کرتے اور وہ سن کر خوش ہوتا یہاں تک ان بعض اتباعہ کان يقول عصای هذه اس کے بعض، ماننے والے کہتے ہیں یہ میری لاٹھی

خیر من محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ  
 لانہا ینتفع بہا فی قتل الحیة ونحوہا و یہ سانپ وغیرہ مارنے کا کام دیتی ہے، اور محمد  
 محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قد مات ولم یبق فیہ نفع اصلاً وانما هو طائر شہ  
 وقد مضی الخ کتاب الدرر السنیہ فی رد الوہابیہ ص ۴۱، ۴۲ جو گزر گئے الخ (ت)

بظاہر حنبلی بننا تھا مگر دراصل حضرت امام احمد حنبل  
 رحمۃ اللہ علیہ سے بالکل بے تعلق تھا، دعویٰ نبوت کا متمنی تھا مگر قبل از صریح اظہار طعنہ اجل ہو کر اپنے کافر کردار کو  
 پہنچا اور آیت:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ الآیۃ  
 بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو  
 ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ الآیۃ  
 کا پورا پورا مصداق بنا۔

(۲) ان کے امام ثانی نے پہلے امام کی ہندی شرح المستحی بہ تقویۃ الایمان لکھی، اپنے فرقہ کا نام موحّد  
 رکھا، اور اپنے امام کے قدم بچھ کر سب امت کو کافر و مشرک بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر  
 انبیاء علیہم السلام بلکہ خود خدائے تعالیٰ جل و علا شانہ کی توہین کی، دشنام دہی میں کوئی دقیقہ  
 فرو گزاشت نہ کیا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو چوہڑے چار اور عاجز و ناکارہ لوگوں سے تمثیل دی  
 (تقویۃ الایمان ص ۱۰، ۱۹، ۲۹)، اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات میں عیب و آلائش کا آجانا جائز  
 رکھا، و قبح کذب سے صرف بغرض ترفع و تجوّف اطلاق بچھانا (یکروزی ص ۱۴۴ و ۱۴۵)، نماز  
 میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ہمہ تن ڈوب جانے سے  
 بدرجہا بدتر بتایا (صراطنا مستقیم ص ۹۵)، دعویٰ نبوت کے لئے بنیادیں کھودیں پٹریاں جمائیں اور  
 یوں تمہیدیں باندھیں بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بلا واسطہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے نور قلب سے

لہ الدرر السنیہ فی رد الوہابیہ  
 لہ القرآن الکریم ۵۴/۳۳  
 لہ تقویۃ الایمان  
 لہ صراطنا مستقیم فارسی ہدایت ثانیہ و ذکر محلات عبادات مکتبہ سلفیہ لاہور  
 مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۴۲  
 مطبع علمی بیرون لوباری گیٹ لاہور ص ۲۹، ۱۹، ۱۰  
 ص ۸۶

بھی پہنچے ہیں وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی بلخصاً (صراطِ مستقیم ص ۳۹) بالاحسن  
جاہ طلبی و ملک گیری کے نشہ میں سکھوں سے ٹھہر بھڑ اور عارفِ فرار من الرجف کے بعد افغانوں کی موذی کش  
تلوار سے راہِ فنا دیکھی علیہ ما علیہ۔

(۳۷) جب ہندی و مایہ کے امام و اس کے سر کی موت ان کی سب یا وہ گویوں اور پیشینگوئیوں کی  
مبطل ہوئی تو اس کے اذنب و ذریات سے ایک شخص قومی ترقی قومی اصلاح کا بہرہ و بدلہ کر نکلا جملہ کتب  
تفسیر و فقہ و حدیث سے انکار کیا تمام ضروریاتِ دین سے منہ موڑا اور بکا کہ نہ حشر ہے نہ نشر، نہ دوزخ  
نہ بہشت، نہ فرشتہ ہے نہ جبریل نہ صراط، فرشتہ قوت کا نام ہے، دوزخ و بہشت و حشر و نشر روحانی  
ہیں، نہ جسمانی کرامات و معجزات سب ہیچ ہیں، ہر کوئی کوشش کرنے سے نبی ہو سکتا ہے، خدا بھی  
نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے نزدیک غایتِ درجہ کی غمی کا نام دوزخ تھا۔ سو وہ اپنی اسی مسئلہ  
دوزخ کے راستے سے اسفل السافلین میں پہنچا اور وہ اس طرح ہوا کہ اس کے خازنِ دامن نے بہت سا  
روپیہ اندوختہ اس کا غبن کیا، معلوم ہونے پر نہایت غلگین ہوا، کھانا پینا ترک کیا، آخر اسی صدمہ سے  
ہلاک ہوا۔

(۳۸) اسی کے دم چھلکوں میں سے مسیح قادیانی و قال پیدا ہوا، دعویٰ نبوت کیا، سورہ صف میں جو  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اسم احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے اس کو اپنے اوپر  
چسپاں کیا، اسی طرح درکاتِ جہنم طے کرتا ہوا درکِ اسفل میں پہنچ کر یوں کفری بول بولا:۔

آنچه دوست ہر نبی را جام داد آں جام را مرا و تمام  
پر شد از نور من زمان و زمیں سر ہنوزت بد آسمان از کیں  
با خدا جنگ کنی، بیہات اسی چہ جور و جفا کنی بیہات

(ہر نبی کو جو جام عطا کیا گیا وہ تمام مجھے عطا کئے گئے، میرے نور سے زمین و زمان پر ہو گئے  
اور ابھی میرا آسمان پر ہے، تو خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے افسوس! یہ تو کیا ظلم و

زیادتی کر رہا ہے۔ ت) (نزولِ مسیح)

لہذا پیدا ہونے پر کہنے لگا کان اللہ نزل من السماء (گویا اللہ آسمان سے اتر آیا۔)  
پھر کہا مجھے الہام ہوا ہے خدا کی طرف سے انت منی بمنزلہ ادکادی انت منی وانا منك (تو میری

اولاد کی مانند ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ (ت) (واقع البلد ص ۶ و ۷) الغرض افتراء و  
سکذیب کلام الہی و توہین انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو گندی سڑی  
گالی دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی (ضمیمہ انجام آتھم) انجام کار اپنے مسلمہ عذاب یعنی مرض ہیضہ سے  
وعدہ الہی،

فلا یسطیعون توصیۃ ولا الی اہلہم یرجعون۔ تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر  
جائیں۔ (ت)

کامور و بنا اور اپنے منکر و مخالف علماء کے روبرو وہ فرعون بے خون جہنم رسید ہوا، مسلمان کے سامنے  
داغ و قتال فرعون و انتم تنظروں (اور فرعون والوں کو ہم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔ ت) کا  
سماں بندھ گیا چاروں طرف سے مسلمانوں بلکہ ہندوؤں نے اس کی نفس خبیث پر نفیر کے نعرے بلند کئے  
ہر طرف سے بول و براز کی بوچھاڑ ہوئی اور اولئک علیہم لعنة الله والملتکة والناس اجمعین (ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی) کا نقشہ آنکھوں میں جم گیا، فاعتبروا یا اولی  
الابصار (تو عبرت لو اسے نگاہ والو۔ ت)

(۵) امام ثانی کے اذناں سے ایک بھوپالی پیدا ہوا، ترویج و بابیت میں اڑی چوٹی کا زور لگایا طرح طرح  
کے لالچ دے کر مفت کتابیں بانٹ کر خدائے تعالیٰ کے لئے جہت و مکان و جسم وغیرہ مانا (رسالہ الاحقوا)،  
فقہاء و مقلدین کو دشنام دینے میں اپنے بڑوں سے سبقت لے گیا اس کا قول بدتر از بول "یہ ہے سرچشمہ سار"  
جھوٹوں جیشوں اور مکروں کا اور کان تمام فریبیوں اور غابازیوں کی علم فقہ و رائے ہے اور مہاجال ان سب  
خرابیوں کا فقہاء اور مقلدین کی بول چال ہے (ترجمان و بابیہ ص ۳۵ و ۳۶)، انجام کار معزول و مسلوب الخطاب  
ہو کر عدم کی راہ لی اور خسر الدنیا و الآخرۃ (دنیا اور آخرت دونوں کا گھٹانا۔ ت) کا مصداق بنا، صحابہ کرام  
کو علموٰ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصاً مخترع بدعت سینہ بھٹھرایا (انتقاد الزجیم)۔

(۶) و بابیہ وغیرہ مقلدین کی ضلالت و بدعت جب پورے طور ظاہر ہو چکی اور ہر دیار و امصار سے ان کے  
رؤ میں کتابیں لکھی گئیں تو ذریات امام ثانی نے ایک مکر کھیلایا، اپنا حقیقی و مقلد ہونا ظاہر کیا عقیدہ تقویۃ الایمان پر

۵۰/۲	۵۲ القرآن الکریم	۵۰/۳۶	۵۱ القرآن الکریم
۲/۵۹	۵۳	۱۶۱/۲	۵۲
		۱۱/۲۲	۵۳



قائم رکھا اور ہر طرح سے ان کفریات کی حمایت کرتے رہے اور عملیات میں حنفی ہونا ظاہر کیا، ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کا امام اول حنبلی المذہب بننا تھا، بظاہر غیر مقلدین کے رد میں کتابیں بھی لکھیں، مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ ان مسائل میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت سے اختلاف چلا آتا ہے لہذا غیر مقلدوں و وہابیوں پر طعن و تشنیع ناجائز (سبیل الرشاد وغیرہ)، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانا (براہین قاطعہ)، علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برصی و مجنون سے تشبیہی (رسالہ حفظ الایمان و علم غیب وغیرہ) اور بکے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں، معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا خال معلوم نہیں۔ ان کے رد میں بھی بکثرت کتابیں شائع ہوئیں خصوصاً قاصد بدعت حامی حضرت صاحبِ حجت قاہرہ مجددانہ حاضرہ، حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مد اللہ تعالیٰ ظہم العالی نے ان کی وہ سرکوبی کی کہ باید شاید۔

(۷) جمہور پالی کے دم پھلوں میں سے ایک ہندو بچہ پیدا ہوا آپ اگرچہ ناخواندہ تھا مگر بعض خواندہ وہابیہ سے چند ایک کتابیں مثل ظفر المبین طعن امام ہمام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور قیاسات امام پر لکھیں، چاروں اماموں کے مقلدین اور چاروں طریقوں کے متبعین کو معاذ اللہ مشرک و کافر بنایا (ظفر المبین ص ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۳۳۲ وغیرہ) انجام کار مرض ابلاؤس میں ایسا گرفتار ہوا کہ متواتر پانچ سات دن اس کے منہ سے پاخانہ نکلتا رہا، مٹے وقت وصیت کی کہ مجھے مشرکوں (حنفیوں) کے قبرستان میں نہ دفن کیا جائے، بالآخر کتے کی موت مرا اور لاہور کی دروازہ بدرہ کے کنارہ دفن ہوا، بدرہ کا گندہ پانی اس کی قبر میں سرایت کرتا رہا، حتیٰ کہ اس کی قبر بھی نیست و نابود ہو کر بدرہ میں مل گئی، فاعتبد و دایا ادبی الابصار (تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ ت)

(۸) اس جمہور پالی کے دم پھلوں میں سے ایک اور شخص نکلا، چلنے پھرنے سے معذور اور لکھنے پڑھنے سے عاری، اس نے اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کیا، کل کتب فقہ، تفسیر و حدیث سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سب مخالف قرآن ہیں اور (معاذ اللہ) منافقوں کی بنائی ہوئی ہیں، اطیعوا الرسول (اور حکم مانو رسول کا۔ ت) میں رسول سے مراد قرآن مجید ہے اور ما اٹکم الرسول (اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں۔ ت) میں بھی رسول سے مراد قرآن مجید ہے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد لئے جائیں تو یہ حکم مال غنیمت میں تمنا نہ کہ عام حکم، نماز میں بھی نئی اختراع کی، المستمی بصلوٰۃ القرآن بایات الفرقان، اور ایک تفسیر



چند ایک سیارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام "تفسیر القرآن بآیات الرحمن" رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایچی تھے ایچی کو نام و پیام کی تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منها) آخر ذیل و رسوا ہو کر لاہور سے نکالا گیا، چند ایک ملاحدہ نیا چرہ اور اہل ترین وہابیہ سے اس کے پیروں گئے، ملتان میں جا کر اپنی بد مذہبی کی اشاعت میں مصروف ہوا، انجام کار بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زد و کوب ہوئی اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سجن میں پہنچا۔

(۹) بھوپالی کے متبعین سے ایک شخص ملا قصوری اور ایک حافظ شاعر پنجابی پیدا ہوئے، اول الذکر نے ابن تیمیہ مجسمہ کے رسالہ علی العرش استوی کی اشاعت کی، صوفیائے کرام کے رد میں بڑے اہتمام سے کتاب "حقیقۃ البیعۃ والاہام" لکھی اور یوں کفری بول بولے: بیعت مروّجہ یعنی پیری و مریدی سے دین اسلام میں اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہیں کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہے، شرک فی الالوبیت و شرک فی الربوبیت و شرک فی الدعار جس قدر اقسام شرک کے ہیں سب اس سے پیدا ہوئے (ص ۲۸) سب افعال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محمود نہیں اور آپ کے لئے عصمت مطلقہ ثابت نہیں (ص ۴۴ و ۴۵) آخر الذکر نے تقویۃ الایمان کو پنجابی میں نظم کیا اور اس کا نام "حصن الایمان و زینت الاسلام" رکھا اور بھوپالی کے رسالہ "طریقۃ تہذیب" کو پنجابی نظم کا جامہ پہنایا اور اس کا نام "انواع محمدی" رکھا، پنجاب میں ہرگز ناکس جولاہا موچی دھنا وغیرہ جسے دو حرف پنجابی کے آتے تھے یہ کتابیں پڑھ کر اہل سنت و جماعت کو مخالف قرآن و حدیث بدعتی و مشرک کہنے لگے، اور تلبیس کی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما گئے ہیں:

اذا صلح الحديث فهو مذهبى واتركوا قولى  
بخبر المصطفى (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حدیث صحیح میرا مذہب ہے اور میرے قول کو مصطفیٰ

چھوڑ دو۔ (د)

پس دراصل ہم اہل حدیث ہی سچے اور سچے حنفی ہیں نہ کہ فقہار و مقلدین، اس غلت ناہنجار بدتر از مار نے اپنے پدر بزرگوار کی کتاب فقہ کا رد کیا اور کہا کہ اس وقت علم کم تھا اب دریا علم کا اچھلا اور بہر طوف سے کتب احادیث کی اشاعت ہوئی الغرض بخوف طوالت و ملالت اس قدر پر کفایت نہ ان قبائح و فضائح کا استیعاب ممکن، اور نہ ہی ان کے فرقوں کا حصر معلوم، آخر وہ بھی تو انھیں میں سے ہونگے جو دجال کے ساتھ جا ملیں گئے اب آپ کی جناب سے استغفار۔ یہ ہے کہ آیا یہ فرق وہابیہ مثل دیگر فرق ضال و روافض و خوارج وغیرہ کے ہیں یا نہیں اور نصوص سے:

اولئك هم شر البنية، اولئك  
وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں .

کالا نعام بل ہم اضلّ، و مثلہ کمثال الکلب  
ان تحمل علیہ یلہث او مترکہ یلہث یتے  
چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، تو اس  
کا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان  
نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے (ت)  
اور احادیث مثل :

اہل البدع شر الخلق والخليفة و اهل  
البدع کلاب اهل الناس یتے  
اہل بدعت تمام مخلوق سے بدتر ہوتے ہیں اہل بدعت  
اہل دوزخ کے کُتے ہیں (ت)  
کے مصداق ہیں یا نہیں؟ ان کے پیچھے اقتدار ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے جو ان سے  
محبت رکھے اور ان کو عالم اور پیروان سنت سے سمجھے اس کے واسطے کیا ارشاد ہے تکذیب نصوص ایدائے جمیع  
امت تکفیر و تفسیق اہل سنت و جماعت دعویٰ ہمدانی و انانیت نادۃ خروج و بغاوت، تحقیر و توہین شان نبوت ان  
سب فرق میں کم و بیش موجود۔ یتنوا و توجروا۔

### الجواب

سأستأذنك من ههنا يا شيطان، و اعدوك من ههنا يا شيطان  
اعوذ بك رب ان يحضرون یتے  
سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے  
پاس آئیں (ت)

یہ سوال کیا محتاج جواب ہے خود ہی اپنا جواب با صواب ہے، سائل فاضل سلمہ نے جو اقوال ملعونہ ان خبیثا  
سے نقل کئے ہیں، ان سب کا ضلال مسین اور اکثر کفر و ارتداد میں ہونا خود ضروری فی الدین و بدیہی  
عند المسلمین،

وسيعلم الذين ظلموا اني منقلب ينقلبون ۵  
اللعنة الله على الظالمين ۵ ولئن  
سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و  
نلعب ۵ قل ابا لله و آيتہ و رسولہ

۱۴۹/۷ القرآن الکریم  
۲۱۸/۱ موسیٰ الرسالہ بیروت  
۲۲۴/۲۶ القرآن الکریم  
۱۴۹/۷ القرآن الکریم  
۱۰۹۲-۹۵ حدیث  
۹۴/۲۳ القرآن الکریم  
۱۸/۱۱

کنتم تستهزءون ۝ لا تعذبوا قد كفرتم بعد ايمانکم ۝ يحلفون بالله ما قالوا ۝ ولقد قالوا كلمة الکفر وکفروا بعد اسلامهم ۝ لعنهم الله بکفرهم فقليل ما يؤمنون ۝ والذین یؤذون رسول الله لهم عذاب الیم ۝ ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة واعد لهم عذابا مهینا ۝

اس کے رسول سے ہتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا

اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)  
ان آیات کریمہ کا سہل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے، نہ کہ وہ جو اولیاء پر ظلم کریں نہ کہ انبیاء پر نہ کہ خود حضور سید عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و علو شان اقدس پر، ان پر کیسی اللہ لعنت الہی ہوگی اور ان کا ٹھکانا دوزخ کا اخبث طبقہ، اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیسے کفریات ملعونہ تم نے کیے تو جیلے گھڑیں گے بے رویا جھوٹی تاویلیں کریں گے، اور کچھ نہ بنے تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد تو یہی نہ تھی ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا، واحد قہار جل و علا فرماتا ہے: اے محبوب! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ جب کوئی جیلہ نہ چلے گا تو کذاب خبیثوں کا پھل داؤ چلیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ باتیں نہ کہیں نہ ہماری کتابوں میں ہیں، ہم پر افرا ہے ناواقف کے سامنے یہی جمل کھیلتے ہیں، اللہ واحد قہار جل و علا فرماتا ہے: بیشک ضرور وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو و انھم لایمان لھم ان پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں، اتخذوا ایمانہم جنتہ فصدوا عن سبیل اللہ فلھم عذاب مہین ۝ وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم ان کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا۔

۴۳/۹	۴۵ القرآن الکریم	۶۵-۶۶/۹	۴۵ القرآن الکریم
۶۱/۹	۴۶	۸۸/۲	۴۶
۱۲/۹	۴۷	۵۴/۳۳	۴۷
		۱۶/۵۸	۴۸

عذاب ہے۔ ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں، وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے تیار کر رکھا دلت دینے والا عذاب۔ طوائف مذکورین دیا بسیرہ و نیجریہ و قادیانیہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ و چکوالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدمہ اگرچہ کافر فقی تھا اور صد یا کفر اس پر لازم تھے جیسے نمبر ۲ والا دہلوی مگر اب اتباع و اذناں میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفره فقد کفرہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع سب ان کے مصداق ہیں، یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق نار جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انھیں خوارج و روافض کے مثل کہنا روافض و خوارج پر ظلم اور ان دیا بیہ کی کسر شان جہالت ہے۔ رافضیوں خارجیوں کی قصہ کی گستاخیاں صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقصور ہیں اور ان کی گستاخیوں کی اصل مطمح نظر حضرات انبیائے کرام اور خود حضور پر نور شافع یوم النشور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص

جہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

(راتے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں تک بت)

ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسالے سل السیوف و کوبکۃ شہابیۃ و سبحان السبوح و فتاویٰ الحرمین و حصار الحرمین و تمہید ایمان و انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد و قصیدۃ الاستعداد اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہ یا کثیرہ ثبیرہ، حافلہ کاقلہ، شافیہ وافیہ، قانعہ قانعہ میں ہے واللہ الحمد، ان کے پیچھے اقتدار باطل محض ہے کما حققتہ فی النہی الاکید (جیسا کہ ہم نے "النہی الاکید" میں اس پر تفصیلاً گفتگو کی ہے۔ ت) ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انھیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پر بیٹھنا حرام، مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انھیں غسل و کفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انھیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جاننا حرام، انھیں ایصالِ ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔ قال اللہ تعالیٰ :



اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پران ظالموں  
کے پاس نہ بیٹھ۔

و اما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذكري  
مع القوم الظالمين  
اور فرماتا ہے :

اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ  
پھوئے گی۔

ولا تركوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان سے دُور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں  
وہ تمہیں گراہ نہ کر دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم  
دوسری حدیث میں ہے :

نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ،  
نہ ان کے ساتھ پیو، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت  
نہ کرو، مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان پر  
نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

لا تجالسوهم ولا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم  
واذا مرضوا لا تعودوهم واذا ماتوا فلا  
تشهدوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا  
معهم

رب عز وجل فرماتا ہے :

ان میں کبھی کسی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی  
قبر پر کھڑا ہونا۔

ولا تصل على احد منهم مات ابدا  
ولا تقم على قبره

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کہ ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے، قال تعالیٰ :  
تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں  
میں سے ہے۔

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کہ ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے، قال تعالیٰ :  
ومن يتولهم منكم فانه منهم

۱۔ القرآن الکریم

۶۸/۶

۱۱۳/۱۱

۲۔

۳۔ صحیح مسلم

۴۔ کنز العمال

۵۔ القرآن الکریم

۸۴/۹

۶۔ القرآن الکریم

۵۱/۵

قدیمی کتب خانہ کراچی  
باب نہی عن الروایہ  
باب فضائل صحابہ حدیث ۳۲۴۶۸، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۴۲، ۳۲۵۴۳، ۳۲۵۴۴، ۳۲۵۴۵، ۳۲۵۴۶، ۳۲۵۴۷، ۳۲۵۴۸، ۳۲۵۴۹، ۳۲۵۵۰، ۳۲۵۵۱، ۳۲۵۵۲، ۳۲۵۵۳، ۳۲۵۵۴، ۳۲۵۵۵، ۳۲۵۵۶، ۳۲۵۵۷، ۳۲۵۵۸، ۳۲۵۵۹، ۳۲۵۶۰، ۳۲۵۶۱، ۳۲۵۶۲، ۳۲۵۶۳، ۳۲۵۶۴، ۳۲۵۶۵، ۳۲۵۶۶، ۳۲۵۶۷، ۳۲۵۶۸، ۳۲۵۶۹، ۳۲۵۷۰، ۳۲۵۷۱، ۳۲۵۷۲، ۳۲۵۷۳، ۳۲۵۷۴، ۳۲۵۷۵، ۳۲۵۷۶، ۳۲۵۷۷، ۳۲۵۷۸، ۳۲۵۷۹، ۳۲۵۸۰، ۳۲۵۸۱، ۳۲۵۸۲، ۳۲۵۸۳، ۳۲۵۸۴، ۳۲۵۸۵، ۳۲۵۸۶، ۳۲۵۸۷، ۳۲۵۸۸، ۳۲۵۸۹، ۳۲۵۹۰، ۳۲۵۹۱، ۳۲۵۹۲، ۳۲۵۹۳، ۳۲۵۹۴، ۳۲۵۹۵، ۳۲۵۹۶، ۳۲۵۹۷، ۳۲۵۹۸، ۳۲۵۹۹، ۳۲۶۰۰، ۳۲۶۰۱، ۳۲۶۰۲، ۳۲۶۰۳، ۳۲۶۰۴، ۳۲۶۰۵، ۳۲۶۰۶، ۳۲۶۰۷، ۳۲۶۰۸، ۳۲۶۰۹، ۳۲۶۱۰، ۳۲۶۱۱، ۳۲۶۱۲، ۳۲۶۱۳، ۳۲۶۱۴، ۳۲۶۱۵، ۳۲۶۱۶، ۳۲۶۱۷، ۳۲۶۱۸، ۳۲۶۱۹، ۳۲۶۲۰، ۳۲۶۲۱، ۳۲۶۲۲، ۳۲۶۲۳، ۳۲۶۲۴، ۳۲۶۲۵، ۳۲۶۲۶، ۳۲۶۲۷، ۳۲۶۲۸، ۳۲۶۲۹، ۳۲۶۳۰، ۳۲۶۳۱، ۳۲۶۳۲، ۳۲۶۳۳، ۳۲۶۳۴، ۳۲۶۳۵، ۳۲۶۳۶، ۳۲۶۳۷، ۳۲۶۳۸، ۳۲۶۳۹، ۳۲۶۴۰، ۳۲۶۴۱، ۳۲۶۴۲، ۳۲۶۴۳، ۳۲۶۴۴، ۳۲۶۴۵، ۳۲۶۴۶، ۳۲۶۴۷، ۳۲۶۴۸، ۳۲۶۴۹، ۳۲۶۵۰، ۳۲۶۵۱، ۳۲۶۵۲، ۳۲۶۵۳، ۳۲۶۵۴، ۳۲۶۵۵، ۳۲۶۵۶، ۳۲۶۵۷، ۳۲۶۵۸، ۳۲۶۵۹، ۳۲۶۶۰، ۳۲۶۶۱، ۳۲۶۶۲، ۳۲۶۶۳، ۳۲۶۶۴، ۳۲۶۶۵، ۳۲۶۶۶، ۳۲۶۶۷، ۳۲۶۶۸، ۳۲۶۶۹، ۳۲۶۷۰، ۳۲۶۷۱، ۳۲۶۷۲، ۳۲۶۷۳، ۳۲۶۷۴، ۳۲۶۷۵، ۳۲۶۷۶، ۳۲۶۷۷، ۳۲۶۷۸، ۳۲۶۷۹، ۳۲۶۸۰، ۳۲۶۸۱، ۳۲۶۸۲، ۳۲۶۸۳، ۳۲۶۸۴، ۳۲۶۸۵، ۳۲۶۸۶، ۳۲۶۸۷، ۳۲۶۸۸، ۳۲۶۸۹، ۳۲۶۹۰، ۳۲۶۹۱، ۳۲۶۹۲، ۳۲۶۹۳، ۳۲۶۹۴، ۳۲۶۹۵، ۳۲۶۹۶، ۳۲۶۹۷، ۳۲۶۹۸، ۳۲۶۹۹، ۳۲۷۰۰، ۳۲۷۰۱، ۳۲۷۰۲، ۳۲۷۰۳، ۳۲۷۰۴، ۳۲۷۰۵، ۳۲۷۰۶، ۳۲۷۰۷، ۳۲۷۰۸، ۳۲۷۰۹، ۳۲۷۱۰، ۳۲۷۱۱، ۳۲۷۱۲، ۳۲۷۱۳، ۳۲۷۱۴، ۳۲۷۱۵، ۳۲۷۱۶، ۳۲۷۱۷، ۳۲۷۱۸، ۳۲۷۱۹، ۳۲۷۲۰، ۳۲۷۲۱، ۳۲۷۲۲، ۳۲۷۲۳، ۳۲۷۲۴، ۳۲۷۲۵، ۳۲۷۲۶، ۳۲۷۲۷، ۳۲۷۲۸، ۳۲۷۲۹، ۳۲۷۳۰، ۳۲۷۳۱، ۳۲۷۳۲، ۳۲۷۳۳، ۳۲۷۳۴، ۳۲۷۳۵، ۳۲۷۳۶، ۳۲۷۳۷، ۳۲۷۳۸، ۳۲۷۳۹، ۳۲۷۴۰، ۳۲۷۴۱، ۳۲۷۴۲، ۳۲۷۴۳، ۳۲۷۴۴، ۳۲۷۴۵، ۳۲۷۴۶، ۳۲۷۴۷، ۳۲۷۴۸، ۳۲۷۴۹، ۳۲۷۵۰، ۳۲۷۵۱، ۳۲۷۵۲، ۳۲۷۵۳، ۳۲۷۵۴، ۳۲۷۵۵، ۳۲۷۵۶، ۳۲۷۵۷، ۳۲۷۵۸، ۳۲۷۵۹، ۳۲۷۶۰، ۳۲۷۶۱، ۳۲۷۶۲، ۳۲۷۶۳، ۳۲۷۶۴، ۳۲۷۶۵، ۳۲۷۶۶، ۳۲۷۶۷، ۳۲۷۶۸، ۳۲۷۶۹، ۳۲۷۷۰، ۳۲۷۷۱، ۳۲۷۷۲، ۳۲۷۷۳، ۳۲۷۷۴، ۳۲۷۷۵، ۳۲۷۷۶، ۳۲۷۷۷، ۳۲۷۷۸، ۳۲۷۷۹، ۳۲۷۸۰، ۳۲۷۸۱، ۳۲۷۸۲، ۳۲۷۸۳، ۳۲۷۸۴، ۳۲۷۸۵، ۳۲۷۸۶، ۳۲۷۸۷، ۳۲۷۸۸، ۳۲۷۸۹، ۳۲۷۹۰، ۳۲۷۹۱، ۳۲۷۹۲، ۳۲۷۹۳، ۳۲۷۹۴، ۳۲۷۹۵، ۳۲۷۹۶، ۳۲۷۹۷، ۳۲۷۹۸، ۳۲۷۹۹، ۳۲۸۰۰، ۳۲۸۰۱، ۳۲۸۰۲، ۳۲۸۰۳، ۳۲۸۰۴، ۳۲۸۰۵، ۳۲۸۰۶، ۳۲۸۰۷، ۳۲۸۰۸، ۳۲۸۰۹، ۳۲۸۱۰، ۳۲۸۱۱، ۳۲۸۱۲، ۳۲۸۱۳، ۳۲۸۱۴، ۳۲۸۱۵، ۳۲۸۱۶، ۳۲۸۱۷، ۳۲۸۱۸، ۳۲۸۱۹، ۳۲۸۲۰، ۳۲۸۲۱، ۳۲۸۲۲، ۳۲۸۲۳، ۳۲۸۲۴، ۳۲۸۲۵، ۳۲۸۲۶، ۳۲۸۲۷، ۳۲۸۲۸، ۳۲۸۲۹، ۳۲۸۳۰، ۳۲۸۳۱، ۳۲۸۳۲، ۳۲۸۳۳، ۳۲۸۳۴، ۳۲۸۳۵، ۳۲۸۳۶، ۳۲۸۳۷، ۳۲۸۳۸، ۳۲۸۳۹، ۳۲۸۴۰، ۳۲۸۴۱، ۳۲۸۴۲، ۳۲۸۴۳، ۳۲۸۴۴، ۳۲۸۴۵، ۳۲۸۴۶، ۳۲۸۴۷، ۳۲۸۴۸، ۳۲۸۴۹، ۳۲۸۵۰، ۳۲۸۵۱، ۳۲۸۵۲، ۳۲۸۵۳، ۳۲۸۵۴، ۳۲۸۵۵، ۳۲۸۵۶، ۳۲۸۵۷، ۳۲۸۵۸، ۳۲۸۵۹، ۳۲۸۶۰، ۳۲۸۶۱، ۳۲۸۶۲، ۳۲۸۶۳، ۳۲۸۶۴، ۳۲۸۶۵، ۳۲۸۶۶، ۳۲۸۶۷، ۳۲۸۶۸، ۳۲۸۶۹، ۳۲۸۷۰، ۳۲۸۷۱، ۳۲۸۷۲، ۳۲۸۷۳، ۳۲۸۷۴، ۳۲۸۷۵، ۳۲۸۷۶، ۳۲۸۷۷، ۳۲۸۷۸، ۳۲۸۷۹، ۳۲۸۸۰، ۳۲۸۸۱، ۳۲۸۸۲، ۳۲۸۸۳، ۳۲۸۸۴، ۳۲۸۸۵، ۳۲۸۸۶، ۳۲۸۸۷، ۳۲۸۸۸، ۳۲۸۸۹، ۳۲۸۹۰، ۳۲۸۹۱، ۳۲۸۹۲، ۳۲۸۹۳، ۳۲۸۹۴، ۳۲۸۹۵، ۳۲۸۹۶، ۳۲۸۹۷، ۳۲۸۹۸، ۳۲۸۹۹، ۳۲۹۰۰، ۳۲۹۰۱، ۳۲۹۰۲، ۳۲۹۰۳، ۳۲۹۰۴، ۳۲۹۰۵، ۳۲۹۰۶، ۳۲۹۰۷، ۳۲۹۰۸، ۳۲۹۰۹، ۳۲۹۱۰، ۳۲۹۱۱، ۳۲۹۱۲، ۳۲۹۱۳، ۳۲۹۱۴، ۳۲۹۱۵، ۳۲۹۱۶، ۳۲۹۱۷، ۳۲۹۱۸، ۳۲۹۱۹، ۳۲۹۲۰، ۳۲۹۲۱، ۳۲۹۲۲، ۳۲۹۲۳، ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، ۳۲۹۲۶، ۳۲۹۲۷، ۳۲۹۲۸، ۳۲۹۲۹، ۳۲۹۳۰، ۳۲۹۳۱، ۳۲۹۳۲، ۳۲۹۳۳، ۳۲۹۳۴، ۳۲۹۳۵، ۳۲۹۳۶، ۳۲۹۳۷، ۳۲۹۳۸، ۳۲۹۳۹، ۳۲۹۴۰، ۳۲۹۴۱، ۳۲۹۴۲، ۳۲۹۴۳، ۳۲۹۴۴، ۳۲۹۴۵، ۳۲۹۴۶، ۳۲۹۴۷، ۳۲۹۴۸، ۳۲۹۴۹، ۳۲۹۵۰، ۳۲۹۵۱، ۳۲۹۵۲، ۳۲۹۵۳، ۳۲۹۵۴، ۳۲۹۵۵، ۳۲۹۵۶، ۳۲۹۵۷، ۳۲۹۵۸، ۳۲۹۵۹، ۳۲۹۶۰، ۳۲۹۶۱، ۳۲۹۶۲، ۳۲۹۶۳، ۳۲۹۶۴، ۳۲۹۶۵، ۳۲۹۶۶، ۳۲۹۶۷، ۳۲۹۶۸، ۳۲۹۶۹، ۳۲۹۷۰، ۳۲۹۷۱، ۳۲۹۷۲، ۳۲۹۷۳، ۳۲۹۷۴، ۳۲۹۷۵، ۳۲۹۷۶، ۳۲۹۷۷، ۳۲۹۷۸، ۳۲۹۷۹، ۳۲۹۸۰، ۳۲۹۸۱، ۳۲۹۸۲، ۳۲۹۸۳، ۳۲۹۸۴، ۳۲۹۸۵، ۳۲۹۸۶، ۳۲۹۸۷، ۳۲۹۸۸، ۳۲۹۸۹، ۳۲۹۹۰، ۳۲۹۹۱، ۳۲۹۹۲، ۳۲۹۹۳، ۳۲۹۹۴، ۳۲۹۹۵، ۳۲۹۹۶، ۳۲۹۹۷، ۳۲۹۹۸، ۳۲۹۹۹، ۳۳۰۰۰، ۳۳۰۰۱، ۳۳۰۰۲، ۳۳۰۰۳، ۳۳۰۰۴، ۳۳۰۰۵، ۳۳۰۰۶، ۳۳۰۰۷، ۳۳۰۰۸، ۳۳۰۰۹، ۳۳۰۱۰، ۳۳۰۱۱، ۳۳۰۱۲، ۳۳۰۱۳، ۳۳۰۱۴، ۳۳۰۱۵، ۳۳۰۱۶، ۳۳۰۱۷، ۳۳۰۱۸، ۳۳۰۱۹، ۳۳۰۲۰، ۳۳۰۲۱، ۳۳۰۲۲، ۳۳۰۲۳، ۳۳۰۲۴، ۳۳۰۲۵، ۳۳۰۲۶، ۳۳۰۲۷، ۳۳۰۲۸، ۳۳۰۲۹، ۳۳۰۳۰، ۳۳۰۳۱، ۳۳۰۳۲، ۳۳۰۳۳، ۳۳۰۳۴، ۳۳۰۳۵، ۳۳۰۳۶، ۳۳۰۳۷، ۳۳۰۳۸، ۳۳۰۳۹، ۳۳۰۴۰، ۳۳۰۴۱، ۳۳۰۴۲، ۳۳۰۴۳، ۳۳۰۴۴، ۳۳۰۴۵، ۳۳۰۴۶، ۳۳۰۴۷، ۳۳۰۴۸، ۳۳۰۴۹، ۳۳۰۵۰، ۳۳۰۵۱، ۳۳۰۵۲، ۳۳۰۵۳، ۳۳۰۵۴، ۳۳۰۵۵، ۳۳۰۵۶، ۳۳۰۵۷، ۳۳۰۵۸، ۳۳۰۵۹، ۳۳۰۶۰، ۳۳۰۶۱، ۳۳۰۶۲، ۳۳۰۶۳، ۳۳۰۶۴، ۳۳۰۶۵، ۳۳۰۶۶، ۳۳۰۶۷، ۳۳۰۶۸، ۳۳۰۶۹، ۳۳۰۷۰، ۳۳۰۷۱، ۳۳۰۷۲، ۳۳۰۷۳، ۳۳۰۷۴، ۳۳۰۷۵، ۳۳۰۷۶، ۳۳۰۷۷، ۳۳۰۷۸، ۳۳۰۷۹، ۳۳۰۸۰، ۳۳۰۸۱، ۳۳۰۸۲، ۳۳۰۸۳، ۳۳۰۸۴، ۳۳۰۸۵، ۳۳۰۸۶، ۳۳۰۸۷، ۳۳۰۸۸، ۳۳۰۸۹، ۳۳۰۹۰، ۳۳۰۹۱، ۳۳۰۹۲، ۳۳۰۹۳، ۳۳۰۹۴، ۳۳۰۹۵، ۳۳۰۹۶، ۳۳۰۹۷، ۳۳۰۹۸، ۳۳۰۹۹، ۳۳۱۰۰، ۳۳۱۰۱، ۳۳۱۰۲، ۳۳۱۰۳، ۳۳۱۰۴، ۳۳۱۰۵، ۳۳۱۰۶، ۳۳۱۰۷، ۳۳۱۰۸، ۳۳۱۰۹، ۳۳۱۱۰، ۳۳۱۱۱، ۳۳۱۱۲، ۳۳۱۱۳، ۳۳۱۱۴، ۳۳۱۱۵، ۳۳۱۱۶، ۳۳۱۱۷، ۳۳۱۱۸، ۳۳۱۱۹، ۳۳۱۲۰، ۳۳۱۲۱، ۳۳۱۲۲، ۳۳۱۲۳، ۳۳۱۲۴، ۳۳۱۲۵، ۳۳۱۲۶، ۳۳۱۲۷، ۳۳۱۲۸، ۳۳۱۲۹، ۳۳۱۳۰، ۳۳۱۳۱، ۳۳۱۳۲، ۳۳۱۳۳، ۳۳۱۳۴، ۳۳۱۳۵، ۳۳۱۳۶، ۳۳۱۳۷، ۳۳۱۳۸، ۳۳۱۳۹، ۳۳۱۴۰، ۳۳۱۴۱، ۳۳۱۴۲، ۳۳۱۴۳، ۳۳۱۴۴، ۳۳۱۴۵، ۳۳۱۴۶، ۳۳۱۴۷، ۳۳۱۴۸، ۳۳۱۴۹، ۳۳۱۵۰، ۳۳۱۵۱، ۳۳۱۵۲، ۳۳۱۵۳، ۳۳۱۵۴، ۳۳۱۵۵، ۳۳۱۵۶، ۳۳۱۵۷، ۳۳۱۵۸، ۳۳۱۵۹، ۳۳۱۶۰، ۳۳۱۶۱، ۳۳۱۶۲، ۳۳۱۶۳، ۳۳۱۶۴، ۳۳۱۶۵، ۳۳۱۶۶، ۳۳۱۶۷، ۳۳۱۶۸، ۳۳۱۶۹، ۳۳۱۷۰، ۳۳۱۷۱، ۳۳۱۷۲، ۳۳۱۷۳، ۳۳۱۷۴، ۳۳۱۷۵، ۳۳۱۷۶، ۳۳۱۷۷، ۳۳۱۷۸، ۳۳۱۷۹، ۳۳۱۸۰، ۳۳۱۸۱، ۳۳۱۸۲، ۳۳۱۸۳، ۳۳۱۸۴، ۳۳۱۸۵، ۳۳۱۸۶، ۳۳۱۸۷، ۳۳۱۸۸، ۳۳۱۸۹، ۳۳۱۹۰، ۳۳۱۹۱، ۳۳۱۹۲، ۳۳۱۹۳، ۳۳۱۹۴، ۳۳۱۹۵، ۳۳۱۹۶، ۳۳۱۹۷، ۳۳۱۹۸، ۳۳۱۹۹، ۳۳۲۰۰، ۳۳۲۰۱، ۳۳۲۰۲، ۳۳۲۰۳، ۳۳۲۰۴، ۳۳۲۰۵، ۳۳۲۰۶، ۳۳۲۰۷، ۳۳۲۰۸، ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰، ۳۳۲۱۱، ۳۳۲۱۲، ۳۳۲۱۳، ۳۳۲۱۴، ۳۳۲۱۵، ۳۳۲۱۶، ۳۳۲۱۷، ۳۳۲۱۸، ۳۳۲۱۹، ۳۳۲۲۰، ۳۳۲۲۱، ۳۳۲۲۲، ۳۳۲۲۳، ۳۳۲۲۴، ۳۳۲۲۵، ۳۳۲۲۶، ۳۳۲۲۷، ۳۳۲۲۸، ۳۳۲۲۹، ۳۳۲۳۰، ۳۳۲۳۱، ۳۳۲۳۲، ۳۳۲۳۳، ۳۳۲۳۴، ۳۳۲۳۵، ۳۳۲۳۶، ۳۳۲۳۷، ۳۳۲۳۸، ۳۳۲۳۹، ۳۳۲۴۰، ۳۳۲۴۱، ۳۳۲۴۲، ۳۳۲۴۳، ۳۳۲۴۴، ۳۳۲۴۵، ۳۳۲۴۶، ۳۳۲۴۷، ۳۳۲۴۸، ۳۳۲۴۹، ۳۳۲۵۰، ۳۳۲۵۱، ۳۳۲۵۲، ۳۳۲۵۳، ۳۳۲۵۴، ۳۳۲۵۵، ۳۳۲۵۶، ۳۳۲۵۷، ۳۳۲۵۸، ۳۳۲۵۹، ۳۳۲۶۰، ۳۳۲۶۱، ۳۳۲۶۲، ۳۳۲۶۳، ۳۳۲۶۴، ۳۳۲۶۵، ۳۳۲۶۶، ۳۳۲۶۷، ۳۳۲۶۸، ۳۳۲۶۹، ۳۳۲۷۰، ۳۳۲۷۱، ۳۳۲۷۲، ۳۳۲۷۳، ۳۳۲۷۴، ۳۳۲۷۵، ۳۳۲۷۶، ۳۳۲۷۷، ۳۳۲۷۸، ۳۳۲۷۹، ۳۳۲۸۰، ۳۳۲۸۱، ۳۳۲۸۲، ۳۳۲۸۳، ۳۳۲۸۴، ۳۳۲۸۵، ۳۳۲۸۶، ۳۳۲۸۷، ۳۳۲۸۸، ۳۳۲۸۹، ۳۳۲۹۰، ۳۳۲۹۱، ۳۳۲۹۲، ۳۳۲۹۳، ۳۳۲۹۴، ۳۳۲۹۵، ۳۳۲۹۶، ۳۳۲۹۷، ۳۳۲۹۸، ۳۳۲۹۹، ۳۳۳۰۰، ۳۳۳۰۱، ۳۳۳۰۲، ۳۳۳۰۳، ۳۳۳۰۴، ۳۳۳۰۵، ۳۳۳۰۶، ۳۳۳۰۷، ۳۳۳۰۸، ۳۳۳۰۹، ۳۳۳۱۰، ۳۳۳۱۱، ۳۳۳۱۲، ۳۳۳۱۳، ۳۳۳۱۴، ۳۳۳۱۵، ۳۳۳۱۶، ۳۳۳۱۷، ۳۳۳۱۸، ۳۳۳۱۹، ۳۳۳۲۰، ۳۳۳۲۱، ۳۳۳۲۲، ۳۳۳۲۳، ۳۳۳۲۴، ۳۳۳۲۵، ۳۳۳۲۶، ۳۳۳۲۷، ۳۳۳۲۸، ۳۳۳۲۹، ۳۳۳۳۰، ۳۳۳۳۱، ۳۳۳۳۲، ۳۳۳۳۳، ۳۳۳۳۴، ۳۳۳۳۵، ۳۳۳۳۶، ۳۳۳۳۷، ۳۳۳۳۸، ۳۳۳۳۹، ۳۳۳۴۰، ۳۳۳۴۱، ۳۳۳۴۲، ۳۳۳۴۳، ۳۳۳۴۴، ۳۳۳۴۵، ۳۳۳۴۶، ۳۳۳۴۷، ۳۳۳۴۸، ۳۳۳۴۹، ۳۳۳۵۰، ۳۳۳۵۱، ۳۳۳۵۲، ۳۳۳۵۳، ۳۳۳۵۴، ۳۳۳۵۵، ۳۳۳۵۶، ۳۳۳۵۷، ۳۳۳۵۸، ۳۳۳۵۹، ۳۳۳۶۰، ۳۳۳۶۱، ۳۳۳۶۲، ۳۳۳۶۳، ۳۳۳۶۴، ۳۳۳۶۵، ۳۳۳۶۶، ۳۳۳۶۷، ۳۳۳۶۸، ۳۳۳۶۹، ۳۳۳۷۰، ۳۳۳۷۱، ۳۳۳۷۲، ۳۳۳۷۳، ۳۳۳۷۴، ۳۳۳۷۵، ۳۳۳۷۶، ۳۳۳۷۷، ۳۳۳۷۸، ۳۳۳۷۹، ۳۳۳۸۰، ۳۳۳۸۱، ۳۳۳۸۲، ۳۳۳۸۳، ۳۳۳۸۴، ۳۳۳۸۵، ۳۳۳۸۶، ۳۳۳۸۷، ۳۳۳۸۸، ۳۳۳۸۹، ۳۳۳۹۰، ۳۳۳۹۱، ۳۳۳۹۲، ۳۳۳۹۳، ۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶، ۳۳۳۹۷، ۳۳۳۹۸، ۳۳۳۹۹، ۳۳۴۰۰، ۳۳۴۰۱، ۳۳۴۰۲، ۳۳۴۰۳، ۳۳۴۰۴، ۳۳۴۰۵، ۳۳۴۰۶، ۳۳۴۰۷، ۳۳۴۰۸، ۳۳۴۰۹، ۳۳۴۱۰، ۳۳۴۱۱، ۳۳۴۱۲، ۳۳۴۱۳، ۳۳۴۱۴، ۳۳۴۱۵، ۳۳۴۱۶، ۳۳۴۱۷، ۳۳۴۱۸، ۳۳۴۱۹، ۳۳۴۲۰، ۳۳۴۲۱، ۳۳۴۲۲، ۳۳۴۲۳، ۳۳۴۲۴، ۳۳۴۲۵، ۳۳۴۲۶، ۳۳۴۲۷، ۳۳۴۲۸، ۳۳۴۲۹، ۳۳۴۳۰، ۳۳۴۳۱، ۳۳۴۳۲، ۳۳۴۳۳، ۳۳۴۳۴، ۳۳۴۳۵، ۳۳۴۳۶، ۳۳۴۳۷، ۳۳۴۳۸، ۳۳۴۳۹، ۳۳۴۴۰، ۳۳۴۴۱، ۳۳۴۴۲، ۳۳۴۴۳، ۳۳۴۴۴، ۳۳۴۴۵، ۳۳۴۴۶، ۳۳۴۴۷،



اور اس کا حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من احب قوم ما حشرہ اللہ فی مرتبہ یلہ جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

اور فرماتے ہیں: من ہوی الکفرۃ فہو مع الکفرۃ جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو ان کو عالم دین یا پیرو سنت سمجھے قطعاً کافر و مرتد ہے۔ شفاعتِ امام قاضی عیاض و ذخیرۃ العقبین و بحر الرائق و مجمع الانہر و فتاویٰ بزازیہ و درمختار و غیرہا معتمدات اسفار میں ہے: من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انہیں عالم دین یا پیرو سنت سمجھنا کس قدر اجنب کفر ہوگا و ذلک جزاء الظالمین (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) اللہ عز و جل سب جثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے، ارے کس کے دوست دشمن، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست دشمن، افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانتے اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں ان کے بدگروں، انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرتے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی، کیا حشر نہ ہوگا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلنا نہیں! مسلمانو! اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جیا کرو۔ اللہ عز و جل توفیق دے، آمین! واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶۳ھ از شہر محلہ روہیلی ڈولہ مسئلہ حاجی محمد ظیل الدین احمد صاحب یکم صفر ۱۳۳۹ھ  
۱۶۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

- (۱) مشرکین سے اتحاد و دوا و حلال ہے یا نہیں؟
- (۲) مشرک کی اپنی حاجت دینیہ میں اپنا لیڈر یعنی ہادی و امام و رہبر بنانا کیسا ہے؟

۱۹/۳	المکتبۃ الفیصلیہ بیروت	حدیث ۲۵۱۹	المعجم الکبیر للطبرانی
۱۱۳/۱	دار الکتب بیروت	باب تحشر کل نفس علی صواب	معجم الزوائد
۲۵۶/۱	مطبع مجتہدانی دہلی	باب المرتد	در مختار
		۲۹/۵	القرآن الکریم

(۳) مشرک کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ہمارے شہر کی خاک کو پاک کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں، کیا حکم رکھتا ہے؟

(۴) مشرک کے لئے بڑا مرتبہ اور عزت ماننا مطابقی اسلام ہے یا نہیں؟  
 (۵) اور اس کے استقبال کو شاندار بنانے کے لئے مسلمانوں کا جانا اور مشرک کی تعظیم،  
 (۶) اور اس کی بجے بولنا،  
 (۷) اور اس کو مہاتما کہنا کیسا ہے؟ بیٹو! توجروا۔

### الجواب

(۱) مشرکین سے اتحاد و درکنار و ادھام قطعی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر  
 یوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا  
 اباؤهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم  
 اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم  
 بروح منه۔  
 تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جنہیں اللہ اور قیامت پر  
 ایمان ہے کہ اللہ و رسول کے مخالف سے دوستی  
 کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا  
 عزیز ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان  
 اللہ نے لکھ دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے  
 ان کی مدد فرمائی۔

اور فرماتا ہے جل وعلا:

ومن یتولہم منکم فانه منہم۔  
 تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ بیشک انہیں  
 میں سے ہے۔

یہ ہیں قرآن عظیم کی شہادتیں کہ ان سے واد و اتحاد کف ہے اور یہ کہ اس کے ترک نہ ہوں گے مگر کافر۔  
 مسلمانو! قرآن کریم سے بڑھ کر کس کا فتویٰ ہے، 'ومن اصدق من اللہ حدیثاً' اللہ سے بڑھ کر  
 کس کی بات سچی ہے۔

(۲) مشرک کو حاجت دینیہ میں بادی بنانا امام مٹھہرانا قرآن عظیم کی صریح تکذیب ہے، قرآن عظیم میں

۱۔ القرآن الکریم ۲۲/۵۸

۲۔ " ۵۱/۵

۳۔ " ۸۴/۴

ہزار باتیں گونج رہی ہیں کہ وہ گمراہ ہیں، ہدایت سے بالکل بیگانہ ہیں، یہاں تک کہ فرمایا :  
انہم الا کالانعام بل هم اضل وہ چوپایوں کی طرح نرمے بے عقل ہی ہیں بلکہ ان  
سبیلہ سے بھی سخت تر گمراہ۔

تو جو انہیں ہادی و امام بنائے گا قطعاً قرآن عظیم کو جھٹلائے گا اور قطعاً راہِ ہلاک پائے گا۔  
اذا کان الغراب دلیل قوم  
سیہدیہم طریق الہا لکینا

(جب کسی قوم کا رہنما کوّا ہو تو وہ ان کو ہلاکت کی راہ چلائے گا۔ ت)  
اور روزِ قیامت ایسا گروہ اس مشرک ہی کے نام سے پکارا جائے گا قال اللہ تعالیٰ : یومہ ندعوا  
کل اناس بامامہم جس دن ہر گروہ کو ہم اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے۔  
(۳) لا الہ الا اللہ عجب ان سے کہ مدعی اسلام ہوں اور اسلام کے پورے مدعی بن بیٹھیں ، کیا  
قرآن عظیم کے رد ہی پر کمر باندھتی ہے ، واحد قہار فرماتا ہے : انما المشرکون نجس مشرک تو نہیں مگر نئے  
گندے ، بلکہ عین نجاست عجب کہ نجاست اور مطہر ، ہاں جب ہندو دھرم ہی اختیار کیا تو عجب نہیں کہ  
گوبر اور پوتر ، لاواللہ اس سے بھی ہزار درجہ بدتر گوبر کی نجاست میں ائمہ کو اختلاف ہے اور مشرک کی نجاست  
پر قرآن کریم کا نص صاف ہے اور آمد سے زمین ناپاک کرنے میں نجاست باطن نجاست ظاہر سے کروڑ  
درجہ بدتر ہے ، نجاست ظاہر ایک دھار پانی سے پاک ہو جاتی ہے اور نجاست باطن کروڑ سمندروں سے  
نہیں دھل سکتی جب تک صدقِ دل سے ایمان نہ لائے ، ص  
ہرچہ شونی پلید تر باشد

(جتنا دھوئے گا اتنا ہی زیادہ پلید ہوگا۔ ت)

(۴) کیا قسم کھاتی ہے کہ قرآن عظیم کا کوئی جملہ سلامت نہ رکھیں ، مشرک کے لئے ہرگز کوئی عزت نہیں اور  
بڑا درکنار ادنیٰ سے ادنیٰ ، چھوٹے سے چھوٹا کوئی رتبہ نہیں۔ واحد قہار جل و علا فرماتا ہے :  
وللہ العزۃ ولہ رسولہ وللمؤمنین ولکن عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں

۴۳/۲۵	۱۰	المعتد آن الکریم
۴۱/۱۴	۵۲	"
۲۸/۹	۵۳	"

المتفقین لا یعلمون<sup>۱</sup> کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

عزیز مقتدر جل و علا فرماتا ہے :

ان الذین یحادون الله ورسوله اولئک فی الازلین<sup>۲</sup> بیشک اللہ ورسول کے جتنے مخالف ہیں سب ہر ذلیل سے بدتر ذیلوں میں ہیں۔

عزیز منتقم عز جلالہ فرماتا ہے : ہُم شر البیۃ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں۔ مخلوق میں کتا بھی ہے سور بھی ہے ، قرآن عظیم شہادت دیتا ہے کہ مشرکین ان سے بھی بدتر ہیں ، پھر تسمہ و عزت کے کیا معنی !

(۵) اس کی تعظیم سخت سے سخت کبرہ اور قرآن عظیم کی مخالفت شدیدہ ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام<sup>۳</sup> جو کسی بدعتی بد مذہب کی تعظیم کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

بتدع کی تعظیم پر حکم یہ ہے مشرک کی تعظیم کس درجہ سخت کنی اسلام ہوگی و لکن المتفقین لا یعلمون<sup>۴</sup> (مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ ت) استقبال کو شانہ اربانی کے لئے جانا تو عین تعظیم ہے جو صریح مخالفت قرآن عظیم ہے اس جلوس نامانوس میں ویسے بھی شرکت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : من سود مع قوم فهو منهم<sup>۵</sup> جو کسی قوم کے جتنے میں شامل ہوا وہ انہیں میں سے ہے۔ دوسری حدیث میں ہے : من کثر سواد قوم فهو منهم<sup>۶</sup> جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

۱	العتران الکریم	۸/۶۳	۵	۲۰/۵۸
۲	۶/۹۸			
۳	حدیث ۱۱۰۲	موسسة الرسالة بیروت	۲۱۹/۱	
۴	حدیث ۶۷۸	مکتبة المعارف الریاض	۲۹۹/۷	
۵	۲۰/۶۳			
۶	حدیث ۲۲۶۸۱	موسسة الرسالة بیروت	۱۰/۹	
۷	بجوالہ مسند ابوالعلی	المکتبة الاسلامیة الریاض	۳۲۶/۴	
۸	حدیث ۲۴۷۲۵	موسسة الرسالة بیروت	۲۲/۹	

تیسری حدیث میں ہے،

من جامع المشرك وسكن معه فانه  
مثله۔  
جو مشرک کے ساتھ آئے اور اس کے ساتھ رہے  
وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔

(۶) مشرک کی بجے نہ بولے گا مگر مشرک۔ حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز  
لذلك العرش۔  
جب فاسق کی مدح پر یہ حکم ہے تو مشرک کہاں، اس کی مدح کس درجہ باعث غضب شدید رب عزوجل ہوگی!

(۷) مہاتما کے معنی ہیں ”روح اعظم“ جو خاص لقب سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے،  
مشرک کو اس سے تعبیر کرنا صریح مخالفت خدا و رسول ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقولوا للمنافق يا سيد فانه ان يكن سيدكم  
فقد اسخطتم بكم عز وجل۔  
منافق کو ”اے سردار“ نہ کہو بیشک اگر وہ تمہارا  
سردار ہے، تو تم نے اپنے اوپر رب عزوجل کا

غضب لیا۔

اب ادھر تو منافق و مشرک کا فرق دیکھو اور ادھر سردار و روح اعظم کا موازنہ کرو، انھیں نسبتوں سے اس  
پر اللہ عزوجل کا غضب اشد ہے، والیما ذی اللہ رب العالمین، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے  
مسلمان کرے مسلمان رکھے مسلمان مارے مسلمان اٹھائے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	آخر کتاب الجہاد	سنن ابی داؤد
۲۳۰/۴	دار الکتب العلمیہ بیروت	حدیث ۴۸۸۶	شعب الایمان
۵۴۱/۷	دار الفکر بیروت	باب الآفة الثامنة عشر المذح	اتحاف السادة
۳۲۴/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	باب ليقول الملوك الخ	سنن ابی داؤد کتاب الادب
۳۴۶-۳۷/۵	دار الفکر بیروت	حدیث حضرت بريدة الاسلمی	مسند امام احمد بن حنبل



**مسئلہ** از موضع خور و منو ڈاکخانہ بد و سرائے ضلع بارہ بنکی مسئلہ سید صفدر علی صاحب ۲ صفر  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ افواہا سنا جاتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے ہوئے ہیں  
 اور ہوتے جاتے ہیں کہ ریاضت کرتے کرتے ایسے واصل بخدا ہو جاتے ہیں کہ نماز روزہ ترک کر دیتے ہیں  
 (جبکہ اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی مقرب تر نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا  
 ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز روزہ بدرجہ اتم ادا فرماتے تھے) اور لوگ ان کی ولایت کے  
 قائل ہوتے ہیں، چنانچہ تاریخ فرشتہ (اردو) جلد دوم میں لکھا ہے کہ "شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حالت جذب  
 میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔" اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے تارک نماز روزہ کے نسبت قرآن مجید و  
 حدیث شریف میں کیا حکم ہے؟ آیا ایسا تارک نماز روزہ ولی اللہ کہے جانے کے لائق ہو سکتا ہے اور ہے یا  
 نہیں اور کوئی درجہ شریعت، طریقت، معرفت میں ایسا ہے کہ جہاں پہنچ کر روزہ نماز کا تارک گنہگار نہ ہو؟

### الجواب

کوئی شخص ایسے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس سے نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ ساقط ہو جائیں  
 جب تک عقل باقی ہے، اللہ عز و جل فرماتا ہے:

و اعبد ربك حتى ياتيك اليقين **ترجمہ** : اور تم تمک اپنے رب کی عبادت کرو۔

سیدہ الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی: کچھ لوگ پیدا ہوئے کہ نماز وغیرہ عبادات  
 چھوڑ دی ہے اور کہتے ہیں کہ شریعت تو راستہ ہے ہم پہنچ گئے ہمیں راہ کی حاجت نہیں۔ فرمایا،  
 صدقوا لفظ و صلوا لکن الی ایمن الی الناس وہ سچ کہتے ہیں ضرور پہنچ گئے مگر کہاں تک جہنم تک۔  
 پھر فرمایا: اگر مجھے صد ہا برس کی عمر دی جائے تو فرض تو فرض جو نفل مقرر کئے ہیں ہرگز نہ چھوڑوں۔ اس مسئلہ  
 کا کامل بیان ہمارے رسالہ مقال عرفائے میں ہے، حالت جذب میں مثل جنون عقل سلامت نہیں رہتی،  
 اس وقت وہ مکلف نہیں، جو باوصف بقائے عقل و استطاعت قصد نماز یا روزہ ترک کرے ہرگز ولی اللہ  
 نہیں ولی الشیطان ہے قرآن و حدیث میں اسے مشرک و کافر تک فرمایا۔

قال اللہ تعالیٰ اقيموا الصلوة ولا تكونوا  
 من المشركين **ترجمہ** : اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے  
 نہ ہو جاؤ۔

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم من ترك  
الصلوة متعمدا فقد كفر جهاشاً  
والله تعالى اعلم۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے  
قصداً نماز چھوڑی وہ علانیہ کافر ہو گیا (ت)  
واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر محلہ کوہاڑا پیر مسئلہ یوسف علی بیگ ۵ صفر ۱۳۲۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنت و جماعت کو رافضیوں سے ملنا جلنا اور  
کھانا پینا اور رافضیوں سے سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص سستی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی  
نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟ آیا وہ شخص دائرہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے یا نہیں؟ اور شخص مذکورہ بالا  
سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہئیں یا نہیں؟

### الجواب

روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں کما بیتناہ فی رد الرافضیہ (جیسا کہ ہم نے اسے رد الرافضیہ میں  
بیان کیا ہے) ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں، ان سے میل جول شست و برخواست  
سلام کلام سب حرام ہے،

قال الله تعالى: واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين  
تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
سیأتی قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة  
يطعنون السلف ولا يشهدون جمعة ولا جماعة  
فلا تجالسوهم ولا تأكلوهم ولا تشربوهم  
ولا تنالوهم وادامرضوا فلا تعودوهم  
واذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم ولا تقبلوا  
معهم

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بدلہ  
ہوگا انھیں رافضی کہا جائے گا سلف صالحین پر  
طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے  
پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا، نہ ان کے  
ساتھ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا  
بیزار پڑیں تو انھیں پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو ان کے

جنازے پر نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔

لہ مجمع الزوائد باب فی تارک الصلوۃ دار الکتاب بیروت ۲۹۵/۱  
لہ القرآن الکریم ۶۸/۴

لہ کنز العمال حدیث ۳۸ - ۳۱۶۳۴، ۳۲۵۴۹، ۳۲۶۹۸، ۳۲۷۹۸، ۳۲۸۰۱، ۳۲۸۰۲، ۳۲۸۰۳، ۳۲۸۰۴، ۳۲۸۰۵، ۳۲۸۰۶، ۳۲۸۰۷، ۳۲۸۰۸، ۳۲۸۰۹، ۳۲۸۱۰، ۳۲۸۱۱، ۳۲۸۱۲، ۳۲۸۱۳، ۳۲۸۱۴، ۳۲۸۱۵، ۳۲۸۱۶، ۳۲۸۱۷، ۳۲۸۱۸، ۳۲۸۱۹، ۳۲۸۲۰، ۳۲۸۲۱، ۳۲۸۲۲، ۳۲۸۲۳، ۳۲۸۲۴، ۳۲۸۲۵، ۳۲۸۲۶، ۳۲۸۲۷، ۳۲۸۲۸، ۳۲۸۲۹، ۳۲۸۳۰، ۳۲۸۳۱، ۳۲۸۳۲، ۳۲۸۳۳، ۳۲۸۳۴، ۳۲۸۳۵، ۳۲۸۳۶، ۳۲۸۳۷، ۳۲۸۳۸، ۳۲۸۳۹، ۳۲۸۴۰، ۳۲۸۴۱، ۳۲۸۴۲، ۳۲۸۴۳، ۳۲۸۴۴، ۳۲۸۴۵، ۳۲۸۴۶، ۳۲۸۴۷، ۳۲۸۴۸، ۳۲۸۴۹، ۳۲۸۵۰، ۳۲۸۵۱، ۳۲۸۵۲، ۳۲۸۵۳، ۳۲۸۵۴، ۳۲۸۵۵، ۳۲۸۵۶، ۳۲۸۵۷، ۳۲۸۵۸، ۳۲۸۵۹، ۳۲۸۶۰، ۳۲۸۶۱، ۳۲۸۶۲، ۳۲۸۶۳، ۳۲۸۶۴، ۳۲۸۶۵، ۳۲۸۶۶، ۳۲۸۶۷، ۳۲۸۶۸، ۳۲۸۶۹، ۳۲۸۷۰، ۳۲۸۷۱، ۳۲۸۷۲، ۳۲۸۷۳، ۳۲۸۷۴، ۳۲۸۷۵، ۳۲۸۷۶، ۳۲۸۷۷، ۳۲۸۷۸، ۳۲۸۷۹، ۳۲۸۸۰، ۳۲۸۸۱، ۳۲۸۸۲، ۳۲۸۸۳، ۳۲۸۸۴، ۳۲۸۸۵، ۳۲۸۸۶، ۳۲۸۸۷، ۳۲۸۸۸، ۳۲۸۸۹، ۳۲۸۹۰، ۳۲۸۹۱، ۳۲۸۹۲، ۳۲۸۹۳، ۳۲۸۹۴، ۳۲۸۹۵، ۳۲۸۹۶، ۳۲۸۹۷، ۳۲۸۹۸، ۳۲۸۹۹، ۳۲۹۰۰، ۳۲۹۰۱، ۳۲۹۰۲، ۳۲۹۰۳، ۳۲۹۰۴، ۳۲۹۰۵، ۳۲۹۰۶، ۳۲۹۰۷، ۳۲۹۰۸، ۳۲۹۰۹، ۳۲۹۱۰، ۳۲۹۱۱، ۳۲۹۱۲، ۳۲۹۱۳، ۳۲۹۱۴، ۳۲۹۱۵، ۳۲۹۱۶، ۳۲۹۱۷، ۳۲۹۱۸، ۳۲۹۱۹، ۳۲۹۲۰، ۳۲۹۲۱، ۳۲۹۲۲، ۳۲۹۲۳، ۳۲۹۲۴، ۳۲۹۲۵، ۳۲۹۲۶، ۳۲۹۲۷، ۳۲۹۲۸، ۳۲۹۲۹، ۳۲۹۳۰، ۳۲۹۳۱، ۳۲۹۳۲، ۳۲۹۳۳، ۳۲۹۳۴، ۳۲۹۳۵، ۳۲۹۳۶، ۳۲۹۳۷، ۳۲۹۳۸، ۳۲۹۳۹، ۳۲۹۴۰، ۳۲۹۴۱، ۳۲۹۴۲، ۳۲۹۴۳، ۳۲۹۴۴، ۳۲۹۴۵، ۳۲۹۴۶، ۳۲۹۴۷، ۳۲۹۴۸، ۳۲۹۴۹، ۳۲۹۵۰، ۳۲۹۵۱، ۳۲۹۵۲، ۳۲۹۵۳، ۳۲۹۵۴، ۳۲۹۵۵، ۳۲۹۵۶، ۳۲۹۵۷، ۳۲۹۵۸، ۳۲۹۵۹، ۳۲۹۶۰، ۳۲۹۶۱، ۳۲۹۶۲، ۳۲۹۶۳، ۳۲۹۶۴، ۳۲۹۶۵، ۳۲۹۶۶، ۳۲۹۶۷، ۳۲۹۶۸، ۳۲۹۶۹، ۳۲۹۷۰، ۳۲۹۷۱، ۳۲۹۷۲، ۳۲۹۷۳، ۳۲۹۷۴، ۳۲۹۷۵، ۳۲۹۷۶، ۳۲۹۷۷، ۳۲۹۷۸، ۳۲۹۷۹، ۳۲۹۸۰، ۳۲۹۸۱، ۳۲۹۸۲، ۳۲۹۸۳، ۳۲۹۸۴، ۳۲۹۸۵، ۳۲۹۸۶، ۳۲۹۸۷، ۳۲۹۸۸، ۳۲۹۸۹، ۳۲۹۹۰، ۳۲۹۹۱، ۳۲۹۹۲، ۳۲۹۹۳، ۳۲۹۹۴، ۳۲۹۹۵، ۳۲۹۹۶، ۳۲۹۹۷، ۳۲۹۹۸، ۳۲۹۹۹، ۳۳۰۰۰، ۳۳۰۰۱، ۳۳۰۰۲، ۳۳۰۰۳، ۳۳۰۰۴، ۳۳۰۰۵، ۳۳۰۰۶، ۳۳۰۰۷، ۳۳۰۰۸، ۳۳۰۰۹، ۳۳۰۱۰، ۳۳۰۱۱، ۳۳۰۱۲، ۳۳۰۱۳، ۳۳۰۱۴، ۳۳۰۱۵، ۳۳۰۱۶، ۳۳۰۱۷، ۳۳۰۱۸، ۳۳۰۱۹، ۳۳۰۲۰، ۳۳۰۲۱، ۳۳۰۲۲، ۳۳۰۲۳، ۳۳۰۲۴، ۳۳۰۲۵، ۳۳۰۲۶، ۳۳۰۲۷، ۳۳۰۲۸، ۳۳۰۲۹، ۳۳۰۳۰، ۳۳۰۳۱، ۳۳۰۳۲، ۳۳۰۳۳، ۳۳۰۳۴، ۳۳۰۳۵، ۳۳۰۳۶، ۳۳۰۳۷، ۳۳۰۳۸، ۳۳۰۳۹، ۳۳۰۴۰، ۳۳۰۴۱، ۳۳۰۴۲، ۳۳۰۴۳، ۳۳۰۴۴، ۳۳۰۴۵، ۳۳۰۴۶، ۳۳۰۴۷، ۳۳۰۴۸، ۳۳۰۴۹، ۳۳۰۵۰، ۳۳۰۵۱، ۳۳۰۵۲، ۳۳۰۵۳، ۳۳۰۵۴، ۳۳۰۵۵، ۳۳۰۵۶، ۳۳۰۵۷، ۳۳۰۵۸، ۳۳۰۵۹، ۳۳۰۶۰، ۳۳۰۶۱، ۳۳۰۶۲، ۳۳۰۶۳، ۳۳۰۶۴، ۳۳۰۶۵، ۳۳۰۶۶، ۳۳۰۶۷، ۳۳۰۶۸، ۳۳۰۶۹، ۳۳۰۷۰، ۳۳۰۷۱، ۳۳۰۷۲، ۳۳۰۷۳، ۳۳۰۷۴، ۳۳۰۷۵، ۳۳۰۷۶، ۳۳۰۷۷، ۳۳۰۷۸، ۳۳۰۷۹، ۳۳۰۸۰، ۳۳۰۸۱، ۳۳۰۸۲، ۳۳۰۸۳، ۳۳۰۸۴، ۳۳۰۸۵، ۳۳۰۸۶، ۳۳۰۸۷، ۳۳۰۸۸، ۳۳۰۸۹، ۳۳۰۹۰، ۳۳۰۹۱، ۳۳۰۹۲، ۳۳۰۹۳، ۳۳۰۹۴، ۳۳۰۹۵، ۳۳۰۹۶، ۳۳۰۹۷، ۳۳۰۹۸، ۳۳۰۹۹، ۳۳۱۰۰، ۳۳۱۰۱، ۳۳۱۰۲، ۳۳۱۰۳، ۳۳۱۰۴، ۳۳۱۰۵، ۳۳۱۰۶، ۳۳۱۰۷، ۳۳۱۰۸، ۳۳۱۰۹، ۳۳۱۱۰، ۳۳۱۱۱، ۳۳۱۱۲، ۳۳۱۱۳، ۳۳۱۱۴، ۳۳۱۱۵، ۳۳۱۱۶، ۳۳۱۱۷، ۳۳۱۱۸، ۳۳۱۱۹، ۳۳۱۲۰، ۳۳۱۲۱، ۳۳۱۲۲، ۳۳۱۲۳، ۳۳۱۲۴، ۳۳۱۲۵، ۳۳۱۲۶، ۳۳۱۲۷، ۳۳۱۲۸، ۳۳۱۲۹، ۳۳۱۳۰، ۳۳۱۳۱، ۳۳۱۳۲، ۳۳۱۳۳، ۳۳۱۳۴، ۳۳۱۳۵، ۳۳۱۳۶، ۳۳۱۳۷، ۳۳۱۳۸، ۳۳۱۳۹، ۳۳۱۴۰، ۳۳۱۴۱، ۳۳۱۴۲، ۳۳۱۴۳، ۳۳۱۴۴، ۳۳۱۴۵، ۳۳۱۴۶، ۳۳۱۴۷، ۳۳۱۴۸، ۳۳۱۴۹، ۳۳۱۵۰، ۳۳۱۵۱، ۳۳۱۵۲، ۳۳۱۵۳، ۳۳۱۵۴، ۳۳۱۵۵، ۳۳۱۵۶، ۳۳۱۵۷، ۳۳۱۵۸، ۳۳۱۵۹، ۳۳۱۶۰، ۳۳۱۶۱، ۳۳۱۶۲، ۳۳۱۶۳، ۳۳۱۶۴، ۳۳۱۶۵، ۳۳۱۶۶، ۳۳۱۶۷، ۳۳۱۶۸، ۳۳۱۶۹، ۳۳۱۷۰، ۳۳۱۷۱، ۳۳۱۷۲، ۳۳۱۷۳، ۳۳۱۷۴، ۳۳۱۷۵، ۳۳۱۷۶، ۳۳۱۷۷، ۳۳۱۷۸، ۳۳۱۷۹، ۳۳۱۸۰، ۳۳۱۸۱، ۳۳۱۸۲، ۳۳۱۸۳، ۳۳۱۸۴، ۳۳۱۸۵، ۳۳۱۸۶، ۳۳۱۸۷، ۳۳۱۸۸، ۳۳۱۸۹، ۳۳۱۹۰، ۳۳۱۹۱، ۳۳۱۹۲، ۳۳۱۹۳، ۳۳۱۹۴، ۳۳۱۹۵، ۳۳۱۹۶، ۳۳۱۹۷، ۳۳۱۹۸، ۳۳۱۹۹، ۳۳۲۰۰، ۳۳۲۰۱، ۳۳۲۰۲، ۳۳۲۰۳، ۳۳۲۰۴، ۳۳۲۰۵، ۳۳۲۰۶، ۳۳۲۰۷، ۳۳۲۰۸، ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰، ۳۳۲۱۱، ۳۳۲۱۲، ۳۳۲۱۳، ۳۳۲۱۴، ۳۳۲۱۵، ۳۳۲۱۶، ۳۳۲۱۷، ۳۳۲۱۸، ۳۳۲۱۹، ۳۳۲۲۰، ۳۳۲۲۱، ۳۳۲۲۲، ۳۳۲۲۳، ۳۳۲۲۴، ۳۳۲۲۵، ۳۳۲۲۶، ۳۳۲۲۷، ۳۳۲۲۸، ۳۳۲۲۹، ۳۳۲۳۰، ۳۳۲۳۱، ۳۳۲۳۲، ۳۳۲۳۳، ۳۳۲۳۴، ۳۳۲۳۵، ۳۳۲۳۶، ۳۳۲۳۷، ۳۳۲۳۸، ۳۳۲۳۹، ۳۳۲۴۰، ۳۳۲۴۱، ۳۳۲۴۲، ۳۳۲۴۳، ۳۳۲۴۴، ۳۳۲۴۵، ۳۳۲۴۶، ۳۳۲۴۷، ۳۳۲۴۸، ۳۳۲۴۹، ۳۳۲۵۰، ۳۳۲۵۱، ۳۳۲۵۲، ۳۳۲۵۳، ۳۳۲۵۴، ۳۳۲۵۵، ۳۳۲۵۶، ۳۳۲۵۷، ۳۳۲۵۸، ۳۳۲۵۹، ۳۳۲۶۰، ۳۳۲۶۱، ۳۳۲۶۲، ۳۳۲۶۳، ۳۳۲۶۴، ۳۳۲۶۵، ۳۳۲۶۶، ۳۳۲۶۷، ۳۳۲۶۸، ۳۳۲۶۹، ۳۳۲۷۰، ۳۳۲۷۱، ۳۳۲۷۲، ۳۳۲۷۳، ۳۳۲۷۴، ۳۳۲۷۵، ۳۳۲۷۶، ۳۳۲۷۷، ۳۳۲۷۸، ۳۳۲۷۹، ۳۳۲۸۰، ۳۳۲۸۱، ۳۳۲۸۲، ۳۳۲۸۳، ۳۳۲۸۴، ۳۳۲۸۵، ۳۳۲۸۶، ۳۳۲۸۷، ۳۳۲۸۸، ۳۳۲۸۹، ۳۳۲۹۰، ۳۳۲۹۱، ۳۳۲۹۲، ۳۳۲۹۳، ۳۳۲۹۴، ۳۳۲۹۵، ۳۳۲۹۶، ۳۳۲۹۷، ۳۳۲۹۸، ۳۳۲۹۹، ۳۳۳۰۰، ۳۳۳۰۱، ۳۳۳۰۲، ۳۳۳۰۳، ۳۳۳۰۴، ۳۳۳۰۵، ۳۳۳۰۶، ۳۳۳۰۷، ۳۳۳۰۸، ۳۳۳۰۹، ۳۳۳۱۰، ۳۳۳۱۱، ۳۳۳۱۲، ۳۳۳۱۳، ۳۳۳۱۴، ۳۳۳۱۵، ۳۳۳۱۶، ۳۳۳۱۷، ۳۳۳۱۸، ۳۳۳۱۹، ۳۳۳۲۰، ۳۳۳۲۱، ۳۳۳۲۲، ۳۳۳۲۳، ۳۳۳۲۴، ۳۳۳۲۵، ۳۳۳۲۶، ۳۳۳۲۷، ۳۳۳۲۸، ۳۳۳۲۹، ۳۳۳۳۰، ۳۳۳۳۱، ۳۳۳۳۲، ۳۳۳۳۳، ۳۳۳۳۴، ۳۳۳۳۵، ۳۳۳۳۶، ۳۳۳۳۷، ۳۳۳۳۸، ۳۳۳۳۹، ۳۳۳۴۰، ۳۳۳۴۱، ۳۳۳۴۲، ۳۳۳۴۳، ۳۳۳۴۴، ۳۳۳۴۵، ۳۳۳۴۶، ۳۳۳۴۷، ۳۳۳۴۸، ۳۳۳۴۹، ۳۳۳۵۰، ۳۳۳۵۱، ۳۳۳۵۲، ۳۳۳۵۳، ۳۳۳۵۴، ۳۳۳۵۵، ۳۳۳۵۶، ۳۳۳۵۷، ۳۳۳۵۸، ۳۳۳۵۹، ۳۳۳۶۰، ۳۳۳۶۱، ۳۳۳۶۲، ۳۳۳۶۳، ۳۳۳۶۴، ۳۳۳۶۵، ۳۳۳۶۶، ۳۳۳۶۷، ۳۳۳۶۸، ۳۳۳۶۹، ۳۳۳۷۰، ۳۳۳۷۱، ۳۳۳۷۲، ۳۳۳۷۳، ۳۳۳۷۴، ۳۳۳۷۵، ۳۳۳۷۶، ۳۳۳۷۷، ۳۳۳۷۸، ۳۳۳۷۹، ۳۳۳۸۰، ۳۳۳۸۱، ۳۳۳۸۲، ۳۳۳۸۳، ۳۳۳۸۴، ۳۳۳۸۵، ۳۳۳۸۶، ۳۳۳۸۷، ۳۳۳۸۸، ۳۳۳۸۹، ۳۳۳۹۰، ۳۳۳۹۱، ۳۳۳۹۲، ۳۳۳۹۳، ۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶، ۳۳۳۹۷، ۳۳۳۹۸، ۳۳۳۹۹، ۳۳۴۰۰، ۳۳۴۰۱، ۳۳۴۰۲، ۳۳۴۰۳، ۳۳۴۰۴، ۳۳۴۰۵، ۳۳۴۰۶، ۳۳۴۰۷، ۳۳۴۰۸، ۳۳۴۰۹، ۳۳۴۱۰، ۳۳۴۱۱، ۳۳۴۱۲، ۳۳۴۱۳، ۳۳۴۱۴، ۳۳۴۱۵، ۳۳۴۱۶، ۳۳۴۱۷، ۳۳۴۱۸، ۳۳۴۱۹، ۳۳۴۲۰، ۳۳۴۲۱، ۳۳۴۲۲، ۳۳۴۲۳، ۳۳۴۲۴، ۳۳۴۲۵، ۳۳۴۲۶، ۳۳۴۲۷، ۳۳۴۲۸، ۳۳۴۲۹، ۳۳۴۳۰، ۳۳۴۳۱، ۳۳۴۳۲، ۳۳۴۳۳، ۳۳۴۳۴، ۳۳۴۳۵، ۳۳۴۳۶، ۳۳۴۳۷، ۳۳۴۳۸، ۳۳۴۳۹، ۳۳۴۴۰، ۳۳۴۴۱، ۳۳۴۴۲، ۳۳۴۴۳، ۳۳۴۴۴، ۳۳۴۴۵، ۳۳۴۴۶، ۳۳۴۴۷، ۳۳۴۴۸، ۳۳۴۴۹، ۳۳۴۵۰، ۳۳۴۵۱، ۳۳۴۵۲، ۳۳۴۵۳، ۳۳۴۵۴، ۳۳۴۵۵، ۳۳۴۵۶، ۳۳۴۵۷، ۳۳۴۵۸، ۳۳۴۵۹، ۳۳۴۶۰، ۳۳۴۶۱، ۳۳۴۶۲، ۳۳۴۶۳، ۳۳۴۶۴، ۳۳۴۶۵، ۳۳۴۶۶، ۳۳۴۶۷، ۳۳۴۶۸، ۳۳۴۶۹، ۳۳۴۷۰، ۳۳۴۷۱، ۳۳۴۷۲، ۳۳۴۷۳، ۳۳۴۷۴، ۳۳۴۷۵، ۳۳۴۷۶، ۳۳۴۷۷، ۳۳۴۷۸، ۳۳۴۷۹، ۳۳۴۸۰، ۳۳۴۸۱، ۳۳۴۸۲، ۳۳۴۸۳، ۳۳۴۸۴، ۳۳۴۸۵، ۳۳۴۸۶، ۳۳۴۸۷، ۳۳۴۸۸، ۳۳۴۸۹، ۳۳۴۹۰، ۳۳۴۹۱، ۳۳۴۹۲، ۳۳۴۹۳، ۳۳۴۹۴، ۳۳۴۹۵، ۳۳۴۹۶، ۳۳۴۹۷، ۳۳۴۹۸، ۳۳۴۹۹، ۳۳۵۰۰، ۳۳۵۰۱، ۳۳۵۰۲، ۳۳۵۰۳، ۳۳۵۰۴، ۳۳۵۰۵، ۳۳۵۰۶، ۳۳۵۰۷، ۳۳۵۰۸، ۳۳۵۰۹، ۳۳۵۱۰، ۳۳۵۱۱، ۳۳۵۱۲، ۳۳۵۱۳، ۳۳۵۱۴، ۳۳۵۱۵، ۳۳۵۱۶، ۳۳۵۱۷، ۳۳۵۱۸، ۳۳۵۱۹، ۳۳۵۲۰، ۳۳۵۲۱، ۳۳۵۲۲، ۳۳۵۲۳، ۳۳۵۲۴، ۳۳۵۲۵، ۳۳۵۲۶، ۳۳۵۲۷، ۳۳۵۲۸، ۳۳۵۲۹، ۳۳۵۳۰، ۳۳۵۳۱، ۳۳۵۳۲، ۳۳۵۳۳، ۳۳۵۳۴، ۳۳۵۳۵، ۳۳۵۳۶، ۳۳۵۳۷، ۳۳۵۳۸، ۳۳۵۳۹، ۳۳۵۴۰، ۳۳۵۴۱، ۳۳۵۴۲، ۳۳۵۴۳، ۳۳۵۴۴، ۳۳۵۴۵، ۳۳۵۴۶، ۳۳۵۴۷، ۳۳۵۴۸، ۳۳۵۴۹، ۳۳۵۵۰، ۳۳۵۵۱، ۳۳۵۵۲، ۳۳۵۵۳، ۳۳۵۵۴، ۳۳۵۵۵، ۳۳۵۵۶، ۳۳۵۵۷، ۳۳۵۵۸، ۳۳۵۵۹، ۳۳۵۶۰، ۳۳۵۶۱، ۳۳۵۶۲، ۳۳۵۶۳، ۳۳۵۶۴، ۳۳۵۶۵، ۳۳۵۶۶، ۳۳۵۶۷، ۳۳۵۶۸، ۳۳۵۶۹، ۳۳۵۷۰، ۳۳۵۷۱، ۳۳۵۷۲، ۳۳۵۷۳، ۳۳۵۷۴، ۳۳۵۷۵، ۳۳۵۷۶، ۳۳۵۷۷، ۳۳۵۷۸، ۳۳۵۷۹، ۳۳۵۸۰، ۳۳۵۸۱، ۳۳۵۸۲، ۳۳۵۸۳، ۳۳۵۸۴، ۳۳۵۸۵، ۳۳۵۸۶، ۳۳۵۸۷، ۳۳۵۸۸، ۳۳۵۸۹، ۳۳۵۹۰، ۳۳۵۹۱، ۳۳۵۹۲، ۳۳۵۹۳، ۳۳۵۹۴، ۳۳۵۹۵، ۳۳۵۹۶، ۳۳۵۹۷، ۳۳۵۹۸، ۳۳۵۹۹، ۳۳۶۰۰، ۳۳۶۰۱، ۳۳۶۰۲، ۳۳۶۰۳، ۳۳۶۰۴، ۳۳۶۰۵، ۳۳۶۰۶، ۳۳۶۰۷، ۳۳۶۰۸، ۳۳۶۰۹، ۳۳۶۱۰، ۳۳۶۱۱، ۳۳۶۱۲، ۳۳۶۱۳، ۳۳۶۱۴، ۳۳۶۱۵، ۳۳۶۱۶، ۳۳۶۱۷، ۳۳۶۱۸، ۳۳۶۱۹، ۳۳۶۲۰، ۳۳۶۲۱، ۳۳۶۲۲، ۳۳۶۲۳، ۳۳۶۲۴، ۳۳۶۲۵، ۳۳۶۲۶، ۳۳۶۲۷، ۳۳۶۲۸، ۳۳۶۲۹، ۳۳۶۳۰، ۳۳۶۳۱، ۳۳۶۳۲، ۳۳۶۳۳، ۳۳۶۳۴، ۳۳۶۳۵، ۳۳۶۳۶، ۳۳۶۳۷، ۳۳۶۳۸، ۳۳۶۳۹، ۳۳۶۴۰، ۳۳۶۴۱، ۳۳۶۴۲، ۳۳۶۴۳، ۳۳۶۴۴، ۳۳۶۴۵، ۳۳۶۴۶، ۳۳۶۴۷، ۳۳۶۴۸، ۳۳۶۴۹، ۳۳۶۵۰، ۳۳۶۵۱، ۳۳۶۵۲، ۳۳۶۵۳، ۳۳۶۵۴، ۳۳۶۵۵، ۳۳۶۵۶، ۳۳۶۵۷، ۳۳۶۵۸، ۳۳۶۵۹، ۳۳۶۶۰، ۳۳۶۶۱، ۳۳۶۶۲، ۳۳۶۶۳، ۳۳۶۶۴، ۳۳۶۶۵، ۳۳۶۶۶، ۳۳۶۶۷، ۳۳۶۶۸، ۳۳۶۶۹، ۳۳۶۷۰، ۳۳۶۷۱، ۳۳۶۷۲، ۳۳۶۷۳، ۳۳۶۷۴، ۳۳۶۷۵، ۳۳۶۷۶، ۳۳۶۷۷، ۳۳۶۷۸، ۳۳۶۷۹، ۳۳۶۸۰، ۳۳۶۸۱، ۳۳۶۸۲، ۳۳۶۸۳، ۳۳۶۸۴، ۳۳۶۸۵، ۳۳۶۸۶، ۳۳۶۸۷، ۳۳۶۸۸، ۳۳۶۸۹، ۳۳۶۹۰، ۳۳۶۹۱، ۳۳۶۹۲، ۳۳۶۹۳، ۳۳۶۹۴، ۳۳۶۹۵، ۳۳۶۹۶، ۳۳۶۹۷، ۳۳۶۹۸، ۳۳۶۹۹، ۳۳۷۰۰، ۳۳۷۰۱، ۳۳۷۰۲، ۳۳۷۰۳، ۳۳۷۰۴، ۳۳۷۰۵، ۳۳۷۰۶، ۳۳۷۰۷، ۳۳۷۰۸، ۳۳۷۰۹، ۳۳۷۱۰، ۳۳۷۱۱، ۳۳۷۱۲، ۳۳۷۱۳، ۳۳۷۱۴، ۳۳۷۱۵، ۳۳۷۱۶، ۳۳۷۱۷، ۳۳۷۱۸، ۳۳۷۱۹، ۳۳۷۲۰، ۳۳۷۲۱، ۳۳۷۲۲، ۳۳۷۲۳، ۳۳۷۲۴، ۳۳۷۲۵، ۳۳۷۲۶، ۳۳۷۲۷، ۳۳۷۲۸، ۳۳۷۲۹، ۳۳۷۳۰، ۳۳۷۳۱، ۳۳۷۳۲، ۳۳۷۳۳، ۳۳۷۳۴، ۳۳۷۳۵، ۳۳۷۳

جوستی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود رافضی نہیں تو کم از شد فاسق ہے، مسلمانوں کو ان سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۴۲ از شہر بازار صندل خان مسئلہ نیاز علی خان ۴ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرع سے فتویٰ ہوا ہے کہ مشرک کی تعظیم کے جلوس اور اس کے پچر کے جلسے میں جس میں سے واعظ مسلمین بنایا گیا ہو شرکت حرام ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک نہیں اور فضول گھڑنت اور زبردستی کا لٹچہ چلانا ہے ایسے شخص سے بیاہ شادی کرنا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسا شخص مسجد میں اذان کہے تو جائز ہے یا نہیں؟ سلام و کلام، میل جول رکھنا اور مسلمان کہنا جائز ہے یا نہیں؟ کھانا پینا اس کے یہاں کا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو تو مہر کر دی جائے اور ناجائز ہو تو مہر کر دی جائے۔

### الجواب

صورت مستفسرہ میں اس شخص نے حکم شریعت کی توہین کی اور شریعت کی توہین کفر ہے، عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ از سر نو مسلمان ہو کر توبہ کرے کلمہ اسلام پڑھے اس کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول حرام ہے اور بیاہ شادی محض زنا، اور اس کی اذان ناجائز، نہ اس سے سلام و کلام جائز، نہ اسے مسلمان کہنا جائز۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے،

رجل قال آتھا کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند او قال با دست آنچه می گوید او قال ترویج است او قال من علم حیلہ را منکم ہذا کلمہ کفر کذا فی المحیط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ایک آدمی کہتا ہے جو علم انھوں نے سکھایا ہے وہ تمام کہانیاں ہیں یا کہتا ہے جو اسے بیان کیلئے وہ تمام فریب ہے یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا منکر ہوں، تو یہ کلمہ کفر ہے، جیسا کہ محیط میں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۴۳ از دہلی بازار چلی قبر چھپا موم گران مسئلہ محمد سلیمان خاں سادیکار ۶ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ، (۱) قادیانی غیر مقلد اہل قرآن، رافضی وغیرہ وغیرہ علاوہ سنیوں کے جتنے فرقے ہیں ان کے ساتھ

کھانا پینا، سلام علیک کرنا، نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ رسول خدا کی حدیث ہے کہ جس میں سو میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ (۲) ہندو انگریز وغیرہ کی ہم نوکری کرتے ہیں اور ملتے ہیں ان میں اور قادیانی و دیگر فرقوں میں کیا فرق ہے؟ یقیناً تو مجرداً۔

## الجواب

(۱) یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی و نچری غرض جو بھی ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں، ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔ نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انھیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دُور بھاگنے اور انھیں اپنے سے دُور کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم ان سے بچو، انھیں دُور رکھو تاکہ وہ تمھیں نہ گمراہ کریں نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔ (ت)

وہ حدیث جو سوال میں لکھی محض جھوٹ اور نری بناوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح انفرادی ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کا حکم یہ ہے کہ ہزار یا سیں اسلام کی کرتا ہو اور ایک کلمہ کفر کا کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے یہ بات نہ کہی اور بیشک ضرور انھوں نے کفر کا لفظ کہا اور اسکے سبب مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

دین و عقل دونوں کا مقتضی تو یہ ہے کہ ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کی ڈال دو سب پیشاب ہو جائے گا، مگر ان خمیشوں کا مذہب یہ ہے کہ ننانوے تولے پیشاب میں تولہ بھر گلاب ڈال دو سب گلاب ہو جائے گا پاک ہے حلال ہے پڑھا جاوے۔

(۲) ہندو اور نصاریٰ کافران اصلی ہیں اور یہ فرقے کافران مرتد اور شریعت مطہرہ میں مرتد کا حکم اصلی سے سخت تر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۵۵ از بنارس محلہ قواب گنج مسئلہ شیخ فریدن سوداگر ۲۲ رمضان ۱۳۳۱ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مقابلہ کفار میں جب لشکر اسلام کو شکست ہو تو زید کفار  
کو ان کی فتح پر مبارکباد دے اور مسرت و خوشی کا اظہار کرے عند الشروع اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا اتوجروا

### الجواب

اگر یہ بات واقعی ہے کہ وہ معاذ اللہ کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا تھا تو اس کے کفر میں شک  
نہیں،

قال الله تعالى ان تمسككم حسنة تسوهم وان تصبكم سيئة يفرحوا بها  
تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور اگر تمہیں کوئی بُرائی  
پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔ (ت)

ورنہ مرتکب اشتد کبیرہ ہونے میں شک نہیں اور تجدید اسلام لازم، اس کے بعد تجدید نکاح کا حکم  
علمگیر یہ ہے :

لو فاسق شرب الخمر فجاء اقامر به ونثروا  
اگر کسی فاسق نے شراب پی اس کے رشتہ دار گئے  
اور انہوں نے اس پر روپے وارے تو وہ کافر  
ہو جائیں گے اور اگر پیسے نہ وارے مگر مبارکباد  
دی تب بھی کافر ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۵۶ از جی آئی پی ریلوے سٹیشن بھساوول مسئلہ عبدالباسط ۱۱ رمضان ۱۳۳۹ھ  
ایک شخص مسلمان کہلاتا ہے مگر پابند روزہ حج زکوٰۃ نہیں، اس کے علاوہ فرمیشن بھی ہے، اور  
انگریزوں کے ہمراہ فرمیشن کے مکان میں ہفتہ عشرہ جا کر وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس میں شامل رہتا ہے  
ایسے شخص کو مسلمان اپنے گھر کھانے کی دعوت کریں یا نہ کریں اور اس کی دعوت قبول کریں یا نہیں؟ مسلمانوں  
کے قبرستان میں اسے مرنے کے بعد دفن کریں یا نہیں؟ بینوا اتوجروا۔

### الجواب

نہ اس کی دعوت کرنا جائز، نہ اس کی دعوت کھانا جائز، نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں  
دفن کریں، نہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ موت و حیات اسلامی کریں کہ فرمیشن اسلام سے مرتد ہو جائے،

واللہ تعالیٰ اعلم

لہ القرآن الکریم باب المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۲۴۲/۲



مسئلہ ائمہ اذرائے پور گول بازار ممالک متوسط مسئلہ مرزا محمد اسماعیل صاحب بیگ  
تا ۱۸۱ ۲۴ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سرآمد علمائے متکلمین سرخیل کلائے دین جنید عصر شبلی دہر، حامی  
شریعت ماحی بدعت، مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا صاحب قبلہ مدظلکم اللہ تعالیٰ  
علی الفارقین المعتقدین، پس از اسلام سنت اسلام آنکہ عرصہ دراز سے کوئی عریضہ ارسال خدمت اقدس نہیں  
کیا مگر اکثر اوقات حضور کی صحتوری اور مزاج کی کیفیت کا جبل پور و دیگر مقامات کے کاٹھیاواری احباب  
سے جو یاں رہا، موجودہ شورش نان کو آپریشن و ہندو مسلم اتحاد پر مقررین کی تقریریں سنیں اور حضور کے سکوت  
پر ہمیشہ یہ خیال کرتا رہا کہ دیوبندی اور دیگر فرق ضالہ کی شرکت کی وجہ سے حضور اس روش سے کنارہ کش ہیں  
اور بحمد اللہ کہ میرا یہ خیال صحیح ہوا۔ چند رسالے جبل پور سے آئے اور تحقیقات قادریہ آیہ انہما ینہکم اللہ  
جو تحقیق حضور نے فرمائی وہ حاکم علی صاحب بی اے و لائل پور والے ماسٹر صاحب کو ترک موالات کے  
متعلق جو مفصل و مدلل فتویٰ ارسال فرمایا من وعن میری نظر سے گزرا، میں ایک جاہل شخص ہوں لیکن اب  
نیک الحمد عقیدۃ اہل سنت و جماعت پر قائم ہوں اور رہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، ان تمام رسائل اور  
اشتہارات کے دیکھنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ حضور کی تحقیق اور حضور کی وسعت نظر کا مخفی نہیں  
کو بھی ضرور اعتراف ہوگا، گو بظاہر وہ حضور کا خلاف کرتے ہیں، لیکن اب تک ایک غلش میرے دل میں  
اور باقی رہی جس کی وجہ سے یہ عریضہ بصورت استفتاء بغرض طلب ہدایت ارسال خدمت ہے :

(۱) ان تمام رسائل اور اشتہارات سے یہ تو ثابت ہو چکا کہ موالات ہر کافر و مشرک سے قطعاً  
حرام ہے خواہ وہ ہند، چین، جاپان، غرض کہ دنیا کے کسی حصہ کا کیوں نہ ہو لیکن اعزاز و اقتدار خلافت  
قائم رکھنے کے لئے مسلمانان ہند کو خصوصاً اور مسلمانان دنیا کو عموماً کون سا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے  
جو وحدہ و شرعیہ کے اندر ہو اور اس سے تجاوز نہ کرتا ہو۔

(۲) خلافت یا سلطنت اسلام کی بقا اور تحفظ کا کیا ذریعہ ہے ؟

(۳) الانمۃ من القریش (امام، قریش میں سے ہوں گے۔ ت) کی حدیث پر حضور اپنی تحقیق  
سے مطلع فرمائیں۔

لہ القرآن الکریم ۹/۴۰

۱۲۹/۳ دار الفکر بیروت حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(۴) اخبار و اشتہار و چشم دید واقعات سے یہ ظاہر ہے کہ شریف مکہ نے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی بے حرمتی کی یا کرائی، جزیرۃ العرب میں کفار و مشرکین کا داخلہ قبول کر لیا اس صورت میں شریف مکہ کے ساتھ کیا سلوک مسلمانوں کو کرنا چاہئے اور شریعت مطہرہ کا ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

(۵) مقامات مقدسہ کفار کے قبضہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ہیں ان کفار کے اخراج کے لئے کیا طریقہ عمل ہونا چاہئے؟

ان چند امور پر حضور کی اجمالی یا تفصیلی تحقیق مجھے مطلوب ہے اور دیگر علماء سے مجھے کوئی اتنا زیادہ ضرکار نہیں ہے جتنا حضور سے، میں نے جب سے ہوش سنبھالا حضور ہی کو اپنا راہبر راہ حق سمجھا رہا، نہ صرف یہی بلکہ میرے والد بزرگوار جناب مرزا فطرت بیگ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس حضور ہی کی ہدایت پر ندود کی ممبری سے علیحدہ ہوئے جو اس خط سے واضح ہے جو مکتوبات علماء و کلام اہل صفائیں بنام حافظ یقین الدین صاحب مرحوم شائع کر دیا گیا ہے، اس لئے مجھے فخر ہے کہ میں اس سے ہدایت یافتہ ہوں جو میرے والد مرحوم کے راہبر ہیں، انجن رضاؑ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام سے بید خوشی حاصل ہوئی، اس شہر میں اس کی اشاعت کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، لیکن ایک دلہندی محمدؐ کی وجہ سے اس میں کچھ رکاوٹ ہوگی، یہ وہی شخص ہے جس کے مدرسہ کے مقابل یہاں کے اہل سنت نے ایک مدرسہ قائم کر کے حضور کے توسط سے مولوی سید مصباح القیوم صاحب زیدی الواسطی کو بلایا ہے مولوی صاحب نہایت نیک آدمی ہیں اور ان کی تحقیق مندرجہ بالا امور میں محدود ہے، اس لئے عرض ہے کہ ان پانچ سوالات کے جوابات حضور کے پاس سے آنے پر ان شاء اللہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ انجن مذکور کی ترویج یہاں بھی ہو، پس عرض ہے کہ جواب باصواب سے جلد تر سرفراز فرمائیں، بیٹو! تو جسردا فقط حداد!

### الجواب

مکرمی کرم فرما کر کم اللہ تعالیٰ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الاثمۃ من القریش! (امام قریش میں سے ہوں گے۔ ت) حدیث صحیح متواتر ہے اور اس کے مضمون پر صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام تمام اہلسنت کا اجماع ہے کہ کتب عقائد و حدیث و فقہ اس مسئلہ کی روشن تصریحات سے مالا مال ہیں، ہر سلطنت اسلام نہ سلطنت ہر جماعت اسلام نہ جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: الدین النصیح لکل مسلم (دین ہر مسلمان کے لئے

۱۲۹/۲ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت  
۱۳/۱ قدیمی کتب خانہ کراچی باب الدین النصیحة

سہرا یا خیر خواہی ہے۔ ت) ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم مشروط بہ استطاعت،  
 قال اللہ تعالیٰ لا یكلف اللہ نفسا الا ما یطاق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس  
 وسعہا۔ کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا (ت)

جو شخص حفاظت اسلام و سلطنت اسلام و امان مقدسہ کی استطاعت رکھتا ہے اور کابلی سے نہ کمرے تک  
 کبیرہ ہے یا کفار کی خوشامد و خوشنودی کے لئے تو مستوجب لعنت ہے یا دل سے ضرر اسلام پسند کرنے  
 کے سبب تو کافر ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا معذور ہے، شریعت اس کام کا حکم فرماتی ہے جو شرعاً جائز  
 اور عادتہ ممکن اور عقلاً مفید ہو، حرام یا ناممکن یا عجب افعال حکم شرع نہیں ہو سکتے، لہذا،

(۱) مسلمانان ہند کو جہاد کا ہرگز حکم نہیں، الحجۃ المومنین میں اسے واضح کر دیا ہے حتیٰ کہ خود مولوی  
 عبد الباری کے رسالہ ہجرت ص ۲۷ میں ہے،

”میں کشت و خون کو نہ صرف جامع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کرتا ہے غیر مفید سمجھتا ہوں  
 کیونکہ اس کے اسباب جمع نہیں غیر قادیان پر فرض نہیں بد سنگالی کی غرض سے کر سکتے ہیں  
 اس کا ضرر بڑھا۔“

(۲) ہندوستان دارالاسلام ہے اس میں فقیر کا رسالہ اعلام الاعلام مدتوں سے شائع ہے  
 اور خود مولوی عبد الباری کے رسالہ ہجرت ص ۱۱ میں ہے،

”ہم لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔“  
 اور شک نہیں کہ دارالاسلام سے ہجرت عامہ کا حکم ہرگز شرع مطہر نہیں فرماتی، نہ عادتہ وہ ممکن نہ کچھ مفید  
 کہ سب مسلمان اپنی جائیدادیں یونہی نصاریٰ کے لئے چھوڑ جائیں یا کوڑیوں کے مول ہندوؤں کو دی جائیں  
 اور خود یہ کروڑوں ننگے بھوکے اور ملک کے مسلمانوں پر ڈھٹی دیں ان کی عافیت بھی تنگ کریں یا بھوکے جائیں  
 اور اپنی مساجد و مزارات اولیاء یا مالی کفار و مشرکین کے لئے چھوڑ جائیں اور یہ سب کچھ اور بھی لیا جائے  
 تو اس سے سلطنت اسلام کو کیا فائدہ اور امان مقدسہ کا کیا نفع اور ہجرت بعض کا بے سود ہونا بھی عقلاً  
 تو معلوم تھا ہی، اب تجربہ مشہور بھی ہو گیا سو ان غریب مسلمانوں کی بے سرو سامانی و آوارگی و پریشانی و  
 حسرت و پشیمانی کے اور بھی کوئی فائدہ مترتب ہوا۔

(۳) مالی امداد البتہ ایک چیز ہے اگرچہ مولوی عبد الباری اس کے بھی منکر ہیں۔ رسالہ ہجرت ص ۵





مسلمان کہلانے والے مشرکوں میں فنا ہو گئے، مشرک کو پیشوا بنالیا آپ پس رو بنے، جو وہ کہے وہی مانیں، قرآن و حدیث کی تمام عمر اس پر نثار کر دی، ترکِ موالات کا نام بدنام اور اللہ کے دشمن مشرکوں کو دادِ مجستہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد ان کی خوشی کے لئے شعارِ اسلام کا انسداد ان شناعات کے حلال کرنے کو آیات میں تحریفِ شریعت میں الحاد، نئی نئی شریعت کا دل سے ایجاد، جس کا بیان آپ کو الحجۃ المومنین میں ملے گا، یہ تو صراحتہ اسلام کو گند چھری سے ذبح کرنا ہے اس کا نام حمایتِ اسلام رکھنا کس درجہ صریح مغالطہ و اغوا ہے، ندوہ میں بد مذہبوں ہی کی شرکت کا رونا تھا بظاہر کلمہ گو تو تھے انھوں نے سرے سے کلمہ ہی کو اٹھا کر بالائے طاق رکھ دیا، نہیں نہیں، بلکہ پس پشت پھینک دیا، مشرکوں کو روحِ اعظم بنایا، موسیٰ بنایا نبی بالقہو بنایا مذکور مبعوث من اللہ بنایا اس کی مدح خطبہ جمعہ میں داخل کی اس کی تعریف میں کلام الہی کا مصرعہ،

خاموشی از شنائے تو حدِ شنائے تست

( تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔ ت )

گایا اور کیا کیا کفر و کفریات و ضلالت اختیار کئے جن کا نمونہ آج الحجۃ المومنین کے ص ۴۴ و ۴۵ پر ملے گا جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک کے زمانے سے ہے، عدن میں انگریزی فوج، جدہ وغیرہ میں نصرانی سفارتوں کے قیام مدتوں سے ہیں، حرمین محترمین کی بے ادبی شریف سے ہونے کا مجھے علم نہیں، اخباروں اشتہاروں کو میں خود اپنے معاملہ میں روزانہ دیکھ رہا ہوں کہ میری نسبت محض جھوٹ محض بہتان شائع کرتے اور قصداً لعنتِ الہی اپنے اوپر لے رہے ہیں اور ان کی تائید میں کذابین کی عینی شہادتیں ہوتی ہیں حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں اور وہ خود دل میں جان رہے ہیں کہ محض جھوٹ بکتے اور افراتفرات بکتے ہیں واللہ یشہد انھم لکذابون ( اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ت ) اگر بے ادبی حقیقت ثابت ہو تو جس حیثیت کی جس کی نسبت ثبوت پائے وہ اس قدر کے حکم شرعی کا مستحق ہوگا، کسے باشد : فقط ۲۴ شعبان ۱۳۲۹ھ



# الحجّة المؤتمنة في آية المستحنة (سورة ممتحنة کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۸۲ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج  
 لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں اور یہود و نصاریٰ کے توہیٰ سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی  
 توہیٰ کے معنی "معاملت" اور ترک موالات کو "ترک معاملت" (نان کو آپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ  
 صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے ساتھ کی جا رہی ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء  
 کی جنرل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لاکر اطلاق یہ کر دیا کہ جب تک اسلامیہ کالج لاہور کی امداد بند نہ کی جائے  
 اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترک موالات نہیں ہو سکتی اور اسلامیہ  
 کالج کے لڑکوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑ دو، لہذا اس طرح سے کالج میں بے حسنی  
 پھیلا دی کہ پھر پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہو گیا، علامہ مذکور کا یہ فتویٰ غلط ہے یونیورسٹی

نقل خط مولوی صاحب آقائے نامدار مؤید ملت طاہرہ مولینا و بانفضل اولینا جناب شاہ  
 احمد رضا خاں صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پشت ہذا  
 (باقی بر صفحہ آئندہ)

کے ساتھ الحاق قائم رہنے سے اور امداد لینے سے معاملات قائم رہتی ہے نہ کہ موالات جس کے معنی محبت کے ہیں نہ کہ کام کے، جو کہ معاملات کے معنی ہیں، مذکور کی اس زبردستی سے اسلامیہ کالج تباہ ہو رہا ہے، مولوی محمود حسن صاحب مولوی عبدالحی صاحب تو دیوبندی خیالات کے ہیں زبردستی فتوے اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں لہذا میں فتوے دیتا ہوں کہ یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور امداد لینا جائز ہے میرے فتوے کی تصحیح ان اصحاب سے کرائیں جو دیوبندی نہیں مثلاً مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں قادری صاحب بریلوی علاقہ روہیلکھنڈ اور مولوی اشرف علی صاحب ننھانوی مالک مغربی و شمالی۔

## الجواب

موالات و مجرد معاملات میں زمین آسمان کا فرق ہے دنیوی معاملات جس سے دین پر ضرر نہ ہو سو امر بدین مثل و یا بیہ دیوبندیہ و امثالہم کے کسی سے ممنوع نہیں، ذمی تو معاملات میں مثل مسلم ہے،  
لہم مالنا وعلیہم ما علینا۔ اُن کے لئے۔ ہمارے لئے اور جو ان پر ہے ہم پر۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

پر کا فتویٰ مطالعہ گرامی کے لئے ارسال کر کے التجا کرتا ہوں کہ دوسری نقل کی پشت پر اس کی تصحیح فرما کر احقر نیاز مند کے نام بواپسی ڈاک اگر ممکن ہو سکے یا کم از کم دوسرے روز بھیج دیں، انجن حایت اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو منعقد ہوتا ہے اُس میں پیش کرنا ہے کہ دیوبند لو اور پھر یوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے ہندوؤں اور گاندھی کے ساتھ موالات قائم کر لی ہے اور مسلمانوں کے کاموں میں روڑہ اٹکانے کی ٹھان لی ہے لہذا عالم حنفیہ کو ان کے ہاتھوں سے بچائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ نیاز مند دعا گو ہے حاکم علی بی اے مولیٰ بازار لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء

جواب خط مولوی صاحب مکرم کرم فرما جناب مولوی حاکم علی صاحب بی اے سلمہ بعد اہدائے ہدیہ مسنونہ ملتقم کل گیارہ بجے آپ کا فتویٰ آیا اُس وقت سے شب کے بارے بجے تک اہم ضروریات کے سبب ایک حرف لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔ آج صبح بعد وظائف یہ جواب اٹھا فرمایا امید کہ مجرب فتاویٰ کی نقل کے بعد آج ہی کی ڈاک سے مرسل ہو، اور مولیٰ تعالیٰ قادر ہے کہ کل ہی آپ کو پہنچ جائے، مامول کہ وقت پر موصول ہونے سے مطلع فرمائیں والسلام فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری عفی عنہ  
۵ اصفہ المنظر ۱۳۲۹ھ۔

(یعنی دنیاوی منافع میں ہماری طرح اُن کو بھی حصہ دیا جائے گا اور دنیوی مواخذہ اُن پر بھی وہی ہوگا جو ایک مسلمان پر کیا جائے گا)

اور غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیباب بشرطہ جائز اور خریدنا مطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں مقوم ہو اور بحیث ہر جائز چیز کا جس میں اعانتِ حرب یا ایمانتِ اسلام نہ ہو، اُسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اُس کا استقلال نہ ہو، ایسے ہی امور میں اُجرت پر اس سے کام لینا یا اُس کا کام کرنا بمصلحت شرعی اُسے ہدیہ دینا جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو، اُس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو حتیٰ کہ کتابیہ سے نکاح کرنا بھی فی نفسہ حلال ہے وہ صلح کی طرف جھکیں تو مصالحت کرنا مگر وہ صلح کہ حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال، یونہی ایک حد تک معاہدہ و موادعت کرنا بھی اور جو جائز عہد کر لیا اس کی وفا فرض ہے اور غدر حرام الیٰ غیو ذلک من الاحکام، ورمختار میں ہے :

والمرتدة تجلس ابدًا وتجالس ولا تؤاکل  
حتى تسلم ولا تقتل الله قلت وهو العلة  
فانها تبقى ولا تقضى وقد شملت المرتدة في  
اعصارنا و امصارنا لا امتناع القتل۔  
مرتد عورت و ائمہ الحبس کی جائے گی اور نہ اُس کے  
باس کوئی میٹھے نہ اُس کے ساتھ کوئی کھائے یہاں تک  
کہ وہ اسلام لائے اور قتل نہ کی جائے گی۔ میں کہتا  
ہوں یہی اُن احکام کا سبب ہے کہ وہ باقی چھوڑ  
دی جاتی ہے اور فنا نہیں کی جاتی، اور اب اس ملک میں یہ سب مرتد کو بھی شامل ہو گیا کہ قتل نہیں کیا جاسکتا۔  
محیط میں ہے :

اذا خرج للتجارة الى ارض العدو و بامان  
فان كان امر الا يخاف عليه منه و كانوا قوما  
يوفون بالعهد يعرفون بذلك وله في  
ذلك منفعة فلا بأس به  
جب دشمن کے شہر کو امان لے کر تجارت کے لئے جائے  
اگر معاملہ ایسا ہو کہ اس پر اُس سے اندیشہ نہیں  
اور وہ کافر عہد پورا کرنے میں مشہور ہوں اور اُسے  
وہاں جانے میں نفع ہو تو حرج نہیں۔  
ہندیہ میں ہے :

اذا اسر المسلم ان يدخل داس الحرب  
جب مسلمان دار الحرب میں امان لے کر جانا چاہے

بَابُ مَا لِلتَّجَارَةِ لِهَيْبِنَا ذَلِكَ مِنْهُ وَ  
وَكَذَلِكَ إِذَا ارَادَ حَمْلَ الْامْتِنَةِ إِلَيْهِمْ فِي  
الْبَحْرِ فِي السَّفِينَةِ ۞

تو اس سے منع نہ کیا جائے گا اور یوں ہی جب کچھ  
اسباب و ریائی سفر میں ان کی طرف کشتی میں  
لے جائے۔

اسی میں ہے :

قال محمد لا باس بان يحمل المسلم الى اهل الحرب ما شاء الا الكراع والسلاح فان كان خيراً من ابراهيم او ثيابا باساً قاصت القنز فلا باس باذخالها اليهم ولا باس باذخال الصفر والشبه اليهم لان هذا لا يستعمل للسلاح (ملخصاً)

امام محمد نے فرمایا مسلمان جو مال تجارت چلے جریوں کی طرف لے جا سکتا ہے مگر گھوڑے اور ہتھیار، تو اگر ریشمی دوپٹے یا دیبا کے باریک کپڑے ہوں تو انھیں ان کی طرف لے جانے میں حرج نہیں اور پتلی اور جست ان کی طرف لے جانے میں مضائقہ نہیں کہ ان سے ہتھیار نہیں بنتے۔ (ملخصاً)

اسی میں ہے :

لايستم من ادخال البغال والحمير و الثور والبعير في  
نجر اور گدھے اور بيل اور اونٹ دار الحرب میں  
لے جانا مطافق نہیں رکھتا۔

فتاویٰ امام طاہر بخاری میں ہے :

مسلم اجر نفسہ من مجوسی  
لا باس بہ ۛ

مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو  
حرج نہیں۔

بدلتا ہے۔

من ارسل اجیرالہ مجوسیا او  
خادمًا فاشتری لحما فقال اشتریتہ  
من یہودی او نصرانی او مسلم

جس نے اپنا نوکر یا غلام مجوسی بازار کو بھیجا اس  
نے گوشت خریدا اور کہا میں نے یہودی یا نصرانی  
یا مسلمان سے خریدا ہے اُسے اُس کے کھانے کی

۲۳۳/۲ نورانی کتب خانہ پشاور

" " " " " " " Pr

9

١٥ خلاصة الفتاوى كتاب الاجارات الفصل العاشر مكتبة حيدية كوتة ١٥٩/٣

وسعه اكله

در مختار میں ہے :

الكافر يجوز تقليد القضاة ليحكم بين  
اهل الذمة ذكره الزيلعي في التحكيم

محیط میں ہے :

قال محمد ما بيعته ملك العدو من  
الهدية الى امير جيش المسلمين او الى  
الامام الاكبر وهو مع الجيش فانه لا باس  
بقبولها ويصير فيا للمسلمين وكذلك اذا  
اهدى ملكهم الى قائد من قواد المسلمين  
له منعة ولو كان اهدى الى واحد من  
كبار المسلمين ليس له منعة يختص  
هو بها

اسی میں ہے :

وان عسكرا من المسلمين دخلوا دار  
الحرب فاهدى اميرهم الى ملك العدو  
هدية فلا باس به وكذلك لو ان امير  
الشعور اهدى الى ملك العدو هدية و  
اهدى ملك العدو اليه هدية

گنجائش ہے (کرمعاملات میں کافر کا قول مقبول ہے)

بادشاہ اسلام اگر کسی کافر کو قاضی بنائے کہ ذمی  
کافروں کے مقدمے فیصلہ کرے تو جائز ہے اسے  
ذمی نے باب تحکیم میں ذکر کیا۔

امام محمد نے فرمایا دشمنوں کا بادشاہ جو ہدیہ مسلمانوں کے  
سپہ سالار یا خلیفہ حاضر لشکر کو بھیجے اُس کے قبول  
میں حرج نہیں تو وہ سب مسلمانوں کے لئے مشترک  
ہو جائے گا یونہی جب ان کا بادشاہ مسلمانوں کے کسی  
فوجی سردار کو ہدیہ بھیجے جس کے پاس فوج ہو اور اگر کسی  
اسلامی سردار کو بھیجے جس کے پاس اس وقت فوج  
نہیں تو ہدیہ خاص اسی سردار کی ملک  
ہوگا۔

اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو اور  
سردار لشکر کچھ ہدیہ دشمنوں کے بادشاہ کو بھیجے اس  
میں حرج نہیں، اور یونہی اگر سرداروں کا سردار دشمنوں  
کے بادشاہ کو کوئی ہدیہ بھیجے اور دشمنوں کا بادشاہ  
اسے ہدیہ بھیجے۔

۴۵۱/۴	مطبع یوسفی کھنؤ	کتاب الکراہیۃ	۱۰۰
۴۱/۲	مطبع مجتہدانی دہلی	کتاب القضاء	۱۰۰
۲۳۶/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	الفصل الثالث	۱۰۰
۲۳۶/۲	"	"	۱۰۰



وقال الله تعالى والمحصنات من المؤمنات  
من الذين اتوا الكتب من قبلكم اذا اتيتموهن  
اجورهن (وتماز تحقيقه في فصولنا)  
وقال تعالى وان جنحوا للسلم فاجنحوا له  
وقال تعالى الا الذين عاهدتم من  
المشركين ثم لم ينقصوكم شيئا ولم يظاهروا  
عليكم احدا فاتموا اليهم عهدهم الى  
مدتهم ان الله يحب المتقين وقال  
تعالى وادفوا بالعهدات العهد كان  
مستولا (وعنه صلى الله تعالى عليه وسلم)  
الصلح جائز بين المسلمين الا صلحا حل حراما  
او حرم حلالا وقال صلى الله تعالى عليه  
وسلم لا تغدوا وائت  
سلاط كحرام كرسى - اور نبى صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا : بد عہدی نہ کرو۔  
وہ الحاق و اخذ ادا اگر نہ کسی امر خلاف اسلام و مخالفت شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف  
منجر، تو اس کے جواز میں کلام نہیں، ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا مگر یہ عدم جواز اس شرط یا لازم کے سبب  
سے ہوگا، نہ بر بنائے تحریم مطلق معاملت جس کے لئے شرع میں اصلاً اصل نہیں اور خود ان مانعین کا طرز عمل  
اُن کے کذب دعوی پر شاہد، ریل ٹاڈاک سے تمتع کیا معاملت نہیں ہے، فرق یہ ہے کہ اخذ ادا میں مال

۵/۵	۵/۵	۵/۵	۵/۵	۵/۵	۵/۵
۶۱/۸	۶۱/۸	۶۱/۸	۶۱/۸	۶۱/۸	۶۱/۸
۲/۹	۲/۹	۲/۹	۲/۹	۲/۹	۲/۹
۳۳/۱۷	۳۳/۱۷	۳۳/۱۷	۳۳/۱۷	۳۳/۱۷	۳۳/۱۷
۱۵۰/۲	۱۵۰/۲	۱۵۰/۲	۱۵۰/۲	۱۵۰/۲	۱۵۰/۲
۸۲/۲	۸۲/۲	۸۲/۲	۸۲/۲	۸۲/۲	۸۲/۲

آفتاب عالم پریس لاہور  
قدیمی کتب خانہ کراچی

باب فی الصلح

کتاب القضاء

کتاب الجہاد و السیر

لینا ہے اور اُن کے استعمال میں دینا عجب کہ مقاطعت میں مال دینا حلال ہو اور لینا حرام، اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ریل تار ڈاک ہمارے ہی ملک ہیں ہمارے ہی روپے سے بنے ہیں، سبحان اللہ امداد تعلیم کا روپیہ کیا انگلستان سے آتا ہے وہ بھی یہیں کا ہے۔ تو حاصل وہی ٹھہر کہ مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پہنچانا مشروع اور خود نفع لینا ممنوع، اس الٹی عقل کا کیا علاج، مگر اس قوم سے کیا شکایت جس نے نہ صرف شریعت بلکہ نفس اسلام کو پلٹ دیا مشرکین سے و داد بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد فرض کیا خوشنودی ہنود کے لئے شعار اسلام بند اور شعار کفر کا ماتھوں پر علم بلند، مشرکین کی بجے پکارنا اُن کی حمد کے نعرے مارنا، انھیں اپنی اُس حاجت دینی میں جسے نہ صرف فرض بلکہ مدار ایمان ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ اُس میں شریک نہ ہونے والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں، اپنا امام و بادی بنانا مساجد میں مشرک کو لے جا کر مسلمانوں سے اونچپ کر کے واعظ مسلمان ٹھہرانا مشرک کی ٹکٹی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا، مساجد کو اُس کا ماتم گاہ بنانا، اُس کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار لگانا وغیرہ وغیرہ ناگفتہ بہ افعال موجب کفر و مورث ضلال، یہاں تک کہ صاف لکھ دیا کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لو تو اپنے خدا کو راضی کر لو گے، صاف لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو و مسلم کا امتیاز اٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف لکھ دیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دی، یہ ہے موالات، یہ ہے حرام، یہ ہیں کفریات، یہ ہیں ضلال تام، فسبخن مقلب القلوب و الا بصار و لا حول و لا قوة الا باللہ الواحد القہار، واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر غفرلہ



جواب امام اہلسنت عین حق ہے کلام الامام امام الکلام دیوبندیوں سے منع استصواب حق و صواب، تھانوی صاحب کا بحمد اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی دین پرستی کہ انھوں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور فتوائے اصلی جمعیت علمائے ہند ص ۴۵ پر یہ مضمون چھاپ دیا، الحمد للہ کہ یکم نومبر ۱۹۲۱ء علیٰ جنازہ موید ملت طاہرہ العظمت مولانا شاہ احمد خاں خاں صاحب قادری بریلوی کا فتویٰ موصول ہوا اس سے مجھے ٹھیک پتا لگا کہ مولوی اشرف علی صاحب تو سرور سرغنہ دیوبند ہیں، یا اللہ! میری توبہ، مجھ سے یہ غلطی میرے ایک دوست نے کرا دی استغفر اللہ تعالیٰ سبقتی من کل ذنب ۱۲۔

استثنائے عجیب العجائب یہ سر و سر غنہ دیوبند ہیں۔ افعی را کشتن و یکہ اش را نگاہ داشتن (سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کی حفاظت کرنا۔ ت) کا حال معلوم نہ کہ بچکان کشتن و افعی کشتن (بچوں کو مارنا اور سانپ کو چھوڑ دینا۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری مہتمم دارالافتاء اہلسنت و جماعت بریلی۔

۱۲ صفر ۱۳۳۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی سہولہ الکریمہ

۱۸۳ نمبر از لاہور بڑی بساط مکر یار اکبری منشی مسلولہ چوہدری عزیز الرحمن صاحب بی، اے، سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول لائپور ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

جناب حضرت قبلہ و کعبہ مجدد دوران حضرت احمد رضا خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد حمد و صلوة واضح رائے عالی ہو کہ حضور کا فتویٰ جو مسٹر حاکم علی صاحب بی، اے، پروفیسر ریاضی اسلامیہ کالج لاہور کے خط کے جواب میں حضور نے ارسال فرمایا پڑھ کر خاکسار کو بڑی حیرت ہوئی کیونکہ خاکسار آں حضور کو جیسا کہ لاکھوں کروڑوں پنجاب و ہندوستان کے سنت و جماعت مجدد وقت مانتے ہیں اس زمانے کا مجدد مانتا ہے اور جب سے ہوش سنبھالا اسی عقیدے پر بفضلِ خدا رہا ہے جس پر آپ اور دیگر بزرگان قوم و علمائے کرام ہیں یا جوتے آئے ہیں لیکن اس فتوے کو دیکھ کر میرے دل میں بڑا اضطراب پیدا ہوا ہے اور میں نے یہ جرات کی ہے کہ جناب سے مفصل طور پر دریافت کروں کہ ایسے زمانے میں جبکہ مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اندرونی و بیرونی دشمن اسلام کو تباہ کرنے پر تہمتے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کفار کی مدد سے باغیوں (شریفیت مکہ) نے چھین لئے ہیں اور کفار بحریۃ العرب (جیدہ و عدن وغیرہ) میں اپنا قدم جمائے بیٹھے ہیں اور خلافت ریزہ ریزہ کی گئی ہے اور ایک بڑی سلطنت کا وزیر اعظم اپنی تقریر میں صاف کھلے لفظوں میں برملا کہتا ہے کہ یہ لڑائی جو عراق عرب میں مسلمانوں سے ہوئی مذہبی لڑائی تھی اور اب ہم نے بیت المقدس اُن کی گندگی سے پاک

کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ، غرض کہ ایسے وقت جبکہ اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، عراق، فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا، پھر کفار کی حریفانہ حوصلہ مندوں کی جولانگاہ بن گئے ہیں، خلیفۃ المسلمین دشمنوں کے زرخے میں پھنس کر بے دست و پا ہو چکا ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اپنے گھروں (تھکریں سمزنا وغیرہ) اور زرخیز علاقوں سے زبردستی نکالے جا رہے ہیں، اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جاتا ہے، اور مسلمانوں کے علماء قرآنی احکام ڈرتے ڈرتے بتاتے ہیں، جہاد کا تو نام ہی منہ پر آنا بس قیامت ہے، کیا ایسے وقت میں اسلامی حمیت و غیرت یہ چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ نکل آئے جس سے انگریز افسر خوش ہو جائیں اور مسلمان تباہ ہو جائیں، مسٹر سائمن علی نے ایک پالیسی سے انگریز پرنسپل اور دوسرے انگریز افسروں اور غدار مسلمانوں کو خوش کرنے کے واسطے حضور سے ایک عجیب طرز میں فتویٰ پوچھا اور حضور نے اُس کے مضمون کے مطابق صحیح صحیح فیصلہ جواب میں بھیج دیا، یہ بالکل درست کہ موالات و مجرہ معاملات میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن دین کا نقصان کر کے دنیوی معاملات کہاں جائز ہے حضور نے بہت سی شرائط سے مشروط کر کے گول مول جواب عنایت فرمایا ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے ایسے فتوے کی جو صاف صاف لفظوں میں حالاتِ حاضرہ پر نظر کر کے بغیر کسی شرط کے لکھا جائے تاکہ ہر ایک عالم و جاہل جو آپ کا پیرو ہے فوراً پڑھ کر جان لے کہ اُس کے واسطے اب ایسا کرنا ضروری ہے، حالاتِ حاضرہ حضور پر بخوبی روشن ہیں اور کچھ تھوڑے سے میں نے اوپر بیان کئے ہیں کیا مسلمانوں کا بھرتی ہو کر فوج میں مسلمانوں کو اُن کے گھروں سے نکلانے اور غلام بنانے کے لئے جانا اور دوسرے ملکوں کا اُن کی امداد کے لئے عراق و عرب و شام وغیرہ میں ملازم گورنمنٹ ہو کر جانا جائز ہے، اگر جانا جائز نہیں تو پھر آپ جیسے بزرگ کیوں چپ چاپ بیٹھے ہیں، کیوں نہیں ایسے فتوے شائع کرتے اور اظہارِ حق میں دنیوی طاقت سے کیوں ڈرتے ہیں، موجودہ وقت کھینچ تان کر کفار سے تعلق رکھنے اور ان کی اعانت کرنے کا جواز ثابت کرنے کا نہیں ہے بلکہ سینہ سپر ہو کر بے خوف و خطر لوگوں کو صراطِ مستقیم بتانے کا ہے، حضور نے جو لکھا ہے کہ الحاق اور اخذ امداد جائز ہے اگر کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ ہو۔ عالیجا یا اگورنمنٹ جو امداد اس کو لوں اور کالجوں کو دیتی ہے وہ خاص اغراض کو مد نظر رکھ کر دی جاتی ہے، اور میرا خیال ہے کہ حضور کو سب حال روشن ہو گا لیکن اگر اس بارے میں ناواقفیت ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو امداد میں اس قسم کی شرط ضرور ہوتی ہے کہ کالج کا پرنسپل اور ایک دو پروفیسر انگریز ہوں دوسرے مقررہ کورس پڑھائے جائیں جن میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خلاف اسلام باتیں ہوتی ہیں بلکہ بعض میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھے ہوئے ہوتے ہیں، تیسرے دینی تعلیم



لازمی نہیں کوئی پڑھے یا نہ پڑھے لیکن جہاں دینی تعلیم پڑھائی جائے خاص وقت سے زیادہ نہ دیا جائے کیونکہ یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے چار گھنٹے وقت ضرور خرچ ہو اگر چار گھنٹے سے کم ہوگا تو امداد نہیں ملے گی، پھر جو استاد دینیات پڑھائے گا اس کو امداد نہیں دی جائے گی، پھر فلاں فلاں مضمون ضرور طالب علم کو لینے چاہئیں ورنہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکتا، پھر ڈرل وغیرہ اور کھیلوں کی طرف دیکھو جن میں ہر ایک طالب علم کو حصہ لینا ضروری ہوتا ہے، آج کل جو ڈرل سکھائی جا رہی ہے اس میں عجیب مخرب اخلاق باتیں کی جا رہی ہیں، امداد لینے اور الحاق یونیورسٹی سے رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہی ڈرل تمام اسکولوں میں کرائی جائے، کھیلوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ عجیب بے پردہ لباس پہنا جاتا ہے، فٹ بال اور ہاکی میں جو نیکر پہنے جاتے ہیں وہ ٹخنوں سے اوپر تک ننگا رکھتے ہیں، غرض کہ کیا عرض کروں اسی الحاق و امداد کی خاطر معلمین و متعلمین کی ہی کوشش ہوتی ہے کہ قرآن شریف و دینیات کا جو گھنٹہ رکھا ہوا ہے اس میں بھی انگریزی ہی کا سبق یاد کر ادوں کیونکہ انسپکٹر نے انگریزی تو سُننی ہے قرآن شریف تو نہیں سُننا، جماعتوں میں جو ترقی دی جاتی ہے اس میں بھی اسی بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ انگریزی لڑکا جانتا ہے یا نہیں قرآن شریف خواہ ناظرہ بھی نہ پڑھ سکتا ہونا زکا ایک حرف نہ جانتا ہو لیکن دوسریں اور الیت اے اور بی اے پاس کرتا چلا جائے گا، یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں دوسرے اسکولوں اور کالجوں سے ہمیں کوئی تعلق نہیں، یہ سب کس واسطے ہو رہا ہے، اسی واسطے کہ ہم یونیورسٹی سے الحاق رکھنا چاہتے ہیں اور سرکاری امداد لینا چاہتے ہیں، اگر یہ خیال نہ ہو تو بالکل حالت بدل جائے طالب علم کچے مسلمان بن جائیں ان میں حمیت غیرت مذہبی پیدا ہو جائے اخلاق درست ہو جائیں نیچریت اور دہریت کا اثر ان کے دلوں سے دور ہو جائے، انگریزوں کی غلامی آزاد ہو جائیں اور لباس اور فیشن وغیرہ ہر بات میں تقلید نصاریٰ کر رہے ہیں اس سے چھوٹ جائیں غرض کہ ہزاروں طرح کی برکات حاصل کریں، میرا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے، حضور پر سب حال روشن ہے میں حضور سے یہ فتویٰ مانگتا ہوں، برائے مہربانی جواب با صواب سے خاکسار کو مشکور و ممنون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ حالات حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے گورنمنٹ سے ترکہ ہوا (عدم تعاون) کرنا اسلامی حکم ہے یا نہیں اور گورنمنٹ سے اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کو امداد دینی اور یونیورسٹی سے الحاق کرنا اندریں حالات چاہئے یا نہیں، جواب با صواب سے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ فقط والسلام

## الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ تحمدہ و نصلى على رسوله الكريم ۵  
مکرم کرم فرما سلمہ و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رب عز وجل فرماتا ہے :



فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون  
احسنه اولئك الذين هدى الله واولئك  
هم اولوا الالباب اليه

خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات  
سننے پھر سب میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ  
ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی  
عقل والے ہیں۔

من وتو کی کیا حقیقت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ معاندین کے چند طریقے رہے ہیں :

اول سرے سے بات نہ سنانا کہ :

لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه  
لعلکم تغلبون

یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں بیہوشی کرنا شاید  
تم غالب آؤ۔

دوم سن کر کما بڑا تکذیب کا منہ کھول دینا کہ : انتم الا تکذبون تم تو نہیں مگر جھوٹے۔  
سوم ہدایت کو معطل بالغرض بنانا کہ : ان هذا الشیء یزاد اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔  
چہارم حق کا باطل سے معارضہ کرنا :

ویجادل الذین کفروا بالباطل لیدحضوا  
به الحق واتخذوا لیتی وما انذرناهم واولئک  
کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اُس سے حق کو  
بہ الحق واتخذوا لیتی وما انذرناهم واولئک  
کو ہنسی بنایا ہے۔

مسلمان پر فرض کہ ان سب طرقِ باطلہ سے پرہیز کرے اور اُس پر عامل ہو جو راستہ پہلی آیت بشارت  
میں اُس کے رب نے بتایا ہر تعصب و طرفداری سے خالی الذہن ہو کر کان لگا کر بات سنئے اگر انصافاً حق پائے  
اتباع کرے کہ بارگاہِ عزت سے ہدایت و دشمنی کا خطاب ملے ورنہ پھینک دینا تو ہر وقت اختیار میں ہے  
واللہ الہادی و ذلی الایادی۔

مدارس کے اقسام اور ان میں امداد لینے کے احکام (۱) ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ کو بنارس کچی باغ  
سے یہ سوال آیا : مدرسہ اسلامیہ عربیہ

۱۸/۳۹	۱۰	القرآن الکریم
۲۶/۴۱	۱۱	"
۱۵/۳۶	۱۲	"
۶/۳۸	۱۳	"
۵۶/۱۸	۱۴	"

جس میں پچیس سال سے گورنمنٹ سے امداد ماہوار ایک سو روپیہ مقرر ہے جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن کی تعلیم ہوتی ہے، ممبران خلافت کمیٹی نے تجویز کیا کہ امداد نہ لینا چاہئے، پس استفسار ہے کہ یہ امداد لینا جائز ہے یا نہیں؟ مدرسہ ہذا میں سوا تعلیم و دنیا کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی تعلیم نہیں ہوتی فقط۔

اس کا جواب مطلق جواز ہونا مگر پھر بھی احتیاطاً شکل شرط میں دیا گیا کہ ”جبکہ وہ مدرسہ صرف دینیات کا ہے اور امداد کی بناء پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں تعلیم دینیات کو جو مدہ پہنچتی تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔“

۲۲ صفر ۱۳۳۹ھ کو کراچی سبزی بازار سے یہ سوال آیا: ایک ایسے صوبے میں جس کی قریباً پچاس فیصدی آبادی اسلامی کاشتکاروں پر مشتمل ہے جس کے سالانہ محاصل کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل وصول کر کے حصہ رسدی مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم کیا جاتا ہے اس سے استفادہ جائز ہے نا جائز؟ خصوصاً ایسے مدارس کے لئے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں جن کی دینی تعلیم پر ارباب حکومت کسی نہج معترض نہیں ہوتے اور جن کی نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی خفیف سے خفیف تا بہ موانع شرعیہ سے جزاً و کلاً پاک ہے فقط۔

اس کا جواب یہ دیا گیا: ”جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں اور ان میں وہاں بیت، نہجیت وغیرہ کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے، ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ اگر اپنے پاس سے امداد کرتی لینا جائز تھا نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔“

ندوہ کو بھی گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایسے قیود نہ تھے جو آپ نے ذکر کئے اور ضرور کچھ مدارس وہ بھی ہیں جن پر امداد امور خلاف شرع سے متعید یا ان کی طرف منجر ہو وہ بلاشبہ نا جائز ہے اگرچہ صرف اسی قدر کہ کھیل میں بے ستری یا خلاف حیا و مخرب اخلاق باتوں کی شرط ہو خصوصاً وہ صورت جو آپ نے بیان کی کہ نصاب میں وہ کتابیں مقرر ہوں جن میں خلاف اسلام باتیں ہیں حتیٰ کہ معاذ اللہ توہین شان رسالت اس میں حرمت درکنار کفر فحشاء وقت ہے والیاذ باللہ تعالیٰ مولوی حاکم علی صاحب کی تحریر میں کوئی تفصیل نہ تھی لہذا یہ جواب دینا ضرور ہوا: ”وہ الحاق و اخذ امداد اگر نہ کسی اہل خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور نا جائز و حرام ہوگا۔“

یہ جواب دونوں صورتوں کو حاوی اور ناقابل تبدیل ہے حالات حاضرہ سے اس کی کسی شق میں تغیر نہ ہوا نہ یہاں کوئی جواب مطلق بلا شرط ہو سکتا ہے۔

لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور حزبِ بنِ تعلیموں پر اب تک قائم ہیں (۲) انگریزوں کی تقلید و

اور دہریت و نچریت سے نجات بہت دل خوش کن کلمات ہیں خدا ایسا ہی کرے مگر یہ صرف ترک امداد و الحاق سے حاصل نہیں ہو سکتے اُس آگ کے بجھانے سے ملیں گے جو سید احمد خاں نے لگائی اور اب تک بہت لیڈروں میں اس کی لپٹیں مشتعل ہیں انگریزی اور وہ بے سود و تفسیع اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین دنیا میں بھی نہیں پڑتا جو صرف اس لئے رکھی گئی ہیں کہ لڑکے ایں و اُن و مہلات پر مشغول رہ کر دین سے غافل رہیں کہ ان میں حیثیت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو، وہ یہ جانیں ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا، جیسا کہ عام طور پر مشہود و معہود ہے جب تک یہ نہ چھوڑی جائیں اور تعلیم و تکمیل عقائدِ حقہ و علومِ صادقہ کی طرف باگیں نہ موڑی جائیں دہریت و نچریت کی بیخ کنی ناممکن ہے، کیا لیڈر اس میں ساعی ہیں؟ ہرگز نہیں، صرف امداد و الحاق ترک کرتے ہیں جو ظاہری تعلق ہیں اور تعلیمات کے گہرے تعلقات نہ چھڑاتے ہیں نہ چھوٹیں گے، کیا انہیں میں نہیں وہ لوگ جن سے پوچھا جاتا کہ صاحبزادوں کو قرآن نہ پڑھایا تو جواب دیتے کیا ان سے سوم کے چنے پڑھوانا ہیں، کیا اب ان کے خیالات بدل گئے، کیا اب انہوں نے انگریزی کے سوا اور رزاق سمجھ لیا، کیا اب یہ جواب نہ دیں گے کہ پُرانے علومِ سیکھ کر کیا کھائیں گے، کیا اب انہیں مشابلی کے شعر بھول گئے

سیارے ہیں اب نئی چمک کے	وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے
اب صورتِ ملکِ دِیسِ نئی ہے	افلاک نئے زمیں نئی ہے
سب بھول گئے ہیں ماضی کو	گردوں نے اُلٹا دیا ورق کو
قائم جو وہ انجن نہیں ہے	اُس نقد کا اب چلن نہیں ہے
العقیدہ بات کی تھی تسلیم	یعنی کہ علومِ نو کی تعلیم
تدبیرِ شفا جو ہے تو یہ ہے	اس دُکھ کی دوا جو ہے تو یہ ہے
تعلیمِ تہن سے ہاتھ اٹھائیں	تہذیب کے دائرے میں کیسی
سیکھیں وہ مطالبِ نو آئیں	یورپ میں جو ہو رہے ہیں تلقین
وہ گنج گراں دانشِ فن	وہ فلسفہ جدیدِ بین
کپڑے وہ نکستہ آفرینی	نیوٹن کے مسائلِ یقینی

اور بفرض غلط ایسا ہو بھی تو اکثر لیڈر کہ انہیں تعلیماتِ فارغہ کے بل پر لیڈر بنے کس مصروف کے رہیں گے جب وہ مردِ دو دیہ خود مظلوم، کیا اس وقت یہ شعر حالی اُن کا ترجمانِ حال نہ ہوگا

قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے  
مگر ان کو کس میں کوئی کھپائے

لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھوڑتے اور مشرکین کی پوری غلامی مناتے ہیں (۳) نصاریٰ کہ پیر پھر نے تھامی لیڈر جس کے اب زبانی شاکس ہیں اور دل سے پرانے حامی، اُس کے نتائج تشبیہ وضع تحقیر تشیع و شیوع دہریت و فروغ نیچریت مطابقتی نہ تھے بلکہ التزامی، اب اگر بعد خرابی بصروائیکھیں گھلیں اور اُسے چھوڑنا چاہتے ہیں مبارک ہو اور خدا پیچ کرے اور راست لائے مگر اللہ انصاف، وہ غلامی ادھوری تھی سید احمد خاں نے کسی پادری یا نصرائی کو امور دین میں صراحت اپنا امام و پیشوا نہ لکھا تھا آیات و احادیث کی تمام عمر کو چرچ یا صلیب پر نشانہ کرنا نہ کہا تھا کسی پادری کو مساجد میں مسلمانوں کا واعظ و بادی نہ بنایا تھا نصرائیت کی رضا کو خدا کی رضا یا کسی پادری کو نبی بالقوہ نہ بتایا تھا اور اب مشرکین کی پوری غلامی ہو رہی ہے اُن کے ساتھ یہ سب کچھ اور اُن سے بہت زائد کیا جا رہا ہے، یہ کون سادین ہے، نصاریٰ کی ادھوری سے اجتناب اور مشرکین کی پوری میں غرقاب، خرمن المطر و وقف تحت العیذاب

چلتے پر نالے کے نیچے ٹھہرے مینے سے بھاگ کر

موالات ہر کافر سے حرام ہے (۴) موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ ذمی مطیع اسلام ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریبی ہو، قال تعالیٰ:

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر  
یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو  
کانوا آباءہم وابیناءہم وادخوانہم و  
عشیرتہم  
تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ  
اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے مخالفوں  
سے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے  
والے ہوں۔

موالات صوریہ کے احکام حتیٰ کہ صوریہ کو بھی شرع مطہر نے حقیقہ کے حکم میں رکھا، قال تعالیٰ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا أَعْدَاؤِي أَعْدَاءَكُمْ  
 اُولَئِكَ يَتْلُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمُودَةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا  
 جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ  
 اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست  
 نہ بناؤ تم قرآن کی طرف محبت کی نگاہ ڈالتے ہو اور  
 وہ اُس حق سے کفر کر رہے ہیں جو تمہارے پاس آیا۔  
 یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ دربارہ سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ احد اصحاب البدْر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و  
 عنہم ہے کہا فی الصحیح البخاری و مسلم (جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ ت)، تفسیر علامہ ابوالسعود  
 میں ہے،

فِيهِ نَجْرٌ شَدِيدٌ لِلْمُؤْمِنِينَ عَنْ أَظْهَارِ صُورَةِ  
 الْمَوَالَاةِ لَهُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مَوَالَاةً فِي  
 الْحَقِيقَةِ  
 مگر صوریہ ضروریہ خصوصاً باکراہ، قال تعالیٰ،  
 اَلَا انْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتِلُوهُمْ  
 وقال تعالیٰ،

اَلَا مِنْ اَكْرَهٍ وَقَلْبُهُ مَطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ  
 مگر وہ جو پورا مجبور کیا جائے اور اُس کا دل ایمان  
 پر برقرار ہو۔

مجرد معاملت کا حکم اور معاملت مجرّدہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اُس میں نہ کوئی اعانت  
 کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام  
 ہے چہ جائیکہ کافر۔ قال تعالیٰ،  
 وَلَا تَعَادُوا اَعْلَى الْاَشْثِمِ وَالْعَدُوَّانِ  
 گناہ و ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

۱/۶۰	۱/۶۰	۱/۶۰	۱/۶۰
۲/۶۶	۲/۶۶	۲/۶۶	۲/۶۶
۳/۵۸	۳/۵۸	۳/۵۸	۳/۵۸
۴/۲۸	۴/۲۸	۴/۲۸	۴/۲۸
۵/۱۰۶	۵/۱۰۶	۵/۱۰۶	۵/۱۰۶
۶/۲	۶/۲	۶/۲	۶/۲



غیر قوموں کے ساتھ جوازِ معاملت کی مجمل تفصیل اُس فتوے میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہر معاملت کے ساتھ وہ قیہ لگادی ہے جس کے بعد نقصانِ دین کا احتمال نہیں، ان احکام شرعیہ کو بھی حالاتِ دائرہ نے کچھ نہ بدلا، نہ یہ شریعت بدلنے والی ہے،

لایاتہ الباطل من بین ید ید ولا من خلفہ  
تذیل من حکیم حمیدؒ  
باطل نہیں آسکتا نہ اُس کے آگے نہ اُس کے پیچھے  
سے اتارا ہوا ہے حکمت والے سرا ہے گئے گا۔

احکامِ الہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کھینچ تان بلکہ کایا پلٹ (۵) لہ انصاف،  
اس میں کون سی کھینچ تان

ہے، جتنی بات کہی گئی صاف صریح احکام شرعیہ و جوئیاتِ منصوصہ ہیں کھینچ تان کر احکام شرعیہ میں تغیر کا وقت خادمِ شرع کے لئے نہ اب ہے نہ کبھی تھا، نہ کبھی ہو، ہاں خادمانِ گاندھی کے لئے نہ صرف کھینچ تان بلکہ کلامِ الہی و احکامِ الہی کو یکسر کایا پلٹ کر کے فرضیتِ موالات کفار بنانے کا وقت ہے۔ مسجد میں کسی بے ہوش ذمی کے ذلتِ خواری کے ساتھ آنے کے جواز کا اختلافی مسئلہ نکالیں اور مشرک کو روجہ استعلاء مسجد میں لے جانا اور مسلمانوں کا دوا عطا و ہادی بنانا، مسندِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھانا اس پر ڈھالیں ڈبے ہوئے ملتجی بے قابو مشرک سے کوئی بالائی خدمت یا زرہ خود بخود عاریتہ لینے کے جواز کا مسئلہ دکھائیں اور اُس سے خود بخود غرض زبردست، خود بخود مشرکوں کے دامن پکڑنا، اُن کے سایہ میں پناہ لینا، اُن صریح بدخواہوں کی رائے پر اپنے آپ کو سپرد کر دینا منائیں، کفار معاہدین یا بعض کے نزدیک قتال سے بالذات

عہ خود محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں: اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ قال فی التاجر یختلف الی ارض الحرب انہ لا یاس بذلک ما لم یحمل الیہم سلاحاً او کوعاً، وسلماً، قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ یعنی میں امام اعظم نے امام حماد بن ابی سلیمان انھوں نے امام ابراہیم نخعی سے خبر دی کہ تجارت کے لئے دار الحرب میں تاجر کی آمد و رفت جائز ہے جب تک اُن کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا قیدی نہ لے جائے، امام محمد نے فرمایا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام اعظم کا ہے نیز موطا شریف کی عبارت آتی ہے کہ مشرک مقابل کو ہدیہ بھیجنے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یا زرہ کا بھیجنا نہ ہو، اور یہی قول امام اعظم اور ہمارے عالم فقہاء کا ہے انتہی ۱۲ منہ

عاجزین کے ساتھ کچھ مالی سلوک کی رخصت والی آیت سنائیں اور اُسے خونخوار مشرکین سخت اعدائے اسلام و مسلمان کے ساتھ اتحاد و وداد بلکہ غلامی و انقیاد کی نہ صرف رخصت بلکہ اعظم فرضیت کی دلیل بنائیں، ان سب کا بیان بعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے آپ انصاف کر لیں گے کس نے کھینچ تان کی، حاشا نہ صرف کھینچ تان بلکہ کمال جسارت سے احکام الہیہ کا پلٹ کر کے قرآن و حدیث کی عمر بت پرستی پر قربان کی۔

و سيعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ﴿۱﴾ اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کس کروٹ پر پٹا کھائیں گے۔

**تعلیم کے لئے امداد لینا اور لیڈروں کی دینی حالت** (۶) اور تعلیم دین کے لئے گورنمنٹ سے امداد قبول کرنا جو مخالفت شرع سے

کہ اسلام اُن کو نہ جب مد نظر نہ تھا نہ اب ہے مشروط نہ اس کی طرف منجر ہو رہا تو نفع بے غائلہ ہے جس کی تحریم پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں، دین پر قائم رہو مگر دین میں زیادت نہ کرو کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سلاطین کفار کے ہدایہ قبول نہ فرمائے، جو وجہ شناعیت آپ نے اُن مدارس میں لکھیں کہ امور مخالفت اسلام حتیٰ کہ توہین حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم داخل نصاب ہے بیشک جو اس قسم کے اسکول یا کالج ہوں اُن میں نہ فقط اخذ امداد بلکہ تعلیم و تعلم سب حرام قطعی بلکہ مستلزم کفر ہے، آپ فرماتے ہیں یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں پھر غیر اسلامیہ کا کیا پوچھنا، مگر افسوس اور سخت افسوس یہ کہ آج آپ کو جتنے لیڈر دکھائی دیں گے وہ اور اُن کے بازو اور ان کے ہم زبان عام طور پر انھیں اسکولوں کالجوں کے کاسہ لیس ملیں گے، انھیں سے بڑی بڑی ڈگریاں ایم۔ اے، بی۔ اے کی پائے ہوئے ہوں گے، کیا اس وقت تک ان میں یہ جاشیتیں نہ تھیں، ضرور تھیں مگر ان صاحبوں کو مقبول اور منظور تھیں اور اب بھی جو آنکھ کھلی تو صرف ایک گوشہ انگریزوں کی طرف کی اور وہ بھی شریعت پر زیادت کے ساتھ کہ اُن سے مجرد معاملات بھی حرام قطعی بلکہ کفر اور مشرکوں کی طرف کی پہلے سے بھی زیادہ پٹ ہو گئی کہ اُن سے وداد و اتحاد واجب بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد فرض انھیں راضی کر لیا تو خدا کو راضی کر لیا تو ثابت ہوا کہ اسلام ان حضرات کو نہ جب مد نظر تھا اور نہ ایسی محرب دین تعلیموں سے بھاگتے نہ اب مد نظر ہے ورنہ مشرکوں کے اتحاد و انقیاد کے نفع نہ جاگتے تھے

نہ آغاز بہتر نہ انجام اچھا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

سۃ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

(۷) ترکِ معاملات کو ترکِ موالات بنا کر قرآنِ عظیم کی آیتیں کہ ترکِ موالات میں ہیں موالات کی بحث سوجھیں مگر فقہائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین کی پھر لگائی کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں، ہندو تو با دیانِ اسلام ہیں، آیتیں صرف نصاریٰ کے بارے میں ہیں اور نہ کل نصاریٰ فقط انگریز، اور انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے حالاتِ حاضرہ سے ہوئے ایسی ترمیمِ شریعتِ تغیرِ احکام و تبدیلیِ اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے ترکِ موالات کفار میں قرآنِ عظیم نے ایک دو، دس بیس جگہ تاکیدِ شدید پر اکتفا نہ فرمائی بلکہ بکثرت جا بجا کان کھول کھول کر تعلیمِ حق سنائی اور اس پر بھی تنبیہ فرمادی کہ :

قد بینا لکم الذیلت ان کنتم  
تقولون یہ ہم نے تمہارے لئے آیتیں صاف کھول دی ہیں  
اگر تمہیں عقل ہو۔

مگر تو بہ کہاں عقل اور کہاں کان، یہ سب تو وہاں ہندو پر قربان، لاجرم ان سب سے ہندوؤں کا استثناء کرنے کے لئے بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے قرآنِ عظیم میں تحریفیں کیں، آیات میں پیوند جوڑے، پیش خویش واحد قہار کو اصلاحیں دیں ان کی تفصیل گزارش ہو تو دفترِ طویل نگارش ہو۔

آیہ ممتحنہ کا روشن بیان ایک آیہ کریمہ کے بیان پر اقتصار کروں کہ وہی ان سب چھوٹے بڑے لیڈروں کی نقل مجلس ہے یعنی کریمہ ممتحنہ لاینہلکم اللہ الا یہ اس میں اکثر اہل تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں، اس سے مراد بنو خزاعہ ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔ ربیعہ و جل نے فرمایا ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک کی تمہیں ممانعت نہیں۔ امام مجاہد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ہی سمجھی جاتی ہے، فرماتے ہیں، اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے ابھی ہجرت نہ کی تھی، ربیعہ و جل فرماتا ہے ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔

بعض مفسرین نے کہا، مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت ہی نہیں۔ قول اکثر کی حجت حدیث بخاری و مسلم و احمد وغیرہ ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ان کی والدہ قتیلہ بحالتِ کفر آئی اور کچھ بدایا لائی، انہوں نے اس کے ہدیے قبول کئے نہ آنے دیا کہ تم

کافر ہو جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آ سکتیں۔ حضور میں عرض کی اُس پر آیہ کریمہ اُتری کہ اُن سے عافیت نہیں، یہ واقعہ زمانہ صلح و معاہدہ کا ہے خصوصاً یہ تو ماں کا معاملہ تھا ماں باپ کیلئے مطلقاً ارشاد ہے وصاحبہما فی الدنیا معہ و فی الدنوی معاملوں میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہ۔  
ظاہر ہے کہ قول ابام حجاب پر تو آیہ کریمہ کو کفار سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے اور نہ اب وہ کسی طرح قابل نسخ، اور قول سوم یعنی ارادہ نسا و صبیان پر بھی اگر مفسوخ نہ ہو ان دوستان ہنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے واد و اتحاد منار ہے ہیں عورتیں اور بچے نہیں، قول اول پر بھی کہ آیت اہل عہد و ذمہ کیلئے ہے اور یہی قول اکثر جہور ہے آیہ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں، لاجرم اکثر اہل تاویل اُسے محکم مانتے ہیں۔

**آیہ محتشمہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک**  
اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیہ لا ینھکم میں دربارہ اہل ذمہ اور آیہ ینھکم اللہ حربیوں کے بارے میں ہے۔ اسی بنا پر ہدایہ و درر وغیرہا کتب معتہدہ میں فرمایا: کافر ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور حربی کے لئے باطل و حرام، آیہ لا ینھکم اللہ نے ذمی کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیہ انما ینھکم اللہ نے حربی کے ساتھ احسان حرام۔ عبارت ہدایہ یہ ہے:

یجوز ان یوصی المسلم للکافر والکافر للمسلم فلاول لقوله تعالی لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الا یة ، والثانی لانہم بعقد الذمۃ سادو المسلمین فی المعاملات ولہذا جاز التبرع من الجانبین فی حالة الحیۃ فکذا بعد المات و فی الجامع الصغیر الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ لقوله تعالی انما ینھکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین الا یة۔  
جائز ہے کہ مسلمان (ذمی) کافر کے لئے وصیت کرے اور کافر مسلمان کے لئے اول تو اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں آخر آیت تک اور دوم اس لئے کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے اسی لئے زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے تو یوں ہی بعد موت بھی، اور جامع صغیر میں ہے حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تو تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں آخر آیت تک۔

لہ القرآن الکریم ۱۵/۳۱

لہ الہدایۃ کتاب الوصایا

مطبع یوسفی لکھنؤ

۶۵۳/۴



کافر سے خاص ذمی مراد ہے بدلیل قولہ انہم بعقد الذمۃ ولہذا امام اکمل نے عنایہ میں اس کی شرح یوں فرمائی :

وصیۃ المسلم للکافر الذمی وعکسہا جائزۃ  
امام القافی نے غایۃ البیان میں فرمایا :

امراد بالکافر الذمی لان الحربی لا تجوز  
لہ الوصیۃ علی ما تبین ۱۱

عبارت ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس نے  
کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں جیسا کہ ہم مغربیہ

بیان کریں گے ۱۲

ایسا ہی جوہرہ نیرۃ و مستصفیٰ میں ہے کفایہ میں فرمایا :

امراد بہ الذمی بدلیل التعلیل و مروایۃ  
الجامع الصغیر ان الوصیۃ لاهل الحرب  
باطلۃ ۱۳

ساحب ہدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ایک تو  
ان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی ہونے  
کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے

دوسرے جامع صغیر کی روایت کہ حربیوں کیلئے وصیت باطل ہے  
اسی کو وافی و کنز و تنویر و غیرہ مثنویوں میں یوں تعبیر فرمایا :

يجوز ان يوصي المسلم للذمي و  
بالعکس ۱۴

جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لئے وصیت کرے اور  
اس کا عکس بھی ۱۵۔

تفسیر احمدی میں ہے :

والمحصل ان الآية الاولى انت كانت  
حاصل یہ کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی

عہ یہاں سے بعض مفسران اہل کی جمالت شدیدہ ظاہر ہوئی جنہوں نے عبارت ہدایہ کو مشرکین ہند پر

جمایا ظرفیہ کہ اپنی ہی نقل کردہ عبارت نہ سوجھی لانہم بعقد الذمۃ سوجھی کیوں نہیں قصداً عوام کو دھوکے

دینے کی ٹھہرائی ۱۶۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

۱۔ العنایۃ شرح الہدایۃ علی حاشیۃ فتح القدر کتاب الوصایا مکتبہ نوریہ رضویہ سکھ ۳۵۵/۹

۲۔ الجوہرۃ النیرۃ (مفہوم) کتاب الوصایا مکتبہ امدادیہ ملتان ۳۹۱/۲

۳۔ الکفایۃ مع فتح القدر " مکتبہ نوریہ رضویہ سکھ ۳۵۵/۹

۴۔ کنز الدقائق " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۴۱۲



خصت ہے اگر دربارہ ذمی ہو، اور دوسری جس میں  
مقاتلین سے ممانعت ہے دربارہ حربی جیسا کہ  
یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں  
دلیل ہوں گی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے  
اور حربی کے ساتھ حرام، لہذا صاحب ہدایہ نے  
باب الوصیۃ میں انھیں آیتوں کی سند سے فرمایا کہ  
ذمی کے لئے وصیت جائز ہے اور حربی کے لئے حرام  
کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب  
باب الزکوٰۃ میں فرمایا کہ نفلی صدقہ ذمی کو دینا حلال  
اور حربی کو دینا حرام ۱۲۔

فی الذمی والثانیۃ فی الحربی کما هو الظاہر  
وعلیہ الاکثرون کان دالا علی جواز الاحسان  
الی الذمی دون الحربی، ولہذا تمسک صاحب  
الہدایۃ فی باب الوصیۃ ان الوصیۃ للذمی  
جائزۃ دون الحربی لانہ نوع احسان و  
لہذا المعنی قال فی باب الزکوٰۃ ان  
الصدقۃ النافلۃ یجوز اعطائہا للذمی  
دون الحربی ۱۲

نہایت امام سقانی وغایۃ البیان امام اتقانی و بحر الرائق وغنیۃ علامہ شرنبلالی میں ہے :  
واللفظ للمحصر دفع غیر الزکوٰۃ الی  
الذمی لقولہ تعالیٰ لا ینہکم اللہ عن  
الذین لم یقاتلوکم فی الدین الاۃ  
وقید بالذمی لان جمیع الصدقات  
فرضا کانت ادوا جبۃ او تطوعا لا تجوز  
للحربی اتفاقا کما فی غایۃ البیان لقولہ  
تعالیٰ ینہکم اللہ عن الذین  
قاتلوکم فی الدین و اطلقہ فشمّل  
المستامن وقد صرح بہ فی  
النهاۃ ۱۳

زکوٰۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں،  
اللہ عزوجل فرماتا ہے: تمہیں اللہ ان سے منع نہیں  
فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں۔ ذمی کی قید اس لئے  
لگائی کہ حربی کے لئے جملہ صدقات حرام ہیں فرض ہوں  
یا واجب یا نفلی، جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے،  
اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اللہ تمہیں ان  
سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں۔ حربی  
کو مطلق رکھا تو مستامن کو بھی شامل ہوا جو سلطان  
اسلام سے پناہ لے کر دارالاسلام میں آیا اسے  
بھی کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں، اور نہ ہیہ میں  
اس کی صاف تصریح ہے۔

تبیین الحقائق امام زلیحی پھر فتح اللہ المعین سیّد انہری میں ہے،

لا یجوز دفع الزکوٰۃ الخ ذمی . وقال من فريجوز لقوله تعالى لا ينهكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين صرف الصدقات كلها اليهم بخلاف المحرّبي المتامن حيث لا يجوز دفع الصدقة اليه لقوله تعالى انما ينهكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين واجمعوا على ان فقراء اهل الحرب خرجوا من عموم الفقراء (ملخصاً)

ذمی کو زکوٰۃ دینا واجب نہیں، اور امام زفر نے فرمایا تمام قسم کے صدقات دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے نہیں روکتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں بخلاف حربی اگرچہ مستامن ہو کہ اسے کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے روکتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں اور ائمہ امت کا اجماع ہے کہ قرآن عظیم میں جو صدقات فقراء کے لئے بتائے حربی فقیر ان سے خارج ہیں۔

جوہرہ نیرہ میں ہے،

انما جازت الوصية للذمی ولم تجز للمحرّبي لقوله تعالى لا ينهكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبرؤهم، ثم قال انما ينهكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين الآية۔

خاص ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے حرام اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نیک سلوک کو منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں اور تمہیں گھروں سے نہ نکالا پھر فرمایا اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں۔

کافی میں ہے،

يجوز ان يدفع غير الزکوٰۃ الخ ذمی . وقال ابو يوسف والشافعي لا يجوز كالزکوٰۃ ولنا قوله تعالى لا ينهكم الله عن

زکوٰۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتا ہے اور امام ابو یوسف و امام شافعی نے فرمایا اور صدقات بھی ذمی کو نہیں دے سکتا جیسے زکوٰۃ ہماری دلیل

الذین لم یقاتلواکم فی الدین ولم یخرجواکم  
من ديارکم ان تبرؤہم۔

فتح القدیر میں ہے :

الفقرۃ فی الکتاب عام خص منه المحرری  
بالاجماع مستندین الی قوله تعالیٰ انما  
ینہکم اللہ عن الذین قاتلواکم فی الدین۔

قرآن عظیم میں فقرار کا لفظ عام ہے باجماع امت  
حربی اس سے خارج ہیں اجماع کی سند اللہ عزوجل  
کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں اُن سے منع فرماتا ہے  
جو دین میں تم سے لڑیں۔

عناہ و معراج الدرایہ و محیط ربانی و جودئی زادہ و شرنبلالی و بدائع و سیر کبیر امام محمد کی عبارتیں عنقریب  
آتی ہیں، یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بننے والے لیڈریوں مسخ و نسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور  
اس سے حربی مشرکوں کے ساتھ نزاحسان مالی نہیں بلکہ و داد اتحاد بگھارتے ہیں۔

## آیت میں نسخ کے اقوال

یخرفونہ من بعد ما عقلوہ و ہم یعلمون۔  
ویدۃ الاستنبات سمجھ کر اس کی جگہ سے پھرتے ہیں۔

آیہ کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے اُن کے نزدیک وہ ضرور  
آیاتِ قتال و غلبت سے منسوخ ہے، اجلہ ائمہ تابعین مثل امام عطاء بن ابی رباح استاذ امام اعظم  
ابو حنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے، ہاں آیت افضل من عطا میں نے امام عطا سے افضل کسی  
کو نہ دیکھا۔ و عبد الرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم و قتادہ و تلمیذ خاص حضرت انس  
خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے منسوخ ہونے  
کی تصریح فرمائی، تفسیر کبیر میں ہے :

اختلفوا فی المراد من "الذین لم یقاتلواکم"  
فالاکثر علی انہم اهل العهد  
اس میں اختلاف ہوا کہ وہ جو تم سے دین میں نہ لڑیں،  
اُن سے کون لوگ مراد ہیں، اکثر اہل تاویل اس پر ہیں

لہ کافی شرح وافی

۲۰۴/۲ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر باب من یجوز دفع الصدقۃ الخ  
۵/۲ ۳۰ القرآن الکریم

الذین عاہدوا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ترک القتال والمظاہرۃ فی العداۃ وہم خزاعۃ کانوا عاہداً برسول علی ان لا یقاتلوه ولا یرجوه ، فامر الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بالبر والوفاء الی مدۃ اجلہم وهذا قول ابن عباس ومقاتل ابن حیان ومقاتل ابن سلیمان ومحمد ابن سائب الکلبی ، وقال مجاہد الذیت امنوا بکمۃ ولم یہاجرُوا وقیل ہم النساء والصبیان ، وعن عبد اللہ بن الزبیر انہا نزلت فی اسماء بنت ابی بکر قدمت امہا قتیلۃ علیہا وہی مشرکۃ بہدایا فلم تقبلہا ولم تأذت لہا بالدخول فامرہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تدخلہا وتقبل منہا وتکرمہا وتحسن الیہا ، وقیل الایۃ فی المشرکین وقال قتادۃ نسختها آیۃ القتال لہ

کہ اُن سے اہل عہد مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور سے لڑائیں گے نہ دشمن کی مدد کریں گے اور وہ بنی خزاعہ ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑائیں گے نہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے نکالیں گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اُن کے ساتھ نیک سلوک فرمائیں اور اُن کا عہد مدت موعود تک پورا کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ومقاتل بن حیان ومقاتل بن سلیمان ومحمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے ، اور امام مجاہد نے فرمایا ، وہ مسلمانان مکہ مراد ہیں جنہوں نے ابھی ہجرت نہ کی تھی۔ اور بعض نے کہا ، عورتیں اور بچے مراد ہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیہ کریمہ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اُتری اُن کی ماں قتیلہ بجاالت کفر اُن کے پاس کچھ ہدیے لے کر آئیں انہوں نے نہ ہدیے قبول کئے نہ انہیں آنے کی اجازت دی ، تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اُسے آنے دیں اور اُس کے ہدیے قبول کریں اور اس کی خاطر اور اس کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ اور بعض نے کہا آیت دربارہ مشرکین ہے۔ قتادہ نے کہا ، وہ آیہ جہاد سے منسوخ ہو گئی۔

صحیح مسلم شریف میں اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :

قد مت علی اہی وہی مشرکۃ فی عہد  
قریش اذ عاہدہم فاستفیئت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قد مت  
علی اہی وہی راغبۃ افاصل اہی قال  
نعم صلی اللہ علیہ

میری ماں کہ مشرک تھی اُس زمانہ میں کہ کافروں سے  
معاہدہ تھا میرے پاس آئی میں نے حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طبع لے کر  
میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ  
نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں اپنی ماں سے نیک  
سلوک کر۔

جمل میں قرطبی سے ہے،

ہی مخصوصۃ بالذین امنوا ولم یہاجرُوا  
وقیل یعنی بہ النساء والصبیان لانہم  
من لا یقاتل فاذن اللہ فی برہم حکاہ بعض  
المفسرین وقال اکثر اہل التاویل  
ہی محکمۃ واحتجوا بان اسماء بنت  
ابی بکر سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم هل تصل امہا حین قد مت  
علیہا مشرکۃ قال نعم، اخرجہ البخاری  
ومسلم رحمہما۔

یہ آیت خاص ہے ان کے بارے میں جو ایمان  
لائے اور ہجرت نہ کی، اور بعض نے کہا اس سے  
عورتیں اور بچے مراد ہیں اس لئے کہ وہ لڑنے کے  
قابل نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مالی  
نیک سلوک کی اجازت دی، اسے بعض مفسرین نے  
فہم کیا۔ اور اکثر اہل تاویل نے کہا آیت محکم ہے،  
اور اس سے سند لائے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا  
کیا اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کرے جب وہ ان  
کے پاس بحالت شرک آئی تھیں؟ فرمایا: ہاں۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

تفسیر ورنشور میں ہے،

اخرج حمید و ابن المنذر عن مجاہد  
فی قولہ لا ینہلکم اللہ عن الذین  
لم یقاتلوا الا یہ قال ان تستغفروا  
وتبروہم وتقسطوا الیہم ہم

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے امام مجاہد سے تفسیر  
کریمہ لاینبہلکم میں روایت کیا، فرمایا معنی آیت  
یہ ہیں کہ اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا کہ تم ان کی مغفرت  
کی دعا کرو اور ان سے نیک سلوک و انصاف کا





شئ من العفو والصفح لہ

ساتھ معافی و درگزر کی جتنی اجازتیں تھیں سب اس  
آیہ کریمہ نے منسوخ فرمادیں۔

تفسیر غنیۃ القاضی میں زیرِ کریمۃ لاینہکم اللہ ہے :

هذه الآية منسوخة بقوله تعالى اقتلوا  
المشركين الآية لہ

یہ آیت اللہ عزوجل کے اس ارشاد سے منسوخ  
ہے کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ تلوار کے گھاٹ اتارو۔

تفسیر خطیب شربی پھر فتوحات الالہیہ میں ہے :

كان هذا الحكم وهو جواز موالاة الكفار  
الذين لم يقاتلوا في اول الاسلام عند  
الموادة وترك الامر بالقتال ثم نسخ  
بقوله تعالى فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم

یہ حکم کہ جو کفار مسلمانوں سے نہ لڑیں ان کے ساتھ  
کچھ نیک سلوک کیا جائے "ابتداء میں تھا کہ لڑائی  
موقوف تھی اور جہاد کا حکم نہ تھا، پھر یہ حکم اس آیہ کریمہ  
سے منسوخ ہو گیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ گردن مارو۔

جلالین شریف میں ہے :

هذا قبل الامر بالجهاد

یہ اجازت اس وقت تک تھی کہ جہاد کا حکم نہیں  
ہوا تھا۔

اسی کے خطبہ میں ہے :

یہ امام جلال الدین محلی کی تفسیر کا مکملہ اُسی کے انداز  
پر ہے کہ اتنی بات بیان کی جائے جس سے کلام اللہ  
سمجھ میں آجائے اور جو قول سب سے رائج ہے  
اس پر اعتماد کیا جائے۔ (ملخصاً)

هذا اكتملة تفسير القرآن الكريم الذي الفه  
الامام جلال الدين المحلي على نمطه من ذكر  
ما يفهم به كلام الله تعالى والاعتماد على  
ارجح الاقوال (ملخصاً)  
جل میں ہے :

۸۴/۴	دار احیاء التراث العربی بیروت	آیہ یا ایہا النبی جاهد الکفار	۱
۱۸۸/۸	دار صادر بیروت	آیہ لاینہکم اللہ عن الذین	۲
۳۲۸/۴	مصطفیٰ الباقی مصر	آیہ " " "	۳
۴۵۵/	مطبع مجتبیٰ دہلی	نصف ثانی	۴
۲/	نصف اول	خطبہ کتاب	۵

ای الاقتصار علی ارجح الاقوال ۱۰ یعنی صرف وہ قول بیان کریں گے جو سب سے راجح ہے۔

زرقانی علی المواہب میں ہے :

المجلد قد التزم الاقتصار علی الاصح ۱۱ امام جلال نے التزام فرمایا ہے کہ صرف وہ قول لکھیں گے جو سب سے زیادہ صحیح ہے۔

یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی تنبیہ ضروری : یہ آیہ کریمہ کہ یہاں علماء وائمہ نے بیان ناسخ کے لئے طرف بلا تے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں تلاوت کی کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

اور اس مضمون کی اور آیات نیز وہ عبارات ہدایہ وغیرہ قریب آنے والیاں کہ جہاد میں پہل واجب ہے ان کا تعلق سلاطین اسلام و عساکر اسلام اصحاب خراسان و اسلمہ و استطاعت سے ہے نہ کہ ان کے غیر سے، قال اللہ تعالیٰ :

لا یكلف الله نفسا الا وسعها ۱۲ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔

وقال تعالیٰ :

لا یكلف الله نفسا الا ما اٹھا ۱۳ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس نے کی جس قدر کی استطاعت اُسے دی ہے۔

وقال تعالیٰ :

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۱۴ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

محبثہ و جامع الرموز و رد المحتار میں ہے :

یجب علی الامام ان یتبع سلطان اعظم اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال

۱۰ الفتحۃ الالہیہ (الشہیر بالجل) خطبہ کتاب مصطفیٰ البابی منہ ۴/۱

۱۱ شرح الزرقانی علی المواہب الذبیہ المقصد الثانی الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱/۳

۱۲ القرآن الکریم ۲/۲۸۶

۱۳ ۴/۶۵

۱۴ ۲/۱۹۵

سریۃ الی دار الحرب کل سنة مرة او صریت  
 وعلى الرعیۃ اعانتہ الا اذا اخذ الخراج  
 فان لم یبعث کان کل الاثم علیہ و هذا اذا  
 غلب علی ظنہ انه یکافیہم والا فلا یباح  
 قتالہم

ایک یا دو بار دار الحرب پر لشکر بھیجے اور رعیت پر اس  
 کی مدد فرض ہے اگر اس نے ان سے خراج نہ لیا ہو  
 تو سلطان اگر لشکر نہ بھیجے تو سارا گناہ اسی کے سر ہے  
 یہ سب اس صورت میں ہے کہ اسے غالب گمان ہو کہ  
 طاقت میں کافروں سے کم نہ رہے گا ورنہ اسے ان سے  
 لڑائی کی پہل نا جائز ہے۔

خصوصاً ہندوستان میں جہاں اگر دس مسلمان ایک مشرک کو قتل کریں تو معاذ اللہ دسوں کو پھانسی ہو  
 ایسی جگہ مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مغتری اور مسلمانوں کا بدخواہ ہے، ہمارا مقصود اس قدر  
 تھا کہ کریمہ تختہ اگر جملہ مشرکین غیر محاربین کو عام ہے تو ضرور منسوخ ہے وہ کجہہ تعالیٰ بروجر احسن ثابت ہو گیا۔  
 خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت  
 (اور میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ  
 دانا اقول وباللہ التوفیق  
 سے ہے۔ ت) اگر وہ اکابر تابعین  
 اس کے نسخ کی تصریح اور یہ امام جلیل اس کی ترجیح و تفسیح نہ فرماتے تو قرآن عظیم خود شاید تھا کہ آیہ لاینہک  
 اگر جملہ مشرکین غیر محاربین بالفعل کو عام ہے تو قطعاً منسوخ ہے، تختہ کا نزول سورۃ برات سے یقیناً پہلے ہے  
 تصریح آمد نہ ہوتی تو خود اس کی آیات کریمہ بتا رہی ہیں کہ اُس کے نزول تک مکہ معظمہ قبضہ کفار میں تھا اور  
 سورۃ توبہ شریف کے ارشادات جگہ گارہے ہیں کہ اُس کا نزول بعد فتح بلد الحرام و تسلط تام دین اسلام ہے  
 واللہ الحمد، سورۃ برات میں ارشاد فرمایا:

یا ایہا النبی جاهد الکفار والمنفقین و  
 اغلظ علیہم و ماؤلہم جہنم و بشس  
 المصیرۃ

اے نبی! کافروں اور منافقوں پر جہاد فرمائیے اور  
 اُن کے ساتھ سختی سے پیش آئیے اور اُن کا ٹھکانا  
 دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بُری پھرنے کی جگہ ہے۔

پھر اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا:  
 یا ایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین

اے ایمان والو! اپنے پاس کے کافروں سے لڑو

یونکم من الکفار ولیجدا وافیکم غلظة ۛ اور تم پر فرض ہے کہ وہ تم میں درستی پائیں۔  
یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط  
ہو جائے تو اب جو اس سے نزدیک ہیں وہ پاس والے ہوئے وہ زیر ہو جائیں تو اب جو ان سے قریب ہیں  
یونہی یہ سلسلہ شرعاً غرضاً منتہائے زمین تک پہنچے، اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا اور بعونہ تعالیٰ ایسا ہی بروجہ اتم  
کمال زمانہ امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہونے والا ہے۔

**سب فروں قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بافعل نہ ہوں محارب بافعل کی تخصیص منسوخ ہو گئی**

حتی لا تكون فتنه و يكون الدین کلہ یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی  
للہ ۛ کے لئے ہو جائے۔

یہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کفار پر درستی کرو، مومنین کو حکم ہوا کافروں پر سختی کرو،  
اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تزیید، نہ تخصیص نہ تقلید، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی و درستی  
باہم متنافی ہیں، پہلے نیک سلوک کی اجازت تھی اب درستی و سختی کا حکم ہوا تو وہ اجازت ضرور منسوخ ہو گئی۔  
اجماع اُمت ہے کہ جہاد کفار محاربین بافعل سے مخصوص نہیں مافعانہ و جارحانہ قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے  
اجازت کا مافعانہ میں حصر پہلے تھا پھر قطعاً منسوخ ہو گیا، مبسوط شمس الائمہ سرخسی و کفایہ و عنایہ و تبیین کجالات  
و رد المحتار وغیرہ میں ہے،

واللفظ للباری قوله تعالیٰ فان قاتلوکم  
فاقتلوهم منسوخ و بیانہ ان رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانت فی  
الابتداء مأموراً بالصفح والاعراض  
عن المشرکین بقوله فاصفح الصفح  
الجمیل، واعرض عن المشرکین الاية ثم امر  
بالدعاء الى الدین بالموعظة والمجادلة  
یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو ان کو قتل کرو و منسوخ ہے  
بیان اس کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو ابتداء میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگزر کرو اور روگردانی  
فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگزر کرو اور مشرکوں سے  
منہ پھیر لو، پھر حضور کو حکم ہوا کہ سمجھانے اور خوبی کے  
ساتھ دلیل قائم فرمانے سے دین کی طرف بلاؤ کہ ارشاد  
تھا اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ، پھر



اجازت فرمائی گئی کہ ان کی طرف سے قتال کی ابتدا ہو تو لڑو۔ ارشاد تھا کہ جن سے قتال کیا جائے انہیں پروا نہ لگی ہے، اور ارشاد تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو، پھر بعض اوقات ابتدا قتال کا حکم ہوا ارشاد فرمایا جب حرمت والے مہینے تکلی جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو، پھر مطلقاً ابتدا بالقتال کا حکم ہوا سب زمانوں اور سب مکانات میں ارشاد ہوا ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے، اور فرمایا ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔

بالاحسن بقوله تعالى ادع الى سبيل  
سربك بالحكمة الآية، ثم اذن بالقتال اذا كانت  
البداءة منهم بقوله تعالى اذن للذين  
يقاتلون الآية وبقوله فان قاتلوكم فاقتلوهم  
ثم امر بالقتال ابتداء في بعض الاماكن  
بقوله تعالى فاذا النسلخ الاشهر المحرم  
فاقتلوا المشركين الآية، ثم امر بالبداءة  
بالقتال مطلقاً في الاماكن كلها وفي  
الاماكن باسرها فقال تعالى وقاتلوهم  
حتى لا تكون فتنة الآية وقاتلوا الذين  
لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر الآية۔

کمز میں ہے،

جہاد کی پہل کرنا فرض کفایہ ہے۔

الجہاد فرض کفایہ ابتداء۔

بحر الراتی میں ہے،

یہ عبارت فائدہ دیتی ہے کہ جہاد فرض ہے اگرچہ  
کافر پہل نہ کریں کہ آیتیں عام ہیں اور وہ جو فرمایا تھا  
کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو وہ منسوخ ہے۔

مفید لافتراضه وان لم یبدؤا للعمومات  
واما قوله تعالى فان قاتلوكم فاقتلوهم  
فمنسوخ۔

ہدایہ میں ہے،

کافروں سے لڑنا واجب ہے اگرچہ وہ پہل  
نہ کریں کہ احکام عام ہیں۔

قتال الکفار واجب وان لم یبدؤا  
للمعمومات۔

۱۹۳/۵

مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

کتاب السیر

لہ کفایہ وغنایہ مع فتح القدیر

ص ۱۸۳

ایچ ایم سعید کتب پزیر کراچی

کتاب السیر والجماد

لہ کز الدقائق

۵/۱

"

کتاب السیر

سے بحر الراتی

۲۳۹/۲

المکتبۃ العربیہ کراچی

"

لہ الہدایہ

## فتح القدیر میں ہے :

صریح قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی  
الصحیحین وغیرہا امرت ان اقاتل  
الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الحدیث یوجب  
ان نبداہم بادی تاہل اہ اقول وکذا  
قولہ تعالیٰ قاتلوہم حتی لا تكون فتنة ویکون  
الدين کلمہ للہ الآیۃ ثم فی العنایۃ سأتید  
کما تقدم

صحیحین وغیرہا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاف  
ارشاد مجھے حکم ہوا کہ لوگوں سے قتال فرماؤں یہاں تک  
کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں، پوری حدیث، ادنیٰ غور سے  
واجب فرماتا ہے کہ ہم اُن سے قتال کی پہل کریں فتح القدیر  
کی عبارت تمام ہوئی، اور میں کہتا ہوں یونہی رب العزت  
کا ارشاد کہ ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے  
اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ پھر میں نے عنایہ  
میں اسی دلیل کو دیکھا جیسا کہ گزر چکا۔

نیز اسی میں زیر حدیث ساری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امراة مقتولة فقال ہاہ ما کانت ہذہ تقاتل  
(نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت دیکھی تو فرمایا ارے یہ تو لڑنے کے قابل نہ تھی) ہے :

الحدیث صحیح علی شرط الشیخین فقد علی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمقاتلة قتلت  
انہ معلول بالحراية فلزم قتل ما کانت  
مظنہ لہ بخلاف ما لیس ایاہ  
یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے تو نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ قتل کی علت قتال  
ہے، تو ثابت ہوا کہ قتل وہی کیا جائیگا جو لڑنے کے قابل  
شخص ہے تو جسے لڑنے کے قابل سمجھا جائے شریعت  
میں اس کا قتل لازم ہوا بخلاف اُس کے جو اُس کے  
لائی ہی نہ ہو۔

عہ مبسوط امام شمس الامجدی میں ہے : لا تخرج بنیتهم من ان تكون صالحة للمحاربة وان كانوا  
لا يشتغلون بالمحاربة كالمشتغلين بالتجارة والمحاربة منهم بخلاف النساء والصبيان كافر اگرچہ  
بالفعل نہ لڑیں ان کے بدن کی بناوٹ تو لڑنے کے قابل ہے جیسے اُن کے سوداگر اور کسان بخلاف زنان و  
اطفال ۱۲ منہ غفرلہ

۱۹۳/۵	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	کتاب السیر	۳۹/۸	۱۴ فتح القدیر
۲۰۳/۵	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	باب کیفیۃ القتال	۳۹/۸	۱۵ القرآن الکریم
۱۳۴/۱	دار المعرفۃ بیروت	باب آخر فی القیمۃ	۱۳۴/۱	۱۶ فتح القدیر
	الجزء العاشر			۱۷ المبسوط للسخری

ہر ادنیٰ خادم فقہ جانتا ہے کہ حربی مقابلہ ذمی ہے نہ کہ خاص محارب بالفعل، ہدایہ وغیرہ کی عبارات ابھی گزریں تو آیت قطعاً تمام حربیوں کو شامل خواہ بالفعل مصدر قتال ہوئے ہوں یا نہیں، البتہ معاہدین کا استثناء ضروریات دین سے ہے جس پر نصوص قاطعہ ناطق، اور وہ اذیانِ مسلمین میں ایسا مرکز کہ اصلاً محتاج ذکر نہیں، یونہی حکم جہاد و قتال کے اعتبار سے اصحابِ قول سوم کو بھی یہاں گنجائش اجماع و اتفاق ہے کہ معاہدین و ذراری محل جہاد ہی نہیں تو کلمہ جہاد و اقاتلوا سے اُن کی طرف ذہن نہ جائے گا۔ فتح القدر میں ہے،  
وما الظن الا ان حرمة قتل النساء والصبيان گمان اس کے سوا کسی کی طرف نہیں جاتا کہ عورتوں اجماع سے اور بچوں کا قتل حرام ہونے پر اجماع ہے۔  
غرض معاہدہ و ذمی و نسار و صبیان کو نص قتال ابتداء ہی شامل نہ ہوا کہ تخصیص کی حاجت ہو۔ بحر الرائق میں ہے،

نفس النص ابتداء لم يتعلق به لانه مقيد سرے سے خود نص اس سے متعلق نہ ہوا کہ وہ خاص  
بمن بحديث يحارب كقوله تعالى وقاتلوا ایسے کے بارے میں ہے جو لڑنے کے قابل ہو جیسے  
المشركين كافة الآية فلم تدخل النساء في ارشاد الہی، سب مشرکوں سے لڑو تو یہ عورت کو شامل نہیں ہے۔

باقی تحقیق عنقریب آتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، بالجلد آیت کریمہ میں دو قول ہیں،  
ایک قول اکثر اہل تاویل کہ سب کفار غیر محاربین بالفعل مراد نہیں بلکہ خاص اہل عہد و پیمان یا اطفال و  
زنان یا غیر مہاجر مسلمان۔ اس تقریر پر آیت کریمہ مشرکین ہند کو جن سے اتحاد و داد منیا جا رہا ہے کسی طرح شامل ہی  
نہیں ہو سکتی کہ وہ نہ اہل ذمہ ہیں نہ عورتیں نہ بچے نہ مسلمان۔  
دوسرا قول بعض کہ سب مشرکین غیر محاربین بالفعل مراد تھے۔

اس طور پر وہ اذلاً یقیناً منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا ضلالت  
لیڈروں کو پہلا جواب و گمراہی، کیا کوئی روار کھے گا کہ شراب پیے اور کافروں کو بیٹیاں دے  
اور اپنی سگی بہن سے نکاح کرے۔

کہ بعد قدیم نابود دست

کہ یہ بے حیائی تو زمانہ (قدیم) جہالت میں روا نہیں رکھی گئی۔ ت)

۲۰۲/۵	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	باب کیفیت القتال	فتح القدر
۴۰/۵	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	کتاب السیر	لے البحر الرائق

لیڈر بننے والوں کا یہ ظلم عظیم ہے کہ ہندوؤں کو شامل کرنا یا قول ثانی سے، اور اس کا غیر منسوخ ہونا یا قول اول سے، جمع بین المناکر کے بھارے جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں۔

ثانیاً اگر بفرض باطل ان کی یہ شتر گرگی مان بھی لی جائے تو عام مشرکین ہند

لیڈروں کو دوسرا جواب کو لہ یقاتلو کہ فی الدین کا مصداق ماننا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری کھلینا ہے۔ کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑے، کیا قربانی کا وہ پُران کے سخت ظالمانہ فساد پُرانے پڑ گئے، کیا کنار پور و آره اور کہاں کہاں کے ناپاک وہوں کا مظالم جوابی تازے ہیں دلوں سے محو ہو گئے، بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کئے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں، قرآن کریم کے پاک اوراق پھاڑے جلائے، اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لئے کلیجہ منہ کو آئے۔ **اللعنة الله على**

**الظالمين** ۵ **اللعنة الله على الظالمين** ۵ **اللعنة الله على الظالمين** ۵ سن لو اللہ کی لعنت ظالموں پر اب کوئی درو رسیدہ مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اے ایسٹجوں پر مسلمان بننے والو، ہمدردی اسلام کا تانا تنے والو! کچھ حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا میں ڈوب مرو، اسلام و مسلمین و مساجد و قرآن پر یہ ظلم توڑنے والے کیا یہی تمہارے بھائی، تمہارے چیتے، تمہارے پیارے

علیٰ یہاں سے اُس فتوے جاہلانہ کا حال کھل گیا جس میں عبارت مذکورہ جمل قال اکثر اهل التاویل ہی محکمۃ الخ اور عبارت روح البیان فی فتح الرحمن نسختها فاقتلوا المشوکیں والا اکثر علیٰ انہا غیر منسوخہ سے استناد کر کے آیہ کریمہ کا قول اکثر میں غیر منسوخ ہونا بنا کر اُسے ہندوؤں پر جادیا اب یہ کون سمجھے کہ قول اکثر پر کسی طرح ہندو اس میں داخل نہیں اور قول دیگر پر بفرض غلط اگر داخل ہو سکتے تو یقیناً منسوخ ہے **حشمت علیٰ عفی عنہ**۔

علیٰ اس تقریر کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے کہ اس سے ان مفتیانِ اہل کی جہالت و بیباکی بلکہ عیاری و چالاکی خوب روشن ہوتی ہے جنہوں نے کہا کہ ہندوستان کے عام ہندو اہل اسلام سے مقاتلہ فی الدین نہیں کرتے اور عامہ نصاریٰ مقاتلہ فی الدین ترکب معادن ہیں طرفہ تریہ کہ جانب نصاریٰ میں معاون کا لفظ بڑھایا کہ عامہ نصاریٰ پر جاسکیں اور جانب ہندو میں اسے اڑا دیا تاکہ عام ہندو اس میں نہ آسکیں۔ **حشمت علیٰ لکھنوی عفی عنہ**

سۃ القرآن الکریم ۱۸/۱۱

سۃ الفتوحات الالہیۃ الشہیر بالجلل آیۃ لا یشکم اللہ الخ

مصطفیٰ البابی مصر ۳۲۸/۴

سۃ روح البیان ..... المکتبۃ الاسلامیۃ لصاحبہا الریاض الخ ..... الجز الثامن والعشرون

تمہارے سردار، تمہارے پیشوا، تمہارے مددگار، تمہارے غمگسار مشرکین ہند نہیں جن کے ہاتھ آج تم پکے جاتے ہو، جن کی غلامی کے گیت گاتے ہو، اُف اُف اُف، تُو تُو تُو۔

ان اللہ جامع المنفقین والکفرین فی بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم جہنم جمیعاً میں اکٹھا کرے گا۔

اور بے ایمان اور پکابے ایمان ہو گا وہ جو واحد تبار کو یکسر پیٹھے دے کر کہے کہ یہ ملعون مظالم تو بعض بعض شہر کے بعض بعض کفار نے کئے، اس سے سب تو قاتلوں کو فی الدین نہیں ہو گئے۔ بد عقلو بد منشو! کوئی قوم ساری کی ساری نہیں لڑتی۔

تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں کفار زمانہ رسالت جن کی نسبت حکم ہوا و اقتلوہم اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق حیث ثقتوہم انھیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور حکم ہوا، وقاتلو المشرکین کافہ کما یقاتلونکم کافہ سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔ کیا ان کا ہر ہر فرد میدان جنگ میں آیا تھا، لڑائی دیکھی جاتی ہے اگر جو لڑے اُن کی خاص کوئی ذاتی غرض ہے جس میں ساری قوم شریک نہیں تو وہ لڑائی خاص انھیں کی طرف منسوب ہوگی جو اس کے قریب ہوئے مثلاً کسی گاؤں کے دھڑے سینڈھے پر بعض لوگوں سے جنگ ہو تو وہ انھیں کی ہے نہ تمام قوم کی۔ اور اگر لڑائی مذہبی ہے تو اُن سب اہل مذہب کی ہے کہ باقی داسے درے قلمے قدمے معین ہوں گے اور کچھ نہ ہو تو راضی ہوں گے اور اپنے مذہب کی فتح ہو تو خوش ہوں گے اور دوسرے کی ہو تو رنجیدہ ہوں گے۔ قال تعالیٰ:

ان تمسککم حسنة تسوہم وان تصبکم سیدۃ یفرحوا بہا۔ اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انھیں بُری لگے اور اگر تمہیں برائی پہنچے تو اس پر شاد ہوں۔

تو وہ سب محاربین بالفعل ہیں خواہ یا نہ خواہ سے یا زبان سے۔ یہ قربانی گاؤں کا مسئلہ ایسا ہی ہے کون سا ہندو ہے جس کے دل میں اس کا نام سن کر آگ نہیں لگتی کون سی ہندو زبان ہے جو گنہگار کشاکش کی مالا

۱۲۰/۴	۱۲۰/۴	۱۲۰/۴	۱۲۰/۴
۱۹۱/۲	۱۹۱/۲	۱۹۱/۲	۱۹۱/۲
۳۶/۹	۳۶/۹	۳۶/۹	۳۶/۹
۱۲۰/۳	۱۲۰/۳	۱۲۰/۳	۱۲۰/۳



نہیں چلتی، کون سا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اُس کے ارکان یا اس میں چندہ دینے والے نہیں، کیا یہ مقدس بیگناہوں کے خون، یہ پاک مساجد کی شہادتیں، یہ قرآن عظیم کی ایمانیتیں انہیں ناپاک رکھناؤں انہیں مجموعی سفاک سبھاؤں کے نتائج نہیں، نہ سہی صغ

یا تھ کنگن کو آر سی کیا ہے

اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو، اپنی مذہبی قربانی کے لئے گائے پچھاڑو، اُس وقت یہی تمہاری باتیں پسلی کے نکلے یہی تمہارے سگے بھائی، یہی تمہارے منہ بولے بزرگ، یہی تمہارے آقا، یہی تمہارے پیشوا تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں، ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالنے وہ آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی کاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے، اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہندوین میں ہم سے محارب ہیں پھر انہیں لہ یقا تلوکھ فی الدین میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا ضریح بے ایمانی بھی، محاربہ مذہبی ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے جسے وہ اپنے دین کی رو سے زشت و منکر جانے، اسی کے ازالہ کیلئے لڑائی ہوتی ہے، اور ازالہ منکر تین قسم ہے موقع ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من س اى منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ  
فان لم یستطع فیلسانہ فان لم یستطع  
فیقلبہ یدہ  
تم میں جو کوئی کچھ خلاف شرع بات دیکھے اُس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کرے، پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔

یہ تینوں صورتیں ازالہ و تغیر کی ہیں اور یہ سب اہل محاربہ سے محاربہ ہی ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اوپر گزرا، اور اگر یہی ٹھہرے کہ اگرچہ لڑائی سرتاج قوم اور تمام افراد کی رضا سے ہو مگر قاتلوں کو فی الدین میں صرف وہی داخل ہوں گے جنہوں نے میدان میں ہتھیار اٹھائے تو ذرا انگریزوں کے ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجئے، کیا ہر انگریز ترکوں کے ساتھ میدان جنگ میں گیا تھا، ہرگز نہیں، لاکھوں یا شاید کروڑوں ہوں جنہوں نے اس میدان کی صورت تک نہ دیکھی خصوصاً ہندوستان میں مول کے انگریز، تو یہ سب لہ یقا تلوکھ فی الدین ہوئے، اور تمہارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمہارے ہی منہ سخت مجھوٹا

اور شریعت پر اقرار ٹھہرا کہ مقاطعہ کرو تو انھیں معدود سے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے، غرض سہ  
نے فروعت محکم آمد نے اصول  
شرم بادت از حد و از رسول

(نہ تیرے فروعت قائم رہیں نہ اصول تو خدا در رسول سے شرم کھا۔ ت)

**قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد** **تنبیہ جلیل** : اقول کریمہ و قاتلوا  
المشرکین كافة کما یقاتلوکم كافة (اور

مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں۔ ت) کہ ابھی ہم نے تلاوت کی قطعاً اپنی ہر وجہ  
ہر پہلو پر لیڈران عنود پس روانہ ہنود پر زد شریہ ہے، ان کا مزعوم و وفقرے ہیں،

اول یہ کہ ہنود میں مقاتل فی الدین صرف وہی ہیں جنہوں نے وہ مظالم کئے تو مقاتل نہیں مگر مقاتل  
بالفعل جس نے ہتھیار اٹھایا اور قتال کو آیا تاکہ عامہ ہنود کو قاتلوکم فی الدین سے بچالیں۔

دوم یہ کہ جو مقاتل بالفعل نہیں اس سے اظہار عداوت فرض نہیں تاکہ بزور زبان اُن سے وداد  
اتحاد کی راہ نکالیں۔

اب آیہ کریمہ میں چار احتمال ہیں،

اول، دونوں كافة مسلمانوں سے حال ہوں یعنی تم سب مسلمانوں مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم  
سب سے لڑتے ہیں۔

دوم، دونوں كافة مشرکین سے حال ہوں یعنی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ سب تم سے  
لڑتے ہیں۔

سوم، پہلا كافة مشرکین سے حال ہو اور دوسرا مومنین سے یعنی تم بھی سب مشرکین سے لڑو  
جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔ یہ قول عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔

چہارم، اس کا عکس یعنی سب مسلمان مشرکوں سے لڑیں جس طرح سب مشرک مسلمانوں سے لڑتے  
ہیں، کبیر میں اسی کو ترجیح دی اور لباب میں اسی پر اقصا کر کیا، اور امام نسفی نے چاروں احتمالوں کا اشعار کیا  
مفایح الغیب میں ہے،

فی قوله تعالیٰ كافة قولان، الاول ارشاد الہی كافة میں دو قول ہیں، اول مراد یہ ہے



ہوا اور یہ اول سے بڑھ کر باطل و کفر باطل سخت ہے لاجرم قتال عداوت رضاب کو عام ہے اب بیشک اس کا حکم شامل جملہ اہل اسلام ہے، اسی طرح احتمال اول پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے فقرہ اولیٰ کے رد میں، پہلے کا ابھی بیان ہوا اور دوسرا یوں کہ جب مشرکین سب مسلمانوں سے مقاتل میں تو مسلمان مشرکوں کے مقاتل کہ مفاعلہ تباہیں ہے اور وہ نہیں مگر اسی پر کہ فاعل و معاون و راضی سب مقاتل ہوں بعینہ اسی تقریر سے احتمال دوم و سوم بھی جیسا کہ فقہیم پر مخفی نہیں، بالجلہ ہر پہلو پر آیہ کریمہ کا ہر جملہ ان کے فقرہ اولیٰ کا رد ہے اور احتمال دوم و سوم پر کہ پہلا جملہ لیڈروں کے فقرہ دوم کا بھی رد ہے کہ عام فرمایا گیا سب مشرکوں سے قتال کرو اور قتل و قتال سے بڑھ کر اور اظہار عداوت کیا ہے، تو ثابت ہوا کہ مشرک مقاتل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک سے اظہار عداوت فرض اور واد و اتحاد حرام۔

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فاذا هو تراب و لكم الويل مما تصفون

کہو حق آیا باطل کا دم ٹوٹا، بیشک باطل تو دم توڑنے ہی کو تھا بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں کہ وہ باطل کا بھیجائے کال ویتا ہے جیسی وہ فنا ہو جاتا ہے اور تمہارے لئے خرابی ہے اُن باتوں سے جو جتنے ہو۔

**اصح قول اکثر ہے کہ کفر ممتنع** **تنبیہ دوم:** اقول یہاں سے روشن ہوا کہ اگر ممتنع میں قول اکثر بھی راجح و اصح ہے لہذا لکھنا تو کہ فی الدین وہی صرف معاہدین کے بارے میں ہے ہو سکتے ہیں جو اہل عہد و ذمہ ہیں کہ اُن کے عہد نے صراحتاً انہیں مقاتلین سے جدا کر لیا، والصریح يفوق الدلالة تصریح دلالت پر مزج ہے۔ باقی تمام حربی کفار مقاتل فی الدین میں اگرچہ ہتھیار نہ اٹھائے ہوئے ہوں، قول آخر کے اصح ہونے کی وجہ یہی ہوتی کہ لفظ عام ہے اور جب ثابت ہوا کہ وہ اہل عہد و ذمہ ہی پر صادق ہے تو حربیوں کی تعمیم ناموجب ہے، یونہی نسا و صبیان کے تخصیص کی وجہ نہیں اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا، ورنہ صرف صلہ مادر و پدر یا غایت درجہ صلہ رحم کی اجازت نکلتی نہ جملہ نسا و صبیان کو تعمیم مقبول کہ اگرچہ وہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر حکم غفلت سے مستثنیٰ نہیں، اہل عہد و ذمہ کی عورتیں بچے ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہد عربیوں کے زنان و اطفال ان کے حکم میں، قال تعالیٰ من ذکر اذ انشی بعضکم من بعض مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو۔

۱۔ القرآن الکریم ۸۱/۱۷

۲۔ " ۱۸/۲۱

۳۔ " ۱۹۵/۳



یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں صحاح ستہ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنان و صبیان کفار کے بارے میں فرمایا: ہم منہم وہ انہیں میں سے ہیں۔  
ولہذا ہمارے ائمہ کرام نے حربی کو صدقہ نافلہ دینے کی ممانعت سے ان کی عورتوں بچوں کسی کو مستثنیٰ نہ فرمایا  
علم عام دیا۔ جامع صغیر امام محمد و بدایہ و درر و عنایہ و کفایہ و جوہرہ و مستصفیٰ پھر نہایہ و غایۃ البیان و  
فتح القدر و بحر الرائق و کافی و تبیین و تفسیر احمدی و فتح اللہ المبین و غنیہ ذوی الاحکام کتب معتمدہ کی  
عبارتیں اوپر گزریں، معراج الدرایہ میں ہے:

صلتہ لایکون برا شرعاً ولذا لیس فیہ جز  
حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں اس لئے  
اسے نفل خیرات دینا بھی حرام ہے۔  
المنطوع الیہ

عنایہ ابام اکمل میں ہے:

التصدق علیہم مرحمة لهم ومواساة  
انہیں خیرات دینا ان پر ایک طرح کی مہربانی اور  
وہی منافیۃ لمقتضی الایۃ۔ network.org اور یہ علم قرآن مجید کے خلاف ہے۔

امام برہان الدین صاحب ذخیرہ نے محیط پھر علامہ جوی زادہ پھر علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا،  
لا یجوز للمسلم بر الحربی  
حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے۔  
بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ائمہ کی نظر ایسی ہی غار و دقیقہ رس ہے جب کبھی تنقیح تام کی جاتی ہے جو  
انہوں نے تحقیق فرمایا وہی گل کھلتا ہے ہکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

مستامن کے لئے مسئلہ ہیبت و وصیت کی تحقیق تنبیہ سوم: مستامن کے  
بارے میں عبارات مختلف آئیں کثیر

۱۔ صحیح مسلم باب جواز قتل النساء والصبیان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۴/۲  
۲۔ رد المحتار بحوالہ المعراج الدرایۃ باب المصروف دار احیاء التراث العربی بیروت ۶۸/۲  
۳۔ العنایۃ بشرح الہدایۃ مع فتح القدر باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۲۰۷/۲  
۴۔ غنیۃ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر الحکام کتاب الوصایا مطبوعۃ احمد کامل الکائنۃ دار السعادت مصر ۲۲۹/۲



روایات مذکورہ میں مطلقاً حربی سے نیک سلوک کی ممانعت ہے جس میں مستامن بھی داخل، اور نہایت و تبیین و بجزرائق و ابوالسعود کی عبارات میں اس سے ممانعت کی صاف تصریح گزری لیکن بعض روایات سے اُس کے لئے رخصت ثابت۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

لاباس بان یصل الرجل المسلم المشرک  
قریباً کان او بعیداً محارماً باکان او ذمیاً و  
امراد بالحارِب المستامن واما اذا کان  
غیر المستامن فلا ینبغی للمسلم ان یصله  
بشیء کذا فی المحيط<sup>۱</sup>  
کوئی حرج نہیں کہ مسلمان مشرک سے کوئی مالی سلوک  
کرے خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، حربی ہو یا ذمی۔  
حربی سے مستامن مراد لیا اور اگر حربی غیر مستامن ہو  
تو مسلمان کو سزاوار نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی نیک  
سلوک کرے، ایسا ہی محیط میں ہے۔

امام ملک العلمائے بدائع میں مستامن کے لئے وصیت کا جواز مبسوط سے نقل کیا پھر فرمایا: امام اعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدم جواز مروی ہوا اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے موافق ہے کہ وہ مستامن  
کے لئے صدقات حرام فرماتے ہیں، یونہی وصیت بھی۔ پھر فرمایا بعض نے کہا اس کے لئے جواز و عدم جواز صدقات  
میں ہمارے اصحاب سے دو روایتیں ہیں تو وصیت بھی انھیں دونوں روایتوں پر ہوگی، عبارت یہ ہے شرائط  
وصیت باعتبار موصی لہ میں فرمایا:

ومنها ان لا یكون حربياً غیر مستامن  
فان کان لا تصح الوصیة له من مسلم او  
ذمی وانت کانت مستامنا ذکر فی  
الاصول انه یجوز لانه فی عهدنا فاشبه  
الذمی وروی عن ابی حنیفۃ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ انه لا یجوز و هذه  
الروایة بقول اصحابنا رحمهم اللہ  
تعالیٰ اشبه فانهم قالوا لا یجوز صرف  
الکفارة والنذر و صدقة الفطر و  
الاضحیة الی المستامن و یجوز صرفها  
ایک شرط جواز وصیت کی یہ ہے کہ حربی غیر مستامن  
نہ ہو ایسا ہو تو اس کے لئے وصیت باطل ہے  
مسلمان کرے خواہ ذمی، اور اگر حربی مستامن ہو تو  
امام محمد نے مبسوط میں ذکر فرمایا کہ جائز ہے اس لئے  
کہ وہ بھی ہمارے معاہدہ میں ہے تو ذمی سا ہوا اور  
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حربی  
مستامن کے لئے بھی وصیت جائز نہیں اور یہی روایت  
ہمارے ائمہ کے قول سے زیادہ موافق ہے اس لئے  
کہ وہ فرماتے ہیں کہ حربی مستامن کو بھی نذر و کفارہ و  
صدقہ فطر و قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں اور ذمی

الى الذمى لانا ما نهينا عن بر اهل الذمة  
 لقوله تعالى لا ينهكم الله عن الدين  
 لم يقا تلوكم في الدين وقيل ان في  
 التبوع عليه في حال الحياة بالصدقة و  
 الهبة روايتين عن اصحابنا فالوصية  
 له على تلك الروايتين ايضا (ملخصاً)۔

کو جائز ہے اس لئے کہ ذمیوں کے ساتھ احسان  
 کی ہیں ممانعت نہ فرمائی گئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اللہ تمہیں ان سے منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں  
 نہ لڑیں اور کہا گیا کہ زندگی میں حربی مستامن کو  
 کچھ ہبہ یا خیرات دینے میں ہمارے ائمہ سے دو  
 روایتیں ہیں تو اس کے لئے وصیت بھی نہیں دو  
 روایتوں پر رہے گی۔ (ملخصاً)

اس پر تمام کلام و نقض و ابرام ردالمحتار پر ہمارے حاشیہ جہ المقتار میں مذکور جس سے اطالت کی یہاں  
 حاجت نہیں، سیر کبیر سے حربی کے لئے اشعار جواز نقل کیا گیا مگر اُس میں حربی فی دارہ کے لئے تصریح ہے  
 محیط پھر قاضی زادہ نے اس کی عبارت یہ نقل کی،

لو اوصى مسلم لحربى والحربى فى دار الحرب  
 لا تجوز فان خرج الحربى الموصى له  
 الى دار الاسلام بامان واسرأ أخذ  
 وصيته لم يكن له من ذلك شئ وان  
 اجازت الورثة لامت الوصية وقعت  
 بصفة البطالة فلا تعمل اجازة  
 الورثة فيها۔

اگر مسلمان نے کسی حربی کے لئے وصیت کی اور  
 حربی دار الحرب میں تھا جائز نہیں، پھر اگر جس  
 حربی کے لئے وصیت تھی امان لے کر دار الاسلام  
 میں آئے اور اپنی وصیت لینا چاہے اُسے اُس  
 میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وارث اجازت بھی  
 دے دیں کہ وصیت سرے سے باطل واقع ہوئی  
 تو وارثوں کی اجازت اُس میں کیا کام دے گی۔

اقول ہاں فی دارہ کی قید اور سیاق کلام سے مستامن کے لئے جواز نکلتا ہے کہا لا یخفی  
 وبہ اندفع ایراد محیط ثم نتائج الافکار علیہم (جیسا کہ مخفی نہیں اسی سے محیط پھر  
 نتائج الافکار کا ان پر اعتراض ختم ہو گیا۔ ت) تو یہ اُسی توفیق کی طرف مشیر جو علامہ مولیٰ خسرو  
 نے درمیں کی اور تنویر نے اسے متن میں لیا کہ مستامن کے لئے صحیح اور غیر مستامن کے لئے ناجائز،  
 درمیں اسے بحث در پٹھرایا حالانکہ منصوص ہے، وہی ہدایہ جس سے گزرا کہ حربی کے لئے وصیت باطل



اس تحقیق سے بہت عبارات میں توفیق ہو گئی جن میں حربی کے لئے مطلقاً مانعت ہے جیسے ارشاد جامع صغیر و کتب کثیر اُن میں حربی غیر معاہدہ مراد ہے، لا جرم کافی پھر در پھر نتائج الافکار نے کلام جامع صغیر یوں نقل کیا:

الوصیۃ للحربی و هو فی داس ہم باطلۃ لانها  
بروصلۃ وقد نہینا عن برمن یقاتلنا  
لقولہ تعالیٰ انما ینہکم اللہ عن الذین  
قاتلوکم فی الدین لہ  
حربی کہ دار الحرب میں ہو اس کے لئے وصیت  
باطل ہے اس لئے کہ وہ احسان و نیک سلوک ہے  
اور حربی کے ساتھ نیک سلوک سے ہمیں منع فرمایا گیا  
کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے، اللہ تمہیں اُن سے منع کرتا ہے  
جو دین میں تم سے لڑے۔

جامع صغیر شریف کے متعدد نسخے حاضر، اس کی عبارت صرف اس قدر ہے:  
الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ لہ  
اور یہی اُس سے بدایہ متن ہدایہ میں منقول، نہ اس میں تعلیل ہے نہ لفظ ہو فی داس ہم ضروریہ بعض شروح  
جامع کی عبارت ہے جسے کافی نے حسب عادت علماء جامع کی طرف نسبت فرمایا تو شارح نے اطلاق جامع  
کو غیر مستامن پر حمل کیا اور جن میں مطلق جواز ہے جیسے عبارت شرح سیر کبیر جس کو محیط نے اُسی عادت کی بنا پر  
سیر کبیر کی طرف نسبت کیا اُن میں مستامن و معاہدہ مقصود جس طرح خود محیط نے تصریح کی کہ: اس ادا بالمحارب

عہ فلا علیک مبادقہ فی زکوۃ ش من عز وہ لمحج  
فی السیر الکبیر فقد ابان الصواب فی الوصایا  
ناقلًا عن العلامة جوی مرادہ ان مرادہم  
یما یدل علی الجوانہ ما ذکر فی شرح  
السیر الکبیر للامام السرخسی۔ منہ غفر لہ  
شامی کی کتاب الزکوۃ میں سیر کبیر کے حوالہ سے جو  
امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے وہ تجھے اشتباہ  
نہ دے اس لئے کہ شامی کے وصایا میں علامہ جوی زاد  
سے درست و صحیح عبارت منقول ہے کہ جواز پر دلالت  
کرنے سے ان کی وہ دلیل مراد ہے جو امام سرخسی کی شرح  
سیر کبیر میں مذکور ہے۔ منہ غفر لہ (ت)

لہ الدرر الحکام شرح غرر الاحکام کتاب الوصایا مطبعہ احمد کمال اسکاتہ دار سعادت مصر ۲/۴۲۹  
نتائج الافکار تکملہ فتح القدر باب صفۃ الوصیۃ مایکوز من ذالک مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۹/۳۵۵  
لہ الجامع الصغیر باب الوصیۃ بثلاث المال مطبعہ یوسفی لکھنؤ ص ۱۰  
سے رد المحتار مطبوعہ کوثر ۲/۷۳ لہ ایضاً ۵/۴۶۳



المستامن لہ حربی سے مستامن مراد لیا۔ اسی طرح عبارت موطن امام محمد،

لاباس بالهدية الى المشرك المحارب مالعيرهد اليه سلاح او دسرع و هو  
قول ابی حنیفہ والعامۃ من فقہائنا لہ  
حربی مشرک کو ہدیہ دینے میں حرج نہیں جب تک  
ہتھیار یا زرہ کا بھیجنا نہ ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ  
اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تملیک عین مجانا ہے، اور امام محمد جامع صغیر میں صاف فرما چکے کہ اُن کے لئے وصیت  
باطل، تو ہدیہ کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر اُسی فرق سے کہ معاہدہ کے لئے جائز اور غیر معاہدہ کے لئے ناجائز، جس طرح  
خود امام نے سیر کبیر میں اشعار فرمایا اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل کشف حجاب فرمادیا کہ فرمایا حربی  
کے لئے باطل، پھر فرمایا مستامن کے لئے جائز۔ رد المحتار میں ہے،

نص محمد فی الاصل علی عدم جواز الوصیۃ  
للحربی صریحاً۔  
امام محمد نے اصل میں روشن تصریح فرمائی کہ حربی  
کے لئے وصیت جائز نہیں۔

بدائع امام ملک العلماء سے گزرا،

وان کان مستامنا ذکر فی الاصل انه  
يجوز لہ  
امام محمد نے اصل میں فرمایا کہ کافر اگر مستامن ہو تو اس  
کے لئے وصیت جائز ہے۔

خانیۃ امام فقیہہ النفس میں ہے،

اوصی مسلم للحربی مستامن بثلاث ماله  
ذکر فی الاصل انه تجوز وقیل هذا قول  
محمد وعن ابی حنیفہ فی روایۃ لا تجوز و  
ان لم یکن الحربی مستامنا لا تجوز فی  
قولہم  
کسی مسلمان نے حربی مستامن کے لئے اپنے تہائی  
مال کی وصیت کی، مبسوط میں فرمایا، یہ جائز ہے۔  
بعض نے کہا: یہ قول امام محمد کا ہے، اور امام عظیم  
سے ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور اگر حربی  
مستامن نہ ہو تو بالاتفاق ناجائز ہے۔

لہ المحيط البرہانی

لہ موطا امام محمد باب ما یکرہ من لبس الحر والدیبا ج آفتاب عالم پریس لاہور ص ۴۱  
لہ رد المحتار کتاب الوصایا مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۴۶۳/۵  
لہ بدائع الصنائع ایچ ایم سعید پبلی کراچی ۳۲۱/۴  
لہ فتاویٰ قاضی خاں فصل فیم تجوز وصیۃ فیم لا تجوز وصیۃ فیم نوکثور لکھنؤ ۸۳۴/۲



ربا شرح سرخسی میں یہ استدلال کہ قحط مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانسو اشرفیاں ابوسفیان و صفوان بن امیہ کو عطا فرمائیں کہ فقراے مکہ پر تقسیم کریں اقول واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا، ممکن کہ وہ زمانہ صلح و معاہدہ ہو محمد ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مولفۃ القلوب سے تھے، ممکن کہ اس مد سے عطا فرمائی ہوں پھر بھی وہ عبارات باقی رہیں جن میں مستامن کے لئے بھی عدم جواز کا صریح ارشاد ہے، یونہی وہ کہ حربی غیر معاہدہ کے لئے بھی جواز اُن کا مفاد ہے۔ ہندیہ میں محیط سے ہے،  
لو ان عسکر من المسلمین دخلوا دار الحرب فاھدی اھم الی ملک العد وھدیۃ فلا یاس بہ لہ  
اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو اور سپہ سالار دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ ہدیہ بھیجے کچھ مضائقہ نہیں۔

ائمہ لیڈروں پر سخت شد عبارات کے ہدایا قہراً نہیں۔ شرح سیر کبیر میں ہے،

لو وادع الامام قوما من اھل الحرب سنة علی مال دفعوا الیہ جائز لو خیروا للمسلمین ثم ھذا المال لیس بفق و لا غنیمۃ حتی لا یخمس و لکنہ کالخراج یوضع فی بیت المال لان الغنیمۃ اسم لھا یصاد با یجاف الخیل والרכاب والفق اسم لھا یرجع من اموالھم الی ایدینا بطریق الفق و ھذا یرجع الینا بطریق المراضاة۔  
اگر سلطان اسلام نے حربیوں کے کسی گروہ سے سال بھر کے لئے صلح کر لی اور اس پر کچھ مال اُن سے لے لیا تو اگر یہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو جائز ہے پھر یہ مال نہ فق ہے نہ غنیمت، یہاں تک کہ اُس سے خمس نہ لیا جائے گا، ہاں وہ خراج کی طرح ہے خزانہ مسلمین میں داخل کیا جائے گا، اس لئے کہ غنیمت اُس مال کا نام ہے جو گھوڑے اونٹ و ڈاکر یعنی لڑاکر ملے اور فق اس مال کا نام ہے جو ہمیں اُن سے بطور غلبہ ہاتھ آئے اور یہ تو ہم کو بطور رضا مندی حاصل ہوا۔

خیالات لیڈران کا قلع قمع اس توفیق انیت ہی ہو گیا، یہ دونوں قسمیں ان پر اشد ہیں، اُن کے دونوں مزموں کا سخت ترزد ہیں، قسم اول نے حربی معاہدہ کے ساتھ بھی ذرا سا سلوک مالی حرام فرمایا اُن کے فقیر اگر کو بھیجیک

دینے تک منع بتایا اور لیڈروں نے غیر معاہدہ مشرکوں سے ووداد و اتحاد منایا بلکہ اُن کی غلامی و انقیاد کا کلنک لگایا  
قسم دوم نے خود محارب و نامعاہدہ حربیوں کو ہیریدینا لینا جائز ٹھہرایا، لیڈروں کے مطلقاً ترک تعاون کی فرضیت  
کا دربا جلایا، خیر انھیں اسی طرح ہر طرف کی ضرب و جرح و رد و طرح میں چھوڑ دیے، جانبِ توفیق باگ موڑ دیے۔  
**سلوک مالی کی اقسام** فاقول سلوک مالی تین طرح ہے :

اول یہ کہ محض اُسے نفع دینا خیر پہنچانا مقصود ہو، یہ مستامن معاہدہ کے لئے بھی حرام ہے، امان و  
معاہدہ کفِ ضرر کے لئے ہے نہ کہ اعداء اللہ کو بالقصد ایصالِ خیر کے واسطے۔  
دوم یہ کہ اپنی ذاتی مصلحت مثل مکافات احسان و لحاظ رحم کے لئے کچھ مالی سلوک، یہ معاہدہ سے  
جائز نامعاہدہ سے ممنوع۔  
سوم یہ کہ مصلحت اسلام و مسلمین کے لئے محاربانہ چال ہو، یہ حربی محارب کے واسطے بھی جائز کہ  
حقیقت بر و صلہ سے اسے علاقہ نہیں۔

تحتویٰ مقام یہ ہے کہ موالات دو قسم ہے،  
**موالات کی تقسیم اور اُس کے احکام** اول حقیقیہ جس کا ادنیٰ رکن یعنی میلانِ قلب ہے،  
پھر ووداد پھر اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف و طمع انقیاد پھر تبیل یہ یکجہ و جہ ہر کافر سے مطلقاً ہر حال  
میں حرام ہے۔

**میل طبعی کا حکم** قال اللہ تعالیٰ :

ولا ترکوا الی الذین ظلموا فتمسکوا  
الناسیۃ

ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ  
چھوئے۔

مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زینِ حسینہ کی طرف کہ جس طرح بے اختیار ہو زیرِ حکم نہیں پھر بھی

عہ جب مجر و میلانِ قلب کو حرام و موجبِ عذابِ نار فرمایا تو ووداد و اتحاد و انقیاد و تبیل کس قدر سخت گیرہ  
موجبِ عذاب اشد ہوں گے، لیڈرو واد و اتحاد و انقیاد سب خود قبول کر رہے ہیں والیہذا باللہ تعالیٰ ۱۲

اس تصور سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے، بقدر قدرت اُس کا دبا نایہا تک کہ بن پڑے تو فنا کر دینا لازم ہے کہ شے مستمر میں بقاء کے لئے حکم ابتدا ہے کہ اعراض ہر آن مجدد ہیں آنا ہے اختیار تھا اور جانا یعنی ازالہ قدرت میں ہے تو رکھنا اختیار مولات ہو اور یہ حرام قطعی ہے ولہذا جس غیر اختیاری کے مبادی اُس نے با اختیار پیدا کئے اُس میں معذور نہ ہوگا جیسے شراب کہ اُس سے زوال عقل اس کا اختیاری نہیں مگر جبکہ اختیار سے پی تو زوال عقل اور اس پر جو کچھ مرتب ہو سب اسی کے اختیار سے ہوا، قال تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذُوا آبَاءَكُمْ وَ  
أَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اسْتِجْبَاءَ الْكُفْرِ عَلَى  
الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ  
اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو دوست  
نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو  
ان سے دوستی رکھے گا وہی پکا ظالم ہوگا۔  
تفسیر کبیر و نیشاپوری و حازن و جل و غیر ہا میں ہے :

انہ تعالیٰ امر المؤمنین بالمحبی عن المشرکین  
وبالغ فی ایجابہ، قالوا کیف تمکن ہذا  
المقاطعة التامة بین الرجل و بین  
ابیہ و امہ و اخیه، فذكر الله تعالى ان  
الانقطاع من الآباء و الاولاد و الاخوان  
واجب بسبب الکفر یہ  
جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں سے بیزاری  
کا حکم دیا اور بتا کہ یہ شدید و واجب فرمایا تو بعض مسلمانوں  
نے کہا آدمی کا اس کے باپ اور ماں اور بھائی سے  
یہ پورا انقطاع کیونکر ممکن ہے اس پر رب عز و جل  
نے فرمایا کہ باپ اور اولاد اور بھائیوں سے اُن  
کے کفر کے سبب پورا انقطاع ہی لازم ہے۔

موالات صوریہ کے احکام دوم صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے  
جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو، یہ بحالت ضرورت و مجبوری  
صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے، قال تعالیٰ :

الَّذِينَ اتَّقَوْا مِنْهُمْ تُقَاتِلُوا  
مگر یہ کہ تمہیں ان سے پورا واقعی خوف ہو۔  
بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدم اظہار عداوت میں کام نہ لگتا ہو تو اسی قدر اکتفا کرے اور اظہار محبت کی

لِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۲۳/۹

۱۸/۱۶ المطبعة البیتة المصریة

لِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۲۸/۳

ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کے صریح کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت۔ ابنہ جبریر و منذر و ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی :

نهی الله المؤمنين ان یلاطنوا الکفار و  
یتخذوهم ولیجة من دون المؤمنین  
الا ان یکون الکفار علیهم ظاہریت  
اولیاء فیظہرون لهم اللطف ویخالفونهم  
فی الدین وذلک قوله تعالیٰ الا ان تتقوا  
منهم تقية۔  
مدارک میں ہے :

ای الا ان یکون للکافر علیک سلطات  
فتخافه علی نفسک ومالك، فحیتئذ  
یجوز لك اظهار الموالاة والبطان  
المعاداة۔  
کبیر میں ہے :

وذلك بان لا یتظہر العداوة باللسان ،  
بل یجوز ایضا ان یتظہر الکلام الموهم  
للمحبة والموالاة ، ولكن بشرط ان  
یضمر خلافه وان یعرض فی کل ما یقول۔  
صوریہ کی اعلیٰ قسم مدہنت ہے اس کی رخصت صرف بحالت مجبوری و اکراہ ہی ہے اور ادنیٰ قسم  
مدارات یہ مسلمات بھی جائز ، قال تعالیٰ :

۱۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) القول فی تأویل قوله لا یتخذ المؤمنون الکفرین المطبعة المیمنة مصر ۱۴۰/۳  
۲۔ مدارک التنزیل (تفسیر نسفی) آیہ ۲۸/۳ دار الکتاب العربی بیروت ۱۵۳/۱  
۳۔ مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) المطبعة البہیة مصر ۱۴/۸

وان احد من المشركين استجاس لک  
فاجره حتى یسمع کلام الله ثم ابلغه  
ما منه لک  
اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اُسے پناہ دو  
تاکہ کلام الہی تم سے پھر اُسے اس کی امن کی  
جگہ پہنچا دو۔

ظاہر ہے کہ اس وقت غفلت و غشونت منافی مقصود ہوگی۔

**مدارات کا بیان**  
مدارات صرف اس ترک غفلت کا نام ہے اظہارِ لغت و رغبت پھر کسی قسم اعلیٰ میں  
جائے گا اور اسی کا حکم پائے گا، مدارات و مداہنت کے پنج میں مولات صورتیہ کی  
دو قسمیں اور ہیں، بر و اقباط اور معاشرت۔ یہ دو صورتیں مولات کی ہوتیں اور دیکھنے کی مکمل مجرد معاشرت ہے  
ذکر میلان پر مبنی نہ اُس سے نفی، یہ سوائے مرتد ہر کافر سے جائز ہے جب تک کسی محذور شرعی کی طرف منجر نہ ہو معاشرت  
کے نیچے افعال کثیرہ ہیں، سلام کلام، مصافحہ، مجاہست، مساکنت، مواصلت، تقریبوں میں شرکت، عیادت،  
تقریبیت، اعانت، استعانت، مشورت وغیرہ ان سب کے صورت و شقوق کی تفصیل اور ہر صورت پر بیان حکم و  
دلیل ایک مستقل رسالہ چاہیے گا، یہاں بر و وصلہ سے بحث ہے جس کی ہم نے تین قسمیں بیان کیں، قسم اول کہ  
بے اپنی کسی غرض صحیح کے بالقصد ایصالِ نفع و خیر منظور ہو یہ بے رغبت و میلان قلب متصور نہیں تو مولات حقیقیہ  
ہے اور مطلقاً قطعاً حرام قطعی، باقی دو قسمیں کہ اپنی غرض ذاتی یا مصلحت دینی مقصود ہو تو مولات صورتیہ کی ایک  
ہلکی قسمیں ہیں اگرچہ مجرد ترک غفلت پر ان میں شے زائد ہے، ان دو میں فرق یہ ہے کہ قسم دوم بھی اگرچہ حقیقت  
مولات سے برکراں ہے اور صورت بھی کوئی قوی دلیل نہیں مگر معنی کچھ اُس کی نفی و ضد بھی نہیں، اور سوم حقیقت  
معادات و قصد اضار ہے، لہذا حربی محارب سے بھی جائز ہوئی کہ اب وہ ظاہری صورت خدعہ اور چال رہ گئی  
و الحرب خدعۃ (لڑائی فریب ہے۔ ت) کفادہ کو پیٹھ دے کر بھاگنا کیسا اشد حرام و کبیرہ ہے  
لیکن اگر مثلاً اس لئے ہو کہ وہ تعاقب کرتے چلے آئیں گے اور آگے اسلامی کمین ہے جب اُس سے گزریں  
اُن کے پیچھے سے کمین کا لشکر نکالے اور آگے سے یہ لوٹ پڑیں اور کافر گھر جائیں تو ایسا فرار بہت پسندیدہ ہے  
کہ یہ صورت فرار معنی کراہیں۔ قال تعالیٰ،

ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا  
لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء  
جہاد کے دن جو کوئی کافروں کو پیٹھ دکھائے گا سو اس  
کے جو لڑائی کے لئے کنارہ کرنے یا اپنے جتنے میں جگہ



بغضب من الله وماؤله جهنم و بشس المصير<sup>۱</sup>  
 لینے کو جائے وہ بیشک اللہ کے غضب میں پڑا اور اس کا  
 ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بُری پھر نے کی جسگاہ

اور دوم ان سے جائز نہیں کہ حقیقت معادات سے خالی اور  
 صورت موالات حالی یہ صرف معاہدین کے لئے ہے تنزیلاً  
 کی حالی صورت بھی حرام ہے للناس متنازلہم برخص کو اس کے مرتبے پر رکھنے کے لئے۔  
 اور غیر معاہد کے لئے یہ بھی موالات ممنوع ہی ہے، اوپر گزرا کہ مولیٰ عز وجل نے اُن سے سور یہ کو بھی مثل حقیقیہ  
 منع فرمایا اور اس کا نام بھی مودۃ ہی رکھا کہ تلقون الیہم بالمودۃ تسرون الیہم بالمودۃ (تم انہیں  
 خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے، تم انہیں محبت کا خفیہ پیغام پہنچاتے ہو) یہ ہے تحقیق اتق متکفل توفیق و تطبیق والحمد  
 لله على حسن التوفيق۔

آیات ممتحنہ میں بر و معاملات سے کیا مراد اس تحقیق سے روشن ہوا کہ کریمہ لاینبھکم  
 معاہد سے بھی حرام اور ادنیٰ غیر معاہد سے بھی جائز، اور آیت فرق کے لئے اُتری ہے نیز ظاہر ہوا کہ  
 کریمہ انما ینھکم میں تو لوہم سے یہی برو حملہ مراد ہے تاکہ مقابلہ و فرق فریقین ظاہر ہو لا جرم نفسیہ عالم  
 و تفسیر کبیر میں ہے :

ثم ذکر الذین ینھام عن صلتہم فقال  
 انما ینھکم اللہ الایۃ<sup>۲</sup>  
 پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا بیان فرمایا جن سے  
 نیک سلوک کی ممانعت ہے کہ فرمایا اللہ تمہیں ان سے  
 منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں۔

تنویر المعباس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے :  
 (انما ینھکم اللہ عن الذین) عن صلۃ  
 الذین (ان توہم) ان تصلوہم (مخلصاً)۔  
 اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے یعنی ان کے ساتھ  
 نیک سلوک سے کہ اُن سے موالات یعنی نیک  
 سلوک کرو۔

لہ القرآن الکریم ۱۶/۸ لہ القرآن الکریم ۱۰/۱

لہ مظاہر الغیب (التفسیر الکبیر) زیر آیۃ انما ینھکم اللہ عن الذین الخ المطبوعۃ البیتۃ المصریۃ مصر ۲۰۴/۲۹  
 لہ تنویر المعباس من تفسیر ابن عباس " " " " " " مصطفیٰ البابانی مصر ص ۲۵۱

معنی اقساط کی تحقیق تنبیہ چہاں مر: معنی اقساط میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے:

اول کثافت و مدارک و بیضاوی و ابوالسعود و جلالین میں اسے بمعنی عدل ہی لیا اولین میں اور واضح کر دیا کہ ولا تظلموہم، امام ابو بکر ابن العربی نے اس پر ایراد کیا کہ عدل و منع ظلم کا حکم معاہدے خاص نہیں حربی محارب کو بھی قطعاً عام ہے اور وہ صرف رخصت نہیں بلکہ قطعاً واجب۔ قال تعالیٰ: ولا یجرمنکم شأن قوم علی ان لا تعدلوا کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل نہ کرنے پر باعث اعدلوا ہوا قرب للفقویؑ نہ ہو عدل کرو وہ پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے۔ یہ تقریر ایراد ہے اور اسے قرطبی و خطیب شربینی پھر جل نے مقرر رکھا۔

دوم عدل سے صرف وفائے عہد مراد ہے اسے کبیر میں مقاتل سے نقل کیا اور یہی تنویر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی:

(ان تقسطوا علیہم) تعدلوا بینہم بوفاء العہد (ان اللہ یحب المقسطین) العادلین بوفاء العہد۔ ان کے ساتھ اقساط کی اجازت فرماتا ہے یعنی جو معاہدہ ان کے ساتھ ہوا اُسے پورا کرو و عدل ہے بیشک اللہ تعالیٰ اقساط والوں کو دوست رکھتا ہے جو وفائے عہد سے عدل کرتے ہیں۔

اگر کئے معاہدے سے وفائے عہد بھی واجب ہے نہ صرف رخصت اقول وفاد واجب ہے اتمام مدت واجب نہیں مصلحت ہو تو نبذ جائز۔ قال تعالیٰ: فان بذلہم علی سوائہ ان کی طرف یکساں حالت پر نبذ کر دو۔ اب ایراد بھی نہ رہا اور بڑو قسط و دو جدا چیزیں ہو گئیں ان اللہ یحب المقسطین یہاں بھی بلا تکلف ہے

عہد جن کفار سے ایک مدت تک معاہدہ ہو اور مصلحت اسلام اس کا ترک چاہیے فرض ہے کہ ان کو اطلاع کر دی جائے ہو شیار ہو جاؤ اب ہم تم سے معاہدہ رکھنا نہیں چاہتے اس کا نام نبذ ہے اس میں فرض ہے کہ اگر اس وقت وہ امن کی جگہ نہ ہوں تو اتنی مہلت دی جائے کہ وہ اپنی امان کی جگہ پہنچ جائیں، اور اگر (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۔ مدارک التنزیل (التفسیر النسخی)، تحت و تقسطوا علیہم، دار الکتاب العربی بیروت ۲۳۶/۴ ۲۔ القرآن الکریم ۵/۸  
۳۔ تنویر المعباس من تفسیر ابن عباس زیر آید لایہکم اللہ عن الذین الخ مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۵۱  
۴۔ القرآن الکریم ۵۸/۸

اور اسے ماثور ہونے کا بھی شرف حاصل اگرچہ سند ضعیف ہے تو یہی اسلم و اقویٰ ہے۔

سوم عدل سے مراد عدل بالبر ہے، ابن جریر و معالم و حازن میں ہے: تعد لوا فیہم بالاحسان والیو (ان سے انصاف کا برتاؤ کرو بھلائی اور نیکی کے ساتھ۔ ت) ابن العربی و قرطبی و شریانی و عیالپوری و جل نے اس کی یوں توجیہ کی اقساط قسط بمعنی حصہ سے یعنی اپنے مال سے کچھ دینا۔  
اقول یعنی اب تخصیص عدل کی حاجت نہ ہوئی کہ معنی عدل ہی سے عدول ہو گیا مگر بہر حال اقساط بر سے جدا چیز نہ ہوا اور ظاہر عطف مغایرت چاہتا ہے۔

وانا اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) ممکن کہ عدل سے عدل فی البر مراد ہونہ کہ بالبر، اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں عہد معاہدہ میں آتی ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس سے صلہ کا مسئلہ پوچھتی ہیں اس پر یہ آیت کریمہ اترتی ہے وہ اگر کچھ بدیر نہ لاتی یہ اپنی طرف سے صلہ کرتیں یا جتنا وہ لاتی اس سے زائد دیتیں تو کل یا قدر زائد ان کی طرف سے احسان ہوتا یہ بر ہے، اتنا ہی دیتیں تو دینے میں عدل یعنی مساوات ہوتی، یہ اقساط ہے آیت کریمہ نے معاہدہ سے دونوں صورتوں کی اجازت فرمائی اب یہ آیت زیادت و مساوات دونوں کی اجازت اور اُن میں تعظیم ذکر زیادت میں آیت تحت کی نظیر ہوگی اذ احییتم بتجید فحیوا با حسن منہا اور دوہا جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے زیادہ الفاظ جواب میں کہو یا اُسے ہی، واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ، یہ ہے توفیق اللہ تعالیٰ، تفسیر کریمہ محققہ میں تمام کلام کہ ان اوراق کے غیر میں نہ ملے گا والحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبایاً کافیہ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا و آلہ و ذویہ اٰمین والحمد للہ رب العالمین۔ بالجلہ عطر ارشادات ائمہ و نتیجہ تحقیقات مہمہ یہ ہوا کہ کریمہ محققہ میں اگر قتال سے

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ) باطمینان معاہدہ وہ اپنے قلعے خراب کر چکے ہوں تو فرض ہے کہ اتنی مدت دی جائے جس میں وہ اپنے قلعے درست کر لیں یہاں سے یکساں حالت کے معنی کھل گئے یعنی یہ نہ ہو کہ اپنا سامان ٹھیک کر کے اُن کی غفلت میں بند کر دو اور انہیں درستی سامان کی مہلت نہ دو، یہ ہے اسلام کا انصاف، والحمد للہ ۱۲ منہ غفرلہ۔

لے جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیت لاینبکم اللہ عن الذین الخ المطبوعہ المیمتہ مصر ۲۸/۴۰  
لے القرآن الکریم ۸۶/۴

قتال بالفعل مراد ہو تو یقیناً آیات کثیرہ سے منسوخ جس کے نسخ پر تصریحات جلیلہ مذکورہ کے علاوہ مبسوط و عنایہ و کفایہ و تبیین و بحر الرائق و رد المحتار کے نصوص کا اور اضافہ ہوا، یہ جواب اول تھا اور اگر مطلق قتال مقصود کہ ہر حربی غیر معاہد میں موجود، تو ضرور آیت محکمہ اور مشرکین ہند کو اس میں داخل کرنا شدید ظلم و ستم یہ جواب دوم ہوا اور یہی مذہب جمہور و مشرب منصور و مسلک ائمہ حنفیہ صدور ہے مسلم حنفی بننے والی ہند و پرستی نے نہ حنفیت قائم رکھی نہ حنفیت، نہ مذہب ہی برقرار رکھا نہ شریعت۔ ذلک ہو المحسوان المبین ۵ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم، دو جواب تو ہوئے۔

**لیڈروں کو تفسیرا جواب** ثالثاً وائے غربت اسلام و انصاف، کیا کوئی ان سے اتنا

کھنے والا نہیں کہ ہندوؤں کے بالفعل محاربین سے بھی تمھیں عداوت کا اقرار باہقی کے دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور، کیا تمھیں نہیں ہو کہ جب وہ محاربین قاتلین ظالمین کافرین گرفتار ہوئے اُن پر ثبوت اشد جرائم کے انبار ہوئے تمھاری چھاتی دھڑکی، تمھاری مانتا پھڑکی، گھبرائے، تملائے، سٹپٹائے، جیسے اکلوتے کی پھانسی سن کر ماں کو درد آئے، فوراً اگر گرم دھواں دھار ریزو لیوشن پاس کیا ہے کہ ہے یہ ہمارے پیارے ہیں یہ ہماری آنکھ کے تارے ہیں، انھوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا، اہلایا بچوں کا، مسجدیں ڈھائیں قرآن پھاڑے، یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنجی تھی، ہمیں اس کی مطلق پرواہ نہیں، یہ ہمارے سکے ہیں کوئی سوتیا ڈاہ نہیں، ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی، برتن ایک دوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے، اُن کے درد سے ہمیں غش پر غش آتا ہے، اُن کا بال بیکا ہوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا، لہٰذا ان کو معافی دی جائے، فوراً ان سے درگزر کی جائے، یہ ہے آیہ ممتحنہ پر تمھارا عمل، یہ ہے الذین قاتلوکم فی الدین سے تمھاری جنگ و جدل، یہ ہے واحد قہار کو تمھارا پیٹیٹ دینا، یہ ہے کلام جبار سے تمھارا چمچیلنا، اُن تمھارے سگوں نے قرآن مجید پھاڑے، تم نے اس کے احکام پاؤں تلے مل ڈالے، انھوں نے مسجدیں ڈھائیں، تم نے رب المسجید کے ارشاد دو قتیوں سے کچل ڈالے، قرآن چھوڑا ایمان چھوڑا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ موڑا اور ان کے دشمنوں اُن کے اعداء سے رشتہ جوڑا، یہ تمھیں اسلام کا بدلہ ملا۔

سے بعض مفتیان بے انصاف اسے دیکھیں جنھوں نے لکھا تھا کہ "اگر کوئی ہندو اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے برو قسط ناجائز، ص"

یہی اقرار یہی قول یہی وعدہ تھا ۱۲ حشمت علی عفی عنہ



واقف تھیں ہوا اور ان کے دل اڑے ہوئے ہیں۔

کویمہ لاینفک نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواسات ہی کی تو رخصت دی یا یہ فرمایا کہ انہیں اپنا انصار بناؤ، ان کے گھرے بار بار ہو جاؤ، ان کے طاغوت کو اپنے دین کا امام ٹھہراؤ، ان کی بجے پکارو، ان کی حمد کے نعرے مارو، انہیں مساجد مسلمین میں بادب و تعظیم پہنچا کر مشنڈ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لے جا کر مسلمانوں سے اونچا اٹھا کر واعظ و پادری مسلمان بناؤ ان کا مردار جیفہ اٹھاؤ، کندھے پر ٹنگی زبان پر بجے یوں مرگھٹ میں پہنچاؤ، مساجد کو ان کا ماتم گاہ بناؤ ان کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اعلان کراؤ ان کی موت پر بازار بند کرو سوگ مناؤ، ان سے اپنے ماتھے پر شتے لگواؤ، ان کی خوشی کو شمار اسلام بند کراؤ، گائے کا گوشت کھانا گناہ ٹھہراؤ، کھانے والوں کو مکینہ بناؤ، اُسے مثل سور کے گناؤ، خدا کی قسم کی جگہ رام دہائی گاؤ، واحد تہمار کے اسماء میں الحمد درچاؤ، اسے معاذ اللہ راتم یعنی ہر چیز میں رہا ہوا ہر شے میں حلول کئے ہوا ٹھہراؤ۔

عجب یہاں سے صریح گمراہی ظاہر ہوتی ان جاہل مفتیوں کی جنہوں نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے رام خدا ہی کو تو کہتے ہیں اور جب تنبیہ کی گئی کہ رام چھین و سیتا رام میں کون سے کھاکہ بظاہر رام ہنود کے یہاں خدا کو کہتے ہیں اور خدا کی دُوبائی دینا جائز ہے۔ اتحاد منانے کا اثر ہے کہ وہ جو شدید گالی رب العزت کو دیتے ہیں مقبول و شیر مادر ہے خدا کو تو رام بنا لیا کیا اپنے آپ کو بھی مولوی کی جگہ پنڈت اور عبد مضاف باحد اسماء الہیہ کے بدلے رام اس اور اپنی مسجد کو شوالہ اور اپنے مدرسہ کو پاٹ شالا کہنا روا رکھیں گے، کیا ان لغظوں کی جگہ کہ مولوی عبد... صاحب نے اپنے مدرسہ کی مسجد میں وعظ فرمایا یوں کہنے کی اجازت دیں گے کہ پنڈت رام داس جی نے اپنے پاٹ شالا کے شوالے میں کتھا بکھانی یا کم از کم اتنا کہ اپنے لئے مولوی صاحب اسلام علیکم کے بدلے پنڈت جی عتکار کہنا روا رکھیں گے، اور یہی نہیں اپنے جنازوں کے ساتھ کلمہ طیبہ کی جگہ رام رام ست پکاریں گے کہ آخر ہنود کے نزدیک رام خدا ہی تو ہے اور خدا ضرور حق ہے نہ اجازت دیں گے تو کیوں اللہ کو رام کہنا جائز، اور تمہارے لئے ویسے ہی ترجمے کو ناجائز معلوم ہوا، اللہ عز و جل کی عظمت سے اپنی عظمت دل میں زائد اور بہت زائد ہے، یہ ترجمہ کا سلسلہ تو بہت اونچا چلتا ہے مگر بے ادبوں کی اسی قدر سزا ہے ۱۲

حشمت علی لکھنوی عفی عنہ



اف لکم بنس للظلمین بدلا ۵۰  
 آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ تمہیں آیہ فتمنہ پڑھنے کا کیا منہ ہے تمہارا پڑنا یقیناً مصداق سب تالی القرآن و  
 القرآن یلعنہ (بہتیرے وہ ہیں کہ وہ تو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت فرما رہا ہے) ہے کیا اسی آیت  
 کا ترجمہ نہیں:

ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون ۵۱  
 جو ان سے موالات کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بالفعل متاکلین فی الدین سے موالات کی تو تم حکم قرآن  
 ظالمین ہوئے یا نہیں، اور یہی قرآن فرماتا ہے:  
 الا لعنة الله على الظالمین ۵۲  
 سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

تو حکم قرآن ایسے لوگ لعین ہوئے یا نہیں اب دو فتوے اب کرو آیہ فتمنہ کا دعویٰ۔  
 واللہ لا یہدی القوم الظالمین ۵۳  
 اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا، کچھ لوگ  
 الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر  
 کہتے ہیں ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور انہیں  
 وما ہم بمؤمنین ۵۴  
 ایمان نہیں اللہ اور مسلمانوں سے فریب کرتے ہیں اور  
 آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشرعون ۵۵  
 حقیقت میں اپنی ہی جانوں کو فریب میں ڈالتے  
 فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم  
 عذاب الیم بما کانوا یکذبون ۵۶  
 ہیں اور انہیں خبر نہیں ان کے دلوں میں بیماری  
 تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے  
 دردناک عذاب ہے ان کے جھوٹ کا بدلہ۔

سأبعثان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیکھیے کہ سب جانے دو کریمہ  
 لیڈروں کو چوتھا جواب لا ینفککم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر محکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں  
 کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی اب دیکھو تمہارے ہاتھ میں قرآن سے کیا ہے خالی ہوا۔

۵۰/۱۸	۱۸/۱۱	دارالکتب العربی بیروت ۸۵/۱ و ۳۰۴/۲	۵۰/۱۸
۲۳/۹	۱۸/۱۱	دارالکتب العربی بیروت ۸۵/۱ و ۳۰۴/۲	۲۳/۹
۱۰۹/۹	۱۸/۱۱	دارالکتب العربی بیروت ۸۵/۱ و ۳۰۴/۲	۱۰۹/۹
۱۰ تا ۸/۲	۱۸/۱۱	دارالکتب العربی بیروت ۸۵/۱ و ۳۰۴/۲	۱۰ تا ۸/۲

قرآن مجید کو رمان کے ساتھ ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لے جاؤ دونوں کی کوجا کر آؤ۔ ان کے سرغزہ کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس نہ کر بنا کر بھیجا ہے، یوں معنی نبوت جماؤ۔ اللہ عزوجل نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہی فرمایا انما انت ہذیکر تم تو نہیں مگر مذکر۔ اور خدا نے مذکر بنا کر بھیجا ہے اس نے معنی رسالت کا پورا نقشہ کھینچ دیا، ہاں لفظ بجایا اسے یوں دیکھا یا نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے اور امام دیشواو بجائے ہمدی موعود تو صاف کہہ دیا بلکہ اس کی حمد میں یہاں تک اونچے اڑے کہ "خاموشی از شنائے تو حد شنائے تست" صاف کہہ دیا کہ "آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو خوش کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا" صاف کہہ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے گا صاف کہہ دیا کہ ایسا مذہب چاہتے ہیں جو سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا" صاف کہہ دیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عسر بت پرستی پر نثار کر دی" کیا کریمہ لاینہضکم میں ان ملعونات و کفریات کی اجازت دی تھی۔

و یلکم لا تغتروا علی اللہ کذابا فی سحتکم  
بعذاب اللہ ومن اظلم ممن افتری  
علی اللہ کذابا، اولیک یعرضون علی  
ربہم ویقول الا شہاد ھولاء

تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں  
عذاب میں بھون دے اور اس سے بڑھ کر ظالم  
کون جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ لوگ کہ اپنے  
رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے

عہ یہاں سے صاف ظاہر ہوتی ان جاہل مفتیوں کی جنہوں نے لکھا "ہذیکر یاد دلانے کے معنی میں بولا جاتا ہے پس اگر کسی کو مذکر یعنی کوئی بات دلانے والا کہا جائے تو جائز ہے" مسلمانو! اللہ انصاف کہاں تو کوئی بات یاد دلانے والا اور کہاں یہ کہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا انہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مذکر بنا کر بھیجا ہے یہ گلفشانی جدید لیڈر بننے والے جناب عبد الما جد بدایونی کی ہے جو جلسہ جمعیت علمائے ہند دہلی میں ہوئی اور اخبار فتح دہلی ۲۴ نومبر میں چھپی انہیں کی حمایت میں مفتی مذکور کا وہ فتویٰ ہے مگر معلوم نہیں ان مفتی صاحب فقیہ کی کتاب علم یا ان کے طور پر پنڈت رام داس جی شاستری کی ودیا پشتک میں مولوی عبد الما جد کو پانڈے شری داس کہنے کا بھی جواز ہے یا ان کے کھیلنے کے لئے صرف بارگاہ قہار بے نیاز ہے ۱۲ جنت علی لکھنؤی عفی عنہ

یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا  
سُن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت وہ جو اللہ کی راہ سے  
روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی  
آخرت کے منکر ہیں۔

الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَىٰ سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى  
الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ  
وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ  
كَافِرُونَ ۝

دیکھی تم نے آئینہِ ممتحنہ میں اپنی صورت :

وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ كَذَلِكَ الْعَذَابُ  
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

یہ سزا ہے ظالموں کی، عذاب ایسا ہوتا ہے اور  
بیشک آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کیا اچھا ہوتا  
اگر وہ جانتے۔

سوال ضروری لیڈران پارتی کو اب تو کھلا کہ انہوں نے یقیناً  
دشمنانِ خدا اور رسول سے وداد و اتحاد منایا اور اُن کا کوئی  
عذر بارداُنہیں کام نہ آیا اب قرآنِ کریم سے اپنا حکم بنائیں، اوپر آئیہ کریمہ تلاوت ہوئی :

لیڈروں سے ضروری سوال

تم نہ پاؤ گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں  
کہ مخالفانِ خدا اور رسول سے وداد کریں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝

دوسری آیت میں فرماتا ہے :

تم اُن میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی  
کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری چیز ہے جو خود انہوں  
نے اپنے لئے تیار کی یہ کہ اُن پر اللہ کا غضب اُترا  
اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے، ادھر اگر انہیں  
اللہ و نبی و مشرِآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو  
دوست نہ بناتے مگر ہے کہ ان میں بہت فاسق ہیں۔

تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْبُئْسَ  
مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَخْطِ اللَّهُ عَلَيْهِمُ  
وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ  
بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا هُمْ  
أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَسِقُونَ ۝

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۵ / ۲۹

۱۱ / ۱۸ و ۱۹

سُورَةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

۶۸ / ۳۳

سُورَةُ

۵۸ / ۲۲

سُورَةُ

۵ / ۸۰ و ۸۱

سُورَةُ

ترکِ موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط فرمائیے اللہ واحد قہار سچا کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد منانے والے ہرگز مسلمان نہیں انھیں

اللہ و نبی و قرآن پر ایمان نہیں یا معاذ اللہ یہ سچے کہ ہم تو مکسالی مسلمان ہیں ہم تو قوم کے لیڈران و ریغارمران ہیں۔ مسلمان تو یہی کے گا کہ اللہ سچا دھن اصدق من اللہ حدیثاً، غرض ترکِ موالات میں افراط کی تو وہ کہ مجرد ملتِ حرام قطعی اور تفریط کی تو یہ کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد واجب بلکہ ان کی غلامی و انقیاد فرض بلکہ مدارِ ایمان۔ فسیح منقلب القلوب والابصار۔ پائی ہے اُسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔

اول میں تحریمِ حلال کی دوم میں تحلیلِ حرام بلکہ افراطِ حرام، اور ان دونوں کے حکم ظاہر و طشت از بام۔

انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے بہتانی الزام کا رو اللہ انصاف! کیا یہاں اہل حق نے انگریزوں کے خوش کرنے کو معاذ اللہ

مسلمانوں کا تباہ کرنے والا مسئلہ نکال لیا اُن اہل باطل نے مشرکین کے خوش کرنے کو صراحتہ کلام اللہ و احکام اللہ کو پاؤں کے نیچے مل ڈالا، مسلمان کو خدا لگتی کہنی چاہتے، ہندوؤں کی غلامی سے چھڑانے کو جو فتویٰ اہلسنت نے دئے کلامِ الہی و احکامِ الہی بیان کئے یہ تو ان کے دھرم میں انگریزوں کو خوش کرنے کے ہوئے وہ جو پیرنچر کے دور میں نصرانیت کی غلامی اُچھی تھی جسے اب ادھی جدی کے بعد لیڈر رو نے بیٹھے ہیں، کیا اُس کا ردِ علمائے اہل سنت نے نہ کیا، وہ کس کو خوش کرنے کو تھا، کیا بکثرت رسائل و مسائل اس کے رد میں نہ لکھے گئے، حتیٰ کہ اس کے بچے ندوے کے رد میں پچاسٹھ سے زائد رسائل شائع کئے جن میں جا بجا اُس نیم نصرانیت کا بھی ردِ تبلیغ ہے، یہ کس کے خوش کرنے کو تھا، کیا مصمصام حسن میں نہ تھا۔

نیچریاں راست خدا درگمند	نیچر و قانون و راپائے بند
سرتواند کہ زنجیر کشد	خط بخدایش سنچر کشد
کیست سنچر سی ایس آئی مست	گول بکول آمدہ نیچر پرست
چون شدہ استارہ ہند آن غل	نخس دہلند آمدہ، پنچوں زحل
عرش و فلک جن و ملک حشر تن	نار و جہاں جملہ غلط کرد و ظن
کیست نبی پُر دل پُر جوش گو	وحی چہ باشد سخن جوش ادا
برزوہ برہم ہمہ از اصل فرع	دین نو آورد و نو آورد شرع
ریش حرام ست و دم فرق فرض	جج سوتے انگلند بود قطع ارض
گفت بیا قوم مشغو قوم من	ہیں سوتے اعز از بد و قوم من

ذلت تان دین مسلمانی ست ۴۸ وائے برانکس کہ نہ نصرانی ست

(ترجمہ: خدا نچریوں کی قید میں ہے، نچر (طبیعت) اور قانون اس کو پابند کر نیوالے ہیں۔ وہ نچر سے سر نہیں پھر سکتا۔  
 سنیچر اس کی خدائی پر یکسر کھینچ دیتا ہے۔ سنیچر کون؟ سنی، ایس آئی ہے، ایک بیوقوف نچر پرست (سرسید) کو لیں آیا ہے۔  
 جب سے وہ کھوٹا شخص تیار ہند ہوا (اسے تمغہ ملا ہے) زحل کی طرح منحوس اور بلند ہو گیا ہے۔ اس نے عرش آسمان  
 فرشتے، حشر جہانی، جنت و دوزخ سب کو غلط اور ظنی قرار دیا ہے۔ (اس کے نزدیک) نبی کون ہے؟ بہادر اور  
 شعلہ بیان خطیب ہے۔ تمام اصول اور فروع کو اس نے درہم برہم کر دیا ہے، دین نیلا لایا ہے اور شریعت نئی لایا ہے۔  
 دائرہ حرام ہے اور (ٹیرٹی) مانگ کی دم فرض ہے، حج انگلیشتہ کی طرف سفر کا نام ہے۔ اس نے کہا اے میری قوم! آ اور  
 سن لے میری قوم اعزت کی طرف دوڑ۔ دین اسلام تمہاری ذلت ہے، افسوس اس شخص پر جو نصرانی (عیسائی) نہیں ہے)  
 یہ کس کی خوشی کو تھا، کیا مشرقستان اقدس میں نہ تھا ہے

ندویاں کس جلوہ در اسپج و لکچر می کنند	چوں بہ سنت می رسند آں کار دیگر می کنند
گر و انض را بر سر تاج لطف اللہ نمند	گہ پوادر را بر تخت عالماں بر می کنند
بخت و رخت تخت دیں میں جلوہ با صدش ہراں	پادری و سکاٹ با مسٹر پادری می کنند
مفت مفتی یافت ایس عزت کہ اور اہم نہیں	با اما مال نج و جنٹ و کلکٹر می کنند
ساز و ساز عالماں میں نظم بزم دیں بوی	میز و اسٹیج و ٹکٹ ہال و کلب گھر می کنند
زیں سگا لشہا چہ نالشا کہ خود ایں سرکش	داور دادار را برٹش گورنر می کنند

(ترجمہ: ندوہ والے جو تقریر اور لکچر میں جلوہ دکھاتے ہیں جب سنت تک پہنچے ہیں تو دوسرا کام کرتے ہیں (یعنی  
 سنت کی مخالفت)۔ کبھی رافضیوں کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا تاج رکھتے ہیں کبھی پادریوں کو عمار کے اسٹیج پر  
 بٹھاتے ہیں۔ دین کے اسٹیج کی قسمت اور ساز و سامان دیکھئے کہ سوداڑھی مندوں کے ساتھ پادری و سکاٹ اور مسٹر کو  
 (اپنا) بھائی بناتے ہیں مفتی کو مفت میں یہ عزت مل گئی کہ اسے اماموں، ججوں، جنٹوں اور کلکٹروں کا ہم نشین بنا دیتے ہیں۔  
 عمار کے ناز و انداز دیکھئے، مجلسِ نبی کا نظام دیکھئے، میز، اسٹیج، ٹکٹ ہال اور کلب گھر بناتے ہیں۔ ان خوشامدوں پر کیا رونابا کہ  
 یہ سرکش لوگ برٹش گورنر کو حاکم اور منصف مقرر کرتے ہیں)

یہ کس کی خوشی کو تھا، مولوی عبد الباری صاحب خدام کعبہ کی بانگی کے لئے مسجد کا پور کو عام سڑک اور  
 ہمیشہ کے لئے جنب و حائض و کافرو مشرک کی پامال کرا آئے اور کمال جرات اسے مسئلہ شریعی ٹھہرایا  
 اس کے رد میں ابانہ المتواری لکھا جس میں ان سے کہا گیا ہے

و انم نہ رمی بکعبہ اے پشت براہ کیں رہ کہ تو میروی بانگلستان است  
 کعبہ کی طرف پشت کر کے چلنے والے! میں جانتا ہوں تو کعبہ نہیں پہنچ سکے گا کہ جس راہ پر تو چل رہا ہے وہ انگلستان کا راستہ ہے



نیز ان کے شبہات و اہمیہ کے قلع قمع کو قاصع الواہیات شائع ہوا یہ کس کی خوشی کو تھا، بات یہ ہے ص

المراء یقیس علی نفسه

ص آدمی اپنے ہی احوال پر کرتا ہے قیاس

لیڈروں اور ان کی پارٹی نے آج تک نصرانیت کی تقلید و غلامی خوشنودی نصاریٰ کو کی اب کہ ان سے بگڑی اُس سے بدرجہا بڑھ کر خوشنودی ہندو کو ان کی غلامی کی سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ خادمانِ شرع بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں کہ اظہارِ مسائل سے خادمانِ شرع کا مقصد کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ عزوجل کی رضا اور اُس کے بندوں کو اُس کے احکام پہنچانا و لہذا الحمد للہ ہم کہیں واحد قہار اور اس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں جس نے انگریزوں کے خوش کرنے کو تباہی مسکین کا مسئلہ نکالا ہو، نہیں نہیں، بلکہ اُس پر بھی جس نے حق مسئلہ نہ رضا سے خدا و رسول نہ تنبیہ آگاہی مسکین کے لئے بتایا بلکہ اس سے خوشنودی نصاریٰ اُس کا مقصد و مدعا ہو اور ساتھ ہی یہ بھی کہ لیجئے کہ اللہ واحد قہار اور اس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں ان پر جنہوں نے خوشنودی مشرکین کے لئے تباہی اسلام کے مسائل دل سے نکالے اللہ عزوجل کے کلام اور احکام پر تحریف و تغیر سے کیا پلٹ کر ڈالے شعارِ اسلام بند کئے شعارِ کفر پسند کئے، مشرکوں کو امام و ہادی بنایا، اُن سے و دار اتحاد منایا اور اس پر سب لیڈر مل کر کہیں آمین۔ اُن کی یہ آمین ان شاء اللہ تعالیٰ خالی نہ جائے گی اگرچہ ان میں بہت کی دُعا نہ ہو الا فی ضللی۔

مشرکین سے معاہدہ کا بیان (۸) لیڈر کہ احکام اسلام کو یکسر بدلنے اور بیچارے عوام کو جھوٹے من گھڑت احکام سنا کر چھٹے پر تیلے ہیں محض اور لیڈروں کا رَوِّ بلیغ فریب دہی کے لئے اس طرف چلے ہیں کہ ہندوؤں سے

اور ہم سے اب جبکہ عہدِ موافقت ہو گیا تو ہم کو اس کا پورا کرنا لازمی ہے یہ شریعت پر محض اقرار ہے، اول کون سی شریعت میں ہے کہ مشرکوں سے عہدِ موافقت، کافروں سے معاہدہ و شرعیہ ایک مدت تک بمصلحت شرعی التوائے قتال کا عہد ہے نہ کہ موافقت کا جو یہ نصوص قطعیہ برام ہے۔

لیڈران پر دُوسرا رد دوم صرف موافقت ہی نہیں بلکہ لیڈران فرماتے ہیں اگر شرعی مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں۔

عہ عبارت گزشتہ اور یہ سب عبارات کہ اس بحث میں آتی ہیں جن پر خطبہ خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب جلسۃ انجمن علمائے صوبہ متحدہ ۱۲ رجب ۱۳۸۰ھ بمقام کانپور کی ہیں ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

**مشرکوں سے اتحاد** اللہ اکبر مشرک اور اتحاد جب تک یہ مشرک یا وہ مسلم نہ ہو جائیں دو ضدوں کا اتحاد کیونکر ممکن، ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوتے نہ یہ اُن کو مسلمان مان کر اُن سے متحد ہوتے تو ضرور صورت عکس ہے کہ انھیں نے شرک قبول کیا، لیڈر صاحب! ممنوع ہے یا نہیں تمہاری خانگی پنجابی بات نہیں ان الحکمہ اللہ حکم نہیں مگر اللہ کے لئے۔ خود لیڈران فرماتے ہیں خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا روا نہیں لا حکمہ الا للہ، اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ اگر رسول کی اطاعت لازم ہے تو اس صورت میں جبکہ مخالفت احکام الہیہ نہ ہو ورنہ انہا الطاعة فی المعصیۃ مشہور ہے۔

**لیڈران کے نزدیک رسول اللہ بھی خلافِ خدا حکم فرما سکتے ہیں** اللہ اکبر واحد قہار تو یہ فرماتے کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور لیڈران فرمائیں رسول کی اطاعت اُسی وقت تک ہے جب تک وہ احکام الہی کی مخالفت نہ کرے۔ جب رسول خلافِ خدا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں۔ خیر، جب آپ کے یہاں رسول کا یہ مرتبہ ہے تو کیا قوم پر آپ کی اطاعت ہر طرح لازم ہے اگرچہ خلافِ خدا و قرآن حکم دیجئے ابھی تو آپ نے کہا کہ حکم نہیں مگر خدا کے لئے، اب اگر خدائی دعویٰ تمہیں نہیں تو دکھاؤ خدا نے کہاں فرمایا ہے کہ مشرکوں سے اتحاد پیدا کرنا بمصلحت ممنوع نہیں۔

ہا تو اب رہا نکم ان کنتم صدقین ﷺ لاؤ اپنی بُریان اگر تم سچے ہو۔ قرآن عظیم کے صفحات مشرکین سے اتحاد و ودا حرام کرنے سے گونج رہے ہیں، لیڈر و! انتم اعلم ام اللہ ﷻ مصلحت شرعی تم زیادہ جانو یا اللہ، جو فرماتا ہے : لا تتخذوا باطنانہ من دونکم لایا لونکم خیلا لا و دوا ما عنکم۔ کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں چلنا۔

۵۰/۶ و ۴۰/۱۲ و ۶۶/۱۲

۸۰/۴

۱۱۱/۲

۱۳۰/۲

۱۱۸/۳

لہ القرآن الکریم

لہ القرآن الکریم

۵۳

۵۴

۵۵

اللہ اکبر ایسا کھلا اقرار اور واحد قہار پر - اللہ عزوجل فرماتا ہے :  
 وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ السُّنْتُكُمْ هَذَا حِلَالٌ وَ هَذَا حَرَامٌ لَتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يَفْلَحُونَ ۝  
 مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝  
 اپنی زبانوں کی جھوٹی بناوٹ سے نہ کہو کہ یہ حلال اور  
 یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ  
 پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے تھوڑے  
 دنوں دنیا میں برت لیں اور ان کے لئے دردناک  
 عذاب ہے۔

لیڈران پر تیسرا رد لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد  
 میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

لیڈران کے نزدیک دشمنانِ خدا اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اُس میں  
 محبتِ خدا کا ادعا واقعی ان کے نزدیک اللہ کی محبت  
 سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں  
 سے مل کر ایک ہو جائیں۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں :

الاعداء ثلاثة عدوك وعدو صدیقك دشمن تین ہیں : ایک خود تیرا دشمن ، دوسرا تیرے  
 وصدیق عدوك لہ دوست کا دشمن ، تیسرا تیرے دشمن کا دوست۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے : فَاِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ تم کہ اُس  
 کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکر اللہ کے دشمن نہ ہوئے ؟

تَوَدُّ عَدُوِّي ثُمَّ تَزْعُمُ اَنَّيْ

صَدِّيقُكَ لَيْسَ اَلْعَدُوُّكَ عِنْدَكَ بِعَارِبٍ

(تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھگ مارتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں، حقت  
 تجھ سے دور نہیں)



اُسی میں ہے :

لا یجوز امان اسیر ولا تا جریدا خل علیہم  
لا ینہما لایخافونہما والامان یختص بمحل  
الخوف <sup>یہ</sup> (ملخصاً)  
اُسی میں ہے :

قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں تجارت کو گیا ہو اُن کی  
امان صحیح نہیں اس لئے کہ کافران سے نہ ڈریں گے  
اور امان وہیں ہو سکتی ہے جہاں خوف ہو۔ (ملخصاً)

ومن اسلم فی دار الحرب و لم  
یہاجر الینا لایصح امانہ لما  
بینا <sup>یہ</sup>

جو دار الحرب میں مسلمان ہوا اور دار الاسلام میں  
ہجرت کر کے نہ آئے اُس کا امان دینا بھی صحیح نہیں  
اُسی دلیل سے کہ ہم بیان کر چکے۔

فتح القدر میں ہے :

لما بینا من ان الامان یختص بمحل  
الخوف ولا خوف منه حال کونہ  
مقیماً فی دارہم لا منعة له ولا قوة  
دفاع <sup>یہ</sup>

ہماری بیان کی ہوئی دلیل یہ ہے کہ امان دینا اس  
کا صحیح ہے جس سے خوف ہو اور اس سے خوف  
نہیں کہ یہ انھیں کے ملک میں رہتا ہے، اس کے  
پاس نہ اپنی حمایت کرنے والا کوئی گروہ ہے  
نہ مدافعت کفار کی قوت۔

غنیۃ امام اکمل میں ہے :

شرط جواز امان ہو الایمان وعلتہ  
ہو الخوف لان الخوف انما یحصل  
من له قوة و امتناع <sup>یہ</sup>  
کلام امام نسفی میں ہے :

امان جائز ہونے کی شرط ایمان ہے اور اُس کی  
علت خوف اس لئے کہ خوف اُسی سے ہوتا ہے  
جو زور رکھتا ہو اور اپنے آپ کو بچا سکتا ہو۔

صح امانہ لانه من اهل القتال

اس کی امان صحیح ہے اس لئے کہ وہ قتال کے

۵۴۵/۲	المکتبۃ العربیہ کراچی	باب الموائد ومن یجوز امانہ	لہ الہدایۃ
" "	" "	" "	لہ
۲۱۳/۵	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر	" "	لہ فتح القدر
" "	" "	" "	لہ غنیۃ مع الفتح القدر



و منعة الاسلام في خافونه فينخذ منه  
الامان الذي هو ازالة الخوف

اسی میں ہے :

لايجوز امان اسير و تا جرد دخل عليهم  
و مسلم اسلم في دار الحرب و لم  
يهاجروا لان الامان يكون على خوف و لا خوف  
لهم منه

تبیین امام زیلعی میں ہے :

لو دخل مسلم في عسكر اهل الحرب في  
دار الاسلام و امنهم لا يصح امانه الا اذا اقامتهم  
من يقاومهم بخلاف ما اذا امن عشرين  
او نحوهم في دار الاسلام حيث يجوز  
امانه لان الواحد وان كان مقهورا باعتبار  
نفسه حيث لا يقاومهم لكنه  
قاهر مستمتع بقوة المسلمين فكان  
قاها لهم حكما (ملخصا)

اسی میں ہے :

الامان ازالة الخوف و من لم

لاقى ہے اور اپنی حمایت کے لئے اسلامی گروہ رکھتا  
ہے تو کافر اس سے ڈریں گے تو امان کہ خوف  
زائل کرنے کا نام ہے اُس سے نفاذ پائے گی۔

قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں داخل ہوا یا حربی کہ  
وہاں اسلام لایا اور دار الاسلام کی طرف ہجرت  
نہ کی ان کا امان دینا صحیح نہیں کہ امان ڈریں ہوتی  
ہے اور کافران سے نہ ڈریں گے۔

حربیوں کا لشکر دار الاسلام میں آیا ہوا ہے اور  
کوئی مسلمان ان کے لشکر میں جا کر امان فے گئے  
یہ امان صحیح نہیں بل جب اتنے مسلمان انھیں  
امان دیں جو اس لشکر کی مقاومت کر سکتے ہوں  
بخلاف اس کے مثلاً بیس پچیس حربی دار الاسلام  
میں آئے اور ایک مسلمان نے اُن میں جا کر انھیں  
امان دے دی یہ امان صحیح ہوگی کہ ایک اگرچہ  
بیس سے مغلوب ہے ان کی مقاومت نہیں کر سکتا  
مگر وہ مسلمانوں کے زور سے ان پر غالب ہے تو حکما  
غلبہ اسی کو ہوگا۔ (ملخصا)

امان خوف زائل کرنے کا نام ہے اور وہ جو قتال

لہ کافی شرح وافی للنسفی

کے

تبیین الحقائق

کتاب السیر

المطبعة الکبری الامیریہ بولاق مصر ۲۴۶/۳

یباشر القتال لایخافونه فکیف یصح نہ کرے کافر اس سے نہ ڈریں گے تو اس کی امان امانہ یہ

ایمان سے کہنا کیا تم ہندو پر قابو رکھتے کیا تم ان کے قتل پر قادر تھے کیا ان کو تم سے خوف قتل تھا ہے تمہاری امان نے زائل کیا، اور جب یہ سمجھ نہ تھا اور بیشک نہ تھا تو تمہارا معاہدہ اگر بغرض باطل، معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی قطعاً باطل و مردود تھا اور مردود کو پورا کرنا لازمی بتانا اس سے بڑھ کر مردود۔

سبڈران پر چھٹا رد ششم کفار سے معاہدہ شرعیہ میں شرط اعظم یہ ہے کہ جتنی مدت سامان سے غفلت نہ کریں کہ التواء و معاہدہ سے اصل مقصود یہی ہے ورنہ تارک فرض اہم ہوں گے اور مستحق تاجرہنم، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بدائع امام ملک العلماء میں ہے :

المعاہدة شرطها الضرورة وھی ضرورية معاہدہ جائز ہونے کی شرط ضرورت ہے اور وہ استعداد القتال لان المودعة ترك القتال ضرورت یہ ہے کہ اس مدت میں سامان قتال القتال المضروض فلا یجوز الا فی درست کریں اس لئے کہ جہاد فرض ہے اور معاہدہ حال یقع وسیلة الى القتال ہے اس فرض کا ترک ہے تو اُسی حال میں حلال ہو سکتا ہے کہ یہ جہاد کے لئے وسیلہ پڑے۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہندوؤں سے آمادگی قتال میں ہو اور اسی لئے ایک مدت تک ان سے معاہدہ کیا ہے کہ اس فرصت میں ان کے قتل کا سامان مہیا کر لو کیوں مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو بلکہ عالم الغیب و القلب کے ساتھ فریب کی راہ لیتے ہو۔

وما یخذعون الا انفسهم وما یشعرون اور فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

طرح ثابت ہوا کہ تمہارا یہ معاہدہ اگر بغرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں بھی ہوتا جب بھی

حرام و مردود و خلاف شرع ہوا، اب کیوں نہ یاد کریں لیڈران اپنا ہی قول کہ ”خدا کے یہاں معاہدہ کا جیلہ بھی کارگر ہوتا ہے“ یا دیکھئے کیا جواب ملتا ہے کوئی اگر معاہدہ کا دعویٰ بھی کرے تو خلاف شرع معاہدہ کیونکر مسلم ہوگا کیونکہ صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے اور الا ما احل بہ حراما و احرم بہ حلالا (مکروہ معاہدہ جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنائے۔ ت) کا استثناء حکم مستقل ہے۔“

**لیڈران پر سوال رد** ہفتم لیڈران کی بڑی کوشش اس میں ہے کہ مشرکین ہند کے شدید مظالم چھپائیں اور ان کو جیسے بنے لم لیاقتلو کم فی الدین میں داخل ٹھہرائیں تاکہ انھیں زیر حکم لایینہ سکھ اللہ لائیں یہ صاف کہہ رہا ہے کہ معاہدہ کا عذر محض جھوٹا ہے معاہدہ تو حسب ضرورت شرعیہ خاص مقامات میں سے خاص وقت قتال بھی جائز ہے پھر اگر معاہدہ ہوتا تو اس کھینچ تان کی کیا ضرورت پڑتی معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے ہیں اور قصداً جکتے ہیں اور دل میں خوب سمجھ رہے ہیں کہ زرا جھوٹ جکتے ہیں واللہ علیم بالظالمین (اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ ت)

**مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض (۹) لیڈران حاشا تمھارا** کے لئے ہوا نہ اس کا کچھ ذکر تھا نہ تم ان پر قہر تھے نہ انھیں تم سے اپنے قتل کا خوف تھا بلکہ دونوں تمھارے کے ہاتھ میں مقصور ہوئے ہرگز اس مدت معاہدہ میں تم قتل ہندو کا سامان کر رہے ہوئے ہرگز تمھاری نیت نہ ہرگز تم ایسا کر سکتے ہو غرض معاہدہ شرعیہ سے ایسا ہی دور ہو جیسے مشرکین توحید سے یا تم شرع مجید سے بلکہ یہ ناپاک معاہدہ چار باتوں کے لئے ہوا :

**مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے** یکم، مشرکین سے عقد مواخات بھائی چارہ کہ برادران وطن ہند و بھائی، اللہ عز وجل فرمائے انما المؤمنون اخوة مسلمان آپس میں بھائی ہیں، تم کہو نحن و المشرکون اخوة ہم اور مشرکین آپس میں بھائی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

المترالی الذین نافقوا یقولون لا خوافیہم کفر واپہ  
کیا تم نے نہ دیکھا منافقوں کو کہ اپنے بھائی کافروں  
سے کہتے ہیں۔

وہاں من اہل الکتاب تھا یہاں اس سے بڑھ کر من المشرکین ہوا۔

کافروں سے اتحاد کرنے والے  
بحکم قرآن کافر ہیں  
دوم، ان سے اتحاد، حالانکہ قرآن عظیم میں سے  
زیادہ آیات میں اسے مردود و ملعون فرما چکا اور  
جا بجا صاف ارشاد فرما دیا کہ ایسا کرنے والے  
نہیں کہیں سے ہیں ومن یتولہم منکم فانه منہم، ایسا کرنے والے مسلمان نہیں لا تجد  
قومایؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ، ایسا کرنے والوں کو  
اللہ ورسول وقرآن پر ایمان نہیں ولوکانوا یؤمنون باللہ والتسبی وما انزل الیہ ما اتخذہم  
اولیاء۔

کافروں کا حلیف بننا حرام ہے  
سوم، مشرکین کے حلیف بننا انہیں اپنا حلیف  
بنانا، حالانکہ حلیف بنانا منسوخ ہو چکا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تحد ثواف الاسلام حلقا۔ رواہ  
الامام احمد فی المسند و محمد بن  
عیسیٰ فی الجامع عن عمرو بن العاص  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔  
اب اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔ یہ حدیث  
امام احمد نے مسند اور امام محمد بن عیسیٰ نے جامع  
میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے بسند حسن روایت کی۔

یہ منسوخت ہی کے عمل پر ہیں، کل کو شراب بھی حلال کر لیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک  
بڑھیں گے، رب عز وجل فرماتا ہے:

۱۱/۵۹	لہ العتر آن الکریم	۱۱
۵۱/۵	"	۵۱
۲۲/۵۸	"	۲۲
۸۱/۵	"	۸۱

۱۹۲/۱  
مسند احمد بن حنبل  
جامع الترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی الحلف  
امین کمینی کتب خانہ رشیدیہ دہلی  
مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص دار الفکر بیروت ۲/۲۰۷، ۲۱۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا  
دِينَكُمْ هُنَا وَأُولَئِكَ مِنَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا  
مَنْ قَبْلَكُمْ وَالْكَافِرُ أَوْلِيَاءُ وَاتَّقُوا اللَّهَ أَنْ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

تفسیر ابن جریر میں اس آیت کریمہ کے تحت میں ہے :  
يقول لا تتخذوهم ايها المؤمنون انصارا  
ادخوانا و حلفاء فانهم لا يأتونكم  
خبالا وان اظهروا لكم مودة و صداقة -  
رب عز وجل فرماتا ہے اے مسلمانو! کافروں کو  
مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ وہ تمہاری  
ضرر رسانی میں کمی نہ کریں گے اگرچہ تم سے دوستی و  
یارانہ ظاہر کریں۔

فقہ و حدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکل الآثار میں یہ تحقیق  
فرما کر کہ مشرکوں سے استعانت حرام ہے کتابی سے ہو سکتی ہے اس پر حدیث سوم کہ فائدہ ثانیہ میں  
آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافقہ کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس کر دیا  
اور انہیں مشرکین فرمایا اعتراض وارد کی کہ دیکھو حضور نے یہود کو بھی مشرکین سے گنا اور ان سے استعانت  
کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا اس کے جواب میں فرمایا اس کی وجہ ان کا اُس مشرک منافق سے حلف  
کہ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہو کر وہ  
کتابی نہ رہے مرتد ہو گئے اور اسی طرح مشرک - عبارت یہ ہے :

جوابنا ان وجه قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لهؤلاء اليهود على  
ما بينهم وبين ابن ابى المنافق من الحلف و المحالفة هي الموافقة من  
المحالفين للمحالفين فكانوا بذلك خارجين من اهل الكتاب مرتدين عما  
كانوا عليه وصاروا مشركين كمشركي العرب (ملخصاً)

امام ابو الوليد باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی نے معتصر میں اسے معتبر رکھا

۱۵ القرآن الکریم ۵/۵۷

۱۶ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۵/۵۷ المطبعة الميمنية مصر ۱۶۶/۶  
۱۷ مشکل الآثار للطحاوی کتاب الجہاد باب بیان مشکل باروی عن رسول اللہ الخ دار صادر بیروت ۲۴۱/۳



ان بنی قینقاع بمحالفتہم عبد اللہ صادرا  
کالمردین فخر جوابہ عن حکم اہل  
الکتاب فصاروا کالمشورکین فکان لہم حکمہم  
فلذلک منعوا وسبوا مشرکین (ملفوظ)  
بنی قینقاع کے یہودی ابن ابی کے حلیف بن کر  
مرتدوں کے مثل ہو گئے تو کتیبوں کے حکم میں رہے  
اور مشرکوں کی طرح ہو گئے تو ان کا وہی حکم ہوا  
جو مشرکوں کا، اسی واسطے حدیث نے انہیں منع  
فرمایا اور ان کا نام مشرک رکھا۔ (ملفوظ)

سبحان اللہ! یہودی مشرک کے حلیف بن کر کتابی نہ رہے مرتد و مشرک ہو گئے حالانکہ الکفر  
ملہ واحدہ مگر کلمہ گویڈ مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کر نہ مرتد ہوئے نہ مشرک، ہٹے کٹے  
مسلمان ہی بنے رہے

مشرک سے عہد باندہ کے مشرک ہوتے یہود

یہ مشرکوں کے عبد مسلمان ہی رہے

**اقول** حلف جب دو مساوی گروہوں میں ہو فریقین یکساں ہیں اور جب مغلوب و ضعیف گروہ  
دوسرے کی پناہ لے کر اس کا حلیف بنے تو پوری موافقت کا بار اسی پر ہے اس کی طرف سے صرف  
قبول پناہ وہی ہے، ابن ابی نبیث نے بڑی سطوت پیدا کر لی تھی یہاں تک کہ اس کے لئے تاج تیار  
کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اسے بادشاہ بنایا جائے تو یہودی بنی قینقاع کا حلف اس کی شوکت سے مستفید  
ہی ہونے کو تھا، ولہذا امام نے فرمایا: ہی الموافقة من الحالین للمحالین (حلف کرنے والے  
جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں۔ ت) نہ اختصار کی طرح الموافقة بین  
المتحالین (حلف کرنے والوں کے درمیان موافقت۔ ت) پھر دربارہ ادیان حکم یہ ہے کہ نازل  
سے مجرد ارادہ موافقت نازل کر دیتا ہے اور قصد کے لئے صرف ارادہ کافی نہیں، مسلمان اگر معاذ اللہ  
ارادہ کفر کرے گا کافر ہو جائے گا، لیکن کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہوگا جب تک اسلام قبول  
نہ کرے، یوں ہی کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نہ رہے ارادے سے کتابی  
نہ ہو جائے گا لہذا وہ یہودی مشرک ہو گئے، ابن ابی نبیث کتابی نہ ہوا۔ یونہی حلیفان مشرکین ہند پر

۱۔ المعترض من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۰۱  
۲۔ مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۴۱  
۳۔ المعترض من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۰۱

امام کا یہ حکم نافذ ہوگا، مشرکین ہند مسلمان نہ ہو جائیں گے۔

اصل مقصود سبک گورنمنٹ ہے چہارم، اصل مقصود سبک گورنمنٹ ہے جس کی صاف تصریح  
بڑے بڑے لیڈران نے کر دی اس میں اپنی کمزوری بلکہ  
اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام سنی ہے عجز دیکھ کر مشرکوں کا دامن پکڑا اپنا یار و انصار بنایا  
اوروں کو چھوڑیے مولویوں میں گئے جانے والے لیڈر فرماتے ہیں ہم تو ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض سلاہی  
سمجھتے ہیں اس کے لئے ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے حالانکہ  
مشرکوں سے ایسی استعانت نص قرآنی کے خلاف اور قطعاً حرام بلکہ صراحتہ قرآن کریم کی تکذیب ہے، ہم  
اس بحث کو بعونہ چند فوائد میں روشن کریں:

مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ہے فائدہ اولیٰ آیات کریمہ، قرآن کریم  
نے منع موالات کفار کو بکثرت آیات میں ارشاد

فرمایا وہ سب اُن کو مددگار بنانے سے ممانعت ہیں، یہ اعلیٰ درجہ موالات میں سے ہے، ولہذا کبار مفسرین نے  
جا بجا ولی کو ناصر اور ولایت کو نصرت و معونت و مظاہرت سے تفسیر کیا، مگر ہم یہاں صرف اُن بعض آیات  
پر اقتصار کریں جو اپنے سوق نظم یا شان نزول سے اس مقصود کو بالخصوص افادہ فرما رہی ہیں:

استعانت بمشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ آیت نمبر ۱:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ  
دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ  
قَدْ بَدَأَ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ  
وَمَا تُخْفِي صدورهم أكبرُ قد بينا  
لَكُمْ الْآيَاتِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو! اپنے غیروں کو رازدار نہ بناؤ  
وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے اُن کی ولی  
تتما ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے  
مومنوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو اُن کے سینوں  
میں دبی ہے اور بڑی ہے بیشک ہم نے تمہارے  
سامنے نشانیاں صاف بیان فرمادیں اگر تمہیں  
عقل ہو۔

علہ مثل شوکت علی و محمد علی و ابوالکلام آزاد ۱۲ حشمت علی غفرلہ  
علہ وہی خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ۱۲ حشمت علی غفرلہ

لیڈران نے اس آئہ کریمہ کو یہ آئہ کریمہ اپنے ایک ایک جھلے سے اس طوفان بد تمیزی کو ج  
آج مشرکین ہند سے لیڈران برت رہے ہیں رد  
کیسا کیسا رد کیا کس کس طرح جھٹلایا فرماتی ہے :

۱۔ حالت کمزوری و عجز میں مدد کے لئے جس کسی کی طرف التجالی جلائے ضرور ہے کہ اُسے اپنا راز دار  
بنایا جائے اور رب عز وجل فرماتا ہے : کسی کافر کو اپنا راز دار نہ بناؤ ۔ یہ واحد قہار کی نافرمانی ہوئی ۔  
ب۔ ظاہر ہے کہ اُسے اپنا خیر خواہ سمجھا گیا کہ بد خواہ کے دامن میں کوئی نہ چُپے گا ، اور رب عز وجل فرماتا ہے :  
وہ تمہاری بد خواہی میں کمی نہ کریں گے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہوئی ۔

ج۔ مصیبت میں التجا و استمداد اسی سے ہوگی جسے جانا جائے کہ ہمیں مشقت سے بچائے گا ، اور  
رب عز وجل فرماتا ہے : اُن کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا ۔ یہ دوسری تکذیب ہوئی ۔

د۔ چھپا دشمن جس سے اثر عداوت کبھی ظاہر نہ ہوا آدمی اس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے منہ  
سے بغض نکل چکا اس سے قطعی احتراز کرے گا۔ رب عز وجل نے فرما دیا تھا کہ دشمنی اُن کے منہ  
سے ظاہر ہو چکی پھر بھی اُن کی شہیت سنئے وہ اندھا بہرا کر دیا کہ نہ اللہ تعالیٰ کی سستی نہ اُن کے منہ  
سے چھلکی یا درہی ۔

۵۔ اگر ایک خفیف حد کی مخالفت و رنجش ظاہر ہوتی اور اطمینان ہوتا کہ دل میں اس سے زائد نہیں تو  
کچھ گنجائش ہو سکتی کہ یہ ہمارا اس حد کا بد خواہ نہیں جو ایسی بھاری مصیبت میں ساتھ نہ دے ۔  
اس خیال ارذل کو رب عز وجل نے ان تینوں جملوں سے رد فرما دیا کہ وہ کوئی بلکہ مخالفت نہیں  
تمہاری بد خواہی میں کمی نہ کریں گے یہ گمان نہ کرنا کہ وہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں تم پر کچھ ترس کرینگے  
اُن کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو کوئی خفیف رنجش اُن کے منہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور  
پوری دشمنی بیر عداوت ، اور اس پر چوتھا جملہ یہ ارشاد فرما دیا کہ اُس پر بس نہ جانو کہ اُن کے  
دلوں کی دبی اور سخت تر ہے مگر اُنہوں نے اس واحد قہار کریم مہربان پروردگار کی ایک نہ مانی  
اور جملے جملے کی تکذیب ہی ٹھانی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ۔

آیت نمبر ۲ :

بشر المتفقتین بان لهم عذابا الیما الذین اے محبوب! خوشخبری دو منافقوں کو کہ اُن کے لئے

يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ  
الْمُؤْمِنِينَ لِيَبْتِغُونَ عَنْهُمْ الْعِزَّةَ فَإِنَّ  
الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

دردناک عذاب ہے، وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں  
کو مددگار بناتے ہیں کیا اُن کے پاس عزت  
دھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے قبضے میں ہے۔

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بل بازو سے ہمیں قوت  
ملے گی، ہماری کمزوری و ذلت غلبہ و عزت سے بدلے گی، اللہ عز و جل فرماتا ہے، یہ اُن کی بد عقلی ہے  
کافروں کی مدد سے غلبہ و عزت کی تمنا ہوس باطل ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور  
اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السليم میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے :

بَيَانُ لَخِيْبَةِ سِرِّ جَانِهِمْ اِيَطْلُبُونَ بِمُؤَالَاتِهِ  
اَلْكَفْرَ الْقُوَّةَ وَالْغَلْبَةَ (فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا)  
تَعْلِيلُ لِبُطْلَانِ سِرِّ اِيَهُمْ فَإِنَّ انْحِصَارَ جَمِيعِ  
اَفْرَادِ الْعِزَّةِ فِي جَنْبِهِ عِزٌّ وَعِلَاقَةٌ بِحَدِيثِ  
لَا يَنْبَغِي لَهَا اِلَّا اَوْلِيَاءُ قَالَ تَعَالَى وَاللَّهُ الْعِزَّةُ  
وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَقْضَى بِبُطْلَانِ  
التَّعَزُّزِ بِغَيْرِهِ وَاسْتِحْالَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ  
(مختصراً)۔

اس آیت میں ان کی نامرادی کا بیان ہے جو کافروں  
سے استعانت کرتے ہیں، فرماتا ہے کیا کافروں کی  
دوستی سے غلبہ و قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری  
اللہ کے لئے ہے، اس میں ان کی رائے فاسد  
ہونے پر دلیل فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت عزت  
کے لئے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی  
کو نہیں مل سکتیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت  
صرف اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے، تو  
اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور اُن سے نفع پہنچا محال۔ (مختصراً)

آیت نمبر ۳ :

لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ  
تَفْسِيرُ بَابِ التَّأْوِيلِ فِيهِ :

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار نہ بنائیں  
اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

ان عبادة بن الصامت كان له حلفاء من اليهود فقال يوم الاحزاب يا رسول الله

معی خمسائے من الیہود وقد سأت ان استظهر بهم علی العد وفترلت هذه الآية وقوله (لا يتخذ المؤمنون) الآية یعنی النصارا و اعدائنا (من دون المؤمنین) یعنی من غیر المؤمنین والمعنی لا يجعل المؤمن ولايته لمن هو غیر مو من نهی الله المؤمنین ان یوالوا الکفار اذ ینالوا طفوهم لقراية بينهم او محبة او معاشرة والمحبة فی الله والبغض فی الله باب عظیم واصل من اصول الایمان

یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے غزوہ احزاب میں انھوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ساتھ پانسیو یہودی ہیں میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر ان سے مدد لوں۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مددگار نہ بنائیں کہ یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ رشتے خواہ یا رائے خواہ بڑے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برتیں یا ان سے لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔

مدارک شریف پارہ ۶ میں ہے

ای لا تتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتستنصرونہم وتواخونہم وتعاشرنہم معاشرۃ المؤمنین۔

یعنی رب عز وجل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے معاون بنو اور ان سے اپنے لئے مدد چاہو انھیں بھائی بناؤ کونیوی برتاؤ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا رکھو اس سبب منع فرماتا ہے۔ تفسیر کبیر پارہ ۶ میں ہے:

المراد ان الله تعالى امر المسلم ان لا يتخذ المجیب والناصر الا من المسلمین یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ہی کو اپنا دوست مددگار بنائیں۔

اسی میں ہے:

۱۔ باب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیت ۳/۲۸ مصطفیٰ ابابلی مصر ۳۳۶/۱  
۲۔ مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) تحت آیت لا تتخذوا الیہود الخ دار الکتاب العربی بیروت ۲۸۴/۱  
۳۔ مفتاح الغیب (التفسیر الکبیر) ۲۔ ۲۔ انما ولیکم اللہ ورسوله الخ المطبعة البیہیہ المصریہ مصر ۳۰/۱۲



یعنی لاتخذوہم اولیاء ای لاتعتمدوا علی الاستنصار بہم ولا تتوددوا الیہم۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابی السعود و تفسیر فتوحات الہیہ میں زیر آیہ مذکورہ ہے :

نہو عن موالاتہم لقراۃ اوصداۃ جاہلیۃ ونحوہما من اسباب المصادقۃ و المعاشرة وعن الاستعانة بہم فی القزو وسائر الامور الدینیۃ۔

یعنی مسلمان منع کئے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہو یا اسلام سے پہلے کا یارانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب اور منع کئے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں۔

آیت نمبر ۴ :

فان تولوا فخذوہم و اقللوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیا ولا نصیرا۔

اس آیت کریمہ میں ولی کے ساتھ لفظ نصیر خود ہی صاف ارشاد ہے کہ انہیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام۔ تفسیر مدارک التنزیل میں ہے :

(فان تولوا) عن الایمان (فخذوہم و اقللوہم حیث وجدتموہم) ولا تتخذوا منہم ولیا ولا نصیرا) وان بذلواکم الولایۃ والنصرۃ فلا تقبلوا منہم (الا الذین یصلون الی قوم) ویصلون بہم والاستثناء من قولہ فخذوہم و اقللوہم دون الموالاتۃ۔

اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان میں کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمہاری دوستداری و مددگاری بگھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہدہ سے ملیں یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء ہے نہ دوستی سے کہ وہ تو ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔

۱۔ مفاتیح الغیب (التفسیر البکیر) زیر آیت لاتخذوا الیہود الخ المطبوعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۱۲/۱۶

۲۔ ارشاد العقل السلیم تفسیر ابی السعود ۲۳/۲ لاتخذوا المؤمنون الکافرین اولیاء دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۳/۲

۳۔ القرآن الکریم ۸۹/۴

۴۔ مدارک التنزیل (تفسیر النسخی) زیر آیت ۸۹/۴ دار الکتاب العربی بیروت ۲۴۲/۱



اس سے معاہدین مستثنیٰ ہیں۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے :

قال الطیبی لا من الضمیقی ولا تتخذوا  
وان کان اقرب لان اتخاذا الوئی منهم  
منهم حرام مطلقاً

طیبی نے کہا دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت  
سے استثناء نہیں اگرچہ وہ قریب تر ہے اس  
لئے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً  
حرام ہے اگرچہ معاہد ہو۔

اقول اس پر خود سیاق کریمہ دال کر قتل و قتال ہی کے منع و رخصت کا ذکر ہے یونہی عموم حکم  
نفس استثناء کا مفاد کہ مجاہدین متصلین بالمعاہدین و معاہدین غیر جانبدار طرفین مستثنیٰ فرمائے  
واللہ تعالیٰ اعلم

استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں فائدہ ثانیہ : صحاح  
احادیث ناظر

حدیث ۱ : صحیح مسلم و سنن ابی یوسف و مشکل الآثار امام طحاوی میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها سے ہے جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنگستان و بڑہ میں (کہ  
مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جس کی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا، اصحاب کرام اُسے دیکھ کر  
خوش ہوئے، اُس نے عرض کی، میں اس لئے حاضر ہوا کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو  
مال ہاتھ لگے اُس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اتوا مت  
باللہ ورسولہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے ؟ کہا : نہ۔ فرمایا : فارجع فلن نستعین  
بمشرک تو پلٹ جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے جب وہ الخلیفہ  
پہنچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ خوش ہوئے کہ واپس آیا وہی پہلی بات  
عرض کی اور حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا کہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے ؟ کہا : نہ۔  
فرمایا : فارجع فلن نستعین بمشرک واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر  
حضور تشریف لے چلے جب وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور صحابہ خوش ہوئے اُس نے وہی عرض کی،  
حضور نے فرمایا : کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے ؟ عرض کی : ہاں۔ فرمایا : فنعم



حلیف ہیں فرمایا، کیا اسلام لے آئے؟ عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا:   
 قَدْ لَهِمْ فَلَیْرَجِعُوا فَاَنَا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمَشْرُكِیْنَ عَلَی الْمَشْرُكِیْنَ ۖ

ان سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔   
 اقول یہ حدیث بھی صحیح ہے مسند امام اسحق میں اس کی سند یوں ہے،   
 اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن   
 عمر بن علقمة عن سعد بن المنذر عن   
 ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔   
 ہمیں بخرو فی فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو بن علقمة سے   
 انھوں نے سعد بن منذر سے انھوں نے ابو حمید   
 ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

فضل بن موسیٰ و محمد بن عمرو بن علقمة دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں ثقہ ثبت و صدوق اور یہ   
 سعد بن منذر بن ابی حمید الساعدی ہیں کما فی مشکل الآثار، ابن جبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا، تقریب   
 میں کہا مقبول ہیں، تہذیب التہذیب میں ہے،

سردی عن جده و حمزة بن ابی اسید و عنه   
 محمد بن عمرو بن علقمة   
 و عبد الرحمن بن سلیمان بن   
 الغسیل ذکرہ ابن جبان فی الثقات ۖ   
 انھوں نے اپنے دادا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ   
 تعالیٰ عنہ اور حمزہ بن اسید سے علم حاصل کیا اور   
 ان سے محمد بن عمرو بن علقمة اور عبد الرحمن بن سلیمان   
 ابن حضرت غیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے   
 ابن جبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا۔

لاجرم زرقانی علی المواہب میں ہے،   
 قد سردی الطبرانی فی الکبیر و الاوسط   
 برجال ثقات عن ابی حمید الساعدی   
 الحدیث ۖ   
 یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں بہ سند صحیح   
 ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے   
 روایت کی۔

حدیث ۴: عبد بن حمید و ابویعلیٰ و ابن جریر و منذر و ابی حاتم اور بہقی شعب الایمان میں

۱۔ مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی فی الاستعانة من الکفار۔ دار صادر بیروت ۲۴۱/۳   
 ۲۔ نصب الراية بحوالہ اسحاق بن راہویہ فی مسندہ کتاب السیر کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۴۲۳/۳   
 ۳۔ تہذیب التہذیب ترجمہ ۸۹۹ سعد بن منذر دائرة المعارف النظامیہ حیة آباد دکن ۴۸۳/۳   
 ۴۔ شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الاول غرودۃ احد دار المعرفہ بیروت ۲۵/۲   
 ۵۔ یہ طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں بہ سند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔



انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تستضیئوا بناس  
المشرکین مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے، فرمایا: لا تستضیئوا بالمشرکین  
فی شیء من امورکم قال الحسن: وتصدیق ذلك فی کتاب اللہ یا یہا الذین لا تتخذوا بطانة  
من دونکم لایا لونکم خیالاً ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو،  
پھر فرمایا اس کی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے کہ فرمایا اے ایمان والو! بغیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ  
وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔

اقول یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری کے یہاں اس کی سند یہ ہے:  
حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراہیم  
قالا حدثنا هشیم اخبرنا العوام بن  
حوشب عن الانزہری عن راشد عن  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ابو کریب اور یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان  
کی اور کہا ہمیں، هشیم نے انہوں نے کہا ہمیں عوام  
بن حوشب نے انہر بن راشد سے انہوں نے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی (ت)  
ابو کریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلہ مشاہیر ثقہ عدول رجال جلد صحاح ستہ سے ہیں  
اور انہر بن راشد رجال سنن نسائی و تابعین سے ہیں ان پر کسی امام معتمد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور

عہ اما تضعیف ابن معین فلا نرہر  
بن راشد الکاهلی لا فی هذا البصری  
الراوی عن انس وقد فرق بینہما  
ابن معین فضعف الکاهلی لا هذا کما  
بینہ الحافظ المنزی فی تہذیبہ والحافظ  
عہ لیکن ابن معین نے ضعیف کہا ہے تو انہر بن  
راشد کاہلی کو کہا ہے اس بصری راشد کو جو انس  
رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کی بابت نہیں کہا، ابن معین  
نے دونوں میں فرق کرتے ہوئے کاہلی کو ضعیف کہا  
ہے اس کو نہیں جیسا کہ حافظ منزی نے اپنی تہذیب  
(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۔ شعب الایمان حدیث ۹۳۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۰/۷  
۲۔ " " " " " " " " ۴۰/۷  
۳۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیہ لا تتخذوا بطانة الخ المطبعة المیمنہ مصر ۳۸/۴

یہ کہ اُن سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جس کی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا ہمارے نزدیک اصلاً جرح نہیں خصوصاً تابعین میں مسلم الثبوت میں ہے :

لا جرح بان له راوياً واحداً وهو مجهول العين يله (ملقطاً)

فواتح الرحموت میں ہے :

وقيل لا يقبل عند المحدثين وهو تحكم يله  
اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے :

العدالة فيما بين رواة الحديث هي  
الاصول ببركة وهو الغالب بينهم في  
الواقع كما نشاهده فلذا قبلنا مجهول القرون  
الثلاثة في الرواية۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت  
ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہدہ کہ واقع میں ثقت  
ہونا ہی اُن میں غالب ہے اسی لئے قرون ثلاثہ  
کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں۔  
فائدہ ثالثہ : بعض روایات کہ ان احادیث  
صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں اُن  
میں کوئی صحیح و مفید مدعا نہ مخالف نہیں، محقق

بعض روایات کہ استعانت میں  
پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

العسقلانی فی تقریبہ واما قول الانردي  
منكر الحديث فالانردي نفسه مجروح  
ضعيف بشديد التعنت في الرجال معروف  
ثم قوله منكر الحديث جرح مبهم  
غير مفسر كما نصوا عليه ۱۲ منه غفر له۔

۱۔ مسلم الثبوت مسئلہ معرفۃ العدالة الشہرۃ مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۲  
۲۔ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفیٰ، مسئلہ مجہول الحال، منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۳۹/۲  
۳۔ فصول البدائع

على الاطلاق نے فتح القدير میں انھیں ذکر کر کے منسوخ فرمایا :  
 ولا شك ان هذه لا تقاوم احاديث المنع  
 في القوة فكيف تعارضها  
 کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث  
 منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر ان کے معارض  
 ہو سکتی ہیں۔

خود ابو بکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث صحیح مسلم دربارہٴ ممانعت روایت  
 کر کے کہا :

وما يعارضه لا يوانيه في الصحة و  
 الثبوت فتعذر ادعاء النسخ  
 اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ  
 صحت و ثبوت میں ان کے برابر نہیں تو ممانعت  
 استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس؛ اور مجمل کی تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث  
 منع کو منسوخ بتاتے ہیں کہ وہ واقعہ بدر و احد میں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کہ ان کے  
 کئی برس بعد ہے بعض یہودی صحابہ نے یہودی قبائل سے یہودی خیمہ پر استعانت فرمائی پھر مشرکہ بھری غزوہ حنین میں  
 صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد و قبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت  
 ہی نہیں اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے ان  
 کو منسوخ کر دیا یہ تمام و کمال کلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان سے فتح اور فتح سے  
 رد المحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا یہ لعینہ کتاب الاعتبار حازمی شافعی میں امام شافعی سے  
 مروی ہے :

حيث قال قراءت على سواد من بدر  
 اخبرك احمد بن محمد بن احمد في  
 كتابه عن ابى سعيد الصيرفي اخبرنا  
 ابو العباس انا الربيع انا الشافعي قال  
 میں نے روح بن بدر پر پڑھا کہ آپ کو احمد بن محمد  
 بن احمد نے اپنی کتاب میں ابو سعید صیرفی سے خبر  
 دی کہ انھوں نے کہا ہمیں ابو العباس نے خبر دی  
 کہ ہمیں ربیع نے خبر دی کہ ہمیں امام شافعی نے خبر دی

الذی روی مالک کما روی مرد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکاً و مشرکین  
فی غزوۃ بدر و ابی ان یستعین الا بمسلم  
ثم استعان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بعد بدر فی غزوۃ خیبر بیہود  
من بنی قینقاع کانوا اشد اعداء و استعان  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی  
غزوۃ حنین سنۃ ثمان بصفوان بن  
امیۃ و ہو مشرک فالرد الاول ان کان  
بان لہ الخیار بان یستعین بمشرك و  
ان یردہ کمالہ مرد المسلم من معنی مخافۃ  
اول شدۃ بہ فلیس واحد من الحدیثین  
مخالفاً للآخر وان کان ردہ لانہ لم یر  
ان یستعین بمشرك فقد نسخ ما بعدہ  
من استعانتہ بالمشرکین اذا خرجوا  
طوعاً و یرضخ لہم ولا یسہم لہم ولا  
یثبت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
انہ اسہم لہم انتہی

کہ وہ جو امام مالک نے روایت فرمایا وہ ویسا ہی  
ہے جیسا انھوں نے روایت فرمایا۔ غزوہ بدر میں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مشرک  
اور دو مشرکوں کو واپس فرمادیا اور غیر مسلم سے ہتھکڑیاں  
کرتا قبول نہ فرمایا۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ خیبر میں بنی قینقاع کے  
کچھ یودیوں سے کام لیا کہ زور آور تھے اور شدہ  
بجری غزوہ حنین میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
صفوان بن امیہ سے جس وقت میں کہ وہ مشرک تھے  
کچھ امداد لی تو پہلا رد فرمادینا اگر اس بنا پر تھا  
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار  
تھا کہ کسی مشرک سے کام لیں یا اسے واپس فرمادیں  
جیسا انھیں مسلمان کے واپس فرمادینے کا اختیار  
ہے اس پر کسی خوف یا مشقت کے باعث جب  
قرعہ ثبوت میں باہم کچھ اختلافات ہی نہیں اور اگر  
وہ واپس فرمادینا اس بنا پر تھا کہ حضور نے مشرک  
سے مدد لینا ناجائز جانا تو بعد کے واقعہ نے  
کہ مشرکوں سے کام لیا اسے منسوخ کر دیا اور اس  
میں کوئی حرج نہیں کہ مشرکوں سے مدد لے جبکہ وہ اپنی خوشی سے (لڑنے کو چاہیں اور  
غنیمت میں سے انھیں کچھ تھوڑا سا دیا جائے پورا حصہ نہ دیا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
ثابت نہیں کہ حضور نے انھیں پورا حصہ دیا ہو انتہی (یہ تمام کلام امام شافعی کا ہے۔)  
اس کے بعد جو فقرہ فتح میں ہے وہ بھی زیرِ قال الشافعی داخل اور انھیں کا قول ہے جسے  
بیہقی شافعی نے ان سے روایت کیا، نصب الراية میں ہے :



قال الشافعي ولعله صلى الله تعالى عليه وسلم  
انما سدة المشرك الذي سدة في غزوة بدر  
م جاء اسلامه وقال وذلك واسم للامام  
ان يرد المشرك او ياذن له انتهى و كلام  
الشافعي كله نقله البيهقي عنه

امام شافعی نے فرمایا کہ وہ مشرک جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں واپس فرمایا تھا شاید  
یہ اس امید کی بنا پر ہو کہ وہ اسلام لے آئے گا اور  
امام شافعی نے کہا سلطان اسلام کو گنجائش ہے چاہے  
مشرک کو واپس کرے یا اجازت دے انتہی اور  
امام شافعی کا یہ سارا کلام بیہقی نے ان کے روایت کیا۔

واقعیہ یو دینی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق  
یہود سے استعانت کے پانچ جواب علی الاطلاق اور خود عازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ

روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے اس کا مخرج الحسن بن عمار  
عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ہے قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں  
سنیں جن میں یہ نہیں، اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے، حسن بن عمارہ متروک ہے کما فی  
التقریب۔ اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی و مراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے  
یہاں مہل أقول اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیوة بن شریح و زہری کے درمیان ہے،  
تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے،

لم یسمع حیوة من الزہری۔ حیوة نے زہری سے کوئی حدیث نہ سنی۔

دوسرے مرسل بھی زہری کا جسے محدثین پا برہوا کہتے ہیں تیسرے ضعیف بھی کہا فی الفتح (جیسا  
کہ فتح میں ہے۔ ت) یونہی بیہقی نے کہا:

اسنادہ ضعیف و منقطع ہے۔ اس کی سند ضعیف اور بیچ میں کٹی ہوئی ہے۔  
نصب الراية میں ہے: انها ضعيفة یہ سب روایتیں ضعیف ہیں۔

اقول اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہ تو ہے کہ،

۱۔ نصب الراية کتاب التفسیر فصل فی کیفیة القسمة کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۲۴/۳

۲۔ تہذیب التہذیب ترجمہ ۱۳۵ حیوة بن شریح دائرة المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن بھارت ۴۰/۳

۳۔ نصب الراية بحوالہ البيهقي کتاب السير فصل فی کیفیة القسمة المكتبة الاسلامیة ریاض ۲۲۲/۳

۴۔ " " " " " " " " ۲۲۳/۳







لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالى  
لا تتخذوا بطانة من دونكم والاستعانة  
اتخاذ بطانة وقتالهم دون استعانة  
بخلاف ذلك (مختصراً)۔

جائز ہے اس لئے کہ رب عزوجل نے فرمایا غیروں  
کو اپنا رازدار نہ بناؤ مشرک سے استعانت کرنا  
اُسے رازدار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اس  
کے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ (مختصراً)

استعانت جائز ہے تو صرف  
ذمی سے ہے حربی سے مطلقاً حرام  
فائدہ سابعہ : اقول یہ مسئلہ کہ  
ذمی اگر مسلمانوں کے ہمراہ قتال کرے یا راستہ بتائے  
تو سلطان اسے غنیمت سے کچھ عطا فرمائے جو مسلمانوں  
کے حصہ سے کم ہو اور راہ بتانے میں بقدر اجرت تمام متون مثل ہدایہ و وقایہ و تحفۃ الفقہار و کنز و وافی و  
مختار و اصلاح و غیر ملکی و تنویر اور ان کے سوا جن جن کتب میں اس کا ذکر ہے جیسے خزائن المفتین و  
اشباہ و النظائر وغیرہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے حتیٰ کہ علامہ محمد بن عبد الرحمن دمشقی نے رحمۃ اللہ  
اور امام عبد الوہاب شعرانی نے میزان الشریعہ میں اسے ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی قید کے ساتھ  
ذکر کیا، رحمۃ اللہ کی عبارت یہ ہے :

اتفقوا على ان من حضر الغنمة من مملوك  
او امرأة او صبي او ذمي فلهم الرضخ  
علماء کا اتفاق ہے کہ غلام یا عورت یا لڑکا یا  
ذمی جو غنیمت میں حاضر ہوں انہیں کچھ دیا جائیگا پورا حصہ نہیں۔  
بعض شراح نے اسی سے مسئلہ استعانت استنباط کیا۔ فتوئے شائع کردہ لیڈری نے درمختار  
کی یہ عبارت تو نقل کی،

مفادہ جوار الاستعانة بالكافر عند  
الحاجة۔  
اس سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر سے  
مدد لینی جائز ہے۔  
اور متن کی عبارت چھوڑ دی جو ضمیر مفادہ کا مرجع بتاتی کہ یہ کاہے کا مفادہ ہے وہ عبارت  
یہ ہے :

لا لعبد و صبي و امرأة و ذمي و رضخ لهم  
غلام اور لڑکے اور عورت اور ذمی کے لئے غنیمت

لہ المعاصر من المختصر فی الاستعانة بالمشرک  
لہ رحمۃ اللہ فی اختلاف الامة کتاب السیر فصل اختلاف الامة بل عیال الکفار  
لہ الدر المختار فصل فی کیفیۃ القسمة  
دائرة المعارف العثمانیۃ حیدر آباد دکن ۲۲۹/۱  
مطبع مجتبائی دہلی ۳۲۳/۱  
مطابع قطر الوطنیۃ قطر ۳۸۵

اذا باشر والقتال او كانت المرأة تقوم بمصالح المرضى او دل الذمى على الطريق

کا حصہ نہیں، یاں کچھ دیا جائے گا اگر لڑیں یا عورت مریضوں کی تیمارداری کرے یا ذمی راستہ بتائے۔

اس کے متصل بلا فصل درمختار کی وہ عبارت ہے تو کافر سے مطلقاً وہی مراد جو متن میں مذکور ہے یعنی ذمی کہ حربی ہرگز اس کے معنی میں نہیں جس کے سبب بدلیل اولویت یا مساوات نعیم کر لی جائے اس کی نظیر ابھی عبارت قدوری و بدایہ سے گزری جن میں لفظ کافر تھا اور تمام اکابر نے تصریح فرمادی کہ کافر سے مراد ذمی ہے۔

ذمی میں بھی خاص کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے

فائدہ خامسہ : امام اجل زینت حنفیت سیدنا احمد طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اور تخصیص فرمائی اور اسی کو حضرت سیدنا امام اعظم و جملہ ائمہ حنفیہ کا مذہب بتایا کہ مسئلہ استعانت کا کتابی سے خاص ہے، جہاد میں وقت حاجت دے ہوئے یہودی یا نصرانی سے مدد لے سکتے ہیں مشرک سے اصلاً جائز نہیں بلکہ الآثار میں استعانت بمشرک سے ممانعت کی حدیثیں روایت فرمائیں پھر استعانت بہ یہود کی حدیث اعتراضاً وارد کی پھر اس سے جواب میں فرمایا :

ليس في ذلك ما يخالف شيئاً مما سويناه في هذا الباب لان اليهود ليسوا من المشركين الذين قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الآثار الاول انه لا نستعين بهم اولئك عبدة الاوثان وهؤلاء اهل الكتب والغلبة لنا لاننا الاعلون عليهم وهم اتباع لنا وهكذا احكمهم الآن عند كثير من اهل العلم منهم ابو حنيفة واصحابه رضي الله تعالى عنهم يقولون لا بأس

وہ حدیثیں کہ اس باب میں ہم نے ذکر کیں یہ روایت ان سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی اس لئے کہ یہود مشرک نہیں ہیں جن کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگلی حدیثوں میں فرمایا کہ ہم ان سے استعانت نہیں کرتے وہ بت پرست ہیں اور یہ کتابی ہیں اور غلبہ ان پر ہمیں کو ہے کہ ہمیں ان پر بالادست ہیں اور وہ ہمارے تابع ہیں اور اب بھی اکثر علماء کے نزدیک ان کا یہی حکم ہے از اجماع امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم



بالاستعانة باهل الكتاب في قتال من سواهم اذا كان حكمنا هو الغالب ويكرهون ذلك اذا كان احكامنا بخلاف ذلك ونعوذ بالله من تلك الحال ليه

وہ فرماتے ہیں غیر کتابی کافروں کے مقابلہ میں کتابیوں سے مدد لینے میں حرج نہیں جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو اور کتابیوں سے بھی مدد لینے کو ناجائز رکھتے ہیں جبکہ حالت اس کے خلاف ہو یعنی وہ ہمارے تابع پروردہ ہوں اور اس حالت سے اللہ کی پناہ۔

مقتصر علامہ یوسف حنفی میں ہے ،

الممتنع الاستعانة بالمشرک واليهود ليسوا من المشرکین هكذا حکمهم عند ابی حنیفة واصحابه اذا كان حکمنا هو الغالب بخلاف ما اذا لم یکن غالباً نعوذ بالله لیه (ملقطاً)

مشرک سے استعانت ناجائز ہے اور یہودی مشرک نہیں امام اعظم اور ان کے تلامذہ کے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو بخلاف اس کے کہ معاذ اللہ ہمارا حکم ان پر غالب نہ ہو (ملقطاً)

تحقیق مقام، استعانت کے اقسام اور ان کے احکام

قائدہ سادسہ : اقول تحقیق مقام توفیق منعم ہے کہ یہاں استعانت کی تین حالتیں ہیں :  
التجارت ، اعتماد ، استخدام .

التجاریہ کہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف و کمزور یا عاجز پاکر کثیر و قوی و طاقتور جتھے کی پناہ لے اپنا کام بنانے کے لئے اس کا دامن پکڑے یہ بدایتہ اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دینا ہوگا اور انھیں خواہی نخواہی ان کے اشارے پر چلنا ان کی پس روی کرنی پڑے گی۔

اعتمادیہ کہ گروہ مساوی سے یارانہ گانٹھیں انھیں اپنا یا درو یا درو معین و مددگار بنائیں ان کی مدد و موافقت سے اپنے لئے غلبہ و عزت و کامیابی چاہیں یہ اگرچہ اپنے آپ کو ان کے رحم پر چھوڑ دینا نہیں مگر ان کی ہمدردی و خیر خواہی پر اعتماد و یقیناً ہے کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن بدخواہ کو معین و ناصر نہ بنائے گا۔ یہاں مساوات کے یہی معنی نہیں کہ ہر طرح قوت میں ہمارا ہم سنگ ہو بلکہ خود سرگروہ کہ ہمارے

عہ اعتماد ہر استعانت میں ہے اور یہاں یہ مراد کہ صرف اعتماد ہے استیلا نہ ان کا نہ اپنا ۱۲ منہ غفرلہ



ہاتھ میں مجبور نہیں اور ہمارے ساتھ اظہارِ بدخواہی کر سکتا ہے اسی شے میں ہے کہ باوصف خود سری اسے ناصر بنانا بے اعتماد نہ ہوگا، یہ دونوں صورتیں کفار کے ساتھ یقیناً قطعاً نصوص قطعہ قرآنیہ سے حرام قطعی ہیں جن کی تحریم کو پہلی اور دوسری دو ہی آیتیں کافی و دافی ہیں ہرگز کوئی مسلمان انھیں حلال نہیں کہہ سکتا۔

**استخدام** یہ کہ کافر ہم سے دبا ہوا اس کی ٹھٹھا ہمارے ہاتھ میں ہو، کسی طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو، وہ اگرچہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا بدخواہ ہوگا مگر بے دست و پا ہے ہم سے خوف و طمع رکھتا ہے خوف شدید کے باعث اظہارِ بدخواہی نہ کر سکے گا بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نیک رائے ہوگا۔

الحمد للہ! یہ تقریر فقیر غفرلہ القدر نے تفقہا لکھی تھی پھر امام شمس الائمہ سرخسی کی شرح میر صغیر امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھی عظیم و جلیل تائید ملی، فائدہ خامسہ میں امام طحاوی و علامہ دوست حنفی کی عبارتیں سن چکے کہ جواز اس وقت ہے جب ہمارا ہی حکم غالب ہو اور امام ابو جعفر کا ارشاد کہ ہمیں بلند و بالا ہوں اور وہ ہمارے تابع۔ بعینہ ہی شرط میر صغیر میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے امام محمد نے سیدنا امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا:

سالۃ عن المسلمین یستعینون باہل الشرک علی اہل الحرب قال لا باس بذلک اذا کان حکم الاسلام هو الظاہر الغالب

میں نے عرض کی کہ مسلمان اگر حربیوں پر مشرکوں سے مدد لیں تو کیسا ہے، فرمایا مضائقہ نہیں بشرطیکہ اسلام ہی کا حکم روشن و زبردست ہو۔

مشرکوں سے ذمی مراد ہیں کہ اس سے دو ورق پھلے فرمایا ہے:

لا باس بان یستعین اہل العدل بقوم من اہل البغی و اہل الذمۃ علی الخوارج اذا کان حکم اہل العدل ظاہراً

اہل عدل کا باغیوں اور ذمیوں سے خوارج کے خلاف مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اہل عدل کا حکم غالب ہو (ت)

یہاں تو استخدام بتایا تھا مگر اس کی تعلیل وہ فرمائی جس نے استخدام کی پوری تصویر بھی کھینچ دی اور اس کی نوعیت بھی بتادی کہ کس طرح کا استخدام ہو۔

کافر کو کتا بنا کر استعانت جائز ہے جب ہمارے ہاتھ میں گتے کی طرح مسخر ہو ارشاد ہوا:

لان قالهم بهذه الصفة لا عزائم الدين والاستعانة عليهم باهل الشرك كالاستعانة بالكلاب

دو ورق پہلے فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب

(یعنی اس لئے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لڑنا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہو گا اور عربیوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت ایسی ہو گی جیسے شکار میں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کتوں کی طرح مسخر ہوں کہ ان کا فعل ہمارے ہی لئے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز کے واسطے ہو) کتے سے شکار میں استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وہ وقت شکار سارا کام ہمارے ہی لئے کرے اُس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار بار بار اور ماشہ بھر اُس کا گوشت کھا لیا شکار عرام ہے تو استخدام بنایا اور وہ بھی سب سے ذلیل تر یعنی جیسے نکتے سے خدمت لیتے ہیں اور شرط فرمادی کہ وہ خود سری سے بیکمر نکل کر محض ہمارے لئے آلہ بن گئے ہوں یہ نہ ہو گا مگر اسی صورت میں کہ ہم نے منع کی ولفہ الحمد۔

ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت اقول اور اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ معدودے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ نہ ہو تو کی اجازت ہوگی نہ کہ انہوہ کثیر سے ممکن کہ میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر شرارت پر آئے اور بچن دکھائے ممکن کہ یہی حکمت ہو کہ روز اُحد چھ تو یہود کو داپس فرما دیا کہ یہ بڑا جھٹا ہوا خصوصاً اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو اور مغلطائی کی روایت میں چھ ہی سہو تھے، اور غزوہ خیبر میں حسب روایت واقدی صرف دس تو یہود کو ہمارا ہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار پار سوتھے

عہ اخرج الواقدي في مغنازيه عن واقدي نے اپنے معناری میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

المبسوط للشمسي باب آخر في الغنيمه دار المعرفه بيروت ۱۳۸/۱  
كتاب السير ۲۳/۴ باب الخوارج " " " ۱۳۴/۱

اور غزوہ حنین میں تو صفوان جیسے شترانسی بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الہی شکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی و کافر بصیغہ مفرد لکھتے ہیں نہ بصیغہ جمع ۔

استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام اب چار صورتیں ہیں ؛  
 کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے اول اس سے ایسی استعانت جس میں وہ ہمارا رازدار و دخل کار بنے یہ مطلقاً حرام ہے جس کے لئے پہلی آیت کریمہ بس ہے ، نیز فرماتا ہے جل وعلا :

ام حسبکم ان تترکوا ولما یعلم الذین  
 جاهدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللہ  
 ولا رسوله ولا المؤمنین وليجة ۝ واللہ  
 خیر بما تعملون ۝

کیا اس گنہگار میں ہو کہ یونہی چھوڑ دے جاؤ گے  
 اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے  
 جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمان کے سوا کسی  
 کو اپنا رازدار و دخل کار نہ بنائیں اور اللہ تمہارے

کامل سے خبردار ہے ۔

کافروں کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت  
 ولہذا حدیث چہارم میں اُن سے مشورہ لینا  
 ناجائز فرمایا ، تفسیر کبیر میں کریمہ اولیٰ کے  
 تحت میں ہے :

ان المسلمین کانوا یثاؤرونہم فی امورہم ویؤانسونہم لما کان بینہم من الرضا ع

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

حرام بن سعد بن معیضہ سے راوی کہ انہوں نے  
 کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ کے  
 دسل یہود کو غزوہ خیبر میں ہمراہ لے گئے ۔  
 ۱۲ منہ غفرلہ ۔

حرام بن سعد بن معیضہ قال خرج  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعشرۃ  
 من یہود المدینۃ غزایہم الی خیبر  
 ۱۲ منہ غفرلہ ۔

لے القرآن الکریم ۱۶/۹

منشورات موسسۃ العلمیہ للطبوعہ بیروت ۶۸۴/۲

لے کتاب المغازی للواقفی غزوہ خیبر

والحلف ظنا منهم انهم وان خالفوهم في الدين فهم ينصرون لهم في اسباب المعاش فنهاهم  
الله تعالى بهذه الآية عنه ، فمنع المؤمنين ان يتخذوا بطانة من غير المؤمنين فيكون ذلك  
نهيًا عن جميع الكفار ، وقال تعالى "يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء"  
ومبايؤك ذلك ما روى انه قيل لعمر رضي الله تعالى عنه ههنا رجل من اهل الحيرة  
نصراني لا يعرف اقوى حفظا واحسن خطا منه ، فان رأيت ان تتخذة كاتباً فامتنع عمر  
من ذلك وقال اذن اتخذت بطانة من غير المؤمنين

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دُور  
کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں دنیوی باتوں میں  
تو ہماری خیر خواہی کریں گے اس آیت کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے انہیں منع فرمادیا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم  
کو اپنا راز دار نہ بناؤ ، تو یہ نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفار سے ممانعت ہوئی اور اللہ عز وجل نے فرمایا : "اے  
ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یا راز دار نہ بناؤ" اور اس کی تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جو  
امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ اُن سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک  
نصرانی ہے اُس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنالیں امیر المؤمنین  
نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو راز دار بنانے والا ٹھہروں گا۔

تفسیر لباب التاویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے ،

روى ان ابا موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه قال قلت لعمر بن الخطاب رضي الله  
تعالى عنه ان لي كاتباً نصرانياً فقال  
مالك وله قاتلك الله الا اتخذت  
حقيقاً يعنى مسلماً اما سمعت  
قول الله عز وجل "يا ايها الذين آمنوا  
لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء" قلت  
له دينه ولي كتابته فقال لا اكرمهم  
يعنى ابو موسى اشعري رضي الله تعالى عنه  
ہوا کہ میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم سے  
عرض کی میرا ایک محرر نصرانی ہے فرمایا تمہیں اس سے  
کیا علاقہ خدا تمہیں تجھے کیوں نہ کسی کھڑے مسلمان  
کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الہی نہ سنا کہ  
اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو یا راز دار نہ بناؤ ،  
میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے  
مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے ، فرمایا میں

اذا اهانهم الله ولا اعزهم اذا اذلهم الله  
ولا ادنيهم اذا ابعدهم الله قلت انه  
لا يتم امر البصرة الا به فقال مات النصراني  
والسلام يعني هب انه مات فما تصنع بعده  
فما تعمل بعد موته فاعلمه الآن واستغن  
عنه بغيره من المسلمين  
کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے خوار  
کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں  
ذلیل کیا نہ اُن کو قُرب دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں  
دُور کیا، میں نے عرض کی بصرہ کا کام ہے اس کے  
پُورانہ ہوگا، فرمایا مر گیا نصرانی والسلام یعنی  
فرض کر لو کہ وہ مر گیا تو اس کے بعد کیا کرو گے جو  
جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کر کے اُس سے بے پروا ہو جاؤ۔

کافر کی تعظیم حرام ہے  
دوم اُسے بعض مسلمانوں پر کوئی عمدہ و منصب دینا جس میں  
مسلم پر اس کا استعلاء ہو مثلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا فخر  
بنانا یہ بھی حرام ہے، ابھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سن چکے کہ اللہ نے  
انھیں خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انھیں ذلت دی میں عزت نہ دوں گا۔ کتب حدیث میں یوں  
ہے کہ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے بخاری پر مقرر کیا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے انھیں فرمان میں لکھا:

ليس لنا ان نأتمنهم وقد خونهم الله  
ولا ان نرفعهم وقد وضعهم الله ولا ان  
نغزوهم وقد امرنا بان يعطوا الجزية  
عن يدهم صاعرون  
ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ  
اللہ تعالیٰ انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں  
رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحانہ نے انھیں پستی دی  
یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر  
ذلت خواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔

در مختار میں ہے:

يمنع من استكتاب ومباشرة يكون بها معظما عند المسلمين وتمامه في الفتح  
وفي المحادى ينبغى ان يلائم الصغار بدنه وبين المسلم في كل شئ وعليه فيمنع  
من القعود حال قيام المسلم عنده، بحر، ويحرم تعظيمه

۱ باب التاويل (التفسير الكبير) زیر آیه لا تتخذوا الیہود والنصارى اولیاء مصطفیٰ البانی مصر ۶۲/۲



یعنی ذمی کافر کو محرر بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائے  
نہیں، اس کا پورا بیان فتح القدر میں ہے، حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا  
ذلیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اسے بیٹھنے نہ دیں گے، یہ بکرا الراتی میں ہے،  
اور اس کی تعظیم حرام ہے۔  
ہدایہ میں ہے :

قالوا الا حق ان لا یقو ان یرکبوا الا للضرورة  
واذا یرکبوا للضرورة فلیسوا فی مجامع  
المسلمین  
علمائے فرمایا: سزاوارتزیہ ہے کہ انھیں سوار  
ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ کی) ناچاری سے  
پھر جب مجبوری کو سوار ہوں تو یہ ضرور ہے کہ  
مسلمانوں کے مجمع میں اتر لیں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے  
استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے  
مفادہ جوازا الاستعانة بالكافر عند  
الحاجة  
سومر بے حاجت اس سے استعانت کرنا یہ  
بھی ناجائز ہے، خود فتوایے شائع کردہ لیدران  
میں درمختار سے ہے،  
اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر  
(ذمی) سے استعانت جائز ہے۔

امایہ روالمختار سے ہے،  
امایہ ونہا فلا نہ لایؤمن عند مراد  
حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ  
وہ بدعتی نہ کرے گا۔

کافر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے چہاں ہم اب ایک  
مقہور کافر بشرط حاجت ایسی استعانت جس میں نہ اسے رازدار و خیل کار بنانا ہو نہ کسی مسلمان پر  
اس کا استعلا ہو نہ وہ جس کی ہمارے علمائے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رخصت

۵۷۸/۲	المکتبۃ العربیۃ کراچی	باب الجزیۃ	لہ الہدیۃ
۳۲۳/۱	مطبع مجتہائی دہلی	فصل فی کیفیۃ القسمۃ	۵۷۸/۱
۲۵۷/۳	مکتبہ ماجدہ کوئٹہ	" " "	۵۷۸/۳

دی پچھلی دو قیدیں تو غلط ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں دین متین سے ضرورہ معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا، تو ان کی نظیر نماز کے لئے شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتائیے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ با وضو پڑھی جائے، رہیں پہلی دو، وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں۔  
امام اجل ابو زکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قوله صلى الله تعالى عليه وسلم قارجمع  
فلن استعين بمشرك وقد جاء في الحديث  
الاخران النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
استعان بصفوان بن امية قبل اسلامه  
فاخذ طائفة من العلماء بالحديث الاول  
على اطلاقه وقال الشافعي واخرون ان  
كان الكافر حسن الرأي في المسلمين ودعت  
الحاجة الى الاستعانة به استعين به قال  
فيكرة، حمل الحد يثين على هذين الحالين  
ورنه منع ہے، امام شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اول کا یوں اشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اس سے استعانت جائز ہے، اسی شرط کو حاذمی شافعی نے یوں ذکر کیا،

والثانی ان یكونوا ممن یوثق بهم فلا  
تخشى نائوتهم فمتی فقد هذات  
الشرطان لم یجزل للامام ان یستعین  
بهم  
یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ  
ان کافروں پر وثوق ہو کہ ان کی شرارت کا اندیشہ  
نہ رہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو  
سلطان اسلام کو کافروں سے استعانت جائز  
نہ ہوگی۔

اقول اللہ عزوجل فرماتا ہے : اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے لایا لو تکھ

خبالاود واما عنکم کافر تمہاری بدخواہی میں کی نہ کریں گے تمہارا مشقت میں پڑنا ان کی دلی تمنا ہے، تو محال ہے کہ خود سر کافر مسلمانوں کے لئے کوئی اچھی رائے رکھیں ان کی خیر خواہی پر وثوق ہو سکے ان کا خود سر کافر ہونا ہی ان پر بے اطمینانی کا پورا موجب ہے، محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الموادعہ میں فرماتے ہیں:

لعل خوف الخيانة لا يضره للعلم بكفرهم و امید یہ ہے کہ خوف خیانت آپ ہی لازم ہے کہ ان کا کو نہم حربا علینا

تو مسلمانوں کے خیر خواہ و قابل وثوق نہیں ہو سکتے مگر معدود چند ذیل قلیل مجبور مقہور کافر جن کو سرکشی کی مجال نہیں ولہذا اتمام علماء نے مسئلہ رضی کو ذمی کے ساتھ مقید فرمایا اور اسے بصیغہ مفرد ذکر کیا۔

**ثم اقول** ان شروط و قیود سے مشروط استعانت سے ان کو راز دار و دخل کار بنانا ہے کہ آیت اولی کے خلاف ہو، نہ ان سے عزت چاہنا کہ آیت دوم کے مخالف ہو، ذیل قلیل سے کون عزت چاہے گا، نہ اسے کوئی ولی و نصیر بنانا کہ آیت کے خلاف ہو، یہ استعانت اگر ایسی نہیں جیسے کتبت بالقلم (میں نے قلم کی مدد سے لکھا۔ ت) میں تو ایسی ضرور ہے جیسے لوگ چاروں کو پکڑ کر بیگار لیتے ہیں بلکہ جب انھیں کچھ مال دیا جاتا ہے تو ایسی جیسے چار کو پیسہ دے کر جو ناگھو لینا، کیا اسے کوئی کہے گا کہ چار کو ولی و ناصر بنایا، لاجرم کلمات علماء مخالف آیات نہ ہوئے ولہذا الحمد۔ ہکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

**لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا** **فائدہ سابعہ** : یہ تھا حکم شرعی جس کی تحقیق و تنقیح بحمدہ تعالیٰ اس وجہ جلیل پر ہوئی کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملے گی، اب لیڈران اپنی تحریفیں دیکھیں احکام دین کو کتنا کتنا بدلا، شرعی مسئلہ کیسا کیسا بدلا۔

اولاً ذکر تھا ذمی کا، لے دوڑے جری۔

**ثانیاً** بروایت امام طحاوی حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد جملہ ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جواز کتابی سے خاص تھا یہ لے دوڑے مشرک۔

عہ دربارہ استعانت احکام شریعت تو یہ تھے۔

ثالثاً جواز باجماع قائلین حاجت سے مقید تھا اور یہ خود اپنا جرم قبولے کہ ہم کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا۔

سابعاً انھیں رازدار و خیل کار بنانا حرام قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر قطعی تھا یہ اُس سے بھی بدرجہا بڑھ کر اُن کے ہاتھ پک گئے انھیں اپنا امام و پیشوا بنایا اُن کو اپنا رہنما بنایا ہے جو وہ کہتے ہیں ”وہی مانتا ہوں میرا حال تو سر دست اس شعر کے موافق ہے“ :

عمرے کہ آیات و احادیث گزشت  
رفعی و نثار بُست پرستی کر دی

(وہ عمر کہ آیات و احادیث کے ساتھ گزری ختم ہو گئی، اور بُست پرستی کی نذر کر دی۔ رت)

كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر  
اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے ہر مغرور ستار کے  
دل پر۔

خامساً اُن کی تعظیم، انھیں مسلمانوں پر استعلا دینا حرام قطعی تھا انھوں نے صرف ظاہری سجدہ کسی مصلحت سے بجا رکھا باقی کوئی دقیقہ مشرکوں کی تعظیم و اعلا میں نہ چھوڑا مسلمان کہلائے والوں نے ان کی جینیں پکاریں، بیل بن رگھوپتروں کی گاڑیاں کھینچیں، ان کی مدح میں غلو و اغراق کئے حتیٰ کہ گاندھی کو کہہ بھاگے ص

”خاموشی از شنائے تو حدِ شنائے تست“

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔)

”نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے ایک مسئلہ ہزاروں کے مجمع میں ایسٹ پرچمکتا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے اُن کو (گاندھی کی طرف اشارہ کر کے کہا) تمہارے لئے مذکر بنا کر بھیجا ہے“

علہ خطبہ صدارت مولوی عبدالباری ص ۵ - ۱۲ حشمت علی غفرلہ

علہ خط مولوی عبدالباری صاحب جس کا فوٹو حسن نظامی نے چھاپا - ۱۲ حشمت علی غفرلہ

علہ انجن اسلامیه بریلی کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامہ شعر ۱۸ - ۱۲ حشمت علی

علہ تقریر نظیر الملک در رفاہ عام لکھنؤ ”اگر نبوت ختم نہ ہوگی ہوتی تو ہما تما گاندھی نبی ہوتے“۔ اخبار

اتفاق دہلی ۲۷ اکتوبر و دبیر سکندری یکم نومبر و پیسہ اخبار ۱۸ نومبر ۱۲ حشمت علی

علہ تقریر عبد الماجد بدایونی جلسہ جمعیتہ العلماء ہند دہلی فتح اخبار دہلی جلد ۲ نمبر ۲۲۲ - ۱۲ حشمت علی غفرلہ



خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رد

دوسرا جمعہ کا خطبہ اردو میں پڑھا ہے، نہیں نہیں خطبہ کی جگہ لکچر دیتا ہے اور اس میں خلفائے راشدین وحسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ستودہ صفات وغیرہ لفاظیوں کے ساتھ گاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے، انما المشركون نجس۔ مشرک تو نہیں مگر ناپاک، یہ کہیں مقدس ذات۔ اللہ فرمائے، ادلک ہم شر البتۃ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں، یہ کہیں ستودہ صفات۔ غرض خطبہ جمعہ کیا تھا قرآن عظیم کا رد تھا۔ آج خطبہ جمعہ میں یہ ہوا کل نماز میں اهدنا الصراط المستقیم کی جگہ اهدنا الصراط الگاندھی پڑھیں گے اور کیوں نہ پڑھیں جسے جانیں کہ اس مقدس ذات ستودہ صفات کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اس کی راہ آپ ہی طلب کیا چاہیں اور بالفرض یہ تبدیل نہ کریں تو صراط الذین انعمت علیہم میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے، اللہ جسے مقدس ذات ستودہ صفات کرے اور خلق کے لئے مذکر بنا کر بھیجے اُس پر انعام الہی تام و کامل ہے۔ الذین انعم اللہ علیہم (وہ جن پر اللہ نے احسان کیا) کا بیان قرآن کریم نے من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین (وہ کون ہیں نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ) فرمایا ہے۔ یہ سب مقدس ذات ستودہ صفات ہیں مگر لاکھوں شہداء و صالحین کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث نہ فرمایا تو گاندھی جی اول نمبر کے انعمت علیہم ہوئے مگر قرآن تو کفار پر اپنا غضب اور لعنت بتاتا اور انھیں ہر مخلوق سے بدتر ہر ذیل سے ذیل تر فرماتا ہے اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی انعمت علیہم نہیں۔ قاتلہم اللہ افی یؤفکون (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے ہزار ہا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جایا جاتا ہے کیا مسئلہ استغاثت

علاء اخبار مشرق گورکھ پور ۱۳ جنوری ۲۱ء یعنی شہادت مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی رکن خلافت کئی ۱۲ حشمت علی  
علاء یہ مولوی صاحب شاہد یعنی کا بیان ہے اور اخبار مشرق میں مقدس ذات پاکیزہ خیالات ہے ۱۲ حشمت علی

۶/۹۸	علاء القرآن الکریم	۲۸/۹	علاء القرآن الکریم
۶۹/۴	علاء	۶۹/۴	علاء
		۳۰/۹ و ۴/۶۳	علاء



کا یہ مطلب تھا کیا درمختار میں اس کا جواز لکھا تھا؟ اجازت تھی تو استعمال کی، وہ بھی ایسا جیسے کہتے تھے جو پورا مسخر ہو لیا ہو، تم نے الٹی خدمت گاری بلکہ غلامی کی وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ساد سٹامشروں پر اعتماد و حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الہی تھا جس کا بیان زیر آیت اولیٰ گزرا انہوں نے اعتماد و درکنار قطعاً التجا کی، التجار و اعتماد کے جو معنی گزرے اُن کے آئینہ میں اُن کی صورتیں منعکس دیکھ لیجئے ۲۳ کروڑ ہندوؤں کو اپنا یار و یاور بنانا کیا دلی خیر خواہی پر پورے اعتماد کے بغیر ممکن ہے؟ یہاں ہمت عقل کو مکر ایسے تولید ران کے گیت سن لیجئے جو مشرکین کو اپنا دلی خیر خواہ سمجھنے کے لگے ہیں اُن کی ہمدردی ہماری مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کلمہ گو بھی معاونتِ حق سے گریزاں تھے اُن کا دستِ اتحاد ہماری طرف بڑھا جب یارِ اغیار ہو گئے ہیں برادرانِ وطن کو اُن کی ہمدردی کی اُجرت دے کر اُن کے مرتبہ کو گسانا نہیں چاہتا وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہم کو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہے نہ ہماری لفظی شکر گزاری کی محتاج ہے ہمارے دل میں اُن کے اخلاص نے گھر کر لیا ہے۔ دیکھئے کیسی دل کھول کر قرآن کی تکذیب ہیں کیں اب اتنا مسلمان دیکھ لیں گے کہ یہ سچے یا اللہ واحد تبار سچا کہ لایا لو نکم خیالاً وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے قل صدق اللہ و مال للظالمین من انصاری۔

دربارہ استعانت فتویٰ میں لیڈران کی موت سابعاً سب جانے دو اتنا تو مفتی لیڈران کو بھی مسلم کہ اگر ان کی طرف حاجت پڑے اور ان سے غدر کا امن ہو تو استعانت درست یعنی حاجت نہ ہو تو حرام اور ان کے غدر سے

علہ خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ص ۵ و ۶-۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

علہ رسالہ قربانی گاؤ مولوی عبدالباری ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

علہ دربارہ استعانت جو فتویٰ شاہجہانپور لیڈران نے شائع کیا اُس میں خود اُن کی موت ہے مگر لیڈران کو نہیں سوجھتی۔

امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور ان کے غدر سے امن پر کیا دلیل قائم کر لی، کیا زرا وعدہ - اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وما یعدہم الشیطان الا غرورا ۱  
شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔  
یا انھوں نے تمھارے خیر خواہ بنے رہنے کی قسمیں کھائی ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انھیں لا ایمان لہم ان کی قسمیں کچھ نہیں، یا تمھیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن یہ دینی اعدا یہ خونخوار بدخواہ یہ کبھی دغا نہ کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ۲  
قال ادھی الی ولہ یوح الیہ شیئ ۳  
اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے  
یا کہ مجھے وحی ہوئی حالانکہ اُسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی۔

اُن کے غدر سے امن کی تو ایک وہی صورت تھی کہ وہ ایسے ذلیل و قلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و ممتور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی نہ رکھیں، کیا یہ ۲۳ کروڑ ہندو تمھارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں، جھوٹ جھوٹ جھوٹ اور پورے ۲۳ کروڑ جھوٹ - دیکھو تمھارے ہی شائع کردہ فتوے نے تمھیں گھر تک پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرار داد جرم لگا کر مرگب حرام ٹھہرا دیا احمق اُسے شائع کروا کر اور اپنی سند ٹھہراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ انھیں پرورد ہے، ہمارے دوست مفتی صاحب نے مروان کے خفیہ خط کی طرح ملتقم کا سا صحیفہ اُن کے ہاتھ میں دے دیا جس میں اُن کی موت ہے اور یہ خوشی خوشی لئے پھرتے ہیں، نہیں نہیں زبے ناشخص نہیں سمجھتے ہیں مگر مقصود ہی دین کو بدلنا احکام کو کچلنا، عوام کو چھلنا ہے، جاہل بیچارے اتنا دیکھ لیں گے کہ دیکھو جی اتنی زلکا ہے اب اتنی کچھ کہ جسے جائز لکھا ہے لیڈران کی استعانت کو اُس سے مس نہیں اور اُن کی جو استعانت ہے فتوے میں ہرگز اُسے جائز نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اشعار کیا

مفتیوں کو ہدایت  
ہاں جب مفتی کو واقعہ معلوم تو فتویٰ اگرچہ بجائے خود صحت سے موسوم ایسا غلط انگیزہ لکھنا مذموم جسے اہل باطل اپنے باطل پر ڈھالیں اور اس سے

۱۲۰/۴	۱	القرآن الکریم
۱۲/۹	۲	"
۹۳/۶	۳	"

اپنی تقویت کی راہ نکالیں یہ سمجھ لینا کہ فتوے کا مفہوم مخالف یہ ہے اور اُن کے غدر سے امن کی صورت یہاں مقصود نہیں عوام جاہلوں کو میسر نہیں۔ عقود الدریہ میں ہے :

اذا علم المفتي حقيقة الامر ينبغي له ان لا يكتب للسائل لئلا يكون معينا له على الباطل

اسی میں اپنے شیخ المشائخ شیخ عبدالقادر صفوری سے ہے :

ان بعض المبطلين اذا صار بيده فتوى  
صال بها على خصمه وقال المفتي افتي  
لي عليك يكذا أو الجاهل أو ضعيف الحال  
لا يمكنه هنا عتبه في كونه نصه مطابقا  
اولا

مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو باطل و اعانت باطل و اختلاط اہل باطل سے بچائے اور حق پر استقامت تامہ عطا فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔

مساجد میں مشرک کے لئے جانے کا رد (۱۰) لیڈران نے شریعتِ مطہرہ پر ایسے ہی

اولاً یہ مسئلہ تمام متون مثل تحفہ الفقہاء و ہدایہ و وقایہ و کنز ووافی و مختار و اصلاح و غرر و ملقی و تنویر اور ان کے سوا محیط سمرخسی و اشباہ و النظائر و وجہ کروری و خزائنہ المفتین و فتاوی ہندیہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے فتوے شائع کردہ لیٹران نے بھی یہاں عبارت در مختار میں گنجائش نہ پائی یونہی نقل کرنی پڑی کہ جانہ دخول الذمی مسجد ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے ۔

سب سے اہل واعظم خود محمد رند مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے، محمد عن یعقوب عن ابی حنیفة لا باس بان یدخل اهل الذمة المسجد المحرام<sup>۱</sup> یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی

له العقود الدرية في تفتيح الفتاوى الحامدية قبيل كتاب الطهارة حاجي عبد الغفار پسران قندهار افغانستان ۳/۱

$\frac{3}{4}$  " " " " " " " " " " " "

۲۴۶/۲

۴ جامع الصغیر مسائل من کتاب الکراہیۃ مطبع لوسی بکھنؤ ص ۱۵۳

کہ امام اعظم نے فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں“ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ذمی بھی کافر ہی ہے اطلاق کی سندیں اوپر گزریں کہ اسناد بالکافر الذی کافر سے ذمی مراد ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے مستامن بھی حربی ہے اطلاق کی سند محیط و عالمگیر یہ سے گزری کہ اسناد بالمحارب المستامن حربی سے مستامن مراد ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی و موجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں لاجرم علامہ سید احمد طحاوی و علامہ سید محمد شامی مشیخان در مختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کے لئے بھی جواز ہے یا نہیں، پھر اس پر استدلال علماء بالحديث سے سند لاکر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے :

انظر اهل المستامن و رسول اهل الحرب  
مثله و مقتضى استدلالهم على الجوان  
بانزال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
وفد ثقيف في المسجد بمجواش و يحرر له  
غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں، علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتار دیا مستامن کے لئے جواز چاہتا ہے بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

**اقول مستامن کے لئے خود قرآن عظیم سے اشارہ نکال سکتے ہیں کہ،**

ان احد من المشركين استجارك فاجره  
حتى يسمع كلام الله ثم ابلغه مأمنه  
اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اُسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام اُسے پھر اُسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے، ولہذا وفد یہیں حاضر ہوتے اور اس میں متون کا خلاف نہیں، ہدایہ سے گزرا کہ مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلہ ذمی ہے ذمہ مؤیدہ و موقتہ دونوں طے ہوتا ہے، کافی امام نسفی فصل امان میں ہے :

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا  
وذلك الامان وعقد الذمة  
ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کے لئے، یہ امان وعقد ذمہ ہے۔



یہی کہہ سکتے ہیں کہ ذمی و حربی برابر ہیں یعنی مستامن کہ اُس کے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے بالجملہ جواز خاص ذمی کے لئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

**ثانیاً** یہاں بھی امام بدرالدین محمد عینی وغیرہ اکابر کی روایت یہ ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے یہ مشرک حربی لے دوڑے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے،

قال ابو حنیفۃ یجوز للکتابی دون غیرہ واحتج بہما رواۃ احمد فی مسندہ بسند امام ابو حنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس

عہ قول الامام العینی بسند جید  
اقول ای علی اصولنا و مالنا ان نترك  
اصولنا فی اصول المحدثین، فضلا  
عن قول عالم متأخر شافعی، فلا علیہ  
مقای تقریب، و ذلك ان مخرجہ  
اشعث بن سوار عن الحسن عن جابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعث من شیوخ  
شعبۃ والثوری و یزید بن ہارون وغیرہم  
من الاجلاء وانتفاء شعبۃ فی من  
یاخذ منه معلوم قال الذہبی و حدث من  
اشعث لجلالۃ من شیوخہ ابواسحق  
السبیعیؒ و قد قال سفین اشعث اثبت  
من مجالد و قال ابن مہدی ہوا رفع  
من مجالد و مجالد من رجال صحیح مسلم  
وقال ابن معین اشعث احب الی من

امام عینی کا قول جید سند سے اقول (میں کہتا ہوں)  
کہ یہ سند ہمارے قاعدہ پر جید ہے اور ہم محدثین کے  
اصول کی خاطر اپنے اصول نہ چھوڑیں گے چہ جائیکہ  
ایک متأخر شافعی عالم کے قول کی خاطر چھوڑیں تو  
تقریب میں مذکور بیان تھا۔ اسے خلاف نہیں ہے یہ  
اس لئے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بواسطہ حسن  
اس حدیث کی تخریج کرنے والے اشعث بن سوار ہیں جبکہ  
اشعث، شعبہ، ثوری، یزید بن ہارون وغیرہم کے  
اکابر شیوخ میں سے ہیں اور شعبہ کا انتخاب ان میں  
جن سے اس نے روایت کی ہے وہ معروف ہے  
ذہبی نے کہا اشعث کی جلالت شان کی وجہ سے اس کے  
شیوخ میں سے ابواسحق سبیعی نے اس سے حدیث  
روایت کی ہے، اور سفیان نے کہا کہ اشعث، مجالد کی  
نسبت زیادہ قوی ہے اور ابن مہدی نے کہا وہ مجالد سے  
بلند ترین ہے جبکہ مجالد صحیح مسلم کے راویوں میں شمار ہیں اور  
(باقی بر صفحہ آئندہ)



حدیث سے سند لئے جو امام احمد نے اپنی مسند میں  
کھری اسناد کے ساتھ جا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

جید عن جا بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
لا یدخل مسجدنا ہذا بعد عامنا ہذا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ابن معین نے کہا میرے نزدیک اشعث زیادہ محبوب ہیں  
اسمعیل بن مسلم سے، اور امام احمد اور علی نے کہا وہ محمد  
بن سالم سے حدیث میں زیادہ مقبول ہے اور ابن ورق  
نے ابن معین سے روایت کی کہ اشعث ثقہ ہے، اور  
عثمان نے کہا وہ نہایت صادق ہے، ابن شاپین نے  
اس کو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا، اور ابن عدی نے کہا میں  
نے اس کے روایت کردہ متن کو منکر نہیں پایا، اور  
بزار نے کہا کہ اس کی مروی حدیث کو ترک کرنا لا ضرر  
وہی ہے جو خود معرفت میں کمزور ہے اور ابن معین کا  
اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو ثقہ نہ ہو اور  
ضعف سے بالاتر ہو اور یہی حدیث حسن کی شرط ہے۔  
ذہبی نے محمد بن حفصہ کے متعلق کہا کہ اس میں کچھ ضعف  
ہے اسی لئے ابن معین نے کبھی اس کی توثیق کی اور کبھی صالح  
کہا اور کبھی قوی کہا اور کبھی ضعیف کہا ام، اور یہ محمد  
نامی صحیحین کے رجال میں ہے، خلاصہ یہ کہ اشعث کی توثیق  
کی گئی اور کسی اعتراض کا نشانہ ہرگز نہیں بنایا گیا بلکہ کوئی مغیر  
جرح اس پر قطعاً نہ ہوئی لہذا اس کی حدیث حسن ہے تو  
بیشک لازمی طور پر علی کا اسکی سند کو جید کہنا حق ہے واللہ  
تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

اسمعیل بن مسلم قال الامام احمد و  
العجلی هو امثل فی الحدیث من محمد بن  
سالم وروی ابن الدوری عن ابن معین انہ  
ثقة وقال عثمان بن ابی شیبہ صدوق و ذکرہ  
ابن شاہین فی الثقات وقال ابن عدی لم اجد  
لہ فیما یرویہ متنا متکرا وقال البزار لا نعلم  
احدا ترک حدیثہ الا من ہو قلیل المعرفة  
و اختلاف قول ابن معین فی سرحیل  
یکون انہ دون الثقة وفوق الضعیف و  
ہذا ہو شرط الحسن قال الذہبی فی محمد  
بن حفصہ فیہ شیء ولہذا وثقہ ابن معین  
مرة وقال مرة صالح و مرة لیس بالقوی  
و مرة ضعیف اھ و محمد ہذا من  
رجال الصحیحین و بالجملة و قد  
وثق اشعث ولم یرم بقادر قط بل  
لیس فیہ جرح مفسر اصلا فحدیثہ حسن  
ولا شک لاجرم ان حکم العینی علی  
اسنادہ انہ جید حق واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ

مشارك الا اهل العهد وخدمهم

فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی  
مشرک آنے پائے سوائے ذمہ داروں کے غلاموں کے۔

غز العيون والبصائر میں ہے ،

لا يمتنع من دخول المسجد الذمي الكتابي  
بخلاف غيره واجتمع الامام رحمه الله له بما رواه  
احمد عن جابر رضي الله تعالى عنه

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف  
اور کافر کے اور اس پر امام اعظم اُس حدیث سے  
مسند لئے جو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتفاقی کتاب القضاء میں ہے :

قال شمس الاثمة السرخسی فی شرح ادب  
القاضی وقد ذکر فی السیر الکبیر ان  
المشارك یمنع من دخول المسجد عملاً  
بقوله تعالى انما المشركون نجس

اگر کتب حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثناء فرمایا کتابی کی تخصیص کہاں ہے اقول (میں  
کہتا ہوں۔ ت) مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا ان پر صرف دو حکم تھے اسلام لائیں ورنہ تلوار  
تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی ، تو استثناء منقطع ہے بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا اور مسند جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنه میں حدیث اس طرح ہے کہ مذکور ہوئی اور اُس سے ۲۷ ورق پہلے یوں ہے :

لا یدخل مسجدنا هذا مشرک بعد  
عامنا هذا غیر اهل الکتاب و  
خدمهم

اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک  
نہ آنے پائے ، سوائے کتابی اور ان کے  
غلام کے۔

تو یہاں خود کتابی کی تصریح ہے۔

۱۔ عمدة القاری باب الاغتسال اذا اُسلم ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۲۳۷/۴  
۲۔ غز العيون والبصائر مع الاشباه والنظائر الفی الفی الثالث احکام الذمی ادارة القرآن کراچی ۲/۱۷۷  
۳۔ غایۃ البیان کتاب القضاء

۴۔ مسند احمد بن حنبل مروی از جابر رضی اللہ عنه دار الفکر بیروت ۳۳۹/۳

**ثالثاً، اقول** (میں کہتا ہوں۔ ت) **لہ الحمد** اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لئے اجازت تھی منسوخ ہو گئی کہ فرمایا "بعد عامنا ہذا" (اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد میں نہ آنے پائے سوا ذمیوں کے) مخالفین جتنی روایات پیش کریں اُن کے ذمہ لازم ہے کہ اُس واقعہ کے اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سادہ جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہو چکا اور وہ ہرگز اس کا ثبوت نہیں دے سکتے خصوصاً بعد عامنا ہذا کا لفظ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورہ برات سے غالباً اُس کا یہ لفظ پاک ارشاد **انما المشركون نجس فلا یقر بوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا** (مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ ت) سے ماخوذ ہے، تو پہلے کے وقائع پیش کرنا محض نادانی لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات ہی پر عمل کر رہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں **وخسر ہنا لك المبطون** (اور باطل والوں کا وہاں خسارہ۔ ت)

**لیڈران کی بھی خواہی اسلام** **نہا البعایہ** یہ بھی اختلاف احوال زمانہ و عادات قوم کو عینہ مسائل اعظیم و قویہ میں داخل تام ہے پھر غیر اسلامی سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی اجازت اور اس کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے ص

اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار

(اے منزل کی طرف پشت کر کے چلنے والے! ہوش کورت)

**لیڈران کی اسلامی غیرت** **خامساً** واقعی بندگی بچپارگی جب ہندوؤں کی غلامی ٹھہری پھر کہاں کی غیرت اور کہاں کی خودداری، وہ تمہیں ملجھ جائیں، بھنگی مائیں، تمہارا پاک ہاتھ جس چیز کو لگ جائے گندی ہو جائے، سودا بیچیں تو دوسرے ہاتھ میں ڈال دیں، پیسے لیں تو دوسرے، یا پنکھا وغیرہ پیش کر کے اس پر رکھوالیں حالانکہ حکم قرآن خود ہی نجس ہیں اور تم اُن نجسوں کو مقدس مطہر بیت اللہ میں لے جاؤ جو تمہارے ہاتھ رکھنے کی جگہ ہے وہاں اُن کے گندے پاؤں رکھو اور مگر تم کو اسلامی جس ہی نہ رہا محبت مشرکین نے اندھا بہرا کر دیا۔



لو سلم علی الذمی تبجیلہ یکفر لان تبجیل  
الکافر کفر یہ  
اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ  
کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشباہ و در مختار وغیرہ میں ہے،  
لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلہ کفر یہ  
اگر مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاد" کہا کافر  
ہو گیا۔

اور یہاں حربی مشرک کی یہ کچھ تعظیم یہ کچھ مسلمانوں پر اُس کی رقت و تقدیم ہو رہی ہے اور پھر کفر  
بالائے طاق اُن کے جواز کو بھی ٹھیس نہیں لگتی، اس حرام قطعی کو حلال کی کھال پہنا کر فتوے اور رسالے  
کھٹے جارہے ہیں، مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہہ دینے والا کافر ہو لیکن مشرک بت پرست کو  
اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا کہ خدا نے اُن کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گا نہ ہی کو پیشوا انہیں بلکہ  
قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا بدتر بنا کر بھیجا ہے ٹھیک مسلمان بنا رہے ہیں سبق پڑھانے والا اور  
سبق بھی کسی دنیوی حرفت کا نہیں بلکہ صاف کہا کہ تمہارا فرض دینی یا دولا نے کو تو استاذ نے علم دین بتایا  
اور علم دین بھی کسی مستحب وغیرہ کا نہیں بلکہ خاص فرض دینی کا معلم استاذ بنایا  
اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کی قدر ہو تو وہ ان لفظوں  
کو دیکھ کر خدا نے اُن کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے خدا لگتی کہنا یہ رسالت سے کے  
سیرٹھی نیچے رہا ان لیڈر بننے والوں کا اسلام کیا ہے؟

چوں وضوے محکم بی بی تمییز

(یہی جیسے بی بی تمیز کا محکم وضو ہوتا)

کہ کسی طرح ٹوٹنا کیا اس میں دراز تک نہ پڑتی وسیعہ الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون  
(اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

عہ ویکو اخبار فتح دہلی جلد ۲ ۲۴۲۰ جلسہ جمعۃ العلماء ہند میں مولانا عبد الماجد بدایونی کی تقریر ص ۴  
کالم اول ۱۲ اختتمت علی



سابعاً ائمہ دین نے صاف تصریحیں فرمائیں  
کہ کافر کا بطور استعلا مسجد میں جانا مطلقاً  
حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے:  
آیت اس پر محمول کی گئی ہے کہ وہ غلبہ و  
بلندی کے طور پر نہ آئیں۔

دربارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ  
شاہجہانپوری فتویٰ خود انھیں پر رہے  
الایۃ محمولۃ علی الحضور استیلاء  
و استعلاء علیہ

کافی امام نسفی میں ہے:

آیت کے یہ معنی قرار دے گئے ہیں کہ ان کے ایسے  
آنے سے منع کیا جاتا ہے کہ بطور غلبہ آئیں اور  
مسلمانوں پر بلند ہوں۔

الایۃ محمولۃ علی منعہم ان یدخلوها  
مستولین و علی اهل الاسلام  
مستعلاء علیہ

مگر ہدایہ و کافی کا ان لوگوں کے سامنے ذکر کیا جو قرآن عظیم کے نصوص قاہرہ نہیں سمجھتے، ہاں یہ کہتے کہ اگر  
حق مائیں تو لیڈران کی غربی قسمت و رزق سخت و در سخت نصیبوں کی شامت کہ خود لیڈری شائع کردہ فتوے نے  
بحوالہ رد المحتار یہی عبارت ہدایہ نقل کر دی کہ قرآن عظیم نے مشرک کا بطور استعلا مسجد میں آنا حرام فرمایا ہے  
ہمارے دوست مفتی صاحب نے یہ دوسرا متنس کا صحیفہ مروانی خط کی طرح ان کے ہاتھ میں دے دیا مروانی  
خط ان کے ہاتھ تھا اور متنس کا صحیفہ بند ان کے ہاتھ میں کھلا ہوا فتویٰ دے دیا اور ان کو اپنی موت نہ سوجھی  
اُسے شائع کراتے عوام کو بھلاتے بھلاتے ہیں۔

مفتی کو ہدایت  
ہاں اتنی شکایت دوستانہ مفتی صاحب سے بھی ہے کہ ذمی کا حکم حسبہ یوں یا  
کتابی یا مشرکوں پر ڈھالتا درکنار صورت استعلا اگر معلوم نفعی کہ طشت از بام ہے  
تو اُسے جانتے ہوئے باطل پرستوں کے ہاتھ میں فتویٰ دینا نہ چاہئے تھا جس وہ عوام کو بہکائیں اور اپنے  
حرام قطعی بلکہ اس سے بھی اشد کو حلال کر دکھلائیں پھر عجب یہ کہ بیان حکم میں عدم استعلا کی قید رہ جانے نے  
مطلقاً جواز کی سنانی اگرچہ عبارت کتاب سے اطلاق پر آئی کتاب کی عربی عبارت عوام کیا سمجھیں انھیں گمراہ  
کر لینے کی لیڈروں نے راہ پائی نسال اللہ العفو والعافیۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت  
مسلمانوں! تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر

بننے والوں کے دین کی، کیسا کیسا شریعت کو بدلتے  
مسئلے، پاؤں کے نیچے کھلتے، اور خیر خواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں، مولاتِ مشرکین ایک،  
معادہ مشرکین دو، استعانتِ مشرکین تین، مسجد میں اعلیٰ مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ  
یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دُوبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے، دینِ الہی کو پامال کیا ہے، اور پھر لیڈر  
ہیں، ریفارمر ہیں، مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں، جو ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائے مسلمان ہی نہیں،  
جب تک اسلام کو گنڈ چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں،

سب اعوذک من ہمنات الشیطن  
اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے و رسول  
واعوذک سب ان یحضرین  
سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ مجھے  
پاس آئیں۔

آہ آہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شومی ورنہ سخن بسیارست  
(آپ کے سامنے تھوڑا سا غم دل پیش کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دل آزرده ہوگا ورنہ  
باتیں بہت ہیں۔ ت)

ضروری عرض واجب اللحاظ  
میں جانتا ہوں کہ میرا کلام انھیں بُرا لگے گا اور حسبِ معمول

تحقیق حق و اظہار احکام رب الانام کا نام گالیاں کھائیگا  
ہمیشہ عاجزوں نے اپنا عجز، یونہی چھپایا ہے احکام حق کو سختی بنا کر گالیاں پھرا کر جواب سے گریز کا حیلہ  
بنایا ہے لہذا دستِ بستہ معروض کہ تھوڑی دیر نیچری تہذیب سے تنزل فرما کر وہ آیتیں کہ شروع فتویٰ  
میں تلاوت ہوئیں اُن پر ایمان لا کر ان مباحثِ علمیہ احکامِ الہیہ کو بغور سن لیجئے، اگر بفرض باطل  
ہماری غلط فہمی ہے حق و انصاف سے بتا دیجئے ہمیں بحمد اللہ تعالیٰ ہرگز وہ نہ پائے گا جو سمجھ لینے کے بعد باطل پر  
اصرار حق سے انکار، نار پر عار اختیار کر رہے ہیں اور اگر سمجھ جاؤ سمجھ کیا جاؤ گے تمھارے سمجھ وال سمجھ ہی ہے ہیں  
کہ دیدہ و دانستہ حق سے اُلجھ رہے ہیں۔ حرام کو حلال، حلال کو حرام کا جامہ پہنایا۔ اسلام کو کفر، کفر کو  
اسلام بنا کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمھیں اختیار ہے اور جوار و حساب و کشفِ حجاب روزِ شمار۔

یوم تبلی السراٹو فماله من قسوة ولا ناصریہ  
جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو  
نہ کچھ زور ہو گا نہ کوئی مددگار۔

(۱۱) ترکِ معاشرت پر ایک نظر

بڑھ کر اودھم مچائی اوروں میں افراط یا تفریط  
ایک ہی پہلو پر گئے، اس میں دونوں کی رنگت رچائی، افراط وہ کہ نصاریٰ سے نری معاشرت بھی حرام قطعی  
اور تفریط یہ کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ اُن کی غلامی فرض شرعی۔ پھر بھی اُن کے اسن افراط و تفریط میں اتنا  
فرق ہے کہ دوم نے بذاتہ دین کو برباد کر دیا اور اول پر عمل میں فی نفسہ ضرر اسلام نہ تھا، مباح کو کوئی  
حرام جان کر چھوڑے تو اس چھوڑنے میں عرج نہیں کہ مباح ہی تھا نہ کہ واجب، ضلالت ہے تو اس  
استغناء و تحريم میں، لیکن حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کا تباہ کن ہوا اور اپنے ہر پہلو سے اسلام  
کا برباد کرنے والا، لہذا اول سے بحث ضرور نہ تھی، حکم بتا دیا معاندوں کا عناد اُن کے ساتھ ہے لیکن  
عملی حیثیت سے بھی اس خصوص میں مسلمانوں کو بہت ضرر پہنچے دکھائی دیتے ہیں سخت مشکلات کا سامنا  
جن کا حل ان بزرگ خود گہری نگاہ والے انجام شناس لیاؤر الناس نے کچھ سوچ رکھا ہوگا، نظر بعبادات  
حالات کسی طرح عقل باور نہیں کرتی کہ اُن کی چیخ پکار سے تمام ہند و ہند و ہنگال و برہما و افریقہ و  
جاوہ حتیٰ کہ عدن تک کے مسلمان سب نوکریاں، ملازمتیں، زمینداریاں، تجارتیں یکلخت چھوڑ دیں۔  
یہ شورشیں تو دو دن سے ہیں صد ہا حرام نوکریاں پہلے ہی سے کر رہے ہیں وہ تو چھوڑیں نہیں مباح نوکریاں اور

عہ مثلاً حضر کی نوکری کہ اعلا بکلمۃ اللہ کے سوا کسی مسلمان بادشاہ کی بھی جائز نہیں، یونہی خلاف ما نزل اللہ  
حکم کرنے کی، یونہی جس میں سود کا لینا دینا یا حساب کرنا ہو یا دستاویز سود کا کاتب یا شاہد بننا پڑے  
بالجملہ حرام کام یا خود اعانت عوام کی ملازمت کی کہ اسلامی سلطنت و ریاست کی بھی حرام ہے اور  
بلا ملازمت ایسے کاموں کا انجام دینا اور زیادہ شرع پر اجرت، یہی حال کالجوں کی ملازمت اور اُن کے تعلیم  
تعلیم کا ہے جہاں تعلیم مخالف شرع و اسلام ہو اگرچہ اسلامی کہلانے تعلیم حرام اور اُس کی کسی طرح امداد حرام  
مگر جو علم دین رکھنے والا تعلیم دنیات پر توں رہے کہ طلبہ کے عقائد کی حفاظت کرے ضلالتوں کا بطلان  
انہیں بتایا کرے وہ بازار میں ذکر الہی کرنے والے سے بھی زائد ہوگا جسے حدیث نے فرمایا مردوں میں زندوں  
کی طرح ہے۔

حلال تجارتیں زمینداریاں کس طرح چھوڑ دیں گے، ان جلسوں میں گاموں تبلیغوں کہراموں سے اگر تلو و تلو  
نے نوکریاں یا دسلس بیس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمینداریاں چھوڑ بھی دیں تو اس سے ترکوں کا کیا فائدہ  
یا انگریزوں کا کیا نقصان، غریب نادار مسلمان کی کمائی کا ہزار بار و سپہ ان تبلیغوں میں برباد جا رہا ہے  
اور جائے گا اور محض بیکار و نامراد جا رہا ہے اور جائے گا، ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیر و سیاحت کے  
سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلاؤ و قورے سیدھے ہو گئے اور ہوں گے، اگر یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد و قوت  
ہے اور سیر یورپ کے حساب کاراز تور و حساب ہی کھلے گا، یوم تبلی السوائو ۵ فمالہ من قوۃ  
ولانا صلوٰۃ (جس دن سب چھپی باتیں جانچیں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔ ت) کیا  
لیڈر صاحبان فہرست دکھائیں گے کہ ان برسوں کی مدت اور لاکھوں روپے کی اخلاعت میں اتنا فائدہ  
مرتب ہوا اتوں نے نوکریاں چھوڑیں اتوں نے تجارتیں اتوں نے زمینداریاں۔

اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے طرفہ یہ کہ اُن کے خون گرم حامی ہمد و  
محرم اخبارات اس ترک تعاون پر بڑے بڑے

علہ تنبیہ، تنبیہ، تنبیہ: مسلمانوں ترکوں کی حمایت اماکن مقدسہ کی حفاظت  
سلطنت اسلامی کی اعانت یہ سب دکھانے کے دانت تھے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہو لاکھوں روپے  
کا چنڈہ ہاتھ آئے ورنہ بڑے ساعی لیڈروں علی برادروں سے صاف منقول ہوا کہ ”مسئلہ خلافت اب ط  
کر رکھو ہندوستان کی آزادی کی فکر کرو ہم ہندو قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ اگر ترکی بھی ہندوستان  
پر چڑھائی کرے تو ہم اُن کے خلاف تلوار اٹھائیں ہمارا نصب العین سلطنت کی خود اختیاری حاصل کرنا ہے  
ترک موالات اُس کا ذریعہ ہے۔“ ابوالکلام آزاد سے منقول ہوا، لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری  
حکومت دلانے کے لئے ہے اگر خلافت کا خاطر خواہ فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی  
اس وقت تک کہ ہم گنگا و جمنہ کی مقدس زمین کو آزاد نہ کرالیں۔“ مسلمانو! اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں  
اور خلافت و اماکن مقدسہ کے حیلہ پر فریب کھاتے رہو تو خدا حافظ۔ خشم علی عفی عنہ

علہ خصوصاً روزنامہ ہمد و تھکنو جس کے ہر پرچہ کی پیشانی پر یہ ساقط الوزن رباعی لکھی ہوتی ہے:

پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو  
قانون سے فائدہ اٹھانا ہے اگر لال سبکد تم برٹش کے رہو (باقی صفحہ آئندہ)



زور لگا رہے ہیں خود اپنے اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے ان صیغوں کو تو انگریزوں سے جو گھرے  
 تعلقات ہیں دوسرے صیغوں کو کم ہوں گے، کیا اوروں کے لئے شور و فغاں اور اپنے لئے نوشجاں۔  
 اور ایک اخباری و مطابعی کیا کریں گے بٹے بٹے  
 لیڈر بننے والے اسی مرض میں گرفتار ہیں دیگران  
 بلا تے ہیں اور خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے  
 رافضیت خود رافضیت ہے  
 حیرتے دارم زدا شمند مجلس باز پرس  
 توبہ فرمایاں پھر خود توبہ کئے کئے  
 (مجھے حیرت ہے، مجلس کے دانشمند سے پھر پوچھو، توبہ کا مشورہ دینے والے خود بہت کم  
 توبہ کرتے ہیں۔ ت)

ہجرت کا غل مچایا اور اپنے آپ ایک نہ سر کا جو ابھارنے میں آگے ان مصیبت زدوں پر جو گزری سو گزری  
 یہ سب اپنے بخور و بکھول میں چین سے رہے، ہڑالگا نہ پھٹکی۔ اور ترک تعاون میں بھی کیا کسی لیڈر  
 یا مبلغ کے پاس زمینداری یا کسی قسم کی تجارت نہیں، نہ اُن کا کوئی انگریزی یا ریاست میں ملازم ہے  
 پھر انھیں کیوں نہیں چھوڑتے، کیا واحد قہار نے نہ فرمایا :  
 لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَذِبًا عَظِيمًا  
 اَللّٰهُ اَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝  
 کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے، کیسی سخت ناپسند  
 ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اتباع ہوا کی اجازت دی جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہے قال تعالیٰ :  
 وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ اِذْنِیْ خَوَاشِیْ کَا پابند نہ ہو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے گی۔  
 خیر اگر اہی توان صاحبوں کے یہاں بہت آسان بلکہ محبوب تر ہے مگر پچھلے مصرع پر اپنے لیڈروں اور کمیٹی کا  
 فتویٰ لیں جس میں کہا کہ انگریزوں کے وفادار اُن کے حکم کے نیچے چلنے والے رہو اور اتنی تاکید ہے کہ ہر پیشانی  
 پر اسی کی تجدید ہے اس سے مقاطعہ کیوں نہ فرض ہوا اسے پارٹی بلکہ اسلام سے کیوں نہ خارج کیا  
 ہاں شاید ساقط الوزن کرنے میں اُس نے اپنے لئے کچھ رات لگا رکھی ہو یعنی انگریزوں کے دکھانے کو  
 اُس طرح ہو اور لیڈروں کے سنانے کو یہ کہ آپ دیکھتے نہیں اُس میں وزن ہی کہاں ہے یوں ہے :  
 لال سبجکٹ تم نہ برلش کے رہو  
 حشمت علی عفی عنہ



کیا خدا کا سخت دشمن بننا آسان سمجھا ہے کیا تمھارے یہاں سے نہ چھپا کہ "اگر کسی مسلمان رئیس نے دباؤ یا خوشامد سے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ثابت ہو کہ وہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں تو فوراً اُن کا شمار مرتدین میں ہوگا اور مرتد کی سزا اسلام کے آئین میں کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے" کیا کوئی ریاست آپ کے نزدیک اس سے بری ہے کیا اس میں سب سے پیش قدم سلطنت علیہ دکن نہیں، کیا اس کے احکام اور چھپے ہوئے فرمان ملاحظہ نہ ہوئے، کیا آپ کے لیڈروں میں اُس کے وظیفہ خوار نہیں، کیا مدخیرات سے گیارہ گیارہ روپے یومیہ پانے والوں نے اپنا یومیہ بند کر لیا، کیا جسے اور دے کے لئے حرام بتاتے ہو آپ خوشی سے کھاتے ہو۔

**لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے** بلا پس ہوائی کے منہ لگا حرام اُن سے نہ چھوٹا، اور لیڈروں کا منہ کس نے بند کیا، ان پر ان لیڈروں سے مقاطعہ واجب تھا یا قرآن مجید بدل کر جو احکام دل سے گھڑے ہیں وہ کسی طرح لیڈروں کے لگ بھگ نہیں اوروں کے سر پڑے ہیں، یہ قانون کے مستثنیات عام ہیں، اور جب لیڈر خود ہی اپنے کہے پر عامل نہیں تو اُن کی حج پکار اوروں سے کیا عمل کرائے گی۔

ص ۱۰۰ نویشن نم ست کرار ہیری گند  
(وہ تو خود گم ہے کسی کی کیا رہبری کرے۔ ت)

مانا کہ تم میں وہ بھی ہوں جو ان تینوں علتوں سے بری ہیں نہ زمینداری نہ تجارت نہ اجارت کہ مالگزار یا ابواب یا ٹیکس یا چنگی دینی پڑے اور انگریزوں سے تعلق تعاون پیدا ہو کر حرمتِ قطعیہ کا حکم جڑے، فرضِ کرم کہ خود اس سے پاک ہیں نہ مفسد محتاج بے نوا ہیں پھر یہاں تو عام ذرائعِ رزق یہی ہیں، کیا تو نہ بناتے ہوں گے اوروں کے سر کھاتے ہوں گے، اُن کا مال انھیں وجہ سے ہوگا جو تمھارے نزدیک علی الاطلاق حرام ہے، تو حرام ہی کھایا حرام ہی کمایا، ہر طرح گرفتارِ حرام ہی رہے، نجات کی صورت بتائیے پھر ترکِ معاملات کی فرضیت گائیے، اور یہ روپیہ کہ ان جلسوں میں صرف

عہ دیکھو تقریر صدارت شیخ مشیر حسن قدوائی بیرسٹریٹ لاہ تعلقہ دار گدیہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۹ یہ بھی مولوی عبد الباری صاحب فرنگی محلی کے ان مسائل میں امام و مقبول ہیں دیکھو خطبہ صدارت مولوی عبد الباری مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۱ میں ان مسائل میں کبھی مشیر حسن صاحب کے خلاف مشورہ نہیں کرتا "آپ بیرسٹر بھی ہیں اور تعلقہ دار بھی، بھلا انگریزوں سے آپ کو کیا تعلق لہذا صرف اسلامی ریاستوں کو مرتد فرمایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

کر رہے ہو یہ بھی تو اس حرام کا ہے، سچ کہنا کیا دل میں سمجھ لے ہو اگرچہ زبان سے نہ کہو کہ صر  
مال حرام بود بجائے حرام رفت

اور ریل، تار، ڈاک کیا انگریزوں سے معاملات نہیں اس میں تو سب چھوٹے بڑے مبتلا ہو، اگر کہو  
انھیں سہولت کے لئے رکھ چھوڑا ہے تو اعلان کر دو کہ ہمارے یہاں سہولت کے لئے حرام روا ہے،  
اگر کہو کہ زمینداری و تجارت چھوڑیں تو کھائیں کیا، تو ملازم اگر ملازمتیں چھوڑیں تو کھائیں کیا، جو جواب  
تھارا ہے وہ سب کا ہے، غرض یہ نہ چلی نہ چل سکتی ہے، نہ تم نے خود اس پر عمل کیا، نہ کر سکتے ہو،  
اس کی پوری تصویر یہی ہے کہ صر

وہ کرتے ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے

پھر بے معنی چیچ پکارے کیا حاصل سوا اس کے کہ : صر

مغرنا خورد و حسل خود بدید (مغر ہمارا کھایا اور حسل اپنا پھاڑ لیا۔ ت)

ہندوؤں کی دیگ موافقت سے باتگی کا چاول اور بفرض غلط و بفرض باطل  
اگر سب مسلمان زمینداریاں تجارتیں

نو کریاں تمام تعلقات یکسر چھوڑ دیں تو کیا تھارے جگری خیر خواہ جملہ ہندو بھی ایسا ہی کریں گے اور تھاری طرح  
زے ننگے بھوکے رہ جائیں گے، حاشا ہرگز نہیں، زہنا نہیں، اور جو دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر  
کاذب نہیں متکار نہیں، اتحاد و وداد کے جھوٹے بھروں پر بھولے ہو منافقانہ میل پر پھولے ہو سچے ہو  
تو موازنہ دکھاؤ کہ اگر ایک مسلمان نے ترک کی ہو تو اُدھر چارپس ہندوؤں نے نوکری تجارت زمینداری  
چھوڑ دی ہو کہ یہاں مالی نسبت یہی یا اس سے بھی کم ہے، اگر نہیں دکھا سکتے تو کھل گیا کہ صر

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

لاجرم نتیجہ کیا ہو گا یہ کہ تمام اموال کل دولتیں دنیاوی جمیع اعزاز جملہ وجاہتیں صرف ہندوؤں کے  
پاتھ میں رہ جائیں اور مسلمان دانے دانے کو محتاج بھیک مانگیں اور نہ پائیں، ہندو کہ اب انھیں  
پکائے ڈالتے ہیں جب بے خوف و خطر کچا ہی چائیں۔ یہ ہے لیڈر صاحبوں کی خیر خواہی، یہ ہے  
حمایت اسلام میں جانکاہی، دلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہندو کیوں ملے ہیں اس کا راز میں نے اپنی ایک تقریر میں اس ہندو الفت و گاندھوی  
رغبت کا راز بیان کیا تھا جسے بعض احباب نے تحریر میں لیا

اس کا اعادہ موجب افادہ، مسلمانوں کا رب بل و علا فرماتا ہے :

لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ لِيَتَذَكَّرُوا مِنَّا إِنَّ كَذِبًا مَّا كُنْتُمْ بِتَارِكِينَ  
 دُونَكُمْ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ خَبْرٌ مِّنَّا وَلَا مَعْنَتٌ مِّنَّا  
 قَدْ بَدَأَ الْبَعْضُ مِمَّنْ أَفَوَاهُم وَمَا كُنْتُمْ بِمُعْظِمْ  
 تَحْقِيقِ صَدِّقُوا لَكُمْ قَدْ بَدَأَ الْبَعْضُ مِمَّنْ  
 الْآيَاتُ إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ

۱۔ ایمان والو! کسی کافر کو اپنا ہم راز نہ بناؤ  
 وہ تمہارے نقصان رسانی میں گئی نہ کریں گے اُن کی  
 دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے  
 مومنوں سے کھل چکی ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں  
 دبی ہے بہت بڑی ہے بیشک ہم نے تمہیں  
 صاف صاف نشانیاں بتا دیں اگر عقل رکھتے ہو۔

قرآن عظیم گواہ ہے اور اس سے بہتر کون گواہ (اور اللہ سے زیادہ کس کی  
 بات سچی۔ ت) کہ مشرکین ہرگز ہماری خیر خواہی نہ کریں گے، خیر خواہی درگزر بھی بدخواہی میں گئی نہ کریں گے،  
 پھر انہیں یار و انصار بنانا اُن سے و داد و اتحاد منانا اُن کے میل سے نفع کی امید رکھنا صراحتہ قرآن عظیم  
 کی تکذیب ہے یا نہیں ہے، اور ضرور ہے، ولکن لا تبصرون (مگر تمہیں نگاہ نہیں۔ ت) آداب  
 ہم تمہیں قرآن عظیم کی تصدیق دکھائیں اور اُن کی طرف سے اس میل اور میل کا راز بتائیں، دشمن اپنے  
 دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے:

۱۔ اول اس کی موت کہ جھگڑا اچھی ختم ہو۔

دوم یہ نہ ہو تو اس کی جلا وطنی کہ اپنے پاس نہ رہے۔

سوم یہ بھی نہ ہو سکے تو اخیر درجہ اس کی بے پری، عاجز، بے گھر رہے۔

مخالف نے یہ تینوں درجے اُن پر طے کر دئے اور ان کی آئیں نہیں کھلتیں خیر خواہی سمجھ جاتے ہیں  
 اولاً جہاد کے اشارے ہوئے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا، ثانیاً جب یہ نہ بنی  
 ہجرت کا بھرا دیا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں ملک ہماری کبتیاں کیلئے کورہ جائے یہ اپنی جائیدادیں کوڑیوں کے  
 مول بیچیں یا یوں ہی چھوڑ جائیں بہر حال ہمارے ہاتھ آئیں ان کی مساجد و مزارات اولیاء ہماری پامالی  
 کورہ جائیں، ثالثاً جب یہ بھی نہ بھی تو ترک موالات کا جھوٹا جیلہ کر کے ترکِ معاشرت پر ابھارا ہے  
 کہ نوکریاں چھوڑ دو کسی کونسل کمیٹی میں داخل نہ ہونا لگزاری ٹیکس کچھ نہ دو خطابات و الپس کر دو امر اخیر  
 تو صرف اس لئے ہے کہ ظاہری نام کا دنیوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لئے نہ رہے اور پہلے تین اس لئے

کہ ہر صیغہ و ہر حکم میں صرف ہندو رہ جائیں، جہاں ہندو کا غلبہ ہوتا ہے حقوق اسلام پر جو گزرتی ہے  
نظاہر ہے، جب تنہا وہی رہ جائیں گے تو اس وقت کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے، مانگڑاری وغیرہ  
نہ دینے پر کیا انگریز چپ بیٹھے رہیں گے؟ ہرگز نہیں، قرقیاں ہوں گی، تعلیقے ہوں گے، جامدائی نیلام  
ہوں گی اور ہندو خریدیں گے۔ نتیجہ یہ کہ مسلمان صرف قلی بن کر رہ جائیں، یہ تیسرا درجہ ہے۔ دیکھا تم نے  
قرآن عظیم کا ارشاد کہ وہ تمہاری پیروی میں گئی نہ کریں گے، ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں نہ پڑو  
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے (۱۲) ممکنہ کا ازالہ ضرور فرض ہے اپنے  
اور کہاں اس کا حکم نہیں مراتب ثلاثہ پر جن میں تیسرا مرتبہ کہ تغیر  
مطلقاً ہر حال میں فرض عین ہے اور پہلے دونوں بشرط قدرت علی الترتیب فرض کفایہ، مگر دوسرا یعنی تغیر باللسان  
اس حالت میں ہرگز فرض نہیں کہ مرتکب اس کی شاعت سے خود آگاہ ہو جان بوجھ کر اس کا مرتکب ہو اور  
امید واثق نہ ہو کہ منع کئے سے باز رہے گا ایسی حالت میں اس پر زبان یا قلم سے کہ وہ بھی ایک زبان ہے  
رد و انکار اصلاً واجب نہیں رہتا خصوصاً جبکہ مظنۃ قتلہ و شورش ہو، فتاویٰ امام قاضی خاں دفتاویٰ  
عالمگیریہ میں ہے :

انہا یجب الامر بالمعروف اذا علم انہم  
یستمعون لہ  
امر بالمعروف اسی وقت واجب ہے جب یہ جانے  
کہ وہ کان لگا کر سنیں گے۔

نصاب الاحتساب میں ہے :

المقصود منہ الائتمار فاذا فات ذلك  
لا یجب لہ  
امر بالمعروف سے مقصود تویہ ہے کہ لوگ مانیں  
جب اس کی امید نہ ہو تو وہ واجب نہیں۔

بستان امام فقیہ ابواللیث و محیط و ہندیہ وغیرہ میں ہے :

ان کان یعلم باکبر سرائیہ انہ لو  
امر بالمعروف یقبلون ذلك منہ و  
اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف  
کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے اور بُری بات سے

لہ فتاویٰ ہندیہ الباب السابع عشر فی الغناء واللہو الخ نوری کتب خانہ پشاور ۵/۲۵۲  
لہ نصاب الاحتساب



يَسْتَعِينُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَالْأَمْرُ وَاجِبٌ لَا يَسْعَاهُ  
تَوَكُّهٌ وَلَوْ عَلِمَ بِأَكْبَرِ سَائِيَةٍ أَنَّهُ لَوْ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ  
قَدْ فُتُوهُ وَشَتَمُوهُ فَتَوَكُّهَ أَفْضَلُ ، وَلَوْ عَلِمَ  
أَنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ مِنْهُ وَلَا يَخَافُونَ مِنْهُ ضَرْبًا  
وَلَا شَتْمًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَالْأَمْرُ أَفْضَلُ (مُلْتَقَطًا)  
مگر ان سے گالی کا بھی اندیشہ نہیں تو اختیار ہے چاہے امر بالمعروف کرے یا نہ کرے اور کرنا بہتر ہے۔  
وجیز امام کروری و عالمگیری میں ہے ،

الْحَنْ حَرَامٌ بِإِخْلَافٍ فَإِذَا قُرِئَ بِالْأَلْحَانِ وَ  
سَمِعَهُ النَّاسُ أَوْ عَلِمُوا أَنَّهُ لَقَنَهُ الصَّوَابُ  
لَا يَدْخُلُهُ الْوَحْشَةُ يَلْقَنَهُ ، وَأَنْ دَخَلَ الْوَحْشَةُ  
فَهُوَ فِي سَعَةِ أَنْ لَا يَلْقَنَهُ ، فَإِنْ كَلَّ أَمْرٌ  
بِمَعْرِفَةٍ يَتَضَمَّنُ مَنكَرًا يَسْقُطُ وَجُوبُهُ  
نَبْتًا كَيْ جَوَّامِرَ بِالْمَعْرُوفِ كَيْ مَنَكَرٍ كَوَضْعِ الْمَنَاسِكِ  
قرآن عظیم کا غلط پڑھنا بالاتفاق حرام ہے تو اگر  
کوئی شخص غلط پڑھ رہا ہو اور دوسرا سنے اگر یہ  
سننے والا جانے کہ اُسے صحیح بتاؤں گا تو اُسے  
وحشت پیدا نہ ہوگی تو بتائے ، اور اگر بتانے سے  
اُسے وحشت پیدا ہو تو اسے گنجائش ہے کہ  
نہ بتائے کہ جو امر بالمعروف کسی منکر کو تضمن ہو اس کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

مثلاً کون مسلمان نہیں جانتا کہ ناحق قتل یا غارتِ مسلم حرام و موجبِ عذابِ نار ہے ، کون نہیں  
جانتا کہ اس میں کسی طرح کی اعانت مطلقاً حرام و مستوجبِ غضبِ جبار ہے ، کون نہیں جانتا کہ زنا حرام  
ہے ، کون نہیں جانتا کہ شراب پینا سختِ خبیث کام ہے اور ہزاروں لاکھوں اس کے مرتکب ہیں ،  
پھر کبھی نہ سنا ہو گا کہ علماء یا اُن کی تحریریں ہر چکلے مہربھٹی کا گشت کریں اصلاً ہرگز تمام جہان میں  
کوئی عالم بلکہ کوئی عاقل اس کا قائل نہیں اور خود ان لیڈروں میں جو جامہ مولیت میں ہیں وہ بھی اس کے  
عامل نہیں ، آخر یہ اس لئے کہ وہ لوگ دانستہ مرتکب ہیں اور منظور نہیں کہ منع سے مانیں بلکہ شور و  
شر کا احتمال بیشتر ایسی جگہ جب تغیر بالید مقدور نہیں تغیر باللسان کچھ ضرور نہیں غیر ضروری اور اس پر  
طہ یہ کہ نامفید ایسا شور مچانا اور بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا کون سی شریعت نے  
واجب مانا ، ایسے ہی مواقع کے لئے ارشادِ الہی ہے :



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَبِخُوا  
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَىٰ تَمَّ إِلَهُ  
اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سنبھالے رہو  
دوسروں کا گمراہ ہونا تمہیں نقصان نہ دے گا  
جب تم راہ پر ہو۔

ہاں اگر کسی منکر شرعی پر گمراہان گمراہ گرفتہ بندی کریں اور اُسے بزورِ زبان و زور و بہتان معروف شرعی  
کا جامہ پہنائیں اور اس کے لئے آیات و احادیث و اقوالِ ائمہ کی تحریف و تصحیف منائیں احکامِ الہیہ  
کو کایا پلٹ کر کے حرام کو حلال حلال کو حرام دکھائیں جیسا اب گاندھوی مت اور گاندھوی امت مسائل  
موالات مشرکین و معاہدہ مشرکین و استعانت مشرکین و دخول مشرکین فی المساجد وغیرہ میں کر رہی ہے  
تو اُس وقت ان منکرات کبریٰ و واہیاتِ عظمیٰ کا ازالہ فرضِ اعظم ہوگا۔ خطیب بغدادی جامع میں راوی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنَةُ اَوْ قَالَ الْبِدْعُ فَلْيُظْهِرْ  
الْعَالَمُ عِلْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ  
اللَّهُ مِنْهُ صَوْفاً وَلَا عَدْلًا يَلِيَهُ  
جب فتنہ یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں تو فرض  
ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا  
نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب  
کی لعنت، اللہ نہ اُس کا فرض قبول کئے نہ نفل۔

یہ سب اُن معاندوں کے لئے نہیں جو دانستہ تغیرِ کلامِ اللہ و تبدیلِ احکامِ اللہ کر رہے ہیں بلکہ  
اُن شبہات کے کشف کو ہے جن سے وہ احکامِ الہیہ کو بدلتے اور عوامِ مسلمین کو جھٹکتے ہیں اس امید  
پر کہ مولیٰ عز و جل چاہے تو جو اُن کے دھوکے میں آگئے حق کی طرف واپس آئیں اور جن پر ہنوز اُن کا فریب  
نہ چلا بعونہ تعالیٰ حفظ و پناہ پائیں اِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ اِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بیشک  
یہ اللہ کو آسان ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ت) حضور پر نور سیدِ یومِ الفشور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

وَاللَّهِ لَا يَهْدِي اللَّهُ بَلْكَ مَرَجَلًا  
خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تیرے سبب سے

۱۰۵/۵ القرآن الکریم

۲۰ الجامع للاخلاق الراوی و آداب السامع حدیث ۱۳۶۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۰۸

۱۹/۲۹ القرآن الکریم

۲۰/۲۹

واحد خیرک من ان یكون لك حمر  
النعم، رواه البخاری ومسلم عن سهل  
بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعل اللہ  
لنا السهل والسعد فی القبل والبعء  
وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و آلہ وصحبہ  
وابنہ وحزبہ و بارک وسلم۔

ایک شخص کو ہدایت فرما دے تیرے لئے سُرُخ  
اُونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث  
بخاری و مسلم نے سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت کی (اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے اگلے  
پچھلوں کے لئے سہل اور مبارک بنائے و صلی اللہ  
تعالیٰ علی سیدنا و آلہ وصحبہ و ابنہ و حزبہ و بارک وسلم۔ ت)

جہاد کے احکام و اقسام کا ذکر

(۱) جنائی (۲) لسانی (۳) سنائی

جہاد جنائی یعنی کفر و بدعت و فسق کو دل سے بُرا جاننا جو ہر کافر مبتدع و فاسق سے ہے اور  
ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہو کر تاسے مگر جنھوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپ کو مشرکین و کفار کا  
غلام کیا ان کی راہ جہاد ہے ان کا دین غیر دین خدا ہے۔

لسانی کہ زبان و قلم سے رد، وہ ابھی سن چکے کہ اسیوں ہی پر سب سے اہم و اکد، یہ بحمد اللہ تعالیٰ  
خدا مان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد شامل ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ،  
نیا پڑھ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض، غیر متقلین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیرہم سے کیا اور اب  
ان کا مذہب بھی وہی برسرِ پیکار ہیں حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے اور مسلمانوں کو  
گمراہ گروں کے شر سے بچاتے ہیں، واللہ الحمد آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنائی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ برنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانانِ ہند کو جہاد  
برپا کرنے کا حکم نہیں اور اس کا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین۔

یہاں کے مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں اور بہکانے والے یہاں واقعہ کر بلا  
پیش کرتے ہیں یہ ان کا محض انخواہ  
واقعہ کر بلا سے لیڈران کا استناد انخواہ مسلمان اولاً اس لڑائی میں ہرگز حضرت

امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہلے نہ تھی امام نے خبیث کو فیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا جب ان غداروں نے بد عہدی کی قصد رجوع فرمایا اور جب سے شروع جنگ تک اُسے بار بار اجاب و اعداء سب پر اظہار فرمایا۔

(۱) جب حزن یزید ریاچی تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاجم ہوئے امام نے خطبہ فرمایا: "اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں تمہارے ایچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے ہم بے امام ہیں، میں آیا اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں" وان لم تفعلوا وکنتم بمقدمی کا رہیں انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منه البکھ" اور اگر تم عہد پر نہ رہو یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں، وہ خاموش رہے۔

(ب) پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور اس کے آخر میں بھی وہی ارشاد کیا کہ "ان انکم کرمتمونا انصرفت عنکم" اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں، حزن نے کہا، میں تو یہ حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوئے نہ پہنچا دیں۔

(ج) امام نے اس پر بھی ہمارے ہوں کو معاودت کا حکم دیا وہ بقصد واپسی سوار ہوئے حزن نے واپس نہ ہونے دیا۔

(د) جب نینوی پہنچے حزن کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایچی تمہارے ساتھ رہے گا کہ تم میرا حکم بجا لاتے ہو یا نہیں، حزن نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا، فدایان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ! آگے جو لشکر آنے والے ہیں وہ ان سے بہت زائد ہیں ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں، فرمایا: "هاکنت لا ید اھم بالقتال" میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

(۵) جب خبیث ابن طیب یعنی ابن اسعد اپنا لشکر لے کر پہنچا حضرت امام سے دریافت کیا کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا "فاھا اذکر ھونی فانی انصرفت عنکم" اب کہ میں انھیں ناگوار ہوں واپس جاتا ہوں۔ ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

(و) شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی اُس میں بھی حضرت امام نے فرمایا: "دعونی

اس جمع الی المکان الذی اقبلت منه مجھے چھوڑ کر میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں۔ ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود و خبیث نے باز رکھا۔

(ن) عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا،

ایہا الناس اذکر ہتمونی فذعنونی انصرف الی ما منی من الارض یتہ  
اے لوگو! جبکہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ دو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔

اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یونہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی اپنے دو لہا کا انتظار کر رہی تھی، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی تو ہرگز لڑائی میں امام کی طرف سے پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہو گا اگرچہ خلاف قرآن و سنت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال تعالیٰ: "الامن احسرة و قلبہ مطمئن بالايمان" مگر جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو یا جان دے دی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی اور اس پر ثواب عظیم، اور یہی ان کی شان رفیع کے شایان تھی، اسی کو انجیل و فرمایا، اسے یہاں سے کیا علاقہ!

ثانیاً بالفرض اس بے سرو سامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے جس سے یہ جاہل غافل فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ یہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام جبکہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو، مجتہد و شرح فقایہ و رد المحتار کی عبارت گزشتہ،

هذا اذا غلب علی ظنہ انه یکافیہم و الا فلا یباح قتالہم۔  
یہ اس وقت ہے جب گمان غالب ہو کہ ان کے مقابلہ کے قابل ہے ورنہ ان کو قتال حلال نہیں (ت)

کے بعد ہے بخلاف الامر بالمعروف (امر بالمعروف کا حکم اس کے خلاف) (ت) شرح سیر میں اس کی وجہ بیان فرمائی:  
ان المسلمین یعتقدون ما یا مریہ فلا بد امر بالمعروف میں مسلمانوں کو جو حکم دے گا وہ دل سے  
عہ اور شرط قدرت تو دفاع بلکہ کسی فرض اسلامی سے کبھی منفک نہیں بنصوص قطعیہ و اجماع امت مرحومہ۔

لہ الکامل فی التاریخ ذکر مقتل حسین دار صادر بیروت ۵۴/۵۵  
لہ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بیروت الجزء السادس ۶/۲۴۲  
لہ القرآن الکریم ۱۶/۱۰۶  
لہ جامع الرموز کتاب الجہاد گنبد قاموس ایران ۵۵۵/۴



ان يكون فعلا مؤثرا في باطنهم بخلاف  
الكفار

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو  
کیوں اسلام و کفر ملاتے ہو

تالشا حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
نام پاک لیتے ہوئے شرم چاہئے تھی، کیا امام  
تو امام اُن کے غلام اُن کے در کے کسی کتے  
نے معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی، کیا کسی مشرک کا دامن تھاما، کیا کسی مشرک کے پس رو بنے،  
کیا مشرکوں کی بچے پکاری، کیا مشرکوں سے اتحاد گناٹھا، کیا مشرکوں کے حلیف بنے، کیا ان کی خوشامد  
کے لئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے، کیا قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دی وغیرہ وغیرہ  
شناع کثیرہ بہترین سے بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا، امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں جب  
تنبیس کر دو مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اُس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا، قرآن کو پیٹھ دینے  
والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو، اسلام سے اُسے چلتے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہو، دہلی میں  
فتویٰ چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے بے مسرور سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہو گئی اور حالت  
یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گنپتروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے ہی فتوے سے نہ صرف  
تارک فرض و منکب حرام بلکہ راضی بر غلبہ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا اور تمہارا  
اعتماد اللہ پر۔ یقین جانو کہ اللہ سچا اللہ کا کلام سچا لایا لو نکہ خبا کا مشرکین تمہاری بدخواہی میں  
گئی نہ کریں گے وہ جھوٹا فتویٰ اور یہ پوچ بھروسہ اور خادمان شرع پر اُلٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے  
کیوں سینہ سپر نہ ہوئے، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام جن پر نہ شرع  
شاہد نہ عقل مساعد، مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن و  
اختر اہ احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو  
کہتے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک اپنے سایہ میں لے، دنیا نہ ملے نہ ملے دین تو  
اُن کے صدقے میں ملے۔

يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كافة  
ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو

اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ  
شیطان کے پس رو نہ بنو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے



مبین ۵ فان من اللہ من بعد ما جاء متکم  
 بالبینات فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ۵ هل  
 ينتظرون الا ان یاتیهم اللہ فی ظلل من الغمام  
 والملئکة وقضی الامر والی اللہ ترجع الامور ۵  
 پھر اگر روشن دلیلیں آنے پر تمہارا قدم لغزش کرے  
 تو جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے کا ہے کے  
 انتظار میں ہیں سو اس کے کہ گھٹا ٹوپ بادلوں میں  
 اللہ کا عذاب اور فرشتے آئیں اور کام تمام ہو اور اللہ  
 ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ۵ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ۵  
 اغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ۵ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۵  
 آمین یا ارحم الراحمین ۵ وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا وعلينا وعلينا وعلينا وعلينا وعلينا  
 وآله وصحبه اجمعين دائما ابدا لا يبدى عدو كل ذرة الف مرة في كل ان وحين  
 والحمد لله رب العلمين ، والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم -  
 فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

# انفس الفکر فی قربان البقر

(گائے کی قربانی کے بارے میں بہترین طرہیت)

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴ مسئلہ عجیبہ

شوال ۱۲۹۸ھ

از مراد آباد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذہب حنفیہ اس مسئلہ میں کہ گاؤ کشی کوئی ایسا امر ہے جس کے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یا اگر کوئی معتقدہ اباحت ذبح ہو مگر کوئی گائے اُس نے ذبح نہ کی ہو یا گائے کا گوشت نہ کھایا ہو، ہر چند کہ اکل اُس کا جائز جانتا ہے، تو اس کے اسلام میں کچھ فرق نہ آئے گا، اور وہ کامل مسلمان رہے گا، گاؤ کشی کوئی واجب فعل ہے کہ جس کا تارک گنہ گار ہوتا ہے یا اگر

عہ اہم وضاحت (ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء کا نمونہ و مصداق) ۱۲۹۸ ہجریہ کا ربیع اخیر ہے شوالِ مکرم کا ماہ منیر ہے، اس نے خاتمہ المحققین امام المدقّقین والد ماجد حضرت مصنف علام مدظلہ و قدس سرہ الشریف کے وصال کو دس مہینے ہوئے ہیں بضرورت انتظام معاش جانبِ جانا و چند روز ابتدا میں توجہ کرنی ہوئی ہے اس لئے حضرت مصنف مدظلہ اپنے دیہات میں تشریف رکھتے ہیں کہ وہیں یہ سوال پہنچا اُس وقت کھیتوں کا معاینہ تھا آدمی نے وہیں سوال پیش کیا، ہنگامہ اولین (باقی بر صفحہ آئندہ)

کوئی شخص گاؤ کشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہ گار نہ ہوگا، جہاں بلاوجہ اس فعل کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اُس کے اندر فی مقصد کو پہچان لیا کہ اگرچہ یہاں بعض مسلمانوں نے بھیجا مگر اصل سائل ہندو ہیں اور فوراً معلوم کیا کہ وہ اس سے کیا چاہتے ہیں، اور اہل اسلام کو کیسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں، عصر کا وقت تھا، فرمایا صبح جواب دیا جائے گا۔ دیہات میں کتا نہیں نہ تھیں، دوسرے دن وہ جواب تحریر فرما دیا جو ناظرین نے ملاحظہ فرمایا جس نے بھگوانہ تعالیٰ فریب دینے والوں کے مکر کو خاک میں ملایا، والا حضرت حامی سنت حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے رامپور نے اُس پر تصدیق لکھیں اور حضرت مولانا موصوف مرحوم نے مقاصد کو پہچان کر تصدیق میں تحریر فرمایا کہ الناقد بصیر یہ پرکھنے والا آنکھیں رکھتا ہے یعنی اس کا دیدہ بصیر نور الہی سے منور ہے کہ مکاروں کے خفی مکر کی تہ تک پہنچ گیا اور اُس کا قلع قمع کیا، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ تا) جب جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا فتاویٰ ۵-۱۳۰ھ میں چھپا اس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال اسی ماہ و سال میں اُن کے پاس بھی گیا تھا، یہاں مراد آباد سے آیا، وہاں مرزا پور سے گیا تھا، اور عجب نہیں کہ مختلف مقامات سے اور علمائے کے پاس بھی بھیجا ہو، اوروں کا جواب تو کیا معلوم مگر جناب لکھنوی صاحب کا جواب چھپا جس سے ظاہر ہوا کہ عیاروں کا دھوکا اُن پر چل گیا اُنہوں نے غور نہ فرمایا کہ سوال کے تیسرے ہیں اس کا سائل کون ہونا چاہئے، اس سے اس کی غرض کیا ہے۔ سیدھا سادہ پاؤں تلے کا جواب لکھ دیا کہ:

”گاؤ کشی واجب نہیں، تارک گنہ گار نہ ہوگا، بقصد امارت فتنہ گاؤ کشی نہ چاہئے بلکہ جہاں فتنہ

کا ظن غالب ہو احتراز اولیٰ ہے قربانی اونٹ کی بہتر ہے۔ محمد عبدالحی“

وہیں کے اور دو صاحبوں نے مہر کی، اس پر مسلمانوں کی ضرورت ہوئی کہ اہل افا کو ہوشیار کریں انہیں دُنیا کی حالت ملک کی رنگت دکھائیں خود اپنے جواب کو صحیح معنی کی طرف پھیرنے کی راہ بتائیں، لہذا اس پر دو سوال ہوئے:

سوال اول: حضرات علماء سے جن کی مواہیر اس پرچہ پر ثبت ہیں استفسار ہے کہ جواب

میں آپ کی مراد اس جملہ سے آیا یہ ہے کہ ابتدائے فتنہ اہل اسلام کی طرف سے نہ ہو یعنی

(باقی اگلے صفحہ پر)

ارتکاب سے تورانِ فتنہ و فساد ہو اور مفقہی بر ضررِ اہلِ اسلام ہو، اور کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو اور عملداری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

جہاں عملداری ہندو کی ہو وہاں بقصدِ فتنہ انگیزی گاؤ کشی نہ کریں یا یہ کہ بلادِ ہند وغیرہ میں جہاں ہمیشہ سے اہلِ اسلام گائے ذبح کرتے آئے اور کبھی ان کو مقصودِ فتنہ انگیزی نہ ہوئی بلکہ اعلیٰ حکمِ شریعت، اب اگر مسلمان ان بلاد میں گائے ذبح کرے اور ہندو بنظرِ تعصب منع کریں تو مسلمان اُس سے باز رہے!

طبیعت میں حق کی طرف رجوع کا مادہ تھا اس سوال سے متنبہ ہوا اور حضراتِ علمائے یہ جواب تحریر فرمایا:

”گائے ذبح کرنا اگرچہ مباح ہے واجب نہیں، مگر ایسا مباح نہیں کہ کسی نمازیہ یا بلادِ خاص میں اس کا رواج ہو بلکہ یہ طریقہ قدیم ہے زمانِ آنحضرت صلعم و صحابہ و تابعین و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد و امصار میں اور اس کی اباحت پر اجماع ہے تمام اہلِ اسلام کا، ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہندو روکیں تو مسلمان کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہر گاہ ہندو ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہلِ اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقاء و اجراء میں سعی کریں، اگر ہندو کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہگار ہوں گے، اور مقصود اس جملہ میں جو جواب سابق میں ہے یہ ہے کہ بقصدِ براہِ نیکی نہ کرنے فتنہ و فساد کے گاؤ کشی نہ چاہئے مثلاً جہاں عملداری ہندو کی ہو وہاں مسلمان بقصدِ ابتداء مردم آزاری خواہ مخواہ ذبح کریں یا عید الفصحی میں کسی ہندو کے مکان کے قریب جا کے بایں خیال ذبح کریں کہ فتنہ قائم ہو ایسی صورتوں کا ارتکاب نہ چاہئے بلکہ ایسی حالت میں ترکِ اولیٰ ہے اور بلادِ ہندوستان وغیرہ میں ترکِ اولیٰ نہیں بلکہ اُس کے ابقاء میں سعی واجب ہے۔“

سوال تو پہلے بھی بلادِ ہندوستان ہی سے آیا تھا مگر اُس وقت غور نہ فرمایا گیا۔

محمد عبدالحی  
ابوالحسنات

(باقی بر صفحہ آئندہ)

عہ استغفر اللہ بلکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ کاتب

اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بدیں وجہ اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہے، یا یہ کہ بلا سبب ایسی حالت میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

”فی الواقع اُن بلاد میں مسلمانوں کو گاؤ کشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے اور مراد اُس فقرہ سے یہ ہے کہ جہاں عملداری خاص ہندو کی ہے اور گاؤ کشی وہاں زینہار نہیں ہوتی اُس جگہ باعلان گاؤ کشی کرنا بنظر فتنہ اولیٰ نہیں۔“

محمد عبد الوہاب

”فی الواقع مقصود جملہ سابق سے یہ ہے کہ بارادہ برا نیگتہ کرنے فساد کے عملداری خاص ہندو میں جہاں گائے ذبح نہ ہوتی ہو گاؤ کشی باعلان نہ چاہئے یا ہندو کے ہمسایہ میں علانیہ ذبح کرنا بارادہ فساد نہ چاہئے جن بلاد و مواضع ہند میں رواج گاؤ کشی چلا آیا ہے اب کوئی ہندو بیاس تعصب مانع ہے تو مسلمانوں کو بیاس حمت اسلامی ابقائے گاؤ کشی میں کوشش بلیغ لازم ہے زینہار ترک نہ کریں گاؤ کشی شعائر مسلمان ہے احتمال فساد ہو تو بذریعہ حکام دفع کرنا اس کا بابقائے رواج قدیم واجب ہے بخوف فساد ہندو ذبح گائے سے زینہار باز

نہ رہیں، ذبح گاؤ شعائر اسلام سے ہے اہمال اس کا بلا وجہ وجہ جائز نہیں۔“

ابوالخیر محمد عبد الحلیم

”ہاں ابتداءً اُثارت فتنہ نہ چاہئے اور یہی معنی ہیں فقرہ جواب سابق کے پس جن بلاد میں ذبح گاؤ مروج ہے منع کرنا ہندو کا اُن کی جانب سے اُثارت فتنہ و فساد ہو گا اُس کو دفع کرنا مسلمانوں کو ضرور ہے۔“

ابوالغنا محمد عبد الحلیم ۱۰۹۳

سوال دوم از بجا گل پور شوال ۱۲۹۸ھ

”اگر مسلمان گائے کی قربانی یا واسطہ کھانے کے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہندو بوجہ تعصب یا بنظر توہین اسلام روکیں تو مسلمانوں کو گائے کی قربانی یا گائے کے ذبح سے رکتا چاہئے یا کیا کرے، اگر از جانب ہندو فساد کا احتمال ہے مگر اس کا دفع بذریعہ حکام ممکن تو صرف بلحاظ فتنہ مذکور یا نہ آنا چاہئے یا کیا کرے، یہ امر ظاہر ہے کہ اُونٹ ان ملکوں میں کم ہیں

(باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۸۳/۲

مطبع یوسفی لکھنؤ

کتاب الاضمیہ

۱۵ مجموعہ فتاویٰ عبد الحی

۲۸۳/۲

”

”

”

”

”

”

”

۲۸۳-۸۵/۲

”

”

”

”

”

”

”



میں بقصد اثر فتنہ و فساد ارتکاب اُس کا واجب ہے، اور قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اگر دستیاب بھی ہوئے تو بہت قیمت سے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سات بھیر کی قیمت ایک گائے سے زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہنود کہیں تم گائے مت کرو اونٹ بھیر قربانی کرو تو اس کو مان لینا واجب ہے یا نہیں؟ بیتنا تو جروا۔

**جواب:** گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانہ آنحضرتؐ میں اور بعد آنحضرتؐ صلعم کے اس کو ذبح کیا ہے اس کے گوشت حلال اور ذبح جائز ہونے پر اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا، خواہ بروز عید ہو یا اور روز، تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے، اور ہندو کی ممانعت تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے، تسلیم کرنا موجب اُن کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا، یہ کسی طرح شرع میں جائز نہیں، اونٹ اگر چہ گائے سے اولیٰ ہے مگر کوئی شخص اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا علی الخصوص جب ہنود بغرض تعصب کہیں کہ خواہ مخواہ اونٹ یا بکری کرو، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ قول ہنود تسلیم نہ کریں اور گائے کشی کو کہ اسلام کا طریقہ قدیم ہے ترک نہ کریں بوجہ احتمال فساد ہنود گائے ذبح کرنے سے رکنا نہ چاہئے۔

ابوالجیا محمد عبدالحلیم

ابوالحسنات محمد عبدالحلیم

”قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اس کا موقف کرنا بسبب ممانعت ہنود معصیت ہے۔“

عبد الوہاب

ابوالغنا محمد عبد المجید

ابوالاجیا محمد نعیم

ابوالاکرم محمد اکرم

یہ مجموعہ فتاویٰ جلد دوم طبع اول ص ۴۸ تا ص ۱۵۵ کا اقتباس ہے، الحمد للہ کہ آخر میں وہی سمجھنا پڑا جو حضرت مصنف مدظلہ نے ہنگامہ اولین خیال فرمایا، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم، ان فتاویٰ کی نقل سے یہ بھی مقصود ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ کے حکم و جواب کی بعض تائیدات واضح ہوں کہ بعض عوام کو زیادت اطمینان ملے و باللہ التوفیق۔

کتبہ ابو العلاء امجد علی الاغلی  
عفی عنہ محمد بنی الامی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علہ وعلہ اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۸۵/۲	مطبع یوسفی لکھنؤ	کتاب الاضحیہ	۱۰ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی
۲۸۵ - ۸۶/۲	” ” ”	” ” ”	” ” ”

گائے کی؟ بیتواتوجروا۔

## الجواب

واللہ سبحنہ فوق الصدق والصواب ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ، اللہم بک نستعین ۔  
اصل مسئلہ کے جواب سے پہلے دو امر ذہن نشین کرنا لازم :

اول یہ کہ ہماری شریعتِ مطہرہ اعلیٰ درجہ حکمت و متانت و مراعاتِ دقائقِ مصلحت میں ہے ، اور جو حکمِ عرف و مصالح پر مبنی ہوتا ہے انھیں چیزوں کے ساتھ دائر رہتا ہے ، اور اعصار و امصار میں اُن کے تبدیل سے قبل ہو جاتا ہے ، اور وہ سب احکام احکامِ شرع ہی قرار پاتے ہیں ، مثلاً زمانِ برکت نشانِ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ کثرتِ خیر و نایابیِ فتنہ و شدتِ تقویٰ و قوتِ خوفِ خدا عورتوں پر ستر واجب تھا نہ حجاب ، اور زمانِ مسلمین برائے غارِ پنجگانہ مساجد میں جماعتوں کے لئے حاضر ہوتیں ، بعدِ حضور کے جب زمانے کا رنگِ قدے متغیر ہوا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :

لو ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساء من النساء ما ساء آیتنا لمنعہن من المساجد کما منعت بنو اسرائیل نساءہا۔ سواہ احمد و بخاری و مسلم۔  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انھیں مساجد جانے سے ممانعت کرتے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا (اسے امام احمد و بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ ت)

جب زمانہ رسالت سے اور بعد ہوا ائمہ دین نے جو ان عورتوں کو ممانعت فرمادی ، جب اور فساد پھیلا ، علماء نے جو ان وغیرہ جو ان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی ، درمختار میں ہے ،  
یکرہ حضور من الجماعة ولو لجمعة وعید و وعظ مطلقاً ولو عجوزاً الیلا علی المذہب المفتی بہ لفساد الزمان۔  
رات کو عورتوں کا خواہ بوڑھی ہوں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے اور اگر جمعہ ، عید اور وعظ کی مجلس ہو تو مفتی بہ مذہب میں مطلقاً مکروہ ہے زمانہ کے فساد کی وجہ سے (ت)

لہ مسند ابن خبیل مروی از عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
صحیح بخاری باب خروج النساء الی المساجد باللیل  
صحیح مسلم باب خروج النساء الی المساجد  
دار الفکر بیروت  
قدیمی کتب خانہ کراچی  
مطبع مجتہبی دہلی  
۹۱/۶  
۱۲۰/۱  
۱۸۳/۱  
۸۳/۱

## فتح القدیر میں فرمایا،

علم المتأخرون المنعم للعجائز والشواہب  
فی الصلوات کلها لغلبة الفساد فی سائر  
الاقوات لیه

غلبہ فساد کی وجہ سے تمام اوقات کی نمازوں میں  
عموماً بوڑھی اور جوان عورتوں کا نکلنا متاخرین علماء  
نے منع فرمایا ہے۔ (ت)

حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،  
اذا ستأذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا  
یمنعہا۔ رواہ احمد والشیخان والنسائی  
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے  
تو اسے منع نہ کرے (اسے احمد، بخاری، مسلم اور  
نسائی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کیا۔ ت)

## دوسری حدیث میں فرمایا،

لا تمنعوا ماء اللہ مساجد اللہ۔ رواہ  
احمد ومسلم عن ابن عمر و احمد و ابو داؤد  
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔  
(اسے امام احمد اور مسلم نے ابن عمر سے اور احمد و  
ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے روایت کیا۔ ت)

پھر ان ائمہ و علماء کے یہ احکام ہرگز حکم اقدس کے خلاف نہ ٹھہرے، بلکہ عین مطابقی مقصود شرع  
قرار پائے، اسی طرح رفته رفته حاملان شریعت و حکمائے امت نے حکم حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول  
میں واجب نہ تھا واجب کر دیا، نہایت میں ہے،  
سدل الشی علی وجہہا واجب علیہا۔

چہرے پر پردہ لٹکانا عورت پر واجب ہے (ت)

۳۱۴/۱	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھ	باب الامامة	فتح القدیر
۱۲۰/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب استیذان المرأة زوجها بالخروج الی المسجد	صحیح البخاری
۱۸۳/۱	" " "	باب خروج النساء الی المساجد	صحیح مسلم
"	" " "	" " "	صحیح مسلم
۸۴/۱	آفتاب عالم پریس لاہور	" " "	سنن ابی داؤد
			المسک المتقط علی لباب المناسک بحوالہ النہایۃ مع ارشاد الساری فصل فی احرام المرأة
	دارالکتب العربی بیروت		ص ۶۸

شرح باب میں ہے :  
 دلت المسئلة على ان المرأة منهيّة عن  
 اظهار وجهها للاجانب بلا ضرورة -  
 تنوير میں ہے :

تمنع من كشف الوجه بين الرجال  
 لخشوف الفتنة -  
 فتنہ کے خوف سے مردوں میں عورت کو چہرہ کھولنے  
 سے روکا جائے۔ (ت)

اسی قسم کے صد احکام ہماری شریعت میں ہیں و من القواعد المقررة في شريعتنا المطهرة ان  
 الحكم يدور مع علته (ہماری شریعت مطہرہ کے مسلمہ قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ حکم اپنی علت کے  
 ساتھ دائرہ ہوتا ہے۔ ت)

دو مرد واجبات و محرمات ہماری شریعت میں دو قسم ہیں :  
 ایک لعینہ یعنی جس کی نفس ذات میں مقتضی ایجاب و تحریم موجود ہے، جیسے عبادت خدا کی فرضیت  
 اور بت پرستی کی حرمت۔

دوسرے لغیرہ یعنی وہ کہ امور خارجہ کا لحاظ ان کی ایجاب و تحریم کا اقتضا کرتا ہے اگرچہ نفس ذات میں  
 کوئی معنی اس کو مقتضی نہیں، جیسے تعلیم صرف و نحو کا وجوب کہ ہمارے رب تعالیٰ کی کتاب اور ہمارے نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام زبان عربی میں ہے اور اس کا فہم بے اس علم کے متعذر، لہذا واجب کیا گیا  
 اور ایفون اور بھنگ وغیرہا مسکرات کی حرمت کہ ان کا پینا ایک ایسی نعمت یعنی عقل کو زائل کر دیتا ہے جو  
 ہر خیر کی جالب اور ہر فتنہ و شر سے بچانے والی ہے، اسی قبیل سے ہے شعار کہ مثلاً انگرکھے کا سیدھا پردہ  
 ہماری اصل شریعت میں واجب نہیں، بلکہ ہمارے شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی انگرکھا  
 نہ پہنا، نہ حضور کے ملک میں اس کا رواج تھا، مگر اب کہ ملک ہندوستان میں شعار مسلمان قرار پایا اور  
 الٹا پردہ کفار کا شعار ہوا، تو اب سیدھا پردہ چھوڑ کر الٹا اختیار کرنا بلاشبہ حرام، اسی طرح بوجہ عرف و قرارداد  
 امصار و بلاد جس مباح کا فعل عزت و شوکت اسلام پر دلالت کرے اور اسے چھوڑ دینے میں اسلام کی توہین  
 اور کفر کا غلبہ سمجھا جائے، قواعد شرعیہ بالیقین اس سے باز رہنے کی تحریم کرتے ہیں، اور مبنی اس کا وہی  
 نظر مصالح و اعتبار عرف و مراعات اقتضائے امور خارجہ ہے، جسے ہم دونوں مقدمہ سابقہ میں بیان کر آئے،

۱۔ المسئلة المتقطعة على باب المناسك بحوالہ النہایۃ مع ارشاد الساری، فصل فی احرام المرأة دارالکتب العربیہ بیروت ص ۶۸

۲۔ درمختار شرح تنویر الابصار باب شروط الصلوة مطبع مجتبائی دہلی ۶۶/۱

جب یہ امور منع ہوئے تو اب اصل مسئلہ کا جواب لیجئے :

گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں، نہ اس کا تارک باوجود اعتقاد و اباحت بنظر نفس ذات فعل گنہ گار، نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شی کا کھانا بالتعمین فرض، مگر ان وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤ کشی جاری رکھنا واجب لعینہ، اور اس کا ترک حرام لعینہ نہیں، یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں، لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اسی قسم کے واجبات و محرمات میں منحصر نہیں، بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری و حتمی ہے، یوں ہی واجبات و محرمات لغیر با میں بھی انتہا و اجتناب اشد ضروری ہے، جس سے ہم مسلمانوں کو کسی طرح منہر نہیں، اور ان سے بالجبر باز رکھنے میں بیشک ہماری مذہبی توہین ہے جسے حکام وقت بھی روا نہیں رکھ سکتے۔ ہم ہر مذہب و ملت کے عقلاء سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں گاؤ کشی بند کر دی جائے، اور بلحاظ ناراضی ہنود اس فعل کو کہ ہماری شرع ہرگز اس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی، ایک قلم موقوف کیا جائے، تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی، کیا اس میں خواری و مغلوبی مسلمین نہ سمجھی جائے گی، کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گرجیں دراز کھسے اور اپنی چہرہ دستی پر اعلیٰ درجہ کی خوشی ظاہر کر کے ہمارے مذہب و اہل مذہب کے ساتھ شہادت کا موقع ہاتھ نہ آئے گا، کیا بلا وجہ و جہہ اپنے لئے ایسی دنارت و ذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر مہسوانا ہماری شرع جائز فرماتی ہے؟ حاشا و کلا ہرگز نہیں، ہماری شرع ہرگز ہماری ذلت نہیں چاہتی۔ نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی پاسداری کریں اور دوسری طرف کی توہین و تذلیل روا رکھیں۔

سائل لفظ ترک لکھتا ہے، یہ صرف مغالطہ اور دھوکا ہے، اس نے "ترک" اور "کف" میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالقصد باز رہنا اور بات، ہم پوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صد ہا منافع ہیں ایک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مٹی ہوگا، اور وجہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پٹوری کرنا، اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسباب معیشت میں کمی و تنگی کر دینا، ہم اہل اسلام کی ابتداء سے عہد سے بڑی غذا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل خلقت میں راغب اور اس میں ہمارے لئے ہزاروں منافع اور اس سے ہمارے خالق تبارک و تعالیٰ نے قرآن عزیز میں جابجا ہم پر منت رکھی، گوشت ہے۔

ہمارے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، اُس نے تمہارے لئے بنائے اُونٹ میں سے دو (زودادہ)

قال سبحنا تبارک و تعالیٰ ومن الابل و  
من البقر اثین ط قلد الذکرین حرم



ام الاثین ۱۱ اما اشملت علیہ اس حرام  
الاثین ۱۲

اور گائے میں سے دو (ان کافروں سے) فرما دو  
اللہ تعالیٰ نے دونوں تر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ  
یا وہ جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہے۔

وقال تعالیٰ اولم یروا انما خلقنا لهم مما عملت  
ایدینا انعاما فہم لہا مالکون ۵ وذلناھا  
لہم فممنہا سرکو بہم و منہا یا کلون ۵ ولہم  
فیہا منافع و مشا رب افلا یشکرون ۵  
پرسوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں، اور اُن کے لئے اُن میں منافع ہیں اور پینے کی چیز،  
تو کیا شکر نہ کریں گے الی غیر ذلک من الایات۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیا و آخرت کے سب کھانوں کا  
سرور اور سب سے افضل و بہتر فرمایا ہے

والمحدث مخرج بطریق عدیدۃ من عدۃ  
من الصحابة الکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
اجمعین۔  
یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
اجمعین سے متعدد طرق سے تخریج شدہ  
ہے۔ (ت)

اور بیشک بکری کا گوشت دو اُمّا ہمارے ہر امیر و فقیر کو دستیاب نہیں ہو سکتا خصوصاً مسلمانان ہندوستان  
کہ ان میں ثروت بہت کم اور افلاس غالب ہے، غریبوں کی گزربے گوشت کاؤ کے نہیں، اور کتبِ حکمت  
بھی شاہد کہ اصل غذا انسان کی گوشت ہے، عناصر غذا کے نباتات، نباتات غذا کے حیوانات،  
حیوانات غذا کے انسان، اور بیشک اس کے کھانے میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور  
ہمارے قوی کی افزائشیں ہیں اس کے غیر سے حاصل نہیں، اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے  
جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند روز متواتر کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے، اور

۱۴۳/۶ القرآن الکریم

۵۲ ۳۶/۱ تا ۳۷

۳۵ سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب اللحم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۵

زیادہ دن گزریں تو نفرت کرنے لگتی ہے بخلاف نان گندم و گوشت کہ عمر بھر کھائے تو اس سے تنفر نہیں ہوتا، معہذا گائے کی کھال وغیرہ سے جو ہزار با قسم کے منافع ملتے اور ان منفعہوں میں ہنود بھی ہمارے شریک ہوتے ہیں، اور چند اقوام کی تجارتیں اور ان کے رزق کے ظاہری سامان اُسی گاؤ کشی کا نتیجہ ہیں۔

تو سائل کا یہ قول کہ ”کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو“ محض تصویر غلط ہے، اور گائے کی قربانی خاص ہمارے شعائر دین سے ہے، ہمارا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ صریح ارشاد فرماتا ہے:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ

اور اونٹ اور گائے کو کیا ہم نے تمہارے لئے خدا کے شعاروں میں سے۔

اور یقیناً معلوم کہ ہمارے ملک میں اونٹ ہماری غذا و ادائے واجب قربانی کے لئے کفایت نہیں کر سکتے، اول تو سخت گراں، دوسرے بہ نسبت گاؤ نہایت قلیل الوجود، اور اگر گاؤ کشی موقوف کر کے اونٹ پر کفایت کی جائے تو چند روز میں اونٹ کی قیمت وہ چند ہو جائے گی، اور یہ نفع عام جو ہمارے غریب کو پہنچتا ہے ہرگز متصور نہ رہے گا، اور عجیب نہیں کہ رفتہ رفتہ بوجہ قلت اونٹ حکم عنقا کا پیدا کرے، تو رفع حاجت دائمہ اس سے متوقع نہیں، اور بکری کا گوشت کھانے کے لئے بھی خورے لوگوں کو ملتا ہے، اور قربانی کے واسطے بھی ہر شخص ایک بکری جدا گانہ کرے کہ سال بھر سے کم کی نہ ہو، اور اُس کے اعضاء بھی عیب و نقصان سے پاک ہوں بخلاف اس غریب پروردگار نور یعنی گائے کے کہ ہمارے مسئلہ شرعیہ سے اس میں سات شخص شریک ہو سکتے ہیں، اور بیشک سات بکریاں ایک گائے سے ہمیشہ گراں رہتی ہیں۔

معہذا ہمارے مذہب میں اس کا جواز اور ہنود کے یہاں ممانعت ایک پلہ میں نہیں، ہماری اصل شریعت میں اس کا جواز موجود، قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يامرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ  
وَشَرَّائِعُ مَنْ قَبْلُنَا اِذَا قَضٰىهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ  
دُوْنِ اَنْكَارِ شَرَّائِعِ لَنَا (ملتقطاً) کما  
نص علیہ فی کتب الاصول۔

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو (ت)  
ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر  
منع نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جاتی ہے  
(ملتقطاً) جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہے (ت)

۱۔ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

۲۔ القرآن الکریم ۶۴/۲

۳۔ اصول البزدوی باب شرائع من قبلنا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۲

اور ہنود کے اصل مذہب میں کہیں اس کی مخالفت نہیں، متاخرین نے خواہ مخواہ اس کی تحریم اپنے سر باندھ لی، بلکہ کتب ہنود گواہی دیتی ہیں کہ پیشوایان ہنود بھی گائے کا مزہ چکھنے سے محروم نہ گئے، جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو سوط اللہ الجبار وغیرہ کتب رد ہنود کا مطالعہ کرے۔

علاوہ بریں ہم دریافت کرتے ہیں اس کی تحریم ہنود کے یہاں دو ہی وجہ سے معقول :  
ایک یہ کہ جانور کی ناحق ایذا اور ہتھیاء ہے، ہم کہتے ہیں اکثر اقوام ہنود بکری، مرغی، مچھلی کھاتے ہیں، کیا وہ جانور نہیں، کیا ان کی جان جان نہیں، کیا ان کی ایذا حرام نہیں، کیا ان کا قتل ہتھیاء نہیں، اور خود کتب ہنود سے جو رام لکھن و کرشن کا شکاری ہونا ثابت، اُس ہتھیاء کا کیا علاج، اور ایسا ہی ناراضی ہنود کا خیال کیجئے، تو اگر وہ ہتھیاء کے حکم کو عام کر دیں تو کیا شرع مطہر ہمیں ہر جانور کے ذبح و قتل سے باز رکھے گی، اور سانپ کہ انسان کی جان کا دشمن اور ہندوؤں کا دیوتا ہے ہرگز نہ مارا جائے گا، اور مسلمانوں کے اسباب و معیشت مفقود اور انسانوں کے ابواب عافیت مسدود کر دیئے جائیں گے، حاشا و کلا ہمارے شرع ہرگز ایسا حکم نہیں فرماتی، نہ حکام وقت ان خرافات کو ردوار کھیں، کیا مزے کی بات ہے ہندوؤں میں بعض قومیں ایسی ہیں کہ مطلقاً ہر جانور کا قتل حرام اور ہتھیاء جانتی ہیں، بلکہ بعض کو تو اس قدر غلو و تشدد ہے کہ ہر وقت منہ پر کپڑا باندھ رہتے ہیں کہ کبھی یا بھنگا حلق میں جا کر مر نہ جائے، اور باقی طوائف ہنود ان لوگوں کا خیال اور ان کے مذہب کا لحاظ نہیں کرتے، مزے سے بکری، مرغی، مچھلی وغیرہ نوش جان کرتے اور مسلمانوں کی دیکھا دیکھی و گچھوں کے بگھار کا لطف اڑاتے ہیں، جب ان کے آپس میں یہ کیفیت ہے تو ہم پر کیوں ہنود کا لحاظ اور ان کے مذہب کا ایسا خیال واجب کر کے گاؤ کشی بند کرنے کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے ان ہذا الا ظلم صریح اوجہل قبیح (یہ نہیں مگر زاصر کی ظلم یا قبیح جہالت - ت)

دوسری وجہ یہ کہ گائے ان کے یہاں معظم ہے اور اپنے معظم کا ہلاک نہیں چاہتے، ہم کہتے ہیں کہ :  
اولاً گوماتا کی آنکھیں بند ہوتے ہی ان سعادت مندوں کی تعظیم کا حال کھل جاتا ہے، اپنے ہاتھوں چاروں کے حوالے کرتے ہیں کہ چریں پھاڑیں اور چرسا اپنے لئے بٹھرا لیتے ہیں کہ کھال کی جوتیاں بنا کر پٹنیں جو جوتوں سے بچی وہ ڈھول کر کھنچی کہ شادی بیاہ میں کام آئے، رات بھر تپانچے کھائے۔

ثانیاً بغرض غلط اگر تعظیم ہے بھی تو صرف گائے پر مقتصر ہے، ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ ہنود آپ بیل کی ہر تعظیم نہیں کرتے بلکہ اُس پر سخت تشدد کرتے ہیں، ہل میں جوتیں، گاڑی میں چلائیں، سواریاں لیں، بوجھ لدوائیں، وجہ بے وجہ سخت ماریں کہ جا بجا ان کے جسم زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ بعض ہنود نے بار بار کی کی گاڑیوں میں اس قدر بوجھ بھرا کہ بیلوں کا جگر پھٹ گیا اور خون ڈال کر مر گئے، تو معلوم ہوا کہ بیل ان کے

یہاں معظم نہیں، اگر یہ ممانعت بر بنائے تعظیم ہے تو چاہئے کہ بخوشی بیلوں کے ذبح کی اجازت دیں، ورنہ اُن کا صریح مکابہ اور ہیٹ دھرمی ہے۔

باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ ”اس فعل کے ارتکاب سے ثورانِ فتنہ و فساد ہو“ ہم کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار و شارع عام وغیرہما گواہی کی قانوناً ممانعت ہے، وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثراتِ فتنہ و فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے اور قانوناً مجرم قرار پائے گا، اور اس امر کو ہماری شریعت مطہرہ بھی روا نہیں رکھتی کہ ایسی وجہ سے مسلمانوں پر ہواخذے یا انہیں سزا ہونے کا باعث ہونا بیشک تو بینِ اسلام ہے جس کا مرتکب یہ شخص ہوا، نظیر اس کی سب و شتم آلہ باطلہ مشرکین ہے کہ شرع نے اُس سے ممانعت فرمائی، اگرچہ اکثر جگہ فی نفسہ حرجِ محقق نہ تھا،

ولا تسبوا الذین یدعون من دین اللہ اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں  
فیسبوا اللہ عدا و ابغیر علمہ کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور

جہالت سے (ت)

اور جہاں قانوناً ممانعت نہیں وہاں اگر ثورانِ فتنہ و فساد ہوگا تو لاہرم ہنود کی جانب سے ہوگا، اور مجرم انہیں کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے، کیا اُن کے جرم کے سبب ہم اپنی رسوم مذہبی ترک کر سکتے ہیں، یہ حکم بعینہ ایسا ہوا کہ کوئی شخص اغیار سے کہے تمہارا مال جمع کرنا باعثِ ثورانِ فتنہ و فساد و ایذا ہے خلقِ اللہ ہے، کہ نہ تم مال جمع کرو نہ چور چرانے آئیں نہ وہ قید و بند کی سخت سخت سزائیں پائیں، اس احمق کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ چوری چور کا جرم ہے، اُس کے سبب ہمیں جمع مال سے کیوں ممانعت ہونے لگی، اور اگر ایسا ہی خیال ہنود کے فتنہ و فساد کا شرع ہم پر واجب کرے گی تو ہر جگہ ہنود کو قطعاً اس رسم کے اٹھا دینے کی سہل تدبیر ہاتھ آئے گی جہاں چاہیں گے فتنہ و فساد برپا کریں گے اور بزمِ جہنم شرع ہم پر ترک واجب کر دے گی، اور اس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ و فساد کی بنا پر بند کرادیں گے، اور یہی واقعہ اُن کے لئے نظیر ہو جائے گا، ایسی صورت میں تم پر اپنی رسم کا ترک شرعاً واجب ہوتا ہے۔

عہ فی الحال یہی صورتِ حال ہے کہ مختلف حکومتوں نے اپنے اپنے صوبے میں ذبیحہ کا و مطابقتِ خلافِ قانون قرار دیا ہے لہذا بازار بابائے ۱۲ عبد المنان



بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و شرع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، براہِ جہالت ذبح گاو کا مرکب ہونا بیشک اسلام کو توہین و ذلت کے لئے پیش کرنا ہے کہ شرعاً حرام، اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بیجا ہٹ بجا رکھنے کے لئے ایک قلم اس رسم کو امٹا دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ انھیں مضرات و ہذلات کا باعث ہے جن کا ذکر ہم اول کر آئے جنھیں شرعاً مطہر ہرگز گوارا نہیں فرماتی نہ کوئی ذی انصاف حاکم پسند کر سکے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۸۵ از مسلم لیگ ضلع بریلی مرسلہ سید عبدالودود جاسٹ سیکرٹری لیگ مذکور  
جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ

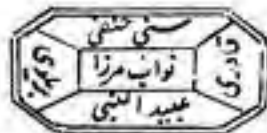
نحمدہ و نصلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ہنود کی طرف سے نہایت سخت کوشش اس امر کی ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے گاؤ کشی کی رسم موقوف کرادی جائے، اور اس غرض سے اُنھوں نے ایک بہت بڑی عرضداشت گورنمنٹ میں پیش کرنے کے لئے تیار کی ہے جس پر کروڑوں باشندگان ہندوستان کے دستخط کرائے جارہے ہیں، بعض نا عاقبت اندیش مسلمان بھی اس عرضداشت پر ہندوؤں کے کہنے سننے سے دستخط کر رہے ہیں، ایسے مسلمانوں کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور اس مذہبی رسم جو شعائر اسلام میں سے ہے کے بند کرانے میں مدد دینے والے گنہ گار اور عند اللہ مواخذہ دار میں یا نہیں؟ بینوا الجواب بالتفصیل واللہ یہدی من یشاء الی سوار السبیل۔

الجواب

گائے کی قربانی شعائر اسلام سے ہے، قال تعالیٰ:   
وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ يَهْ   
اور اونٹ گائے بیل ہم نے ان کو کیا تمھارے لئے   
اللہ کی نشانیوں سے۔

مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ اس معاملہ کے انسداد میں شرکت ناجائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔



کتبہ عبید النبی نواب مرزا  
عفی عنہ بجاہ المصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فی الواقع گاؤں کشتی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے جس کا حکم ہماری پاک مبارک کتاب کلام مجید رب رباب میں متعدد جگہ موجود ہے، اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی مضرت میں کوشش اور قانونی آزادی کی بندش نہ کرے گا مگر وہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے،  
واللہ تعالیٰ اعلم۔



اللہ عز وجل فرماتا ہے:

ان الله يامرکم ان تذبحوا بقرة ۝  
شرائع من قبلنا اذا قصصنا الله تعالى علينا من  
دون انکاس شرائع لنا (ملقطاً) کما  
نص فی کتب الاصول۔

بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ گائے فوج کرو۔ (ت)  
ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر منع  
نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جاتی ہے (ملقطاً)  
جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہے (ت)

زراعت کے بہانے سے ہندو ہماری مذہبی رسم میں ذرہ بذر و ملت اندازی بلکہ اس کا پورا انسداد چاہتے  
ہیں، اور طرفہ یہ کہ اس پر مذہبی آزادی سے استناد کرتے ہیں، کیا مذہبی آزادی کے یہ معنی ہیں کہ  
ایک فریق کے خیالات کو کامیاب کرنے کے لئے دوسرے فریق کی دینی مذہبی رسوم بند کر دی جائیں،  
ہندوستان میں روزانہ ہزاروں گائے فوج ہوتی ہیں آج تک زراعت کو کون سا نقصان پہنچا جو  
آئندہ پہنچنے کی امید ہے، قدرت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کی مانگ زیادہ ہوتی ہے اسے زیادہ پیدا  
فرماتی ہے، گاؤں کشتی بند ہونے سے زراعت کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا سو اس کے کہ کھیت میں پڑ کر تیار  
کھیت کو کھا جانے والے اب دہل میں توجہ نہ ہونگے، ہاں گوشت کو نقصان عظیم پہنچے گا، مسلمان اور عیسائی بلکہ  
ہندو کی بعض اقوام بھی طبعی طور پر غزلے گوشت کے عادی ہیں اسے بند کر کے صرف دال ساگ پر انھیں قانع کرنا  
ضروران کی عافیت میں نسل انداز ہوگا اور ہرگز ان کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں رہ سکتی، اور اس کے سوا عام سماجوں  
کو سخت نقصان پہنچے گا مثلاً ”جوتا“ ہے، کیا ہندو اس کے محتاج نہیں، کم لوگ ہیں کہ نری استر کا پہنتے ہوں اور  
جب ادھوڑی استر کا بند ہو جائیگا تو غریب تو پہن ہی نہ سکیں گے اور امرا کے لئے چار چنڈ قیمت ہو جائے گی،  
اور اس کے علاوہ ہزاروں کام جن پر چڑے کے کارخانوں کی بنائے اور لاکھوں روپے کی تجارت ہے اور ہزاروں

سہ القرآن الکریم ۶۷/۲

سہ اصول البزدوی باب شرائع من قبلنا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۲

آدمیوں کا رزق اور گونہی خزانے کے لئے لاکھوں کا محصول، یہ سب امور یکسر بند ہو جائیں گے اور ملک کی رفاہ و آسائش میں عام انقلاب واقع ہوگا جس کا ضرر نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام اقوام کو پہنچے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ذَلِكْ كَذْلِكْ

مسلطے رضائنان قادیان  
آل الرحمن محمد عرف  
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

کتبہ ابوالعلا مجد علی الاعظمی  
عفی عنہ محمد النبی الامی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۶۱ء مجلس دادخواہی مسلمانان بریلی ربيع الاول شریف ۱۳۱۲ھ

دعویٰ قربانی کے جواب میں ہنود نے اپنا یہ بیان پیش کیا ہے کہ قرآن شریف میں اس فعل کی اجازت نہیں، بنیاد مذہب مدعی کی اوپر قرآن شریف کے ہے، کتاب مذکور میں قربانی گاؤ کی ہدایت نہیں کرتا ہے، مدعی خلاف اس کے بحیلہ مذہب بغرض دل دکھانے مذہب ہنود کے جس کی دھرم شاستر میں سخت ممانعت ہے، یہ فعل خلاف استحقاق کرنا چاہتا ہے فقط، چونکہ یہ بیان اُن کا متعلق قرآن شریف و مسائل مذہب کے ہے، لہذا علماء کی خدمت میں استفتاء ہے کہ آیا یہ بیان ہنود صحیح ہے یا غلط؟

### الجواب

بیان ہنود سراسر غلط ہے، مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے قربانی گاؤ کی اجازت بخوبی ثابت ہے،

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے سترہویں پارہ، بائیسویں سورہ حج کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے،  
وَالْبَدَنَ جَعَلْنَا لَكُم مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَبِيرٌ فَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ  
فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَاطْعَمُوا  
الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ تم احسان مانو۔

قربانی کے ذیل دار جانور اونٹ اور گائے ہیں، تفسیر قادیان جو ہنود کے ایک معزز رئیس منشی نوکشتو سی آئی ای نے اپنی فرمائش سے منجانب مطبع تصنیف کرائی اور داخل رجسٹری کرا کر اپنے مطبع میں چھ بار

چھاپی، بیچی، اس کی جلد دوم طبع ششم سطر اخیر ص ۹۰ و سطر اول ص ۸۰ میں آیت کے ان لفظوں کا ترجمہ یوں لکھا: "وَالْبُدْنَ" اور اونٹ اور گائے جو قربانی کے واسطے ہانکے لئے جاتے ہیں جعلنہا لکم مکر دیا ہم نے انہیں، یعنی ان کے ذبح کو تمہارے واسطے من شعائر اللہ دین الہی کے نشانیوں میں سے ہے۔

اور بیشک ہم حنفی مذہب والوں کے تینوں امام یعنی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ان کے سب پر وہوں کا یہی مذہب ہے کہ بدنہ یعنی قربانی کے ذیل دار جانور میں اونٹ اور گائے دونوں داخل ہیں، انہیں اماموں کا مذہب ہندوستان کے تمام شہروں میں رائج ہے، اور یہاں انہیں کے مذہب پر فتویٰ و عمل ہوتا ہے، ہدایہ، درمختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ مشہور کتابیں اسی مذہب کی ہیں۔ درمختار میں ہے:

بدنہ ہی الابل والبقر سمیت بہ  
لضحا متہا ہے  
بدنہ اونٹ اور گائے ہے، ان کے ذیل دار ہونے کے سبب ان کا یہ نام ہوا۔

ہدایہ میں ہے:

البدنۃ ہی الابل والبقر، قال الشافعی من  
الابل لنا ان البدنۃ تنبئ عن البدانۃ  
وہی الضحامة وقد اشتهر کافی هذا المعنى  
ولہذا یجزئ کل واحد منهما عن  
سبعة اقلہ ملخصا۔  
اونٹ اور گائے دونوں بدنہ ہیں۔ شافعی نے  
کہا اونٹ۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ بدنہ ذیل دار  
ہونے سے خبر دیتا ہے، اور اس بات میں اونٹ  
اور گائے برابر ہیں، اس لئے وہ دونوں سات  
آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: البدن من الابل والبقر بدنہ اونٹ  
اور گائے دونوں سے ہے۔ اور یہ مضمون حدیث سے بھی ثابت ہے کہ عنقریب مذکور ہوگی۔

(۲) اللہ تعالیٰ اسی رکوع کے شروع میں فرماتا ہے:

ولکل امة جعلنا منسکالینذکر والاسم اللہ اور ہر گروہ کے لئے ہم نے مقرر کر دی قربانی کہ اللہ کا

۸۰، ۷۹/۲	نوکلشور لکھنؤ	آیت والبدن جعلنہا لکم کے تحت	۱۔ تفسیر قادری
۲۳۱/۲	مطبع مجتہدانی دہلی	کتاب الاضیئۃ	۲۔ درمختار
۲۳۶-۲۴۱/۱	المکتبۃ العربیۃ کراچی	فصل ما یعلق بالوقوف	۳۔ الہدایۃ
۲۶۱/۱	نورانی کتب خانہ پشاور	الباب السادس عشر فی البدی	۴۔ فتاویٰ ہندیہ

علیٰ ہا من قہم من بھیمة الانعام لیہ نام لیں چوپایوں کے ذبح پر جو اللہ نے انہیں دئے یہاں فرمایا کہ چوپایوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کے لئے بنایا ہے، اور آٹھویں پارہ چھٹی سورہ انعام کے سترہویں رکوع میں چوپایوں کی تفصیل یہ بیان فرمائی،

ثَلَاثِينَ اَرْوَاجًا ۚ مِنَ الصَّانِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْرِ اثْنَيْنِ ۚ (الیٰ قوله تعالیٰ) وَمِنَ الْاَبْلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۚ قُلْ الذَّكْرَيْنِ حَرَّمَ امَّ الْاَنْثِيَيْنِ اِمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاَنْثِيَيْنِ ۚ

چوپائے آٹھ زو مادہ میں بھیڑ سے دو، اور بکری سے دو، اور اونٹ سے دو، اور گائے سے دو، تو کہہ کیا اللہ نے دونوں زحرام کئے ہیں یا دونوں مادہ، یا وہ جسے اپنے پیٹ میں رکھا دونوں مادہ نے۔

ان آیتوں سے صاف معلوم ہوا کہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری سب کی قربانی اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے، اسی لئے تفسیر مذکور قرمانشی منشی نو لکشور کی جلد دوم ص ۸۷ سطر ۱۱ و ۱۲ میں چوپایوں پر اللہ کا نام لینے کی تفسیر میں لکھا،

”بے زبان چوپایوں میں سے یعنی اونٹ گائے بکری اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں۔“

اور پچھلی آیت سے یہ بھی کھل گیا کہ گائے بیل بچیا، بچرا اس کا کھانا حلال ہے جس کی حلت خود قرآن شریف میں صراحتاً مذکور ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ پہلے پارے دوسری صورت سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع میں فرماتا ہے :  
وَ اِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يٰۤاْمُرُكُمۡ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرًا ۚ  
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے بیشک اللہ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔  
اور ساتویں پارے چھٹی سورت سورہ انعام کے دسویں رکوع میں موسیٰ و یاروں وغیرہما انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے :

۱۔ القرآن الکریم ۲۲/۳۳

۲۔ ۶/۴۴-۱۳۳

۳۔ تفسیر قادری آیت ۲۲/۲۸

۴۔ القرآن الکریم ۲/۶۷

نو لکشور لکھنؤ

۲/۷۸

اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتدا ۞  
یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ٹھیک راستے چلایا تو  
تو انہیں کی راہ چل۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے انبیاء کی شریعت میں جو کچھ تھا وہی ہمارے لئے بھی عجب تک ہماری  
شریعت اسے منسوخ نہ فرما دے۔ تو گئے قربانی کرنے کی ہمیں اجازت یوں بھی ثابت ہوئی، اور یہ بھی معلوم ہوا  
کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گائے کا ذبح کیا جانا آج کا نہیں بلکہ اگلی شریعتوں سے چلا آتا ہے۔  
تفسیر مذکور فرمائشی نو کشور جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ سطر اخیر و صفحہ ۱۷۲ سطر اول میں اس حکم الہی ذبح گاؤ  
کی حکمت یوں لکھی:

”اس کے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گوسالہ پرستوں کی سرزنش ہو، انہیں دکھایا کہ جسے  
تم نے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہے، عبادت اور مدح کے لائق نہیں۔“

(۴) ان سب کے علاوہ اگر فرض کیجئے کہ قرآن مجید میں گائے اور قربانی کا نام تک نہ آیا ہوتا جب بھی  
گائے کی قربانی قرآن مجید سے بخوبی ثابت تھی۔ قرآن مجید نے مذہب اسلام کی بنیاد صرف انہیں احکام  
پر نہیں رکھی جس کا خاص خاص بیان قرآن مجید میں آچکا، بلکہ خود قرآن مجید نے اپنے احکام اور نبی کے ارشادات  
دونوں پر بنائے اسلام رکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ  
فانہو ۞  
جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو، اور جس سے روکے اس  
سے بچو۔

اور فرماتا ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع الله ۞  
اور فرماتا ہے:

وما ینطق عن الہوی ۝ ان ہو الا وحی  
یوحی ۞  
یہ نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا وہ صرف خدا کا  
حکم ہے جو اسے بھیجا جاتا ہے۔

۱۸۹۱ء/۱	نو کشور بکھنؤ	آیہ ۶/۹	۱۸۹۱ء/۱
۸۰/۲	۱۸۹۱ء/۱	۶۴/۲	۱۸۹۱ء/۱
۸۰/۲	۱۸۹۱ء/۱	۶۴/۲	۱۸۹۱ء/۱
۸۰/۲	۱۸۹۱ء/۱	۶۴/۲	۱۸۹۱ء/۱
۸۰/۲	۱۸۹۱ء/۱	۶۴/۲	۱۸۹۱ء/۱



اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گائے کی قربانی کی، اور مسلمانوں کو ایک ایک گائے کی قربانی میں سات سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم فرمایا، مذہب اسلام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی چھ کتابیں زیادہ مشہور ہیں جنہیں صحاح ستہ کہتے ہیں، ان سب کتابوں میں یہ مضمون صراحتہ موجود ہے، صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا،

صحیح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نساۃ بالبقریۃ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ،

امرنار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فترك في الابل والبقر كل سبعة  
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنة میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے،

اشتركنا مع النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في الحج والعمرة كل سبعة في بدنة فاعل رجل لجا برا يشترك في البقر ما يشترك في الجذور، فاعل ما هي الا من البدن  
حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ذیل دار جابور میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا: گائے بھی تو بدنة ہی میں داخل ہے۔

ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے،

قال كنا مع النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في الحج والعمرة كل سبعة في بدنة فاعل رجل لجا برا يشترك في البقر ما يشترك في الجذور، فاعل ما هي الا من البدن  
ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر

۸۳۴/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	باب من ذریع ضیحة غیرہ	صحیح البخاری
۲۲۴/۱	" " "	باب جواز الاشتراک فی الهدی الخ	صحیح مسلم
"	" " "	" " "	"

وسلمو فی سفر فحضرا لاضحیٰ اشترکنا فی البقرة عن میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

سبحان اللہ! جو کام خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور ہمیں اس کا حکم دیا، اسے مذہب اسلام کے خلاف جاننا، یا مذہب اسلام میں اس کی اجازت و ہدایت نہ ماننا کیسی کھلی ہٹ دھرمی ہے۔

(۵) اس بیان میں ایک بڑی نا انصافی یہ ہے کہ ہماری تو صرف کتاب آسمانی سے ثبوت چاہا، جو ہم روشن طور پر ادا کر چکے اور اپنے لئے شاستر کا دامن پکڑا دیکر نام کیوں نہ لیا جسے اپنے نزدیک کتاب آسمانی بتاتے ہیں، اگر سچے ہیں تو اب اپنے وید سے قربانی گاؤ کی ممانعت ثابت کریں، اور شاستر پر بنائے مذہب رکھتے ہیں تو ہماری بھی کتب فقہ کو بنائے مذہب جانیں۔ ہدیہ، درمختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ ہزار دس ہزار کتابیں جو چاہیں دیکھ لیں جس میں قربانی کا باب مذکور ہے، اُن سب میں قربانی گاؤ نہایت صریح طور پر مسطور ہے، تو اسے خلاف مذہب بتانا صریح دھوکا دینا ہے۔

(۶) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس بیان ہنود نے خوب ثابت کر دیا کہ مورقی پوجن اور بتوں کے آگے گھنٹا بجانا، سنگھ بھونگنا، مہادیو پر پانی شپکانا، ہولی دوالی وغیرہ وغیرہ صد ہا باتیں کہ ہنود نے اپنی مذہبی بھڑار کھی ہیں، جن کا ذکر اُن کے وید میں نہیں، سب اُن کے خلاف مذہب ہیں کہ جس کتاب پر بنیاد مذہب ہنود ہے ان کا پتا نہیں دیتی، پچھلے ہنود نے محض براہ جیلہ انھیں مذہبی بنا رکھا ہے۔

(۷) سب سے زائد یہ ہے کہ وید جس پر مذہب ہنود کی بنا ہے خود صاف صاف قربانی گاؤ کی اجازت دے رہا ہے، اخبار پائیر ص ۷۷ کا لم ۴ مطبوعہ ۱۰ اپریل ۱۸۹۴ء میں ایک مضمون چھپا ہے کہ:

”ہندوستان قدیم میں گائے کی قربانی“

اسی میں وید سے نقل کیا،

”اے اگنی! یہ پاک نذر صدق دل سے راگ کی صورت میں تیرے حضور پیش کرتے ہیں،

اور تمنا ہے کہ یہ ساند اور گھنٹیاں تجھے پسند آویں۔“

رگ وید ۱۶: ۱۶-۴ میں تر دل سے سوما کا عرق پینے والی اگنی خالق کی، جسے گھوڑے اور ساند اور بیل اور گھنٹیاں اور منت کے مینڈھے چڑھائے جاتے ہیں ستائش کروں گا۔ رگ ۱۰: ۹۱-۱۴۔

اسی اخبار میں ہر جہت پران، اور ستیارتھ پرکاش اور تریہنا جلد ۳ باب ۸، اور منوکی سامہتی ۵: ۴۱ وغیرہ کتب مذہب ہنود سے ہندوؤں کا گائیں ذبح کرنا بخوبی ثابت کیا ہے، اسی طرح یہ امر مہاجارت وغیرہ سے بھی ثابت۔ فیصلہ ہائی کورٹ مقدمہ قربانی نمبر ۶۸ میں تاریخ ہنود زمانہ پیشین سے حکام ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگلے ہندو اپنی دینی رسوم میں گوئید یعنی گائے کی قربانی کیا کرتے تھے، اور متقدمین حکمائے ہنود نے اس کی تاکید کی تھی، تو ثابت ہوا کہ ہنود اپنے وید اور مذہبی کتبیوں اور اگلے پیشواؤں سب کے خلاف بیکلہ مذہب صرف بغرض دل دکھانے مسلمانوں کے جن کے مذہب میں قربانی گاؤ کی صاف صریح اجازت ہے، امر مذہبی میں مزاحمت یجا خلاف استحقاق کرنا چاہتے ہیں جس کا عقلاً عرفاً قانوناً کسی طرح انہیں اختیار نہیں۔ واللہ سبحنہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ آم و حکم

**مسئلہ ۱۸۷** از بنارس، چوک جدید مسئلہ حاجی محمد امیر و عبد الکیم صاحبان گلٹ فروش

۲۹ صفر المظفر ۱۳۲۱ھ

ہمارے سنی حنفی علماء رحمہم اللہ تعالیٰ اس میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم مسلمانان ہند کو باوجود کفار کے گاؤ کی قربانی کے مٹانے پر کمر بستہ رہنے کے صرف ہندوؤں سے ملطافی چندہ وصول کرنے کی غرض و مصلحت سے گائے کی قربانی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا، اور بغرض مذکور اس کے ترک کر دینے کو تحریراً و تقریراً عام جلسوں میں بیان کرنا اور شائع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

### الجواب

گائے کی قربانی ہندوستان میں اعظم شعار اسلام سے ہے، قال اللہ تعالیٰ والبدن جعلنہا لکم من شعار اللہ علیہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور قربانی کے ذیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ (ت)

اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں ثابت کیا ہے کہ یہاں اس کی قربانی واجب ہے اور بلحاظ ہنود اس کا ترک ناجائز، کسی دینی کام کے لئے کفار سے چندہ لینا اول تو خود ہی ممنوع اور سخت معیوب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا لانتعین بمشرك ثم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ ولہذا علماء تصریح

لہ القرآن الکیم ۳۶/۲۲

سنن ابوداؤد باب فی المشرک لیسہم لہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱۹/۲  
سنن ابن ماجہ باب الاستعانة بالمشرکین ایچ ایم سعید پمپنی کراچی ص ۲۰۸

فرماتے ہیں کہ کسی کتابی کافر سے قربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے اگرچہ کتابی کا ذبیحہ جائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: مکروہ ذبح الکتابی (کتابی کا ذبیحہ مکروہ ہے۔ ت) رد المحتار میں ہے:

لأنها قرابة ولا ينبغي ان يستعان بالكافر في امور الدين  
کیونکہ یہ عبادت ہے اور دینی امور میں کافر سے مدد لینا مناسب نہیں۔ (ت)

امام نسفی کافی میں فرماتے ہیں:

امر المسلم کتابیا بان یذبح اضحیة  
جائز، لانه من اهل الذبائح والقرابة  
ابانابته ونیته ویکره لان هذا من  
عمل القرب وفعله لیس بقربة۔  
مسلمانوں نے کسی کتابی کافر کو قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو جائز ہے کیونکہ کتابی لوگ ذبح کے اہل ہیں (ت)

تو مشرک سے مسلمان مجاہدوں کے لئے چندہ لے کر اس کی نگاہ میں اسلام کو معاذ اللہ محتاج و ذلیل ٹھہرانے کے لئے اس کے ذبیحہ باطل کو اپنے دین پر فتح و یغیاء اور اسلام کا ایک بڑا شمار بند کر دینا اُسی کا کام ہو سکتا ہے جو سخت احمق اور اسلام کا نادان دوست یا صریح منافق اور اسلام کا چالاک دشمن ہو، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۸۔ مسئلہ حافظ خورشید علی صاحب از مدرسہ خیر المعاد رہنمک ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ  
بسم الله الرحمن الرحيم، نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم۔

اللهم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا  
وہب لنا من لدنک رحمة ط انک  
انت الوهاب  
اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ  
تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے  
رحمت عطا کر، بیشک تو ہے بڑا دینے والا (ت)

عہ کافی سے مقابلہ نہ ہو سکا اس لئے یہاں کا کچھ لفظ ردہ گیا ہو، واللہ اعلم

۱۔ در مختار کتاب الاضحیۃ مطبع مجتہائی دہلی ۲۳۳/۲  
۲۔ رد المحتار دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰۸/۵  
۳۔ کافی امام نسفی  
۴۔ القرآن الکریم ۸/۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین میں و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے دوسرے مسلمانوں کی آیداد ہی اور تکلیف رسانی کے لئے ہندوؤں اور آریوں سے عقد محبت اور بھائی بندی مضبوط کیا، اور کافروں کے دباؤ سے محسن ان کی خوشنودی اور اپنی غرض حاصل کرنے کے لئے علی الاعلان پچایت میں کہہ دیا کہ ہم گائے کی قربانی ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ گائے کی قربانی کہیں نہیں آئی ہے۔

اب استفسار یہ ہے کہ گروہ مذکور اس عقد موافق آید ربانی :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاكُمْ  
وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اسْتِجْبَاءَ الْكُفْرِ  
عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاُولَئِكَ  
هُمْ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو  
دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور  
تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی  
ظالم ہیں (ت)

اور حدیث رسول : مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں  
میں سے ہوگا۔ ت) خواہ تشبہ اعتقادات میں ہو، یا علیات میں، یا دونوں میں، کافر ہوا یا نہیں؟  
علاوہ ازیں مسلمانوں کی ضد میں اپنے کئے پر جم جانے اور بر تقدیر گناہ کبیرہ ہونے کے اس پر اصرار کرنے  
سے کافر ہوا یا نہیں؟ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے، اور علماء کی شان میں کلمات بد کہنے، اور  
شریعت محمدیہ کی توہین سے یہ لوگ کافر ہوئے یا نہیں؟

### الجواب

صورت مستفسرہ میں وہ لوگ سخت ارتداد اثبات اشنع کجیرہ کے مرتکب ہیں، گائے کی قربانی  
بلاشبہ قرآن عظیم سے ثابت ہے، جواز کے لئے تو آیات کثیرہ ہیں، مثلاً،  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ  
تَذْبَحُوا بَقْرَةً۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے، بیشک اللہ  
تھیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔

۲۰۳/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	باب فی لبس الشہرۃ	۲۳/۹	۱۰ القرآن الکریم
۵۰/۲	دار الفکر بیروت	مروی از عبد اللہ بن عمر		۱۱ سنن ابوداؤد
				۱۲ مسند احمد بن حنبل
				۱۳ القرآن الکریم





گناہ کبیرہ پر اصرار اگرچہ کفر نہیں، مگر دشمنانِ دین کی دوستی اگر آج کفر نہ ہو تو معاذ اللہ مرتے وقت کا فراموشی ہے کہ انھیں کے ساتھ حشر ہو، اور مطلقاً علمائے دین یا کسی عالمِ دین کی اُن کے عالم ہونے کے سبب بُرا کہنا، یا شریعتِ مطہرہ کی ادنیٰ توہین کرنا، یہ تو یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹۲۲ء ۱۸۹۲ھ مازراے بریلی مقام مدرسہ رحمانیہ عربیہ مسولہ مسلمانانِ رائے بریلی

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لیڈرانِ قوم جو علمِ شریعت سے ناواقف اور احکامِ شریعت سے بے بہرہ ہیں، انھوں نے ۲۰ جنوری ۱۳۲۰ھ کو بمقامِ ٹاؤن ہال ایک میٹنگ منعقد کر کے ایلیان شہر کو جمع کیا، اور قومِ ہندو کی ہمدردی کو اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ نہایت پر زور تفسیر و تائید میں دکھلاتے ہوئے، باوجود مقامی عالمِ دین کے اختلاف و متفق الرائے نہ ہونے کے اس امر پر بے حد مصر ہوئے کہ قومِ ہندو کی ہمدردی کے صلہ میں گائے کی قربانی جو اُن کے سخت دل آزاری کا سبب اور باہمی اتفاق اور اتحاد کے لئے سدِ باب اور رختہ انداز ہے قطعاً چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ اس وقت ان کی محبت اور ہمدردی بالخصوص معاملاتِ ترک و خلافیتِ عثمانیہ کے بارے میں بحد ضروری ہے، ان کی محبت معاملاتِ مذکورہ میں قطعاً مفید اور اُن کی غلطی کی قطعاً مضر ہوگی، اور یہ بھی بیان کیا کہ شریعت نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ گائے بکری بھیڑ وغیرہ جس کی چاہیں قربانی کریں، بلکہ عینہ طحا کی قربانی افضل ہے، لہذا افضل کے ہوتے ہوئے گائے کی قربانی جس میں دل آزاری قومِ ہندو ہے ہرگز نہ کرنا چاہئے، چنانچہ افسر علمائے ہند جناب مولانا عبدالباری صاحب نیز دیگر علمائے پنجاب نے ایسا ہی فتویٰ دے دیا ہے، اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ غریب جو مثلاً دس روپے کی گائے لے کر سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کر لیا کرتے تھے اب ان کے لئے یہ انتظام کیا جائے گا کہ اُن سے دس روپیہ لے کر سات بکریاں بھیڑ ہم لوگ ہم پہنچا دیا کریں گے اور زائد روپیہ ہم لوگ اپنے پاس سے لگا دیا کریں گے، یا بھیڑ اور بکری بد نرخ بازار مثلاً چار پانچ روپیہ راس ہم لوگ خرید کر فراہم رکھیں گے اور غریب کو مثلاً ایک روپیہ راس دیا کریں گے، جس کے لئے کچھ چندہ بھی کیا گیا ہے، مگر اس کے لئے نہ کوئی جائداد وقف کرتے ہیں اور نہ ہمیشہ کے لئے کوئی جسرِ سی کی صورت ہے، چونکہ اس امر پر پورا اعتماد ہے کہ یہ لوگ اس بارِ عظیم کو ہمیشہ نہ بیاہ سکیں گے، لہذا ضرور اور اغلب ہے کہ اس میں قومِ ہندو سے خفیہ یا صراحتہ ضرور امداد لیوں گے۔

لیڈرانِ قوم کا خیال ہے کہ جس قدر قربانیاں سالانہ خرشتہ میں گائے کی لوگوں نے کی ہیں انھیں کو امداد دی جائے گی، اور جو لوگ جدید قربانی کرنا چاہیں گے ان کو امداد نہ دی جائے گی، نیز جو لوگ

پیغمبر علیہ السلام یا اپنے دیگر بزرگوں کی طرف سے قربانیاں کیا کرتے تھے، چونکہ یہ بلا ضرورت ہے اس لئے ان کو امداد نہ دی جائے، اور یہ بھی خیال ہے کہ قربانی ہی پر کیا منحصر ہے بلکہ جملہ شادی وغنی وغیرہ وغیرہ میں گائے ذبح نہ کی جائے، بجائے اس کے بکری وغیرہ کا گوشت استعمال کیا جائے، اور رائے بریلی میں اس امر کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ جن مقامات میں گائے کی قربانیاں ہوا کرتی ہیں، اُس جگہ ایک سال قربانی نہ ہونے سے پھر آئندہ سال اُس جگہ قربانی میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اور نہیں ہو سکتی، چنانچہ اُس کی نظیر موجود ہے، اس موقع پر کسی قانون داں لیڈر کو حسرت تک نہیں ہوتی کہ اُس کو بمقتضائے قانون جباری کرا دیوے، بلکہ فتنہ و فساد کے الفاظ سے مرعوب کر کے غریبا کو خاموش کر دیا جاتا ہے، لہذا امور ذیل دریافت طلب ہیں،

(۱) قوم ہنود کی ہمدردی گزشتہ و آئندہ کے صلہ میں، اور باہمی اتحاد قائم رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) اور اُن لوگوں کے وعدہ موہومہ مذکورہ پر بھروسہ کرنا چاہئے یا نہیں، اور اُن کے فراہم کردہ چندہ سے امداد لے کر اپنی طرف سے وجوہاً خواہ اس سبب یا قربانی کرنا درست ہو گا یا نہیں؟

(۳) اُن لوگوں کے فراہم کردہ چندہ سے جس میں شبہ قوی ہے کہ رقوم ہنود بھی شامل ہوں گی قربانی کرنا جائز ہو گا یا ناجائز؟

(۴) فی الواقع اگر مولوی عبدالباری صاحب وغیرہ کا اُس کے متعلق قوی ہو چکا ہے اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۵) اور ایسے محرکین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے محرک اور مرتکب عند اللہ ماجور ہوں گے یا گنہگار؟

(۶) گائے بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت مختار ہونا، اس کے کیا معنی ہیں؟ بیتوا تو جبروا

## الجواب

(۱) گائے کی قربانی شعار اسلام ہے،

قال اللہ تعالیٰ والبیّنات جعلناها لكم من شعائر اللہ یہ  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، قربانی کے اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے بنائے (ت)

دشمنانِ دین سے اتحاد منانے کو شعارِ اسلام بند کرنا بدخواہیِ اسلام ہے۔

(۲) اُن صاحبوں کا وعدہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اُلٹے شیطان ہے،  
وقال اللہ تعالیٰ وما یعدہم الشیطن  
الاعز وراہ  
دیتا مگر فریب سے۔

ان سے چندہ سے مدد لے کر گائے کی قربانی چھوڑنا، شیطان کا داول چلا لینا ہے۔ دو چار کو  
شیطان نے دھوکا دے لیا، اور مسلمان تو اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔

(۳) اس کا جواب جوابِ دوم میں آگیا، اور اس سے اور بھی کھل گیا کہ یہ شیطان کا فریب ہرگز کفار  
تمہارے دین کی خیر خواہی نہ کریں گے، قال اللہ تعالیٰ لایالیو نلکھ خبالا (وہ تمہاری بُرائی میں  
نہیں کرتے۔ ت) ضرور ہے کہ جس میں وہ ساعی ہیں اس میں تمہارے دین کا ضرر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ودوا ما عنتم یے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان کی آرزو ہے کہ ایذا  
تمہیں پہنچے۔ (ت)

ان کے زبانی اتحاد پر پھونکا قرآنِ عظیم کو بھولنا ہے،  
قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من  
افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر یے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیران کی باتوں سے جھلک  
اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے (ت)  
اس اتحاد کی ایک طرف تالی تو دیکھو، تم اپنا شعارِ دین بند کر دجے تم ان سے بالکل محنتی کرتے ہو،  
اور وہ اتنا بھی نہ کریں کہ اتنے گھنٹے سنکھ اُن مندروں سے بند کر دیں، جہاں سے تمہیں یا کم از کم  
کسی مسجد کو وہ مکروہ و دلخراش آوازیں جائیں وہ اعلان نہ چھوڑیں اور تم محنتی سے بھی باز آؤ، یہ انہیں  
لیڈروں سے اسلام دوستی ہے۔

(۴) مولوی عبد الباری صاحب کے والد مرحوم مولانا عبد الوہاب صاحب، اور اُن کے استاد  
مولوی عبدالحی صاحب اور دیگر علمائے فرنگی محل کا فتویٰ خود مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب میں  
چھپ چکا ہے کہ بخاطر ہنود قربانی گاؤ بند کرنا معصیت ہے، ناجائز ہے، اس کا جاری رکھنا واجب  
ہے، النفس الفکس بھیجتا ہوں اس پر عمل چاہئے۔

(۵) محرکین کا حال قرآن عظیم کی آیتوں سے اُوپر ظاہر ہو چکا کہ شیطان کے فریب میں ہیں نادانستہ خواہ ان میں بعضے دانستہ بدخواہی اسلام کر رہے ہیں، اس کیٹی میں شرکت حرام ہے کہ قرآن عظیم کو پیٹھ دینے کا مجمع ہے۔

قال الله تعالى وإقانسيتك الشيطان  
فلا تقعد بعد الذكراى مع القوم الظالمين  
وقال تعالى فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا  
فى حديث غيرہ انکم اذا مثلهم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاؤ  
تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ (ت)  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو  
جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم  
بھی انہیں جیسے ہو۔ (ت)

(۶) اس کی تفصیل "انفس الفکر" سے معلوم ہوگی، قربانی کا تھیں اختیار ہے، مگر مخالفان اسلام کی خاطر سے شعار اسلام بند کرنے کا کسی وقت تم کو اختیار نہیں، واللہ یقول الحق وهو یهدى السبیل  
اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے (ت)  
۱۹۵ھ از فچور محلہ ایرانیاں مرسلہ حکیم سید نعمت اللہ صاحب ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ  
۱۹۶ھ مولانا اعظم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج کل اخباروں میں علماء نے شائع فرمایا ہے کہ مصلحتاً ضرورت ہے کہ ہندوؤں سے اتفاق کیا جائے اور بیگائے گائے کی قربانی کے بکری بھیڑ کی قربانی کی جائے، تو جناب والا اس کی نسبت کیا فرماتے ہیں کہ جو قربانی گائے کی کرتا ہے اُس کو آجکل اس مصلحت سے گائے کی قربانی نہ کرنا کیسا ہے؟  
(۲) اصل میں بکری بھیڑ کی قربانی افضل ہے یا گائے کی، فقط

### الجواب

یہاں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب ہے، اور اس ناپاک مصلحت کے لئے اس کا چھوڑنا سراسر گائے کی قربانی اسلام کا شعار ہے، اور شعار اسلام بند کرنے کی وہی کوشش کرے گا جو اسلام کا بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں ہو سکتا بلکہ ظالم ہے، اور کس پر ظلم ہوتا ہے، اسلام پر، اور ہندوؤں سے جیسا اتحاد منایا جا رہا ہے حرام ہے حرام قطعی حرام ہے، خصوصاً قرآن عظیم سے حرام ہے اور اسکے جو نتائج ہو رہے ہیں



کہ مسلمانوں نے قشتے لگوائے، رام لچھن پر پھول چڑھائے، مشرک کی ٹنکٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی بجے بولتے ہوئے مرگھٹ میں لے گئے، قرآن عظیم ایک ڈولے میں رامائن کی پوجا کرتے مندر میں لے گئے، ان کے بڑے لیڈر نے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دی، یہ فصاحت کھلے ہوئے کفر نہیں رہے، مشرک سے اتحاد ہو کر یہ نتیجہ آپ ہی ضرور تھا، قرآن کریم میں صاف ارشاد فرمایا کہ تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا، وہ سب انہیں میں سے ہے، آیہ کریمہ کارڈ پر نہیں لکھی جاسکتی، ترجمہ اس کا یہی ہے، پھر کیونکر ممکن تھا کہ مشرکوں سے اتحاد کرنے والے مشرک نہ ہو جاتے، یہ یہاں ہے اور اگر سچے دل سے تائب ہو کر باز نہ آئے تو صحیح حدیثوں کا ارشاد ہے کہ ان کا حشر بھی بت پرستوں کے ساتھ ہوگا۔ مولیٰ عز وجل اپنے غضب سے پناہ دے، ہدایت فرما کر دل نہ اُلٹے، راہ دکھا کر آنکھیں نہ پٹلیں، اِحْفَظْنَا يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ (اے دلوں اور آنکھوں کو بدلنے والے! ہماری حفاظت فرما۔ ت) وہو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۷۷ء کنونٹ روڈ، کوٹھی ۳۳ مسئلہ مولوی عبد الحمید صاحب ۵ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ  
عالیجناب معلی القاب مولانا صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔  
آج کل اہل ہندو جگہ جگہ میونسپلٹی کے ذریعہ انسداد گاؤ کشی کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ فیض آباد، بامتھرس اور شہر لکھنؤ میں ہندو ممبران میونسپلٹی نے اپنی زیادتی تعداد کی وجہ سے تمامی مسلمان ممبروں کے خلاف انسداد گاؤ کشی کا قانون پاس کر دیا ہے، اگر خدا نخواستہ گاؤ کشی قانوناً ممنوع قرار دی گئی تو عام مسلمانوں کو صرف اسی قدر نہیں کہ روزمرہ کی زندگی میں ان کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ تقریباً تمام غیر مستطیع مسلمان جو تعداد میں تو نے فیس دی سے بھی زائد ہیں ان سب کو عید الفصح میں قربانی کرنا بھی نصیب نہ ہوگا، اس لئے کہ غریب مسلمان کسی طرح اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ فرداً فرداً پندرہ بیس روپے کا بکرا ہر سال خرید سکیں، لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں عام مسلمانوں کو خاموشی اختیار کرنی چاہئے یا انسداد گاؤ کشی کے خلاف ان کو بھی امکانی جدوجہد کرنی چاہئے، اور مذہباً ان پر کیا واجب ہے؟

یہ ایک استفتاء ہے جس کا جواب براہ کرم وبراے خدا و رسول اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلد تر عطا فرمائیں تاکہ مسلمانوں کے عام جلسہ میں جو کہ صرف پانچ چھ یوم میں ہونے والا ہے، آنجناب کا شرعی حکم پھر سب کو پڑھ کر سنایا جائے۔

## الجواب

مولنا المکرم ذوالمجد والکرم اکرم علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ:

یہ مسئلہ بھی کچھ قابل سوال ہے، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کان یحب ان یعلم منزلة عند اللہ،  
فلینظر کیف منزلة اللہ عنده، فان  
اللہ ینزل العبد منه حیث انزلہ من  
نفسہ لے مرواۃ الحاكم فی المستدرک و  
الدارقطنی فی الافراد عن انس و ابو نعیم  
فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ و عن سمرۃ بن  
جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جو یہ جانتا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا  
مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی  
قد رسی ہے، کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ  
کی ہوتی ہے اللہ اُسی کے لائق اپنے یہاں اسے  
مرتبہ دیتا ہے۔ (اسے حاتم نے مستدرک میں اور  
دارقطنی نے افراد میں انس و ابو نعیم نے علیہ میں  
ابو ہریرہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے روایت کیا۔ ت)

آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر ہی رکھے تو دین میں اس کی سرگرمی کے لئے بس ہے۔  
ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ذرا سی نالی یا پرنا لے کی ملک بلکہ مجرد حق کے لئے کس قدر جان توڑ عرق ریزیاں  
کرتا ہے اس کا مقدمہ منہا تک پہنچاتا ہے، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا، پیسے مگے مال پر ہزار  
اٹھا دیتا ہے، دنیوی فریق کے مقابل کسی طرح اپنی دینی گوارا نہیں کرتا، گائے کشی مسلمان کا دینی حق ہے  
اور حق بھی کیسا، خاص شعار اسلام۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے:

والبدن جعلناکم من شعائر اللہ لے اونٹ اور گائے کی قربانی کو ہم نے تمہارے لئے

دین الہی کے شعاروں سے کیا

امام محمد جامع صغیر میں فرماتے ہیں: وَالْبُذُنَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةِ (اونٹ اور گائے بُذُنہ  
ہیں۔ ت) اور اگر شعار اسلام کو اور بھی خاص اعدائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی ایک نالی کے برابر  
بھی نہ سمجھو، تو جان لو کہ اللہ واحد قہار ہے یہاں تمہاری قدر کتنی ہے اگر وہ ضرورت و ضرر جو سوال میں  
مذکور ہوئے نہ بھی ہوتے بقدر قدرت و کوشش لازم تھی، حدیث میں ہے: لیس منّا من اعطی

لہ المستدرک للحاکم کتاب الدعاء دار الفکر بیروت ۱/ ۹۵-۲۹۴

لہ القرآن الکریم ۲۲/ ۳۶

لہ الجامع الصغیر

باب تعلیہ البدن

مطبع یوسفی مکتبہ

ص ۳۱

الدینۃ فی دیننا ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملے میں دہتی رکھنے دے کہ اُن ضرورتوں اور ضرروں کے ہوتے ہوئے بیشک جو اس میں بے پروائی و چشم پوشی برتے گا اور حسب طاقت دین کی مدد نہ کرے گا اور شعار اسلام کو نقصان پہنچے دے گا روز قیامت سخت باز پرس میں پکڑا جائے گا اور اس کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کی شدید حاجت کے وقت اُسے بے یار و مددگار چھوڑے، جیسا اس نے دین کی مدد سے منہ موڑا، قال اللہ تعالیٰ فکذلک الیوم تنسیخ اُس سے قیامت میں فرمایا جائے گا جیسا تو نے دین کو بھلا دیا تھا ویسا ہی آج تو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۸ از پرولیا ضلع مان بھوم مسئلہ خلیفہ محمد حیان شب ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ترک گاؤ کشی یا ترک قربانی گاؤ مصلحت وقت سمجھ کر چھوڑ دیا جائے اس پر مذہبی نقصان ہے یا نہیں؟

### الجواب

گاؤ کشی نہاج قطعی ہے، مشرکین کی خاطر اُسے بند کرنا مشرک کا بول بالا کرنا ہے، اور قربانی گاؤ شعار اسلام ہے، مشرکین کی خاطر اس کا بند کرنا حرام ہے، وهو تعالیٰ اعلم۔  
مسئلہ ۱۹۹ از شہر ربیٰ صدر بازار، مکان ۷۸۹۔ مسئلہ حافظ بٹے خاں صاحب

مورثہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

قربانی گاؤ کے متعلق علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ بیٹنوا ٹو جروا۔

### الجواب

ہندوستان میں قربانی گاؤ کا جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہندو کے لئے اس کا بند کرنا حرام ہے،

واللہ وسولہ احق ان یروضہ ان کانوا مؤمنین  
اللہ ورسول زیادہ اس سے مستحق ہیں کہ انھیں راضی کروا کر تم مسلمان ہو۔

۳۸/۱ باب الشروط فی الجہاد  
۳۳۰/۴ مسند احمد بن حنبل  
۱۲۶/۲۰ القرآن الکریم  
۶۲/۹

والتفصیل فی رسالتنا "انفس الفکر فی بیان البقر" (تفصیل ہمارے رسالے "انفس الفکر فی قربان البقر" میں ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰ از آئولہ ضلع بریلی مرسلہ چودھری رحیم بخش صاحب مورخہ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے گائے قربانی کے واسطے  
 خرید کی، چونکہ قربانی گائے کی اہل ہنود کے واسطے باعث دل آزاری ہوگی اس لئے زید خوشنودی اہل ہنود  
 کے واسطے گائے خرید کر دے سے بیل یا بھینس وغیرہ بدل کر قربانی کرنا چاہتا ہے تو عند الشرع یہ بدلنا درست  
 ہے یا نہیں؟ اور گائے کی قربانی بوجہ اتحاد کے موقوف کر دینا درست ہے یا نہیں؟  
 (۲) محض خوشنودی اہل ہنود کے لئے قربانی بجائے تین روز کے ایک دن مقرر کریں، درست  
 ہے یا نہیں؟ اور ایک دن مقرر کر لینے والوں کو عند الشرع کیا حکم ہے؟ بیٹنوا تو جبروا۔

### الجواب

(۱) وہ گائے کہ بنیت قربانی خریدی، اس کا دوسری گائے سے بدلنا بھی منع ہے کہ اللہ کے واسطے  
 اس کی نیت کر کے پھرنا معصوب ہے، اور ہندوؤں سے اتحاد و ہرام، اور اس کی وجہ سے گائے کی قربانی  
 موقوف کرنا حرام، اور حرام موجب غضب جبار و عذاب نار، ایسا کرنے والوں کا حشر ہندوؤں کے ساتھ  
 ہوگا، حدیث میں ارشاد ہوا کہ "میں قسم کھا کر فرما سکتا ہوں کہ جو جس سے اتحاد رکھے گا اس کا حشر اُسی کے  
 ساتھ ہوگا۔" واللہ تعالیٰ اعلم  
 (۲) یہ بھی حرام ہے، ہنود کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم میں تنگی کرنا مسلمانوں کا کام نہیں،  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۲ مسئلہ حافظ سلیم اللہ بہاری پور بریلی ۸ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین و دریں کہ زید بغیر پردہ عورتوں کو مرید کرتا ہے اور ان بے پردہ کو اپنے پاس بٹھلاتا ہے، بات بھی کرتا ہے، بجائے واراضی منڈانے کے شخصی کرنے کا حکم دیتا ہے، عالموں کی غیبت کرتا ہے، اذان اور صلوٰۃ اور تکبیر اپنے کانوں سے سننے مگر نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتا ہے اور کہتا ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا، ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت کیا حکم دیتی ہے، ایسے پیر کا مرید ہونا کیسا ہے اور جو اس کے پیروکار ہیں ان کے واسطے اور ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت اہل سنت والجماعت کیا حکم دیتی ہے، کوئی بات خلاف نہیں ہے۔

### الجواب

اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، ایسا شخص اور اس کے پیرو سب گمراہ ہیں، اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک پہنچا دیتا ہے اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطہ رسول، اگر یہ ہی مراد ہے تو صریح کفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۳ مسئلہ از بلسنڈا ضلع سیلی بھیت مسئلہ محمد حسین صاحب ۴ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تین شخصوں کو جو بستی کے تھے مسلمان کیا، اس پر اس بستی کے ایک مسلمان نے کہا کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ سو رکھانے والوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیتے ہیں تو ایسی حالت میں سو پر کلمہ پڑھ کر کیوں نہیں کھا لیتے۔ ایسی حالت میں شرع اس پر کیا حکم لگاتی ہے؟ وہ شخص نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا ہے نام کا مسلمان کہلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے واسطہ نہیں ہے ہم کو ہندوؤں سے کام ہے اور واسطہ ہے ہمارا روزگار ایسا ہے اور اس پر منع کیا گیا تو فوجداری پر آمادہ ہو گیا۔

### الجواب

اگر یہ بیان واقعی ہے تو وہ شخص کافر ہو گیا، اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں کو اس سے میل جول سلام کلام حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۴ از شہر کمنہ محلہ روہیلی ٹولہ مسئلہ محمد خلیل الدین صاحب ۷ صفر ۱۳۳۹ھ

مسئلہ مسئلہ سید عرفان علی صاحب رکن انجمن خدام الساجدین ربڑی ٹولہ بریلی ۲ صفر ۱۳۳۹ھ میں جو دربارہ مطلب و معنی آیہ شریفہ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً (الی مقیناً) ہے اس بات پر منطقی دلائل





نازاں، مشرکوں کی تعظیم کہ سخت مخالفت قرآن عظیم ہے اعلان کے ساتھ ہو رہی ہے ان کی جے پکاری جاتی ہے انھیں اپنی مزعوم حاجت دینیہ میں پیشوا اور رہنما بنایا جاتا ہے، آیات و احادیث کی تمام عمر بُت پرستی پر نثار کی جاتی ہے، مشرکوں کو مساجد میں لے جا کر مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے، مشرک کی ٹکٹ کی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ تک لے گئے اس کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار دے جو صریح کفر ہے، صاف کہہ دیا کہ آج تم نے اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا اور یہ کہ خدا کی رسی مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے دنیا تو ضرور ملے گی، علانیہ چھاپ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز موقوف کر دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت بنائے گا، یہاں اس قول کے معنی کھلے جو خدا کی رسی کی نسبت کہا تھا، حبیل اللہ قرآن عظیم ہے محال ہے کہ اسے مضبوط تھامنے سے دین نہ ملے، مگر یہ دین جو معاہدہ کفار کو مقدس بنائے اور مسلم و کافر کا امتیاز اٹھائے البتہ قرآن عظیم سے نہیں مل سکتا، قرآن عظیم تو اس کا بیج کن ہے ان الدین عند اللہ الاسلامیہ بیشک اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔  
و من یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل (اور جو اسلام کے سوا کوئی بھی دوسرا دین چاہے منہ و هو فی الآخرۃ من الخسرین۔ وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص آفرت میں زیاں کار رہے گا۔

لہذا تصریح کر دی کہ قرآن عظیم کو مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے، اور کہاں تک ان کے افعال و اقوال ذکر کئے جائیں جن کے دل اللہ نے اُلٹ دئے اور آنکھیں پلٹ دیں فسیح بن مقلب القلوب والابصار (پاک و منزہ ہے وہ ذات جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتی ہے۔ ت) باقی امور تحریم تعظیم مشرکین وغیرہ بار بار بیان ہو چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۲۰۵ از لاہور بازار کٹرہ کالج شرع و نوالہ مسئلہ خادم اسلام ملا محمد بخش حنفی چشتی سابق میجر اخبار ہنر ۹ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امر مشروع اور مباح شرعی کو کوئی شخص حرام شرعی اور ممنوع مذہبی بنانے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں، غیر مشروع اور حرام شرعی پر کوئی شخص مشروع اور

حلال شرعی بنا سکتا ہے یا نہیں، جیسے کہ گائے کی قربانی مشروع اور مباح شرعی ہے کیا اس کو کوئی لیڈر قوم ممنوع شرعی کرا سکتا ہے، ہنود کی مجالس اعیاد میں شرکت جو ممنوع اور حرام شرعی ہے کیا لیڈروں کی رائے سے وہ شرکت جائز اور حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بیٹنوا تو جردا۔

### الجواب

یہ دین پاک، اللہ واحد قہار نے محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام جہان کے لئے قیامت تک کے واسطے اتارا ہے،

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلیین نذیراً قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔  
بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈرسانے والا ہو۔  
تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (ت)

اور ان سے نبوت کا دروازہ بند فرما دیا، محال ہے کہ ابدالاً بذاتک اب کوئی جدید نبی ہو،  
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکات  
اللہ بکل شیء علیم  
ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے،  
اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (ت)

محال ہے کہ ان کی کتاب کا ایک حرف یا ان کی شریعت کا کوئی حکم کبھی بدل سکے،  
لایاتہ الباطل من بین یدیدہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید  
باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے  
نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے  
سب خوبیوں سے اس کا۔

ان کی شریعت کے کسی حلال کو جو حرام بتائے یا کسی حرام کو حلال بتائے وہ حلال حرام یا حرام حلال تو نہ ہو جائے گا بلکہ یہی کہنے والا اُلٹا کافر ہو جائے گا۔

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب  
ہذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی اللہ  
الکذب ط ان الذین یفترون علی اللہ الکذب  
اور نہ کہو اسے جو تمہاری باتیں جھوٹ بیان کرتی  
ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ  
باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا

لا یفلحون ﴿۵۸﴾ متاع قليل ثم ما ولیهم جہنم  
وبئس المهاد ﴿۵۹﴾ قل اللہ اذنکم امر علی  
اللہ تفترون ﴿۶۰﴾ ویلکم لا تفتروا علی اللہ  
کذباً فیسحتکم بعذاب وقد خاب  
من افتری ﴿۶۱﴾

بھلا نہ ہوگا۔ تھوڑا برتنا ہے، ان کا ٹھکانا دوزخ  
ہے اور کیا ہی بُرا بچونا۔ کیا اللہ نے اس کی تمہیں  
اجازت دی ہے یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ تمہیں  
خوابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو وہ تمہیں عذاب سے  
ہلاک کرے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ  
باندھا۔ (ت)

قربانی کا وہ کی حلت اور مجالس اعیاد ہندو میں شرکت کی حرمت دونوں ضروریات دین میں سے ہیں  
جو اسے حرام یا حلال کہے وہ اللہ و رسول پر اقرار کرتا ہے اور حکم قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور حکم کفر  
اس پر لازم والزم،

وسیعلم الذین ظلموا اے منقلب  
ینقلبون ﴿۶۲﴾

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا  
کھائیں گے۔ (ت)

وسیعلم الذین ظلموا اے منفیات ینفلیتون  
نسأل اللہ العفو والعافیة ولا حول ولا  
قوة الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ  
اعلم۔

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ وہ کس طرح چھٹکارا  
پائیں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیہ  
مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ بلند و عظیم کی طاقت و توفیق  
کے بغیر انسان نہ بُرائی سے بچ سکتا ہے اور  
نہ نیکی بجالا سکتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰۶ از قصبہ حافظ گنج شمع بریلی، مسئلہ عبد اللہ رضوی عرف چھنگے ۱۳ صفر ۱۳۳۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ حافظ گنج میں ہندوؤں کی  
جل بہار اٹھتی تھی مگر اب کی مرتبہ مسجد کے قریب کے راستہ سے گزرتا چاہا تھا تمام اہلسنت و جماعت نے  
کہا کہ ہماری مسجد کے سامنے سے نہیں نکلتی ہے، عمرو نے جو دیوبند کو اپنا پیشوا مانتا ہے ہندوؤں کے  
ہمراہ ہو کر تہانہ میں کہہ دیا کہ مسجد کے سامنے سے نکلتی ہے اس حالت میں عمرو برادری کے قابل ہے مسلمان

۱۹۴/۳ القرآن الحکیم  
۶۱/۲۰

۱۱۶/۱۹ القرآن الحکیم  
۵۹/۱۰  
۲۲۴/۲۶

مانا جائے یا نہیں، اور بنی بنی عمرو کی ہندو کے ہمراہ میلہ رام لیلیا کو جائے شریعت سے اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں؟

### الجواب

میلہ میں جانا تو حرام ہی ہے اگرچہ اس سے نکاح نہ کیا جائے اور کفار کے لئے جھوٹی گواہی دینی اور وہ بھی ایسی ناپاک بات میں، اور اس کے سبب مسجد کی توہین کرانی قریب بہ کفر ہے اگرچہ اس پر کفر مطلق کا حکم نہ بھی ہو، مگر جب وہ دیوبندیوں کا معتقد ہے تو اسی قدر اس کے کفر کے لئے کافی ہے، فتوئے علمائے صریح شریفین میں دیوبندیوں کی نسبت ہے:

من شك في كفره وعذابه فقد كفر  
جوان کے کافر ہونے اور ان کے عذاب کے بارے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بہر حال عمرو کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اور اس سے میل جول حرام ہے، اور اسے برادری سے خارج کرنا فرض، مگر جب اسلام لائے اور اپنے کفر اور ان کبار سے توبہ کرے، اور دیوبندیہ دیگر دہائیہ و جملہ کفار کو کافر مانے اس وقت برادری میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۰۷ از شہر محلہ سوداگران مسئلہ احسان علی صاحب طالب علم ۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا دیوبانی یا کافر ہو جاؤں گا، نام ایک فرقہ کا لیا کیا وہ انھیں میں سے ہو گا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کا جی چاہتا ہے، یہ قول کیسا ہے اگرچہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے۔ بیتواتو مجروا۔

### الجواب

جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۸ از قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پور محلہ ہندو پٹی مسئلہ ضیاء الدین صاحب  
۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔  
کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ادا م فیضہم المولیٰ السلام ان مسائل میں، بیتواتو مجروا:



(۱) ایک صاحب مسیحی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شامپانپور، دوسرے صاحب حکیم عبد اللہ مقیم تلہر ہیں۔ حکیم صاحب کا بیان ہے کہ "یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو بُرا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے یہاں جانا نہ چاہئے تھا، کیوں گئے، اور یہ ملکی جنگ تھی۔" دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انھوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتا دیا، کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں؟ کیا انھوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخی نہ کی؟ داؤد کذب بیانی نہ دی؟ کیا مصافحہ سے دست کشی و انکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ اس کی مراد بدعت سے بدعتِ سنیہ ہے اور ان کا یہ فعل و یا بیان ہے؟

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی حسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں، کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ ایک بد مذہب مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چڑ جائیکہ علم غیبِ حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ فضل العتیۃ و النثار میں وہابیہ خیال مغویانہ قیل و قال، جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روزِ اول سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کو کلیۃً و جزئیۃً محیط جانے اور ان کے واسطے ماکان و مایکون کا علم مانے اور قائل علم غیبِ حبیب ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مفصل فضال قابلِ عقاب و نکال، اکابرِ علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح و ستائش میں مفتیانِ علام و علمائے ذوی الاسترام ترین طبیبین و روم و شام و غیر ہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردارِ علمائے اہلسنت بتائیں، یہ صاحب یہودہ الفاظ و ناشائستہ کلمات زبان پر لائیں، ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک و ہم خیال، یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے اور سرتاجِ اہلسنت مانتے ہیں، کیا دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بد مذہب نہیں؟، کیا ان کے ساتھ ان احادیث و اقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین طبع بمبئی میں مذکور ہیں:

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انھیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایاہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

وَلَا بِي دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ مَرْضُوا فَلَا تَعُودُ وَهُمْ وَأَنَّ مَا تَوَا فَلَا تَشْهَدُ وَهُمْ لِي

ابوداؤد کی حدیث میں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بیمار پرٹیں تو پوچھے نہ جاؤ، مری جائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔

ثَرَادُ بْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ لَقِيْتَهُمْ فَلَا تَمْلُؤُوا عَلَيْهِمْ

ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا: جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وَعَنْدَ الْعَقِيلِيِّ عَنِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجَالِسُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ وَلَا تَوَاكُلُوهُمْ وَلَا تَنَاجِرُهُمْ

عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہ نہ کرو۔

ثَرَادُ بْنُ جَبَانَ عَنْهُ لَا تَصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَصَلُّوا مَعَهُمْ

ابن جبان نے انھیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وَالْدَيْلَمِيُّ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَاءٌ مِنِّي جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التَّوَكُّلِ وَالْدَيْلَمِيِّ

دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کہ فران ترک و دیلم پر۔

۲۸۸/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	کتاب السنہ باب فی القدر	سنن ابی داؤد
۱۰ ص	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	باب فی القدر	سنن ابن ماجہ
۱۲۶/۱	دار الکتب العلمیہ بیروت	ترجمہ احمد بن عمر	الضعفاء البکیر
۵۴۰/۱۱	موسسة الرساله بیروت	حدیث ۳۲۵۲۹	کنز العمال
۳۲۰/۱	القیصر دار المعرفہ بیروت	ترجمہ ۱۲۰۳ بشیر بن عبید اللہ	میزان الاعتدال
۲۴۹/۲	دار الکتب العربیہ بیروت	معاذ بن جبل حدیث ۳۲۵۲	فردوس الاخبار

وَلَا بِنَ عَسَاكِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَافْكَهُوا فِي وَجْهِهِ فَإِنَّ  
اللَّهَ يَبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
عَلَى الصِّرَاطِ لَكِنْ يَتَهَا فِتُونَ فِي النَّارِ مِثْلَ  
الْجِرَادِ وَالذِّبَابِ ۖ

ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب کسی بد مذہب کو  
دیکھو تو اس کے پر رو اس سے ترش روئی کرو اس  
لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان  
میں کوئی پل صراط پر گزرنے پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے  
ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور مکھیاں  
گرتی ہیں۔

وَلِلطَّبْرَانِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَقَرِ صَاحِبِ بَدْعَةٍ  
فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هُدْمِ الْإِسْلَامِ ۖ

(طبرانی وغیرہ عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے راوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ ت) جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس  
نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔

وَلَهُ فِي الْكَبِيرِ وَلَا بِنِ نَعِيمٍ فِي الْحَلِيَّةِ عَنِ  
مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَشَى إِلَى  
صَاحِبِ بَدْعَةٍ لِيُوقِرَهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى  
هُدْمِ الْإِسْلَامِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ -  
قَالَ الْعُلَمَاءُ فِي كِتَابِ الْعُقَاثِ كُشْرُ الْمَقَاصِدِ  
وغيره ان حكم المبتدع البغض و  
الاهانة والرد والطرد-

نیز طبرانی المعجم کبیر اور ابوالنعیم نے حلیہ میں معاذ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب  
کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے  
ڈھانے میں اعانت کی۔ اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔  
علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے  
ہیں کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے  
ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔

۱۵ تذکرۃ الموضوعات للفتنی باب افتراق الامة على ثلاث وسبعين فرقة کتب خانہ مجیدیہ ملتان ص ۱۵  
۱۶ المعجم الاوسط مروی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث ۶۷۸ مکتبۃ المعارف الریاض ۳۹۶/۷  
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۱۷ حضرت خالد بن معدان دار الکتاب العربی بیروت ۲۱۸/۵  
۱۷ المعجم الکبیر از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۸۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۹۶/۲۰  
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۶ - ۳۳۵ دار العربی بیروت ۹۷/۶  
۱۸ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲۷۰/۲

وفي غنية الطالبين قال فضيل بن عياض  
من احب صاحب بدعة احبط الله عمله  
واخرج نور الايمان من قلبه، واذا علم الله  
عز وجل من سر جل انه مبغض صاحب  
بدعة سر جوت الله تعالى ان يغفر ذنوبه  
وان قل عمله واذا امر آيت مبتدعاني  
طريق فخذ طريقا اخر اهـ۔

ہوں اور جب کسی بد مذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو، انتہی بقدر الضرورة۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی  
تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں، ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیں،  
علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت و وقار  
کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعیت علم یا بحجت پیری مریدی یا بحیال تو نگری وغیرہ اس پر سخت ضروری  
کہ ان کو خود دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے، جو شخص  
ان مولوی صاحب و حکیم صاحب کے خیالات باطلہ و محالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے  
اور ان کے پیچھے نماز پڑھے اور کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم  
تو ہیں، کیا وہ شخص زیاں کار اور انہیں مفسدین فی الدین سے نہیں اور وہ نماز اس کی باطل و مردود  
نہیں؟ حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں صاحب پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان  
علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے،

ان هؤلاء الفرق الواقعين في السؤال  
غلام احمد القادياني ورسيد احمد و  
من تبعه كخليل الانبھتي واشرف علي  
وغيرهم لا شبهة في كفرهم بلا محال  
بل لا شبهة في من شك بل في  
بیشک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے  
غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے  
پیرو ہوں جیسے خلیل انبھٹی اور اشرف علی  
وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں اور نہ شک  
کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ



من توقف في كفرهم بحال من الاحوال به  
کسی طرح کسی حال میں انھیں کافر کہنے میں توقف  
کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔

اسی میں ہے :

اظهر فضائحهم القبيحة في المعتمد المستند  
فلم يبق من نتائجهم الفاسدة بكل واضعة  
دامغة جليلة لاسيما المتصدى لحل سرائية  
هذه الفرقة الماسقة التي تدعى بالوهابية  
ومنهم مدعى النبوة غلام احمد القادياني  
والمراسي الاخر المنقص لشان الالوهية  
والمراسي القاسم النافوتوي ورشيد احمد  
الكنكرهي و خليل احمد الانبهي واشرف على  
النافوتوي ومن هذا اخذوهم انتهى بقدر  
الضرورة۔

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ  
کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس ان کے فاسد عقیدوں  
سے ایک بھی بغیر پوچ پچر کئے نہ چھوڑا تو اسے مخاطب  
تجربہ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالہ کا دامن پکڑے  
جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد  
میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً  
جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان  
کھول دینے کا قصد کرے، وہ گروہ خارج از دین  
کون ہے جسے وہ پابندیہ کہا جاتا ہے اور ان میں  
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا

نکلنے والا شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نافوتوی اور رشید احمد کنگوہی اور خلیل احمد انبہی  
اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، انتہی بقدر الضرورة۔

اسی میں ہے :

وبالجملة هؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خاسرون عن الاسلام باجماع المسلمين  
وقد قال في البرزخية والدراس والغرس والفتاوى الخيرية ومجمع الانهر والدر المختار  
وغيرها من معتمادات الاسفار في مثل هؤلاء الكفار من شك في كفره وعذابه فقد كفر اه  
وقال في الشفاء الشريف ونكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام من الملل او وقف فيهم شك  
اه، وقال في بحر الرائق وغيره من حسن كلام اهل الاهواء او قال معنوى او كلام له  
معنى صحيح ان كان ذلك كفرا من القائل كفر المحسن اه وقال الامام ابن حجر



فی الاعلام فی فصل الکفر المستفق علیہ بین اثنتا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنه اور ضعی بہ یکفر اھ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسماعیلیہ، نذیریہ، امیریہ، قاسمید، مرزاسیہ، رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں، باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازہ اور درو غرہ اور فتاویٰ خیرہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہ جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے، اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کلمے والے کی وہ بات کفر محقق تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا، اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ و مدینہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہسوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے متقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانیں و العیاذ باللہ الکریم۔ و ہو یدھی من یشاء انی صراط مستقیم (وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ ت) ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا لہذا ان گمراہوں کو گمراہوں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر احکام لگائے ہیں ان میں صرف دس پانچ تحریر ہوئے جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال عقوبت مال اور ان احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چار طرف سے دین حق پر حملہ ہو رہا ہے اور بیخ کنان سنت یکبارگی

ٹوٹ پڑے ہیں، کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریر و تقریراً  
ایسے سنت و امانت بدعت و نصرت ملت فرمائیں اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس  
حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحامل الداعی لی علی التالیف  
فی ذلك وان کنت قاصرا عن حقائق ما هذالك  
ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع  
وغیره انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال  
اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب  
اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل  
ذلك فعلیہ لعنة اللہ والملتکة والناس  
اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً  
امام ابن حجر مکی صواعق محرقة میں فرماتے ہیں واضح  
ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب  
اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث  
ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے  
سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فساد  
بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے  
تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا  
نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب  
کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل

(۵) جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکالنے کا حکم  
ہے، اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول فصیح ہے یا نہیں،

واکل نحوثوم ویمنع منہ وکذا کل  
موذ ولو بلسانہ  
اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔  
رد المحتار میں تحت قول واکل نحوثوم فرمایا،

ای کبصل ونحوہ مما لہ من ائحة کریہة  
للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان اکل  
الثوم والبصل المسجد، قال  
یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو  
ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز  
کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے،

الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری امام عینی نے اپنی شرح میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے  
قلت علة النهی اذی المثلثة واذی المسلمین۔ فرمایا کہ میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا  
سبب ایذائے ملائکہ و ایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العالمین و افضل الصلوات و اکمل التسلیمات علی أشرف الانبیاء والمرسلین  
و علی صحبہ و آلہ و من تبعہم اجمعین۔

## الجواب

الحمد لله وحده و الصلوة والسلام علی من لا نبی بعده و آلہ و صحبہ المکرمین  
عندہ و سائر المسلمین المتبعین۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو ایک ہے، صلوة و سلام  
اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں اور اس کے آل و اصحاب پر جو اس کے ہاں عزت والے ہیں اور باقی  
تمام مسلمانوں پر جو اس کی سنادت کے پیروکار ہیں (ت) سعدہ۔

فاضل سائل بلکہ عجیب سلمہ القریب المجیب کا یہ سوال خود ہی جواب و حق صواب ہے فمذاذ بعد الحق  
الا الضلال (حق کے بعد گمراہی ہوتی ہے۔ ت) ہمیں زید و عمر کی شخصیت سے کام نہیں احکام شرعیہ  
عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہو اس کا یہ حکم ہے، کسے باشد خاک بود یا خشن باشد (خواہ کوئی ہو  
مٹی ہو یا تشنگ۔ ت) اسی عموم کے طور پر ہم کلام کریں گے، اگر فلاں و فلاں اس کے مصداق تو  
ضرور وہی ان احکام کے استحقاق میں ورنہ جس پر صدق و مستحق و لائق،

والله يقول الحق و هو يهدي السبيل۔ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے، اور  
حسبنا الله و نعم الوكيل۔ اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کار ساز۔

(۱) یزید یلید علیہ ما یتحقق من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی الکبائر  
تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق و اتفاق ہے صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔ امام  
احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے اور یہ تخصیص نام اس پر لعن  
کرتے ہیں اور اس آیت کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں :

لہ رد المحتار باب ما یفسد الصلوة ویکره دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴۲/۱  
لہ القرآن الکریم ۳۲/۱۰ لہ القرآن الکریم ۲/۳۳  
لہ ۱۴۳/۳

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فـ  
الارض وتقطعوا اسحامكم اولئك الذين  
لعنهم الله فاصبرهم واعصى ابصارهم  
کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد  
کرو اور اپنے نفسی رشتہ کاٹ دو، یہ ہیں وہ  
لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا  
اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

شک نہیں کہ زید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا جرمین طبعین و خود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں  
کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم بے اذان و نماز رہی، مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر  
پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر  
پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہزاروں  
کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد  
شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے، سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا، حرم محترم محمد رات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور  
بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا  
ہوگا، ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے، قرآن عظیم میں صراحت اس پر لعنہم اللہ  
(ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) فرمایا، لہذا اتام احمد اور ان کے موافقین ان پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے  
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعین و تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرمایا کہ اس فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور  
بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ تکفیر اور امثال و عیدات مشروط بعدم توبہ ہیں لقولہ تعالیٰ  
فسوف یلقون عیا الامن تاب (تو عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے مگر جو تائب ہوئے۔ ت)  
اور توبہ تا دم غفرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جرم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور  
سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت بد مذہبی  
صاف ہے بلکہ انصاف یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شمع ہوا



وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔) شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے، ایسے گمراہ بددین سے مسکے مصافحہ کی شکایت بے سود ہے، اس کی غایت اسی قدر کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھا چکا ہے، اللہ واحد قہار کو ایذا دے چکا ہے،

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ  
الِيمٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ  
عَذَابًا مهِينًا ۚ

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک  
عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور  
اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دُنیا  
اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا  
عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲) سوال نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم کیا، قطعی کے بجائے قرنی باطنی کی کیا بحث، کسی مدرسہ محلہ سرائے خام کی نوکری یا ظلم کا کان دیا کیوں یا غیوب خمسہ میں کلام یا علماء اہل سنت کو سب و دشنام تفصیل رکھتے ہیں جن کی اصلاح حاجت نہیں، جب علمائے حرمین طیبین زاد ہما اللہ شرفا و تکریمًا نا نو تو می و نگو ہی و تھا نو می کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، نہ کہ ان کو پیشوا و سر تاج اہلسنت بابت بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بد مذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوئی ہو وہ بلا شبہ اس سے دور بھاگتا اور اسے اپنے سے دور کرنا اس سے بغض، اس کی اہانت، اس کا رد و فرض ہے اور تو قیر حرام و ہدم اسلام، اسے سلام کرنا اس کے پاس بیٹھا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام ائمہ مسلمانوں کا غسل و کفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام، بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے



کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازے کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لئے دعائے مغفرت یا ایصالِ ثواب بلکہ کفر، والعیاذ باللہ سب العلمین۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب تمام علمائے الحرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں ان کا کیا حق، حدیث ابن جہان مذکور فتاویٰ الحرمین میں ہے، لا تصلوا معہم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو، ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے صفت میں ان کا کھڑا ہونا بھی جائز نہیں کہ ان کی نماز نماز ہی نہیں، تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صفت قطع کہ غیر نمازی حائل، اور صفت قطع کرنا حرام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، من قطع صفا قطعہ اللہ بوجہ صفت قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ تو جو مسلمانوں میں سربراہ آوردہ ہو جو ان کے منع پر بلافتہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز کو خراب ہونے سے بچائے، مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر ہے اور نہی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی، اصحابِ بعت پر جب عذاب الہی نازل ہوا کہ قلنا لہم کونوا قریۃ خاسئین ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندہ دھنکارے ہوئے۔ جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندہ کر دئے گئے منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابلِ امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ ت) اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام کو کہ یہ مولوی کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے۔ محیط و عالمگیر یہ ہیں۔

مرجل قال آہنا کہ علم آموزند و استاंना است کوئی آدمی کہتا ہے یہ علم سیکھنے والے کہانیاں سیکھ  
کہ می آموزند اوقال بادست آنچہ می گویند رہے ہیں یا کہتا ہے جو کہتے ہیں یہ تمام جھوٹ ہے

۱۹ ص ۱۹  
۲۵ سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف آفتاب عالم پریس لاہور  
۲۵ القرآن الکریم ۶۵/۲  
۳۵ در مختار باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۳۵۶/۱

اوقال تزدیرست اوقال من علم حیلہ را منکرم هذا کلمہ کفریہ یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا منکر ہوں، یہ تمام کفر ہے (۲)  
 (۵۹۴) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت و امانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت  
 فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موزی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو  
 خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلانا اور اضلال و اغوا ہونا کی سندیں وہی احادیث و روایات  
 کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم  
 مسئلہ ۲۱۳ از اسٹیشن بھوجی پورہ آر۔ کے۔ آر۔ مسئلہ محمد صدیقی دکاندار سگریٹ و بساط خانہ  
 ۲۸ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کہ ایک شخص امامت کرتا ہے اور پڑھا لکھا بھی ہے لڑاکوں کو  
 پڑھاتا بھی ہے کچھ مسئلہ مسائل بھی جانتا ہے اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہتا ہے بریلی میں جو جلسہ  
 ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو خلافت اسلامیہ کے نام سے ہوا جس میں شوکت و محمد علی و مولانا ابوالکلام آزاد و مہر گاندھی  
 وغیرہ نے تقریریں کیں اس جلسہ میں وہ شریک ہوا اس جلسہ کی وہ بہت تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ،  
 (۱) اس جلسہ میں بہت اچھا بیان ہوا اس جلسہ میں علماء تھے اس میں مکہ شریف مدینہ شریف اور  
 عرب شریف سے ترکوں کی خلافت چلے جانے اور چھین جانے کے حالات بیان ہوئے اور یہ بھی بیان ہوا کہ  
 ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اور ان کے بیانات کا جلسہ کے لوگوں پر بہت اثر  
 ہوا اکثر روتے تھے ساری خلقت ہزاروں آدمیوں کا جماؤ تھا، ہندو بھی شریک تھے اور مسلمانوں کا ساتھ  
 دے رہے تھے، سب ایک کے ساتھ کارروائی ہو رہی تھی اور یہ بھی کہتا تھا کہ

(۲) انگریزوں سے دوستی اور ان کی نوکری اور ان کے اسکولوں میں پڑھنے کی اور اسلامی  
 مدرسے کھولنے کی منادی ہو گئی، یہ بھی کہتا ہے کہ  
 (۳) بریلی کے اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ ترکوں کی خلافت صحیح نہیں ہے، اور یہ بھی کہتا ہے  
 کہ اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ

(۴) جو کوئی جلوس و جلسہ خلافت میں جائے گا اس کی بیوی نکاح سے باہر ہو جائے گی وہ کافر  
 ہو جائے گا، جب دیوبند کی بابت سوال کیا گیا تو کہتا ہے کہ

(۵) میں نہ اس کا مرید ہوں اور نہ برا کہتا ہوں دیوبند کے مدرسہ کی تعریف کرتا ہے، بہشتی زیور

وغیرہ کتابیں اس کے پاس موجود ہیں تو اب علماء سے سوال یہ ہے کہ شخص جو کہ خلافت ترکی صحیح مانتا ہے اور شریف صاحب کو بوجہ ترکوں سے جدا ہونے کے برا سمجھتا ہے اور جس کی باتیں اور خیالات اوپر بیان ہوئے کیسا ہے، اس جگہ مذکورہ بالا میں شریک ہونا کیسا ہے اور اس شخص کے کون کون سے خیالات و عقیدے بُرے ہیں، خدا و خدا کے رسول کے نزدیک ایسے خیالات رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ مفصل تحریر فرمائیں تاکہ جو خیالات اس کے بُرے ہوں ان سے اہل سنت و جماعت بچنے کی کوشش کریں، جواب مہری و دستخطی ہونا چاہئے۔

### الجواب

جو شخص پڑھا لکھا ہو کہ مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو بُرا نہیں کہتا، اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو پس ہے۔ علمائے کرام حرمین طہیین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ کفار مرتد ہیں، اور فرمایا، من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفرہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تعظیم مشرک کے جلوس میں شریک ہونا ضرور حرام ہے، اس کی یہاں سے ممانعت پیش کی گئی اور یہ افترار ہے کہ مطلقاً شریک ہونے والے کا نکاح باطل بتایا گیا مگر اس افترار کا عجب کیا ہے جبکہ وہ خود اس مفتری جلسہ کو پسند کرتا ہے اور اس کے افترار کا خود ناقلاً ہے کہ ”ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن سے ثابت ہے“ حالانکہ قرآن عظیم جا بجا اس کے خلاف پر ناظر ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور اسے امامت سے علیحدہ کرنا فرض ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

جواب مسئلہ مسئلہ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج

۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

(۱) معاملہ (۲) مدارات (۳) برواقساط (۴) معاشرت (۵) مداہنت (۶) ركون  
(۷) وداد (۸) اتحاد (۹) النقياد (۱۰) تبطل

ان مدارج عشرہ میں ہر دوسرا پہلے سے زائد ہے اور ہر پہلے میں دوسرے کی شرط کا انتفاہ ملحوظ ہے پہلا بشرط لاشئ کے مرتبہ میں اور دوسرا بشرط شئ کے مرتبہ میں۔  
موالات کی دو قسمیں ہیں، حقیقی و صوری۔ حقیقی کی پانچ قسمیں ركون سے آخر تک، یہ مطلقاً ہمیشہ حرام ہیں ہر کافر سے، اور ہمیشہ حرام رہیں گی۔ اور صوری کی چار قسمیں مدارات سے مداہنت تک

ان میں برواقساط معاہدین سے جائز، حربی غیر معاہد سے حرام، یا بعض کے نزدیک ایک وقت میں حربی غیر محاربین سے حلال رکھا گیا تھا پھر حرام فرما دیا اور اب ابدًا حرام ہے۔ اور چوتھی قسم مدہانت کسی وقت بھی حلال نہ تھی، غایۃ ضعف اضمحلال کے وقت ارشاد ہوا تھا، ودوالوتدھن فیدھنون (وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ ت) مگر حالت اکراہ میں اس کی رخصت ہوگی الا من اکثر وقلبہ مطمئن بالایمان (سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ت) اور معاشرت بضرورت و مجبوری جائز و نہ حرام، اور جواز مدارات کے لئے ضرورت مجبوری درکار نہیں مصلحت ہی کافی ہے، یہ اقسام مولات میں ان سب سے خارج معاملہ ہے کہ ہر کافر سے ہر وقت جائز ہے مگر مرتدین سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

### مسئلہ ۲۱۸

وہ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوٹہ میں مولانا کا فتویٰ دیکھ آیا اس کی رو سے مجھ پر ان اقوال کی وجہ سے معاذ اللہ کفر عامہ نہیں ہوتا وہ کہتے ہیں میں نے یہ اقوال صرف آریہ کا بھید لینے کو کہے تھے الحرب خدعة (جنگ دھوکا ہے۔ ت) اور یہ ایک ایسے مضمون کے ساتھ ملتی تھے جس میں آریوں اور ان کے مذہب پر حملہ تھا جس کی وجہ سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ میں نے رضا مندی سے نہیں کہے، ان وجہوں کی بنا پر آیا ان سے کفر ثابت ہو گا یا نہیں؟ اور بہر تقدیر نکاح کے بارہ میں کیا حکم ہے اگر تجدید نہ کی جائے تو بھی نکاح سابق کسی صورت میں بحال ہے یا نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ ان مسائل کے جواب اور اس فتویٰ کی نقل سے جو کوٹہ روانہ کیا جناب مجھ کو مطلع کریں گے، زیادہ ادب، محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ از لکھنؤ (نوٹ، سوال کا ابتدائی حصہ دستیاب نہ ہوا)

### الجواب

حضرت گرامی دامت برکاتہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فقیر ادھر مبتلائے حوادث رہا، شب بستم ذی الحجۃ لیلۃ الثلثاء بعد مغرب میرے حقیقی بھانجے مولوی حافظ واجد علی خاں مرحوم نے دو مہینے کی علالت میں انتقال کیا، ان کے تیسرے دن بستی و دوم ذی الحجۃ یوم النہیس وقت ظہر میرے حقیقی بھتیجے نوجوان صالح مولوی فاروق رضا خاں مرحوم نے سترہ برس کی عمر میں بعارضہ وبائی صرف دو روز غلیل رہ کر مفارقت



کی، اب شب بستی و نغم محرم الحرام لیلۃ الشہداء بعد مغرب میرے احب احباب و اعز اصحاب جو ان صالح صاحب ورع، متقی، محب سنت و اہل سنت، عدو بدعت و اہل بدعت سنی مستقل قائم مصداق لایخافون لوعۃ لائن (وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ ت) و لا ور حسین مرحوم مغفور ساکن جواہر پورے بعمر ۳۲ سال بعارضہ وبائی صرف دس پہر علی رو کر داغ فراق دیا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (تین دفعہ) اللہ تعالیٰ جو چاہے لے لے اور جو چاہے عطا فرمائے، ہر شے کا اس کے ہاں وقت مقرر ہے۔ اے اللہ! ہمیں معاف فرما دے اور ان مرحومین کو، ہم پر رحم فرما اور ان پر بھی، ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما، ان کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال اے ارحم الراحمین! تمام مسلمان عورتوں اور مردوں پر رحم فرما، اور اسے قبول فرما بوسیلہ اُس ذات کے جسے تو نے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ان کی بعثت کو عظیم نعمت بنایا، آپ کی ذات پر صلوة و سلام اور برکات کا نزول فرما، آپ کے اہل، صحابہ اور اُمت پر تمام مخلوق کی اور کلمہ آمین کی مقدار تمام حمد اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

فتویٰ کہ فقیر نے کوٹہ بھیجا تھا اس کی نقل حاضر ہے اس کے کون سے حرف میں ان کے لئے حکم کفر سے نجات ہے اس میں دو شقیں کیں: اوّل یہ کہ یہ کلمات دل سے کہے اس پر یہ لکھا کہ جب تو اس کا کفر صریح ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہو سکتا۔ اس کا مفہوم مخالف صرف اس قدر کہ اگر دل سے نہ کہے تو کفر ایسا واضح نہیں جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہ ہو سکے نہ یہ کہ دل سے نہ کہے تو کفر ہی نہیں کفر ضرور ہے اگرچہ اس درجہ شدت ظہور پر نہیں کہ کوئی جاہل بھی تامل نہ کر سکے بلکہ اس سے ظاہر ہے کہ دل سے نہ کہے جب بھی اس کے کفر میں کوئی جاہل تامل کر سکے کسی اہل علم کو تامل نہیں ہو سکتا اور جاہلوں میں سب کو نہیں کسی کو، اور وہ بھی یقیناً نہیں امکاناً یعنی دل سے نہ کہے کی حالت میں احتمال ہے کہ شاید کوئی جاہل



اس کے کفر میں تامل کرے اور دل سے کہے تو اتنا احتمال بھی نہیں۔

دوسری شق یہ کہ آریہ کو دھوکا دینے کے لئے استعمال کئے دل سے ان کلمات ملعونہ کو پسند نہیں کرتا یہی وہ عذر ہے جو وہ اب بیان کرتے ہیں ان کے بیان سے پہلے ہی فتوے میں اس کا رد موجود ہے کہ ”دھوکے کا عذر محض جھوٹ اور باطل ہے“ جب اس کے ساتھ وہ جملے ملتی تھے جن کے جواب سے آریہ عاجز ہیں تو وہ ایسے پاگل نہیں کہ اپنی موت انھیں نہ سوجھے اور کرے حملے کرنے والے کو سمجھ لیں کہ واقعی یہ دل سے وید کا عاشق اور ویدک دھرم کے لئے بے چین اور آریہ ہونے کو عزت و فخر و سرفرازی جاننے والا ہے آخر نہ دیکھا کہ انھوں نے ایک نہ سستی اور عاشق بے چین کو عزت و فخر و سرفرازی سے محروم رکھا اگر وہ ذرا بھی دھوکا کھاتے تو ایسے شخص کو جو عوام میں عالم مشہور اور دھڑلے کا داعض اور اتنے اونچے عالی اعلیٰ خاندان سے اور سُرور پے ماہوار کی جائیداد بھی دکھاتے، شہد پر لکھیوں کی طرح گرتے لیٹے پتیاں پوجتے ڈنڈوت کرتے، کندھوں پر چڑھا کر سربازار باجا بجاتے گروکل لے جاتے اور اسی مضمون کا لکچر دلواتے مگر انھوں نے منہ بھی نہ لگایا ایمان بھی کیا اور دھوکا بھی نہ ہوا حقیقتہً ابلیس لعین نے اسے دھوکا دے کر ایمان لے لیا کافر تو اس کے دھوکے میں نہ آئے مگر یہ اس کا فر ملعون ابد کے دھوکے میں آگیا اور بغرض غلط اگر اس میں آریہ کو دھوکا ہوتا بھی تو دھوکا دینا کیا ایسا ضرور ہے جس کے سبب کھلے کفر کیے،

وقل الحق من ربکم فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليکفر  
اور فرما دو کہ حق تمھارے رب کی طرف سے ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ (ت)

کیا بلا ضرورت با اختیار خود کفر یکنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے نہ ہو اس دل سے نہ ہونے کا عذر منافقین پیش کر چکے اور اس پر واحد قہار سے فتوے کفر پانچکے

ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب  
اور اسے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم قیو نہی نہی کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہستے ہو، بہلنے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

یہیں سے رضا مندی نہ ہونے کا بھی جواب واضح ہو گیا کہ ہزل استہزار میں بھی رضا با حکم نہیں

ہوتی در نہ جد ہونہ ہزل۔ ردالمحتار میں ہازل کی نسبت ہے،

انہ تکلم بالسبب قصد اخیلنا معہ حکمہ اس نے قصد اسبب کا تکلم کیا لہذا اس پر حکم وان لم یرض بہ لے لازم ہوگا اگرچہ وہ اس سے راضی نہ تھا۔ (ت)

اور بفرض غلط اگر دھوکا دینا ضرور بھی ہو تو ہر ضرورت کفر سے نہیں بچاتی، یوں تو جو ننگے جھوکے پیٹ کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں انھیں بھی کئے کافر نہ ہوئے کہ بضرورت کفر اختیار کیا، یہاں وہ ضرورت معتبر ہے کہ حد اکراہ شرعی تک پہنچی اور یہ بدابہتہ ظاہر کہ دھوکا دینا ضروری بھی تھی تم تو حد اکراہ تک کسی طرح نہیں پہنچ سکتا، کیا قائل اگر یہ دھوکا نہ دیتا تو کوئی اسے قتل کر دیتا یا ماتھے پاؤں کاٹ دیتا یا آنکھیں پھوڑ دیتا، کچھ بھی نہ ہوتا اس کے ایک رونگٹے کو بھی ضرر نہ پہنچتا، تو یقیناً اس نے بلا اکراہ وہ کلمات کفر کے اور واحد قہار عز وجلالہ نے کلمہ کفر کے میں کافر ہونے سے صرف بدلے اکراہ کا استثناء فرمایا ہے کہ ارشاد فرماتا ہے؛

الامن اکراہ و قلبہ مطمئن بالایمان۔ سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو (ت)

یہاں اکراہ درکنار ایک رونگٹے کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچتا تھا ایک دھوکا بھی گروہ سے نہ جاتا تھا اور بکے وہ کلمات کہ مجرور علامت کفر نہیں بلکہ حقیقتہً خود کفر خالص ہیں تو قطعاً دل کھول کر کفر کیا ہوا اور یقیناً بنص قطعی قرآن کفر ہے و لہذا جو بلا اکراہ کلمہ کفر کے بلا فرق نیت مطلقاً قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے عورت اس کی نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے جب تک از سر نو اسلام نہ لائے اور اپنے ان کلمات ملعونہ سے برارت و توبہ صادقہ نہ کرے ہرگز اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر اسلام لے آئے توبہ کر لے اور پھر نکاح سابق کی بنا پر عورت کو زوجہ بنا لے تو قطعاً زنا خالص ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری میں ہے؛

سرجل کفر بلسانہ طائعاً و قلبہ مطمئن بالایمان ایک شخص نے زبان سے حالت خوشی میں کفر کا اظہار کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے یکنون کافر اولایکون عند اللہ تعالیٰ موئناً۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤمن نہیں ہے (ت)

جاوی میں ہے؛

۲۲۵/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	کتاب الطلاق	۱۰۶/۱۶	۲۸۳/۲	نورانی کتب خانہ پشاور
		ردالمحتار	۱۰۶/۱۶		
		القرآن الکریم	باب المرتد		
		فتاویٰ ہندیہ			

من كفر باللسان وقلبه مطمئن بالإيمان  
فهو كافر وليس بمومن عند الله تعالى

جس نے زبان سے کفر کیا حالانکہ دل ایمان پر تھا  
تو وہ کافر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن  
نہیں۔ (ت)

جواہر الاخلاطی اور مجمع الانہر میں ہے :  
من كفر بلسانه طائعا وقلبه مطمئن بالإيمان  
كان كافرا عندنا وعند الله تعالى

جس نے زبان سے حالت خوشی میں کفر کا اظہار  
کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے  
اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن نہیں (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے :

اللسان ترجحان الجنان فيكون دليل  
التصديق وجودا وعدما فاذا بدله بغيره  
في وقت يكون ممكنا من اظهارة كان  
كافرا او اما اذا زال تمكنه من الاظهارة  
بالاكراه لم يصح كافر

زبان دل کی ترجیح ہے تو یہ دل کی تصدیق یا عدم  
تصدیق پر دلیل ہوگی تو جبکہ اظہار ایمان پر قدرت  
کے باوجود عدم تصدیق کا اظہار کرتا ہے تو وہ  
کافر ہوگا البتہ جب کسی جبر کی وجہ سے قدرت اظہار  
پر نہ ہو تو اب کافر نہ ہوگا۔ (ت)

طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندویہ میں ہے :

حكمه اى التكلم بكلمة الكفران كان  
طوعا اى لم يكره احد من غير سبق  
لسان اليد اجباط العمل وانفساخ النكاح

اگر کلمہ کفر کا کلم خوشی سے ہے، یعنی کسی چیز کا کراہ  
جبر نہیں جبکہ سبقت لسانی نہ ہو، تو اس کا  
حکم یہ ہے کہ عمل ضائع اور نکاح ختم ہو جائے گا۔ (ت)

یہ شرح ہے میرے ان الفاظ کی، کہنے اس میں کون سی ان کے لئے مقرر ہے، ہاں اللہ مجھے معاف کرے  
اتفاق ضرور ہوا کہ لہجہ نرم تھا جس کے سبب گنجائش کا وہم گزرا وہ بے عقل یہاں سے سبق لیں جو سختی سختی پکار  
ہیں، زمانہ کی حالت یہ ہے کہ ذرا نرم لفظوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، ایک بات اور بھی قابل گزارش ہے کہ حدیث

لہ حادی

۱/ ۶۸۸ داراجیاء التراث العربی بیروت  
۲/ ۸۶ من الروض الاثر شرح الفقہ الاکبر باب الایمان هو الاقرار والتصديق مصطفیٰ البانی مصر  
۳/ ۱۹۷۰ مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور باب کلمۃ الکفر

میں ارشاد فرمایا ،

إذا علمت سيئة فاحداث عند ها توبة  
السري بالسر والعلانية بالعلانية - فما لا الطهر في  
في الكبير عن معاذ بن جبل رضي الله  
تعالى عنه

اگر کوئی برائی کر بیٹھو تو اس سے توبہ کرو، مخفی گناہ پر  
مخفی اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ کرو (امام طبرانی  
نے المعجم الکبیر میں اسے حضرت معاذ بن جبل  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

بسنہ حسن علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کا حکم ہے اور انھوں نے اس کا یہاں تک اعلان کیا کہ اخبار میں شائع  
کرایا، اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ والسلام

۲۱۹ مسئلہ مرحلہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ازمارہ ہر شریف بروز یک شنبہ

۵ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ

مولانا المعظم والمکرم دام مجدہم، پس از آداب سلام نیاز معروض ایک عورت کے منہ سے یہ کلام نکلا  
کہ ”اللہ میاں کو خبر نہیں فرشتہ آئے روح نکالنے کو“ وہ کہتی ہے میں نے اس سے مراد یہ لیا تھا کہ اللہ میاں  
نے حکم اور کی قبض روح کا دیا تھا یہ اور کی روح قبض کرنے کو غلطی سے آگئے، یہ مراد نہیں لیا تھا کہ معاذ اللہ  
اللہ میاں جاہل ہیں۔ اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے؟ آیا یہ کلمہ اس مراد پر کیسا ہے؟ بہر حال جو حکم ہو  
اس سے فوراً مطلع فرمایا جاؤں، جلد ضرورت ہے اس وجہ سے جوابی کارڈ روانہ ہے۔ والسلام

### الجواب

حضرت گرامی دامت برکاتہم بعد ازلے تسلیم معروض، یہ لفظ بہر حال کلمہ کفر ہے بلکہ صریح کفر  
ہے، اس کے صاف معنی نفی علم ہیں اور اس کا کفر خالص ہونا ظاہر اور تاویل کہ اس نے بیان کی وہ  
لفظوں سے علاقہ نہیں رکھتی وہ بھی یونہی بنے گی کہ جس کی روح قبض کرنے آئے اس کا علم تو تھا یہ  
اپنی غلطی سے دوسرے کے پاس گئے جس کی اسے خبر نہیں، تو اب دوہرا کفر ہو گیا، ایک نفی علم مولیٰ عزوجل  
دوسرا ملائک کی طرف براہ غلط خلاف حکم کرنے کی نسبت، اور اگر بالفرض اس سے قطع نظر بھی ہو تو اس  
دوم کا تو وہ خود اپنی تاویل میں اقرار کرتی ہے، یہ کیا کفر نہیں،

قال الله تعالى ويلفعلون ما يؤمرون، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ وہی کرتے ہیں جو انھیں

۱۵۹/۲۰	مکتبۃ الفیصلیہ بیروت	حدیث ۳۳۱	لہ المعجم الکبیر
۲۰۹/۴	موسستہ الرسالہ بیروت	حدیث ۱۵۱۸۰	کنز العمال
		۵۰/۱۶	۵ القرآن الکریم

وقال تعالى لا يسبقونه بالقول وهم  
بأمرهم يعملون ۛ

حکم ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بات میں اس  
سبق نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند

ہوتے ہیں۔ (ت)

اس پر فرض ہے کہ تائب ہو کر اسلام لائے، اگر شوہر رکھتی ہے تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلے کے بارے میں، زاہد کی لڑکی نے زاہد کے پاس  
چند روپیہ امانت رکھا، چند روز کے بعد وقت ضرورت طلب کیا، زاہد نے انکار کیا تم کو روپیہ نہیں دوں گا،  
بیچاری مجبور ہو کر مولوی صاحب کے پاس سفارش کو گئی، مولوی صاحب سے سفارش کیا، مولوی صاحب نے  
اگر زاہد کو فرمایا لڑکی کا روپیہ ادا کر دو۔ زاہد نے کہا آپ کی بات نہیں سنوں گا خدا کے جب بھی نہیں  
سنوں گا۔ اس شخص پر کیا حکم ہے؟ بیٹو! تو مجبور دا۔

الجواب

زاہد نے سرے سے اسلام لائے تو جس کے کلمہ طیبہ پڑھتا، بعد تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔  
واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲۱ مسئلہ از بنارس چھاؤنی محلہ ڈیٹھوری محال تھانہ سکرو مولوی عبد الوہاب بروز چار شنبہ  
۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ

یرکیزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا انہ رُوئے شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت  
لفظ مرحمة اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب

یزید بیشک پلید تھا، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے مرحمة اللہ تعالیٰ علیہ  
نہ کہے گا مگر تا مبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

۲۲۲ مسئلہ از برش گائنا ڈمرا پترس بال ونچ ایسٹ بینک مسئلہ عبد الغفور  
۲۴ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

اور جس نے کہا کہ تم لوگ سب یزید ہو اور وہ لوگ مسلمان ہیں تو اس کلمہ پر کیا



حکم ہے؟ فقط۔

## الجواب

اگر بلاوجہ شرعی کہا سخت گنہگار ہوا،  
 قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی مسلماً  
 فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس  
 نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی  
 اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۳ مستولہ بن خاں ملازم اعلیٰ حضرت قبلہ  
 ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۲ھ  
 کیا فائدے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص امور شرعی کی بابت یہ الفاظ کہے کہ شرع کیا  
 چیز ہے، آج کل شرع پر کون عمل کرتا ہے، یہ شرع بھی ایک بحث نکال رکھی ہے وہ شخص عند الشرع کیسا ہے؟  
 بیٹنوا تو مجروا۔

www.ajalib.com

اگر اس نے واقعی طور پر یہ لفظ کہے تو کافر ہو گیا اور اگر لوگوں پر طعن کے طور پر کہا یعنی آج کل لوگوں نے  
 شرع کو ایسا سمجھ رکھا ہے تو سخت گنہگار ہوا کہ عام کہا اور لفظ بھی معنی کفر کو موبہم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
 مسئلہ ۲۲۴ از کراچی بندرگاری کھاتہ آرام باغ حیرہ اسلامیہ مولوی احمد صدیقی نقشبندی  
 ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

زید نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کے شروع میں عربی عبارت میں اس طرح لکھا ہے: بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم الہنا محمد وهو معبود جل شانہ وعن برہانہ کوس سولنا محمد وهو محمود  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان الفاظ کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ایسے لکھنے والے پر  
 شرعاً کیا حکم ہے اور اس سے میل جول رکھنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور ایسے اعتقاد والے سے نکاح  
 وغیرہ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ بیٹنوا تو مجروا۔ جواب مع عبارات تحریر فرمائیں۔

## الجواب

ہمارے ائمہ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو

واجب ہے کہ احتمال اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خلاف ثابت نہ ہو، پہلے جملہ میں محمدی  
بفتح میم کیوں پڑھا جائے مُحَمَّداً بکسر میم کہا جائے یعنی حضور علیہ السلام محمد بن عبد اللہ تعالیٰ علیہ السلام بار بار بکثر  
حمد و ثنا کئے گئے اور ان کا رب عز و جل ان کا محمد ہے بار بار بکثرت ان کی مدح و تعریف فرمانے والا، اب  
یہ معنی صحیح ہو گئے اور لفظ با بکل کفر سے نکل گیا اور اگر بفتح میم ہی پڑھیں اور معنی لغوی مراد ہیں یعنی ہمارا رب  
بکثرت حمد کیا گیا ہے جب بھی عند اللہ کفر نہ ہوگا مگر اب صرف نیت کا فرق ہوگا بہر حال ناجائز ہونے میں شبہ  
نہیں۔ ردالمحتار میں ہے :

مجرد ايهام المعنى المحال كاف في محض معنى محال كا وهم بھی منع کے لئے کافی  
المنع يـ (ت)

مصنف کو توبہ چاہئے اور اسے متنبہ کیا جائے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ کوئی حالت خاصہ  
داعی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۵ مسئلہ معین الدین احمد مین سنگھی بنگال پوسٹ نیٹلا ساکن جیگانڈہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے غضبناک ہو کر علماء  
کی توہین اور حقارت کرے اور کہے کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا ہے حالانکہ اس جلسہ و گفتگو میں بہت  
سارے عوام الناس اور ایک مولوی صاحب بھی موجود تھے تو مولوی صاحب نے شخص مذکور سے دریافت  
کیا کہ تم نے خرابی کی نسبت تمام علماء کی طرف کی ہے یہ تم ایمان کے ساتھ کہتے ہو تو شخص مذکور نے جواب دیا  
کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا، پھر مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ یہ بات تم ایمان کے ساتھ  
کہتے ہو، تو اس شخص مسطور نے جواب دیا کہ میں ایمان کے ساتھ کہتا ہوں اور یہی شخص کہتا ہے کہ اس  
عالم نے مسئلہ ہذا کو جاری کیا اس لئے کچھ نہیں کہا یہ عالم میری خواہر کا خاوند ہے اگر دوسرا کوئی عالم  
مسئلہ جاری کرتا تو سلامت جانے نہ دیتا اور کوئی ایسا ہی لفظ تشنیع کا کہے تو ایسی باتوں سے نکاح  
جاتا رہتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ کے تحریر فرمادیں عند اللہ ماجور ہوں گے۔

### الجواب

علمائے دین کی توہین کفر ہے، مجمع الانہر میں ہے :

من قال لعالم عويلم على وجه جس نے بے ادبی کرتے ہوئے عالم کو عویل کہا

الاستخفاف فقد كفر له

اس نے کفر کیا۔ (ت)

اس شخص پر تجدید اسلام لازم ہے اور اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۶ مسلمہ از لکھنؤ احاطہ فقیر محمد خاں متصل دکان ظہور بخش ہیزم فروش مسئلہ حضرت محمد میاں صاحب  
۲۲۹ تا ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

(۱) ایک مسلم جو نماز خلاف معمول بہت جلدی سے پڑھ لیتا تھا اس کو زجر ایک اور مسلم نے کہا کیا تو نے نماز کو کوئی کھیل سمجھ رکھا ہے، اس پر ایک دوسرے نے کہا اور کیا، بظاہر اس نے بھی زجر اُکھا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) بعض لوگ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم پورا نہیں پڑھتے بلکہ عند الحاجة جب پڑھتے ہیں صرف لاحول یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہیں اگرچہ سخت قبیح و شنیع ہے مگر اس میں کفر تو کسی طرح کا بھی نہیں یا کیا اس پورے جملہ کا علم صرف جہل و غول نفی معتبر رکھنا کہنا کیسا ہے؟

(۳) نصاریٰ وغیرہ کی کچھریوں اور ان حکام آج کل کے زمانہ والوں کو عدالت یا عادل کہنا اگرچہ سخت ہے اور فقہائے حکم کفر تک فرمایا اس سے احتراز ضرور ہے مگر بات دریافت طلب یہ ہے کہ آیا یہ حکم کفر مسئلہ مفتی بہا ہے کہ ایسا استعمال کرنے والے کافر ہو جائیں اور اگر ہے تو کیا قطعی کفران پر عائد ہے اور قطعی بھی ایسا کہ جو دوسرا کافر نہ سمجھے اس کے بھی ایمان میں خلل آئے۔

(۴) کاتب جو اجرت پر کتابت کرے اور اس کتابت میں امر مخالفت دین ہو اور اجرت پر چھاپنے شائع کرنے والے اسے شائع کریں یا کوئی شخص بے اجرت محض مروت سے ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یا کوئی شخص صفائی خط کے لئے کوئی قطعہ وغیرہ لکھے اور اس میں ایسے کلمات بھی نقل کر جائے یا ان سب صورتوں میں زبان سے پڑھے تو کیا حکم ہے؟

## الجواب

(۱) ”اور کیا“ کہنے والے پر الزام نہیں جب کہ اسے بھی اس سارق نماز پر زجر مقصود ہو۔

(۲) عند الحاجة صرف لاحول ولا قوۃ یا لاحول پر اقتصار قبیح ہے کفر سے کوئی علاقہ نہیں کہ

اپنے قول و وقت کی نفی کیلئے ہے علیٰ ہذا صرف لاحول کہنا حرج نہیں رکھتا۔

(۳) عدالت بطور علم رائج ہے معنی وضعی مقصود نہیں ہوتے لہذا تکفیر ناممکن، البتہ عادل کہنا ضرور کلمہ کفر ہے مگر محض بروہر خوشامد ہوتا ہے لہذا تجدید اسلام و نکاح کافی، ہاں خلافت مازنزل کو اعتقاداً عدل جانے تو قطعاً وہی کفر ہے کہ من شک فی کفرہ لا فقد کفر (جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ ت۔)

(۴) القلم احد اللسانین (قلم بھی ایک زبان ہے۔ ت) جو زبان سے کہے پر احکام ہیں وہی قلم پر اور ایسی اجرت حرام، اس کی اشاعت حرام، اور ایسی مروت فی النار، ہاں جب اعتقاداً نہ ہو تو کفر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۰۔ مرزا محمد عثمان بیگ از موضع شہباز پور ڈاکخانہ محمود پور ضلع بریلی ۴ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص نے اپنی زبان سے قصداً کہا کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا ہوں کہ کون ہیں اور نہ مسجد کو جانتا ہوں کہ کیا چیز ہے، اور وہ شخص عمر کا بھی بالغ ہے، پس اس شخص کو کیا کہنا چاہیے؟ اور اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

### الجواب

سائل نے پوری بات نہ لکھی کہ کیا گفتگو تھی جس پر اس نے یہ کہا، اگر یہ کلمات بطور تحقیر کہے ہیں تو یقیناً کافر و مرتد ہے، عورت اس کے نکاح سے نکال گئی، اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام، اور اگر اپنی حالت پر افسوس اور اپنے جہل کے بیان کے لئے کہا کہ میں ایسا جاہل ہوں کہ نہ خدا کی پہچان نہ رسول کی معرفت نہ مسجد ہی کی کوئی قدر شناسی مجھے ہوتی ہے، تو اس پر الزام نہیں سوا اس کے کہ طرزی ادا اچھی نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۱۔ رحمت علی خادم درگاہ شاہ دانہ توسط مولوی نظام الدین بیگ از طلباء مدرسہ اہلسنت بریلی محلہ سوداگران ۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہت سے اشخاص نعت شریف پڑھتے ہوئے شاہ دانہ علیہ الرحمۃ کے مزار کی طرف آتے تھے اور ان کے ہمراہ چادر تھی کہ چند اشخاص نے کہا کہ

بیٹی چودوں نے چوٹی سی مقرر کر لی ہے جو لئے پھرتے ہیں پس جن اشخاص نے یہ کلمہ کہا ہے ان پر شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کو توبہ کرنا کس طرح پر چاہئے، فقط۔

### الجواب

جس جس نے یہ ناپاک کلمہ کہا سب سخت گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ان سب پر فرض ہے کہ علانیہ توبہ کریں جس طرح علانیہ یہ کہا ہے اور مسلمانوں سے معافی مانگیں ورنہ حق العبد میں گرفتار رہیں گے، شریعت مطہرہ میں سلطنت اسلام کے یہاں ایسے کہنے والوں پر انشی انشی کوڑوں کی سزا کا حکم ہے، پھر ہمیشہ کو ان کی گواہی مردود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۳۱ از نظام علی خاں ولد امام علی خاں پر گنہ سیوان ضلع بدایوں بھوانی پور خیر و اجادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ اس معتمد میں مسلمان ایک دوسرے کو کافر کے تو شریعت اس کو کیا کہتی ہے؟

### الجواب

سوال صاف کرنا چاہئے معتمد میں کہنے کے کیا معنی، بات پوری لکھی جائے تو جواب دیا جائے، کیا کہا اور کسے کہا اور کس بنا پر کہا، فقط۔

مسئلہ ۲۳۲ مرسلہ میر سید امجد علی سنی حنفی ساکن علاقہ گورکھالی وارد حال ضلع بہرائچ محلہ بڑی ہاٹ مکان مولوی ابو محمد صاحب ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان سنی حنفی مستی گلزار خاں نے ایک عورت قوم مہتر سے تعلق ناجائز پیدا کر لیا عرصہ تک اس عورت کے مکان پر رہ کر اکل و شرب اس کے ساتھ کرتا رہا، کچھ عرصہ بعد بوجہ تائید غیبی یا شرم دنیاوی عورت سے اس نے قطع تعلق کر کے اپنے افعال سابقہ سے ایک مجمع عام میں تائب ہو گیا، تائب ہونے کے بعد مسلمانانِ قُرب و جوار نے مستی گلزار کے ساتھ برابر بلا اکراہ مواکلت و مشاربت جاری کر دی، متعدد لوگ ایسے ہیں جو گلزار اور اس کے ساتھ شریک مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں اور جہلا کو اپنا ہم خیال کرتے اور بیان کرتے کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں رہ سکتا اور توبہ کوئی چیز نہیں۔

### الجواب

یہ متعدد لوگ محض خطا و ظلم پر ہیں، مسلمان بھائی کی توبہ قبول کرنی واجب ہے۔ اللہ عز و جل خود اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، قرآن عظیم میں ہے:   
 هو الذی یقبل التوبۃ عن عباده و اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور گناہوں



ويعفو عن السيئات له

سے درگزر فرماتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

الم يعلموا ان الله هو يقبل التوبة عن عباده

کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من آتاه اخوة متصلا فليقبل ذلك منه محققا كان او مبطلا فان لم يفعل لم يرد على الحوض ثم رواه الحاكم عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه۔

جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہو، آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوض کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ (اسے حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ان لوگوں کا کہنا کہ توبہ کوئی چیز نہیں اگر اس سے خاص گناہ کی یہ توبہ مقصود ہے یعنی اس نے دل سے توبہ نہیں کی تو مسلمان پر بدگمانی ہے اور وہ سخت حرام ہے۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے :

يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث يرواه الاثمة مالك والبخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه۔

گمان سے دوڑ رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۲۵/۴۲ لہ القرآن الکریم

۱۰۴/۹ ۵۲

۱۵۴/۴ ۵۳ المستدرک للحاکم کتاب البر والصلة دار الفکر بیروت

۱۲/۴۹ ۵۴ القرآن الکریم

۸۹۶/۲ ۵۵ صحیح البخاری کتاب الادب باب قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا قديمی کتب خانہ کراچی ۸۹۶/۲

اور اگر یہ مراد ہو کہ سرے سے توبہ ہی کوئی چیز نہیں تو معاذ اللہ صریح کفر ہے نیز گلزار اور اس کے شریک مسلمانوں کو اسلام سے خارج سمجھنا کافرانہ خیال ہے اور یہ کہنا کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا اللہ عز وجل و شرع مطہر پر افترا ہے ان لوگوں پر فرض ہے کہ توبہ کریں اور گلزار خاں اور اس کے ساتھی مسلمانوں سے معافی چاہیں پھر ان کو چاہئے کہ تجدید اسلام کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳۔ محمد قاسم کھوکھر مدرس مدرسہ دھاموں کی، محمد اقبال مدرس مدرسہ تربارہ و نور محمد امام مسجد دروہ کی کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس طائفہ کے حق میں جن کے اعتقادات، اقوال، افعال حسب ذیل ہوں:

۱۔ مصتیٰ کو نماز اور صائم کو روزہ رکھنے سے منع کریں بلکہ رمضان المبارک میں علانیہ بھنگ و چرس کا استعمال کریں اور بطور مسخری قبل از وقت افطار نہ کریں کہ صائنین افطار کر لیں۔

۲۔ مشرکین کی طرح مرد عورتوں کی سی صورت اور وضع بنائیں۔

۳۔ اٹھتے بیٹھتے اپنے مرشدوں کو باسما، امام مہدی، رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ موسوم کریں۔

۴۔ علمائے دین کی توہین بایں کلمات کریں کہ ہم ان کی مقعدہ ہارستے ہیں، نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام اصحاب بلکہ خود پیغمبر خاتم نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضیلت دیں۔

۵۔ جو پیغمبر اولیا وصال پا چکے ہوں ان کی روحانی زندگی سے انکار کریں اور یہ اعتقاد رکھیں کہ جب تک خدا و رسول کو اپنی فانی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے ان کی ہستی کے ہرگز قائل نہ ہوں گے، ایسوں سے اہل اسلام کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

## الجواب

یعنی باتیں سوال میں ان لوگوں کی ذکر کیں وہ ان کے فسق و فجور و شیطنت و استحقاق جہنم کے لئے توبہ بہت کافی ہیں مگر ان میں چار باتیں صریح کفر و ارتداد ہیں، اول اپنے پیروں کو خدا و رسول کہنا، دوسرے شریعت مطہرہ کی نسبت وہ ملعون کہہ، تیسرے وہ یہودیوں کی بات لن نو من لك حتی نری اللہ جہنۃ اللہ و رسول کو جب تک آنکھ سے نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے، چوتھے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو انبیائے کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے فضل ماننا، مولیٰ کو کسی ایک نبی سے فضل بتانا ہی کفر ہے کہ انبیاء و سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، شک نہیں کہ یہ لوگ کفار و مرتدین ہیں، مسلمانوں کو ان سے

میل و جل حرام، سلام و کلام حرام، ان کی موت حیات میں شرکت حرام، بیمار پڑیں ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو انھیں غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا حرام، مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام جب تک توبہ کر کے مسلمان نہ ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹ مسلمہ محمد عبد الحمید ساکن راولپنڈی مدی پارہ ضلع پتہ ڈاکخانہ سیف اللہ گندی ۱۹ رجب ۱۳۳۴ھ (۱) بعضے ذکرین اپنے مرشد کو خدا کہتے ہیں بایں نیت کہ مرشد اگر رہنمائی نہ کرے تو معرفت الہی کیسے حاصل ہوگی اور اکثر مرشد کے قدم پر سجدہ کرتے ہیں یہ فعل ان کے روا ہیں یا نہیں؟

(۲) بعضے نادان علماء کو حقارت کے ساتھ گالی دیا کرتے ہیں اور شریعت مطہرہ کی بھی اہانت کرتے ہیں تو اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہہ کر گالی دیوے تو کیا حکم ہے؟

(۳) ایک شخص جو کسی قدر علم رکھتا ہے مسجد کے بارے میں لوگوں کو کہتا ہے کہ تم لوگ مسئلہ کو لے کر یہاں کیا جھگڑا فساد کرتے ہو مسجد ہی تو تمہارے لئے فساد گاہ ہے وہاں جا کر جو کرنا ہے کرو، اور وہ توبہ کے بارے میں کہتا ہے کہ فقط توبہ ہی سے گناہ معاف ہو جاتا ہے یہ ہرگز نہیں ہوتا، اور وہ شخص مسئلہ کا جواب بلا تحقیق دیا کرتا ہے، اور مکروہ کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ تو مکروہ ہی ہے حرام تو نہیں مکروہ سے کیا ہوگا اور کوئی چیز مکروہ تحریمی ہو تو کہتا ہے کہ لاؤ مکروہ تحریمی کھانوں کا۔ ایسے شخص پر شرعاً کیا حکم ہے؟  
يَتَنَوُّوا تَوَجُّدًا (بیان کجیہ اجر پائے۔ ت)

### الجواب

(۱) مرشد کو خدا کہنے والا کافر ہے اور اگر مرشد اسے پسند کرے تو وہ بھی کافر، مرشد برحق کی قدیم سنت ہے اور سجدہ ممنوع۔

(۲) شریعت کی توہین کرنے والا کافر ہے،

قال الله تعالى: قل ابا الله و آيته ورسوله  
كنتم تستهينون، لا تعتذروا قد كفرتم  
بعد ايمانكم  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کہہ دے کیا تم اللہ سے اور  
اس کے کلام اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو؟  
یہاں نے مت بناؤ، تحقیق تم اپنے ایمان کے بعد کافر  
ہو گئے۔ (ت)

یونہی عالم دین سنی صحیح العقیدہ داعی الی اللہ کی توہین کفر ہے، مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالعلماء والاشراف کفر<sup>۱</sup> علماء اور سادات کی توہین کفر ہے۔

اسی میں ہے، من قال للعالم عسلم فقد کفر<sup>۲</sup> جو کسی عالم کو حقارت سے "مولویا" کہے وہ کافر۔ مگر یہ اوپر بتا دیا گیا اور واجب الحافظ ہے کہ عالم وہی ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہبوں کے علماء علمائے دین نہیں، یوں تو ہندوؤں میں پنڈت اور نصاریٰ میں پادری ہوتے ہیں اور ابلیس کتنا بڑا عالم تھا جسے معلم المملکت کہا جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ اضلہ اللہ علی علمہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔ ت) ایسوں کی توہین کفر نہیں بلکہ تاحد مقدور فرض ہے، حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس<sup>۳</sup> کیا تم فاجر کے ذکر سے گھبراتے ہو جب تک کہ آجانتے ہو  
اذکر والفاجر بما فیہ یحذرہ الناس<sup>۴</sup> فاجر کے فحور کا ذکر کرو تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں۔  
(۳) بے تحقیق مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے، اور مکروہ تحریمی مرتبہ واجب میں ہے اس کا ہلکا جاننا  
گمراہی و ضلالت ہے، اور مسائل شرعیہ و مسجد کی توہین مذکور کفر ہے، اور یہ بھی اس کا شریعت پر افتراء ہے  
کہ توبہ سے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ حدیث میں فرمایا،  
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ<sup>۵</sup> گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا  
گناہ کیا ہی نہ تھا۔

حق سبجہ فرماتا ہے،

هو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو  
عن السيئات<sup>۶</sup> واللہ اعلم  
اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں  
سے درگزر کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۵/۱	دار احیاء التراث العربی	باب الفاظ الکفر	معجم الانہر شرح ملتی الابحر
" "	" "	" "	" "
۲۱۰/۱۰	دار صادر بیروت	کتاب الشہادات	۲۳/۴۵ القرآن الکریم
۲۶۸ و ۲۶۲/۴	دار الکتاب العربی بیروت	۳۷۵۱	تاریخ بغداد ترجمہ ۳۷۴۵
۳۲۳	ایچ ایم سید کپنی کراچی	باب ذکر التوبہ	۱۵۳/۹ القرآن الکریم

مسئلہ ۲۲۲ از پاری جنازن مارقوار محمد حبیب اللہ ۲۰ رجب ۱۳۳۴ھ  
 دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین نقلی ہے یا اصلی؟ اور اصلی ہے تو نقلی کئے والے کو کیا  
 سمجھنا چاہئے؟

### الجواب

ان الدین عند اللہ الاسلام (بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ ت) اللہ کے یہاں  
 یہی دین دین ہے اس کے سوا کوئی دین مقبول نہیں۔

ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز  
 و هو فی الآخرة من الخاسرین اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

زیاں کاروں سے ہے۔ (ت)

تو یہی دین اصلی ہے اور یہ نقلی بھی ہے بایں معنی کہ اس کے احکام شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
 منقول ہیں، فلا سفر وغیرہم کی طرح عقلی ڈھکوسلے نہیں، اس معنی پر اگر نقلی کہا تو صحیح کہا، اور اگر نقلی بمقابلہ  
 اصلی کہا یعنی معاذ اللہ واقعی دین نہیں بلکہ کسی کی نقل اٹاری گئی تو ایسا کہنے والا کافر، یہ بات اس وقت کے  
 باہم محاورات سے واضح ہوگی، اور اگر واضح نہ ہو تو معنی صحیح بننے ہوئے خواہی خواہی معنی باطل پر حمل  
 نہ کریں گے اور تکفیر جائز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲۳ مستولہ محمد احمد طاب علم مدرسہ اہل سنت یکم شعبان ۱۳۳۴ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) رب العزت جل جلالہ و تعالیٰ شانہ کی نسبت میاں اور صاحب کہنا یعنی اللہ میاں اور اللہ صاحب  
 جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو جب تو لعدم المنافع دلیل کی ضرورت نہیں اور اگر ناجائز ہو تو دلیل درکار ہے، اس  
 صورت میں جو اسے پسند کرے بلکہ فخر کرے کہ یہ الفاظ میرے مختصات میں سے ہیں اس شخص کے واسطے  
 شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

(۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں صاحب یعنی محمد صاحب کہنا کیسا ہے؟

### الجواب

حضرت رب العزت جل جلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز، بلکہ حدیث میں وارد ہے:



اللهم انت صاحب في السفر والخليفة في امة الله! توہی سفر میں صاحب ہے، مال والاہل المال والاہل۔  
کا توہی محافظ ہے۔ (ت)

اور میاں کا اطلاق نہ کیا جائے کہ وہ تین معنی رکھتا ہے ان میں دو رب العزت کے لئے محال ہیں، میاں آقا اور شوہر اور مرد عورت میں زنا کا دلال، لہذا اطلاق ممنوع اور اس پر افتخار جہل۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اطلاق صاحب خود قرآن عظیم میں وارد،  
و النجم اذا ہوی ما ضل صاحب کم و اس پیارے چمکے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے  
ماغوی یتہ اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ پٹے۔

مگر نام اقدس کے ساتھ اس طور پر لفظ صاحب کا ملنا نایہ آریوں اور پادریوں کا شعار ہے وہ اسے معروف  
تعظیم میں لاتے ہیں جو زید و عمر کے لئے رائج ہے کہ شیخ صاحب، مرزا صاحب، پادری صاحب، پنڈت  
صاحب، لہذا اس سے احتراز چاہئے، یاں یوں کہا جائے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے صاحب  
ہیں آقا ہیں مالک ہیں مولیٰ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۲ مستفسر حافظ بنو علی ضلع بھنڈارہ محلہ کھم تالاب ملک متوسط ناگپور ۳ شوال ۱۳۳۴ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص درود شریف اس طور پر  
پڑھے صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین، ایک  
صاحب اس میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نور عرشہ پڑھنا حرام ہے، فقط۔

### الجواب

جو اسے ناجائز بتاتا ہے شریعت پر افتراء کرتا ہے،

قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم  
الکذب هذا احلال وهذا احرام لتفتروا  
على اللہ الکذب ان الذین یفترون على  
اللہ الکذب لا یفلحون  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں  
جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے  
کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ  
باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (ت)

۱ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول الرجل اذا سافر آفتاب عالم پریس لاہور ۵۰/۱-۳۴۹

سنن البکری کتاب الحج باب ما یقول الرجل اذا ركب دار صادر بیروت ۵/۲۵۲

۲ القرآن الکریم ۵۳/۱-۲

۳ ۱۶/۱۱۶

بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور عرش اللہ ہیں عرش انھیں کے نور سے بنا اور انھیں کے نور سے منور ہے،

کما فی حدیث مرواۃ عبد الرزاق فی مصنفہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - واللہ تعالیٰ اعلم۔

جیسا کہ حدیث میں ہے اسے امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۴۶ مسئلہ حبیب اللہ بنگالی ۱۵ اشوال ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہار اللہ ایک فرقہ نکلا کہ مجسود قرآن مجید کو منسوخ کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ جیسے توریت اور انجیل اور زبور منسوخ ہو گئی ویسا ہی قرآن شریف بھی منسوخ ہے، اگر منسوخ نہ ہوتا اس کا حکم بوافی قرآن شریف کے جاری کیوں نہیں کیا جاتا ہے جیسا کہ زنا کرتا ہے اور چوری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے حد کیوں نہیں لگایا جاتا ہے، بہار اللہ کے فرقہ سے ایک آدمی کا منظر اللہ کر کے لقمہ ہے وہ کہتا ہے خداوند کریم نے لوح محفوظ سے میرے اوپر کتاب الاقدس نزول فرمایا ہے اس وقت اس کا حکم جاری ہے اور احادیث کو خبری کاغذ بتاتا ہے اور نہیں مانتا ہے اور ائمہ اربعہ کو جھوٹ کہتا ہے یہ فرقہ مومن ہے یا نہیں؟ اور:

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقداس کالف سنة مما تعدون ۱

کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔ (ت)

آیہ بالا کی شان نزول کیا ہے اور ناسخ ہے یا منسوخ؟ فقط۔

### الجواب

جس فرقہ کے یہ اقوال ہوں وہ کافر مرتد ملعون ہے ایسا کہ جو اسے مسلمان جانے بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے مرتد ہے، بزاز یہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ میں ہے:

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر ۲

جو ان کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

۱۔ المواہب اللدنیہ بحوالہ عبد الرزاق المقصد الاول اول المحفوظات المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۱/۴۲-۴۱، ۲۔ القرآن الکریم ۵/۳۲

آیہ کریمہ حمد الہی میں ہے، شان نزول وہاں ذکر ہوتا ہے جو کسی حادثہ خاصہ میں اترے، خبر منسوخ نہیں ہو سکتی۔  
واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴۴ھ محمد ظہیر الدین صاحب ثمن برج وزیر آباد پنجاب ۳ ذوالقعدہ ۱۳۳۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عالم غیر مقلد عقائد و عملیات،  
جو کہ اس دار فانی سے عالم جادوئی کو رحلت کر جائے اور اس کی نماز جنازہ ایک غیر مقلد پڑھائے اور اس غیر مقلد  
کے پیچھے ایک عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد متوفی کے عل کو اچھا اور غیر مقلد کے اقتدار کو جائز سمجھ کر نماز جنازہ  
پڑھی۔ حالانکہ وہ عالم حنفی المذہب قبل ازیں لوگوں کو عقائد غیر مقلدین سے منع کرتا رہا ہو  
پس اس حالت میں جب کہ عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد کی نماز جنازہ غیر مقلد امام کے پیچھے جائز تصور کر کے  
ادا کی ہو تو اس پر از روئے شرع محمدی کیا تعزیر ہوتی ہے اور کیا بلا توبہ و استغفار ایسے عالم حنفی کی  
اقتداء جائز ہے، عالم غیر مقلدین متوفی و امام غیر مقلد ائمہ اربعہ مجتہدین کے مسائل استنباط و اجتہاد پر کو  
خلاف حدیث سمجھتا اور اکثر ان کے برعکس فتوے دیتا اور عمل کرتا ہو مثلاً،

- (۱) نماز تراویح بیس رکعات سے کم ہو کر کسی امام کے نزدیک نہیں وہ آٹھ رکعت کا حکم دیتا اور عمل کرتا۔
- (۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ جو کہ فی کلمۃ واحدہ اور جلسہ واحدہ کے کہی گئی ہو، اس طلاق ثلاثہ کو حکم رجعی طلاق  
کا دے کر بدوں نکاح شوہر ثانی اس کے ساتھ نکاح کر دیتا ہو اور طلاق بالخلع کی عدت ایک حیض آنے  
کے بعد نکاح کر دیتا ہو اور تقلید شخصی سے بالکل انکار کرتا ہو، علاوہ ازیں آئین بالجہر کہنا امام کے پیچھے  
الحمد کا پڑھنا یا تہ سینہ پر باندھنا سورۃ فاتحہ میں حق کی جگہ ظ پڑھنا وغیرہ وغیرہ جائز سمجھتا ہو۔

### الجواب

مسائل نے جو فہرست گنائی وہ غیر مقلد کے بعض فرعی مسائل یا طلبہ و اعمال فاسدہ کی ہے ان کے عقائد  
اور ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ میں ہے، جس میں  
مسترجعہ سے ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم فقہا کرام لزوم کفر ثابت کیا ہے کسی جاہل صحبت نایا فتنہ کی نسبت  
احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے عقائد ملعونہ سے آگاہ نہیں ظاہری صورت مسلمان دیکھ کر اقتدار کر لی اور نماز جنازہ  
پڑھ لی مگر جسے عالم ہونے کا دعویٰ ہو اور ان کے عقائد پر مطلع ہو لوگوں کو ان سے منع کرتا ہو اور خود انھیں  
اچھا جان کر ان کے جنازہ کی نماز پڑھے اور ان کی اقتدار کرے تو ضرور اس کے عقیدے میں فساد اور اس  
کے ایمان میں خلل آیا اور وہ بھی مہتمم شمار کیا جائے گا،

قال اللہ تعالیٰ ومن یتولہم منکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی

فانہ منہم ۱  
 اب اس شخص کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں اور اس پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے  
 توبہ توبہ و تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔  
 واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم،  
 ومن یتول فان اللہ ہوا الغنی الحمید،  
 ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین، نسأل  
 اللہ العفو والعافیة ولا حول ولا قوۃ الا  
 باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 قوت اور توفیق کے بغیر نہ برائی سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی نیکی کو بجالایا جاسکتا ہے۔ واللہ  
 تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۹۵ از ملک کاٹھیاوار مقام اڑتیاں آمین احمد ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

- (۱) ہندو یا نصاریٰ اس کو کافر بولنا کیسا ہے؟  
 (۲) ایک ہندو کو پھانسی کا حکم ہوا ہے وہ اسی وقت مسلمان ہونا چاہتا ہے یہ مسلمان ہوگیا نہیں؟

### الجواب

- (۱) گالی کے طور پر کافر کہنا اور بات ہے اور شرع کی اصطلاح یہ ہے کہ جو مسلمان نہیں اسے کافر  
 کہا جاتا ہے یا اس معنی جو کوئی بھی اسلام میں نہ ہو شرع کے نزدیک کافر ہے۔  
 (۲) پھانسی ہو جانے سے ایک آن پہلے جو اسلام لائے مسلمان ہو جائے گا اور اس کی تجہیز و تکفین اور  
 اس کے جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض ہوگی۔

مسئلہ ۲۵۱ امام بخش زیدی از جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان ۳ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ  
 وحدۃ الوجود حق ہے یا نہ؟

### الجواب

توحید ایمان ہے لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ت) اور وحدت حق

کل شیء ھالک الا وجہہ (اس کی ذات کے سوا ہر کوئی ہلاک ہونے والا ہے۔ ت) سواد بن قارب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی :

فاشهد ان اللہ لا شرب عیوہ  
و انک ما مونی علی کل غائب

(میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور بیشک (یا رسول اللہ!)

آپ ہر غیب پر امین ہیں۔ ت)

اور اتحاد باطل اور اس کا ماننا الحاد،

ان کل من فی السموات والارض الا حق الرحمن عبدہ

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور  
بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔

وجود واحد ہے اور موجود احد، باقی سب ظل و عکس،

ھو الاول والاخر والظاهر والباطن وھو  
بکل شیء علیم

واللہ تعالیٰ اعلم وہی سب کچھ جانتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۲۵۲ مسئلہ سید اولاد علی صاحب مراد آبادی، محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اللہ بکل شیء علیم (بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے) ت  
اور اینما تولوا فثم وجہ اللہ (تم جہ منہ کرو اُدھر وجہ اللہ) خدا کی رحمت تمھاری طرف متوجہ)

۱۰ القرآن الکریم ۸۸/۲۸

۱۱ المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ قصہ اسلام سواد بن قارب دار الفکر بیروت ۶۰۹/۳

۱۲ عمدة القاری شرح صحیح بخاری باب سلام عمر رضی اللہ عنہ ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۸/۱۷

۱۳ مختصر سیرۃ الرسول از عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی المكتبة السلفية لاہور ص ۶۹

۱۴ القرآن الکریم ۹۳/۱۹

۱۵ " ۳/۵۷

۱۶ " ۱۲/۲۲

۱۷ " ۱۱۵/۲



ستہ - ت) اور نحن اقرب الیہ من جبل الودید (اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں - ت) سے احاطہ اور قرب ذاتی مراد ہے یا صفاتی، زید کہتا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم اور قدرت ہر شے کو محیط ہے نہ ذات - عمر و کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہر شے کو محیط اور شد رگ سے زیادہ قریب ہے کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو اور خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور اگر ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لیا جائے گا تو گویا صفات خدا ذات باری سے بڑھ گئیں اور ذات باری محدود اور صفات سے چھوٹی ہو گئی، اور جو شخص ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لے وہ مشرک ہے اگر دنیا بھر کے عالم ایسا کہیں تو بھی ایک کی نہ مانوں گا اور سب کو مشرک کہوں گا اور اپنی دلیل میں شاہ امداد اللہ صاحب اور مولانا روم صاحب اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال پیش کرتا ہے، ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے؟ اور اگر زید حتیٰ پر ہے تو عمر و کے واسطے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے وہ اپنے اس قول سے کسی گناہ کا مرتکب ہے یا نہیں؟ بینوا مع الدلائل من الکتاب توجروا من اللہ الوہاب (کتب سے دلائل کے ساتھ بیان کیجئے اور اللہ وہاب سے اجر پائیے - ت)

### الجواب

سراب فی اعوذ بک من ہنرات الشیطن و اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں (ت)

آیات متشابہات میں اہل سنت حفظہم اللہ تعالیٰ کے دو مسلک ہیں،  
 اَوَّلُ تفویض کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے اللہ و رسول جانتے ہیں جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو معنی مراد الہی ہیں ہم اس پر ایمان لائے،  
 اَمْتَابہ کل من عند ربنا وما یدکر الا ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے (ت)

یہی مسلک سلف ہے اور یہی صحیح و معتد، اس تقدیر پر تو نہ احاطہ ذاتی کہا جائے نہ صفاتی کہا جائے، معنی سے کچھ بحث ہی نہ کی جائے، حضرت اُم المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے الرحمن علی العرش استوی (رحمان نے عرش پر استواء فرمایا۔ ت) کے معنی دریافت کئے گئے، فرمایا:

الاستوی معلوم والکیف مجهول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعة۔ ایمان فرض اور اس کی تفتیش بدعت۔

یہی جواب سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا، یہی مسلک ہمارے امام اعظم اور سائر ائمہ سلف کا ہے، ہاں ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم و جہت و مکان سے پاک و منزہ ہے، کسی مکان میں نہیں ہو سکتا، کسی جگہ نہیں ہو سکتا، کسی طرف نہیں ہو سکتا، جگہ اور طرف سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اور حادث ہیں اور قدیم ازلی، ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب بھی کسی جگہ اور طرف میں نہیں، جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے، جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا، جگہ اور طرف بدلیں گے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔

دوم تاویل کہ ایسی آیات کو حسب محاورہ معنی جائز پر حمل کریں جس سے نہ چپن لینے والی طبیعت کو تسکین ہو اور ایمان سلامت رہے یہ مسلک خلف کا ہے، اس طور پر احاطہ صفاتی مراد لیں گے، علم و قدرت الہی ہر شے کو محیط ہونے کے بھی یہ معنی نہیں کہ اس کے علم و قدرت ہر جگہ ممکن ہیں کہ جگہ یا طرف میں ہونا جسم و جسمانیت کی شان ہے اور وہ اور اس کے صفات ان سے متعالی بلکہ احاطہ علم کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے واجب یا ممکن یا ممتنع معدوم یا موجود حادث یا قدیم اسے معلوم ہے، احاطہ قدرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر ممکن پر اسے قدرت ہے، اس سے صفات کا ذات سے بڑھ جانا نہ کہے گا مگر مجنون، عمرو کا وہ کہنا کہ کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو کلمہ کفر ہے کہ اس کی ذات کے لئے جگہ ثابت کرتا ہے، فتاویٰ تاتارخانیہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری و جامع الفصولین وغیرہ میں اس پر حکم کفر فرمایا اور احاطہ صفاتی ماننے والے کو اس کا مشرک کہنا ہزاروں ائمہ خلف پر حکم شرک

لہ القرآن الکریم ۵/۲۰

۲ باب التاویل (تفسیر الخازن) ۵۴/۷ ثم استوی علی العرش کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۲۳۸/۲

درمنثور بحوالہ مردویہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا ۵۴ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۹۱/۳

مدارک التنزیل (تفسیر نسفی) ۵۴/۲۰ سورۃ طہ دارالکتاب العربی بیروت ۳۸/۳

لگانا ہے اور اس کا کہنا کہ اگر تمام دنیا کے عالم ایسا کہیں تو میں سب کو مشرک کہوں گا“ صریح کفر پر آمادگی ہے کہ تمام جہان کے عالموں کو مشرک نہ کہے گا مگر کافر، اور کفر پر آمادگی کفر ہے۔ عمر و پر تو یہ فرض ہے اپنے عقیدہ باطلہ سے تائب ہو اور کلمہ اسلام پڑھے اور عورت رکھتا ہو تو بعد اسلام اس سے پھر نکاح کرے اگر وہ راضی ہو تو چند سہل سہل باتیں لکھتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو اسے ہدایت کرنا ہے تو انہیں سے وہ سمجھ لے گا کہ اس نے کیسی ناپاک بات کہی اور اپنے معبود کو کیسے کیسے گھناؤنے داغ لگائے اور نظر انصاف سے نہ دیکھے اور تعصب و عناد برتے تو اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو، ذرا آنکھیں بند کر کے گردن ٹھکا کر رب عز و جل کی عظمت پر ایمان لا کر غور کرے کہ اس نے کیسی ذلیل چیز کا نام خدا رکھا؟ الحمد للہ معیت و قرب و احاطہ الہیہ پر مسلمان کا ایمان ہے مگر نہ ان معنی پر جو ان الفاظ سے لغوی و عرفی طور پر سمجھ آتے ہیں بلکہ ان پر جو مراد الہی ہیں اور ہمارے عقول سے وراد ہیں معاذ اللہ اگر یہی ظاہری معنی لئے جائیں جس پر یہ کہا جائے کہ وہ بذاتہ ہر مکان ہر گوشہ میں موجود ہے تو اس سے زائد ذلیل تر کوئی عیب لگانا نہ ہوگا۔

(۱) جب کہ اس کے نزدیک اس کا وہی معبود بالذات ہر مکان ہر گوشہ میں موجود اور ہر شے کو بالذات محیط ہے تو پاخانہ میں بھی ہوگا، اسی کی نجاست کو لپٹا ہوا بھی ہوگا، اس نجاست کے ساتھ اس کے بدترین مقام سے نکلا بھی۔

(۲) جو شے دوسری شے کو بالذات محیط ہو وہ یوہیں ہوگا کہ محیط کے اندر جو اس دوسری چیز کو گھیرے ہوئے ہے جیسے آسمان زمین کو محیط ہے تو اس کا معبود جو دار کھل ہوا اور اللہ واحد قہار صمد ہے جو ف سے پاک ہے۔

(۳) سب اشیاء کو محیط ہونا یا اس معنی ہے کہ اس کا معبود وہی تمام عالم کے باہر باہر ہے اور عالم اس کے اندر ہے جیسے فلک الافلاک کے اندر باقی کرتے جب تو شررگ سے زیادہ قریب کیسے ہوا بلکہ لاکھوں منزل دور ہوا اور اگر یوں ہے کہ ہر ذرہ ذرہ کو بذاتہ بلا واسطہ محیط ہے تو بلاشبہ وہ شے کہ مشرق کے کسی ذرہ کو محیط ہو قطعاً اس کی غیر ہوگی جو مغرب کے ذرہ کو محیط ہے تو ذروں کی گنتی پر خدا یا خدا کے ٹکڑے ہوئے اور وہ احد صمد اس سے متعالی ہے۔

(۴) جب کہ وہ ہر شے کو بالذات محیط ہے تو زمین کو بھی محیط ہوگا اور یہ جو تم چلتے ہو اور جوتیاں پہن کر پاؤں رکھتے ہو وہ تمہارے معبود پر ہوں تم جو پاخانہ پیشاب پھرتے ہو وہ تمہارے معبود پر گرا کیسا گھناؤنا معبود اور کیسے ناپاک عابد، ضعف الطالب والمطلوب (کتنا کمزور چاہنے والا)

جو چاہا گیا۔ ت)

(۵) مثلاً کسی زید نے کسی عمرو کو جو تارا تو عمرو کو بھی اس کا معبود محیط ہے اس جو تے کے رٹے وقت وہیں قائم رہے گا یا ہٹ جائے گا اگر ہٹ گیا تو ہر شے کو محیط نہ رہا اور اگر قائم رہا تو اسی پر پڑا۔

(۶) جس وقت زید نے جوتا اٹھایا اور ابھی عمرو کے بدن تک نہ پہنچا تو جو تے اور عمرو کے بدن میں جو فاصلہ ہے وہ بھی ایک شے اور وہ ایک جگہ ہے، وہ وہی معبود بذات خود یہاں بھی موجود ہوگا، یہاں سے وہاں تک جگہ اس سے بھری ہوئی ہے اب جو تے آگے بڑھا کہ بدن عمرو سے قریب ہو اس بڑھنے میں وہ وہی معبود کہ یہاں سے وہاں تک ٹھہرا ہوا تھا، پانی یا ہوا کی طرح چرے گا کہ جو تے اس میں ہوتا ہوا گزر جائے گا جب تو طرفہ معبود جسے جوتے نے پھاڑ دیا اور اگر نہ چرے گا بلکہ سمٹے گا جیسے پھولی ہوئی روٹی سمٹتی ہے، تو معبود کیا ہوا بڑ ہوا، اور اگر نہ چرے گا نہ سمٹے گا تو ضرور ہے کہ جو تے دیکھ کر جگہ چھوڑ دے گا پھر ہر جگہ موجود کہاں رہا!

(۷) جب کہ وہ ہر شے کو بذاتہ محیط ہے تو محیط جیسا شے کے اوپر ہوتا ہے ویسا ہی اس کے نیچے پاؤں کے تلے وہ جوتوں کے نیچے وہ پھر ایسے ذلیل کو رب اعلیٰ کیسے کہا جاسکتا ہے!

تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً،  
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم  
وصلی اللہ العلی الاعلیٰ علی الکریم المولیٰ  
والہ وصحبہ ویا مرک وسلم ابد اٰمین،  
واستغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب  
العالمین، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔

جو کچھ ظالموں نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند و  
بزرگ ہے، نیکی بجالانا اور برائی سے پھرنا اللہ  
بلند و بزرگ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بلند  
اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں ہوں کریم مولیٰ پر اور  
اس کی آل اور اصحاب پر بھی، ہم اللہ تعالیٰ سے  
معافی کے طلب گار ہیں، تمام حمد اللہ رب العالمین  
کے لئے ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (ت)

۲۵۳ سلمہ مرسلہ محمد مجیب الدین ساکن اسپچور پوسٹ ٹوپیری بازاری ضلع دھاکہ ۶ صفر ۱۳۳۵ھ

جو مذہب اور فقہ کا نہیں مانتے والا کتابی ہے یا خارجی؟

الجواب

جو مسلمان کہلا کر فقہ کو اصلاً نہ مانے نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے اسلام سے خارج، اور  
اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بد دین گمراہ،

قال اللہ تعالیٰ فلو لا نفر من فرقة

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو کیوں نہ ہو کہ ان کے



طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ

ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکالے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں (ت)

وَفِي الْحَدِيثِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَرِدِ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ  
وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد  
گرامی ہے، اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ  
فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ واللہ  
تعالیٰ اعلم (ت)

۲۵۴ھ مسلّمہ مرسلہ محمد الیاس صاحب واعظ خراسانی شہر جو ناگدھ ملک کا ٹھیکہ دار ۱۶ صفر ۱۳۳۵ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارہ میں جس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تبارک  
تعالیٰ نے فرشتوں سے مشورہ کیا اگرچہ اس کی ضرورت نہیں مگر تعلیم کہ ہم تم بھی مشورہ سے کام لیں، کیا  
ایسے شخص سے بامید نجات ابدی بیعت ہونا مفید ہے یا جو مرید ہو چکے ہیں کچھ فائدہ نہ اٹھائیں گے۔  
يَتَنَوُّوا تَوَجَّرُوا (بیان فرما کر اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

اتنی بات ایسی نہیں جس کے سبب اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہو جائے خصوصاً جب کہ اس  
نے تصریح کر دی کہ اسے حاجت مشورہ کی نہیں بندوں کے ارشاد کے لئے ایسا کیا تو جو اس سے وہم جاتا  
وہ بھی اس نے دفع کر دیا، خود حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، استشاری  
مراقی فی امتی ثلثاً مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
۲۵۵ھ مسلّمہ مرسلہ سخاوت خان ناہینا مسجد ندی قصبہ مہدپور ریاست اندور ملک مالوہ

یکم ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

کوئی شخص سنت و جماعت میں سے نماز سے انکار کرے اور اس سے کہا جائے کہ نماز سے

۱۲۲/۹ القرآن الکریم

۱۶/۱ صحیح البخاری کتاب العلم باب العلم قبل القول و العمل قیدی کتب خانہ کراچی

۱۳۳/۲ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم طائفۃ من امتی " " " " " "

۲۸۹/۱۹ المعجم الکبیر حدیث ۹۱۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت

۳۹۳/۵ مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان دار الفکر بیروت

۲۰۶/۲ المختصر لکبری باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بان امتہ الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد



انکار کرنا کفر ہے، اس کے جواب میں وہ کہے کہ میں کافر ہی سہی، ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟ فقط

### الجواب

نماز سے انکاریہ بھی ہے کہ وہ کہے میں نہیں پڑھتا یا نہیں پڑھوں گا، اس قدر سے کافر نہ ہوگا جب تک نماز کی فرضیت سے انکاریہ اس کا استغناء نہ کرے، اگر شخص مذکور کا انکار اس حد کا نہ تھا تو جس نے اس کے انکار پر حکم کفر لگایا خاطی ہوا اور اسی کی زیادتی اس شخص کو ایسے کلمہ مردودہ کی طرف لے گئی، بہر حال اپنے آپ کو یہ کہنا کہ کافر ہی سہی اس کا ظاہر معاذ اللہ قبول کفر ہے اور قبول کفر یقیناً کفر ہے، مگر اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ تمہارے نزدیک کافر ہی سہی لہذا حکم تکفیر نہ کیا جائے گا البتہ تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۵۴۔ مرسلہ حاجی قاسم میاں صاحب از گوندل علاقہ کاٹھیاوار ۱۷ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ کیا فرماتے ہیں ائمہ دین و علمائے معتمدین اہل سنت ایدہم اللہ تعالیٰ و نصرہم اللہ، کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (جس کا پہلا جلسہ بمقام جوٹا گدھ کاٹھیاوار بتاریخ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ہوا) کے ان اراکین کے حق میں جو بادی بن کر اپنی تقریروں میں ذیل کے اقوال بیان کئے اور ان اراکین کا حکم بھی بیان فرمائیں جنہوں نے ان کے اقوال گجراتی زبان میں بعینہ نقل کئے اور چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کئے اور کرتے ہیں،

(۱) گجراتی زبان میں دینی کتابوں کا انتظام کیا جائے، مسلمان بچوں کے لئے خاص گجراتی مدارس قائم کئے جائیں جن میں ”مسلمان دھرم کی دنت کتھاؤں کا ذکر ہو“ اور جن میں مسلمان بیروتوں کی تعریفیں کی ہوں، ایسی کتابیں رائج کی جائیں (نیز) ”مسلمان لوگ جس دھرم کی دنت کتھا“ اور جن حضرات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں ان کا حقارت سے جس مروجہ کتب میں ذکر کیا گیا ہو اول درجہ کتب کو دیگر اقوام سے ملے ہوئے مدارس سے باطل کرنا (روداد تقریر صدر صفحہ ۲۹)۔

(۲) ہم ہمارے ملکی برادروں کے جذبات کو ان کے ”دیوتا کی باتوں کو“ ان کے پیشواؤں کو عزت دیتے ہیں اور وہ بھی ایسی ہی عزت ہماری طرف رکھیں ایسی بھی امید رکھتے ہیں (روداد تقریر صدر صفحہ ۲۳) مگر گزارش آنکہ لفظ ”دنت کتھا“ کے معنی گجراتی زبان میں زبان کی بات وہ بات جس کی کوئی سند نہ ہوتی ہو، ہوتے ہیں۔

### الجواب

ایسے اقوال کے قائل بادی نہیں ہو سکتے بلکہ مضل ہیں یعنی گمراہ کرنے والے اور گمراہی پھیلانے والے

اور مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے والے اور جو ایسے اقوال کو شائع کرتے ہیں وہ مسلمانوں میں اشاعت فاحشہ کے موجب اور ان قائلوں کی طرح غضب جبار و عذابِ قہار کے مستوجب ہیں بزرگانِ اسلام کے مناقب کو دنت کتھا یعنی بے اصل افسانہ کہنا ہی گمراہی کے لئے کافی تھا مگر کفار کے مذہبی جذبات اور ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں کو عزت دینا صریح کلمہ کفر ہے،

قال اللہ تعالیٰ وللہ العزۃ والرسولہ و  
للمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عزت تو خاص اللہ اور  
اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر  
منافقوں کو خبر نہیں۔

ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں اور مذہبی جذبات کا اعزاز و درکنار جو ان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے  
باتفاقِ ائمہ کافر ہے۔ غزالیون والبصائر میں ہے،

اتفق مشائخنا ان من رای امرا الکفار  
حسنا فقد کفر  
جس نے کسی کافر کے عمل کو اچھا لگمان کیا وہ  
باتفاقِ مشائخ کافر ہے (ت)

ان لوگوں پر فرض ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، تجدیدِ اسلام کریں، تجدیدِ نکاح کریں۔ واللہ  
تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۸ از اکبر آباد چھوٹی گلی حکیموں کی معرفت ڈاکٹر محمد نفیس صاحب مرسلہ مولانا مولوی دیدار علی  
صاحب الوری ۴ شعبان ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم غریب، بیچارے تھے اور  
اور جب چند اشخاص نے جا کر سمجھایا کہ غالباً آپ نے یہ الفاظ نہیں کہے ہوں گے، مناسب ہے کہ آپ انظار  
انکار فرمادیں تو کہنے لگا کہ میں نے تو یہی کہا ہے، اللہ جل شانہ تو قرآن عظیم میں ووجدک ضالاً  
فرما رہا ہے بعدہ جب ایک نووارد مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے  
انکار کیا اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب

۱۔ القرآن الکریم ۶۳/۶  
۲۔ غزالیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر باب السیر الردہ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۹۵  
۳۔ القرآن الکریم ۶۳/۶

بیچارہ کر کے کہہ دیا، مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہوگا مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہینِ شانِ رسالت اور موجبِ کفر ہیں اور اسی طرح دو جہادِ ضالاکہ ایسے موقع پر کہتا ہے بیشک تو اس نکتے سے بھی منکر ہو گیا اور لیت و لعل میں ٹال دیا۔ آیا بلا توبہ اس کا وعظ سننا ملنا چاہئے، سلام علیک کرنا، اس کے معاونین سے نکاح پڑھوانا اور اس کے معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے ملنا چاہئے یا نہیں؟ بیتنوا تو جبر و اجرا کہہ اللہ (بیان فرما کر اجر پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جزا عطا فرمائے۔ ت)

## الجواب

حضور اقدس قاسم النعم، مالک الارض و رقاب الامم، معطی منعم، قثم، قثم، ولی، والی، علی، عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع شافی، غفور جلیل، عزیز جلیل، و ہاب کریم، غنی عظیم، خلیفہ مطلق حضرت رب، مالک اناس و دیان العرب، ولی الفضل جلی الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ و صحبہ و شرف و اعظم کے شان ارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔ غزوات الامل مقدمی و ردالمحتار ادا فرشتے میں ہے: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ با عظمت اسما کے ساتھ کرنا لازم و فرض ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر، غریب اور مسکین کہنا جائز نہیں۔ (ت)

زررقانی علی المواہب میں ہے:

قال تعالیٰ و وجدك عاللاً فاغنى نص على  
انه اغناه بعد ذلك فزال عنه ذلك  
الوصف فلا يجوز وصفه به بعد  
جس سے محتاجی والا وصف زائل ہو چکا ہے، لہذا اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کرنا

ہرگز جائز نہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :

الیتیم من الیتیم موت الاب قبل بلوغ الولد  
او من الانضر ادکد مرة یتیمۃ کما قیل فی  
قوله تعالیٰ المر یجدک یتیمای واحد ا فی  
قریش عذیم النظیر انتھی ومذهب مالک  
لا یجوز علیہ هذا الاسم۔

قریش میں آپ کی مثال نہیں ملتی آپ یکتا ہیں انتھی، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ و مذہب یہ ہے کہ اس نام (یتیم) کا اطلاق آپ پر جائز نہیں۔ (ت)  
نسیم الریاض جلد رابع ص ۴۵۰ میں ہے :

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لا یوصفون  
بالفقر ولا یجوز ان یقال لنبیننا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فقیر وقولہم عنہ الفقر  
فخری لا اصل له کما تقدّم۔  
ہے "الفقر فخری" (فقر میرا فخر ہے) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ گزرا۔ (ت)  
اسی کے صفحہ ۳۷۸ میں ہے :

قال الزرکشی کالسبکی لا یجوز ان یقال  
له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیرا ومسکین  
وهو اغنی الناس باللہ تعالیٰ لا سیما بعد  
قوله تعالیٰ ووجدک عاثلا فاغنی  
وقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اللهم احیننی مسکینا مراد بہ المسکنة

امام زرکشی نے امام سبکی کی طرح فرمایا حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا ہرگز جائز نہیں  
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام  
لوگوں سے بڑھ کر غنی بنایا ہے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے  
اس فرمان کے بعد تو اس کی گنجائش ہی نہیں پایا  
اس نے آپ کو محتاج تو غنی کر دیا "باقی آپ صلی اللہ

لہ شرح الزرقانی علی المواہب

۲ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض الوجہ الخامس ان لا یقصد دار الفکر بیروت ۴/۵-۴۰

القلبية بالخشوع والفقر فخرى باطل لا اصل له كما قال المحافظ ابن حجر العسقلاني <sup>رحمہ اللہ</sup> "فقر میرا فخر ہے" باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے (ت) شفا شریف امام اجل قاضی عیاض صدر باب اول قسم رابع میں ہے :

افقی فقهاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقه الطليطلى وصلبه بما شهد عليه من استخفافه بحق النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و تسبيته اياه اثناء مناظرته باليتيم و ختن حيدر و نزع عمامته ان نر هذه عليه الصلوة والسلام لم يكن قصدا ولو قدر على الطيبات اكلها الى اشيائه لهذا <sup>رحمہ اللہ</sup>

فقہاء اندلس نے ابن حاتم المتفقه الطليطلى کے قتل اور پھانسی لگانے کا فتویٰ دیا اس کے خلاف یہ شہادت ملی کہ اس نے دوران مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی بے ادبی کرتے ہوئے آپ کو یتیم اور حیدر کا سسر کہا، اور اس کا خیال یہ تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیار نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انھیں استعمال میں لاتے۔ اس کی مثل گستاخی کے دیگر اقوال۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے :  
يكفي امر واحد منها في تكفيره وقتله <sup>رحمہ اللہ</sup>  
اس کی تکفیر اور قتل کے لئے ان مذکورہ اشیاء میں ایک ہی کافی ہے۔ (ت)

نیز شفا شریف میں ہے :  
افق ابو الحسن القابسي فيمن قال في النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجمال يتيم ابني طالب بالقتل  
امام ابو الحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اونٹوں والا کہے، کیونکہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۔ نسیم الریاض شرح الشفا  
باب فی بیان ما هو <sup>المراد</sup> دار الفکر بیروت ۳۳۶/۴  
۲۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ <sup>رحمہ اللہ</sup> الباب الاول فی بیان ما هو <sup>المراد</sup> مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۲۱۰/۲  
۳۔ شرح الشفا ملا علی قاری <sup>رحمہ اللہ</sup> "الحاج محمد آفندی ۳۹۸/۲





الى الملائكة والانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نقصا ولسن اعنی عجزی  
 بیستی المعری ولا قصد قائلها انما  
 وغضا فما وقر النبوة ولا عظم  
 الرسالة ولا عز حرمۃ المصطفی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہ  
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نقص پر مشتمل نہیں  
 نہ ہی میں معری کے پورے کلام کو درست سمجھتا ہوں  
 اور نہ ہی ان کے قائل نے بے ادبی اور طعن کا قصد  
 کیا، تاہم ان اشعار میں نبوت کا وقار اور رسالت  
 کی عظمت اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز  
 نہیں ہے۔ (ت)

### شرح علی قاری میں ہے :

(لسن اعنی) بھذا النفی (عجزی بیستی  
 المعری) فانه کفر واضمح والمحادلات  
 میں نہیں ہوں (اس نقص اور گستاخی کی) نفی میں  
 معری کے شعروں کو درست قرار دینے والا کیونکہ  
 یہ واضح کفر اور کھلا الحاد ہے۔ (ت)

امام ابن حجر مکی شرح ہمزہ مبارکہ میں زیر قول ماقم امام محمد بوصیری قدس سرہ

وسع العالمیت عبدا وحما  
 مستقد دنیاك ان ينسب  
 فهو ببحر لم تبعه الاعیاء  
 الامساك منها اليه والاعطاء

(آپ علم و علم میں تمام جہانوں سے برتر ہیں، وہ ایسا سمندر ہیں جسے کوئی عیب لگانے والا عیب نہیں  
 لگا سکتا، آپ دنیا کو حقیر و ذلیل جانتے ہیں برابر ہے آپ کا غیر مستحق سے دنیا کو روکنا اور حق کو عطا کرنا۔ (ت)

فرماتے ہیں :

فی السیف المسلول للفقی السبکی عن  
 الشفاء و اقراء ان فقهاء الاندلس  
 امام تقی سبکی نے "السيف المسلول" میں "الشفاء"  
 سے نقل کر کے اسے ثابت رکھا ہے کہ فقہاء اندلس

- ۱۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل الوجه الخامس الخ مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۲۳۰/۲  
 ۲۔ شرح الشفاء ملا علی قاری " " " الحاج محمد آفندی ۲۴۵/۲  
 ۳۔ متن الهمزیه شرح الفتوحات الاحمدية المكتبة التجارية الكبرى مصر ص ۴۶

نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ جاری فرمایا جس نے دورانِ مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر و یتیم کہا اور یہ عقیدہ رکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ اشیاءِ طیبہ پر قادر ہوتے تو انہیں استعمال میں لاتے۔ امام بدر زکشی نے بعض متاخرین فقہاء سے نقل کیا کہ فرمایا کرتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی مال کے اعتبار سے فقیر نہیں اور نہ آپ کا حال، حالِ فقر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لوگوں سے غنی بنایا ہے آپ اپنی ذات اور بیال میں دنیا کے کسی معاملہ میں ہرگز محتاج نہیں اور یہ بھی فرماتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو ارشاد گرامی ہے "اے اللہ! مجھے حالتِ مسکینی میں زندہ رکھ"۔ یہ دل کی عاجزی مراد ہے نہ کہ وہ غریبی و محتاجی جو فقرہ مترادف ہے یعنی وہ محتاج جو قوتِ لایموت نہ رکھتا ہو اور جو اسکے خلاف ذہن و عقیدہ رکھتا اس پر سخت ناراض ہوتے،

ربا معاملہ حدیث "فقر میرا فقر ہے اور اس پر میں فخر کرتا ہوں" کا، تو یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ فقر کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے جیسے کہ مالدار کے فتنہ سے پناہ مانگتے۔ (ت)

ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متعارفہ ہیں اور قولے فقہائے اندلس و امام ابو الحسن قاسمی و تقریرات امام قاضی عیاض و امام تقی الملک والذین سبکی و توضیحات علی قاری میں ان پر حکمِ تکفیر ہے۔ **اقول** وبالله التوفیق، توفیق جامع و تحقیق لامع یہ ہے کہ ان اوصاف کا اطلاق بوجہ تقریر و اثبات خواہ حکمِ قصدی میں ہو یا وصفِ عنوانی میں اگر قولِ قائل کے سیاق یا سباق یا سوق یا مساق سے

لے شرح الہمز یہ للام ابن حجر کی دستیاب نہیں یہ عبارت مختصر الفتحاح الاحمدیہ ص ۳۷ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ مصر پر ملاحظہ ہو۔

افتوا یا ساقۃ دم من وصفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالفقر فی اثناء مناظرۃہ بالیتیم ثم نزعہ عنہ لم یکن قصد او لوقد س علی الطیبات اکلہا و ذکر البدس الزرکشی من بعض الفقہاء المتاخرین انہ کان یقول لم یکن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیرا من المال ولا حالہ حال الفقر بل کان اغنی الناس باللہ تعالیٰ قد کفی امر دنیاہ فی نفسہ و عیالہ و کان یقول فی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہم احیننی مسکینا ان المراد استکانۃ القلب لا السکنۃ الکی ہی ان لا یجد ما یلزم لوقعاس کفایتہ و کان یشدد التکبر علی من یعتقد خلاف ذلک اھ و اما خبر الفقر فخری وبہ افتخر فموضوع وقد صح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعاذ من فتنۃ الفقر کما استعاذ من فتنۃ الغنی

طرز تنقیص ظاہر و ثابت ہو لیتا کفر ہے، اور اگر ایسا نہیں اور قائل جاہل ہے اور اسے صدّر نادر ہو اور وہ اس پر غیر مصر تو ہدایت و تنبیہ و زجر و تہدید کریں اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے اور اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا لہجہ یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مرضی القلب بدین گمراہ، مستحق عذاب شدید ہے، سلطان اسلام اسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت و مجالست سے احتراز لازم، اور اسے واعظ یا امام نماز بنانا اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع و حرام،

وہذا ما قال الامام ابن حجر المکی ونقله في النسيم مقر اعليه عند ذكر فتيا الامام ابی الحسن القاسمی المذكورة الظاهر ان هذا لا ياتي في ذلك لما في عبارته من الدلالة على الانسواء فان ذكر يتيم اخطأ فقط لم يكن صريحا في ذلك فيما يظهر نعم ان كان السياق يدل على الانراء كان كما لوجعه بين اللفظين اهـ۔

یہ دفع ہے جو امام ابن حجر مکی نے فرمایا، صاحب نسیم الریاض نے اسے امام ابوالحسن القاسمی کے فتویٰ مذکورہ کے ساتھ نقل کر کے اسے مؤید و ثابت رکھا ظاہر یہی ہے کہ ہمارا مذہب اس کا انکار نہیں کرتا کیونکہ اس کی عبارت میں توہین پر دلالت ہے کیونکہ فقط یتیم ابوطالب کہنے میں ظاہر او صراحت توہین نہیں ہے ہاں جب کلام کا پس منظر توہین پر دال ہو گا تو یہ توہین بنے گا جیسا کہ اس صورت میں بنتا ہے جب دونوں (یتیم ابوطالب، اونٹوں والا) کو جمع کر دیا گیا ہو (تہذیب شریف میں فرمایا،

کلمات بے ادبی کا معاذ اللہ خود کہنا درکنار دوسرے کا کہنا ہوا بے غرض رد و انکار کو ملنے پر شفاء شریف میں فرمایا،

اما الاباحة لحكاية قوله لغیر هذین المقصدين فلا امری لهما دخلا في هذا الباب فليس التفكه بعرض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لاحد بمباح و ذكرها على وجه الحكايات و احاديث الناس و الخوض في قيل و مباح ہونے کا ایک پہلو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ قائل اپنے مقولہ کو ان دو مقاصد کے علاوہ کسی اور انداز کے ساتھ بیان کرے میرے خیال کے مطابق اس طرح اس کا تعلق ان امور میں باقی نہ رہے گا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت سے کسی کو کھینا مباح نہیں ہے ایسے کلمہ کا بطور حکایت یا لوگوں کی بات یا بطور بحث قیل و قال



قال وما لا یعنی فکل هذا ممنوع و بعضه اشد فی المنع والعقوبة فما كان من المحاکی له علی غیر قصد او معرفة بمقدار ما حاکاه اولم تکن عادته اولم یکن الکلام من البشاعة حیث هو ولم یظهر علی حاکیه استحسانه و استصوابه نرجع عن ذلك ونهی عن العوده الیه وانت قوم ببعض الادب فهو مستوجب له وانت کان لفظه من البشاعة حیث هو کانت الادب اشد وانت انهم هذا المحاکف فیما حاکاه، انه اختلقه ونسبه الی غیرک او کانت تلك عادته له او ظهر استحسانه لذلك فحكم هذا حکم الساب نفسه یؤخذ بقوله ولا تنفعه نسبتہ الی غیره فیبادر بقتله ویعجل الی الهاویة امه. (ملخصاً)

اور بے مقصد ذکر کرنا ممنوع ہے، بعض طرز بیان مخالفت اور عقوبت میں زیادہ شدید ہے تو حکایت کرنیوالے نے بے قصد اور بے علمی میں حکایت کی یا اس کی ایسی عادت نہیں یا وہ بات کھلی بے ادبی نہیں یا اس طور کہ وہ اس کو پسند اور درست نہیں مانتا، تو اس کو زجر کیا جائے گا، اور آئندہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے گا اور اگر بطور ادب اس کو کچھ سزا دی جائے تو وہ اس کا مستحق ہے اور اگر وہ الفاظ کھلی بے ادبی ہوں تو سزا سخت ہوگی اور اگر حکایت کرنے والا اس سے متہم ہو کہ حکایت بیان کرتے ہوئے بناوٹ سے کام لیتا ہے، اور غیر کی طرف منسوب کرتے ہوئے حکایت بیان کرے یا اس کی عادت ایسی ہے یا وہ بات اس کے ہاں پسندیدہ ہو تو اس کا حکم وہی ہوگا جو سب کرنے کا حکم ہے، یہ اسی کی بات متصور ہوگی اور غیر کی طرف منسوب کرنا اس کو مواخذہ سے نہ بچا سکے گا لہذا فوراً قتل کیا جائے اور واصل جہنم کیا جائے (ملخصاً) (ت)

ظاہر ہے کہ زید بے قید جس کے حال سے سوال ہے اگر قسم اول میں ہے تو ضرور اس پر حکم کفر ہے سائل نے اس کا پورا کلام نقل نہ کیا جس کے سیاق و سباق سے حال کھلتا اور اگر اس قسم سے بچ بھی جائے تو قسم سوم سے ہونا یقینی کہ وہ مدعی علم بننا وعظ کتا ہے پھر مسلمانوں کے ہدایت کرنے پر بھی باز نہ آیا مصر دیا، یہ سب اس کے تین الفاظ سابقہ پر ہے، رہا لفظ بیچارہ "وہ ان سب سے سخت تر، بیچارہ وہ کہ کسی بلا میں گرفتار اور بیگس بے بس بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے،



یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر افتراء اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار طاعنہ کی تصدیق ہے جنہوں نے بکا تھا: ان محمد او دعدہ۔ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا، جس پر سورۃ الفتح شریف نازل ہوئی:

والضحیٰ ۵ والیل اذا سجد ۵ ما ودعک  
ربک وما قلی ۵ وللاخرة خیر لك من  
الاولیٰ ۵

اے پیارے تمہارے رُوسے درخشاں کی قسم تمہاری  
زلف مشکیں کی قسم، نہ تمہیں تمہارے رب نے  
چھوڑا نہ بیزار ہوا، جو ان آگے آتی ہے تمہارے  
لئے گزشتہ آن سے بہتر ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیا معاذ اللہ ان کو اس ناپاک لفظ سے تعبیر کیا جائے گا جن کا رب فرماتا ہے:

الا تنصرون فقد نصرہ اللہ ۳  
اگر تم کوئی ان کی مدد نہ کرو تو اللہ واحد قہار ان کا  
مددگار۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جن کے لئے ان کا مولیٰ عزوجل فرماتا ہے:

فان اللہ ہو مولہ وجبریل و صالح  
المؤمنین بعد ذلک ظہیر ۵

بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور میک  
مسلمان اور اس کے بعد فرشتوں کی فوجیں ان  
کی مدد کو حاضر ہیں۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جو اس ظاہری تنہائی اور ایک جہان برسرِ عداوت و پرخاش ہونے کی حالت  
میں اپنے یار غار سے فرماتے تھے: لا تحزن ان اللہ معنا غم نہ کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔  
تو یہ ملعون کلمہ ان پہلوں سے بھی ملعون و خبیث تر ہے، زید بے قید و بند بھی جانتا تھا کہ یہ سب سے بدتر ہے  
ولہذا ایک بار کہ بناوٹ پر آیا اسی کو سوچ بچار بنایا اور اس سے بھی ہزار درجہ ملعون تر اس کا وہ ناپاک  
نجس گند خبیث قول ہے کہ میں نے تو یہی کہا ہے اللہ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے، اس سے کھل گیا  
کہ وہ ضرور بد دین مگر افسد العقیدہ مغلل الایمان بلکہ ظاہر ابا القصد مرتکب تو ہیں حضور سید الانس و  
الجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کا وعظ سننا حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس سے

لے جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ الفتح امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۶/۲  
۱۷ المستدرک الحکیم ۹۳/۴ سے القرآن الحکیم ۹/۲  
۱۸ ۶۶/۳  
۱۹ ۹/۳۰

مناجنا حرام، اسے سلام علیک کرنا حرام، اپنی تقریب میں اسے بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اسے سپرد کرنا حرام،

قال الله تعالى واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكراى مع القوم الظالمين  
 تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)  
 اس حالت میں شروعات پر جو اس کے معاون ہیں سب اسی کی مثل ہیں اور ان سب کے یہی احکام،  
 قال الله تعالى ومن يتولهم منهم فانه  
 رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (ت)

طهر الله الارض من خبثهم وخبث امثالهم (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے خبث سے زمین کو پاک کر دے۔ ت) لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵۹ھ از کا کوروی در گاہ تکیہ شریف کاظمیہ مرسلہ سید سبط احمد صاحب خادم در گاہ

۲۳ رمضان ۱۳۳۵ھ

(۱) اگر کوئی مسلمان قبل شروع رمضان المبارک یہ لفظ استعمال کرے کہ ہندو ہوتے تو بہتر یہ تیس روزے تو نہ رکھنا پڑتے۔

(۲) دوسرا شخص ایسے لفظ بصراحت یہ بیان کرے کہ اللہ پاک نے یہ تیس روزے بنائے ہیں پوری قید ہے، بھوک پیاس لے کر آتے ہیں، بڑا ظلم ہے رمضان کے روزے بڑے ظالم ہیں، لیکن جو ظلم کرتا ہے تھوڑے دن رہتا ہے۔

## الجواب

یہ دونوں شخص یقیناً کافر و مرتد ہیں اگر عورت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکلی گئیں عورتوں کو اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر لیں، یہ کافر اگر توبہ نہ کریں انہیں نو اسلام نہ لائیں تو مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے جانا حرام، مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت حرام، انہیں غسل دینا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، ان کا جنازہ کندھے پر رکھنا

حرام، جنازے کے ساتھ جانا حرام، مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کے اقارب اگر حکمِ شریعت مانیں تو ان کی موت پر ان کی لاشیں دفعِ عقوبت کے لئے بھنگی چاروں سے ٹھیلے پر ڈلو اگر مسلمانوں اور کافروں سب کی مقابر سے جُدا کسی تنگ گڑھے میں گتے کی طرح پھینکو اگر اوپر سے پاٹ دیں وذلک جزاء الظالمین (اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۱ از ملک پور مرحلہ مولوی شفاعت اللہ صاحب طالب علم مدرسہ اہل سنت

۹ شوال ۱۳۳۵ھ

زید ایک مسجد کا امام ہے اور بکر بوجہ باہم شکر ربی زید کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا، بنائے شکر ربی اول یہ ہے کہ زید دائرہ کتروا تھا، دویم یہ کہ زید بکر سے منافقانہ رسم رکھتا تھا کیونکہ ایک مرتبہ چند اہل محلہ وغیرہم نے زید اور بکر کے درمیان اس شکر ربی کو دفع کر کے صلح کرادی تھی اور قرآن پاک درمیان میں دیا تھا، مگر قرآن پاک دینے پر بھی زید کا بغض نہ گیا، اور وہ وقتاً فوقتاً اپنے منافقانہ برتاؤ سے اپنا بغض ظاہر کرتا رہا، مگر اس مصالحت کے بعد زید نے چند وقوں کے لئے دائرہ چھوڑ دی جس پر بکر زید کے پیچھے نماز پڑھنے لگا، چند روز کے بعد زید نے بکر پر ایک الزام لگایا جس کو اہل محلہ نے بعد تحقیق جھوٹا پایا اس پر بکر نے زید سے دریافت کیا کہ میرے اور بھارے درمیان کلام پاک دیا گیا تھا پھر تم نے مجھ سے کیوں بغض رکھا اور کیوں میرے اوپر تہمت لگائی، اس پر زید نے صریحاً جواب دیا کہ ایک قرآن شریف کیا اگر دو قرآن شریف درمیان ہو جائیں گے تب بھی تیری جانب سے میرا بغض نہ جائے گا، ایسی صورت میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب

محبت و بغض قلبی حالت اختیارِ بشر میں نہیں،

لقلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہذا قسمی فیما املك فلا تؤاخذنی فیما لا املك  
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے،  
یہ اس میں میرا حق ہے جس کا میں مالک ہوں  
پس اس میں مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک  
نہیں ہوں۔ (ت)

زید کے اس قول کو اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جب بھی میرا بغض نہ جائے گا کہا ہے نہ کہ جب بھی میرا بغض نہ چھوڑوں گا، یاں اگر بغض بلا وجہ شرعی ہے اور اس پر کارروائی کرتا ہے، جیسے جھوٹی تمہتیں لگانا اور اس امر میں مشہور ہے تو فاسق ملعن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور اسے امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۲ عبد الغنی رنگ ساز بریلی محلہ عقب کوٹوالی ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیر کے ساتھ مرید کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے، آیا یہ کہنا چاہئے کہ میرا بخشنے والا وہی ہے یا یہ کہ اس کے وسیلہ سے بخشا جاوے گا جیسا کہ ایک شخص (زید) ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بخشنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے، اور مکروہ کہتا ہے کہ پیر بخشنے والا نہیں بلکہ ان کے وسیلہ سے ان کے مرید بخشے جاتیں گے اور بغیر وسیلہ پیر کے دربار خدا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی نہیں، اور اس امر میں زید ہمیشہ عمرو سے اختلاف رکھتا ہے، اب فیصلہ فرمادیں کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق؟ اور جو حق پر نہیں ہے اس کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

بیٹو! تو جبروا (بیان فرماؤ اور اجاب پاؤ گے)

### الجواب

عمرو حق پر ہے اور زید کے وہ الفاظ کہ بخشنے والا اور دینے والا پیر ہی ہے اپنے ظاہر پر بہت شنیع ہیں اور اگر اس کا ظاہر ہی اعتقاد قابل ہو صریح کفر ہے بہر حال زید کو توبہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۳ مکھیم پور ضلع کھیری محلہ نئی بستی مرسلہ محمد غفران الحق صاحب ۶ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا بسبیل تذکرہ کیا اس کو خبر تھی تمہارے دل کی، یعنی کیا خدا جانتا تھا تمہارے دل کی بات کو، تو اس بات کے کہنے سے اس نے خدا کی صفت علم سے انکار کیا یا نہیں؟ اور اس کلمہ کے کہنے سے وہ عورت خارج از ایمان ہوئی یا نہیں؟ اور ایمان سے خارج ہونے کی وجہ سے اس مرد کے نکاح میں رہی یا منکر بصفت علم باری تعالیٰ ہونے کی وجہ سے ایمان جاتا رہا اور ایمان جانے کی وجہ سے اپنے خاوند کے جو کہ مسلمان ہے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں؟ اب وہ عورت توبہ کر کے بغیر عدت کے ایام گزارے اور بغیر دوسرے مرد سے نکاح کئے اپنے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور پہلا مرد خاوند کو دینا ہو گا یا ساقط ہو گیا؟ بیٹو! تو جبروا۔

## الجواب

سائل نے ان زن و شو کا اول سے مکالمہ نہ دکھا جس سے اس قول زن کے معنی متعین ہوتے اس میں وہ پہلو بھی نکلتا ہے جس سے سلب علم نہ ہو مثلاً مرد نے دعویٰ کیا کہ فلاں وقت میرے دل میں یہ بات تھی عورت نے اس پر مرد سے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں اس وقت یہ بات ہونے کا گواہ کرے لہذا یہ الفاظ کے یعنی کیا تمہارے دل میں یہ ارادہ ہونا علم الہی میں تھا اس صورت میں لزوم محذور نہیں اللہ عز وجل فرماتا ہے :

وَجَعَلُوا اللَّهَ شُرَكَاءَ قُلُوبِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ  
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ ۚ

اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں، تم فرماؤ  
ان کا نام تو لویا اسے بتاتے ہو جو اس کے علم میں

ساری زمین میں نہیں۔ (ت)

نیز ممکن ہے کہ استغناء تقریبی ہو یعنی اس سے اقرار لینا چاہا کہ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدوق ہے جب وہ اقرار کرتا تو آگے اس پر تفریع کرتی مثلاً یہ کہ جب وہ دلوں کی خبر رکھتا ہے کیوں فاسد ارادہ دل میں لاتے ہو تو ایسے محل سوال پر کافی حکم نہیں ہو سکتا، یا اگر ثابت و متحقق ہو کہ عورت نے وہ الفاظ معاذ اللہ نفی علم کے لئے کہے تو بے شک کلمہ کفر تھے، اس روایت کی بنا پر جس پر اب فتویٰ ہے نکاح سے نہ نکلی، اگر وہ توبہ اور تجدید اسلام کرے تو نظر بظاہر الروایۃ دو گواہوں کے سامنے تجدید نکاح کر لیں اس سے زیادہ کی حاجت نہیں اور پر الہام کسی حال میں ساقط نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۲۔ مسئلہ سیدہ ایوب علی ساکن بریلی محلہ کسران ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بلاء نکاحی عورت اپنے گھر میں رکھتا ہے، چند مسلمانوں نے زید سے ہر چند کہا کہ تو اپنا نکاح کر لے، زید نے جھوٹ کہا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے میں اب نہ کروں گا، اور کسی کو اس کے نکاح کی خبر نہیں ہے، مسلمانوں نے کہا کہ تو مسلمان نہیں ہے جو شرعی حکم نہیں مانتا ہے زید نے جواب دیا کہ ہاں میں مسلمان نہیں ہوں لہذا سب مسلمانوں نے زید کو اپنی عقل سے اٹھا دیا بعد چند سے زید کہتا ہے کہ آپ میرا نکاح کر دو لہذا سوال ہے کہ از روئے شرع شریف زید کے واسطے کیا حکم ہے؟ والسلام

## الجواب

وہ سب لوگ گنہ گار ہوئے جنہوں نے اسے کہا کہ تو مسلمان نہیں اور جب وہ ایک عورت کو بی بی کی



طرح گھر میں رکھتا اور کہتا تھا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے تو اسے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہ تھی، نہ ان لوگوں کو نکاح نہ معلوم ہونے کے نکاح نہ ہونا لازم تھا ان لوگوں نے اپنی نادانی سے برخلاف شرع اسے اتنا تنگ کیا کہ آنحضرت شیطان نے اس سے کہلوادیا کہ ہاں وہ شخص مسلمان نہیں ہے، اس کہنے سے اس کا ایمان جاتا رہا اور نکاح اگر کیا بھی تھا باطل ہو گیا اب وہ پھر مسلمان ہو کر اس کے بعد عورت کی رضامندی سے اس سے نکاح کرے اور یہ سب لوگ بھی تو برکریں جنہوں نے ناحق تنگ کر کے یہاں تک نوبت پہنچائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶۵ ۲۶۶ مکملہ از شہر محلہ ذخیرہ مسجد نیاریان مسئلہ مولوی محمد افضل صاحب طالب علم درجہ اول

مدرسہ اہل سنت و جماعت ۱۱ محرم ۱۳۳۶ھ

(۱) عرض این ست کہ شخصے وعظ گفت گفت کہ شہید را بر نبی پنج فضیلت زیادہ دارد حدیث بیان کرد راست ست یا نہ؟ بر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسیار تجاویز بیان کرد کہ در مصنف ابی الشکور تکذیب فرمے کردی یعنی سر بر چوگان و پر لاش مبارک اس پر راندن و مستورات را بے پردہ بردن وغیرہ راست ست یا نہ؟ و گفتہ ابو الشکور در مصنف خود کہ زید و اوزدہ سردار خود را کشت کہ من شما امر نکردم بودم بقتل دے۔

(۱) عرض یہ ہے کہ ایک آدمی نے وعظ میں کہا شہید کو نبی پر پانچ درجے زیادہ فضیلت ہے یہ بات درست ہے یا نہیں؟ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق زیادتی کرتے ہوئے کہا کہ ابو الشکور کے مصنف میں ان کی تکذیب کی گئی ہے یعنی ان کے سر اور لاشے پر گھوڑے دوڑائے گئے، خواتین کو بے پردہ کیا گیا یہ درست ہے یا غلط؟ ابو الشکور نے اپنے مصنف میں یہ بھی بیان کیا کہ زید نے اپنے باڑہ سزا یہ کہتے ہوئے قتل کروا دیئے کہ میں نے تمہیں قتل حسین کا حکم نہیں دیا تھا۔

(۲) دیگر گفت کہ شہادت ناقصہ امام حسن را داده شد شہادت کاملہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ داده شد و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید شدہ و گفت در بیان این حدیث کہ بر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید فضیلت دارد معاذ اللہ بواسطہ جناب راست ست یا نہ؟

(۲) دوسرے یہ کہا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت ناقصہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کاملہ دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید نہیں اور اس نے اس حدیث کے بیان میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شہید کو فضیلت ہے (معاذ اللہ) امام حسین کے واسطہ سے آپ بتائیں یہ درست ہے یا نہیں؟

## الجواب

(۱) غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا کفر ہے اگر جزئی فضیلت مراد ہو تو یہ بے ادبی، بد زبانی اور مسلمانوں کی بدخواہی اور دین و ایمان کو جھٹلانے اور حد سے تجاوز کرنا ظلم ہے ان کا بعض غیر کفر و حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اسی طرح غیر ثابت مظالم ملعونہ اور ثابتہ مذکورہ اہلیت کرام کی اہانت سے خالی نہیں، اہلیت کے فضائل و مناقب کا بیان ہونا چاہئے نہ یہ کہ ان کو جیپ رگاں اور بے سہارا اور خستہ حال ثابت کیا جائے۔

میں نے عقل سے پوچھا بتاؤ ایمان کیسے  
تو عقل نے میرے دل کے کان میں کہا  
ایمان سراپا ادب ہے۔

اور ہمیں یزید پلید اور اس کے ظالمانہ افعال و اقوال سے  
کوئی سروکار نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس اور اسکی امثال سے  
پناہ عطا فرمائے۔

(۲) پہلی بات بے ادبی و سخن آفر کفر ہے  
واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

(۱) غیر نبی را بر نبی تفضیل کفر است اگر فضل جزئی مراد دار و نیز بے ادب و بد زبان و بد خواہ مسلمانان و برہم زن دین و ایمان ست و تجاوز از حد ظلم ست و بغض او کفر و سائرش حرام، قال تعالیٰ و من یعتقد حد و د اللہ فقد ظلم نفسه و ہجوں مظالم ملعونہ غیر ثابتہ و ثابتہ از پہلوئے اہانت اہل بیت کرام را اتہی نیست، فضائل و مناقب آہنا نشر باید نہ آنچنانکہ در شمار زبوناں و خستگان و جیپ رگاں باشند۔

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست  
عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است

و مارا یزید و افعال و اقوال ظالمانہ و منافقانہ  
آں پلیہ کارے نیست، اعاذنا اللہ تعالیٰ  
منہ و امثالہ۔

(۲) سخن اول بے ادبی و سخن آفر کفر  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۴

قد اکو ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے ؟

## الجواب

اللہ عز و جل جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ بہت بُرے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز  
لہ القرآن الکریم ۱/۶۵

لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۸ از ریاست بہاولپور مقام فرید آباد ڈاک خانہ غوث پور مرسلہ مولوی نور احمد صاحب فریدی

۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

ہو الحق بشرت ملاحظہ عالیہ عالی جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب یریلوی مدظلہم  
العالیٰ مجددانہ حاضرہ یا حضرت اقدس دام فیوضاتکم العالیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قصہ  
آداب نیاز مندانہ بجا لاکر عارض ہوں کہ اس جگہ دربارہ مسئلہ وحدۃ الوجود سماع علماء میں سخت  
اختلاف ہے، زید کہتا ہے مسئلہ وحدۃ الوجود حق ہے اور صحیح ہے جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
و اولیائے عظام علیہم الرضوان کا مشرب ہے اور سماع لاهلہ شرعاً درست ہے۔ ہر دو مسائل کا  
ثبوت کتب اسلامیہ سے موجود ہے، بجز اس کے یہ خلاف ہے اور فتویٰ دیتا ہے کہ مشرب وحدۃ الوجود  
تمام کافر ہیں اور سماع بلا تخصیص مطلق حرام ہے اور اس کا مرتکب معاذ اللہ ملعون و کافر ہے اور ہر دو  
مسائل کا ثبوت کسی کتاب اسلامی میں نہیں، فلہذا یکمال ادب معروض کہ بجا الہ کتب معتبرہ فتوائے خود سے  
امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جواب سر فرازی بخشیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون  
کاذب تاکہ تشویش اور خطرہ ایمانی بین المسلمین نہ آئے، والا جوعلی اللہ (اجر اللہ کے پاس ہے۔ ت)

### الجواب

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں تین چیزیں ہیں: توحید، وحدت، اتحاد۔ توحید مدار ایمان  
ہے اور اس میں شک کفر، اور وحدت وجود حق ہے، قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اکابر دین سے  
ثابت، اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شیخ خبیث کلمہ کفر ہے۔ رہا اتحاد وہ بیشک زندقہ و الحاد اور  
اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا ص

گرفرق مراتب نکتی زنیستی

(اگر تو فرق مراتب نہ کرے تو زنیستی ہے۔ ت)

حاشیہ الہ الہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد۔ اور وحدت وجود یہ کہ وہ صرف  
موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں۔ قرآن کریم میں ہے،

کل شئ ہالک الا وجہہ لی ہر چیز فانی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ (ت)

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور اکرم فرماتے ہیں:  
اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید  
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ہے کی بات ہے کہ سن لو اللہ عز و جل کے سوا ہر  
چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔

کتب کثیرہ مفصلہ اصحابہ نیز مسند میں ہے سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی،

فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ و انتک مامون علی کل غائب

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جمیع غیوب پر امین ہیں)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اقول یہاں فرقے تین ہیں،

اول خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وجود کو اللہ و مخلوق میں مشترک

سمجھے ہیں۔

دوم اہل حق و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔

سوم اہل زندہ و ضلالت کہ اللہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص و شے کی الوہیت کے مقرر  
ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبی مثال سے روشن ہوں گے، ایک بادشاہ اعلیٰ جاہ آئینہ خانہ میں  
جلوہ فرما ہے جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں، آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے  
کہ ان میں ایک ہی شے کا عکس کس قدر مختلف طوروں پر متجلی ہوتا ہے، بعض میں صورت صاف نظر آتی ہے  
بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی بعض میں چوڑی  
کسی میں خوشنما کسی میں بھونڈی، یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس  
ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں متجلی ان سے منزہ ہے، ان کے اُلٹے، بھونڈے، دھندلے  
ہونے سے اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا واللہ المثل الاعلیٰ (اور اللہ کی شان سب سے بلند۔ ت)

لہ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الادب باب ما یجوز من الشعر والرجز قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۰۸

لہ المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابة قصہ اسلام سواد بن قارب دار الفکر بیروت ۳/۶۰۹

لہ القرآن الکریم ۱۶/۶۰

اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے :

اول نا سمجھ بچے انھوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسے وہ ، ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہو جاتے ہیں ، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں ، وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی ، مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے یہ سب اسی کے عکس ہیں ، اگر اس سے حجاب ہو جائے تو یہ سب صفحہ ہستی سے معدوم محض ہو جائیں گے ، ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پر تو کی نمود ہے ۔  
دوم اہل نظر و عقل کامل ، وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے موجود ایک وہی ہے یہ سب ظل و عکس ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے اس تجلی سے قطع نظر کہ دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے ، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و خالی ہیں اور بادشاہ موجود ، یہ اس نمود وجود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی یہ ناقص ہیں ، وہ تمام یہ ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں ، اور وہ سلطنت کا مالک یہ کوئی کمال نہیں رکھتے ۔ حیاء ، علم ، سمع ، بصر ، قدرت ، ارادہ ، کلام سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع ، تو یہ اس کا عین کیونکر ہو سکتے ہیں ، لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صرف اس تجلی کی نمود ، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجود ۔

سوم عقلمند کے اندھے سمجھ کے اندھے ان نا سمجھ بچوں سے بھی گزر گئے ، انھوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی ، جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی ، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہ ان کے سروں پر بھی ، انھوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بلکہ شروع کیا کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص نقصان قوایل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مورد کر دیا کہ جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج اُلٹے بھونڈے بد نما ، دھندلے کا جو عین ہے قطعاً انہیں ذمائم سے متصف ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً ( ظالم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے ) انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجود حقیقی احتیاج سے پاک وہاں جسے آئینہ کہتے وہ خود بھی ایک ظل ہے پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان



کے صفات مثل کلام و سمع و بصر و علم و ارادہ و حیات سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا لیکن وجہ حقیقی عز جلالہ کے تجلی نے اپنے بہت ظلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پر توڑ الایہ وجہ اور بھی ان بچوں کی نا فہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایت حتی ہوئی وہ سمجھ لے کہ یہ

بیک چراغ ست دریں خانہ کہ از پر تو آں  
ہر کجائی نگری انجمنے ساخته اند

(اس گھر میں ایک چراغ ہے اس کی روشنی سے ہر جا بار و فانی ہے۔ ت)

انہوں نے ان صفات اور خود وجود کی دو قسمیں کیں، حقیقی، ذاتی کہ متجلی کے لئے خاص ہے، اور ظلی عطائی کہ ظلال کے لئے ہے اور حاشائے تقسیم اشتراک معنی بلکہ محض موافقت فی اللفظ، یہ ہے حتی حقیقت و عین معرفت و اللہ الحمد۔

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی  
لو لا ان هدانا الله لقد جاءت سر سسل  
سربنا بالحق صلی الله تعالی علیہم و  
علی سیدہم و مولاہم و باسراک وسلم۔  
سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اس کے لئے  
ہدایت دی جبکہ ہم خود راستہ پانے والے نہ تھے اگر  
اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی نہ فرماتا یقیناً ہمارے رب کے  
تمام رسول حق تھے، اللہ تعالیٰ ان سب پر اور ان سب  
کے آقا و مولا پر رحمتیں اور برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (ت)

سماع مجرد کہ جملہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو بلا شبہ اہل کو مباح بلکہ مستحب ہے اس پر انکار شرعاً صدیقیوں  
پر انکار ہے اور معاذ اللہ صدیقین کی تکفیر کرنے والا خود کفر و خبیث کا سر اور ہے، اس کی تفصیل فتاویٰ فقیر  
خصوصاً رسالہ اجل التجیر میں ہے یاں مزامیر شرعاً ناجائز ہیں، حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الہی  
والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: مزامیر حرام است (مزامیر حرام ہیں۔ ت)  
اور اہل اللہ کسی معصیت الہی کے اہل نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۹۹ م ۱۳۰۶ھ از کھنڈل ضلع اکیاب ملک برہما مرسلہ محمد بدیع الرحمن ۲۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ  
اندریں کہ شخصے عالمے را در اشائے سخن بدیں گونہ  
دشنام داد کہ چہ ذکر علم تحصیل نمودی و چہ ذکر عالم  
ہستی پس سب علم و عالم معاد و تصاف آں  
ایک شخص نے دوران گفتگو عالم دین کو اس طرح  
گالی دی ہے تو نے ذکر علم حاصل کیا ہے تو ذکر  
عالم ہے، اس نے علم اور عالم کو ذکر اور آگہ تامل

با ذکر و آلہ تناسل توہین علوم دین و ہتک عالم متین  
ست یا نہ، بر شق اول بر شتم موصوف چنان حکم  
سے متصف کیا، یہ علم دین و عالم متین کی توہین ہے  
یا نہیں؟ اگر ہے تو شاتم پر شرع محمدی کا کیا حکم  
جاری ہوتا ہے؟ دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔

### الجواب

فقہائے کرام توہین عالم را کفر داشتہ اند، در  
مجمع الانہرست، من قال للعالم عویلم علی  
وجه الاستخفاف کفر۔ آنجا اگر تاویل را  
راہی بود توہین علم دین خود کفر خالص است۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔  
فقہائے کرام نے عالم کی توہین کو کفر قرار دیا ہے،  
مجمع الانہر میں ہے اگر کسی نے توہین کی نیت سے  
عالم کو عویل (گھٹیا عالم) کہا تو یہ کفر ہے، اگر یہاں  
تاویل کریں تو علم دین کی توہین خالص کفر ہے واللہ  
تعالیٰ اعلم (ت)۔

۲۴۲۲ از کشمیر خاص محلہ رنگریزاں بجانہ منشی چہ داغ ابراہیم براستہ جہلم مرسلہ محمد یوسف صاحب  
۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

- (۱) کوئی شخص فقہ کا انکار کرے کہ میرا فقہ پر ایمان نہیں ہے تو کیا وہ مسلمان ہے یا کافر؟
- (۲) اگر وعظ میں کوئی کہے کہ بعد خدا کے درجہ عالم کا ہے فقط، تو اس کا کیا حکم ہے؟
- (۳) اگر کوئی یوں کہے کہ آدم علیہ السلام نے کپڑا پہنا ہے اور داؤد علیہ السلام نے آہن گروں کا کام  
کیا ہے اور فلاں پیغمبر نے حجام کا کام کیا، تو اس میں کیا بے عزتی بنیوں کی ہے یا نہیں؟

### الجواب

(۱) فقہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے،  
قال اللہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقة  
منہم طائفة لیتفقہوا فی الدین۔  
اور قرآن مجید کا انکار کفر ہے۔

(۲) اگر اس نے عالم سے مراد یہی عرفی علماء تھے جنہیں مولوی کہتے ہیں تو یہ کلمہ کفر ہو گا کہ اس  
میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر علماء کی تفصیل لازم آتی ہے اور اگر مطلق عالم مراد لیا کہ انبیاء

علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل ہے تمام عالم سے اعلیٰ واعلم تو وہی ہیں، تو ضرور حق ہے اور جب بات محتمل ہے تو قابل پر کوئی حکم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے قرآن کلام سے متعین نہ ہوتا ہو۔

(۳) حجام کا کام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرنا تو اس شخص کا افتراء ہے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑا بنانا سکھایا گیا، داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کوہِ نازم کیا گیا کہ وہ اس سے زبریں بناتے، یہ بیان اگر اس نے محل توہین میں کیا تو کافر مرتد ہے اور اگر کسی محلِ صحیح میں نیست صحیح سے کیا تو حرج نہیں، اور اگر نہ کوئی نیست فاسدہ تھی نہ صحیحہ ویسے ہی بے معنی حکایات کے طور پر بیان کیا تو بے ادب ہے اور قابلِ تعزیر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مشکوٰۃ از شہر کمنہ محلہ قاضی ٹولہ مرسلہ حاجی سعد الدین صاحب ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

تفضل حسین نے ایک جلسہ عام میں منبر پر بیٹھ کر یہ کہا کہ آج میں ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں جو آج تک حاضرین جلسہ نے نہ سنی ہو کیونکہ کسی عالم اور کسی فقیر نے آج تک بیان نہیں کیا وہ بات یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے پر تشریف لائے آپ کی سوئی ٹوٹ گئی تھی وہاں اندھیرا تھا اس کو وہ تلاش کر رہی تھیں تاہم کی کی وجہ سے نہ ملتی تھی حضور نے قسم فرمایا دندانِ اقدس کی روشنی سے وہ سوئی مل گئی، حضور نے خیال فرمایا کہ میرے دانت ایسے روشن ہیں کہ آج تک کسی کے ایسے نہ ہوئے اس تکبر کی وجہ سے حضور کا دندانِ اقدس جنگِ احد میں شہید ہو گیا۔

(۲) حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے اس وجہ سے پاؤں شریف پر ورم آگیا، کسی صاحب نے یہ عرض کیا کہ حضور پتھر آگ میں گرم کر کے سینکیں، حضور نے جس وقت پتھر آگ میں ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی کہ ہم آگ میں بدلہ تجھ کو دیں گے، ان الفاظ سے توہین ہوئی یا نہیں، اور ہوتی ہے تو کس حد تک، یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں یا غلط؟ اس کے بیان کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے اور سامعین پر اس کا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس طرح اس گناہ سے بری ہوں؟

## الجواب

پہلی روایت کہ قسم فرمانے سے سوئی مل گئی، یہاں تک ٹھیک ہے، اس کے بعد جو اس بیان کرنے والے نے بڑھایا ہے وہ صریح کذب و افتراء ہے اور اس کے ساتھ جو اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت معاذ اللہ تکبر کا لفظ کہا وہ صریح کفر ہے وہ ایمان سے نکل گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جیسے مجمع میں اس نے وہ ناپاک ملعون لفظ کہا اسے حکم ہے کہ ویسے ہی

جمع میں توبہ کرے اور اسلام لائے، اگر نئے سرے سے مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں کو اس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرتبے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز حرام، ایسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، مرنے کے بعد اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، بلکہ اس کے کفر پر مطلع ہو کر جو کوئی اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ کرے گا اور اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ شفقائے امام قاضی عیاض و بزاز یہ و ذخیرۃ العقبیٰ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہ میں ہے،

من شک فی عذابه و کفره فقد کفر  
جس نے اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

(۲) اور وہ جو دوسری روایت پتھر کی اس نے بیان کی وہ بھی محض جھوٹ اور اس کا اقرار ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو وہ روایت اس پر جنم کے پتھر برسائے گی وہ لوگ جو ایسے کو بیان کرنے کے لئے بٹھاتے ہیں اور اس کا بیان سنتے ہیں سب سخت گنہ گار ہیں اور اگر اس پہلی روایت کو سن کر پسند کیا تو وہ پسند کرنے والے سب اس کی مثل کافر ہو گئے اور ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں، ان پر توبہ فرض ہے، اور یہ روایت اللہ کے ہاتھ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کنگ بخش بازار مرسلہ داور علی خاں سہاوری ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ  
ایک اشتہار بجنسہ روانہ خدمت کرتا ہوں اس میں علامہ میں جو لکھا ہے اس سے مسلمانان کنگ بہت الجھن میں پڑ گئے ہیں کیونکہ جس کتاب کے حوالے سے لکھا ہے وہ غیر مقلدین کی کتاب کا حوالہ ہے اس واسطے مکلف ہوں کہ اس کا جواب دیجئے تاکہ مسلمانان کنگ کی بے چینی دور ہو۔

### الجواب

ظاہراً مسلمانوں کی پریشانی کا باعث یہ ہے کہ اس قول کو صاحب اشتہار کی طرف سے سمجھ حالانکہ اس میں وہابیہ کا قول نقل کیا ہے، یہ قول وہابیہ کے پیشوا اسماعیل دہلوی کا ہے کہ اس نے تقویۃ الایمان میں لکھا اور شیطنیت پر سخت شیطنیت یہ کہ اس کلمہ کفر کو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا کہ حضور فرماتے ہیں میں بھی تمہاری طرح ایک دن مر مٹی میں ملنے والا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبہ کا کلمہ اور پھر اسے خود حضور کی طرف نسبت کرنا دوہرا استحقاق عذاب نار ہے



نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حتی یرزق لہ  
بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن  
کھانا زمین پر، اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے  
جاتے ہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون لہ  
انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں  
پڑھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از رادھن پور گجرات قریب احمد آباد مرسلہ حکیم محمد میاں صاحب، اجادی الثانی ۱۳۳۶ھ

(۱) ایک مولوی صاحب وعظ میں اس طرح کہتے تھے، "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے کلام پاک میں  
یوں ارشاد فرماتے ہیں، اور کبھی اس طرح کہتے تھے، "ارشاد فرماتا ہے، "کہیں تو اللہ فرماتے  
ہیں اور کہیں اللہ فرماتا ہے، ایسے کلام کے کہنے سے انسان پر کفر شرک تو لازم نہیں آتا یا آتا ہے،  
گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں، اور کتابوں کے مصنف نے "اللہ فرماتے ہیں" کیوں نہیں لکھا، اور  
فرماتا ہے، "لکھا، کیا وجہ؟

(۲) ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک شہر سے فتوے آئے ہیں اس میں کئی مہریں ہیں اس میں لکھا  
ہے کہ "بہشتی زیور" سے انکار کرنے والا کافر ہے، اس کی عورت بھی نکاح سے خارج ہو گئی،  
اقرار و انکار کرنے والے مسلمان ہی ہیں، مسلمانوں کو کافر کہنا جائز ہے؟ جنھوں نے مسلمانوں  
کو کافر کہا اسے کیا چاہئے؟

## الجواب

(۱) اللہ عز وجل کو ضمائر مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد فرد وتر ہے اور تعظیماً ضمائر  
جمع میں بھی حرج نہیں، اس کی نظیر قرآن عظیم میں ضمائر متکلم ہیں تو صمد با جگہ ہے: (مثلاً)  
اتأفحن نزلنا الذکر و انساہ

لے سنن ابن ماجہ باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹  
لے مجمع الزوائد باب ذکر الانبیاء علیہم السلام دار الکتاب بیروت ۲۱۱/۸  
المطالب العالیہ حدیث ۳۴۵۲ توزیع عباس احمد اباز مکہ المکرمة ۲۶۹/۳



الحفظون

اس کے نگہبان ہیں (ت)

اور ضمائر خطاب میں صرف ایک جگہ ہے وہ بھی کلام کا فرسے کہ عرض کرے گا: سب ارجعون لعلیٰ عمل صلحا (اے میرے رب مجھے واپس پھر دیکھے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں۔ ت) اس میں علماء نے تاویل فرمادی کہ یہ ارجع کی جمع باعتبار تکرار ہے یعنی ارجع ارجع ارجع یاں ضمائر غیبت میں بے ذکر مرجح صیغ جمع فارسی اور اردو میں بکثرت بلاغیہ رائج ہیں۔

آسمان بار امانت نہ توانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند  
(آسمان امانت کا بوجھ نہ اٹھا سکا، قرعہ فال مجھ دیوانہ کے نام نکلا۔ ت)

سعدیاریوز اول جنگ بہ ترکان دادند  
(اے سعدی! روز اول سے جنگ ترکوں کو دے دی گئی ہے۔ ت)

ز رُویت ماہ تاباں آفتیدند ز قدت سر و بستاں آفتیدند  
(تیرے چہرہ اقدس سے روشن چاند پیدا ہوتے ہیں تیرے قد انور سے باغ کے سرو اُگتے ہیں۔ ت)

ایسی جگہ لوگ کارکنانِ قضا و قدر کو مرجع بتاتے ہیں، بہر حال یونہی کہنا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مگر اس میں کفر و شرک کا حکم کسی طرح نہیں ہو سکتا، نہ گناہ ہی کہا جائے گا بلکہ خلافتِ اولیٰ (۲) مسلمان کو کافر ٹھہرانا کفر ہے مگر اس کی کیا شکایت کہ بہشتی زیور کا مصنف اور اس کے ماننے والے وہی ہیں جن کو علمائے حرمین شریفین فرما چکے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۸۸ از گھنڈہ ضلع ہوشیار پور مرسلہ امجد علی خاں صاحب معرفت مولوی شفیق احمد صاحب بیسپوری متعلم مدرسہ اہل سنت و جماعت ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ  
اگر کوئی شخص آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو بیل حدیث انا من نور اللہ (میں اللہ کے نور سے ہوں۔ ت) نور الہی کا جزو مانے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ لفظ معنی فاسد کا موہم اور موہم سے بچنا واجب۔ ردالمحتار میں ہے:

مجرد ايها المعنى المحال كاف في محض محال معنى کا وہم بھی معانیت کے لئے کافی المنع ۱۰  
ہوتا ہے۔ (ت)

نور کا اطلاق نفس ذات پر بھی ہے،  
اللہ نور السموات والارض ۱۱۔  
بلکہ حقیقۃً نور وہی ہے،  
اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ (ت)

فان النور هو الظاهر بنفسه والمظهر . کیونکہ نور بنفسہ ظاہر اور غیر کو ظاہر کرنے والا ہے  
لغیرہ کا قال الامام حجة الاسلام الغزالي . جیسا کہ امام حجۃ الاسلام غزالی نے کہا (ت)  
اور حقیقت لغیرہ و عرفیہ میں روشنی کو کہتے ہیں وہ ایک عرض اور مخلوق ہے قالہ الامام  
النووي في شرح صحيح مسلم (یہ بات امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہی ہے۔ ت)  
معنی اول پر جزئیات محال اور اس کا ماننا کفر، اور معنی دوم پر جزئیات واقع، اور اس کا ماننا  
صحیح، لہذا ایسے لفظ کے یوں مطلقاً اطلاق سے احتراز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۲۹ از کوہ المورہ بانس گلی مرسلہ کرم بخش عرف بہوا ۱۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۹ھ

ہولی کے موقع پر سر بازار مخصوص مسلمانوں کی دکانوں کے دو بروٹھر ٹھہر کے ہنود نے ایسے  
شرمناک الفاظ میں حملہ کیا ایک گیت گایا جس میں مذمت کلام پاک اور توہین خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم تھی، وہ الفاظ یہ ہیں، گیت، مسلمانوں کی لڑکیاں پڑھنے بیٹھیں قرآن، اللہ مارے...  
رسول مارے... ان الفاظ کو مسلمانان المورہ سن کر بذریعہ کچہری چارہ جوتی نہ کریں بلکہ ہنود کے معافی  
چاہنے پر معافی دینے کو آمادہ ہو جائیں تو شرع کا کیا حکم ہے؟ آیا مسلمان مواخذہ دار ہوں گے یا نہیں؟

### الجواب

اللعنة الله على الظالمين (سنو، ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ ت) وہ بے عزت لوگ شاید

علہ وعلہ یہاں فحش الفاظ تھے۔

۱۰ رد المحتار کتاب المحظورات البیحة فصل فی البیحة دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۵۳/۵  
۱۱ القرآن الکریم ۳۵/۲۴  
۱۲ ۱۸/۱۱

مسلمان ہی نہ ہوں گے، جنہوں نے اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایسے ناپاک ملعون الفاظ سنے اور کچھ پڑا نہ کی ملعون کانے والے کافروں اور خبیث سننے والوں کی ضرور ملی بھگت ہوگی وہ خوب جانتے ہوں گے کہ یہ باطن میں کافر اور ان کے دینی بھائی اور انھیں کی طرح ہولی کی آگ میں دینی حمیت اور انسانی غیرت دونوں پھونکے بیٹھے ہیں جب تو ان کے سامنے بے دغدغہ اللہ و رسول کو برسرِ بازار گالیاں دیں اور ان کے ساتھ بے غیرتوں کی بیٹیوں کو کیا کیا بکھائیں، الا لعنة الله على الظالمين (سنو، ظالموں پر اللہ کی لعنت - ت) یہ بے عزت اگر واقع میں مسلمان نہیں ہیں تو انھیں جہنم میں جانے دیں وہاں اور جو مسلمان ہیں ان پر لازم ہے کہ جائز چارہ جوئی انتہا کو پہنچائیں ورنہ اعداء اللہ کو اور شہ ہوگی اور اللہ و رسول کو اور زیادہ گالیاں دی جائیں گی اور اس کا وبال ان سب خاموش رہنے والوں پر پڑے گا، الا لعنة الله على الظالمين، اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقط چند بے غیرتوں کے نہیں کہ ان کے معافی دینے سے معافی ہو جائے اس میں ہر مسلمان مدعی ہے، امام قاضی عیاض شفا شریف میں امام اجل، (نوٹ، جواب نامکمل دستیاب ہوا)

۲۸ مئی ۲۰۱۵ء از خیر آباد محلہ شیخ مہرا کے ضلع میانوالی اور مدرسہ اقیار علی صاحب ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و ہندہ دونوں مسلمان حنفی المذہب زین و شوہر، ہندہ جاہل بیوقوف اور بد مزاج ہے، زید اپنی معمولی ضرورت بھر پڑھا لکھا ہے اور اپنے مذہب کا پابند ہے، ہندہ کی بیوقوفی سے زید کچھ ناخوش ہوا اس پر ہندہ تند مزاج ہو گئی، حالت تکرار میں غصہ سے زید نے ہندہ سے یہ کہا کہ میں نے تم کو بار بار نصیحت کی کچھ سود مند نہ ہوا اور پھر فضیحت اپنی اور تمھاری لوگوں میں کی، اس کی بھی تم نے پرواہ نہ کی، اب درجہ اذیت کا باقی ہے جو میں تم کو دے سکتا ہوں اور یہ شریعت کی تعلیم ہے گواہیت دینے کو طبیعت نہیں چاہتی اور اس کے بعد اگر راہ پر نہ آؤ گی پھر مجبوراً مجھ کو اخیر درجہ کا جو حکم ہے اس کی تعمیل کرنا ہوگی اگر تم کو میرے ساتھ رہنا منظور نہیں ہے تو تم آزادی حاصل کر سکتی ہو اور میں تم کو آزاد کر سکتا ہوں اس کے بعد جو میرا جی چاہے گا میں کروں گا اور جو تمھارا جی چاہے تم کرنا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ شریعت کا یہ صاف حکم ہے کہ جب کسی طرح نباہ کی شکل نہ ہو تو آزادی ہونا چاہئے، اس پر ہندہ نے غصہ میں یہ کہا کہ ”چو لھے میں جائے ایسی شریعت“ یا ”مری پڑے ایسی شریعت پڑے“

(۱) اس فقرہ کے جاری کرنے سے عورت کس جرم یا گناہ کی مرتکب ہوئی اور اس کا دفعہ کیا ہے؟

- (۲) ایسے الفاظ کہنے سے عورت پر ارتداد کا حکم تو نہیں ہوتا ہے؟  
 (۳) اگر ارتداد کا حکم عائد ہوتا ہے تو نکاح ہندہ اور زید میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟  
 (۴) اگر اس فعل سے نکاح میں کچھ نقصان ہو اور شوہر نے جماع کیا تو یہ فعل کیا ہوا؟  
 (۵) اگر ایسی صورت میں جماع کیا اور حمل قرار پایا تو اولاد کیا کہلاوے گی، حلالی یا حرامی؟  
 (۶) اور اگر کوئی حکم الفاظ بالالکی وجہ سے عورت کے خلاف ہے اور اس نکاح میں کچھ نقصان نہیں تو اس کا دفعیہ کیا ہے؟

### الجواب

ہندہ مرتدہ کا فرہ ہوگئی، شوہر پر حرام ہوگئی، جب تک توبہ کر کے اسلام نہ لائے اس سے جماع حرام ہے، اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی اگرچہ ولد الزنا نہ کہیں، ہندہ پر فرض ہے کہ اس ملعون ناپاک لفظ سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اس کے بعد زید دوگواہوں کے سامنے اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۶ از شہر کمنہ محلہ سہ سواتی ٹولہ مسئلہ محمد یحییٰ صاحب ۴ شوال ۱۳۳۷ھ

کافر کو کافر کہنا چاہئے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ شاید مرتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے، زید اگر باز نہ آئے تو اس سے سلام علیک جائز ہے یا ناجائز؟

### الجواب

کافر کو ضرور کافر کہا جائے گا، زید کا خیال غلط ہے جہالت پر مبنی ہے اسے سمجھایا جائے اگر نہ مانے تو قابل ترک ہے پھر اس سے سلام علیک نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۷ از موضع موہن پور ڈاکخانہ دیورنیاں ضلع بریلی مسئلہ نور محمد نور باف ۱۳ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت منکوحہ کو اسی روز اس کے خاوند نے طلاق دی اور اسی روز قاضی صاحب نے اس کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ پڑھا دیا قاضی مذکور سے کہا گیا کہ یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ اس میں عدت کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کچھ ضرورت نہیں ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کتنے نکاح ایسے پڑھائے ہونگے انہوں نے کہا کہ سیکڑوں نکاح ہم نے ایسے ہی پڑھائے ہیں، حالانکہ وہ عورت بالغ تھی اور اپنے شوہر کے یہاں آتی جاتی اور رہتی تھی اس حالت میں وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور نکاح پڑھانے والے پر شریعت کا حکم کیا ہے؟ اس شخص کا نکاح پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان قاضی صاحب کا بھی نکاح رہا یا نہیں؟



## الجواب

وہ نکاح حرام قطعی ہوا اور اس میں قربت زنائے خالص ہے، ان مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً فوراً  
جدا ہو جائیں، اور عورت پر فرض ہے کہ عدت پوری کرے اس کے بعد نکاح کر سکتی ہے، قاضی جو مدت سے  
نکاح خوانی کر رہا ہے نرا وحشی جنگلی نہیں ہو سکتا، جو مسئلہ عدت سے آگاہ نہ ہو اس حالت میں اس کا  
کہنا کہ ”عدت کی کچھ ضرورت نہیں“ کفر ہے اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اور وہ ایمان سے خارج ہو گیا،  
اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو، اس کے بعد اس کی عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح  
کرے، ایسے شخص سے نکاح ہرگز نہ پڑھوایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۸ از شہر بریلی کہنہ محلہ گھر جعفر صاحب مسئلہ اقیار رسول صاحب ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مرتبہ کسی جگہ بسم اللہ شریف میں گیا اور وہاں  
سے جب واپس آیا تو اس کو اپنے دوست عمرو کے گھر جانے کا اتفاق ہوا، عمرو نے دریافت کیا کہ کہاں  
گئے تھے؟ زید نے صاف کہہ دیا کہ مجھ کو بسم اللہ شریف میں جانے کا اتفاق ہوا، دوسرے دن زید شہر کو  
کپڑا وغیرہ خریدنے گیا تو اسے جب عمرو کے مکان پر سے گزرا تو عمرو نے بطور مذاق کے دریافت کیا  
کہ بسم اللہ میں گئے تھے؟ چونکہ زید تھکا ہوا تھا گرمی زیادہ پڑ رہی تھی کچھ ہوش و حواس بجا نہ تھے غلطی سے  
بے ساختہ اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ نعوذ باللہ ”ستر پر گئی بسم اللہ“ تمہیں ہر وقت مذاق ہی رہتا  
ہے“ بعد زید اتنا کہہ کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے توبہ کر لی، مگر پھر بھی وہ لوگ اس کو کافر کہنے لگے انہوں نے  
تمام لوگوں کو مجبور کر کے کہلوایا کہ یہ کافر ہے، حالانکہ اس نے صدق دل سے توبہ کر لی، اب اگر کوئی طریقہ  
توبہ کرنے کا ہے وہ تحریر کر دیجئے اور ان لوگوں کی بابت تحریر کیجئے کہ وہ کس حالت میں ہیں جو کہ ایک مسلمان کو  
توبہ کرنے کے بعد بھی کافر کہیں، زید کی مراد لفظ بسم اللہ سے نہ تھی بلکہ اس رسم سے جس میں لوگ بطور شادی  
وغیرہ کے جمع ہوجاتے ہیں۔

## الجواب

اس میں زید نے بُرا کیا بہت بُرا کیا اس پر توبہ فرض تھی وہ اس نے کر لی، اس کے بعد جو لوگ اسے  
کافر کہتے ہیں سخت سخت اشد اشد گنہگار و مستحق عذابِ نار ہوتے ہیں، ڈریں ڈریں کہ کہیں خود کھنڈ میں  
نہ پڑیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
من عیرا خا کا بذنب لم یمت حتی یعلمہ، یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے  
لے جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۳/۲



سرواۃ الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحسنہ، ای ذنب قد تاب منہ کہا فی سواۃ ذکرہا فی الشرعۃ قالہ فی المحدثۃ النذیۃ۔  
وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو (اسے ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ یہاں وہ گناہ مراد ہے جس سے توبہ کر لی گئی ہو، جیسا کہ

شرعہ میں مذکور روایت میں ہے اسے حدیقۃ النذیۃ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ت)  
والعیاذ باللہ تعالیٰ ہذا فی الذنب فکیف بالاکفار وصالہ من قرأہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
کیا بنے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۸۹ مولوی حسنت اللہ صاحب سنی حنفی قادری رضوی لکھنؤی ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثریم اللہ تعالیٰ وقصریم وابدیم وایدیم اس مسئلہ میں کہ سنیوں کے محلہ میں ایک قادیانی آکر لبسا، زید سنی نے مردوں جو رتوں کو اس کے گھر میں جانے اس سے خلا ملا میل جول حصہ بخرہ رکھنے سے منع کیا، ہندہ جس کے بیٹے وغیرہم سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں اس نے کہا کہ بٹے نمازیے پڑھ کے ملا ہو گئے ہم عذاب ہی بھگت لیں گے، اس بیچارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے تو اب ہندہ کا کیا حکم ہے؟ بتینوا تو جردا (بیان فرما کر اجر پائیے۔ ت)

### الجواب

ہندہ نماز کی تحقیر کرنے، عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی کو اس فعل مسلمانوں سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و نا حق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گئی اپنے شوہر پر حرام ہو گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
مسئلہ ۲۹۰ از رامہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی مرسلہ تاج الدین امام مسجد ۱۶ صفر ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس سلسلہ میں کہ ایک بد مذہب کہتا ہے کہ نور حضرت کا غیر مخلوق ہے۔

### الجواب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور یقیناً مخلوق الہی ہے، مصنف عبد الرزاق میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

یا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور  
نبیک من نور ۱۰ (الحديث)  
جو حضور کے نور کو غیر مخلوق کے منکر قرآن عظیم ہے،  
قال الله تعالى خالق كل شيء فاعبدوه ۱۰  
والله تعالى اعلم۔  
اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے  
پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔  
اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: وہ ہر شے کا  
خالق ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ واللہ تعالیٰ  
اعلم (ت)

۲۹۱ مسئلہ از گونا سنٹرل انڈیا ریاست گوالیار  
مرسلہ محمد صدیق حیکر ٹری انجمن اسلامیہ  
۱۷ صفر ۱۳۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ٹوٹکے کرانا ہے بکر بطور صدقہ مرضی کے سر ہانے  
بندھانا ہے اور مرضی کو سوار کرانا ہے (اگر وہ کھن ہو) پھر اس بکرے کو دفن کرانا ہے اور وہ اس کو  
ضروری خیال کرتا ہے اور اس پر عامل ہو اور پتلا بنواوے اور مرغارڈاواوے اور سیندور وغیرہ لگوائے  
جو طریقہ سحر سے ہے، آیا زید پتلا کے شرک ہے یا نہیں؟ اور اس پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے یا  
نہیں؟ اور ایسے شخص کو اہل اسلام کو امام اپنا بنانا چاہیے یا نہیں؟ اور اگر مسلمانوں سے کہا جادے  
کہ ایسے شخص پر زجر کرنا چاہئے اس کو کم از کم امامت سے معزول کر دو ان چھ دن پر ٹھہر مسلمان یہ کہیں کہ ہم  
تو زید پر ایمان لاتے ہیں، توبہ کیسا ہے؟ اگر زید کے مراسم نیلام کفندہ شراب سے ہوں جو پاری ہے  
اور آمدنی شراب سے وہ روپے دیتا ہو اور زید اسے بلا کراہت نہایت خوشی سے خرچ میں لاتا ہو اور  
اس نیلام کار شراب کے یہاں سے کھانا آتا ہو جو آمدنی شراب سے ہے اور زید بخوشی اسے کھاتا ہو تو  
زید کو امامت سے معزول کر دینا مسلمانوں کے لئے امر مستحسن ہے یا نہیں؟ اور جو ان پڑھ لوگ اس کے  
امام رہنے پر اصرار کریں ان کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب

بکرادفن کرنا اور مرغارڈنا اور اسے صدقہ سمجھنا اور خصوصاً ضروری جاننا اور پتلا بنوانا یہ سب افعال  
شیاطین و ساحران ملعونین ہیں ان کے ساتھ اگر کوئی قول یا فعل یا اعتقاد کفری ہو تو ضرور کفر ہے ورنہ

کبیرہ اور سخت کبیرہ اور فاعل فاسق اور عذاب نار کا مستحق اور امامت کا محض نالائق، اسے معزول کرنا واجب اور اس کے پیچھے نماز ممنوع و گناہ اور اس کا پھیرنا لازم، اور جو اس پر اس کی حمایت کرتے ہیں مورد عذاب و مستحق عقاب ہوتے ہیں خصوصاً وہ کہنے والے کہ ہم تو زید پر ایمان لائے ہیں انھیں تجدید اسلام و نکاح چاہئے اور زید کو بھی جبکہ قولاً یا فعلاً کوئی کفر صریح اس سے ثابت نہ ہو ورنہ خود ہی اس کا نکاح باطل اور اسلام زائل، والعیاذ باللہ، کافر سے دوستانہ رکھنا مسلمان کو شایاں نہیں،

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا  
عدوى وعدوكم اولياء تلحقون اليهم  
بالمودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق  
الله تعالیٰ نے فرمایا، اے ایمان والو میرے  
اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انھیں  
خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں

اس حق کے جو تمھارے پاس آیا۔ (ت)

شراب کی آمدنی کہ کافر کے پاس ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلم کے پاس ہونے کا ہے، کافر کہ بخوشی اپنے مال سے مسلمان کو دیتا ہے مسلمان کو اس کے لینے میں حرج نہیں اور آمدنی سے خریدے ہوئے کھانے میں تو اور توسیع ہے کہ مسلمان کے یہاں بھی جب تک عقد و نقد و دونوں حرام زر پر جمع نہ ہوں اس کی تجارت شئی مشتری کی طرف سرایت نہیں کرتی۔ کہا ہو مذهب الامام الکرخی المفقی بہ (جیسا کہ امام کرخی کا مذہب اور مفتی بہ قول ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۲ھ از کانپور محلہ فیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی سید محمد آصف صاحب ۲۸ صفر ۱۳۳۸ھ  
قبلہ کونین و کعبہ دارین دامت فیوضہم بعد تسلیمات قدویانہ التماس این کہ کتاب ارشاد رحانی  
تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کے بابت ان کے ایک پیر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب  
سابق افعال و کوشش متعلق ندوہ سے تائب ہو گئے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم، حالات مولانا فضل الرحمن  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ بخاری شریف کے سبق میں حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گوپیاں تھیں، اس پر مولانا مرحوم نے فرمایا  
کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور مصنف نے ان کے بعد لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر  
فرمایا ہے کہ کسی مردے کے کفر پر تا وقتیکہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا ہے کہ لكل قوم هاد (ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔ ت) اس تقدیر پر ہو سکتا ہے کہ

رام چند را و روکش دل یا نبی ہوں، لہذا خودی مکلف خدمت فیض درجت ہے کہ حضرت مرزا مظہر جانجانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چند را و روکش مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط۔

## الجواب

مولوی محمد علی صاحب نہ خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بر بنائے ظن و تخمین دین سماوی گمان کرنے کی ضرورت کو شش فرمائی ہے بلکہ معارف و مکاشفات و علوم عقلی و نقلی میں ان کا یہ طولی مانا ہے بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیہ کرام کے تصور برزخ کے مثل مانا ہے اور حکم لکل امۃ رسولؐ (ہر امت کے لئے رسول ہے) ہندوستان میں بھی بعثت انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال و تکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر رام یا کرشن کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے: در شان آنها سکوت اولیٰ است نہ مارا جزم بکفر و ہلاک اتباع آنها لازم است و نہ یقین بہ نجات آنها بر ما واجب و مادہ حسن ظن متحقق است یہ ان کے بارے میں سکوت اولیٰ ہے ہم پر ان کے کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک ہونا ماننا لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسن ظن متحقق ہے (ت)

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکار، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدم و اعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبد الواحد بگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی، ص ۱۰۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری رادر ماہ ربیع الاول بحبت عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے



ازدہ جا استدعا آمد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند  
 ہر وہ استدعا قبول کر دے حاضران پر سید نہ لے  
 مخدوم ہر وہ استدعا قبول فرمودید و ہر جا بعد از نماز  
 پیشین حاضر باید شد چگونہ میسر خواهد آمد فرمود کشن  
 کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شد اگر ابوالفتح وہ جا  
 حاضر شود چہ عجب !  
 میلاد مبارک میں دس مقامات سے دعوت شرکت  
 دی گئی کہ نماز ظہر کے بعد تشریف لائیں آپ نے تمام  
 کی استدعا قبول کر لی، حاضرین نے آپ سے پوچھا  
 اے مخدوم ما! آپ نے ہر جگہ نماز ظہر کے بعد دعوت  
 قبول فرمائی ہے تو ہر جگہ بعد از نماز ظہر جانا کیسے ہوگا، فرمایا، کشن  
 جو کافر تھا وہ کی جگہ حاضر ہو سکتا ہے اگر ابوالفتح  
 دس جگہ حاضر ہوگا تو کیا عجب ! (ت)

بات یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں ادبام و تحنیں کو دخل حاصل نہیں اللہ اعلم حیث یجعل سلسلہ  
 (اللہ ہنر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے۔ ت) اللہ و رسول نے جن کو تفصیل نبی بتایا ہم ان پر  
 تفصیل ایمان لائے اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالاً لکل اہل امت سے رسول (ہر امت کے لئے رسول ہے ت)  
 اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی خواہی اندھے کی لالچی سے ٹولیں کہ شاید  
 یہ ہو شاید یہ ہو، کاسے کے لئے ٹولنا اور رکابے کے لئے شاید! اھتیا باللہ و سلسلہ (ہم اللہ تعالیٰ اور  
 اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ ت) ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں و قر و نابین  
 ذلک کثیراً (اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ہیں۔ ت) قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر  
 تک نہیں ان کے نفس و جوہر پر سوائے تواتر ہنود ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقعہ میں کچھ اشخاص بھی  
 یا محض انبیاء اغوال و رجال بوستان خیال کی طرح ادبام تراشیدہ ہیں، تواتر ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا  
 وجود ہی نا ثابت، اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق و فجور و لہو و لعب ثابت، پھر کیا معنی کہ وجود  
 کے لئے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انھیں کامل و مکمل بلکہ ظناً معاذ اللہ انبیاء  
 رسل جانا مانا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹۳ھ از رائے پور محاکم متوسط گول بازار مرسلہ مرزا محمد تمغیل بیگ ۲۹ صفر ۱۳۳۸ھ  
 مندرجہ ذیل مکالمہ اس غرض سے علمائے دین کی خدمت اقدس میں ارسال ہے کہ ازراہ کرم

۱۵ سبع سنابل حکایت مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری مکتبہ قادریہ لاہور ص ۱۷۰  
 ۱۵ القرآن الکریم ۱۲۴/۹ ۱۵ القرآن الکریم ۳۴/۱۰  
 ۱۵ ۳۸/۲۵



جلد تر اس کا جواب دیں کہ قول اصح کس کا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں؛ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اہل سنت و جماعت کا مقتدی بنائے رکھے آمین ثم آمین، بیٹنوا تو جبروا۔

(۱) زید کا قول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مثل ایک بشر تھے کیونکہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے کہ قل انما انا بشر مثلكم (تم فرماؤ کہ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ ت) اور خصائص بشریت بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے، کیا کھانا پینا جماع کرنا بیٹا ہونا باپ ہونا کفو ہونا سونا وغیرہ امور خواص بشریت سے نہیں ہیں جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے، ہاں اگر کوئی بشریت کی بنا پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مساوات کا دعویٰ کرنے لگے تو یہ نالائق حرکت ہے لیکن اس کا کون قائل ہو سکتا ہے سوائے صوفیائے مغلوین کے کہ وہ بعض مقام پر پہنچ کر غلبہ شکر کی وجہ سے اپنی رفعت کا دم بھرنے لگے ہیں جیسا کہ عارف بسطامی سے منقول ہے کہ:

لوائی ارفع من لواء محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا جھنڈا حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے جھنڈے سے بلند ہوگا۔ (ت)

(۲) عمر و کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت ہمارے مثل نہ تھی بلکہ اقوال بزرگان و پیشوایان امت سے ثابت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستہ صورت است؛ یکے بشری، قوله تعالیٰ انما انا بشر مثلكم (فرمان خداوندی ہے: میں تم جیسا بشر ہوں۔ ت) دوم ملکی، چنانکہ فرمودہ است:

انی لست کا حد کہ انی ابیت عند ربی میں تمھاری طرح نہیں ہوں میں اپنے رب کے  
یطعننی ویسقینی یہ ہاں رات بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (ت)

سوم حقی، کہا قال (جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ت)؛

لہ القرآن الکریم ۱۸/۱۱۰  
لہ تذکرۃ الاولیاء باب ۱۴ ذکر بابیزید بسطامی مطبع اسلامیہ سٹیم پریس لاہور ص ۱۱۲

لہ القرآن الکریم ۱۸/۱۱۰  
لہ مسند امام احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲/ ۲۵۳-۲۴۴

رَبِّیْ مَعَ اللّٰهِ وَقَدْ لَا یَسَعُ فِیْهِ مَلٰٓئِکَ مُقَرَّبٰٓ  
وَلَا یَبۡتَغِیْ مُرۡسَلٰٓ

میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ نہیں  
گنجائش رکھتا ہے اُس وقت میں میرے ساتھ کوئی مقرب

فرشتہ نہ کوئی نبی بھیجا ہوا۔ (ت)

اور کھانا پینا سونا جاگنا جو خصائص بشریت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے جاتے  
ہیں، اس بنا پر اپنے مثل سمجھنا جیسا کہ کفار اور مشرکین کہا کرتے تھے،

مَا لَ هٰذَا الرَّسُوْلُ یَا کُلَّ الطَّعَامِ وِیَمَشِیْ  
فِی الْاَسْوَاقِ یٰہ

اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں  
میں چلتا ہے۔ (ت)

سراسر بے ادبی و گستاخی ہے، جیسا مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سہ

گفت اینک ما بشر ایشاں بشر ما و ایشاں بستہ خوابیم و خور  
ایں نہ داشتند ایشاں از عمی ہست فرقہ در میاں بے انتہا

(انہوں نے کہا ہم بھی بشر یہ بھی بشر، ہم سوتے ہیں کھاتے ہیں یہ بھی سوتے ہیں کھاتے ہیں،

یہ اندھا ہونے کی بنا پر نہیں جانتے کہ ان کے اور حضور کے درمیان بے انتہا فرق ہے)

یہ تو کفار و مشرکین کا قول تھا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس انہا نا بشر مثکم (میں

تمہاری مثل بشر ہوں۔ ت) کے کہنے پر مامور تھے جس کی دلالت لفظ قُل کرتا ہے ورنہ جب ایتکم

مثلی (تم میں سے کون ہے میری مثل۔ ت) ارشاد ہوا ہے اسے زید کس معنی پر تاویل کرے گا

لہذا اپنے مثل بشر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھنا سب سے ادب اور اس سے احترام لازم، کیونکہ

سہ کار پاکاں را قیاس از خود بگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(پاک لوگوں کے افعال کو اپنے اوپر قیاس مت کرو اگرچہ لکھنے میں شیر اور شیر (دودھ)

ایک جیسے ہیں۔ ت)

۱۔ الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ حدیث ۷۶۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۹۷

۲۔ القرآن الکریم ۷/۲۵

۳۔ ثنوی مولوی معنوی حکایت مرد بقال دروغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۱

۴۔ القرآن الکریم ۱۸/۱۱

۵۔ صحیح البخاری باب کم التعزیر و الادب قدیمی کتب خانہ کوچی ۱۰۱۲/۲

۶۔ ثنوی مولوی معنوی حکایت مرد بقال دروغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۱

حق تو یہ ہے، مثلاً ہست کہ (مثل ہے کہ - ت) :

الجنس الى الجنس یعمیل + ہر دل من بردن صورت انسان داری۔

(ہر جنس اپنی جنس کی طرف میلان کرتی ہے، میرا دل لے جانے کے لئے تو نے انسان کی

صورت اختیار کی ہے - ت)

ربا یہ قصہ کہ صوفیائے کرام مثلاً حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ :

لَوَ اِنِّي اَرْفَعُ مِنْ لَوَاءِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا جھنڈا حضور اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بلند ہو گا۔ (ت)

اسے اس کا یعنی زید کا نالائق حرکت کہنا صوفیاء صافی اور عارف بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں

سخت گستاخی اور سفلہ پی ہے، نہ اس سے مساوات کی بُوائی ہے اور نہ فضیلت ہی استغفر اللہ

پائی جاتی ہے بلکہ ان ظاہر بینیوں کے لئے جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر سمجھے ہوئے ہیں

ایک تازیانہ ہے، ان کا یہ کلام ص

گفتہ او گفتہ اللہ ابو

(ان کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے۔ ت)

کے مصداق ہے ورنہ : ص

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

(خاک کی عالم پاک کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ ت)

پس حضور انور اور دیگر بزرگوں علیہم التحیۃ والثناء کے کسی قول و فعل پر انھیں اپنے مثل بشر سمجھنا ضلالت

و بددینی ہے کیونکہ : ص

ہر مرتبہ از وجود حلقے دارد مگر حفظ مراتب نہ کنی ز ندیق ست

(ہر مرتبہ وجود کے اعتبار سے الگ حکم رکھتا ہے اگر مراتب کے فرق کو سامنے نہیں رکھو گے تو گمراہ و زندقہ ہو جاؤ گے۔ ت)

اسی بنا پر شیخ محقق فرماتے ہیں :

بالجملہ کلم کردن در حال شریف سید الکائنات علیہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے

افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بقیاس بلکہ حال مبارک میں عقل کے ساتھ بلکہ اپنی فیت کی بنیاد

بدریافت معرفت خود از دائرہ جنس ادب بیرون است      پر گشتگو کرنا جنس ادب سے باہر ہے  
و حکم تکلم در متشابہات دارد؛ انتہی کلام عمرو۔      اور قشایہات میں گشتگو کے حکم میں ہے۔

عمرو کا کلام ختم ہوا۔ (ت)

مستفتی عرض کرتا ہے کہ جلد سے جلد اس کا جواب عنایت فرمایا جائے، اگر بو اسی ڈاک ہو تو عین احسان و  
کرم ہے، اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر دے، فقط۔

### الجواب

مستفتی کو تعجیل اور فقیر بتیس<sup>۲۲</sup> روز سے علیل اور مسئلہ ظاہر و بین غیر محتاج دلیل، لہذا صرف  
ان اجمالی کلمات پر اقتصار ہوتا ہے، عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے اور زید نے وہی کہا جو کافر  
کہا کرتے تھے:

قالوا ما انتم الا بشر مثلنا۔ کافر بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔  
بلکہ زید مدعی اسلام کا قول ان کافروں کے قول سے یقید تر ہے وہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو  
اپنا سا بشر مانتے تھے اس لئے ان کی رسالت سے منکر تھے کہ:

ما انتم الا بشر مثلنا وما انزل الرحمن من شیء انتم الا تکذبون۔  
تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر، اور رحمان نے کچھ  
نہیں اتارا تم زرا جھوٹ کہتے ہو (ت)

واقعی جب ان بشر کے نزدیک وحی نبوت باطل تھی تو انھیں اپنی سی بشریت کے سوا کیا نظر آتا، لیکن ان سے  
زیادہ دل کے اندھے وہ کہ وحی و نبوت کا اقرار کریں اور پھر انہیں اپنا ہی سا بشر جانیں، زید کو قل  
انما انا بشر مثلکم سوچھا اور یوحی الیہ سوچھا جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا ہے، زید نے اتنا ہی ٹکڑا  
لیا جو کافر لیتے تھے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت سے  
اعلیٰ ہے وہ ظاہری صورت میں ظاہر بینیوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا  
ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا، ولہذا ارشاد فرماتا ہے،

۱۔

۲۔ القرآن الکریم ۱۵/۳۶

۳۔

۴۔ ۱۱۰/۱۸

ولو جعلناه ملكا لجعلناه رجلا وللبسنا عليهم ما يلبسون ۱۰  
اور اگر ہم فرشتے کو رسول کر کے بھیجتے تو ضرور اسے  
مرد ہی کی شکل میں بھیجتے اور ضرور انہیں اسی  
شبہ میں رکھتے جس دھوکے میں اب ہیں۔

ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انہیں اعدوں کی مثل سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا  
جاننا ظاہر بنیوں کو رباظنوں کا دھوکا ہے شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں۔

ہمسری با اولیاء برداشتند انبیاء را پچھو خود پنداشتند  
(اولیاء کی برابری اختیار کرنا اپنے آپ کو انبیاء جیسا تصور کرنا ہے۔ ت)

ان کا کھانا پینا سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا،

لست کا حد کہ انی ابیت عند ربی میں تمھاری طرح نہیں ہوں میں اپنے رب کے  
یاں رات بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور  
یطعمنی ویسقینی ۱۰

پلاتا بھی ہے۔ (ت)

ان کے یہ افعال بھی اقامت سنت و تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر رات میں طریقہ محمودہ لوگوں کو عملی طور سے  
دکھائیں جیسے ان کا سہو و سیاہ حدیث میں ہے: انی لا اسی ولكن النسی لیستن تجی میں بھولتا  
نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔ امام اجل محمد عبد ربی ابن الحاج  
مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بلا یمائی  
الاحوال البشریة لاجل نفسه المکرمۃ  
بل ذلك منه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
على طریق التانیس البشریة لاجل الاقتداء  
به صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاتری الی  
قول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی لا تزوج  
النساء وما لی علیہن حاجة وقد قال  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری  
کھانا پینا سونا جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے  
تھے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال  
میں حضور کی اقتداء کریں، کیا نہیں دیکھتا ہے کہ عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں عورتوں سے نکاح  
کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں، اور  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے

لہ القرآن الکریم ۹/۶

لہ مسند امام احمد بن حنبل از مسند ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲۴۴/۲  
لہ موطا امام مالک باب العمل فی سہو میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۸۴



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب الی مت  
دنیاکم الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی  
فی الصلوۃ فانظر الی حکمتہ قولہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حبیب ولم یقل احببت  
وقال من دنیاکم فاضافہا الیہم دونہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد دل علی انہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان جبہ خاصا  
بمولاء عز وجل یدل علیہ قولہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ  
فکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشری  
الظاہر ملکی الباطن فکان صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم لا یأتی الی شیء من احوال البشویۃ  
الاتنیس الہتہ وتشریع الہا لانہ محتاج  
الی شیء من ذلک کما تقدم وللجہل بہذہ  
الاصناف الجلیلۃ والخصال الحمیدۃ  
قال الجاہل المسکین مال ہذا الرسول  
یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لہ

تمہاری دنیا میں سے خوشبو، عورتوں کی محبت اور  
میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں رکھی گئی ہے، یہ نہ فرمایا کہ میں  
انہیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے۔ تو اسے  
اوروں کی طرف اضافت فرمایا نہ کہ اپنے نفس کریم  
کی طرف، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، معلوم ہوا  
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت  
اپنے مولیٰ عز وجل کے ساتھ خاص ہے جس پر یہ ارشاد  
کریم دلالت کرتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک  
نمازیں رکھی گئی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے  
تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ  
افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور  
ان کے لئے شریعت قائم فرمانے کے واسطے  
کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شے کی  
کچھ حاجت ہو، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا انہیں  
اوصاف جلیلہ و فضائل حمیدہ سے جبل کے باعث  
بیچارے جاہل یعنی کافر نے کہا اس رسول کو کیا ہوا  
کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔

عمر و نے سچ کہا کہ یہ قول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے  
فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم تواضع و تانیس امت و سد غلو نصرانیت ہے، اول، دوم  
ظاہر، اور سوم یہ کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی امت نے ان کے فضائل پر خدا اور خدا کا  
بیٹا کہا پھر فضائل محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کی عظمت شان کا اندازہ گون کر سکتا ہے،  
یہاں اس غلو کے سد باب کے لئے تعلیم فرمائی گئی کہ کو میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں،

ہاں یوحیٰ الی رسول ہوں۔ دفعِ افراط نصرائیت کے لئے پہلا کلمہ تھا اور دفعِ تفریط ابلیسیت کے لئے دوسرا کلمہ، اسی کی نظیر ہے جو دوسری جگہ ارشاد ہوا،

قل سبحن ربی ہل کنت الا بشرا  
تم فرما دو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں  
س سوا۔ میں تو انسان رسول ہوں۔

انھیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے :  
اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں (ت)  
بندے ہیں خدا نہیں، رسول ہیں خدا سے جدا نہیں، شیطنیت اس کی کہ دوسرا کلمہ امتیاز اعلیٰ پھوڑ کر  
پہلے کلمہ تواضع پر اقتصار کرے، اسی ضلالت کا اثر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
دعویٰ مساوات کو صرف نالائق حرکت کہا، نالائق حرکت تو یہ بھی ہے کہ کوئی بلا وجہ زید کو طمانچہ مار دے  
یعنی اس زید کو جس نے کفر و ضلال نہ کیے ہوں، پھر کہاں یہ اور کہاں وہ دعویٰ مساوات کہ کفر خالص  
ہے، اور اس کی اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے ارفعیت کا ادعا نسبت کرنا محض افراط اور کج فہمی ہے حاشا کوئی ولی کیسے ہی مرتبہ عظیم پر ہو  
سرکار کے دائرہ غلامی سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا، اکابر انبیاء تو دعویٰ مساوات کر نہیں کر سکتے،  
شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبِ معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: بھذا افضلکم محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان وجہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔  
ولی کس منہ سے دعویٰ ارفعیت کرے گا اور جو کرے گا حاشا ولی نہ ہوگا شیطان ہوگا۔ حضرت سیدنا  
بازید بسطامی اور ان کے امثال و نظائر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقتِ ورود تجلی خاص شجرہ موسیٰ ہوتے ہیں  
یہ ناموس کی کلمہ الصلوٰۃ والسلام کو درخت میں سنائی دیا، یوسفی اتی انا اللہ رب العالمین اے موسیٰ! بیشک  
میں اللہ ہوں رب سارے جہان کا۔ کیا یہ پڑنے کہا تھا حاشا اللہ بلکہ واحد قہار نے جس نے



ہوئے محرم شریف کے، بھرپور وعظ کو آئے تھے، انہوں نے یہ کہا وعظ میں کہ جنت کی خرید و فروخت میں ایک دلال کی ضرورت ہے جیسے یہاں کوئی چیز خرید و فروخت کرنے میں دلال کی معرفت خرید و فروخت کرتے ہیں تو وہاں کے لئے بھی دلال پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، مجھے اس کے سوا دوسرا لفظ زیادہ اچھا اس موقع پر نہیں معلوم ہوتا، دلال یہی لفظ عمدہ ہے، اب دلال کسے کہتے ہیں، اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و تعریف ہوئی یا توہین، اس کے سوا اور کوئی لفظ زیادہ تعریف کے لائق ہے یا نہیں، ایسے لفظ کہنے سے ایمان کا کچھ نقصان ہے یا نہیں؟

(۲) مولود شریف حضرت کی پڑھنے میں بڑی ہتک ہوتی ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت کی ارواح کا آنا اور تعظیم کو اٹھنا یہ بھی بُرا ہے، تو یہ مولود کا پڑھنا بُرا ہے یا اچھا ہے؟  
(۳) احمد سعید مدرسہ امینیہ دہلی امام سنہری مسجد کے، ان کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے یا نہیں؟ اوپر کے سوالوں سے کیسا معلوم ہوتا ہے؟ بیٹو! توجہ دوا۔

### الجواب

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے مالک جنت ہیں معطی جنت ہیں، جسے چاہیں عطا فرمائیں، امام حجۃ الاسلام عزالی پھر امام احمد مسطلانی مواہب لدنیہ پھر علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں،

ان الله تعالى ملكه الامراض كلها وانه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقطع ارض الجنة ما شاء منها لمن شاء فارض الدنيا اولى اليه

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حضور کو مالک کر دیا ہے، حضور جنت کی زمین ہیں جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دنیا کی زمین کا کیا ذکر۔

دلالی ایک ذلیل پیشہ ہے ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، فتح القدير میں دلال کو خاکروب و حجام کے ساتھ شمار کیا ہے، عبارت یہ ہے:

اما شهادة اهل الصناعات الدنئية كالكساح والزبال والمخائلك والحجام والاصحانها تقبل لانها قد تولاهما قوم

گھٹیا کاروبار کرنے والوں کی شہادت مثلاً جاروب کش، ماشکی، جولاہا، حجام کی، تو اصح یہی ہے کہ قبول کی جائے گی کیونکہ یہ کام بہت سے



صالح اور بزرگ لوگ بھی اپنا تے رہے، تو جب تک واضح طور پر مانع طعن و جرح نہ ہو محض کسی کا رویہ کو عدم صحت شہادت کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا اور اسکی مثل حکم ہے جانور ہانکنے والوں اور دلالوں کا۔

صالحون فمالم يعلم القادح لا يبني على ظاهرها الصناعة ومثله النحاسون والدلالون

بلکہ درمختار میں ہے :

شرح الوہبانیہ میں ہے کفن و حنوط پہنچنے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اسی طرح دلال کی گواہی کا بھی حکم ہے۔ قدری آفندی نے اپنی واقعات میں اس پر اعتماد کیا، مصنف نے برازیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اجارہ معینہ میں اسے ذکر کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دلالوں، اشنام و شمول اور ان و کلا بر جو لوگوں کے دروازوں پر چکر لگاتے ہیں وغیرہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، فتاویٰ مؤید زادہ میں ایسے لوگوں کا یہی حکم بیان ہوا ہے۔ (ت)

فی شرح الوہبانیہ لا تقبل شہادۃ بائع الاکفان والحنوط وکذا الدلال واعتمدہ قدری آفندی فی واقعاتہ و ذکرہ المصنف فی اجارۃ معینۃ معزیا للبرازیلیہ و ملخصہ انہا لا تقبل شہادۃ الدلالین والصکاکیں والوکلاء المفتعلۃ علی ابوابہم ونحوہ فی فتاویٰ مؤید زادہ

دلال کا کام یہ ہے کہ مشتری سے بڑھوائے یا بائع سے گھٹوائے جوڑ توڑ لگا کر جھوٹ سچ ملا کر نرم گرم کر کر سودا کرادے اور اپنے ٹکے سیدھے کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ذلیل لفظ سے تعبیر کرنا صریح توہین ہے اور حضور اقدس کی توہین کفر، اس سے بہتر لفظ خیال کیونکر آتا جب دل میں عظمت ہی نہیں۔

(۲) مجلس میلاد مبارک ذکر شریف ستیہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور حضور کا ذکر اللہ عزوجل کا ذکر، اور ذکر الہی سے بلا وجہ شرعی منع کرنا شیطان کا کام ہے اور ذکر شریف سے معاذ اللہ حضور کا ہتک حرمت ہونا قائل کا محض کذب و افتراء ہے، ہاں بعض روایات موضوعہ و اشعار نامشروعہ سے ایسا ہو تو اس سے مجلس شریف بُری نہ ہو جائے گی، جیسے بہت لوگ نماز میں تعدیل ارکان نہیں کرتے اور یہ حرام ہے



مگر اس سے خود نماز بُری نہ ہو جائے گی، شریعتِ آوری حضور کے اختیار ہے اور قیامِ تعظیمی ذکرِ قدم شریف کے لئے ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يَعْلَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝  
اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ لوگوں کی پرہیزگاری سے ہے (ت)

(۳) اوپر کے جوابوں سے اس کا حکم ظاہر ہو گیا فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۹۸ از مولیس ملک برہما مرسلہ ابراہیم ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص جو ایک اسلامیہ مدرسہ میں جس میں قرآن شریف اور اردو اور ضروری دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے، مدرسہ اعلیٰ ہے اس نے اپنے ماتحت مدرسین و طلبہ وغیرہ کی اطلاع کی غرض سے اس عبارت کے جواب میں دوسرے مدرسہ نے اپنے درجہ کے بورڈ پر لکھی تھی کہ: ”ہر کہ پسند نصیحت گوئی نخست بر آں کار کن“ (جو تو کسی کو نصیحت کرے اس پر پہلے خود عمل کر۔ ت) یہ عبارت لکھی تھی اس بورڈ پر کہ ”کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے“۔ دوسرے روز ایک شخص نے مدرسہ اعلیٰ سے دریافت کیا یہ عبارت بالکل کس نے لکھی ہے اور یہ کس کا مذہب ہے، جواب دیا میں نے لکھا تھی گو میرے قلم کی نہیں ہے آپ لکھ کر علماء سے دریافت کر لیں اور متولی صاحب وغیرہ سے کہیں، اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے قطع نظر اندیشہ و خوف شریعت میں کافر افسر کی حکم برداری کی تاکید آتی ہے، اگر شریعتِ مطہرہ سے ایسا حکم نہیں ہے تو جو شخص اس مذکورہ عبارت کو مذہبی حکم تاکید کی کہتا ہو اور سوال کرنے پر جواب دے کہ دریافت کرو متولی صاحب وغیرہ سے کہو اس کے لئے کیا حکم ہے اور تا وقتیکہ وہ اپنے اس عقیدہ فاسدہ سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے اس پر سبقت سلام اور اس سے احتیاط بہتر ہے یا اجتناب؟ مکرر التماس یہ ہے کہ استفتاء مدرسہ اعلیٰ کو دکھایا گیا تو فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ اور بڑھا دو کہ اگر کافر افسر کا حکم خلاف شرع محمدی نہ ہو، لہذا اب اس صورت میں یہ سوال ہے کہ اس عبارت کے زائد کرنے سے بھی کچھ حکم بدل جاوے گا یا نہیں؟ ان دونوں صورتوں میں ہر صورت کا کیا جواب ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اللہم ہدایۃ الحق والصواب (اے اللہ! ہمیں حق و صواب کی رہنمائی عطا فرما۔ ت)

مسلمانوں کے دینی مذہبی کام میں کسی کا افسر بننا دوسرا ہے،  
اول قہری کہ کوئی شخص مذہبی دست اندازی کر کے بالجبر افسر بن بیٹھے، جیسے فساق و ظالم ائمہ امامت  
نماز کیا کرتے تھے۔

دوم ارادی کہ مسلمانوں کی جماعت خود اسے اپنے مذہبی کام میں پیشوا بنائے۔  
اول نہ زیر بحث ہے نہ یہاں اس کلام و مکالمہ کا مفاد نہ محل اضطراب پر احکام اختیار، لا جرم  
دوم مراد اور وہی مفہوم و مستفاد یعنی با اختیار خود کسی ہندو یا رافضی یا وہابی یا قادیانی کو مدرسہ دینیہ  
اسلامیہ پر افسر مقرر کیا گیا ہو اس کی نسبت مدرسہ کہتا ہے کہ اس کا حکم ماننے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے  
ہمارے مذہب سے اس نے اپنا کوئی خاص اختراعی مذہب دین اسلام سے جدا کر لیا ہو تو:  
و یقیم غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتوتی و  
نصلہ جہنم و ساءت مصیروا  
اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا وہ چلے ہم اُسے اس  
کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل  
کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ چلنے کی۔ (ت)

کا مصداق ہے اور اگر دین اسلام مراد لیا تو شریعتِ مطہرہ پر محقق اقرار کیا اور:  
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون ہ  
بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا  
متاع قلیل ولہم عذاب الیم  
تھوڑا برتنا ہے، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے  
کا استحقاق ہے، شریعتِ مطہرہ نے اسلامی کام پر با اختیار خود ایسوں کو افسر مقرر کرنا ہی کب جائز رکھا ہے  
نہ کہ ان کے احکام کی تصویب اور ان کے ماننے کی تاکید، ان ہوا الا ضلال بعید (یہ واضح گمراہی کے  
علاوہ کچھ نہیں۔ ت) اللہ عز و جل فرماتا ہے،

یا ایہا الذین لا تتخذوا بطانۃ من دونکم  
لا یالونکم خبالا و دوا ما عنکم قد بدت  
البغضاء من اخواہم و ما تخفی  
صدورہم اکبر قد بینا لکم الایات  
ان کنتم تعقلون ہ  
اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہارے  
نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے وہ جی سے چاہتے  
ہیں کہ تم مشقت میں پڑو، بیران کے مومنوں سے  
ظاہر ہو چکا ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں دبا ہے  
اور بھی بڑا ہے ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں

تحبونهم ولا يحبونكم وتؤمنون بالكتاب كله واذا لقوكم قالوا آمنا واذا خلوا عضوا عليكم الا نامل من الغيط قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور  
 کھول دیں اگر تم میں عقل ہے ارے یہ جو تم ہو تم تو ان سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لائے ہو تم سے ملیں تو کہیں ہم مسلمان ہیں اور ایکے ہوں تو تم پر جلن سے اپنی انگلیاں چبائیں اے محبوب! تم ان سے فرما دو کہ اپنی جلن میں مر جاؤ، بیشک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضى الله منه فقد خات الله ورسوله والمؤمنين رواه الحاكم صححه والطبرانی والعقيلي وابن عدي والخطيب عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما  
 جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور سب مسلمانوں سے خیانت کی، (اسے حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا طبرانی عقیلی، ابن عدی اور خطیب نے بھی اسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا دات)

غایۃ البیان، علامہ آقائی و جامع الرموز و رد المحتار وغیرہ میں ہے:

لا ينبغي ان يستعان بالكافر في امور الدين  
 یہ اس پر فرمایا کہ مسلمان اپنی قربانی کا جانور کسی یہودی سے ذبح کرانے نہ کہ دین و تعلیم دین کی افسری بالاختیار اسے دی جائے، اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ تمہاری خیر خواہی درکنار کبھی اپنی چلتی نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے حال کے بکثرت واقعات شاہد ہیں ہم وطن ہندو آج کل کتنا اتحاد اتفاق بگھاڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کی خاص رسم مذہبی قربانی گاؤں پر کیا ہی فتنے اٹھاتے فساد مچاتے ہیں قابو چلے پر کیا کچھ مسلمان لوٹے گئے، ذبح کئے گئے، جلانے گئے، اور وہ بایہ و غیر ہم مذکورین تو ہنوو یہود سے بھی بدتر ہمارے ہیں کہ مسلمان بن کر اسلام کے گلے پر خنجر ہیں کما بینا ہ فی غیر ما سالہ (جیسا کہ متعدد رسائل میں ہم نے اسے

لہ القرآن الکریم ۱۱۸-۱۱۹/۳

لہ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام دار الفکر بیروت ۹۲/۴  
 لہ رد المحتار کتاب الاضحیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰۸/۵

بیان کیا۔ ت) اگر وہاں دینی مدرسہ کا کسی ہندو یا رافضی وہابی وغیرہ کو افسر بنا رکھا ہے، اس کی خوشامد میں مدرس نے یہ فقرہ لکھا جب تو اس کا حال یہ تھا اور اگر کوئی افسر ایسا نہیں محض بلا وجہ مسلمانوں کے مذہبی مدرسہ پر غیر کی افسری فرض کر کے یہ حکم لکھا اور اعلان کے لئے بورڈ پر لگایا تو اس کے اور بھی مرض قلبی پر دال ہے اور بعد کو یہ تفسیر کہ اس کا حکم خلاف شرع نہ ہو کیا مفید نہ شرط کیا مسلمان میں نہیں کیسا ہی جلیل القدر مسلمان افسر ہو اگرچہ خود اپنا باپ یا استاد یا پیر اس کا حکم وہی مانا جائے گا جو خلاف شرع نہ ہو لا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔ ت) یہ بیانات کہ ہم نے اوپر رکھے ان سے اور مدرس کے اندرونی بیرونی حالات سے اس کی مذہبی کیفیت کا اندازہ کیا جائے اگر واقع میں ہندو یا وہابیہ وغیرہم کی طرف دینی امور میں اس کا میلان ہے تو اس سے اجتناب لازم اور اختلاط ممنوع، اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک جیسے حاکم تھی کہ نادرا اس سے صادر ہوئی تو تفہیم کر دی جائے اگر اصرار نہ کرے اس سے ابتداً اسلام میں حرج نہیں جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹۹ھ از الہ آباد دائرہ اجملیہ مسئلہ مولوی سید نذیر احمد صاحب ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ  
کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس صورت میں کہ عام اہل اسلام کو بعض ض  
استقامت امور دنیاوی اتحاد کسی مشرک قوم سے اس طور پر کرنا کہ دوسرے میں عام اہل اسلام شریک ہو کر  
ناقوس بجائیں، پھول رام لچمن پر چڑھائیں، بجے کی آواز بلند کریں یا قربانی میں گائے کی قربانی بند کر دیں  
جائز ہے یا ناجائز؟ مرکب ان امور کا کس وزر کا مستوجب ہے؟ مع حوالہ عبارات جواب درکار ہے۔

### الجواب

مسلمان کو دوسرے کی شرکت حرام ہے، بلکہ فقہائے اسے کفر کہا اور اس میں بریت موافقت  
ہندو، ناقوس بجانا بیشک کفر ہے اور معبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد اجنب  
کفر، اشباہ والنظائر وغیرہ بمعتمدات اسفار میں ہے،

عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه  
و کذا الموصوف عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ  
لیسجد له و کذا اتخاذ الصنم  
لذلك و کذا التزین بزنا الیھود  
ثبت کی عبادت کفر ہے، دل میں جو کچھ ہے اس کا  
اعتبار نہیں، اسی طرح اس کا حکم ہے اگر حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بنا کر اسے سجدہ کیا اسی  
طرح سجدہ کیلئے بت بنانے کا حکم ہے اسی طرح اگر کسی نے



و النصارى دخل كنيستهم اولمريد خلّيه  
يهود و نصارى کا زنا ربا ندها خواه ان کے گرجا میں  
داخل ہوا یا نہ ہوا۔ (ت)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے،

الاعطاء باسم النیروز و المہرجان (بات  
یقال ہدیۃ ہذا الیوم ش) لایجوز ای  
الہدایا باسم ہذین الیومین حرام و ان  
قصد تعظیمہ کما یعظمہ المشرکون یکفر  
نیروز اور مہرجان کے نام پر عطیہ (بایں طور کہ کہا جائے  
یہ اس دن کا ہدیہ ہے ش) جائز نہیں یعنی ان  
دونوں ایام کے ناموں پر ہدایا دینا لینا حرام ہے اور  
اگر مشرکین کی طرح ان کی تعظیم بھی کرے گا تو کفر  
ہوگا۔ (ت)

بحر الرائق و عالمگیری و مجمع الانہر و جامع الفصولین میں ہے،

یکفر بخروجه الی نیروز المجوس و الموافقة  
معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم و بشرائہ  
یوم النیروز شیاً لہو یکن یشتریکہ قبل  
ذلک تعظیماً للنیروز لا للاکل و الشرب  
و یا ہدائہ ذلک الیوم للمشرکین و لو  
بیضہ تعظیماً لذلک الیوم  
مجوسیوں کے ساتھ نیروز میں اس طرح نکلنا کہ اس  
دن وہ جو کریں گے یہ ان کی موافقت کرے تو یہ  
کفر ہے، اسی طرح نیروز کے دن کی تعظیم کرتے ہوئے  
یا مشرکین کو ہدیہ دینے کے لئے کوئی چیز خریدی کہ کھانے پینے  
کیلئے جبکہ وہ چیز اس سے پہلے نہیں خریدی تھی اگرچہ  
وہ ائدہ ہی کیوں نہ ہو تو کفر ہوگا۔ (ت)

جامع الفصولین و مجمع الروض الازہر میں ہے،

قال ابوبکر بن طرخان من خرج الی السدة  
(قال القاسمی ای مجمع اہل الکفر)  
کفر اذ فیہ اعلان الکفر و کانہ اعان علیہ  
وعلى قیاس السدة الخروج الی النیروز  
و الموافقة معہم فیما یفعلونہ  
شیخ ابوبکر بن طرخان کہتے ہیں جو سدہ کی طرف نکلا  
(ملا علی قاری نے اس کا معنی اہل کفر کا اجتماع  
کیا ہے) تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس میں کفر کا  
اعلان ہے گویا اس نے کفر پر مدد کی ہے، اس  
پر قیاس ہے، نیروز میں نکلنا اور اس دن ان کے

الاشباه والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارة القرآن العلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۲۹۵  
لہ در مختار شرح تنویر الابصار باب مسائل شتیٰ مطبع مجتبائی دہلی ۲/۳۵۰  
رد المحتار " " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۴۸۱  
مجمع الانہر شرح ملتی الابحر باب ان الالفاظ الکفر انواع مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۸



فی ذلک الیوم کفرہ

موافق علی کرنا کہ یہ بھی کفر ہے (ت)

جے ہونا طریقہ کفار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
من تشبه بقوم فهو منهم

میں سے ہے۔ (ت)

پھر اگر معبودان کفار کی جے ہے تو کفر ہے اور اگر کافروں کی ہے تو فقہائے کرام اسے بھی کفر فرماتے ہیں،  
فتوائے ظہیریہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل  
الکافر کفر ولو قال لمجوسی یا استاذ  
تبجیلاً کفر

اگر کسی نے تعظیم کرتے ہوئے ذمی کو سلام دیا  
تو کافر ہو جائیگا کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، اگر  
کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاذ" کہا  
تو کفر ہے (ت)

بخاطر ہنود گائے کی قربانی بند کرنا حرام ہے والتفصیل فی النفس الفکر فی قربان البقر (اس کی تفصیل  
ہماری کتاب "انفس الفکر فی قربان البقر" میں ملاحظہ کیجئے۔) مرتکب کا حکم انھیں احکام سے ظاہر  
جو مرتکب حرام ہے مستحق عذاب جہنم ہے، اور جو مرتکب کفر فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی جے  
ہونا اس پر تجدید اسلام لازم ہے اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے اور جو قطعاً کافر ہو گیا جیسے  
دسہرے میں بطور مذکور ہنود کے ساتھ ناقوس بجانے یا معبودان کفار پر بھول چڑھانے والا کافر مرتد ہو گیا  
اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اگر تائب ہو اور اسلام لائے جب بھی عورت کو اختیار ہے بعد عدت  
جس سے چاہے نکاح کر لے اور بے توبہ مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام اس کے جنازہ  
کی شرکت حرام اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام اس پر نماز پڑھنا حرام الی غیرو ذلک من الاحکام (اس  
کے علاوہ دیگر احکام بھی۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۰۲ مسلمہ از میر محمد لال کرتی بازار مسئولہ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ بتقریب اتفاق ہندو مسلمانان میرٹھ میں

۳۱۳/۲	جامع الفصولین	فصل فی مسائل کلمات الکفر	اسلامی کتب خانہ کراچی
۱۸۶ ص	منح الروض الاظهر	فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃ	مصطفیٰ البابی مصر
۵۰/۲	لے مسند امام احمد بن حنبل	حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	دار الفکر بیروت
۲۸۸/۱	لے الاشباہ والنظائر	کتاب السیر باب الردۃ	ادارۃ القرآن کراچی
۲۵۱/۲	در مختار	کتاب المحظر فصل فی البیہ	مطبع مجتہاتی دہلی

ایک جلوس مہاتما گاندھی جی کا نکالا گیا جس میں ہندو مسلمان سب شریک تھے، علاوہ دیگر واقعات کے ایک واقعہ مسلمانان میرٹھ کا یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے عین جلوس میں قشقہ چندن وغیرہ مسلمانوں کے ماتھے پر لگایا ہے چندن لگوانے اور نہ لگوانے والے مسلمانوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس چندن لگانے میں ہندوؤں کی طرف سے کوئی جبر نہ تھا چنانچہ جن مسلمانوں نے انکار کیا انھوں نے انکار کرنے والے مسلمانوں کے ماتھے پر نہیں لگایا، اب اس جلوس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تین قسمیں تھیں جو برتیب ذیل درج سوال ہیں امید کہ ہر ایک کا حکم شرع شریف علمائے کرام لایا خافون لومۃ لاثم (وہ کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہیں رکھتے۔ ت) کی شان پیش نظر فرماتے ہوئے تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں:

(۱) جو مسلمان اس جلسہ میں شریک ہوئے اور چندن وغیرہ لگوانے سے انکار کیا ان کی شرکت اس جلوس میں از روئے شریعت کیسی تھی۔

(۲) جن مسلمانوں نے چندن لگوانے سے ہندوؤں کو مدد کا نہیں بلکہ لگوا لیا پھر بعد کو اسی وقت یا تھوڑی دیر بعد اسی جلسہ میں اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے صاف کر لیا ان کا کیا حکم ہے؟

(۳) جن مسلمانوں نے چندن لگوا لیا اور چندن لگائے ہوئے جلسہ میں شریک رہے بلکہ چندن لگائے ہوئے اپنے گھروں پر واپس آئے یا شام تک لگائے رہے، ان کی بابت حکم شرع شریف کیا ہے؟

### الجواب

حرام حرام سخت حرام تھی بلکہ فقہائے کرام کے طور پر حکم سخت تر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من جامع المشرك وسكن معه فانه  
مثله، رواه ابو داود بسند حسن و  
علقه الترمذی عن مسروق بن جندب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
جس نے کسی مشرک کے ساتھ اتفاق کیا اور اسی کے  
ساتھ ٹھہرا وہ اسی کے مثل ہوگا۔ اسے ابو داود نے  
حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن سے  
اور ترمذی نے تعلیقاً بیان کیا (ت)

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لہ القرآن الکریم ۵۴/۵

لہ سنن ابو داود کتاب الجہاد باب فی الاقامة بارض الشک آفتاب عالم پریس لاہور ۲۹/۲

من سود مع قوم فهو منهم۔ رواه الخطيب  
عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه -  
جس نے کسی قوم کی کثرت بڑھائی وہ انہی میں سے  
ہوگا۔ اسے خطیب نے حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

تفسیری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
من كثرت سواد قوم فهو منهم، رواه ابو يعلى  
في مسنده وعلى بن معبد في كتاب الطاعة  
والمعصية عن عبد الله بن مسعود وابن  
المبارك في الزهد عن ابی ذر من قوله  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
جس نے کسی قوم کا جھٹا بڑھایا پس وہ انہی میں سے  
ہوگا۔ اسے ابو یعلیٰ نے مسند میں اور علی بن معبد  
نے کتاب الطاعة والمعصية میں حضرت عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اور ابن مبارک نے زہد  
میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے  
طور پر نقل کیا ہے۔ (ت)

مجمع الانهر، شرح ملتی الاجر و فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و درمختار وغیرہ  
میں ہے:

يكفر بتبجيل الكافر حتى لو سلم على الذمي  
تبجيلا كفرا وبقوله للمجوسي يا استاذ  
تبجيلا۔  
کافر کی تعظیم کفر ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے ذمی کو تعظیماً سلام  
کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "یا استاذ"  
کہا تو یہ بھی کفر ہے۔ (ت)

(۲) قشقہ کہ ماتھے پر لگایا جاتا ہے صرف شعار کفار نہیں بلکہ خاص شعار کفر بلکہ اس سے بھی اجتناب  
خاص طریقہ عبادت مہادیو وغیرہ اصنام سے ہے اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر رضا ہے اور اپنے لئے  
ثبوت کفر پر رضا بالاجماع کفر ہے۔ منع الروض الازہر میں ہے،

من مرضى بكفر نفسه فقد كفر اى اجماعا و  
بكفر غيره اختلف المشايخ  
جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہو اوہ بالاتفاق کافر ہے  
اور جو کسی کے کفر پر خوش ہو اس کے بارے میں  
مشائخ کا اختلاف ہے (ت)

۱۔ تاریخ بغداد حدیث نمبر ۵۱۶ عبد اللہ بن عتاب الشاہ الجندی دارالکتب العربیہ بیروت ۱۰/۴۱  
۲۔ نصب الرایہ لاحادیث الہدیہ بحوالہ مسند ابی یعلیٰ کتاب الطاعة والمعصية الخ المکتبة الاسلامیہ ریاض ۴/۳۴۶  
۳۔ الاشباہ والنظائر کتاب السیر والروء ادارة القرآن کراچی ۱/۲۸۸  
۴۔ منع الروض الازہر شرح الفقہ الکبیر فصل فی الکفر صریحاً وکناہاً مصطفیٰ ابابنی الحلبي مصر ص ۸۰-۱۷۹

اور کفر پر رضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے لئے، پونچھ ڈالنے سے کفر جو واقع ہو یا مٹ نہ جائیگا جب تک از سر نو اسلام نہ لائے، جیسے جو مہادیو کے آگے دن بھر سجدہ میں پڑ رہے وہ بھی کافر اور جو سجدہ کر کے سر اٹھائے وہ بھی کافر، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۳) وہ کافر تھے یہ کفر ہوئے، دونوں فریق اسلام سے نکل گئے اور ان کی عزتیں ان کے نکاح سے، ان پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سيئة فاحدث عندھا توبة السر  
بالسر والعلانية بالعلانية - رواه الامام احمد في  
المنهاج والطبرانی في الكبير بسند حسن عن  
معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه - والله تعالى  
اعلم۔

جب کوئی برائی کا ارتکاب کرے تو توبہ بھی اسی طرح  
کی جائے مثلاً خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر  
اعلانیہ توبہ ضروری ہے۔ اسے امام احمد نے زہد  
میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں سند حسن کے ساتھ  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

۳۰۳ مسلمہ از چھاؤنی میرٹھ صدر بازار مدرسہ امداد الاسلام معرفت مولوی عبدالمومن صاحب مدرس  
۳۰۵ مسئلہ حافظ شیر محمد خاں امام مسجد و طالب علم مدرسہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) اگر قوم ہندو کا کوئی جلسہ ہو اور اس میں بہت سے مسلمان برضا و رغبت شامل ہوں اور ہندو مثل  
اپنے مسلمانوں کی پیشانیوں پر بھی چندن لگائیں اور مسلمان بخوشی لگوائیں اور تا اختتام جلسہ اس کو اپنی پیشانیوں  
پر باقی رکھیں تو مسلمانوں کا اپنی پیشانیوں پر قشقہ یعنی چندن لگانا ان کے اسلام یا نکاح کے متعلق کیا حکم  
رکھتا ہے؟

(۲) اسی جلسہ کے ہندو لیڈر کی مسلمانوں کو بجے پکارنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟  
(۳) اور اگر بعض مسلمانوں کے بلا ان کی رضا و رغبت کے چندن لگادیا گیا ہو اور انھوں نے اس کو فوراً  
پونچھ دیا ہو تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

## الجواب

(۱) بخوشی لگانے دینا اور خود لگانا ایک ہی حکم ہے، شراب یا پیشاب خود پئے یا دوسرا پلائے اور یہ منہ



کھول دے دونوں ایک ہی ہیں، قشہ زنا کی طرح شعار کفر بلکہ اس سے بہت شعار بُت پرستی ہے، زنا ر بعض ملکوں کے یہود و نصاریٰ میں بھی ہے اور قشہ خاص علامت و شعار مذہب مشرکین و عبدة الاصنام، وہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے - اشباہ والنظائر میں ہے،

عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبہ و کذا  
لو تزنر بزنا س الیہود والنصارى دخل کنیستہم  
او لم یدخل یے  
بُت کی عبادت کفر ہے جو دل میں تھا اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح حکم ہے اگر یہود و نصاریٰ کا زنا ر باندھا تو ان کے گرجا میں داخل ہو یا نہ ہو (ت)

خلاصہ وظہیریہ ومحیط ومنع الروض الا زہر وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے،

واللفظ لهذا فی الخلاصة من تزنر بزنا س  
الیہود والنصارى وان لم یدخل کنیستہم  
کفر، ومن شد علی وسطہ جبلا وقال  
هذا زنا س کفر، وفي الظہیریۃ وحرم الزوج  
وفي المحيط لان هذا تصریح بما هو کفر  
وفي الظہیریۃ من وضع قلنسوة الجوس  
علی رأسہ فقیل له فقال ینبغی ان یکون  
القلب سو یا کفر یے  
خلاصہ میں الفاظ یہ ہیں اگر کسی نے یہود و نصاریٰ کی طرح زنا ر باندھا تو کفر ہے اگرچہ ان کے گرجا میں داخل نہ ہوا و جس کمر میں رستی باندھی اور کہا یہ زنا ہے وہ کافر ہو جائے گا۔ ظہیریہ میں ہے اس پر بوی حرام ہو جائے گی۔ محیط میں کیونکہ یہ صراحت کفر ہے۔ ظہیریہ میں ہے، جس نے مجوسی کی ٹوپی پہنی اس پر یہ اعتراض کیا گیا تو کہا دل درست ہونا چاہئے تو یہ کفر ہے۔ (ت)

فتاویٰ امام طاہر بخاری و بحر الرائق و تنویر الابصار و درمختار و عالمگیری وغیرہ میں ہے،

واللفظ للاول من اهدی بیضۃ الی المجوس  
یوم النور و نر کفر یے  
شرح فقہ اکبر میں ہے،

ای لانه اعانہ علی کفرہ و اغوائہ او تشبہ  
بہم فی اھد الہ یے  
یہ پہلی کتاب کے الفاظ ہیں جس نے نور کے دن کسی مجوسی کو اندھ بھی تحفہ دیا تو یہ کفر ہے (ت)

لہ الاشباہ والنظائر کتاب السیر والردۃ  
لک منع الروض الا زہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا و کنایۃ  
لک خلاصۃ الفتاویٰ الجنس السادس فی تشبیہ الکفار  
منع الروض الا زہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا و کنایۃ  
۲۹۵/۱ ادارۃ القرآن کراچی  
۱۸۵ ص مصطفیٰ البابی مصر  
۳۸۷/۲ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ پاکستان  
۱۸۶ ص مصطفیٰ البابی مصر



شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے ،

کذا (ای یکفر) من فعل فعلا جمع المسلمون  
علی انه لا یصدر الا من کافر وان کان صاحبہ  
مصرحاً بالاسلام مع فعله کالمشی الی  
الکنائس مع اهلها بنیہم من الزنا نیر  
وغیرھا۔

ہونے کا اعلان کرنا پھرے مثلاً اہل زنا نیر کے ساتھ  
زنا رہیں کران کے گرجوں میں جانا (ت)

(۲) حرام حرام سخت حرام ، بچے بولنا ہنود کا شمار ہے اور ہندو لیڈر کی بچے پکارنا بحکم فقہائے کرام  
نور کفر ہے ، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز  
لذلك العرش یے رواہ ابن ابی الدنیاء فی  
ذم الغیبة و ابویعلی فی مسندہ والبیہقی  
فی شعب الایمان عن انس بن مالک و ابن  
عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما ۔

فاسق کا یہ حال ہے نہ کہ مشرک ، فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشباہ علامہ محقق بحر و متن شیخ الاسلام  
غزنی ترمناشی و شرح مدق علانی و مشقی و مجمع الانہر علامہ شیخی زادہ رومی وغیرہ میں ہے ،

تبیحیل الکافر کفر فلو سلم علی الذمی تبجیلاً  
کفر ولو قال للمجوسی یا استاذی تبجیلاً  
کفر۔

(۳) قشقہ کا کفران پر عائد نہیں مگر ایسی جگہ کیوں گئے کہ یہ نوبت پہنچی ایسے جلسے کی شرکت ہی حرام تھی

۱۔ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة : فصل آخر فی الخطا  
۲۔ شعب الایمان حدیث ۴۸۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت  
۳۔ الاشباہ والنظائر باب السیر والردة ادارة القرآن کراچی  
ص ۸ ص ۸۷ ۲۳/۲ ۲۸۸/۱

ہاں ایک دقیقہ اور بے بلا رضا و رغبت ہونا اور، اور اس فعل شنیع کی انتہا درجے تک کراہت و ناگواری اور، اگر اس کی رغبت نہ تھی اور جن نے لگایا اس کے ساتھ اس نے وہی برتاؤ کیا جو بلا وجہ منہ پر جوتا مارنے والے کے ساتھ کرتا جب تو جانے کہ واقعی اس نے اس کفر کو مکروہ و ناگوار رکھا اور اگر ہنس کر چپ رہا اور پونچھ ڈالیا بقدر ضرورت اس پر نہ بگڑا تو جانے کہ کراہت بھی نہیں گور رغبت نہ ہو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۶۶ از میر محمد صدر بازار محلی محلہ عظیم درزی کی مسجد مرسلہ حکیم عبدالرحمن صاحب ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر میرٹھ کے اندر مہاتما گاندھی تشریف لائے، مجمع کثیر تھا، اہل ہندو کے بچوں نے کھیل تماشے کے طور پر اکثر مسلمانوں کے چنڈن لگایا اس کی بابت قاری محمد صالح پیشش امام جامع مسجد صدر نے فتویٰ دیا کہ جن مسلمانوں کے چنڈن لگایا ہے وہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں جب تک تجدید ایمان اور دوبارہ نکاح نہ کر لیں، یتنوا توجروا۔

### الجواب

مسلمانو! اللہ واحد تبارک سے ڈرو، اسلام کو کھیل تماشے نہ بناؤ، ہندو کے بچے ان کے بالجبر لگالیے، یہ ضرور ان کی غشی سے ہوا یا کم از کم اسے قبول کیا، بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۶۷ از موضع رہت ضلع گیا مرسلہ سید محمد حبیب صاحب ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ ہولی دیوالی ہندوؤں کا پر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ کس بنا پر جاری ہوا ہے؟ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ مسلمان اگر اس کو کریں تو کیا ان پر کفر عائد ہوگا؟

### الجواب

ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں، جب ایران خلافت فاروقی میں فتح ہوا بھاگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دو عیدیں تھیں، نوروز کہ تحویل حمل ہے اور مہرگان کہ تحویل میزان، وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں لہذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کی کہ میکھ سنگھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اور تھلا سنگھ رانت کی امادس میں دیوالی یہ سب رسوم کفار ہیں، مسلمانوں کو ان میں شرکت حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر۔ غمز العیون میں ہے:

اتفق مشایخنا ان من سائی امر الکفاس ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے کفار

حسنا فقد كفر حتى قالوا في رجل قال ترك  
الكلأ عند أكل الطعام حسن من المجوس  
أو ترك المضاجعة عند هم حال الحيض حسن  
فهو كافر لله والله تعالى أعلم۔

کے کسی معاملہ کو اچھا کہا تو وہ کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ  
انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو یہ کہے کہ کھانے  
کے وقت مجوس کے ہاں گفتگو نہ کرنا بہت اچھا عمل  
ہے یا ان کے ہاں حالت حیض میں ہمبستری کرنا اچھا  
عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۳۰۸ از موضع امر یا ضلع بری ۲۳ جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ ایک بارات موضع پجومی سے موضع  
امریا میں آئی، بعد نکاح لڑکی کے باپ اور لڑکے کے چچا مسیحی بخش سے کسی بات پر نزاع لفظی واقع ہوئی  
جس کی وجہ سے تمام برادری کے خلاف حسین بخش اور ان کے برادروں نے کھانا نہیں کھایا دوسرے روز  
رخصت کے وقت رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سامان جہیز وغیرہ دے کر کہا کہ یہ موجود ہے اس کو لے جاؤ اور  
لڑکی اس وقت رخصت کروں گا جس وقت حسین بخش وپوسے کھانا کھائیں گے، جب سب برادری نے  
حسین بخش وپوسے کو مجبور کیا تو ہر دو شخص کھانا کھانے پر رضا مند ہو گئے پھر برادری والوں نے ان دونوں شخصوں  
سے کہا کہ جب تم کھانے کھانے پر رضا مند ہو تو تم کو لازم ہے کہ باہم مل کر ایک دوسرے کا قصور معاف کر دو  
اس رائے کو سن کر رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سب برادری کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں اپنے قصور پر نادم  
ہوں اور خدا اور رسول کے واسطے ان سے معافی چاہتا ہوں، یہ بات سن کر حیدر بخش نہایت غیظ و غضب  
میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے ہیں اور نہ ہم میں ایسے الفاظ کہنے والے کی نسبت  
شرعاً کیا حکم ہے؟

### الجواب

اگر واقع میں اس نے یہ لفظ کہے ہیں کہ وہ خدا و رسول کو نہیں جانتا تو کہنے والا اسلام سے گیا اور  
اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب تک وہ توبہ کر کے از سر نو مسلمان  
نہ ہو اس کی موت و حیات کسی بات میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۱۰ از پندول بزرگ ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفر پور ۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ان مسائل میں کہ:

- (۱) از روئے فرمان اللہ و رسول عزوجل وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یزید بخشا جائے گا یا نہیں؟  
 (۲) حضرت منصور و شمس تبریز و سرمد نے ایسا لفظ کہا جس سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو دار پر آئے اور کھال کھینچی گئی لیکن وہ ولی اللہ گئے جاتے ہیں، اور فرعون، یامان، شداد اور عمرو نے دعویٰ خدائی کیا تو کافر مخلد فی النار ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟

### الجواب

- (۱) یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہلسنت کے تین قول ہیں، امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہرگز بخشش نہ ہوگی، اور امام غزالی وغیرہ مسلمان، تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو بالآخر بخشش ضرور ہوگی، اور ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں کہ نہ ہم مسلمان کہیں نہ کافر، لہذا ہم بھی سکوت کریں گے۔  
 (۲) ان کافروں نے خود کہا ملعون ہوئے اور انھوں نے خود نہ کہا اس نے کہا جسے کہنا شایان ہے، آواز ان میں سے مسموع ہوئی جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درخت سے سنا: اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ سُبَّ الْعٰلَمِیْنَ میں ہی ہوں اللہ سارے جہان کا، کیا درخت نے کہا تھا، حاشا بلکہ اللہ نے یونہی یہ حضرات اس وقت شجرہ موسیٰ ہوتے ہیں۔  
**مسئلہ ۳۱۱** از ملک برہما مسجد الکھیم پورٹ، مرسلہ مولوی عبدالعزیز خاں قادری ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ  
 ایک عالم کو ایک شخص نے گالی دی اس کی بیوی کو طلاق ثلاثہ ہوں گے یا بعد تو برجعت کر سکتا ہے؟

### الجواب

کسی خاص عالم کو کسی دنیوی وجہ سے گالی دینے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی، یاں مطلقاً علماء کو یا خاص کسی عالم کو بوجہ علم دین برا کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے مگر یہ فسخ نکاح ہوتا ہے طلاق نہیں، نہ ایک نہ تین، اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**مسئلہ ۳۱۲** از بمبئی نشان پاڑہ کو اس روڈ طاہر ٹوپن بلڈنگ تیسرے مارلا پورٹ مرسلہ سید اسد اللہ حسین

۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو خود کو عالم ظاہر کرتا ہے اپنے وعظ میں بیان کرتا ہے کہ زین الحجاس جس میں کرامات قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرقوم ہیں سراسر غلط اور اس کا مؤلف مردود ہے، کتاب مذکور کا پڑھنا سُننا حرام ہے؟



جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال مثل قدیمی ھذہ الخ وغیرہ کے غلط ہیں یا س رسول اللہ اور یا غوث کہنا حرام ہے، قصائد خوانی میلاد شریف ناجائز ہے، اولیاء اللہ وغیرہم پر فاتحہ خوانی مثل گیارہویں شریف وغیرہ کے ناجائز ہے، ان اقوال کی تائید و تصدیق قرآن شریف کی قسم سے کرتا ہے، بس اس صورت میں شخص مذکور کس فرقہ کا آدمی ہے اس کا عقیدہ مطابقی اہل سنت و جماعت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو ہم شیعوں کو اس کی مجلس وعظ میں شریک ہونا کیسا اور اس کے اقوال پر یقین لاکر جو منکر کرامات اولیا ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

## الجواب

ایسے اقوال کا قائل نہیں ہوتا مگر وہابی مسلمانوں کو اس کے وعظ میں جانا جائز نہیں، صحیح حدیث میں ارشاد ہوا،

ایاکم وایاہم لا یصلونکم ولا یفتنونکم۔ ان سے بچو اور انہیں دور رکھو، وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (ت)

کرامات اولیاء کا منکر گمراہ ہے، اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از منندوہ ضلع فتح پور سوسہ ڈاک خانہ خاص مرسلہ حافظ محی الدین صاحب

۲۵ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بلا عذر شرعی علی الاعلان روزہ رمضان المبارک کے ترک کرے اور اگر کسی نے نماز پڑھنے کے لئے کہا کہ اٹھو نماز پڑھو، تو جواب دیا کہ کون اٹھک بیٹھک کرے، اجماع جتنے نمازی حاجی و محافظ ہیں سب بے ایمان ہیں، یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون مجھ کو مارے جس کے گھر میں کھانا نہ ہو وہ روزہ رکھے ہم سے تو مجھ کا نہیں مرا جانا، مجھیں روزہ رکھنے بہشت میں چھلکانا اور ماہ رمضان المبارک میں سربراہ دروازہ پر بیٹھ کر آب نوشی و حقہ نوشی خود کرتا اور کرتا ہے اگر کوئی منع کرتا ہے کہ روزہ داروں کے سامنے مت کھاؤ پیو، تو جواب دیتا ہے کہ خدا سے چوری نہیں ہے تو بندے سے کون سی چوری ہے، صویر سب باتیں زید کی کیسی ہیں؟ زید ان باتوں سے مسلمان ہے یا نہیں؟ اور وہ لوگ کیسے ہیں جو زید کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور زید کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں، اس یہودہ بکھنے اور تمسخر کرنے سے زید کا نکاح اس کی عورت سے باطل



ہوایا قائم رہا؟ اگر باطل ہو تو اولاد اس کی کیسی ہے؟ زید اور اس کے ساتھی کبھی کبھی جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز جمعہ وعیدین ہوتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

صورتِ مستفسرہ میں زید پر حکم کفر ہے اور وہ لوگ جو اس کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں ان پر بھی یہی حکم ہے، ان کے جمعہ وعیدین باطل ہیں، ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں، مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام ہے، نہ ان کے پاس بیٹھنا جائز،

قال اللہ تعالیٰ واما ننسیئک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔  
واللہ تعالیٰ اعلم۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۱۴ از کوہ کسولی ضلع انبالہ کوٹھی بارک ماسٹر صاحب مرسلہ جان محمد خانسماں ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ان مسائل میں، قصبہ کسولی کے اندر ایک مسجد ہے اس میں مسلمانان کی طرف سے ایک پیش امام مقرر ہیں انھوں نے اپنے وعظ کے اندر بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایچی تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نام سے یاد کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۱) کیا لغو ذی اللہ ایچی کے نام سے حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرنے سے منقصت پائی جاتی ہے، تو ایسے قائل کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باحیات تو ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے اور نہ روضہ پاک سے باہر تشریف لاسکتے ہیں قیامت تک۔

(۲) کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے اور کیا روضہ پاک سے باہر تشریف نہیں لاسکتے؟ اور ایک مقام پر میلاد سرور کائنات علیہ التسلیم والحبیب تھا وہاں ولادت کا ذکر میلاد خواں نے نہیں کیا، جلدی سے سلام پڑھ دیا اور پیش امام صاحب وعظ فرمانے بیٹھ گئے، اثنائے وعظ میں بیان کیا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور میلاد شریف پڑھواتا ہے وہ جہنمی ہے۔

(۳) کیا تارک الصلوٰۃ کافر ہے؟

(۴) کیا میلاد شریف پڑھوانے والا جہنمی ہے؟

### الجواب

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز وجل کے رسول اعظم و نائب اکبر و خلیفہ اعظم ہیں، ایچی وہ ہوتا ہے جس کو پیام یا خط پہنچانے کے سوا کوئی سرداری اور جاہرست نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اکرم میں اس لفظ کا استعمال کرنا بیشک تنقیص و توہین ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام حیات حقیقی دنیاوی روحانی جسمانی سے زندہ ہیں، اپنے مزارات طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حي يرزق۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کا زمین پر کھانا حرام فرما دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دے جاتے ہیں (ت)

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اذن للانبياء ان يخرجوا من قبورهم و يتصرفوا في ملكوت السموات و الارض۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے مزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اور زمین میں تصرف کی اجازت ہوتی ہے۔ (ت)

۷۸ ص	خلافت اکیڈمی ملنگورہ سوات	باب احوال ملوثی فی قبورہم	شرح الصدور
۲۱۱/۸	دار الکتاب العربی بیروت	باب ذکر الانبیاء علیہم السلام	مجمع الزوائد
۱۱۹ ص	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	آخر کتاب الجنائز	سنن ابن ماجہ
۲۶۳/۲	دار الفکر بیروت	رسالہ تنویر الحکک	المحادی للفتاوی

(۳) نماز نہ پڑھنا سخت کیرہ ہے مگر اس کے جہنمی ہونے پر یقین نہیں ہو سکتا کہ کفر کے سوا سب گناہ زیر مشیت الہی ہیں۔

(۴) اور میلاد مبارک پڑھوانے پر اگر جہنمی کہے تو خود مستحق جہنم ہے۔

مسئلہ ۳۱۸ از سبیل محلہ چمن سرائے متصل مزار جناب میرن شاہ صاحب مرسلہ احمد خاں  
۳۱۹  
۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ :

(۱) جو شخص یہ کہے کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات میں نقصان تھا تو اتنا تھا کہ حضور خدا نہ تھے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں ؟

(۲) جو مسلمان یہ کہے کہ حضرت کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہ ہوگی اور گدھے خچر کا خیال آئے تو نماز ہو جائے گی، ایسا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں ؟ اور یہ کہنا حقارت نبی ہے یا نہیں ؟ اور حقارت نبی کفر ہے یا نہیں ؟ خدا تعالیٰ کو برا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں ؟ بعض کہتے ہیں کہ حضور اقدس نے شتر دلیل کفر ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی تو اس کو مسلمان فرمایا ہے اور آج کل ہزاروں مسلمانوں کو زبردستی کھینچ کر کافر بنایا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

### الجواب

(۱) اس نے اچھے لفظوں میں ادا نہ کیا مگر جوابات کسی حق ہے بیشک سوا الوہیت و متلزمات الوہیت

کے سب فضائل و کمالات حضور کے لئے ثابت ہیں، امام محمد بوصیری برودہ شریف میں فرماتے ہیں : ہ

دع ما ادعته النصاری فی نبیہم واحکم بما شئت مدحافہ واحتکم

(جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کے بارے میں کہا تم وہ نہ کہو، اس کے علاوہ

ہر مرتبہ و مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیان کر سکتے ہو۔ ت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ہ

مخاں اور اخذ از بہر حفظ شرع و پاس دیں دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش ادا کن

(شریعت و دین کا پاس کرتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو اس کے علاوہ

ہر وصف کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کر اور لکھ سکتے ہو۔ ت)

(۲) یہ ملعون بات ضرور کلمہ توہین ہے اور اس کے خبیث قائل پر بلا شبہ کفر لازم، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین یا حضرت عزت جل جلالہ کو معاذ اللہ برا کہنا بلا شبہ کفر ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کہیں نہیں فرمایا، یہ حضور پر محض افتراء ہے، نہ ہرگز علمائے محتاطین کسی مسلمان کو کھینچ کر کافر بنائیں، یہ ان پر افتراء ہے، اور اس کی تفصیل رسالہ تمہید الایمان میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۲۰ از بہرائچ محلہ قاضی پورہ مسجد کالے خاں مرسلہ نواب علی صاحب مؤذن مسجد

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ ایک مدعی صوفیت نے ایک بزرگ کے عرس کی تقریب میں ہر طبقہ کے لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ ہنود بھی بلائے گئے اور باوجود اطلاع عقائد باطلہ ایک پچھرار کو جلسہ میں تقریر کے واسطے کھڑا کیا اس شخص نے اس بڑے مجمع کے سامنے توجہ پرستی کے پردہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے مقبروں کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں اور ان مقدس اور قدسی صفات حضرات کے صبر و تحمل کو نہایت شرمناک کمزوری اور نامردی سے تعبیر کیا مثلاً یہ کہ سرور عالم و عالمیاں کو جب جنگ اُحد میں مجروح کیا گیا تو وہ کچھ بھی نہ کر سکے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن لجم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ، اور ایک حکم حافظ عربی داں شخص نے ان بیانات کی تصدیق و تائید کی، جن لوگوں نے اس گستاخانہ مقرر کو بدعتیہ کہا تھا ان کو تہدید کی اور اس مدعی تصوف کی شان میں چند اشعار پڑھے گئے جب ایک شخص نے چاہا کہ ان گستاخیوں اور بد زبانوں کا جواب دے اور ان معزز اور مقتدر حضرات کے مناقب بیان کرے تو اس مصدق و مؤید و بانی جلسہ میں سرگوشی ہوئی اور منتظلوں نے حصہ تقسیم کیا کہ لوگوں کے مجمع کو درہم برہم کر دیا اور خود اس بیان زہر آلود پر نہ تقریر کرنے والے کو روکا نہ کسی طرح اظہارِ ناخوشی کیا بلکہ ان لوگوں کو جو تہدید پر آمادہ تھے ہر امکانی طریقہ سے باز رکھنا چاہا، تو اس بانی محفل و مؤید و مقرر سے عام مسلمانوں کو کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے اور ان کی دین داری کے متعلق کیا خیال رکھنا چاہئے؟

### الجواب

سوال میں جو وہ لفظ ہیں یعنی شرمناک کمزوری اور نامردی اگر بعینہ یہ الفاظ اس مقرر نے کہے یا اور الفاظ ملعونہ جو ان کے ہم معنی ہوں تو اس کے کافر متہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ایسے کہ من شک فی کفرہ فقد کفرہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے، اور اس تعبیر پر جتنے اس کے



مؤید تھے سب مرتد ہیں اور جنہوں نے اس کی حمایت و طرفدار کے لئے اس کے رد سے روکا وہ سب بھی اسلام سے نکل گئے اس تقدیر پر مسلمانوں کو ان کے ساتھ وہی برتاؤ لازم ہے جو مرتدین کے ساتھ، ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، موت و حیات میں کوئی معاملہ اسلامی ان سے برتنا حرام، اور اگر رد سے روکنا اور مجمع منتشر کر دینا اس کی طرفداری اور حمایت کے لئے نہ ہو نہ اس کے کلام ملعون کو کفر نہ جاننے کے باعث تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ یہ انس و نحر یا نہ تہذیب جعیث کے باعث ہے تو بدہمت و شیطنیت ہے اور اس کے مرتکب عذاب شدید کے مستوجب، اور اگر یہ بھی نہیں بلکہ رد میں اندیشہ فتنہ تھا رد کرنے والے کو اس سے بچانے کے لئے یہ بندش کی تو بحال صحت اندیشہ اور غلبہ مفسدہ ان روکنے والوں پر الزام نہیں، انہا الاعمال بالنیات وانہا لکل امرء اعمال کا مدار نیات پر ہے اور ہر آدمی کا حکم اس مانوی ہے

کی نیت کے مطابق ہے (ت)

اور اگر وہ الفاظ ملعونہ کلام مقرر میں بعینہا تھے نہ ایسے الفاظ جو ان معنی کو مودی ہوں بلکہ سائل نے اس کا مقصد ویسا سمجھ کر اسے ان الفاظ سے تعبیر کیا تو اگر دلائل و قرآن و سیاق و سباق سے ثابت ہو کہ اس کا یہی مقصد تھا تو اس پر وہی حکم کفر و ارتداد ہے اور طرفداروں کے لئے بھی وہی احکام عود کرینگے جبکہ انہوں نے بھی یہی مقصد سمجھایا، یہ مقصد ویسا واضح تھا جس کے سمجھنے میں کوئی اشتباہ نہ تھا، اور اگر دلائل و قرآن سے بھی مقصد ثابت ہوتا ہم اس میں شک نہیں کہ طرز ادب کے خلاف ہے، اس طور پر بیان دو ہی قوموں کا شیوہ ہے یا تو ملحدان بے دین یا دوا بیان خوگر توہین، اور دونوں مردود و گمراہ ہیں باقی سیاق و سباق کلام وغیرہ متعلقات کی سائل نے تفصیل نہ کی کہ کوئی شق متعین کی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۱ از کوچین ضلع ملیبار محلہ منانچیری مکان سیٹھ سلیمان قاسم مہمین مرسلہ حاجی طاہر محمد مولانا۔  
۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنا کیسا ہے اور وہ کون ہے؟

### الجواب

اللہ عز و جل شہید و بصیر ہے اسے حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کا خیال فرمایا اور اکابر کو اس کی نفی کی حاجت ہوئی، مجموعہ علامہ ابن وہبان میں ہے:



و یا حاضر و یا ناظر لیس بکفر ہے  
جو ایسا کہتا ہے خطا کرتا ہے بچنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴ شعبان ۱۳۳۷ھ

مسئلہ ۳۲۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک نام کے مسلمان نے ایک کتاب ضوۃ نور الحق المبین عربی زبان میں لکھی اور چھپوا کر اپنے ہم خیالوں میں بہ تعدا و پانچ ہزار تقسیم کی اور اس کو مجالس عام میں برسرِ منبر پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں صفحہ ۳۴ پر یہ لکھا ہے :

فالمسلمون الذین یشہدون بکلمۃ الاخلاص  
وہم کافۃ اہل الجماعۃ والسنة وکلمۃ  
الاخلاص ہی التی قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم انه من قالہا مخلصا  
دخل الجنة وہی لا تقبل منهم وترد علیہم  
لا نھم لم یقرؤ الا بالرسول وحده وانکوا  
مرتبة الوسی۔

اور صفحہ ۳۵ پر ہے :

وان امام من انکم محل من الدین  
محل الرسول۔

اور صفحہ ۴۲ پر ہے :

وان وصیہ علی امیر المؤمنین نظیرہ  
(ای نظیر الرسول) فی تمامہ وکمالہ۔

اور صفحہ ۴۶ پر ہے :

وکان من کان فی ایامہ (ای ایام الرسول)  
لا استطاعة لھم فی قبول کل الحکمة  
گویا جو ان کے ایام میں تھا (یعنی  
حضور کے ایام میں) کہ بیک وقت تمام حکمت کا

دفعۃ واحده۔

قبول کرنا طاقت میں نہ تھا (ت)

44  
44

اور صفحہ ۱۶۳ پر حضرت جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت لکھا ہے جنہوں نے بارہ لاکھ شیعوں کو سنی بنالیا تھا،

فمن وسواس خناس وسوس فی صدور  
الناس فضل و اضل کشیزا من الناس  
یعنی جعفر النہر والی قرین ابلیس الواقع  
بہ عن رحمة الله الابلاد۔  
وہ خناس کے وسوس میں سے ہے اس نے  
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالے تو خود بھی گمراہ  
اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا یعنی جعفر النہر والی  
وہ ابلیس کا سینگ ہے اس کی وجہ سے  
رحمت الہی سے مایوسی ہوئی (ت)

پھر انہیں حضرت جعفر کی نسبت صفحہ ۱۶۴ پر ذلک الشیطن (وہ شیطان ہے۔ ت) کا لفظ ہے، پس  
کیا علم ہے شریعت کا ایسی کتاب کی نسبت جس میں اس قسم کے مذکورہ مضامین ہوں اور یہاں فتویٰ ہے ایسی  
کتاب لکھنے اور چھپوانے اور منبروں پر حکم پڑھوانے والے کی نسبت؟ اور کیا ارشاد ہے سنی  
مسلمانوں کو کہ وہ اس کتاب کی ضابطی اور مصنف کتاب کی تشبیہ کے لئے حاکم ملک سے چارہ جوئی و توفی  
کریں یا نہ کریں؟

## الجواب

یہ بات کیا سوال طلب ہے، رویش بین جانش میرس (اس کا چہرہ ہی دیکھ لے حال مت  
پوچھ۔ ت) ظاہر ہے کہ ایسی ناپاک کتاب کسی رافضی غالی نجس القلب خبیث اللسان کی ہے، اس کی  
اشاعت اشاعت فاحشہ، اس کا لکھنا پڑھنا پڑھوانا سب اشد قطعی حرام، اس میں تمام اہلسنت بلکہ  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و کلمات کفریہ ہیں اس بارے میں قانونی چارہ جوئی اگر  
مفید ہو ممنوع نہیں مگر زمانہ وہ ہے کہ اس سے لاکھ لاکھ درجے بدتر کتابیں شائع ہو رہی ہیں جن میں وہ  
قطعی کفر ہیں کہ،

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہ  
جن نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی  
کافر ہے (ت)

جیسے حفظ الایمان و براہین قاطعہ اور سب سے خبیث تر فلسفہ اجتماع جس میں سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہجول النسب پتہ لکھا ہے، رسولوں کا ماننا محض لغو بتایا ہے، رسول کی تعظیم باطل کسی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے مقلدوں کی آزادی پامال کر دی اپنے اوپر اعتراض سے ان کی دہن دوزی کی، اپنی سطوت برقرار رکھنے کے لئے اپنی اور اپنے اہل بیت کی تعظیم کی آیتیں قرآن میں بڑھادیں، قرآن اپنے دعویٰ توحید میں سچا نہیں، نبی کی تعظیم بت پرستی ہے وغیرہ وغیرہ اشد ملعون کفر، پھر وہ جو قوم کے لیڈر بنے ہیں اس کے مصنف کے اسلام پر شہادت دیتے ہیں اور مکتھے ہیں کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کر لیا اس میں کوئی بات کفر نہیں، اور بعض دوسرے دفتر اس کی اشاعت کر رہے ہیں فالی اللہ المشتکی وانا لله وانا الیہ راجعون ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ورمینا الرحمن المستعان علی ما تصفون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۳ھ ازخیر پور ٹالی اسٹیشن ٹامی والے ریاست بہاولپور برخانقاہ مبارک مرسلہ عبدالرحیم نائب معلم مدرس عربیہ خیر پور شرقیہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور خالد دونوں بھائی حقیقی ہیں، مسمیٰ زید بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے اور اس کا برادر خالد موجود ہے اور زید مرحوم کی دو بیویاں اور دو بیٹیاں موجود ہیں زید مرحوم کے داماد نے مسمیٰ خالد کو کہا بموجب شریعت مبارکہ حصہ تقسیم ہونا چاہیے کیونکہ ہم تم اہل اسلام پابند شریعت کے ہیں شرع محمدی پر فیصلہ ہونا چاہیے خالد جو مترکہ زید پر قابض و جابر ہے صاف کہہ دیا کہ ہم کو شریعت نامنظور ہے بلکہ رواج منظور، اب فرمائیے کہ عند الشریعت خالد کا کیا حکم ہے، نکاح رہا یا فسخ ہو گیا؟

### الجواب

اگر یہ بیان واقعی ہے تو خالد پر حکم کفر ہے اور یہ کہ اس کا نکاح فسخ ہو گیا اس پر تو یہ فرض ہے، نئے سرے سے اسلام لائے، اس کے بعد اگر عورت راضی ہو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ عالمگیر یہ بھی ہے: اذ قال الرجل لغيره حکم الشرع هذه الحادثة کذا فقال ذلك الغیر من برسم کارمی کتم بشرع یکفر عند بعض المشائخ  
جب کسی نے دوسرے سے کہا اس معاملہ میں شریعت کا حکم یہ ہے وہ دوسرا جواباً کہتا ہے میں تو رسم کے مطابق کروں گا نہ کہ شرع کے مطابق، تو بعض مشائخ

اقول وصورۃ النار لہ اشد من هذا  
 بکثیر فان هذا اخبار عن عمله والرجل  
 بما يعمل بالمعصیۃ وهو لا یرضاهما  
 فیکون عاصیا لا کافر لعدم الاستحسان  
 والاستحلال بخلاف ما تمہ فانه صریح  
 فی عدم قبول الشرع وترجیح الرسم علیہ  
 فكان کالمسألة قبلہا سرجل قال لخصمه  
 اذهب معی الی الشرع قال بیاوہ بیارتا  
 بروم بے جبر روم یکفل لانه عاند الشرع اه  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

پل تو وہ کہنے لگا پیٹا شرعیت لائے تاکہ میں چلوں، بغیر جبر کے میں نہیں جاؤں گا، تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ  
 اس نے شرعیت سے عناد کو رد کر رکھا ہے (اللہ تعالیٰ اعلم) (منت)  
 ۳۲۲ مکملہ از قصبہ کسیر کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع بلند شہر مرسلہ عبد الشکور صاحب ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقت شعار حقیقت آثار جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب دام ظلکم وفضلکم،  
 بعد ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے گزارش ہے کیا فرماتے ہیں علمائے دین سوالات ذیل میں کہ بہشتی زوروں  
 کے چھٹے حصے میں لکھا ہے کہ ”مردوں کے روضوں کے اوقات متبرکہ شب جمعہ وغیرہ میں اپنے گھروں کو نہیں آئیں  
 اگر کسی ایسی ایسی کتاب میں لکھا دیکھو بھی ایسا عقیدہ مت رکھنا“ باوجود احادیث صحیحہ اور اکثر روایات  
 کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے ارواح کا آنا ثابت، اس باب میں ہر چند مولوی اشرف علی  
 تھانوی سے ان سب کتابوں کے اسمائے طیبہ وحوالہ جات جن سے ارواح کا آنا ثابت، لکھ کر دریافت  
 کیا کہ کیا یہ سب کتابیں ایسی ایسی ہیں اگر ایسی ایسی نہیں تو ان کو ایسی ایسی کہنے والے کی نسبت  
 شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اس پر مولوی صاحب نے جو جوابات جملہ خطوں کے بغیر دستخط اپنے  
 تحریر فرمائے ہیں وہ قابل ملاحظہ حضور ہیں لہذا ہر ایک خط کی نقل مع جواب اس کے تحریر کی جاتی ہے



(عزیزی منظور مد عمرہ کا پہلا خط بنام مولوی اشرف علی تھانوی) جناب مولوی صاحب بعد السلام علیکم عرض ہے کہ جناب کی بعض تصنیفات مثل بہشتی زیور وغیرہ میں جملہ رسوم مروجہ اہل اسلام مثلاً قیام میلاد شریف اعراس بزرگان دین و قعین گیارہویں شریف و طریقی نیاز ایصال ثواب میت اور دعا کے لئے بروقت فاتحہ پاتھ اٹھانا اور میت کا تاجادسواں مہینہ چلم، سہ ماہی، ہشتماہی، برسی، سات جمعراتیں کرنا، اور بزرگوں سے استاذ چاہنا اور ان کے مزاروں پر چادریں چڑھانا اور عورتوں کو قبورِ اولیائے کرام پر بغرض زیارت کے جانا وغیرہ وغیرہ ناجائز و بدعت لکھا ہے، اور ان ایام میں ہماری طرف ایک رسالہ موسومہ ”مفیدہ آخرت“ حصہ اول و دوم چھپ کر شائع ہوئے ہیں بغرض ملاحظہ جناب ہمراہ تحریر ہذا ارسال ہیں ان دونوں حصوں میں امور متذکرہ بالا کو بدلائل احادیث و اقوال مشائخ کرام علمائے عظام و روایات فقہ جاز و مستحسن ثابت کیا گیا ہے اور نیز جناب نے ”بہشتی زیور“ کے حصہ چھ کے اس بیان میں جس میں ان رسوم کا بیان ہے جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں، لکھا ہے: ”بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان تارینوں اور جمعرات کے دن اور شب برات وغیرہ کے دنوں میں مردوں کی رُوہیں گھروں میں آتی ہیں اس بات کی بھی شرع شریف میں کچھ اصل نہیں اور ان کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مردوں کو پہنچایا جاتا ہے اس کو خود اس کے ٹھکانے پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کون ضرور ہے کہ مارا مارا پھرے، پھر یہ بھی ہے کہ اگر مردہ نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا اور اگر بد اور دوزخی تو اس کو فرشتے کیوں چھوڑیں گے کہ عتاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے، غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے، اگر کسی ایسی ایسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا جس کتاب کو عالم سندنہ رکھیں وہ بھروسہ کی نہیں ہے۔“

برخلاف اس کے جناب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب رام پوری نے اپنی کتاب ”عمدة القاتحہ“ میں ارواحِ موتی کا اوقاتِ متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا احادیث و کتب فقہ اقوال مشائخ کرام و علمائے عظام سے ثابت کیا ہے، مشیتِ نمونہ وہ روایات بھی یہاں لکھی جاتی ہیں، سنئے، اشعۃ اللمعات میں مولانا حضرت شیخ عبدالحی محمد شہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں،

در بعض روایات آمدہ است کہ روح میت بعض روایات میں منقول ہے کہ جبکہ رات میت کی می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر می کند کہ تصدق می کنند از مے یا نہ۔  
روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہے یا نہیں (ت)



دقائق الاخبار مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس دن ہوتا ہے دن عید کا، یا دن جمعہ کا، یا روز عاشورہ کا، یا شب نصف شعبان، آتی ہیں رُوحیں مُردوں کی اور کھڑی ہوتی ہیں اُپر دروازوں اپنے گھروں کے، پس کہتی ہیں آیا ہے کوئی کہ یاد کرتا ہے مجھ کو، آیا ہے کوئی کہ رحم کرے اوپر ہمارے، آیا ہے کوئی کہ یاد کرے غربت ہماری کو، اے وہ لوگو! کہ رہتے ہو تم بیچ گھروں ہمارے کے، اے لوگو! اچھے ہوئے تم ساتھ اس کے اور بد بخت ہم ساتھ اس کے ہوئے، اور اے لوگو! کھڑے ہو تم بیچ کشادہ معلوں ہمارے کے، اور ہم درمیان قبروں تنگ کے، اور آیا ہے اے لوگو! ذلیل کیا تم نے یتیموں ہمارے کو، اے لوگو! نکاح کیا تم نے ساتھ عورتوں ہماری کے، آیا ہے کہ یاد کرے کوئی بیچ غربت اور فقر ہمارے کے، اعمال نامے تمہارے کشادہ ہیں اور اعمال نامے ہمارے پیٹے گئے۔

اور قریب قریب روایت اسی مضمون کی کتاب درر الحسان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں:

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما اذا كان يوم العيد ويوم العشر ويوم الجمعة الاولى من شهر رجب وليلة النصف من شعبان وليلة الجمعة يخرج الاموات من قبورهم ويقفون على ابواب بيوتهم ويقولون ترحموا علينا في الليلة بصدقة ولو بقلعة من خبز فانا محتاجون اليها فان لم يجدوا شيئا يرجعون بالحسرة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب عید کا دن، دسواں دن، ماہ رجب کا پہلا جمعہ، شب براءت (شعبان کی نصف) اور جمعہ کی رات آتی ہے تو اموات اپنی قبور سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری طرف سے اس رات صدقہ کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی دو کیونکہ ہم اس کے ضرورت مند ہیں، اگر وہ کچھ صدقہ نہ کریں تو بڑے افسوس سے لوٹتے ہیں (ت)

دستور القضاة مصنفہ صدر الدین رشید تبریزی میں فتاویٰ نسفیہ سے منقول ہے:

ان ارواح المؤمنين یا تون في كل ليلة الجمعة ويوم الجمعة فيقومون بفناء بيوتهم اهل ايمان کی ارواح ہر جمعہ کی رات اور دن کو اپنے گھروں کے صحن میں آکر غناک آواز دیتی ہیں، اے

لے دقائق الاخبار

لے درر الحسان فی البعث و نعیم الجنان للسیوطی

ثم ينادي كل واحد منهم بصوت حزين يا اهل  
ويا اولادي ويا اقربائي اعطفوا علينا  
يا لصدقة واذكرونا ولا تنسونا وارحمونا في  
غربتنا قد كان هذا المال الذي في ايديكم  
في ايدينا فيرجعون منهم باكيا حزيننا ثم  
ينادي كل واحد منهم بصوت حزين اللهم  
قنطهم من الرحمة كما قنطونا من الدعاء  
والصدقة ۛ

میرے گھر والو، اے میری اولاد، اے میرے رشتہ دار  
ہم پر صدقہ کر کے مہربانی کرو، ہمیں یاد رکھو ہمیں  
بھول نہ جاؤ، ہماری غربت پر رحم کرو، یہ مال جو  
تمہارے ہاتھوں میں ہے یہ کبھی ہمارے پاس  
بھی تھا، پھر وہ غلگین روتے ہوئے واپس جاتے  
ہیں، پھر ان میں سے ہر کوئی غلگین آواز سے کہتا  
ہے اے اللہ! ان کو رحمت سے اسی طرح دور  
فرما جس طرح انھوں نے ہمیں دعا و صدقہ سے

مایوس کیا ہے۔ (ت)

اشباه والنظار احکام جمعہ میں مسطور ہے: وفيه يجتمع الاسرار والاح یعنی جمعہ کے دن رُوحیں اکٹھی ہوتی  
ہیں۔ روضۃ الریاحین میں ہے:

هذا هب اهل السنة ان اسرار الروح في  
بعض الاوقات من عليين وسجين ياتون الى  
اجسادهم في قبورهم عند ما يريد الله  
تعالى خصوصا في ليلة الجمعة ويومها  
ويجلسون ويتحدثون ۛ

اہل السنۃ کا مذہب یہ ہے اموات کی ارواح جب  
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے علیین اور سجنین سے اپنے  
اجسام کی طرف آتی ہیں خصوصاً جمعہ کی رات، دن  
میں آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتی ہیں۔ (ت)

بجوف تطويل اس قدر ہی روایات پریس، ورنہ اور بھی کتب معبرہ خزائن الروایات اور عوارف المعارف  
اور تذکرۃ المرقی مصنف قاضی شہار اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے  
گھروں کو آنا ثابت ہے، چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عزیزی  
ترجمہ سرور عزیزی میں فرماتے ہیں:

”مردے اوقات متبرکہ میں مثلاً شب جمعہ اور شب قدر میں اپنے ان عزیزوں کے پاس گزرتے

لہ دستور القضاة صدر الدین رشید تبریزی

لہ الاشباہ والنظار باب احکام الجمعہ

لہ روضۃ الریاحین

ادارۃ القرآن کراچی ۲۳۹/۲

ہیں کہ وہ عزیزان اموات کو یاد کرتے ہیں قدر ضرورت؛

جناب آپ کی عبارت بالادیکھنے اور ان سب روایات کے غور کرنے سے عوام الناس نہایت ملتے  
ادہام اور مشکوک ہیں، اب سوال یہ ہے کہ آپ کے اقوال قابل تسلیم یا یہ جملہ روایات منقولہ اور کتب  
حوالہ جات روایات منقولہ کو کیا تصور کیا جائے، آیا یہ سب کتابیں ایسی ویسی ہیں جن کی عالم سند نہیں رکھتے  
یا یہ کہ بھروسہ کی ہیں، اور مصنفین کتب مذکورہ کے اقوال قابل ماننے کے ہیں یا نہیں، مفید آخرت میں جو کچھ  
تحقیق کیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں، یا یہ کہ وہی درست ہے جو جناب کی کتاب زشتی زیور وغیرہ میں لکھا ہے  
عند اللہ بوالپسی ڈاک جواب با صواب بنظر انصاف مستفید فرمائیے تاکہ خاطر جمع ہوں اللہ آپ کو اس کی  
جزائے خیر دے گا، جواب کے واسطے ٹکٹ مرسل ہے۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

(پہلے خط کا جواب از طرف تھانوی)؛

السلام علیکم اگر تقلید پر اکتفا ہے تو جو شخص آپ کے نزدیک قابل اعتماد ہو اس کا اتباع کیجئے اور  
اگر تحقیق کا شوق ہے تو یہ خط لے کر تشریف لے آئیے بشرطیکہ کچھ علوم دینیہ سے مناسبت بھی ہو۔  
(دوسرا خط بنام تھانوی)؛

جناب تھانوی صاحب! السلام علیکم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آنا اپنے گھروں  
کو ارواح موتی کا اوقات متبرکہ مثل شب جمعہ وغیرہ میں احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، جیسا کہ اشعة اللمعات  
میں ہے؛

در بعض روایات آورده است کہ ارواح میت بعض روایات میں منقول ہے کہ جمعہ کی رات میت  
می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر می کنند کہ کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس  
تصدق می کنند از دے یا نہ بے کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہے یا نہ۔ (ت)

اور نیز اکثر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت فقہ و حدیث و تفاسیر مثلاً دقائق الاخبار، در الحسن  
و ستور القضاة، فتاویٰ فلسفیہ، اشباہ و النظائر، روضۃ الریاحین، خزائن الروایات، عوارف المعارف،  
تذکرۃ الموتی، فتاویٰ عزیزی و تفسیر عزیزی میں ارواح کا آنا مسطور، لیکن جناب کی زشتی زیور کے  
حصہ چھ میں ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں میں نہ آنا اس شد و مد کے ساتھ مذکور کہ اگر

لے سرور عزیزی ترجمہ فتاویٰ عزیزی

۱۴/۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر باب زیارة القبور اشعة اللمعات

ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا تو سوال یہ ہے کہ یہ لکھنا جناب کا کس صورت پر محمول کیا جاوے، کیا سب کتابیں مذکور الصدر جن سے ارواح کا آنا ثابت ایسی ویسی ہیں اور اگر نہیں تو ان کتابوں کو ایسی ویسی سمجھنے والے کے حق میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ عند اللہ غرض مگر جواب حق سے مع مہر اور دستخط کے دریغ نہ کریئے گا۔ ۴ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

(دوسرے خط کا جواب از طرف تھانوی) :

وعلیکم السلام، چونکہ انداز عبارت سے مقصود اعتراض معلوم ہوتا ہے اور جس پر اعتراض کرنا مقصود ہو اس سے استفسار کرنا مناسب ہے اس لئے جواب نہیں دیا گیا کیونکہ مقصود استفسار سے دوسرا ہوتا ہے یعنی طلب حکم لعل اور ان دونوں غرضوں سے منافات معلوم۔

(تیسرا خط بنام تھانوی) :

جناب السلام علیکم، افسوس مسئلہ حل طلب جناب کو دوبارہ لکھا لیکن جواب جواب باوجودیکہ فقیر کو نہ اعتراض مرغوب نہ کوئی مناظرہ محبوب بلکہ اظہار حق مطلوب، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن کے اسمائے طیبہ کچھ خطوں میں بالتحریک مذکور، جب یہ ایسی ویسی نہیں تو ان کو ایسی ویسی سمجھنے والے کی نسبت جو حکم شرع ہو اس کے لکھنے میں آپ کو کیا تامل ہے، یاں البتہ آپ کے اس لفظ ایسی ویسی کے لکھنے میں شامل ضرور ہوتی ہیں شاید جس کی وجہ سے اظہار حق میں کچھ دریغ ہے، اگر بہ تقاضائے بشریت جناب سے کوئی سہو و خطا اس کلمہ ایسی ویسی کے لکھنے میں مضمحل ہے تو آگاہیت پر ان کلمات کی واپسی میں کیا عذر ہے اور اگر خاص کوئی تاویل ہے تو اس سے عند اللہ مع دستخط و مہر کے بواپسی ڈاک صاف طور سے عوام کو مطلع فرما دیجئے گا بلحاظ اس کے تاکہ ظن قائم کریں اگر آپ نے صاف صاف جواب جواب بھی نہ دیا تو پھر مجبوراً یہی متصور ہو گا کہ آپ کو کتب معلومہ سے انحراف ہے، اس پر پھر جو حکم شرعی ہو گا علمائے اہل سنت و جماعت سے استفتاء لے کر بذریعہ اشتہار مشہر کر دیا جائے گا۔ ۹ فروری ۱۹۱۹ء

(تیسرے خط کا جواب از طرف تھانوی) :

السلام علیکم، مجھ کو کچھ عرض کرنا تھا کر چیکا، فقط۔

جناب من! تینوں خط مع جواب ان کے پیش خدمت ہیں بعد ما، حفظہ مخفی نہ رہے گا کہ مولوی صاحب نے اصل جواب کے دینے میں کس قدر ایچ پیچ لگائے ہیں، اور جو مقصود سوال تھا ان کے جوابات میں وہ قطعی مفقود، اب سوال یہ ہے کہ اس عبارت زشتی زیور سے کہ جس میں لکھا ہے "ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا"



اس سے اور نیز خطوط مذکورہ کے جوابات سے یہ امر ثابت ہے یا نہیں کہ مولوی صاحب کو جملہ احادیث و روایات، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن میں ارواح کا اثنا ثابت ایسی و سی تسلیم اور جو شخص ان سب احادیث و روایات کو ایسی و سی کہے اس کی نسبت شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

### الجواب

مقام نوی نے حفظ الایمان میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین کی اور شدید گالیاں دیں جس پر علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق اس پر حکم کفر دیا اور صاف فرما دیا کہ :  
من شك في كفره وعذابه فقد كفر  
جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

اس کے بعد اس کی ایسی و سی باتوں پر کیا انتقادات اور کتب دینیہ کی توہین کی کیا شکایت، صاعلی مثلاً بعد الخطاء (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں - ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۵ از او، آر، ریلوے ٹیلیگراف ٹریننگ اسکول مرسلہ سید اعجاز احمد صاحب سٹیشن ماسٹر

۲۰ رمضان ۱۳۳۴ھ

میرے تاجدار آقا، حضور کے سایہ رحمت میں حق سبحانہ و تعالیٰ اس مکینہ کو امان عطا فرمائے  
ایک صاحب کہتے ہیں جس کا ما حاصل یہ کہ اعمال صالحہ کرنے سے کبھی کبھی جنت میں جائے گا اگرچہ کسی نبی یا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے، اس پر یہ آیت پیش کرتا ہے پارہ  
لا یحب اللہ سورہ مادہ ۲۰

ان الذین آمنوا والذین ہادوا والنصابون  
والتصاری من امن باللہ والیوم الآخر  
وعمل صالحا خلا خوف علیہم ولا هم یحزنون  
اس میں کچھ شک نہیں جو کوئی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاوے اور نیک عمل بھی کرے تو قیامت کے دن ایسے لوگوں پر نہ کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزرده خاطر رہیں گے۔

گویا کہ نصاریٰ یہودی وغیرہ اگر اللہ و روز آخرت پر ایمان لادیں اور نیک عمل کریں اگرچہ حضور صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاویں تب بھی جنت کے مستحق ہیں، میں نے اس شخص کو امنوا باللہ ورسوله (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ ت) اور نیز بعد کی آیت پڑھ کر سمجھایا کہ اول ایمان و عقیدہ ہے بعد کو اعمال صالحہ، اگر عقائد ٹھیک نہیں اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی غفلت دل میں نہیں لاکھ اعمال صالحہ کرے جنت کا مستحق نہیں، اس کے جواب میں وہ یہ آیت پیش کرتا ہے حضور سے گزارش ہے کہ فوراً ہی اس کا رد اور اس آیت کے واضح معنی نیز بغیر مسلمان ہونے لاکھ اعمال صالحہ کرے کسی طرح جنت کا مستحق نہیں سکا ثبوت کلام مجید کی آیا سے ہو، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے، گویا اس شخص کا حاصل یہ کہ جو شخص مشرک نہیں اگرچہ کسی نبی پر ایمان نہ لائے اس کو اعمال صالحہ اس کے کام آویں گے یعنی وہ جنت کا مستحق ہے ورنہ کلام سے ثبوت مانگتا ہے۔

### الجواب

اللہ عز وجل اپنے غضب سے بچائے اور شیطان لعین کے دھوکوں سے پناہ دے۔ قرآن عظیم اول تا آخر انبیاء پر علو ناما اور حضور پر نور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والتسلیٰ پر خصوصاً ایمان لانے کا حکم دے رہا ہے، ان کی تکذیب کرنے والوں پر لعنت و عذاب اتار رہا ہے، اور یہ کہ دین صرف دین اسلام ہے اور یہ کہ کافر کا کوئی عمل صالح نہیں سب باطل و نامکام ہے، جسے دن کو آفتاب نظر نہ آئے وہ اپنی آنکھوں کو روئے، ہم صد ہا آیات کریمہ سے بعض کی تلاوت سے شرف لیں گے نہ اس لئے کہ جو دیدہ و دانستہ اندھا بنا ہو اس کی آنکھیں کھلیں اس کی توفیق امت کے دن بھی پیٹ ہی ہوں گی،  
وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عَمِيَائًا  
اور ہم انھیں قیامت کے دن اُن کے منہ کے بل  
وَبِكُمَا وَصَّيْنَاكَ  
اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔ (ت)

بلکہ اس لئے کہ کوئی جاہل سا جاہل مسلمان کسی ملعون کے دھوکے میں نہ آجائے۔

**آیت ۱** سب سے پہلے یہی آیت جو اس کج فہم نے اپنے ثبوت میں پیش کی یہی اس کے زعم پر لعنت برسا رہی ہے، اس میں اللہ پر ایمان لانا تو شرط نجات فرمایا ہے، اس قدر تو وہ شخص بھی جانتا ہے مگر اللہ پر ایمان ہوتا تو اللہ پر ایمان کے معنی جانتا، اللہ پر ایمان یہ نہیں کہ لفظ اللہ مان لیا بلکہ ایمان تصدیق کا نام ہے، جو اللہ عز وجل کے ہر ہر کلام کی تصدیق قطعی سچے دل سے کرتا ہو وہ اللہ عز وجل پر ایمان رکھتا ہے اور جو اس کے کسی کلام میں شبہ بھی لائے اسے ہرگز اللہ پر ایمان نہیں کہ اس کی سب باتوں کی تصدیق نہیں کرتا، اب کلام اللہ کو دیکھئے روشن تصریحوں سے انبیاء کرام و حضور سید الانام

علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا بیان ہے، ازاں جملہ محمد رسول اللہ ﷺ  
 محمد اللہ کے رسول ہیں، یسّٰہ والقرآن الحکیم ۵ انک لمن المرسلین اے سردار مجھے حکمت والے  
 قرآن کی قسم بیشک تم رسولوں سے ہو، واللہ یعلم انک لرسولہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اس  
 کے رسول ہو۔ یوہیں نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و یارون و یعقوب و ادریس و ایاس و لوط و یونس و  
 اسمعیل و اسمٰعی و داؤد و سلیمان و زکریا و یحییٰ و ہود و شعیب و صالح و غیر ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ و  
 الثناء کی نسبت، تو جو ان میں کسی کی نبوت میں شک کرے اللہ تعالیٰ کی تصدیق نہیں کرتا تو ہرگز ہرگز  
 اللہ ہی پر ایمان نہیں رکھتا کسی طرح اس آیت کے حکم میں نہیں آسکتا، اصل یہ ہے کہ ایمان باللہ میں جملہ  
 ضروریات دین پر ایمان داخل ہے کہ ان میں سے کسی بات کی تکذیب رب کی تکذیب ہے اور رب کی تکذیب  
 رب کے ساتھ کفر ہے، پھر رب پر ایمان کہاں، یوم آخر بھی انھیں میں داخل ہے جسے مہتم بالشان ہونے  
 کے سبب جہاد ذکر فرمایا، جس طرح آیت کریمہ :

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا نَزَّلَ إِلَيْكَ وَمَا نَزَّلَ  
 مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝  
 اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمھاری  
 طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر  
 یقین رکھیں (ت)

میں اسے تین بار ذکر فرمایا کہ وہ جو قرآن عظیم پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے پہلی کتابوں پر بھی اور آخرت  
 کا یقین رکھتے ہیں، آخرت پر ایمان قرآن عظیم پر ایمان میں آگیا پھر اگلی کتابوں پر ایمان میں آیا کہ سب میں  
 اس کا ذکر ہے، تیسری بار اسے پھر جہاد ذکر فرمایا یوہیں یہاں ولہذا جابجا صرف ایمان باللہ و عمل صالح پر  
 ایسے وعدے فرمائے یوم آخر کا ذکر نہ فرمایا مثلاً سورہ طلاق میں :

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ  
 جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ  
 فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ مَرْزُقًا ۝  
 جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اللہ انھیں  
 جنتوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں  
 جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہیں بیشک اللہ نے ان  
 کے لئے اچھا رزق رکھا ہے۔ (ت)

اسی طرح سورۃ تغابن میں بالجملہ ایمان باللہ میں سب ضروریات کتابوں، رسولوں، فرشتوں، قیامت وغیرہ پر ایمان لانا داخل ہے، تو آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان یہود، نصرانی، صابئی کوئی بھی ہو جو تمام ضروریات دین پر اسلام لائے (قرآن عظیم کو کلام اللہ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا رسول اللہ اور خاتم النبیین مانے کہ سب ضروریات دین اس میں آگئے جب تک وہ کوئی قول یا فعل منافی تصدیق نہ کرے) اور نیک کام کرے (یعنی شریعتِ مطہرہ محمدیہ کے مطابق کیونکہ ان کو خاتم النبیین مان چکا تو جو کام ان کی شریعت کے خلاف ہے منسوخ یا مردود ہے) اس پر کچھ خوف و غم نہیں، خلاصہ یہ کہ نعمت کچھ انھیں اشخاصِ مسلمین کے لئے خاص نہیں بلکہ کوئی بھی ہو کسی بھی مذہب و ملت کا ہو جو اسلامی عقیدے مانے اور شریعتِ محمدی پر چلے اس پر کچھ خوف و غم نہیں تو آیہ کریمہ اس آیت کی تفسیر ہے کہ:

فان امنوا بمثل ما انتم به فقد اهتدوا۔ اے مسلمانو! اگر یہود و نصاریٰ بھی ان تمام باتوں پر ایمان لے آئیں جن پر تمہارا ایمان ہے تو وہ بھی راہ پا جائیں۔ یہی مطلب اس آیت کا ہے، منکر سوچے کہ اب اس کا باطل شبہ کدھر گیا، مسلمان دیکھیں کہ جو آیت اس کا رد ہے اسی کو اپنی سند بنایا، یہ اگر تعصب نہیں تو ابلیس لعین کا کیسا سخت دھوکا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔

آیت ۲ ایک سخت چالاکي بلکہ کلام اللہ میں تحریف کے قبیل سے ہے اس آیت کو دکھانا اور اس سے متصل اوپر کی آیت کا چھپانا جو مطلب صاف فرما رہی ہے وہ آیہ کریمہ یہ ہے:

قل يا هـٰٓٔل الکـُتـُـب لستم علی شئ حتی تقیموا النورۃ و الانجیل و ما انزل الیکم من ربکم و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً فلا تأس علی القوم الکافرین۔ اے محبوب! ان یہود و نصاریٰ سے فرما دو کہ اے کتاب والو! تم نے بے باطل پر ہو جب تک تو ریت انجیل اور جو کچھ تمہارے رب سے تمہاری طرف اتر اٹھا اسے قائم نہ کرو، اور اے محبوب! بیشک ان میں بہتوں کو اس قرآن سے سرکشی اور کفر بڑھے گا تو تم ان کافروں کا غم نہ کھاؤ۔

قرآن عظیم فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ جب تک تو ریت و انجیل کو قائم نہ کریں نہ بے باطل پر ہیں اور

قرآن سے سرکشی کر کے کافر جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانے اس کا قرآن عظیم سے سرکشی کرنا تو ظاہر و واضح، اور اس نے توریت و انجیل بھی قائم نہ کی کہ ان میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتیں تھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الذین يتبعون الرسول النبي الامي الذي  
يجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراة و  
الانجیل یٰ

میں اپنی رحمت ان کیلئے لکھوں گا جو پیروی کریں گے  
رسول نبی اتمی کی جسے اپنے پاس لکھا ہوا پائیں گے  
توریت و انجیل میں۔

اور فرماتا ہے:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی  
الکفارس حماء ینہم (الی قولہ تعالیٰ) ذلک  
مثلیہم فی التوراة و مثلیہم فی الانجیل یٰ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں  
پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (الی قولہ تعالیٰ)  
ان کا یہ وصف توریت میں ہے اور ان کی شناخت ہے  
انجیل میں۔ (ت)

اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے:

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ  
احمد یٰ

میں بشارت دیتا آیا ہوں ان رسول کی جن کا نام پاک  
احمد ہے۔

تو جس نے احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانا اس نے توریت و انجیل قائم نہ کی بلکہ پھینک دی اور قرآن عظیم  
سے سرکش ہوا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کافر ہے پھر ایمان میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے، انصاف و انصاف  
کے لئے خود وہی آیت کہ منکر نے پڑھی اور برابر کی آیت کہ اس نے چھوڑ دی، کفایت کرتی ہیں صد ہا میں سے  
ترگا دو چار اور سن لیجئے۔

آیت ۳ آیہ کریمہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی میں حضور کے اوصاف کریمہ ذکر کر کے  
فرماتا ہے:

۱۵۷/۷	۱۵۷/۷	۱۵۷/۷
۲۹/۲۸	۲۹/۲۸	۲۹/۲۸
۶/۶۱	۶/۶۱	۶/۶۱
۱۵۷/۷	۱۵۷/۷	۱۵۷/۷

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ عَزَمُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا  
النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ وَلَئِكَ هُمُ  
الْمُقْلِحُونَ ۖ

ثابت ہوا کہ جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور ان کی تعظیم نہ کرے  
ہرگز فلاح نہ پائے گا اگرچہ اپنے زعم میں کیسے ہی نیک عمل رکھتا ہو  
آیت ۴، اس کے متصل فرماتا ہے :

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا  
الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ يَحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
الْبَنِيِّ الْآمِنِ الَّذِي يُوَفُّ بَآلِهِ وَكَفَمَتِهِ ۚ  
اتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۖ

اے محبوب! تم فرما دو کہ اے لوگو! میں تمام آدمیوں  
کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ کہ زمین و آسمان  
میں اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا  
معبود نہیں وہی جلائے اور مارے، تو ایمان لاؤ  
اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر کہ اللہ اور اس

کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو کہ تم تھیں ہدایت ہو۔  
معلوم ہوا کہ ہدایت تو نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے پر موقوف ہے جو ان کو نہ مانے اسے ہدایت  
نہیں اور جب ہدایت نہیں ایمان کہاں، تو من آمن باللہ والیومہ الآخر (جو کوئی سچے دل سے اللہ  
اور قیامت پر ایمان لائے۔ ت) میں کیونکر آسکتا ہے۔

آیت ۵، ان الذین یکفرون باللہ ورسولہ  
ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ و  
یقولون نوؤمن ببعض و نکفر ببعض و  
یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا  
اولئک ہم الکفرون حقاً و اعتدنا للکفرین  
عذاباً مہیناً ۚ والذین آمنوا باللہ و

بیشک جو انکار کرتے ہیں اور اللہ اس کے رسولوں  
کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں  
جدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے  
اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر  
ایمان اور سب سے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ  
نکالیں وہی پوسے پتے کافر ہیں اور ہم نے کافروں



درسله ولم یفرقوا بین احد منهم اولیک  
سوف یؤتیہم اجورہم وکان اللہ غفوراً  
رحیماً

ان میں جدائی نہ ڈالی عنقریب اللہ ان کو ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پتکا کافر ہے، اور یہ کہ جو ان سب کو مانے اور ایک ہی کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور ویسا ہی پتکا کھلا کافر ہے، یہ نہیں کہ جو سب کو مانیں وہ مسلمان اور جو سب سے منکر وہ کافر، اور یہ جو بعض کو مانتے اور بعض کے منکر ہیں کچھ اور ہوں، نہیں نہیں یہ بھی کل کے منکر کی طرح پورے کافر ہیں بیچ میں کوئی اور راہ نکل ہی نہیں سکتی۔

آیت ۶، ان الذین عند اللہ الاسلام  
وما اختلف الذین اتوا الکتاب الا من بعد  
ما جاءہم العلم بغیا بینہم و من یکفر  
بآیت اللہ فان اللہ سریع الحساب  
حاجوک فقل اسلمت وجہی للہ و من  
اتبعن و قل للذین اتوا الکتاب والامیین  
اسلمتم فان اسلموا فقد اهتدوا وان  
تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر  
بالعباد

آیت ۷، ومن یتبع غیر الاسلام دینا  
فلن یقبل منه وهو فی الآخرۃ من الخاسرین۔

جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے وہ ہرگز  
قبول نہ فرمایا جائے گا اور اُسے آخرت میں خسارہ  
رہے گا۔

۱۔ القرآن الکریم  
۲۔ ۱۵۰ تا ۱۵۲  
۳۔ ۱۹-۲۰  
۴۔ ۸۵

یہود و نصاریٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے تھے جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں ایک گروہ دانستہ حق کو چھپاتا ہے۔

**آیت ۸** ، الذین اتینہم الکتاب یعرفونہ  
کما یعرفون ابناءہم وان فریقاً  
منہم لیکتمون الحق وہم یعلمون بہ

وہ جنہوں نے اپنی جان خسارہ میں ڈالی وہ ان پہچانے ہوئے نبی پر ایمان نہیں لاتے۔

اور ساتویں پارہ میں اس کے بعد یوں فرمایا ،  
الذین خسروا انفسہم فہم لایؤمنون بہ

اس سے پہلے اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے جب وہ جانا پہچانا تشریف لایا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔

اور پہلے پارے میں صاف تزارش دہوا :  
وکانوا من قبل لیستفتحون علی الذین  
کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ  
فلعنة اللہ علی الکفراہ

اور جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے ہم نے قصہ فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا۔ (ت)

**آیت ۹** ، وقد منا الی ما عملوا من  
عمل فجعلنہ ہباء منشوراً

ان سے فرمایا جائے گا کہ تم اپنے حصہ کی پاک چیرنی اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے (ت)

اور فرماتا ہے ،  
اذہبتم طیبتکم فی حیاتکم الدنیاء

جس نے یہ سودا لیا آخرت اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (ت)

اور فرماتا ہے ،  
مالہ فی الآخرۃ من خلاق

۱۲/۶	۱۵ القرآن الکریم
۲۳/۲۵	۱۶ " "
۱۰۲/۲	۱۷ " "

۱۴۶/۲	۱۸ القرآن الکریم
۸۹/۲	۱۹ " "
۲۰/۴۶	۲۰ " "

اور فرماتا ہے :

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

اور فرماتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (ت)

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے (ت)

اور فرماتا ہے :

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّحَالِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہی کی ہے۔ (ت)

اور فرماتا ہے :

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالِهِمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝

اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا، یہی ہے دور کی گمراہی۔ (ت)

ان ساتوں آیتوں کا حاصل ارشاد یہ ہے کہ کافر اگر کوئی بظاہر نیک کام مثل تصدق وغیرہ کئے بھی تو اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں وہاں انھیں کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جنت کا کھانا پینا کافروں کے لئے حرام ہے، پاکیزہ رزق اور زینت کے سامان آخرت میں خاص مسلمانوں کے لئے ہیں، کافروں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر کے ایسا کر دیتا ہے کہ جیسے دو وزن میں سے دھوپ آئے تو اس کے اندر ریزے سے اڑتے نظر آتے ہیں اور ہاتھ میں لو تو کچھ نہیں، کافروں کے اعمال کی یہ مثال ہے کہ سخت شدید آندھی کے دن میں کہیں کچھ راکھ پڑی ہو جسے آندھی کے جھونکے

اڑالے گئے کہ اب وہ ذرے بھی نہیں دکھائی دیتے کچھ ہاتھ آتا تو بڑی بات ہے،  
 نسأل اللہ العفو والعافیۃ ہی بنا لا تنزع قلوبنا ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا ہی سوال کرتے  
 بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک مرحۃ ہیں، اے ہمارے پروردگار! نہ ٹیڑھا فرما ہمارے  
 انک انت الوھاب، وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر دلوں کو بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت سے  
 خلقہ وسیدہ رسلہ و آلہ وصحبہ اجمعین نوازا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بلاشبہ  
 آمین، واللہ تعالیٰ اعلم۔ تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا  
 نزول ہو تمام مخلوق سے افضل تمام رسولوں کے سربراہ اور ان کے آل و اصحاب سبھی پر۔ واللہ  
 تعالیٰ اعلم (ت)

۳۲۶  
 ۳۱۱  
 ۱۳۳۸ھ ربيع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں :

(۱) اکثر دیہات میں جو قربانیاں ہوتی ہیں تو ان قربانیوں کے سر بہشتی کو دیتے ہیں اور کسی گاؤں میں یہ  
 رسم ہے کہ حجام کو دیتے ہیں، ان لوگوں سے کہا گیا کہ علمائے دین نے کہیں حکم اس بات کا نہیں دیا  
 اور نہ علماء کی زبان سے سنا گیا کہ قربانی کا سر بہشتی کو یا حجام کو دیا جائے، تو وہ لوگ قربانی کیلئے  
 بچنے لگے کہ اگر یہ حق بہشتی کا نہ ہوتا تو ہمارے باپ دادا کیوں دیتے، کیا ان کے زمانے میں عالم  
 نہ تھے، ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو، اس کو خدا ہی  
 جانتا ہے۔

(۲) یہ کہ بہشتی کتا ہے کہ یہ حق ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے چلا آتا ہے اور عالم  
 خود اب تک دیتے چلے آ رہے ہیں، اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ دیتے تو علماء کیوں قربانی کے  
 سراپائے دیتے، بلکہ کتا ہے کہ جو ہمارے حق کو میٹھے وہ عالم نہیں ہے، معاذ اللہ اب علمائے دین  
 فرمادیں کہ یہ حق بہشتی وغیرہ کا ہے یا نہیں، یا علمائے دین اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر بہتان باندھا گیا ہے؟

(۳) یہ کہ جو لوگ قربانی کرتے ہیں یا کر چکے ہیں، اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو  
 ہم اپنے باپ دادا کا رسم نہیں چھوڑیں گے چاہے عالم کچھ بھی کہیں، تو ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟ اور

ان لوگوں کی قربانیاں کیسی ہیں؟

(۴) یہ کہ قربانی کا گوشت لائے بھنی ہوئی وغیرہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) قربانی کی الانت قربانی کے گوشت میں شامل کیا جاوے یا کیا؟

(۶) قربانی کا دل گروہ کلیجہ اہل قربانی کو اگر اس پر فاختہ دے کر کھا جاتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟ یا

ان دل گروہ کلیجہ کو بھی گوشت قربانی میں شامل کیا جاوے یا کیا؟ بیٹو! تو مجھروا۔

### الجواب

(۱) قربانی کرنے والے کو اختیار ہے سر یا جو چیز بہشتی، حجام یا جس کسی مسلمان کو چاہے دے کسی کے لئے

کسی چیز کی ممانعت نہیں، یاں بالتحقیق کسی کا کسی چیز میں کوئی حق شرع شریف میں وارد نہیں ہوا۔

(۲) اس بہشتی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اقرار کیا، اس پر تو یہ فرض ہے ورنہ سخت جہنم

کا سزاوار ہے۔ علمائے کرام جائز کام سے منع نہیں فرماتے جب کہ بہشتی کو بھی سر دینا جائز تھا، علماء

نے سکوت فرمایا، اس سے یہ ثابت نہیں کہ شرع شریف میں ان کا کوئی حق مخصوص ہے۔

(۳) یہ اقوال ان کے مذموم و سخت ہیں، ان کی قربانیاں قابل قبول نہیں، انہوں نے قبول الہی کو ہلکا جانا

اور عالموں کے ارشاد سے بے پروائی کی، از سر نو کلمہ طیبہ پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔

(۴) بھنگی وغیرہ کسی کافر کو قربانی یا اور کوئی صدقہ دینا جائز نہیں ہرگز نہ دے۔

(۵) اوچھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھنگی اٹھالے منع

کی حاجت نہیں۔

(۶) قربانی کرنے والے کو اختیار ہے چاہے یہ چیزیں اپنے لئے نکال لے یا ان کو بھی تقسیم میں داخل

کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۳۲ از قصبہ کو در کوٹ ضلع اٹاوہ مسئلہ محی الدین احمد صاحب ۲۴ شوال ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مقام پر مسجد کے قریب اہل ہنود نے ایک نئی

مورت قائم کی، مسلمانوں نے ان کے خلاف مورت اٹھوانے کا دعویٰ دائر کیا اس پر ایک مسلمان نے اہل ہنود

سے ساز باز کر کے جھوٹی شہادت دی کہ یہ مورت قدیم ہے اس بنا پر مسلمانوں نے شخص مذکور الصدر سے

تعلقات منقطع کر لئے، معلوم کرنا اس امر کا ہے کہ از روئے شریعت اس شخص سے خطا کس حد تک پہنچی ہے

اور اس جھوٹی شہادت سے اس کی زوجہ تو نکاح سے باہر نہیں ہوئی؟ اب اگر اس شخص کو اسلام و

برادری میں شامل کیا جائے تو اس کے واسطے کیا طریقہ اسلامی عمل میں لایا جاوے اور جب تک حسب



احکام شرعی اسکو شامل کیا جائے اس میں اور اگر کوئی دوسرا مسلمان اس سے تعلقات پیدا کرے تو اس کے واسطے کیا حکم شرعی ہے؟

## الجواب

جبکہ اس نے ترویج پرستش بت میں سعی کی اس پر لزوم کفر ہوا، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ علانیہ مسلمانوں کے سامنے توبہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھے، مسلمان ہو اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت ہے، توبہ و تجدید اسلام سے پہلے جو لوگ اس حال سے واقف ہو کر اس سے میل جول رکھیں مستحبی سزا و عذاب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۳۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب شریف ہیں اور ان کے برتاؤ برخلاف حکم خدا و رسول کے برتاؤ میں آتا ہے کہ دارھی منڈواتے ہیں، اور لوگ اگر ان سے کچھ کہتے ہیں کہ آپ کو دارھی منڈوانا غیر مناسب ہے تو لوگوں کو جواب فرماتے ہیں کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کا حکم ہے، ایسا شخص حلال کو حرام جانے اور حرام کو حلال جانے ان صاحب کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ اس کا جواب باصواب مع حدیث و فقہ کے مرقوم فرما دیں اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرماوے گا۔

## الجواب

دارھی منڈوانا حرام ہے اور اس پر یہ جواب کہ میری طبیعت کا اختیار ہے گناہ پر اصرار اور سخت سزا کا سزاوار ہے، مگر اسے حرام کو حلال جاننا نہیں سمجھا جاتا اس کہنے میں کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کو اختیار ہے بہت فرق ہے، دوم بھی تحلیل حرام میں صریح نہیں نہ کہ اول۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳۴ از فتح گنج غربی مرسلہ حبیب شاہ دہنہ شاہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصہ فتح گنج غربی میں آج واقع بروز شنبہ کو ایک پنچایت اسلامی قائم کی گئی اور اس میں یہ بات پیش کی گئی کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس سے علیک سلیک اور میل اسلامی طریقہ پر ترک کر دیا جائے اور حقہ پانی اسلامی طریقہ پر بند کر دیا جائے، جب یہ مجمع ہوا اور مسلمان سب جمع ہو گئے تو پیش امام کہ جو نماز جمعہ و عیدین و پنجوقتہ کا ہے اس کو بلایا گیا تو اس کا اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اس سے کچھ تعلق نہیں آج تو میں محاورے کہ جو ہندوؤں کا تہوار ہے

وہاں پر مندر میں جاتا ہوں اور سنگھ دھوکہ کر رکھ لیا ہے اسلامی نچایت سے کیا مطلب، تو جو شخص ایسے الفاظ کہے اور اس گروہ اسلام میں کہ جہاں پر سوائے نماز کی پابندی کے اور کوئی انتظام کی ضرورت نہ تھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ اور شرع شریف کا ایسے شخص پر کیا حکم ہے؟ جمعہ عنقریب ہے جمعہ سے پیشتر یا جمعہ تک جواب مل جانا چاہئے۔

### الجواب

اس شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے اس پر کفر لازم، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان نہ ہو اس سے سلام کلام بھی حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا معنی؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

- ۳۲۵ مسئلہ از شہر لکھنؤ محلہ گڈھیا کمال جمال مسئلہ عابد حسین عباسی ۱۴ محرم ۱۳۳۹ھ
- (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود کی خوشی کرنے کی خاطر اور اتفاق پیدا کرنے کی خاطر سے گائے کی قربانی یا روزمرہ کے لئے گائے کا ذبیحہ بند کرنا کیسا ہے، ہندوستان کی حالت ملاحظہ فرماتے ہوئے حکم شرع سے مطابقت فرمائیے۔
- (۲) قوم ہنود کی ہمدردی گزشتہ آئندہ کے صلہ میں اور باہمی اتحاد رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہ؟
- (۳) فی الواقع اگر مولوی عبدالباری صاحب وغیرہ اس کے متعلق فتویٰ دے چکے ہیں اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟
- (۴) اور ایسے محرکین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہ؟ اور اس کے محرک اور مرتکب عند اللہ ماجور و گنہ گار ہوں گے یا نہ؟
- (۵) گائے، بھیر، بکری یا اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت مختار ہونا اس کے کیا معنی ہیں؟
- بیٹنوا تو جدوا۔

### الجواب

ہندوستان میں گائے کی قربانی جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام، مولوی عبدالباری کے باپ مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم اور استاد مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ کے فتوے اس بارے میں ہو چکے ہیں اور ہمارے رسالہ النفس الفکر میں کافی ووافی بیان ہے اور ہنود سے اتحاد عوام منہج بکفر ہے جس کے نتائج طشت از بام ہیں، اس اتحاد کے منانے والے خود

سے قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دیتے ہیں خسرو الدنیا والدین ذلک  
 هو الخسران المبین والعیاذ باللہ سب العالمین (وہ دنیا و دین دونوں میں خسارے  
 میں ہے اور یہی واضح گھاٹا ہے اور پناہ اللہ رب العالمین کی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

### نوٹ

جلد چہارم ختم ہوئی، عنوان کتاب السیر جاری ہے  
 پندرہویں جلد بھی ان شاء اللہ سیر پر مشتمل ہوگی۔